

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_228527

UNIVERSAL
LIBRARY

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي جعلنا من آل أبي طالب خير أمة أخرجت للناس

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مرزا محمد باقری محمد علی دمت که سنووات تحریر نموده شاه و مردم را باضافه دیباچه و حالات ابدی ترتیب داده

در مطبعه نایب افشاری کاشور واقع که در مجرای طبع گزیده

اطلاع - اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقانِ بصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہیں انہیں بعض کتب تو انج فارسی و اردو کی درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہو اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر و انون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
۴۰	مدارج النبوة - از مولانا عبدالحق محدث دہلوی نئی نقیس کتاب دو جلد میں -	۴۰	کتب تواریخ مختص بحالات انبیاء و اولیاء فارسی
۴۰	جلد اول و جلد دوم علیحدہ علیحدہ بھی فروخت ہوتی ہے یہی تفصیل میں	۴۰	سفینہ رحمانی - از حافظ عبد الرحمن صاحب -
۴۰	ایضاً - جلد اول -	۴۰	سیر الاقطاب - تذکرہ اولیاء از شاہ الہدیہ چشتی -
۴۰	ایضاً - جلد دوم -	۴۰	گنجینہ سرور می - حالات اولیاء مع مصرع تاریخ ولادت
۴۰	روضۃ الشہداء - احوال شہداء کربلا از ملا حسین اعظم کاشفی	۴۰	وفات از مفتی غلام سرور لاہوری مرحوم عمدہ کتاب ہے
۴۰	سفینۃ اولیاء - از شاہزادہ دلا شکوہ بہادر مرحوم -	۴۰	محاسن العشاق - مصنفہ وزیر سلطان حسین صاحب سلطان پور
۴۰	رشحات تذکرہ اولیاء - بالخصوص حالات اولاد	۴۰	وقائع شاہ معین الدین چشتی - مصنفہ منشی
۴۰	سلسلہ نقشبندیہ از مولانا حسین واعظم کاشفی -	۴۰	بابولال صاحب -
۴۰	جامع التواریخ مولفہ عالم غریب مولوی فقیر محمد صاحب	۴۰	خزینۃ الاصفیاء - حالات انبیاء و اولیاء -
۴۰	جذب القلوب الی دیار المحبوب مولفہ شاہ عبدالحق صاحب	۴۰	اسرار الالویا - از مولوی نظیر اسحاق -
۴۰	کتب تواریخ حالات انبیاء و اولیاء اماکن متبرکہ اور	۴۰	شواہد النبوة - از ملا عبد الرحمن جامی در احوال
۴۰	روضۃ الاصفیاء - ترجمہ قصص الانبیاء از مولوی محمد طاہر	۴۰	حضرت پیغمبر صلعم وآل و اصحاب -
۴۰	ایضاً - مطبوعہ مطبع شعلہ طور -	۴۰	معارج النبوة - احوال نبوت مستند معروف از ملا معین الدین کاشفی
۴۰	تذکرہ علمائے حال - حالات مقدس علمائے	۴۰	تحریر الشہادتین - شرح شہادتین از مولانا سلامت
۴۰	حال مولفہ مولوی محمد ادریس صاحب گلو می -	۴۰	جامع طبیبی - از شاہ طیب نعمت لکھی حالات ختم نبوت شرح نام
۴۰		۴۰	تذکرہ علمائے ہند - از حضرت جانا علی صاحب کمنٹر کنسل ریوان

۳۱ ۶۶

Checked 1965

Checked 1989.

CHECKED 1956

1952

فہرست کتاب توڑک جہانگیری

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۷	ولادت سلطان پرویز	۲	دیباچہ
۸	ولادت بہار بانو بیگم از صبیہ راجہ کیشو داس راشپور۔	۳	ملاقات اکبر بادشاہ با حضرت شیخ سلیم۔
۹	ولادت سلطان خورم یعنی شاہجہان از صبیہ راجہ	۴	ولادت جہانگیر و قصیدہ تاجیک۔
۱۰	اودے سنگھ۔	۵	پیاہ رفتن اکبر بادشاہ با جیر بحیت زیارت۔
۱۱	احوال عبداللہ خان بہادر فیروز جنگ۔	۶	احوال خواجہ معین الدین بخسری۔
۱۲	بخست سلطان سلیم یعنی جہانگیر بھم رانا۔	۷	اساس شہر غلیم در فتحپور
۱۳	وفات والدہ سلطان پرویز	۸	عطاے منصب بہ شاہزادہ محمد جہانگیر
۱۴	معاودت جہانگیر از ہم رانا بہ الہ آباد۔	۹	عقد صبیہ راجہ بھگوان داس متوطن انہ میربا
۱۵	رسیدن محمد شریف بخدمت جہانگیر۔	۱۰	شاہزادہ جہانگیر۔
۱۶	عنایت خطاب عبداللہ خانی بہ خواجہ عبداللہ	۱۱	عقد صبیہ راجہ اودے سنگھ ولد مالہ پور راجہ مارواڑ
۱۷	توجہ جہانگیر از الہ آباد پنجاب اکبر آباد و برشتن از اٹاودہ	۱۲	باشاہزادہ نامدار۔
۱۸	ذکر قتل شیخ ابوالفضل۔	۱۳	ولادت سلطان الشاہ بیگم از دختر راجہ بھگوانداس۔
۱۹	فرستادن اکبر سلیم سلطان بیگم رانہ جہانگیر۔	۱۴	ولادت سلطان شہرہ
۲۰	ملازمت جہانگیر بہ اکبر و گزرا نیدن قدر۔		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۸	دلاوت شاہزادہ شہر یار و جہاندار -	۱۲	رخصت جہانگیر مہم راتا
۵	شفق ارشد اکبر -	۱۳	مراجعت از قچور بہ الہ آباد
۱۸	ذکر اولاد اکبر	۱۳	رقن عبد اللہ خان بدرگاہ اکبر
۱۹	ذکر وزرا سے جہانگیر در زمان شاہزادگی -	۱۴	پوست کشیدہ شدن یکے و اختہ شدن دیگرے حکم جہانگیر
۲۰	ذکر اولاد جہانگیر		روانہ شدن اکبر بہ ہمایش جہانگیر و شستن کشتی
"	ذکر فنائے عہد جہانگیر	"	بریک و زیبا -
"	ذکر حکما سے عہد جہانگیر	۱۵	وفات مریم مکانی والدہ اکبر -
"	ذکر شعرا سے عہد جہانگیر	"	ترشیدن اکبر موسے سروریش -
۲۱	ذکر حافظان عہد جہانگیر	"	لانرست جہانگیر بہ اکبر -
"	ذکر فہمہ سرايان عہد جہانگیر	۱۶	نظر بند نمودن اکبر جہانگیر راتا دہ روز -
۲۱	حسب و نسب میرزا غیاث بیگ پدر نور جان	"	جکایت جنگ فیل جہانگیر با فیل خسرو -
"	داخل شدن نور جان در محل جہانگیر -	۱۷	بیاری اکبر
۲۲	مقرر شدن سک و شعر سے فراین بنام نور جان -	"	اقامت شاہزادہ خورم جیت بیارداری اکبر در قلعہ اکبر آباد

شروع تو زک جہانگیری نوشتہ خاص جہانگیر

۲	القاب سلاطین ابدات	۲	جلوس برا و رنگ فرمانروائی -
۵	وصف میوہا و گلاب سے ہندوستان -	"	ذکر حضرت شیخ سلیم -
۵	بستن زنجیر عدل در قلعہ اگر -	۳	ذکر ولادت خود -
"	عہد و احکام و عازدہ گاہ -	"	وجہ تسمیہ بنور الدین جہانگیر -
"	اقسام سکہ ہاسے عہد جہانگیری	"	محمل از احوال اگرہ -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۳	احوال شیخ حسن کراچی مخاطب بمقرب خان -	۷	تفویض ایالت پنجاب بہ سعید خان -
"	تعریف نقیب خان -	"	بحال داشتن وزارت بہ وزیر خان محمد مقیم و عطا -
"	بے اعتدالی پسران اکبر راجہ درمحن دیوان خاص عام	"	خطاب امیرالامرا بہ شریف خان
"	بشارت شیخ حسین جامی	۸	حقیقت نسبتہا باز مینداران آفیمیر -
"	عطاے خطاب بہ اسلام خانی بشیخ علاء الدین نسیرہ	"	عنایت حکومت بنگالہ بہ راجہ مانسنگہ انیری -
"	حضرت شیخ سلیم -	"	رخصت شاہزادہ پرویز بہ ہم رانا -
۱۵	مباحثہ مذہبی با پندتان -	"	تفویض مراورک بہ امیرالامرا شریف خان -
"	ذکر اکبر بادشاہ پدر خود -	"	ذکر والدہ سلطان پرویز -
"	ذکر اولاد اکبر	"	ذکر والدہ سلطان خورم یعنی شاہجہان -
"	ذکر شاہ مراد و سلطان وانیال -	"	ذکر والدہ شریار و جہاندار
۱۶	ولادت شکر النساء بیگم -	۱۰	تفویض وزارت نصف ممالک بہ وزیر الملک میرزا جان بیگ
۱۷	ولادت آرام بانو بیگم -	"	تفویض وزارت نصف ممالک بہ غیاث بیگ اعتماد الدولہ -
"	اوصاف اکبر -	"	تفویض منصب میرآتش بہ پیرداس مخاطب بہ راجہ
۱۸	صلح کل بدون اکبر با جمیع امم -	"	بکرہ اجیت -
"	ذکر صفات اکبر با جمیع امم -	۱۱	ذکر عروج مہابت خان -
"	گرفتار آمدن سیمون روبروے اکبر	"	ذکر راجہ نرسنگہ دیو پوندلیہ -
۱۹	ذکر فتح نمودن اکبر گجرات را با یلغار -	"	حکایت قتل ابوالفضل -
۲۱	حکایت فتح نمودن اکبر ممالک بنگالہ را -	۱۲	نصائح سلطان پرویز ہنگام رخصت بہ ہم رانا -
۲۲	تفویض نمودن جہانگیر دیوانی بیوتات بمغز الملک -	"	عطاے منصب بہت ہزاری میرزا شاہرخ -
"	منع گرفتن انعام ہنگام عطاے فیل واسپ -	"	احوال خواجہ عبد اللہ خان

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۱	نقل واقعات رزمگاہ۔	۲۲	منع گرفتن زکوٰۃ از کابل۔
"	ذکر اغوائے مردمان کوتہ اندیش خسرو را۔	۲۳	تعریف شریف آملی۔
۳۲	تعیین بعض سرداران بہ تعاقب خسرو۔	<div style="border: 1px solid black; padding: 5px; text-align: center;"> جشن اول </div>	
۳۳	گرفتار شدن خسرو۔		
"	آوردن خسرو را پانچہر حسین بیگ و عبد الرحیم را در	۲۴	شورش انگیزی یکی از اولاد مظفر و رگجرات۔
"	چپ و راست اود حکم کشیدن حسین بیگ در پست	"	ذکر بغاوت و فرار شدن خسرو۔
"	و عبد الرحیم را در پست فرو تشہیر نمودن۔	۲۵	حرکت بہ تعاقب خسرو با یلغار
"	عنایت خطاب مر تفعی خانی شیخ فرید بخاری۔	"	پیوتن حسین بیگ خان بدخشی بخسرو در مہرا۔
"	بردار آویختن جمعہ کثیر از گرفتار شدگان لشکر خسرو۔	"	غار ت و ماراج نمودن خسرو و فسق و فجور نمودن بخشیان
۳۴	طلب نمودن سلطان پرویز را از مہم رانا۔	"	رو سیاہ۔
"	حرکت لشکر قزلباش بر قندھار و محصور شدن	۲۷	کشتن والدہ خسرو و خود را۔
"	شاہ بیگ خان۔	"	تفویض ہر ادلی لشکر بہ شیخ فرید بخاری۔
"	فرستادن فوج بجانب قندھار یکک شاہ بیگ خان۔	۲۸	بہ خسرو پیوستن عبد الرحیم۔
۳۵	بہ قتل رسیدن ارجن نام گرو۔	"	گرفتار شدن پنج نفر از نوکران خسرو و بہ سیاست رسیدن
"	ملازمت سلطان پرویز۔	۲۹	دو نفر در تہ پایے فیل۔
۳۶	عنایت آفتاب گیر بہ سلطان پرویز۔	۳۰	مسدود شدن دروازہاے شہر لاہور۔
"	آوردن مقرب حسان اولاد سلطان دانیال را	"	رسیدن خسرو بہ لاہور و سوختن یکی از دروازہا۔
۳۶	از برہان پور۔	"	سوار شدن جاگیر از سلطان پور بجنگ خسرو۔
۳۷	طلب داشتن سلطان خرم با محذرات سرواق عصمت۔	"	رسیدن خبر فتح شیخ فرید بخاری بہ خسرو و مخاطب شدن
"	تفویض نمودن قلعہ داری قندھار بہ سردار خان۔	۳۱	آوردہ خبر بخیر بخیر خان

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۹	وجہ تسمیہ موضع خربزہ۔	۳۷	قیمت نمودن ابراہیم شاہ را در قلعه چنار۔
۵۱	تفویض وزارت کل بہ آصف خان سیرزا جعفر۔	۳۸	تفویض صوبہ داری بنگالہ و اڈیسہ قطب الدین خان کوکہ۔
"	تنبیہ نمودن کلیان بپاداش فعل شیعہ۔	۳۹	گزشتہ ارشدن خطابت میرزا عزیز کوکہ۔
"	نقل جانور غریب ہم شکل موشک پران۔	"	جشن کتختہ بانی سلطان پرویز بدختر شاہزادہ مراد۔
	عطاے خطاب فضل حسانی بعبد الرحمن پسر	۴۰	فرستادن فوج دیگر یکک افواج متعینہ قندھار۔
۵۲	شیخ ابو الفضل۔	"	گرفتند عبداللہ خان رام چند بندیلہ را بایلغار۔
"	سیر باغات کابل۔	"	ذکر شکار و امتیاز در گوشت جانوران وحشی۔
"	تعمیر بلدغ جہان آرا۔	۴۱	فوت والدہ قطب الدین خان کوکہ۔
	نصب نمودن کتبہ بر سنگ مرمر در میان دو درخت		
"	چنار و معانی محصول سایر کابل۔	۴۲	جشن دویم
۵۳	رسیدن بہ کابل و کندہ نمودن تائیخ۔	"	حقیقت لشکر قندھار و آنچه واقع شد در ان دیار۔
	برداشتن زنجیر از پاسے خسرو براسے سیر باغ	"	ہلازمت رسیدن حسن بیگ ایلمچی داراے ایران۔
۵۴	شہر آرا۔	۴۳	حسب و نسب ترخان لودی۔
	ذکر کشتن علی قلی انجستو کہ خطاب شیر افکن داشت	۴۴	حرکت بجانب کابل۔
	شوہر مہر النساء خانم کہ ثانی الحال نوز جہان بیگم	۴۵	انعام دہ ہزار روپیہ بایلمچی دارای ایران۔
	شدہ بود قطب الدین خان را بابا ابنہ خان در	"	بر آوردن مینار قبر آہو و نصب نمودن کتبہ براد۔
۵۵	برودوان بنگالہ	"	وجہ تسمیہ گجرات
۵۶	حکم مراجعت از کابل۔	"	ذکر چشمہ دریائے بہٹ۔
"	وصف میوہ ہائے کابل۔	۴۶	ذکر زعفران زار کشمیر۔
۵۷	گرفتند عنکبوت گلوے مار را۔	۴۷	ذکر بنائے قلعہ رہتاس بر کنار دریائے انک۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۷	توجہ رایات ازلاہور بجانب آگرہ۔	۵۷	تحقیق نقش خواجہ یاقوت ناصر سلطان محمد غزنوی
"	ذکر مغالک جاگیر دار نکودہ۔	"	تعمیر عمارت در بالا حصہ کابل۔
۵۸	رسیدن بدلی و نزول در سلیم گدھ۔	"	وزن شفتالوے کابل۔
"	آوردن اولاد میرزا شاہ رخ و ملازمت راجہ مانسنگھ	۵۸	شکار قمرغہ۔
"	جشن سویم	"	برآمدن از کابل۔
۵۹	داخل شدن در قلعه آگرہ۔	"	ارادہ بغاوت خسرو میر بہ ثانی و کشتن جمع بجاقت و نادانی۔
"	یوز سفید و انجہ از جانوران سفید دیدہ اند۔	۵۹	قتل رسیدن نور الدین پسر آصف خان و غیاث الدین علی
۶۰	کشتن مادر خود را در عزائے پسر۔	"	ولد اعطاء الدولہ
"	عنایت اسپ بر راجہ مانسنگھ۔	۶۱	مرحمت شدن نظام است اوڈیسیہ بہ ہاشم خان۔
۶۱	فوت جاگیر قلی خان قلماق ناظم بنگالہ و تفویض صوبہ داری بنام سلطان جہاندار و اتالیقی اسلام خان۔	۶۲	عطائے خطاب خان جہان بہلا بت خان و خطاب خانہ در اتخان بہ شاہ بیگ خان۔
۶۲	ذکر بازیگران و جانور عجیب کہ در ویشی از سرانڈیپ آوردہ بود۔	۶۳	عفو جرایم رائے سنگھ۔
"	نسبت فرمودن خود با صبیہ جلست سنگھ ولد راجہ مانسنگھ و فرستادن سابق۔	"	مرحمت فرمودن خطاب فدائی خان بسلیمان بیگ۔
"	فوت نجیب النساء بیگم حمہ جاگیر والدہ میرزا والی	"	ملازمت میرزا غازی پسر خلیل اللہ
"	رسیدن اپنی محبوبہ خواندہ کار در آگرہ۔	۶۴	ملازمت میر غیاث الدین میر میران۔
"	آمدن صبیہ راجہ جلست سنگھ در محل بادشاہی با مجیزہ	۶۵	تعلق نظامت قندھار بہ میرزا غازی۔
		۶۵	تیر باران نمودن سلطان سید اتخان کہ مغوی سلطان خسرو بود۔
		"	ذکر مولانا محمد امین۔

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۴۵	سرفرازی میرزا بر خوردار خطاب خان عالم -	۴۰	اسباب ناشناخته‌ای -
۵	طلب داشتن مهابت خان از هم رانا و فرستادن عبدالله خان را بجای او -	۴۱	فوت میرخلیل الله پسر زاده میر نعمت الله نرودی وزن سال قمری -
۶	مرحمت خطاب مسیح الزمانی بمحکم صدر اسع اصفهان -	۴۲	رخصت مهابت خان بهم رانا -
۴۶	رخصت شاهزاده پیر دیز به هم دکن -	۴۳	آمدن خان خانان از ملک خاندیس دوکن مرتبه اول -
۴۷	منع فروختن بنگ بوزه در بازارها -	۴۴	وزن سال شمسی -
۴۸	ادایه عجیب که از شیر صادر شده -	۴۵	فوت پیشرو خان سعادت و کمال خان -
۴۹	غزل که شهنشاه جهانگیر خود گفته اند -	۴۶	منع خواجه سرانودن در مالک محروسه عمود و در بنگاله خصوصاً -
۵۰	فرستادن ساجق بخانه صبیبه مظفر حسین میرزا که بکبت خرم خواستگاری شده بود -	۴۷	عنایت اسپ خاصه و بست زنجیر فیلی به خان خانان و فرستادن میرزا غازی را بقندهار -
۵۱	رخصت خانجهان لودی بهت دکن بکمال سلطان پرویز و خان خانان -	۴۸	تصرفات تازه فرمودن در عمارات روضه اکبر -
۵۲	سیاست فرمودن جلودار و دو نفر که راکه در وقت شکار نیده کا و ظاهر شده بودند -	۴۹	تولید حوض حکیم علی که تجربه دران ساخته بود و آب دران نمنه رفت -
۵۳	مرحمت فرمودن منصب بعبد الرحیم خرد عفو تقصیرات او -	۵۰	رخصت انصاف خان خانان بدکن -
۵۴	جشن پنجم	۵۱	تغویض صوبه داری گجرات با عظم خان کوکلتاش از غزل مرتضی خان -
۵۵	جشن چهارم	۵۲	تولد بلند اختر پسر خسرو -
۵۶	فوت ملا علی احمد مهرکن در حضور اقدس فغانا	۵۳	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۹۸	ساختن یکی از ملازمان بادشاہی کہ در خاتم بند خانہ کار سیکرو چار مجلس از عاج در پوست فندق -	۸۳	تنبیہ جمعی از خانزادان کہ مرید و معتقد سناسی شدہ بودند -
۹۹	عنایت خطاب اعتقاد خان بہ ابوالحسن پسر اعتماد الدولہ -	۸۴	عدالت فرمودن بہ فریاد پیرزنی بہ مقرب خان -
۱۰۰	عنایت خطاب شاد خان بشادمان ولد خان اعظم -	۸۵	سندوح واقعہ غریبہ بموید بہار و عمل فضل خان پسر شیخ ابوالفضل مشہور -
۱۰۱	حکم ضوابط جہانگیری -	۸۶	آوردن دولت خان تحت شکہ سیاہ -
	جشن ہفتم	۸۷	آمدن خان خانان از دکن مرتبہ ثانی و ناخوشی حضرت طلحہ سبحانی -
۱۰۲	حقیقت ملک بنگالہ بہ تفصیل -	۸۸	تفویض صبیحہ مظفر حسین میرزا صفوی بشاہزادہ -
۱۰۳	از عجایب محاربات جنگ شجاعت خان با اعتماد خان و ظفر یاقین محض بتائید ایزد می و فضل او -	۸۹	رحلت خان اعظم ملک انوار مجاہد دکن -
۱۰۴	عنایت خطاب رستم زمان بشجاعت خان -	۹۰	حکایت شکار شیر و زخمی شدن بعضی از بندگان -
۱۰۵	وصف جاووزانے کہ مقرب خان از بستہ در کردہ آوردہ گذرایند -	۹۱	ملازمت ملا نظیری شاعر مشہور -
۱۰۶	آمدن لکھمی چند راجہ کمالیون سرگردہ راجہاے کسوتی -	۹۲	جشن ششم
۱۰۷	حکایت زفتن عبداللہ خان از طرف گجرات بر ملک عہد نظام الملکی و شکست خوردہ آمدن او -	۹۳	ملازمت یادگار علی سلطان ایچی دارائی ایران -
۱۰۸	نظام خانہ دلیس و برابر و دیگر ملک مفتوحہ دکن بہ خان خانان -	۹۴	نقل کتابت شاہ عباس -
۱۰۹	فوت آصف خان جعفر و ذکر خصائل او -	۹۵	سرسرازی ایرج پسر کلان خان خانان خطاب شاہنواز خان -
۱۱۰		۹۶	تاخت اعداء بہ بناد بر شہر کابل و منہدم و بر گشتن از مردم شہر بے توقف و تامل -

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۱۲۴	اذن یا قتل خسرو به کورنش - رخصت شاهزاده خوم به بتخیر ملک رانا گذرایدن دیگ کلان بندگان خواجه بزرگ -	۱۱۰	فوت میرزاغازی ولد میرزا جانی ترخان -
۱۲۶	فوت اسلام خان ناظم بنگاله رب النوع سلسله شیخ سلیم -	۱۱۱	فوت شجاعت خان در بنگاله بوضع غریب -
۱۲۸	جشن نهم	۱۱۲	فوت امیر الامرا شریف خان والا شاهی -
۱۲۹	عنایت خطاب آهنت خالی باعقا و خان -	۱۱۳	فوت سلیم سلطان بیگم دختر زاوی فردوس مکانی کاول در عقد بیرم خان بوده و بعد فوت او عرش آشیلانی عقد خود فرموده بودند -
۱۳۰	قید نمودن خان اعظم در قلعه گوالبیار -	۱۱۵	جشن هشتم
۱۳۱	منع خسرو از کورنش -	۱۱۶	بیان چهار چیز که بران اطلاق سعادت و نحست می کنند -
۱۳۲	فوت نقیب خان که موخ بے نظیر بود -	۱۱۷	عنایت خطاب سردار خانی بخواجه یادگار برادر عبدالله خان -
۱۳۳	زاییدن نیل در حضور و تحقیق مدت حل -	۱۱۸	بچه دادن یوز -
۱۳۴	فوت راجه مانسنگه انبیری و سر فرازی هاسنگه پسرش بجا - او -	۱۱۹	رام گشتن شیران و بچه دادن -
۱۳۵	سوراخ نمودن جهانگیر بهر دو گوش را و انداختن حلقه با نهار حلقه بگوشی خواجه بزرگوار بمنت صحت خود از بیماری -	۱۲۰	اثر گزیدن سنگ دیوانه -
۱۳۶	اختراع گرفتن عطر گلاب از دالده نور جهان بیگم -	۱۲۱	احوال طایفه بنو و بعضی از عقائد و اطوار و اعمال ایشان -
۱۳۷	آمدن بنجر خان کلانوت از دکن -	۱۲۲	فرستادن خان عام با ایچی گری ایران در رخصت یادگار علی سفیر شاه عباس همراه ایشان -
۱۳۸	اطاعت قبول نمودن رانا امر سنگه -	۱۲۳	حقیقت اصل و فرع سلسله رانا -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۳۵	فوت بہادر حاکم زادہ گجرات کہ خیمہ رانیہ نسارہ بود۔	۱۳۵	سلمان نمودن روز افزون را از راجہ زادہ ہمارے صوبہ بہار بود۔
"	شکست میرزائی از قلعہ بندر سورت و جنگ نمودن انگریزان بکامک جہانگیر از اندرون قلعہ۔	"	بملازمت رسیدن جگت سنگہ پسر کنور کرن آمدن خان جہان از دکن۔
"	ملازمت نمودن رانا شاہزادہ خرم را معاودت سلطان خرم از خرم رانا و بملازمت آوردن کنور کرن ہمراہ خود۔	"	عنایت خطاب التفات خانی بمیرزا مراد پسر کلان مرزا رستم۔
۱۳۶	رخست نمودن مصطفیٰ بیگ الہی داراے ایران۔	۱۳۶	فرستادن خان جہان بار دیگر بدکن۔
۱۳۸	جشن دہم	۱۳۸	آمدن سید کبیر از جانب عادل خان۔
۱۳۹	تولد محمد داراشکوہ۔	۱۳۹	رسیدن کتابت خواجہ ہاشم دہ بندی و جواب آن۔
"	ملازمت مصطفیٰ بیگ الہی شاہ ایران۔	"	برخی از احوال سلسلہ میر میران۔
"	رخست نمودن مرتضیٰ خان بکیت تسخیر قلعہ کانگریہ۔	"	خورانیدن شراب بشاہزادہ خرم۔
"	مرخص فرمودن نجیب خان بطرف عادل شاہ بہ بیجا پور۔	"	حکایت ابتداء شراب خوردن خود۔
۱۴۲	فوت ملا گداے درویش بوضع غریب۔	۱۴۲	عنایت خطاب خانی بصادق برادر زادہ اعتماد الدولہ۔
۱۴۳	خانہ جنگی کشن سنگہ برادر راجہ سورج سنگہ باگو بند داس۔	۱۴۳	رخست جگت سنگہ ولد کنور کرن بطن۔
۱۴۴	رخست فرمودن کنور کرن سنگہ بطن۔	۱۴۴	حکایت شکست احد او افغان در کوہستان کابل۔
۱۴۵	ذکر کشتن داراے ایران صفی میرزا پسر خود را۔	۱۴۵	بطریق یافتن شاہنواز خان بر عنبر مقہور و بدست آمدن عظیمت تمام محصور۔
۱۵۵		۱۵۵	مقتوح شدن کان الماس بسعی ابراہیم خان در صوبہ بہار و بر آمدن الماس بوضع غریب۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۴۵	پائے تخت۔	۱۵۶	عنایت خطاب فتح جنگ بابر اسم خان۔
۱۴۶	رسیدن محمد رضا بیگ حاجب ایران بہ ہدایا۔		تہشہن یاز و ہم
۱۴۷	نقل کتابت داراے ایران۔		تسمیہ نور محل بنور جهان بیگم۔
۱۴۸	رخصت شاہ خورم بہ ہم و کن۔		عنایت توس وطیغ باعتماد الدولہ و حکم دوام نواختن
۱۴۹	سیاست دزدان و جنگ نول نام سردار دزدان بانیل		نقارہ بعد نقارہ شاہ خرم۔
۱۵۰	بیان احوال اجمیر۔	۱۵۸	عنایت خطاب شجاعت خانی سلام اللہ عرب و خطاب
۱۵۱	نالش و نظم سارس ہا بکبت صید بچہ ہاسے خود و بعد		عصدا الدولہ میر جمال الدین انجو۔
۱۵۲	از یاقن بردن آنہا۔		کشتہ شدن عبدالسبحان در یکے از تمانہ جات کابل۔
۱۵۳	عنایت خطاب فاضل خانی بہ آقا افضل۔	۱۵۹	انعام سہ لک روپیہ بنجاندوران۔
۱۵۴	سرفرازے صفی پسر امانت خان خطاب خانی۔	۱۶۰	فوت شیخ فرید مرتضیٰ خان۔
۱۵۵	تماشاے نیرنگی قضا و قدر بخلصی دراجی از چندین		ذکر فوت صبیہ خرم نوشتہ اعتماد الدولہ۔
۱۵۶	آفت و بلا و ہلاک کنجشک۔	۱۶۱	ولادت شاہ شجاع۔
۱۵۷	تفنگ اندازی نور جهان بیگم۔	۱۶۲	تفویض صوبہ الہ آباد بسطان پرویز۔
۱۵۸	ملا خٹہ ہودن درخت خراسے ووشاخہ		ذکر و باباے عظیم و بعضی جاہاے ہندوستان۔
۱۵۹	ملاقات چدر برپ سناسی۔		تفویض نظامت اگرات بمقرب خان کراچی۔
۱۶۰	وضع معاش بر بہن۔	۱۶۳	عنایت خطاب انند خانی بشوقی ظہور نواز۔
۱۶۱	وصف درخت بردن نصب نمودن نقش پنجہ خود بر آن درخت		نصب نمودن صورت رانا و کرن پسر او کہ از سنگ تہ اشیدہ
۱۶۲	بیان زہرہ شیر و گرگ کہ بر خلاف حیوانات دیگر		بودند و در پائین باغ آگرہ۔
۱۶۳	در جگرے باشد۔		مخاطب شدن شیر علی کشتی گیر بہ پہلو ان
۱۶۴	داخل شدن در قلعہ ماند و مساحت آن۔		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۹۰	عنایت خطاب فدائی خانی بہدایت اللہ -	۱۸۱	حکایت زہر دادن نصیر الدین پسر غیاث الدین ہلوی پدر خود را دقت آن -
۱۹۲	سبب گذاشتن نام روز پنجشنبہ مبارک شنبہ و چہار شنبہ بہ کم شنبہ -	۱۸۲	ذکر جمع نمودن عورات سلطان غیاث الدین ہلوی بخوابش خود -
۱۹۳	خطاب یاققن عادل شاہ بفرزند -	۱۸۳	بریدن نصیر الدین دست خدشگار را کہ اورا از آب بر آورده بود -
"	ولادت روشن آراے بانو بیگم -	"	حساب شمار کہ از سن دوازده سالگی تا پنجاہ سالگی نموده بودند -
۱۹۴	عنایت خطاب رشید خانی بالہداد افغان -	۱۸۴	جشن دوازدهم
"	کشتن روح اللہ برادر فدائی خان بفریکے از فدائیان کفار -	۱۸۵	ذکر منع استعمال تنباکو در ممالک ہند و ایران و شہرہ خیابین خانہ عالم و فرمانرواے ایران -
۱۹۵	ملازمت شاہ جمجاہ بلند اقبال سلطان شاہ خرم بعد فتح بعضی از ممالک و کمن -	۱۸۶	رخصت محمد رضا الہی داراے ایران -
"	گذرا نیدن مہابت خان قطعہ لعل کہ یازده شقال وزن و یک لک روپیہ قیمت داشت قدرے جواہر دیگر -	۱۸۷	بہم رسیدن گرہ خنثی کہ از غریب است -
۱۹۶	یاققن شاہ خرم خطاب شاہ جہان و حکم نشستن بر صندلی زرین نزد یک تخت شاہی -	"	وزن فرمودن استاد محمد نائی را بروپیہ و مرحمت فیل جت بار آن -
"	توقیف صوبہ کابل بہ مہابت خان -	۱۸۸	وزن فرمودن ملا اسد قصہ خوان بروپیہ عنایت خطاب چشتی خانی شیخ مودود چشتی -
۱۹۷	پیشکش نمودن شاہ جہان جواہر گران بہاد فیل نورجبت -	۱۸۹	آوردن نہ قطعہ الماس از معدن بہار کہ یکی از ان قیمتی یک لک روپیہ بود -
۱۹۸	نہضت رایات از قلعہ ماندو بجانب گجرات -		
۱۹۹	رخصت مہابت خان بجانب کابل -		
۲۰۰			

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۱۲	عہدائے مشائخ بودہ اندو و ذکر اولاد اکبر گزیدہ آفتاب -	۲۰۰	عنایت خطاب بکراجیت ہر امی رایان وکیل شاہجہان واقع شدن خطاب غریب از میرزا رستم -
۲۱۳	تشریف بردن در باغچہ و حویلی شیخ اسکندر مؤلف تاریخ مرآت اسکندری در احوال سلاطین گجرات -	۲۰۲	عنایت خطاب بہت خانی بالہ یار کو کہ - حقیقت قلعه دھار -
۲۱۴	ذکر ملازمت راجہ کلیمان راجہ ولایت ایدرو احوال ملک او -	۲۰۳	مجلسی از احوال سلاطین مالوہ - عنایت فرمودن یک قلعہ لعل یک رنگ بشاہجہان -
۲۱۵	ذکر مزار شیخ کھٹو - ذکر مظفر کہ خود را از نسل سلاطین گجرات میگرفت -	۲۰۴	وصف گل کمودنی یعنی نیلو فر و گل کندل و شرح تفاوت صورت و معنی از یک دیگر -
۲۱۶	طرح عمارت باغ فتح کہ از بنا مالے خانخانان است - بریدن انگشت مالے ابہام نر کو کہ مقرر خان بجرم بریدن درخت گل چنپہ -	۲۰۵	حسب و نسب سرفراز خان - و تسمیہ کنپایت و شرح خصوصیات و دیگر غرایب و عجائب آن -
۲۱۷	آوردن دزدے را بحضور کہ در ہر مرتبہ عضوے از اعضاے او بریدن بودند و متنبہ نگشتہ بود -	۲۰۶	حکم سکہ بوضع دیگر در کنپایت - پسند فرمودن کچڑی باجرہ -
۲۱۸	فتح ولایت خوردہ از مضافات اوڈیسہ - رسیدن خرپزہ و عنایت فرمودن از ان بشایخ گجرات -	۲۰۷	نسکایت عبداللہ خان بریدن اشجار باغ نظام الدین اسد قتل میگنا ہی بجور سجد -
۲۱۹	گجرات - وصف شاہجہان -	۲۰۸	اظهار کرانات و خوارق عادات شاہ عالم و خطاب عالم - رسیدن بشر گجرات و شرح کیفیت آن -
۲۲۰	وصف عمارات مقبرہ سید مبارک نجاری - بہنم و صل گشتن مانسنگہ سیوڑہ و ذکر اوصاف و اوضاع و انتمراح فرقہ سیوڑہ -	۲۰۹	ایالت گجرات بشاہجہان - ذکر مسجد جامع گجرات -
۲۲۱	۲۱۹	۲۱۰	زیارت فرمودن روضہ شیخ وجیبہ الدین کہ از

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۳۱	فوت خواجہ بیگ مرزائی صفوی قلعہ دار احمد نگر و تفویض قلعہ داری بنجیر خان -	۲۱۹	حکم آسمان سید مرزا خصوصاً از گجرات و از دیگر ولایات -
•	گلہ ہواے احمد آباد و اخراجات مرلج -	۲۲۰	عنایت خطاب ماقبل خانی خواجہ ماقبل -
•	ذکر ملا لہری -	•	گرفتہ آوردن قمر خان کہ از افلاس سر بھراے آواگی
۲۳۵	حفت شدن سارس -	•	مناوہ بود کا میاب گشتن او -
۲۳۶	حکایت عجیب سارس -	۲۲۱	شیوع و باد در خط کشمیر -
۲۳۷	خبر فوت راوت شنکر -	۲۲۲	ملازمت زمیندار جام -
•	ملازمت راسے بہارہ عمدہ زمینداران گجرات -	•	فوت خلعت خان گجراتی -
•	اجوال ابو الحسن منصور و عنایت خطاب	•	ذکر شکار شیر -
۲۳۸	ناور الزمانی -	۲۲۳	انس گرفتن بز با بچہ لنگور -
۲۳۹	مفتوح گشتن کان الماس گونڈوانہ -	۲۲۵	جشن سپردہم
۲۴۰	بیضہ دادن سارس در باغیچہ دولت خانہ -	•	عنایت خطاب قاسم خانی و تفویض صوبہ داری لاہور
•	خصت فرمودن راجہ بکر ماجیت راجا احمد -	۲۲۶	از طرف اعتماد الدولہ بمیر قاسم -
•	قلعہ کا ٹکڑہ -	•	خصت فرمودن بھیڑاٹن راجہ کوچ بہار
۲۴۱	ذکر قتل سیمان قلی تراول -	•	آمدن میر علیہ از عراق -
۲۴۲	تقریر قدسے توفیق در اجراے حکم قتل -	•	ذکر شکار فیل -
•	بزرگ کشیدن سید اسے زرگر در محلہ قصیدہ خوا -	۲۲۷	مرحمت بصوب احمد آباد -
۲۴۳	فرمودن بیت و حکم نقش کردن بر تختہ سنگ -	•	وصف کویل -
•	عنایت بصوب اگرہ -	۲۲۸	نقش نمودن تصویر یرمچ دوازده گانہ بر سکہ -
•	بچہ کشیدن سارس -	۲۲۹	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۴۲	نقل غریبہ از بلیہ و با۔	۲۴۵	کم کردن شراب قدرے از معتاد
	ذکر عمارات فتح پور و حوض کلان کہ اکبر از خلوس		رخصت و کلاے عادل خان تفصیل العام۔
	و روپیہ ملو ساخته بہار باب احتیاج بخشیدہ		نوشتن بہا عی خود بر اطراف شمشیر و فرستادن
۲۴۲	بووند۔	۲۴۶	بعا دل خان۔
۲۴۳	رخصت کنور کرن پسر رانا نزد پدرش۔		تفویض صوبہ داری بہار بمقرب خان۔
	ذکر کرامات شیخ سلیم چشتی۔		نقل حکایت لطیف از اکبر۔
	ذکر مسجد و دروغہ فقہور۔	۲۵۰	بیماری شاہ شجاع۔
۲۴۴	رفتن بخانہ اعتماد الدولہ۔	۲۵۳	ذکر توبہ فرمودن اکبر از لشکار۔
	گم شدن عقد مروارید و لعل نور جهان بیگم در	۲۵۳	تولد شاہزادہ اورنگ زیب۔
	اشناسے لشکار۔		صحبت داشتن با چہرہ و پسناسی۔
	خبر فتح قلعہ مویشکت سورجمل و حوالہ نمودن جلی	۲۵۴	حکایت بادشاہ و باغبان۔
۲۴۵	سورجمل بجکت سنگ۔	۲۵۶	حکم وزن حکیم روح اللہ۔
۲۴۶	رفتن بیابان نور منزل و دیگر عمارات نو تعمیر۔	۲۵۷	خبر بچی راجہ سورجمل۔
۲۴۷	جشن چار دہم	۲۵۸	ما از دست خانخانان سپہسالار و رسیدن بایلغار۔
			ذکر قلعہ رتھنبور و احوال بعضے از حکام سابق و
۲۴۸	پیشکش شاہجان۔	۲۵۹	وجہ تسمیہ آن۔
۲۴۹	تعلیف افراط پیشکش اعتماد الدولہ۔	۲۶۰	رخصت خان خانان سپہسالار بایالت دکن
	ایالت پٹنہ بخانہ دوران۔		ما از دست خانہ دوران۔
	رفتن بمنزل آصف خان و قبول پیشکش نمایان۔	۲۶۱	ذکر میرزا شیخ بہلول برادر شیخ محمد غوث گوالیاری۔
۲۶۰	شکار قمرغہ کہ از سر پرودہ ترتیب یافته بود۔	۲۶۲	شیوع علت طاعون در آگرہ۔

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۲۷۹	حکم تیاری میتار و چاه از آگره تالا ۱۰۰۰	۲۷۹	فوت والده شاهجهان -
"	نهیست بکشیر -	"	داخل شدن باکره -
۲۸۰	حکایت غریب اسلام خان -	"	طلب سلطان پرویز -
۲۸۱	زودن نور جهان بیگم شیر را به تفنگ -	۲۸۱	بنی نمودن اله داد افغان و بخش کوهستان و کابل -
"	صحبت داشتن با گسائین چدر و پ -	"	بخشدن مشکیش روز دوشنبه محمود آبدار -
۲۸۲	رخصت سلطان پرویز به آباء -	۲۸۲	فوت شاهنواز خان پسر رشید خان خانان -
"	عفو جرایم سلطان خسرو -	۲۸۳	کشیدن بکه مار خور باز بر بری و بچه دادن او -
۲۸۲	رسیدن شتقار از ایران -	"	رخصت مقرب خان با یالت صوبه بهار -
۲۸۳	رسیدن بدلی -	"	فرستادن شبیه خویش جهت قطب الملک -
۲۸۴	فوت فرزند کلان شاه پرویز -	"	مقیقت میسر ز ادالی و نسبت فرمودن یا صبیح
"	رفتن بمنزل آغای آغامان -	۲۸۴	شاهزاده دانیال -
"	ملاقات شیخ عبدالحق دهلوی -	"	ذکر حضرت شیخ احمد سمرندی رحمة الله علیه -
۲۸۵	تشریف بردن بقصبة کرانا و سیر باغ و تفریح آن مکان -	۲۸۵	لازمیت شاهزاده پرویز -
"	تولد امید بخش پسر شاهجهان -	"	رسیدن المی دارا ۱۰۰ ایران -
۲۸۶	حشون تولد پسر شاهجهان -	۲۸۶	یا فتن دندان ماهی ابلق بوضع فریب -
۲۸۷	مراجعت ملازمست خان عالم از رسالت -	۲۸۷	ترک منصب داری خاندوران موظف گشتن با فاعام بکینه خوشاب
۲۸۷	نقل شکار قمرغه و وصفت تیر اندازی خان عالم -	۲۸۷	جشن وزن شمسی -
"	آوردن خان عالم تصویر مجلس جنگ صاحب قرآن	۲۸۷	ظفر یافتن بان الله در کوهستان بر اجداد بدینا -
"	با نعمت خان -	"	خبر فوت راجه سورج سنگه بنیره راجه مالدیو -
"	کشیده آوردن بشن داس مصور تصویر شاه عباس	"	تفویض صوبه داری مال و الا به گنج سنگه پسر سورجنگه -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۰۱	گرفتار آمدن و مجبوس شدن راجہ کشتوار۔	۲۸۷	دارای ایران۔
۳۰۲	مجملاً ذکر احوال و اوضاع و خصوصیات ملک کشمیر۔	۲۸۸	خطاب ملک الشعرائی بطالب آملی۔
۳۰۳	از غرہ افتادن شاہ شجاع و صحیح و سالم ماندن۔	۲۸۹	ملاقات نمودن میان شیخ منیر نام و ردیش۔
۳۰۴	حکم جو تکرارے پنجم۔	۲۹۰	ذکر دستہ باغبان و ملازمت نمودن الہداد و ولد جلالہ باریکی۔
۳۰۵	رفتن بمنزل و حمام شاہ جهان۔	۲۹۱	مرحمت منصب پنج ہزاری بخان عالم۔
۳۰۶	ذکر درخت بل تھل و درخت چنار کلان۔	۲۹۲	فوت خواجہ جهان دینی از احوال آن۔
۳۰۷	تفویض نظامت ٹھٹھہ بہ سید بایزید بخاری۔	۲۹۳	خبر فتح کشتوار۔
۳۰۸	نقش عہد نمودن عنبر پیمان شکن و شروع فساد در دکن۔	۲۹۴	جشن دزن قمری۔
۳۰۹	عدالت و تحقیق بوضع غریب۔	۲۹۵	سردن رانا امر سنگھ۔
۳۱۰	وصف میوہ اشکن و تسمیہ بخش کن۔	۲۹۶	رحمت مہابت خان بخدمت بنگش کابل۔
۳۱۱	فوت بادشاہ بانو بیگم و گفتن جو تکرارے این معنی را قیل از وقوع واقعہ۔	۲۹۷	تشریف فرمودن بمنزل سیرزا حسین و ذکر قوم لکر۔
۳۱۲	کشتہ شدن عزت خان از پر حلوی در افغانستان۔	۲۹۸	ذکر قتل پیم در رنگ۔
۳۱۳	برآوردن شیخ احمد سہروردی را از قید۔	جشن پانژدہم	
۳۱۴	تفویض ایالت اوڈیسہ بحسن علی خان ترکمان۔		
۳۱۵	عزم سیر الملاقا توسی مرک۔	دجہ تسمیہ باہر مولکہ از مصنفات کشمیر است۔	
۳۱۶	آمدن محمد زاہد ایلچی حاکم اور گنج۔		
۳۱۷	ترک شراب نمودن فرزند خانجہان یک لخت۔	نزول بادشاہ در ڈیرہ مستمد خان۔	
۳۱۸	فرستادن خواہہا سے جو بہاری دندان ماہی۔		
۳۱۹		غرق شدن سہراب خان پسر مرزا رستم در آب بہشت۔	
۳۲۰			
۳۲۱		ملازمت دلاور حسن حاکم کشمیر و کشتوار و ذکر فتح کشتوار۔	
۳۲۲			

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۲۶	رخصت شاہجہان بہ تنخیر و کن -	۳۱۴	سیاہ ابلق -
"	حرکت رایات بجانب آگرہ -	۳۱۵	فوت ولاد خان صوبہ دار کشمیر -
۳۲۶	تفویض صوبہ داری ملتان بجان جهان -	"	جشن وزن شمس و رفتن بمنزل آصف خان -
"	تفویض حراست قلعہ قندھار بعبد العزیز خان -	۳۱۶	عزم سیر سرچشمہ ویرانگ -
۳۲۸	رسیدن در پرگنہ کرانہ کہ وطن مقرب خان است -	"	از دست رفتن ملک کشتوار -
"	تزلزل بدھلی -	۳۱۷	وفات خاندوران -
۳۲۹	برخی از احوال ذوالقرنین ارمنی -		تفویض صوبہ داری کشمیر بہ ارادت خان و خانسانان
"	ملازمت فرستادہاے داراے ایران -	۳۱۸	شدن میر حبلہ -
۳۳۰	فایز شدن بشہر آگرہ -	"	نقل شکار ماہی بوضع غیر مکرر -
	سفر سردار میہ سعید اے داروغہ زرگر بقطاب	۳۱۹	فوت میرزا رحمن داد سپہر خان خانان -
۳۳۱	بے بدل خانی -	"	مراجعت از کشمیر بجانب ہندوستان -
"	حساب خیرات و انعام این سال -		رسیدن رنیل بیگ اپنی شاہ عباس بلابور و قراستان
۳۳۲	جشن شانزدہم	۳۲۰	خلعت و سی ہزار روپیہ از حضور -
"	تفویض منصب بسطان شہریار -	۳۲۱	شکار قمرغہ -
۳۳۳	تفویض صوبہ بہار بشاہ پرویز -		رسیدن خبر فتح قلعہ کانگڑاہ و وصف قلعہ و کوہستان
۳۳۴	فوت یوسف خان ولد حسین خان و ذکر حبابت او -	۳۲۲	ووگیو حکام آن -
"	کار خیر سلطان شہریار با دختر نور جهان بیسگم کہ از شیر افکن خان داشت -	۳۲۳	ملازمت سفیر ایران -
"	بزرگشیدن چوبک راے پنجم -	۳۲۵	منصبت بجانب آگرہ -
۳۳۵			تفویض عسکرنودن و کنیان و بہرہم خوردن
			ساعات و کن -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۴۴	رخصت شاہزادہ پرویز نصوبہ بہار -	۳۴۵	افتادہ آہن برق از آسمان و ساختن شمشیر و خنجر و کارو -
"	فوت راجہ بہاؤ سنگھ -	"	آوردن افضل خان عرض داشت شاہجہان شہل
"	ترک خوردن گوشت مرغابی -	"	بر اصلاح کارو کن -
۳۴۵	ذکر وفات اعتماد الدولہ -	۳۴۶	شرایط صلح از جانبین -
"	متوجہ شدن بسیر قلعہ کانگڑہ و ملاحظہ نمودن تہخانہ	"	رخصت فرستادہ بامع شاہ ایران -
۳۴۶	درگاہ و جوالا کھی -	"	تفویض نظامت دہلی بہ مکرم خان -
"	حکم ساختن عمارات نور پور و ذکر شکستہ مرغان	"	آمدن قاسم بیگ از جانب شاہ ایران -
"	صحیحہائی و حکایت سناسی کہ سلب اختیار از خود کردہ بود -	"	تسلط یافتن ارادت خان بر کشتوار -
۳۴۷	عنایت جاگیر و چشم وغیرہ اعتماد الدولہ نورجہان بیگم و تفویض دیوانی کل بہ خواجہ ابوالحسن -	"	سرفرازی احمد بیگ برادرزادہ ابراہیم خان فتح جنگ بہ نظامت اوڑیسہ و خطاب خانی -
۳۴۸	فوت سلطان خسرو -	"	عنایت دیہہ برنیل بیگ ایچی دارا سے ایران -
"		"	انداختن آہنگر فاشن از بام خود را و جان دادن -
۳۴۸	جشن ہنقدہم	"	وصف سلیقہ و تدبیر نورجہان بیگم در اصلاح مزاج جہانگیر -
"	انعام یافتن رنیل بیگ سفیر ایران و حکم توقف او در لاہور و مراجعت خود از کشمیر و خبر غریمت شاہ عباس بہ تسخیر قندھار و طلب فرمودن شاہجہان را از برہان پور -	۳۴۹	جشن نمودن نورجہان بیگم بہت صحت بادشاہ -
"	بلازمست رسیدن مہابت خان از کابل و رسیدن حکیم مومنا بوسیلہ او و تفویض نظامت اگرہ	"	وزن فرمودن جو تکرارے منجم از اشرفی و روپیہ -
"		"	آمدن شاہزادہ پرویز با ملینا رنجہواری جہانگیر فوت والدہ نورجہان بیگم -
"		"	جوکت رایات بجانب کوشستان پنجاب

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۳۵۹	آصف خان با گره بخت آوردن کل خسران و وفات میر میران و حکم تالیف همه احوال به معتدیان -	۳۵۲	به اعتبار خان و نزول اجلال و کشمیر و معاف فرمودن ابواب فوجداری و در کل مسالک مهر و سه و اضافه منصب امرا و طلب نمودن شاهزاده پرویز -
۳۶۰	آغاز نوشته معتد خان که جاگیر در او اصلاح می فرمود -	۳۵۳	رسیدن شاه عباس بر قلعه قندهار -
۳۶۱	فرستادن موسوی خان رانر و شاه جهان بخت نصیحت و پند -		سامان لشکر بخت استخلاص قلعه قندهار و اراده بنی شاه جهان و سرکوبی نمودن ارادت خان مفسدان کشتوار را -
۳۶۲	روانه شدن شاه جهان از ماند و جانب آگره و نصرت جاگیر بخت تنبیه او و مخاطب شدن شاه جهان به بی دولت -	۳۵۴	تصرف نمودن شاه جهان در جاگیر نور جهان بیگم شهریار و امتناع آمدنش بجنور -
۳۶۳	بسیاست رسیدن خلیل بیگ و محرم خان خواجه بپری خاص شاه جهان و رسیدن شاه جهان بواجی آگره و فرستادن سدر سپهر بکرباجیت را بخت حصول خزاین و یا قتل او نه لک روپیه از منزل لشکر خان و گله کا فر نعمتی خان خاتان -	۳۵۵	مراجعت از کشمیر بلا هو و تسلیم نمودن شهریار خدمت قندهار و تفویض ایالت کشمیر با اعتقاد حسن و خلاص فرمودن رابعه کشتوار را از قید و عنایت نمودن کشتوار با و منصب یا قتل و ادربخش سپهر خسرو -
۳۶۴	پند فرمودن عبدالعزیز فرستاده شاه جهان و ملازمت نمودن راجه نرسنگد یو و حکم حبیب پوشیدن و پیش رفتن افواج و گله از لفاق عبدالعزیز خان -	۳۵۶	حکم تغیر جاگیر شاه جهان و رسیدن فرستاده شاه عباس و آمدن خان جهان از ملتان -
۳۶۵	چشم شیر و دم	۳۵۷	نقل نامه دارای ایران -
۳۶۶		۳۵۸	نقل جواب نامه شاه عباس -
			روانه شدن خان جهان بطرف ملتان و فرستادن

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۳۴۹	به صادق خان جهت تنبیه جگت سنگه و تعیین شدن شا هزاره پرویز به نقشب شاه جهان باتفاق هایت خان -	۳۴۵	خبر رسیدن شاه جهان به متحرا و ترتیب افواج بادشاهی و کناره گرفتن شاهجهان باخان خانان از مسکه -
۳۵۰	مرحمت خدمت میربخشی بمظفرخان و مقرر شدن صوبه داری گجرات بشا هزاره داو و بخشش و خدمت اتالیقی بحسان اعظم و صوبه داری بنگاله باصف خان و رسیدن جهانگیری ببلده اجمیر و رسیدن خبر فوت مریم الزمانی و خبر فتح ثانی -	۳۴۶	ترتیب افواج شاهجهانی و درست بردن و نمودن براماندها لشکر بادشاهی و بهریت یافتن از افواج چند اول -
۳۵۲	ذکر احوال صفی خان و تدبیراتی که در فتح گجرات بکار برده و داخل شدن نا بهر خان هنگام طلوع آفتاب در شهر گجرات -	"	فرستادن ترکش خاصه جهت عبداللہ خان و یافتن عبداللہ خان از لشکر بادشاهی و پیوستن با افواج شاهجهانی و رسیدن تیر تفنگ بقبل سدر و فتح یافتن لشکر بادشاهی و اسامی بعضی از کشته شدگان و زخمیان امرای جهانگیر -
"	گرفتار شدن خواجہ عبداللہ بخانہ شیخ حیدر و گرفتار شدن او و مجبوس گشتن جمیع منتسبان شاهجهان و بدست آمدن تخت مرصع و دیگر اشیاء -	۳۴۷	مخاطب گشتن عبداللہ خان به لعنت اللہ و گذشتن سر سدر از نظر جهانگیر و رعایت و عنایت به امرای و برگشتن عبدالعزیز خان از همراهی عبداللہ خان گذرانیدن میر عضد الدولہ فرہنگ جهانگیری کہ از مولفات دوست و سرفرازی امان اللہ پسر ہایت خان بخطاب خانزاد خانی و ملازمت نمودن شاہزادہ پرویز و تاراج نمودن شاہجهان قبضہ اثبیر را -
۳۵۳	نقاب نمودن سید دلیر خان بہادر -	۳۴۸	تفویض صوبہ داری کوہستان پنجاب و لاہور
۳۵۴	قتل پسر سلطان احمد و خلاص شدن سرفراز خان و اضافہ منصب حیف خان و اضافہ و رعایت ناہر خان و ذکر اصل و فروع سلسلہ ایشان -		
	وصف سادات بارہہ و ذکر شکار شیران و حکایتی		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۵۲	خانجہان وغزیت کشمیر مرتبہ ثالث۔ ذکر خان جنگی سادات بارہہ وکشتہ شدن	۳۵۵	از شکار سلطان محمود غزنوی در ہندوستان۔ خبر فتح ثالث و نقل جنگ شاہجہان با پرویز و
۳۸۳	راجہ گر دھر۔	۳۵۶	ملک مالوہ وکشتہ شدن منصور خان فرنگی
۳۸۴	فوت ممتاز خان خواجہ سرا۔		آمدن بر قنداز خان از فوج شاہجہان و رسیدن
۳۸۵	وصول بہ دہلی و فرود آمدن بمنزل کشن داس و آمدن علی راے حکم زادہ تبت۔		رستم خان کہ از عمدہ ہاے فوج شاہجہانی بود بلشکر بادشاہی و قید فرمودن شاہجہان از خان
۳۸۷	گذشتن از جسر ایم جگت سنگھ بشفاعت نور جہان بیگم۔	۳۵۷	را با پسران او۔
	فرار نمودن میرزا محمد ولد افضل خان از لشکر شاہجہان و کشتہ شدن او در جنگ تعاقب		عبور فرمودن شاہجہان از آب نر بدہ و قید
	کنندگان و فرستادن شاہجہان افضل خان دیوان خود را نزد عنبر و عادل خان با استدعاے مدد و	۳۵۸	نمودن خان خانان را با اولاد او بسبب نوشتن نامہ مہابت خان و عنایت خطاب خوشخبر خانی با برائیم حسین ملازم سلطان پرویز و عنایت منصب مہابت خان۔
۳۸۸	رسیدن شاہجہان بملک قطب الملک۔		آمدن رستم خان و محمد مراد و دیگر ملازمان شاہجہان و در پایے فیل انداختن شرزہ خان و قابل بیگ را و تولد صبیہ شہریار و جشن وزن شمسی و رفتن بمنزل شہریار۔
۳۸۹	جشن نوزدہم	۳۵۹	سرگذشت شاہجہان وقت عبور از آب برہان پور و پیوستن عبداللہ خان بخدمت شاہ جہان۔
۳۸۹	خبر رسیدن شاہجہان بسرزمین اوڈیسیہ و حکم حرکت شاہزادہ پرویز و مہابت خان از جانب خاندیس بجانب الہ آباد۔	۳۸۰	تفویض ایالت الہ آباد بہ میرزا رستم و ملا دست
	عرض داشت نمودن عنبر بہ مہابت خان و قرار فرستادن عادل خان ملا محمد لاری را با پنج ہزار		

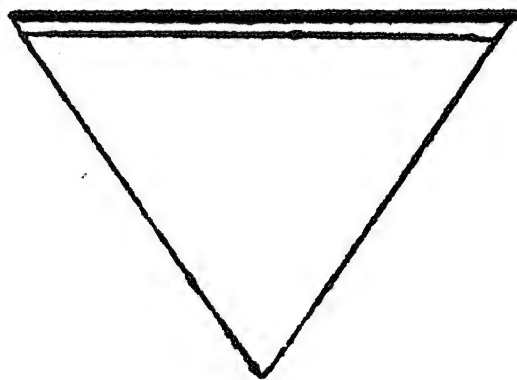
صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۹۰	فیہم غلام خانخانان و رسیدن سلطان پرویز و ہاتھان بجوالی الہ آباد۔	۳۹۰	سوار ہماہمی افواج بادشاہی۔
۳۹۱	حرکت شاہجہان بجانب بنارس از جون پور	۳۹۱	سیاست نمودن مہابت خان عارف پسر زادہ راو داخل شدن شاہجہان بملک اوڈیسہ۔
۳۹۲	بغزم رزم و کشتہ شدن بیرم بیگ مخاطب بخاندوران در جنگ آقا محمد زمان و ذکر	۳۹۲	تلمکہ نوشتہ میرزا محمد ہادی مؤلف دیباچہ۔
۳۹۳	مصاف شاہجہان با سلطان پرویز و ہاتھان عنان گردانیدن شاہجہان از میدان جنگ و یافتن مہابت خطاب خان خانان سپہ سالار و مجبلی از سوانح دکن۔	۳۹۳	تغیر نمودن شاہجہان قلعہ بردوان را و محصور گشتن ابراہیم خان قلعہ دار اکبر نگر در حصار مقبرہ پسرش۔
۳۹۴	مصاف ملا محمد لاری بملک لشکر ہند با عنبر و کشتہ شدنش و اسیر گردیدن سرداران لشکر محبوس ماندن در قلعہ دولت آباد۔	۳۹۴	کشتہ شدن ابراہیم خان فتح جنگ و بدست شاہجہان افتادن چیل و پنج لک روپیہ از مال ابراہیم خان و تقسیم نمودن شاہجہان زر بہ بندہاے خویش۔
۳۹۵	تفویض صوبہ داری کابل بہ احسن اللہ و مراجعت از کشمیر بجانب لاہور و تفویض صوبہ داری پنجاب آصف خان و طلب نمودن شاہجہان داراب خان را و ایستادگی او از حاضر شدن و قتل رسانیدن عبداللہ خان سپہ جوان او را و تفویض گشتن ایالت بنگالہ بہ پسر مہابت خان۔	۳۹۵	تفویض نمودن شاہجہان ایالت بنگالہ بہ داراب خان و گذشتن عبداللہ خان از آب گنگ و محصور گشتن میرزا رستم و شروع نزاع مادل خان با عنبر۔
۳۹۶	کشتن مہابت خان داراب خان را بر طبق	۳۹۶	رعایت مہابت خان از طرف خود بلامحمد لاری و نزول جہانگیر در کشمیر و حکم اخراج عبدالغفر حاکم قندھار و بعدہ حکم قتل او و فوت آرام بانو بیگم۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۰۹	رسیدن بلاہور و آمدن آقا محمد علی شاہ عباس و حکایت شیر کہ با برانس گرفتہ بود و التجا آوردن عبداللہ خان بنجا بھمان -	۴۰۴	مسک بادشاہی و فرستادن سراد بہ پیشگاہ و تفویض نظامت اگرہ بقاسم خان و معاودت جاگیر کشمیر و حکایت غریب از جلا دت شاہ قلی خان -
۴۱۰	نامزد نمودن بہار بانو بیگم صبیہ خود بطہور ش و ہوشمند بانو صبیہ خسرو بہوشنگ پسران دانیال و سرفرازی معتمد خان بخدمت بخشگیری و عزیم سیر کابل و رسیدن سرحدات و نقل جنگ ظفر خان با اعداد -	۴۰۵	مقارقت اختیار نمودن عبداللہ خان از شاہ بھمان و فوت خان اعظم و طلب فرمودن داور بخش پسر خسرو از گجرات و تفویض نظامت گجرات بنجا بھمان لودی -
	ذکر فوت رقیہ سلطان بیگم و متوجہ شدن بر احوال خان خانان و خبر رسیدن تامرود کردن مہابت خان صبیہ خود را بہ خواجہ بر خور دار و عنایت خطاب شاہنواز خانی بہ پسرزا رستم و کھنی -	۴۰۶	چشم بستم
۴۱۱		"	رسیدن بکشمیر - رسیدن داور بخش از گجرات بجنور و تفویض صوبہ داری پٹنہ بشاہزادہ شہریار و فرستادن شاہ بھمان دارا شکوہ و اورنگ زیب را با پیشکش نمایان بدر بار و دست برداشتن از قلعہ بہتاس و قلعہ اسیر -
۴۱۲	چشم بست کمیم	۴۰۶	ملازمت نمودن عبدالرحیم خان خانان محبوب و شرمندہ و حرکت رایات از کشمیر جانب لاہور و نقل جا نور ہماے -
"	رخصت الچی شاہ عباس - ذکر غدر و بے ادبی مہابت خان - کشتہ شدن گجپت خان داروغہ فیل خانہ بالہر ش و ہجو نبیرہ شجاعیت خان -	۴۱۲	
۴۱۳	سوار شدن نور بھمان بیگم و آصف خان با فوج	۴۰۸	

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۴۱۵	پنجاب با صفت خان و عنایت خطاب و استقلال وزارت نواحیه ابو الحسن و تفویض خانسانانی با فضل خان و بخشگیری بمیر حبله و بدست افتادن بست و دو لکه روپیه از مال مهابت خان و تفویض منصب و خطاب و جاگیر اجیر بخان خانان و صوبه بنگاله بکرم خان -	۴۱۵	بادشاهی بجنک مهابت خان و برگشتن فیل بکیم و عنان گردانیدن افواج بادشاهی و کشته شدن خواجه سربایان عمده دران تباہی -
۴۱۶	فوت شاهزاده پرویز و رخصت شاه نواحیه سیر نذر محمد خان و سرفراز و ابوطالب پسر محمد خان	۴۱۶	جلادت بے موقع فدائی خان و متحصن شدن قتلخان در قلعه اٹک و کشته شدن عبدالصمد بنجم باشاره مهابت خان و رسیدن شاه نواحیه ایلمی نذر محمد خان والی پنج -
۴۱۷	بخطاب شایسته خانی و تفویض صوبه بهار بمیر زارتم و رسیدن شاهجهان به پٹنه -	۴۱۷	ذکر بدست آوردن مهابت خان آصف خان و ابوطالب پسرش را با جمعی دیگر و مجبوس نمودن و قتل رسانیدن عبدالخالق و محمد نقی خان و ملا میر محمد قنودی را و ذکر عقائد و اطوار عجیب کفار -
۴۱۸	بجانب بالاگھاٹ -	۴۱۸	فرار نمودن جگت سنگه ولد راجه باسو و رسیدن جهانگیر و مهابت خان بکابل و جنگ احدیان بادشاهی با راجپوتان مهابت خان -
۴۱۹	فیل مال فرمودن میر محمد موسی و فروختن خانجهان ملک بالاگھاٹ را بنظام الملک و نقل عنبر ب حیدر خان بخشی و منکوحه از -	۴۱۹	فوت عنبر بخشی مشهور -
۴۲۰	رفتن زن حیدر خان بجنک لشکر عادل خان و رحبت نمودن بفتح و ظفر و ذکر نسبت عبدالرحیم خواجہ و فرستادن امام قلی خان فرزند واسے توران ایشانرا بسفارت بهندوستان -	۴۲۰	رسیدن خبر بیماری شاهزاده پرویز و ملازمت نمودن سلطان دارا شکوه و اوزنمک زیب -
۴۲۱		۴۲۱	تدبیر نمودن و فرار مهابت خان -
۴۲۲		۴۲۲	فرار مهابت خان و تفویض وکالت و نظامت
۴۲۳			
۴۲۴			
۴۲۵			
۴۲۶			
۴۲۷			
۴۲۸			
۴۲۹			
۴۳۰			
۴۳۱			
۴۳۲			
۴۳۳			
۴۳۴			
۴۳۵			
۴۳۶			
۴۳۷			
۴۳۸			
۴۳۹			
۴۴۰			

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۴۳۴	تدبیرات صایب آصف خان جهت سلطنت شاه جهان و به سلطنت برداشتن و اورنجش پسر خسرو را -	۴۲۹	عزق شدن مکرم خان با جمعی که راکب کشتی بودند و ذکر وفات خان خانان و ذکر سه فتح عمده که از و به وقوع آمده بودند و ذکر ترجمه نمودن خان خانان و اقبات با بری رانز ترکی لفارسی -
۴۳۵	سپردن آصف خان دارا شکوه و اورنگ زیب را به صادق خان و نظر بند نمودن نور جهان بیگم همشیره خود را و فرستادن شهریار بالیسقر پسر دانیال را به جنگ و بردن آصف خان و اورنجش را به بیگ او -	۴۳۰	لمتجی شدن راجه ماندو و متوسل شدن مهاجمان به حضرت شاه جهان و طلب نمودن خان جهان عبدالله خان را بکمر و تدویر و محبوب ساخته و رقلعه اسپر و داستان خان جهان در عهد شاه جهان -
	هنریت یافتن بالیسقر و در آمدن شهریار به قلعه لاهور و بر آوردن شهریار را از محفل بادشاهی و محمول نمودن او و رسیدن بنارسی در عرض بست روز بخدمت شاه جهان و رسانیدن خبر واقعه جانیگیری و نصرت رایات شاه جهان بجانب آگره و فرستادن شاه جهان جان نثار خان را نزد خان جهان جهت استالم -	۴۳۱	کشته شدن خان جهان و رسیدن سر او به رگه شاه جهان و عزیمت حضرت جانیگیری به کشمیر -
۴۳۶	سر باز زدن خان جهان از اطاعت و دادن ملک بالاگات را به نظام الملک سواست قلعه احمد نگر و ملحق شدن دریاخان و رود پیله به خان جهان و تصرف نمودن خان جهان بعضی	۴۳۲	جشن بست دوم
		۴۳۳	تفویض صوبه داری بنگاله بقدانی خان - تفویض نظامت پشته به ابوسعید نسیره اعتماد الدوله - ذکر واقعه بایله حضرت جانیگیر بادشاه بهنگام مراجعت از کشمیر در موضع چکری -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۳۸	شہر یار و پسران و انیال را۔	۴۳۷	از محالات مالوہ۔
"	ملازمت نمودن رانا کرن۔	"	تفویض خدمت گجرات بشیر خان و طلب داشتن
	مخص شدن رانا کرن و جشن و زن شمس سال		سیف خان را مقید بدرگاہ۔
	سے و ہتھم از عمر شاہجہان و رسیدن شاہجہان		آوردن خدمت پرست خان سیف خان را
	باجیر و حکم بنائے مسجد از سنگ مرمر و تفویض		مقید بحضور و عفو گناہان او و رسیدن شاہجہان
	صوبہ اجیر بہا بت خان و رسیدن اکشر		بہ احمد آباد و ملازمت شیر خان و امرائے
۴۳۹	بند ہا بہ ملازمت۔		متعینہ گجرات و تفویض ایالت ملک پٹنہ و
۴۳۹	رسیدن در دار الخلافہ آگرہ۔		سند بمیرزا عیسیٰ ترخان و صوبہ داری ملک
	جلوس فرمودن شاہجہان بر سر سلطنت	۴۳۸	گجرات بہ شیر خان۔
۴۴۰	و اجراء سکہ و خطبہ بنام نامی۔		خواندن خطبہ بنام حضرت شاہجہان در لاہور
			و قبض رسانیدن داو و بخش و برادر او و

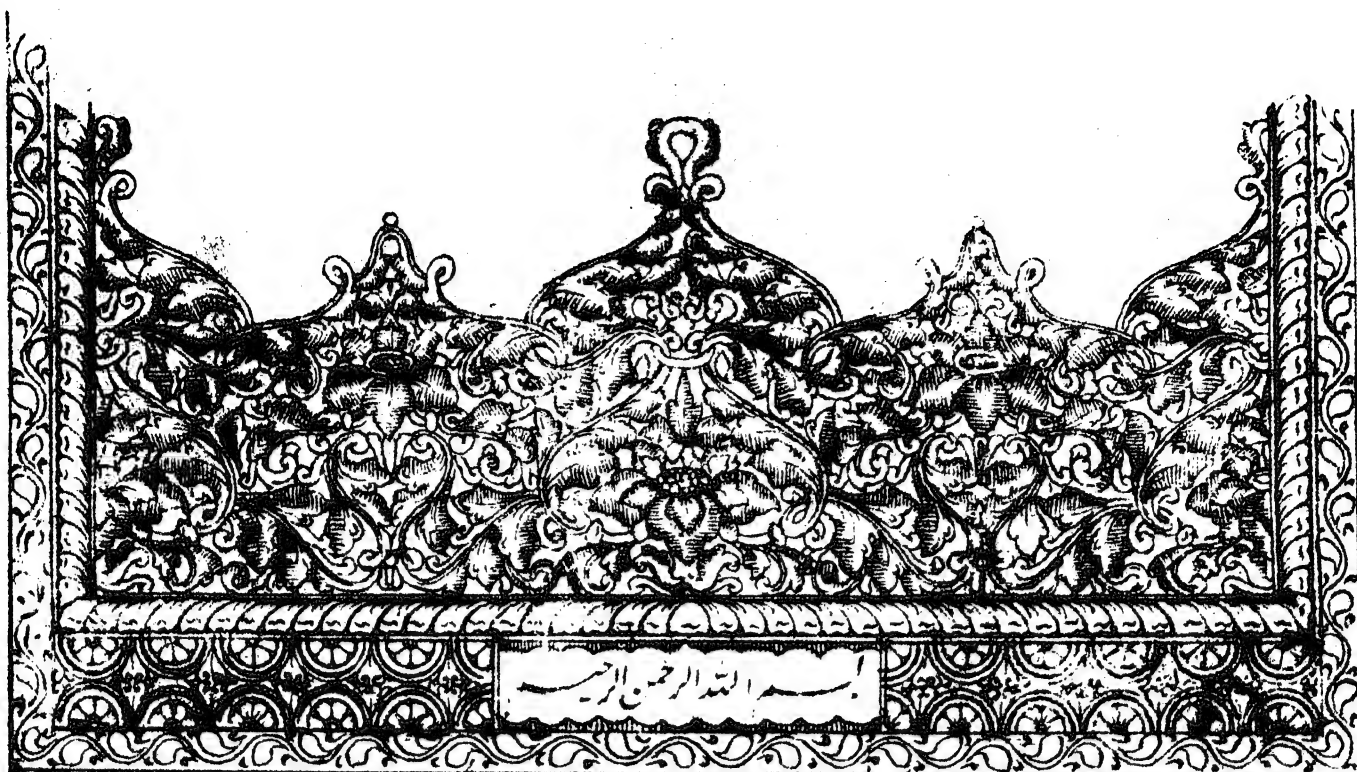


بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

المحمدة: الكتاب المطاب بينه شاهد على علو قدره في بعض تاريخ محمد سلطنة نوال الدين جهانگیر بادشاہ

مرزا محمد باقری معتمد الخدمت که مسنوات تحریر نموده شاهد مرحوم را باضافه دیباچه محاللات ابجد ترتیب داده

در مطبعه نایب افشاری فو کشتواقع که بحسن و خوبی طبع گرد



حمد و ثنا سے مجید و حد و سپاس و ستایش لائیں و تعد مرگانہ بادشاہی را سزا است کہ ذات لازم البرکات بادشاہان جہانگیر بادشاہ
 جہانگیر خلق و عالم و سبب دوام انتظام سلسلہ نبی آدم گردانیدہ تا تحریک تیغ ابدار و ستان شعلہ بار تعریک تہمدان نابرخوردار و اہلاک
 قویا و اعیان کفار و نجار فرمایند کہ از میان سعی و اجتہاد بلوغ و انشا ندن خون فاسد فسادان بہ پلارک بید رنج کار سلطنت نظام و حال
 شریعت توام گیر دو عالم و عالمیان در عمدہ راحت مہد او بر بستر امن و امان استراحت نمایند و نعمت در دو و صلوات نامحدود بر حضرت
 خاتم النبیین و سید المرسلین کہ وجود عظیم المثلالش جہت رواج دین متین مبعوث بود و سیف سیاست و عدالتش منزہ و مبرا از شوائب
 میل و حیث و سلام علی التواتر و الدوام بر خلفائے راشدین و جمیع ائمہ معصومین سلام اللہ علیہم جمعین باد و

اما بعد چون خاطر شکستہ این بے بضاعت خاکسار بمقدار دلیل طریق نامرادی محمد ہادی از آوان ایستہ از صبا و ایل نشو و نما الی یومنا ہذا
 کہ شصت مرحلہ از شین عمر طے نمودہ بعلم تاریخ و فن سیر رغبت دارد و بر اکثر کتب اخبار و آثار انبیاء و مرسلین و سلاطین حشمت آئین بہ دیدہ عبرت بین
 بمجور و مرنمودہ است از آنکہ حضرت جنت مکانے جہانگیر بادشاہ کہ از اجاطم سلاطین نامدار تیموریہ بہ ہندوستان بودہ و بشوکت و شہادت معروض
 و بہ سیاست و عدالت موصوف آمدہ و ہنر و سلاہ احوال فرمانروائی خود را بشرح و بسط تمام خود بخیر تحریر آورده و بمطالعین قاصر رسیدہ چون سادہ

معروض باد کہ شہنشاہ جہانگیر احوال فرمانروائی خود تا او سہ سال ہفتدہم خود تحریر نمودہ و بعد از آن تہمد خان کہ از امرا و متحد جہانگیری بود حکم فرمود کہ خان مذکور را زندہ سودا غلام
 نمودہ باصلاح جہانگیر در آورده شاس کتاب بنمودہ باشد چنانچہ تہمد خان احوال سال نور ہجری ۱۰۰۰ را نوشتہ باصلاح در آورده و بعد از آن سیر نامی را بنویسید چنانچہ جہانگیر کمال نمودہ و

و به تکلفانه نوشته است و پسند و مرغوب گردید و بخط خویش در شصت و شش تحریر کشید و در آن وقت بخاطر ناقص رسید که چون لب تشنگان بادی اخبار بانی مقام
رسند از ته جرعه زلال حکایات باقیمت مع نگرند و تشنه استماع آن باشند بنا علیه از اوایل سنه نوزدهم جلوس تا آخر ایام حیات آن خسر و حجه از چند
نسخه معتبر جمع و مایهت نموده با تمام رسانید چون خود از ابتدای تاریخ جلوس تحریر احوال فرموده اند را هم سطور از بهر دولاوت تار و زر جلوس برادر رنگ
خلافت نیز نگاشته الحاق و مستزاد نسخه اصل جهت تکمیل کتاب گردانید و من الله العالی و التوفیق القاب و اسمی گرامی آباء عظام و اجداد کرام
حضرت شاه جنت مکان باین ترتیب است ابوالمظفر نورالدین محمد جهانگیر بن جلال الدین محمد اکبر بن نصیر الدین محمد هماون بن ظهیر الدین محمد بابر
بن عمر شیخ بن سلطان اوسید بن سلطان محمد بن میران شاه بن قطب الدین صاحبقران امیر تیمور گورکان چون حضرت عرش آشیانی بجهت بقار
کارخانه سلطنت و جهانبانی همواره از درگاه ایزد جان آفرین خلفی که شایسته افسر و اورنگ و سند آرائی دانش و فرهنگ باشد بمسالت می نمودند
و باطن قیسی موطن مهربان درگاه صمیمیت و مقبولان بارگاه احبیت را وسیله این خواهش ساخته منظر طلوع کوکب جهان افروزی بودند تا آنکه
بعضی از ایستادها بپایه سریر خلافت مصیر معروض داشتند که شیخ سلیم نام درویشی که در صفای ظاهر و باطن از ایزد پرستان این دیار ممتاز است
و نفس متبرکه او با جابت دعا مشهور و از روی نسب بهفت واسطه شیخ فرید شکر گنج میرسد در قصبه سیکری که دوازده گروهی از دار خلافت
اکبر آباد واقع است می باشد اگر آنحضرت این آرزو بفرماید که نهال مراد با بیاری دعا او برومند گردد و چهره
مقصود در آینه ظهور رونماید لاجرم آنحضرت بمنزل شیخ رفته بصدق و نیاز و خلوص عقیدت این راز را ظاهر ساختند و شیخ روشنفکر
آگاه دل بادشاه صورت و معنی را به طلوع کوکب برج خلافت نوید سعادت بخشیدند عرش آشیانی فرمودند که من نذر نمودم که آن فرزند
را بدامن تربیت شما اندازم باشد که بتائیدات ظاهری و باطنی شما بدولت بزرگی و بزرگی دولت رسد شیخ قبول نموده بر زبان گذارید که مبارک
باشد ما هم آن نونمال دولت و اقبال را به نام خود ساختیم از آنجا که صدق نیت و رسوخ اعتقاد بود در اندک مدتی شجره امیده ثمره خواش
بارور شد و چون هنگام وضع حمل در رسید والده ماجده حضرت شاه جنت مکان را از کمال عقیدت و فرط اخلاص بخانه شیخ فرستادند و در آن
مکان بیست و نه نشان روز چهارشنبه بهفقد هم ربیع الاول سال نهمصد و هفتاد و هفت هجری بطلع میزان در موضع پنجو به منزل شیخ سلیم آن فناء
جاه و جلال طلوع فرمود و این نوید روح افزا و بشارت نشاط آزاد و دار الخلافت اکبر آباد به سمع حضرت عرش آشیانی رسید جشن عالی و طوی
عظیم ترتیب یافت و باستماع این مرده خرمین خرمین زنده تبارش و بجهت ادا شکر این موهبت حکم اطلاق جمیع زندانیان که در قلاع و دوا
بودند شرف از قلاع یافت و بموجب قرارداد آن سلاطین و دودمان خلافت و جهانگیری را سلطان سلیم نام گذاشتند اگر چه شعر و فضلا در تاریخ
ولادت اقدس مضامین غریب و معانی عجیب یافته قصائد غرادر سلک نظم کشیدند از آنجمله یکی ۵

در شهر ابریه اکبره و دیگر گوهر برج اکبر شاهی

یافته اما خواجه حسین مروی از قدرت طبع و جدت فهم قصیده گفته که کارنامه سخنوران توان دانست مصرعه اول بر بیت تاریخ جلوس آنحضرت است و دوم تاریخ ولادت حضرت شاهنشاهی و بالترام این دو کار شکل معانی رنگین و الفاظ نازک آراسته و این چند بیت از آن قصیده دوست که به بحر ردی آرد

سعد الحماد بی جاه و جلال شهریار گلبن ز رنگونه نمودند بر دهر چین آن بلال برج قدر و جاه وجود آید عادل کامل محمد اکبر صاحب قران سایه لطف اله آن لایق تاج و نگین نیر بر برج وجود و گوهر دیر یاسه بود کس نیار دیر یاسه زین به اگر دارد کس تا بود باقی حساب در ماه و سال	گوهر مجد از محیط عدل آمد در کنار لا نه رنگونه نکشود از میان لاله زار و آن نهال آن زوئی جان شاه آمد بهار بادشاه نامدار و کامجوی و کامگار بادشاه دین پناه آن عالم عادل مدد از هوای اوج دلها شاهباز جان هر که دارد گو بی اختیار که دای گو بیار دان حساب سال ماه و روز و روزگار	طایر از آشیان جاه وجود آمد شاد شد و لبا که باز از آسمان اف شاه اعلیم و فاسطان پوان صفا کامل نامی قابل عادل شاهان بدر مجلس پیر اسمانی چارین آن عود سوز بادشاه سلک و کوفیس آورده ام مصرعه اول از دوسال جلوس پادشاه شاه پاینده باد باقی آن شهنشاه هم	کو کجی آنما برج غرنازه گردید آشکار باز دله ازنده شد که مهر ایام بهار شمع جمع بیدلان کام دل امید دله عادل علی عاقل سعیدیل رزنده گاه مرکب ویر اسماک راجع آید نیره دار بدیه از کان گرامی بازجوی دگوش دار از دوم مولود نور دیده عالم بر آرد روز یکم بحساب سالها به بشمار
---	--	--	---

چون غنچه مراد از گلبن امید بشکفت و شاید مقصود از زناخانه خواش قدم بجلوه گاه شود نهاد بشکر آن عرش آشیانی بتاریخ دوازدهم شهر شعبان سال ولادت از اکبر آباد عازم زیارت روضه خواجه معین الدین چشتی سجری قدس سره شده پیاده متوجه اجمیر گشتند و مسافت منزل دوازده گروه مقرر کرده شد روز هفتم بر روضه منوره مقدسه ورود سعادت اتفاق افتاد و همین اخلاص بر آن آستان سوده مراسم زیارت و لوازم عبادت بتقدیم رسانیدند و بخیرات مبرات پرداخته گشت زار متکلفان حواشی آن روضه قدسیه را بر شجرات سیاح کرمت سیراب گردانیدند و اکنون محلی از محامذات و مناقب صفات خواجه بزرگوار نگاشته کلک بیان میگردد و مولد آنجناب سیستان است از نیت ایشان را سنجی نوبسند که معرب سگریت در پانزده سالگی خواجه والد بزرگوار اد که خواجه حسن نام داشت بعالم قدس رحلت فرمودند و از میامن نظر دور بین شیخ ابراهیم مجدوب قدری در طلب دانگیر ممت خواجه شد و قطع تعلقات طاهری نموده بمرکز و بخارا رفتند و چند با کتساب علوم رسمیه پرداختند و از آنجا بخراسان رفته در آن مرزین نشو و نما یافتند و در بارون که از نواح پیشاپور است به محبت فیض موهبت شیخ عثمان بادنی رسیده دست ارادت بدامن سعادت اوزده بیست سال در محبت شرفیض ریافتند

شاه شیدند و با شارت شیخ سفرها و غربت پایش نهادیمت ساخته بخدمت بسیار از بزرگان وقت مثل شیخ نجم الدین کبری و دیگر
 شایخ کرام و اولیای عظام رسیده بزور بازو و فطرت کنی طلب به کنگره مراد انداختند و خدمت خواججه بدو واسطه شیخ مودود
 چشتی میرسند و بهشت واسطه شیخ ابراهیم ادهم و قبل از آمدن سلطان مغزالدین سام در عهد راسه پتھو را به رخصت پیر خود در هند
 آمدند و در اجمیر اقامت گزیدند و خواججه قطب الدین اوشی اندجانی در ماه رجب سال شصده و بیست و دو در بغداد به مسجد امام
 ابوالیسث سمرقندی بحضور شیخ شهاب الدین سروردی شیخ اوجده الدین کرمانی بارادت خواججه معین الدین فائز گشته اند و شیخ
 فرید شکر گنج که در پٹن پنجاب آسوده اند مرید خواججه قطب الدین اند و شیخ نظام الدین اولیای پیر امیر خسرو دست ارادت به شیخ
 فرید شکر گنج داده اند و سلسله چشتیه تمام به خواججه منتسب می شود و القصه در ساعت خیر اشاعت عنان توجه به دارالملک دہلی انعطاف
 یافت که بحجت شکر ابن عطیه و الا زیارت مقرر اولیای عظام و شایخ کرام که در آن مصر کرامت آسوده اند نیز فرمایند بعد از ط
 منازل و قطع مراحل در رمضان سال مذکور مرکب اقبال بآن سعادت گاه ورود اجلال فرمود و رسوم زیارت مرقد متبر که و
 طواف هزار فاضل الانوار جنت آستانه نورالدین بر بانه بتقدیم رسید انگاه نهضت عالی بصوب مستقر خلافت اتفاق افتاد و در
 ششم ذی قعد به دار الخلافت اکبر آباد نزول اقبال روی داد چون ولادت فیض افادت حضرت جهانگیری در سیکری واقع شد
 بود حضرت عرش آشیانی آن موضع را بر خود مبارک دانسته در آن سرزمین طرح اقامت انداختند و در او اسط ماه ربیع الاول
 نهصد و هشتاد و نه هجری حکم گیتی مطاع بنا سیدس حصار و الا و عمارت و دکشا شرف ارتفاع یافت و جمیع امرای عظام و ملزمان
 رکاب سعادت در غور مرتبه و حالت خویش منازل اساس نهادند و باندک فرصتی شهری عظیم در نهایت آراستگی بر روی کار آمد و مساجد و
 مدارس و دیگر بقیاع خیر و دکانین و اسواق در کمال نفاست و تکلف همه از سنگ مرمر تراشیده مرتب گشت و انواع بساطین بهشت آیین با
 طراوت و نظارت آن عشره نگاه شده و بخت پور سمست اشتها رگرفت و بعد از نزول اجلال درین قصر اقبال از تفادول این نام مہمت فرجام

۱- بیع الدین بآلایه و در بیع ۲- انفق ملک سید فیض کمال

بعد پنج دکن نام ابن محمود فتح پور نهاده شد کتب بر پیلو در دانه کلان درگاه حضرت شیخ سلیم کنده است در پنجاب ثبت میگردد و حضرت شاهنشاه فلک بارگاه ظل وند
 جلال الدین محمد اکبر بادشاه فتح ملک دکن و داندیس که سابقا مسی بخاندیس بود و خود دشتی الهی موافق سنه هجری بر فتح پور رسیده عزیمت اکبر آباد فرمودند و نظم نام زمین
 و آسمان است و تافش وجود در جهان ست و نامش پیر پیر پختن باد و دانش بجهان ابد قرین باد و قال عیسی علیه السلام الدینا نقطه فاعبروا ولا تعمدوا
 فی الاخبار من تامل انه یعیش غد انا تامل انه یعیش الی ابد و قیل الدینا ساعده فاجعلها طاعه یقیه العمره فایتمه لها فی الاخبار من قام الی الصلوه و یس مع قلبه
 فانه لا یزید من الله الا بعد اذ خیر المال ما اتفق فی سبیل الله و بیع الدینا بالآخره یربح و یفق ملک فیها محاسبه رباعی نامی چه شد از توخت گاه بے گردی و در قصر
 مرانند و چنانچه کردی و خوبی جهان بصورت آینه دان و خود گیر تو بزم درو نگا بے کردی و فایز و کاتبه محمد معصوم نامی بن سید صفائی الترمذی اصلاً و بلکری سکناً انتسب
 انا الی سید میر غنم درین باب احسن ابدال السبر واری مولودا و انقد صاری مولودا

۱- بیع الدین بآلایه و در بیع ۲- انفق ملک سید فیض کمال

فتوحات تازه فرین روزگار خسته آثار شهر یار معالت کردار گردید در همین سال نینت فال حضرت عرش آشیانی جشن تهنیت شاهنشاهی
آراسته ابواب خورمی بر روی روزگار کشودند و روز پنجشنبه بست و پنجم جمادی الاخری آن قدسی طینت والا گهر را پذیرای عشرت فرمودند
و چون عمر گرامی بچهار سال و چهار ماه و چهار روز و نیم بست بقانون دانشوران پاستاسه و آئین دقیقه شناسان آسمانی در ساعت فیض
اشاعت یعنی روز چهارشنبه بست و دوم رجب سال نهمصد و هشتاد و یک آن منظر عواطف سبحانی را مکتب نشین دانش ساختند و جشن با
و لکش ترتیب داده عالمی را نقد مراد و درامن امید ریختند و تعلیم آن سیوا خوان رموز انفسه و آفاقی بقاوه و دودمان فضل و کمال صد رشین
مسند افاضت و انضال مولانا میر گلان هروس که بسلامت نفس و تهذیب اخلاق آراستگی داشت تفویض یافت و قطب الدین محمد خان
آنکه بخدمت آتایقی آن برگزیده دین و دولت خلعت اقتیار پوشید و چون او بمراسم سرحد نافر گذشت میرزا خان خانانان باشایسته
این منصب عالی دانسته غرافتخار بخشیدند و در سال نهمصد و هشتاد و پنج منصب ده هزاری ذات و سوار به حضرت شاهنشاهی ارزانی داشتند
و بر زبان گوهر آموذ گذشت که نظر بر وفور رضا جوئی و نیک سیرت و بیدار دلی و بردباری تمامی جنود سماوی اختصاص بانو نهال دولت
و ابشگی دارد و چون سنین عمر همایون به پانزده سالگی رسید صبیحه قدسیه راجه بگل اندام اس را که از اعظم امرای این دولت ابد مقرون بود
و در زمره راجه های نامدار بزرگ شوکت و اعتبار اختصاص داشت بخت آنحضرت خواستگاری نمودند و دولتخانه خاص و عام را آئین بسته
جشن بادشاهانه ترتیب دادند و بتاریخ پنجم اسفند ارده ماه آبی سال نهمصد و نود و سه هجری که مختار انجم شناسان وقت بود حضرت عرش آشیانی
بور و مقدم اقبال توام منزل راجه را پایه آسمان بخشیدند و آن بانو به حلقه عصمت و عفت را بگوهر بکیتای خلافت و سلطنت عقد
از دواج خجسته اقتیار بسته بدولت سر اس جاوید آوردند و راجه لازم نیاز و پیشکش تقدیم رسانیده طوی در خور این نسبت که سرمایه افتخار
اسلامت و اخلاص دوست سرانجام داد و جمیع شاهزاده های عایتقه و دهریکه از حضرات عالیات ضیافتها لائق فرستاد و اهدای
وشاکر دپیشه را نام نویسی کرده سرو پا با داد و باین سعادت افتخار جاوید انداخت و در نهمصد و نود و چهار هجری حضرت شاهنشاهی را
بدختر فرزند داور راجه اود که سنگه که باصالت و جاه و لشکر و دستگاه از جمیع راجه های هند ممتاز بود نافر ساختند *

به ساعتی که تو لا کند بد و تقویم

حضرت عرش آشیانی بانچه رات سراق عصمت بمنزل راجه شریف برده عقد از دواج سعادت بناج بستند و بر روی روزگار در
عشرت و کامرانی کشادند *

محتاج بود ملک به پیرایه چسبین

آخر مراد ملک روا کرد روزگار

دوراجہ اودے سنگھ پسر راجہ مال دیو است کہ از راجہاے معتبر صاحب شہ کتہ بود و شمار لشکر او بہشتاد ہزار سوار رسیدہ اگرچہ راجہاے سانگا کہ با حضرت فردوس مکانی انار اللہ بر مانہ مصاف دادہ در دولت و شہت عدیل و فیض را و مال دیو بودہ لیکن بہ حسب وسعت ملک و کثرت لشکر او مال دیو فروئے داشت چنانچہ مکر و مکران لشکر او را بار بار سانگا بہا زرتما اتفاق افتاد و ہر بار آثار غلبہ و تسلط ازین جانب روئے نمود و دہدہرین سال از دختر راجہ بھگہ انداس حبیبہ قہ سیدہ بود و آن روز موسوم بہ سلطان النساء یکم گشت و در بیست و چہارم امرداد سال نہدہ و نو و پنجم ہجری ہم از دختر راجہ پسر کے متولد شد و حضرت عرش آشیانے اور اس سلطان خسرو نام نہادند و در نوزدہم آبان سال نہدہ و نو و ہفتم در مشکوے اقبال از لطن دختر راجہ حسن عم زینجان فرزند کے دیگر بر بساط وجود قدم نہاد اور اس سلطان پر وزیر نام نہادہ آمد و در بیست و سوم شہریور سال نہدہ و نو و ہشتم از دختر راجہ کیشو داس راتھور حبیبہ بود و آمد بہا یکم نام کردند و سلخ شہر ربیع الاول سنہ ہزار ہجری بعد از انفصائے پنج ساعت و دوازده دقیقہ از شب پنجشنبہ کہ در عہد دولت جہانگیری بمبارکشنبہ اشتہار یافتہ بطالع میزان بحساب اختر شناسان فرس و سنبہ بہ شمار منجمان ہند در دار السلطنت لاہور اختربرج خلافت از لطن حبیبہ قدسیہ راجہ اودے سنگھ قدیم برادر نگ وجود نہاد تا پنج ولادت اشرف عالم چندین بشارت ست از آنچہ درین ماہ مبارک تولد حضرت خیر البشر صلوات اللہ و سلامہ علیہ اتفاق افتاد این موافقت از مساعدت اقبال ست و با ستبشار سنت الہی کہ بر سر ہزار سال در عالم جہان بانی بود و آید کہ بہ معاونت توفیق ازلی رسوم مذموم فنی و جمالت از عرصہ جہان براندہ از چنانچہ قبل ازین بہ پانصد و شصت و پنج سال رموز شناس اسرار یزدانی افضل الدین حکیم خاقانی از طلوع این کوکب دولت و اقبال خبر دادہ و از محرومی دریافت و حسرت نایافت آنوقت قطعہ بر صفحہ روزگار یادگار گذاشتند

گویند کہ ہر ہزار سال عالم	آید بجان اہل کمالے محرم	آمد زین پیش و ما نزاہ ز عدم	آید پس ازین و ما فرو رفتہ بعنم
---------------------------	-------------------------	-----------------------------	--------------------------------

روز سوم از ولادت اقدس حضرت عرش آشیانے بہ دولتمراے جہانگیری تشریف بردہ دیدہ را بہ جمال جہان افروز اور دشنی افروزند و در آن محفل جشن عظیم ترتیب یافتہ بود کہ چشم روزگار از مشاہدہ آن سرمہ جہت میکشید و چون قدم ہیمنت لزوم سبب خوری و نشاط جد بزرگو اگر دیدہ بالہام غیبی بہ سلطان خورم موسوم فرمودند و از وقایع این ایام آمدن خواجہ عبد اللہ است بدرگاہ حضرت جہانگیری آباے خواجہ از سادات کبار اند و جد چہارم ایشان قبلہ ارباب وجد و حال امیر سید عاشق ست کہ احوال ایشان در کتاب حبیب السیر و رشحات مرقوم شدہ و والدہ خواجہ خواجہ حسن نقشبندی ست کہ نجیب النساء یکم ہمیشہ حضرت عرش آشیانے را در جہالہ نکاح داشت خواجہ در سال ہزار باد و برادر خود خواجہ یادگار و خواجہ بر خوردار از ولایت حصار آمدہ ملازم مت حضرت

عرش نشینا و یافتند آن حضرت فرخوڑ حال ہر یک منصب عنایت فرمودہ تعینات صوبہ دکن فرمودند و چون بشیر خواجہ قربت داشتند حکم
 شد کہ در خدمات بادشاہی رفیق او باشند و این والا نژادان بدکن رسیدہ ہر جا کہ کارے و ترددے پیش آمد مراسم مردانگی و جانپسار
 یہ تقدیم رسانیدند و جو ہر خود را در نشین بکلمان ساختند چون از ہمت بلند پرواز و اندیشہ ترقی مراتب دور و مدار بود متوجہ آستان جہانگیری
 شدہ در سنہ ہزار و سہ ہجرت پیوستند و رفتہ رفتہ بچوہر شناسی و قدر دانی آنحضرت بہ مدایج بلند قصا عذ نمودند و چون در سنہ ہزار و
 ہفت ہجری از عراق فیض و تلخو اہان بوضوح پیوست کہ تسخیر ملک دکن بنہ نصرت رایات جہان کشائی حضرت عرش آشیانی صورت
 پذیر نیست بنایخ ششم مہر کہ مختار انجم شناسان وقت بودند نفس نفیس بدان صوب توجہ فرمودند و صوبہ اجیر را تیمنا و تبر کاہ بتول
 حضرت جہانگیری مقرر نمودہ راجہ مان سنگھ و شاہ قلی خان محرم و بسیارے از امرادر ملازمت آنحضرت تعین فرمودند در چہن ساعت
 مسعود بہ برکنہ بنیج فساد را ناشر ت رخصت ارزانی داشتند غرض از اختیار مفارقت آنکہ چون مرکب اقبال بہ ممالک
 دور دست نہفت می فرماید ہم منہ خلافت از شاہزادہ ولی عہد خالی نباشد و ہم حدود متعلقہ را نا پے سپر عساکر کیوان
 شکوہ گرد اگرچہ راجہ مان سنگھ بہ خدمت حضرت جہانگیری دستورے یافت اما بہ التماس او بنگالہ بدستور سابق بتول او
 مقرر داشتند و راجہ تعہد نمود کہ خود در ملازمت حضرت شاہی باشد و فرزندان و گماشتگان او سربراہی و پاسبانی بنگالہ نماید و
 جگت سنگھ سپر کلان خود را بہ نگاہبانی آن ملک دستورے داد و در جہان نزدیک جگت سنگھ را سفر ناگزیر پیش آمد و راجہ سپر او
 مہا سنگھ راجا نشین خود ساختہ بسر کردگی بنگالہ فرستاد و چون خطہ اجیر تخیم سر اوقات گردید افواج بحر امواج و سپاہ نصرت پناہ
 باستیصال را نا دستورے یافتند و بعد از یکچندے خود نیز سپرکنان و شکار افغانان تا او دے پور نہفت فرمودند و آن آشفته
 راے بے راہ روز کوہستان برآمدہ چند جا را تاخت و چون مبارزان لشکر فیروزی اثر از پئے او شتافتند باز سر اسیمہ خود را
 بشتاب جہال انداخت و حدود متعلقہ او لکد کوب عسکر اقبال گردید و بسیارے از کفار شقاوت آثار دوران عرصہ کارزار بر
 خاک ہلاک افتادند و زن و فرزند آنها با سیرے رفتند درین وقت خبر شورش بنگالہ و شکست مہا سنگھ بعض رسیدہ
 و در پانزدہم تیر سال مذکور مادر سلطان پر دیزر بعالم علوی شتافت و پردیگان حرم خلافت را بنعم انداخت چون خوشامد
 گویان واقعہ طلب گاہ و بیگاہ چنان وامی نمودند کہ حضرت عرش آشیانے بہ تسخیر دکن مشغول اند و یکایک آن ملک را نا کشودہ
 برگشتن از غریت بادشاہانہ دورست اگر درین وقت خود حضرت برگردند و پرگنات آن ردے آب اکبر آباد را کہ بہ معمورے
 و سیر حاصلے اشتهار دار دیگرند از محافل رشتہ دشمن اہل جہت دور و ناخواہ بود و نیز فرود شستن غبار شورشے کہ در بنگالہ تباہی از تفرع

یافته بود بے راجه مان سنگه صورت نمی بست راجه بر گشتن ایشان عین مد عاداته سلسله جنبان این اراده گشت به ناگر بر هم رانا
یا نجام نارسانده بطرف آله آباد برگردیدند قلیچ خان که حراست آن قلعه آسمان ساسے بد و تفویض بود از حدق اخلاص و فرونی
حقیدت از قلعه بر آمده دولت ملازمت دریافت و بعضی هنگام طلبان شورش انگیز با عراقی و بعضی بجا لغه بسیار عرض نمودند که اگر قلیچ خان
را بدست آورند گرفتار قلعه اکبر آباد که بد فائین و خزائن مالا مال است به سهولیت میسر میگردد چون فتنه مخالفت هنوز سر بر بالین مدارا
داشت حضرت شاهی سخن ظاهر بیان را به سمع قبول جان داده خان مذکور را دستور فرمودند تا به قلعه درآمد و به نفس همایون از
آب گذشته متوجه بجانب آله آباد گشتند مریم مکانه والدہ ماجده حضرت عرش آشیانه که در قلعه اکبر آباد بودند بر مودج غرت نشسته
روان شدند تا آن خلف الهدق خلافت و دره التاج سلطنت را ازین غریت مانع آیند حضرت شاهی از بمعنی آگاه بے یافته
پیش از نیکه مریم مکانه بر شد سواری کشتی اختیار فرموده بسرعت تمام بجانب مقصد شافند و مریم مکانه آزرده خاطر به قلعه
برگردد دیدند و به تاریخ غره صفر سنه هزار و نهم نزول ریات در قلعه آله آباد اتفاق افتاد و اکثر جاها که آن روستا آب اکبر آباد بودند
بدست آورده به ملازمان خود جاگیر دادند از ان جمله صوبه بهار را به شیخ خدیو مخاطب بقطب الدین خان کوکلتاش عنایت نمودند و
سرکار جوینور را بلال بیگ مرحمت کردند و سرکار کاپی را به نسیم بهادر کرامت فرمودند و نامبروگان را به حال متعلقه دستور دادند
و از راس کنسور دیوان سی لکھ روپیہ خزانه که از حاصل خالصات صوبه بهار فراهم آورده بود گرفتند و چون این وقایع مکرر و
شوالی بعرض حضرت عرش آشیانه رسید از وسعت حوصله و قوت بردباری و نهایت دلنشینی که بآن جانشین خلافت داشتند صلا
از جادو دنیا مذکور شریف پسر عبدالصمد شیرین قلم را که از خاندان حاکمان حضور بود و بخدمت شاهی نیز اخلاص بسیار داشت با فرمان عطوفت
نشان مشتمل بر نصائح و انمایه و طلب حضور فرستادند چون فرمان مرحمت عنوان رسید آداب استقبال و لوازم تعظیم و اجلال
به تقدیم رسانیده خواستند که روانه ملازمت شوند لیکن بنا بر ملاحظه آنمغنی را در توقع انداختند و شریف را نگاه داشته دستور
معادرت نه دادند و او به جاپوسی و خوشامد گوئی در مزاج اقدس جا کرده در اندک مدتی دکیل السلطنت شد و حضرت عرش آشیانی
فرد نشانند فتنه خانه خیر را بهم دانسته دل از کنشایش ملک دکن که نزدیک بکار شده بود برگرفتند و بتاریخ پانزدهم اردیبهشت
سنه هزار و نهم هجری کار سازی آن ملک را بر دانی و کار دانی خانها مان سپه سالار و منراولی و جانپاری علای شیخ ابوالفضل
باز گذشته بهوب دار الخلافت اکبر آباد عثمان مراجعت منعطف گردانیدند و بتاریخ بیستم مهر واد سال مذکور بآن مهر دولت و
اقبال نزول اجلال فرمودند درین ایام حضرت شاهی خواجده عبدالصمد را بخطاب عبدالصمد خانے نامور ساختند و در شهر سنه

هزار و ده هجری که رایت آسمان ساس حضرت عرش آشیانه در دار الخلافت اکبر آباد بود حضرت جهانگیری باسی هزار سوار آماده پیکار
و فیلان نامدار روانه دار الخلافت گشتند اگر چه در ظاهر اراده دریافت حضور دالدا جاده بازمی نمودند اما در باطن اندیشه دیگر که از لوازم
سلطنت شریک و ملک جوئیست مرکز خاطر غور شید مناظر بود چون خبر توجه مرکب خفر قرین باین آئین به عرض حضرت عرش آشیانه
رسید مسرت و انبساطی که از رسیدن آن قره العین داشتند بوحشت و تفرقه بدل شد و بعضی از امر که سخنان نفاق آمیز از آن
دوره التاج سلطنت سمع آنحضرت میرسانیدند بواهمه در از افتادند خصوصاً جعفر بیگ آصف خان که خدمت دیوانه داشت از
بیم هرزه درائی و بی صرفه گوئی نزدیک بآن رسید که قالب تنی کند و چون مرکب شاهی در قصبه آماده که در جاگیر خان مذکور بود نزد
اجلال فرمود علی گران بیامصوب بکے از معتمدان خود برسم پیشکش فرستادند درین اثنا فرمان قضا جو بان شرف صدر دریافت که آن
آن فرزند بالشکر انبوه و فیلان کوه شکوه خاطر مناظر مارا باندیشه دیگر رهنمونی می کند و آمدن پسر بخانه پدر باین شوکت و حشم
رسمی ست که از آن خلعت الصدیق بروی کار آمده اگر مطلب اظهار جمعیت و عرض سپاه بود مجرای او شد مردم را بحال جاگیر حضرت
نموده جریده بخدمت شتابد و اگر شایبه توهم باقی ست و هنوز مظنون خاطر نیست عنان معادرت به آله آباد معطوف دارد و هرگاه نقوش
توهم و تفرقه از حواشی خاطر آن فرزند زود دوده شود بکار دست شتابد چون این مثال واجب الاتمال بحضرت شاهی رسید بتحیر و اندیشه
گشتند و در آماده توقف نموده عرض داشتند مرقوم قلم اخلاص گردانیده به پایه سریر خلافت مهیر از سال فرمودند مضمون اینکه این مرید
با جهان جهان نیاز دآرز و مندی احرام کعبه مقصود بسته میخواست که درین زمان سعادت آستانه بس دریا بد در آماده فرمان رسید که
قدیم جرات پیش نه نهاد با آله آباد معادرت نماید عجب که اخلاص این نیازمند در باطن آنحضرت اثر نه کرده و مشتے فتنه سرشتان خدا
مجازی را در حق این بنده حقیقی بد گمان ساختند در دره چند این مرید را از سعادت خدمت محروم داشتند امید که صدق باطن
این نیازمند در مراتب خاطر غیب ناظر بر تو افکند انگاه در دره چند در آماده توقف فرموده کوس معادرت به صوب آله آباد بلند آوازه
ساختند مقارن آن فرمان شد که صوبه بنگاله و اوڈیسه را بجای گیر آن فرزند مرحمت نمودیم کسان خود را فرستاده متصرف گرد حضرت
شاهی صلح دقت در فرستادن لشکر به انصوب نموده غدرها سے و پذیر معروض داشتند و چون به بلده آله آباد نزول سعادت از زنی
فرمودند آنچه از لوازم سلطنت و مخصوص فرمانروایان و الاشکوه است بروی کار آمد و ملازمان درگاه خطاب خانی و سلطان
یافتند از وقایع این ایام گذشته ان شیخ ادبتمصل ست اگر چه او از شیخ زاده هاست هندوستان بود لیکن از خرد خورده دان
و طبع دقیقه سخن بونانی در مرد داشت و در تهذیب اخلاق و آداب دانی خدمت ملوک قصب اسبق از اقران ربوده بود و با کلمه

چون ناسازگاری حضرت شاہی بر سرے بروز افتاد و ہنگی ملزمان در گاہ عرش آشیانے از پیش بینی و عاقبت اندیشی بجانب آن
 سریرہ آراے سلطنت گرایند از آنجا کہ آنحضرت شیخ را با خود یک رنگ و با حضرت شاہی یک رو فہمیدہ بودند فرمان قضا
 جریان شرف صد دریافت کہ لشکر و حشم را با بے خود شیخ عبد الرحمن در دکن گذارشتہ بسرعت ہرچہ تا مترتوجہ دریافت سعادت
 ملازمت گرد و چون خبر طلب او بعرض شاہی رسید بہ یقین و جزم دانستند کہ اگر شیخ نزد آنحضرت رسیدہ بہ ترتیب اسباب فتنہ خواہد پرداخت
 و تا قدم او در میان ست رفتن مابہر بار صورت بخود بست و رین صورت عللج واقعہ پیش از وقوع باید کرد باین اندیشہ صاحب
 راجہ نرسنگہ دیو را کہ بحبیت و مردانگی از اقربان خود امتیاز داشت و وطن او بر سر راہ بود باستبصال شیخ برگماشتند و او دل باین
 کار بستہ در کمین فرصت نشست چون شیخ بہ سراے پرگنہ کہ در وہ گویا واقعہ رسید راجہ با جمعیت بسیار از سوار
 و پیادہ شیخ را با چندے از خدمتکاران کہ ہمراہ داشت گرد گرفت و شیخ ننگ گر بختن را اگرچہ ممکن نبود بر خود نہ پسندیدہ تن بگردن
 داده بہ قتل رسید و راجہ سر او را با آہ آباد فرستاد اگرچہ از کشتہ شدن شیخ خاطر قدسی مظاہر عرش آشیانی بہ آزدگی فردان
 و تفرقہ بیکران در افتاد اما ازین کار نامہ دلیری و مردانگی حضرت شاہی بے ملاحظہ غمیت آستان بوس بد رگاہ پدید بر رگوہر نمودند
 و رفتہ رفتہ آن کہ در نہا بصفابہ دل شد چنانچہ بجاسے خود فرمودہ کلک و قانع نگاہ شدہ و چون آن والا گوہر کلیل خلعت
 از واقعہ شیخ ابو الفضل بغایت محبوب شدند حضرت عرش آشیانے مہد سعادت سلیم سلطان بگیم رانزد ایشان فرستادند تا بنوازشماے
 بادشاہانہ دلجوئی نمودہ و از حجاب بر آورده بہ ملازمت آوزند و فتح لشکر نام نیل و خلعت واسپ خاصہ عنایت فرمودہ مصحوب بگیم ارسا
 داشتند و چون بگیم بدمنزلے آہ آباد رسیدند حضرت شاہی بہ استقبال برآمدہ بہ آداب بزرگی ملاقات نمودند و سجدات مرہم
 بیکر ان حضرت عرش آشیانے بقیدیم رسانیدہ بہ بکل تمام در خدمت بگیم بہ شہر معاودت فرمودند و مہد علیا سلیم سلطان بگیم آن سرست
 انقلاب را بنوید عواطف گوناگون امیدہ دار ساختہ رنگ توہمات از مرآت خاطر زدودند و حضرت شاہی در مراقبت والدہ معطلہ
 متوجہ در گاہ عرش اشتباہ گشتند چون بجوالے دار الخلافت اکبر رسیدند عزمداشتہ مرقوم قلم اعتقاد رقم ساختہ مصحوب
 خواجہ دوست محمد بہ ملازمت اشرف ارسال داشتند مضمون آنکہ چون آن خداوند حقیقی و خداے مجازی رقم عفو برد اسن تقصیرات
 این بندہ کشیدہ اند امید دارست کہ از حضرت مریم مکاتے التماس فرمایند کہ از دوسے فرزند پردری این نیازمند را بہ ملازمت
 اشرف اندس مشرت سازند تا رفع توہمات این فدوی گردد و حکم شود کہ منجمان حضور اختیار ساعت سجد نمایند بعد از رسیدن
 این عریفہ حضرت عرش آشیانے بدلتخانہ والدہ ماجدہ خود نشانہ التماس شاہی را بعرض آن عفت قباب رسانیدند و پس از آنکہ

تو ابش ایشان درجہ قبول یافت فرمان عاقبت عنوان شہسوار نوید استقبال مریم مکانے بفرزند اقبال مندوشتہ این رباعی کہ از
واردات طبع جعفر بیگ آصفخان ست دران منشور سعادت ظلی نمودند ۵

ای جنت زما برسم عادت ساعت	اور اک وصال را چه حاجت ساعت
از وصل کند کسب سعادت ساعت	ساعت چه کنی بہانہ ساعت ساعت

و این نوازش نامہ را بہ خواجہ دوست محمد سپردہ اور از خست معادوت فرمودند بعد از ورود این فرمان یافت عنوان حضرت شاہی بستر
ہرچہ تمام تر بنواہی دار الخلافت رسیدند و حضرت مریم مکانے یک منزل بیشتر شتافتہ آن گوہر اکیمل سلطنت را بمنزل خود در آورند
و در دولتمراسے ایشان فرمان السعدین اتفاق افتاد حضرت شاہی فرق نیاز مندی بہ اسے آسمان ساسے قبلہ حقیقی گذشتہ تارک
دولت برافراختند حضرت عرش آشیانے دیدہ اشتیاق بہ جمال جہان آراسے فرزند اقبال مندوشتہ را فی نمودہ ایشان را بد و تلخانہ
آوردند و حکم اشراف نقارہ شادمانی نواختہ آوازہ نشاط و انبساط را بگوش دور و نزدیک رسانیدند و حضرت شاہی دوازده ہزار
ہمراہ بیعتہ نمودند و ہفتاد و ہفت زنجیر نیل نرودادہ برسم پیشکش گذرایندند از آنجملہ سیصد و پنجاہ و چہار زنجیر نیل درجہ پذیرائی
یافت و تتمہ را بایشان بخشیدند و بعد از دور و زون نام نیلے از غنائم فتح دکن کہ در فیضان خاصہ بہ سبک پائے دغوش فعلی بے ہمتا
بود بایشان مرحمت شد و دشتار مبارک از فرق مقابس برداشتہ بر سر اشراف شاہی گذاشتند و نوید جانشینی را بگوش امید آن
خورشید آسمان سلطنت رسانیدند چون حضرت عرش آشیانے در ہنگام توجہ ریاست عالیات بصوب دکن حضرت شاہی را بر سر راناک
مقبور رخصت فرمودہ بودند و بسبب امرے کہ رقم زدہ کلک و قایع نویس شد آن حضرت ہمہ راناک را بانصرام نار رسانیدہ بالکہ آباد
شتافتند درین صورت راے صواب اتماے حضرت عرش آشیانے چنان تقاضا فرمود کہ ہمہ راناکا فرزد آن فرزند بود لائق دولت
آنکہ بہ نیروے ہمت آن قرۃ العین خلافت صورت اتمام پذیرد لاجرم در جشن دسہرہ آن گوہر اکیمل سلطنت بموجب حکم پدر بزرگوار
ریاست نصرت سمات بدانصوب برافراشتند و جمعی از امراکہ انسانی آئینا نوشتہ میشو و بنوازش خسروانہ سرفراز گشتہ در خدمت آن
درہ التاج سلطنت دستورے یافتند چکنا تھ راے راے سنگہ مادھو سنگہ راے درگاراے بھوج ہاشم خان قرا بیگ خان
افتخار بیگ راہجہ بکر ماجیت سکپ سنگہ و دیپ پسران موتہ راہجہ خواجہ جھارے راہجہ شال باہن لشکری پسر میرزا یوسف خان
شاہ قلی برادر آصف خان شاہ بیگ گولائی چون فتحجو و بنیم سر اوقات اہلال گشت روزے چند دران دار السعادت بخت سالان
ضروریات توقف اتفاق افتاد و خزانہ و لشکرے کہ بآن کار دشوار گذارد فاکند التماس نمودند و در باب دخل در سر انجام آن

استاد گہاے بیجا ظاہر ساختند ناگزیر حضرت شاہی عرضداشت نمودند کہ این مرید حکم آنحضرت را نمونہ حکم اتنی دانستہ بہ شوق ہر چہ
 نامتو دل برین خدمت نہادہ لیکن کفایت اندیشان سامان این مهم را بہ روشنی کہ سرانجام پذیر گردنی نمایند و بیہودہ خود را سبک
 ساختن و اوقات ضائع کردن چہ لائق ست مکرر معلوم آنحضرت شدہ باشد کہ رانا از کوہستان بر نمی آید و ہر روز بہ محکمہ پناہ بردہ تا ممکن
 باشد بہ جنگ نمی پردازد تہدیر کار او منحصر درین ست کہ افواج نصرت امواج از ہر سو درآمدہ کوہستان اورا قمر غمہ وار در میان گیرند
 و ہر فوجی آن قدر باید کہ ہر گاہ بان مقہور دوچار شود از عمدہ او تو اند بر آید اگر دو لختہ امان بردش دیگر صلاح دیدہ اند چون مردم بندہ
 بغایت پریشان احوال اند حکم شود کہ این نیازمند حبیب سعادت را بہ سجدہ اخلاص و روشن ساختہ بہ محال جاگیر خود شتابد و در غور این
 مهم سامان نمودہ با جمعیت فراوان متوجہ استیصال او گردد و بعد از آنکہ عرضداشت حضرت شاہی بسامع عز و جلال رسید بخت النسا بگیم
 ہمیشہ قدسیہ خود را نزد آن گوہر الکلیل خلافت فرستادہ پیغام فرمودند کہ چون آن فرزند در ساعت مسعود رخصت شدہ و ارباب
 بتجیم محبت قرآنے کہ درین نزدیکی واقع میشود تجویز ملاقات نمی نمایند باید کہ بہ خوشگی متوجہ الہ آباد شود و ہر گاہ خواہد باز دولت ملازمت
 در یاد حضرت شاہنشاہی بورود و دشواریا مع انوار فتح پور کوہ فرمودہ نزدیک متھر از آب جون عبور نمودہ روانہ الہ آباد شدند
 مقارن این حضرت عرش آشیانے یک پوستین رو باہ سیاہ دیک پوستین رو باہ سفید منسوج روپ خواص بان حضرت فرستادند
 و آن مسرت الصبار سلطنت عرضداشتے مشعلہ سپاس گذاری این مرحمت نوشته ابن بیت را در انجام قوم ساختند ۵

<p>اگر برین من زبان شود ہر موئے</p>	<p>یک شکاری تو از ہزار نتوانم کرد</p>
-------------------------------------	---------------------------------------

و بروپ خواص سپردہ اورا رخصت معادوت ارزانی داشتند و چون بہ الہ آباد رسیدہ روزے چند بشاد کامی گذرانیدند
 قصار والدہ سلطان خسرو نقاب آراے نہانخانہ عدم گشت تفصیل این اجمال آنکہ در نیولای پستے در داغ آن عفت سرشت
 بہر سید و سیدائے بر مزاج استیلا یافت چون خسرو از بیراہ روی در ملازمت حضرت عرش آشیانے ہموارہ بہ شکوہ شاہنشاہی
 می پرداخت این غم سربار آن گشت در روزے آنحضرت بہ شکار تشریف بردہ بودند پوشیدہ از پرستار ان ایون خوردہ سربالین
 فنا نہاد و چون سر آمد پردگیان حرم سراے سلطنت بود و انس و الفت تمام باو داشتند خاطر قدسی مطاہر ازین سانحہ بہ نہایت
 ملول و بغایت اندوگین شد و بردل مہر منزل این مصیبت سخت گرانی کرد و حضرت عرش آشیانے از استماع این حادثہ ناگزیر
 و اشتگی ضمیر نفیس پذیر فرمان از روے کمال مہربانی و غمگساری فرستادہ تسلی بخش خاطر عاطر شدند و از سوانح این ایام رفتن
 عبد اللہ خان ست بدر گاہ عرش آشیانے چون شریف خان دکیل السلطنت شد صحبت عبد اللہ خان باو در نگر نیست و

ادب و پستی در خدمت شاهنشاهی شکوه ایشان میگردانگر بر فراقت خواجهم یادگار و روستایم بدرگاه بادشاه حجه نهادند و آنحضرت
 جوهر اهلالت و شجاعت از سیاه خان مذکور دریافتند و شایسته تربیت دانسته منصب هزار و پانصدی و خطاب صفدر خانی اتمیان
 بخشیدند و خواجهم یادگار را نیز به منصب عزت برافراختند در هنگامیکه مرکب شاهی از فتح پور متوجه آله آباد گشت اگرچه حضرت عرش آشیانی
 رخصت گونه ارزانی داشته بودند لیکن از مصمم دل بجدائی آن قره العین خلافت را رضی نبودند بلکه ازین دور رس نهایت دل از درگی
 داشتند و جمعی از فتنه جویان واقع طلب هر روز مقدمه ترتیب داده وحشت افزای خاطر قدسی مظاہر میگشتند درین ایام از دود
 باده گساری آنحضرت به لباس و سوزی شکایت میکردند و از مویذات خواہش اہل غرض آن شد کہ یکی از واقعه نویسان شاهی
 به خانه زاده که در مسلک خواص مسلک بود نسبت تعشق بهم رسانیده و آن بے ادب شیفته خدمتگار دیگر شد و ہر سہ با اتفاق
 برگزیدند و خواستند کہ خود را بکن رسانیدہ در حمایت شاہزادہ دامیال روزگار بسر برند و چون حقیقت حال بمساع جلال رسید
 فی الفور جمعی از سواران چالاک بجهت گرفتن آنها تعیین شدند اتفاقاً ہر سہ را بدست آورده در دقتیکہ آتش قہر شاہنشاهی
 وراشتعال بود بحضور عالی حاضر ساختند و بموجب حکم واقع نویس را در حضور پوست کندہ یک خدمتگار را خواجہ سرا کردند
 و دیگرے را چوب کاری نمودند ازین سیاست رعب و ہراس عظیم در دلہا جا کرد و در اہم گنجین مسدود شد و این قضیہ را
 از باب غرض بعد آب و تاب بعرض حضرت عرش آشیانی رسانیدند و خاطر مہر ناظر آنحضرت سخت برآشتفت و بر زبان الہام
 بیان گذشت کہ ماما امروز جہانے را بہ شمشیر تسخیر کردہ ایم حکم کنندن پوست گو سپندے در حضور خود ذکر کردہ ایم فرزندان ما عجیب
 قسی القلب اند کہ آدمی را در پیش خود پوست میکنند ہمین ہرزہ در ایان فتنہ انگیز بعرض رسانیدند کہ شراب را با ایون مزج
 فرمودہ زیادہ از انجہ طبیعت برداشت تو اند کرد و نوشجان می نمایند و در ہنگام طغیان کثیف و استیلاے نشہ سورش مزاج بہر سہ
 احکام نداشت انجام سر میزنند و در ان وقت بچکیں رایا راے چون و چرا نیست اکثرے خود را بگوشہ کشیدہ مخفی می سازند
 و چندے کہ ناگزیر باشند حکم نفس کلیم و صورت دیوار دارند چون خاطر فیض ناثر نگران احوال ایشان بود و تعلق مفط بان و تعلق
 سلطنت داشتند راے صواب نما چنان تقاضا فرمود کہ بہ آله آباد خود تشریف بردہ و جگر گوشہ را ہمراہ گرفتہ بہ دارالخلافہ
 بیاورند و بہ این اندیشہ شب دوشنبہ یازدہم شہر یورسنہ ہزار و دوازده ہجری را یات اقبال بد انصوب ارتفاع یافت
 و بر کشتی نشستہ متوجہ پیشخانہ کہ در سہ کردہ شہر رب آب چون ترتیب پذیرفتہ بودند قضا را در انماے راہ کشتی بر زمین
 نشست و ہر چند ملاحان دست و پا زدند در ان نیم شب نتوانستند کشتی را در آب انداخت ناگزیر تا سفید صبح در میان دریا توقف

واقع شد و بعد از طلوع آفتاب امرای عظام کشتی ہائے خود را پیش رانده سعادت کورنش حاصل نمودند و نزد دروزخو نامان نفس و آفاق ظهور این کریمہ غیبی اشارتے بود و بر فسخ این غریمت لیکن شکوہ آنحضرت ز بانہار الگام بستہ بود بالجلہ ازان جا بہ پیشخانہ نزول اتفاق افتاد و روز دیگر باران بہ شدت بارید و مقارن این خبر بجاری حضرت مریم مکانے رسید و چون ایشان باین پورش را ضعی نمودند عرش آشیانے حل بر تمارض نمودند و درین دوسہ روز بہ سبب افزونی بارش سچکس خیمہ بیرون توانست کرد و غیر از دلتخانہ خاص و پیشخانہ چندے از بندہ ہائے نزدیک دیگر چادر سے بنظر در نمی آمد و شب چہار شنبہ خبر رسید کہ حال مریم مکانے دگرگون شد و اطباق قطع ایستادہ دست از معالجہ باز کشیدہ اند آنحضرت باب آئند دیدار و اسپین در بانہ عیان معاودت معطوف داشتند و بیعیادت قبلہ خویش رفتہ احوال ایشان را بسے پریشان یافتند و ہر چند خواستند کہ اندر زمی و سخنی ازان عفت سرشت و اکشند زبان یا را سے گویائی نہ داشت ناگزیر بقضائے ایزدی رضا دادہ خلوت گزین کلبہ اندودہ گشتند و شب دوشنبہ شہر دہم شہر یور سال ہزار و دوازده بار گاہ عصمت اواز کدورت کہہ دنیا در کشیدہ نقاب گزین خلوت سراے تربت گشت و ازین سانحہ جہانے شوریدہ و روزگار بسوگوار درآمد حضرت عرش آشیانے موے سروریش و برودت سترہ لباس ماتم پوشیدند و چندین ہزار کس از امرار و منصبدار و اہلکے و شاگرد پیشہ ہوا نفقت آنحضرت رخت مصیبت اختیار نمودند و بادشاہ جم جاہ نعیش را بر دوش گرفتہ قدمے چند راہ پیوند و بعد از ازان امرانوبت نبوت برداشتند و تابوت را روانہ ہلی ساختہ بادل زار و دیدہ خونبار بد دلتخانہ معاودت فرمودند و روز دیگر خود از کثرت سوگواری برآمدہ و جمیع بندگان را ازان لباس برآوردہ ہر یکے را فراخور پایہ خلعت عنایت فرمودند و جسد گرامی در عرض پانزدہ پیر بدہلی رسید و در مزار فائض الانوار حضرت جنت آشیانے مدفون گردید و چون خبر نصبت موکب اقبال عرش آشیانے بھوب آئند آباد و فسخ آن غریمت بجت عارضہ مریم مکانے در حلت آن عفت قباب بقدمی سراے جاد دانی بھضرت شاہی رسید نتیجہ شہی و تامل شریف خان را بکلومت بہار دستورے فرمودہ آیات نصرت آیات بد ریافت ملازمت پدربزرگوار افران شستہ متوجہ دہلی الخلا اکبر آباد شدند تا غبار کہہ در تے کہ بر مرآت خاطر حقیقت مناظر شستہ بود ز دودہ شود و درین مصیبت والدہ ماجدہ شریک باشند و عرش آشیانے نوید حضور و افراسرور آن مسرت القلب را غمزداسے این ماتم دانستہ جہان جہان نشاط و شادکامی در سر گرفتند و حضرت شاہی در ساعت مسعود سال مذکور بادراک دولت ملازمت سعادت اند و ختمند و بعد از آنکہ رسوم تورہ و آداب بجا آوردند عرش آشیانے فرزند اقبالند را در آغوش عطوفت و مہربانی کشیدہ فرح بخش دل اند و بگین شدند و بندہ ہائے اخلاص آئین بصیش و شادی قرین و سنا نقان واقعہ طلب نجلت زدہ غمگین و اند و بگین گشتند جہان را رونق دیگر بدید آمد روزگار کہ سر شوریدگی

در سرداشت آرام و تسکین یافت فتنہ کہ چشم کشودہ منتظر فرصت می بود بگران خواب غفلت افتاد نقاره شادی بلند آوازہ شد حضرت شاہی دوصد عدد و ہر صد تو لگی و چار ہر پنجہ تو لگی و یک ہر بست و پنج تو لگی و یک ہر بست تو لگی و سہ ہر پنج تو لگی بصیغہ نذر و یک قطعہ الماس کہ یک لک روپیہ بہاداشت و چہار زنجیر نیل برسم پیشکش گذاریند بعد از فراغ این مجلس حضرت عرش آشیانے از بارگاہ خاص و عام برخاستہ متوجہ حرم سراے خلعت شدند و چون خاطر قدسی مظاہر از بعضے اطوار و ادعای حضرت شاہنشاہی تدر گرانی داشت باطن شکایت آگین ذخیرہ ہائے کمن را ببردن فرستاد و زبان معجز بیان بگوئی در آمد و بعد از آنکہ سخنی چند عنایت آمیز گذارش یافت فرمودند کہ بابا چنان ظاہر میشود کہ از افراط بادہ پیمائی دماغ شما خلل پذیرفتہ بہتر آن ست کہ روزے چند بد و تنخانہ ما بسر برید تا مدہیرات بکار بردہ باصلاح مزاج شما پروازیم و ایشان را در عبادت خانہ نشاندہ بعضے از خدمتکاران معتد را بطریق دید بانی گماشتند و ہر روز والدہ ہا و ہمیشہ ہا نزد ایشان آمدہ دلہی و خاطر جوئی میکردند تا وہ روز در ان سعادت نگاہ بسر بردند و چون معلوم شد کہ از دوام بادہ گساری و آشفتنہ دماغی ایشان انچہ بعض سیدہ بود و قوعے نداشت دستورے شد کہ بد و تنخانہ تشریف برند و چندے از ملازمان ایشان کہ از غضب حضرت عرش آشیانے بیم و ہراس بخاطر راہ دادہ بگوشتہ یا خزیدہ بودند باز آمدہ سر گرم بخیمت گر دیدند و حضرت شاہی ہر روز بہ کورنش و الدبیر کو ا خود استسعاد یافتہ مشمول مراحم می گشتند درین ایام مکتوب ہائے ہادی شاہ راہ شیخ حسین جامی کہ در سلسلہ علیہ خواجہاے بزرگو ا گذارش جان و تن و دادرس بانفس ہزار فن بے ہمتا بود و حضرت شاہی رسید بضمون آنکہ حضرت خواجہ بہار الحق و الدین قدس اللہ سرہ الغریر را در خواب مشاہدہ کردم فرمودند کہ درین نزدے سلطان سلیم براورنگ فرماندہی برآمدہ روزگار را بدار و دودہش آباد گرداند و غمزدگان عالم را بے بخشش شاد سازد و از غریب حکایات کہ در ان روز ہار و داد آنکہ حضرت شاہی گران بار نام فیلے داشتند کہ در جنگ فیل بے ہمتا بود و فیلے کہ در برابر صدمات او پایا استوار کند در فیلخانہ بادشاہے نشان نمی دادند و بچنین خسرو آب و نام فیلے داشت کہ او نیز در جنگ فیل سر آمدہ بود حضرت عرش آشیانے حکم فرمودند کہ آن دو کوہ گران سنگ را با ہم در جنگ در اندازند و زن متھن نام فیلے را از حلقہ خاصہ کبک مقرر فرمودند کہ ہر گاہ یکے از انہا بر دیگرے غالب آید و فیلبان از نگہداشت آن بازماند فیل ندکور از کین برآمدہ کمک کند این فیل را با اصطلاح فیلبانان طبانچہ سے نامند و این از تصرفات حضرت عرش آشیانے ست کہ در وقت جنگ بھمت جدا ساختن فیلان سرکش بخاطر آوردند و لود لنگر و چرخ و ادو چاری نیز از اختراعات آن حضرت ست بالجملہ حضرت شاہی و خسرو التماس نمودند کہ بر اسپان سوار شدہ از نزدیک تماشا کنند حضرت عرش آشیانے

در جہر و کشتہ شاہزادہ خرم را نزد یک خود حکم نشستن فرمودند۔

دو کوہ آہنی از جاے حبسید | زمین گوئے ز سر تا پایے حبسید |

بعد از رد و خورد بسیار فیل گر انبار آثار چیرگی ظاہر ساخت و حریف خود را عاجز و زبون ساخت درین وقت بموجب قرار داد فیل رنمتن را بہ ملک آوردند و جمعی از بندہ ہائے حضرت شاہی فیلمان را از پیش آوردن مانع آمدہ کلوئے و سنگے چند بجانب فیلمان انداختند و او بے محابا بموجب حکم فیل را پیشتر اندہ روبرو کرد اتفاقاً سنگے بر شقیقہ فیلمان رسید و قطرہ چند بر روی سینہ او چکی خسر و با جمعی از ہرزہ در ایان نجابت آنحضرت رفتہ گستاخی مردم شاہی و مخرج شدن فیلمان را بہ بیانہ معروفی داشتند و اندکے را بسیار و نمودند حضرت عرش آشیانے ازین گستاخی و بیباکی متغیر و متوحش گشتہ بہ شاہزادہ خرم فرمودند کہ نزد شاہ بہائی خود رفتہ بگویند کہ شاہ بابا میفرماید کہ در حقیقت این فیل ہم از شماست سبب عفت و بے اعتدالی چیست شاہزادہ خرم بحکم جد بزرگوار شائفہ بلطف بیان و حسن ادا گذارش این پیغام نمودند حضرت شاہی در جواب فرمودند کہ ما ازین مقامات اطلاعی نیست و اصلاً بزدن فیل و فیلمان را رضی نمودہ ایم و نہ فرمودہ ایم آنحضرت عرض کردند کہ اگر چنین است حکم شود کہ ما خود توجہ نمودہ بانشاہازی و دیگر تدبیرات فیلمان را از ہم جد اسازیم حضرت شاہی بہ شکفتہ پشیمانی اجازت دادند و آن حضرت حکم گنڈا شستن چرخ و بان فرمودند ہر چند تدبیرات بکار بردند اثر سے ازان تر نبز گشت تا آنکہ فیل رنمتن ہم بزبون شدہ و رہزیمت نہاد و ہر دو باب جون در آمدند و فیل گر انبار بر رویچہ بود و دست باز نمی داشت ناگاہ کشتی کلان در میان حائل شد و گر انبار از شدت باز ماند شاہزادہ خرم بخدمت جد بزرگوار شائفہ مراتب آداب را پاس داشتہ عرض نمود کہ شاہ بہائی باین جرات و گستاخی رخصانہ اندوہدہ استگلی ایشان واقع نشدہ در صل سخن را بتفاوت عرض کردہ اند و در ہمان ایام واقعہ ہا بلکہ حضرت عرش آشیانے رودادہ آنحضرت را در مدت پنجاہ و یک سال سلطنت ہرگز نسیم ناکامی بر طرہ اعلام دولتش نہ دریدہ و بچگونہ پاسے یکران دولت و اقبالش بہ سنگ در نیامد بہر جانب کہ غمیت نمودے اقبال بسان دولت لازم رکاب مہمنت انسابش بودے و بہر طرف کہ قصد فرمودے بخت مانند تخت سرد پاسے عرش فرسایش داشتہ آسمان بکام او گردش گزین بود و زمین بہ مرام او در تمکین تا آنکہ روزگار خود پر داخت و آن بادشاہ مجاہد را از تخت فرمانروائی بر تختہ ناکامی کشید اجمال این حادثہ آنکہ روز دوشنبہ ستم شرمجادی الاول ۱۱۵۸ شمس ۱۱۵۸ ہزار و چہار دہ ہجری مزاج اعتدالی شمس از مرکز صحت انحراف پذیرفت و عارضہ تب اشتہاد یافتہ بنجر با سہالی گشت شاہزادہ خرم از کمال سعادت مندی شگفتل خدمت بیمار داری گردید و حکیم علی کہ سرآمد اطباء عہد بود مقصدی علاج شد و چون زمان قیضہ ناگزیر رسیدہ بود ہر چند بمعالجہ و دوا پرداختہ

و تدبیرات بکار بردند امری از ان مرتب نگشت و روی بهبود در آینه حال مرئی نه شد. و چون سلطان خسرو نو ابرزاده راجه
مان سنگه و داماد خان اعظم درین دولت خصوصاً درین وقت حل و عقد امور سلطنت باین دو کس تعلق داشت بخاطر حق ناشناس
قرار داده که با وجود حضرت شاهی چنین ناخلفی را به سلطنت برداشته به ترتیب اسباب فتنه و فساد پردازند و آنحضرت از غم در
معاندان و قوت یافته بنا بر خرم و احتیاط که از شرائط جهانگیری است در چنین وقت خود را از سعادت خدمت پدر عالی قدر
محروم داشته ترک آمد و رفت بدرون قلعه فرمودند و شاهزاده خورم بادل قوی و غم در میان دشمنان و بد ایشان پاس
همت افشرد و دولت ملازمت جد بزرگوار را از دست نداده اگر چه مکر و والده ماجده آن قره العین پیغام فرستاده که درین اثوابگاه
بے تیزی و تلاطم امواج فتنه بسر بردن صلاح وقت نیست قطب و ارقام همت بر جا داشته ترک غریت نفرمودند تا آنکه نفرموده
پدر نامور و مادر بلند اختر آنسر بر آراء سلطنت نزد آنحضرت شناسانند و هر چند در بردن شاهزاده مبالغه نمودند بر نفس رضی
نه شد و در جواب معروض داشتند که تا بر آنچه حیات جد بزرگوار بمشام جان میرسد امکان جدائی در تصور نمی گنج از آنجا که
حافظ حقیقی در همه حال حارس آن عزیز دین و دولت بود در آن طوفان حوادث از آسیب عین الکمال چنانچه باید حراست
نموده و درین ایام از کنیزان حضرت شاهی دو پسر متولد شدند و بجهاندار و شهریار موسوم گشتند. و چون قصاص قادر قدیر و
حکیم خیر بران رفته بود که آنجا مکار حق بمرکز قرار گیرد و جهان تیره از خلافت و ارث حقیقی ملک روشنائی پذیرد این طائفه حق شناس
از اراده باطل ندامت گزیده شرمند و سرافکنده بخیرت حضرت شاهی شناسانند و آنحضرت روز دیگر ملازمت حضرت عرش
آشیانه تشریف برده در حالت نزاع بدولت دیدار سعادت اند و فتنه و بر حسن استقامت شاهزاده خورم تحسین و آفرین فرمودند
و آن سر و جو ثبات خلافت را همراه خود برده بدو و تلحانه آوردند و شب چهارشنبه سیزدهم جمادی الاخری سنه هزار و چهارده هجری آن
شاهباز اوج خلافت ازین سراے فانی به نزهت سراے جاودانی شافت و روز دیگر بلوازم نجیر و تکفین پرداخته در باغ سلکند
بجوار رحمت الهی سپردند و ولادت گرامی در نهند و چهل و نه روی داد و جلوس در نهند و شصت سه اتفاق افتاد و آنحضرت راسه
پسر دلاگر و سه حبیبیه قدسیه بودند تحسین شاه عادل باذل نور الدین محمد جهانگیر که سر بر آراء خلافت شد دوم سلطان مراد
که در سنه هزار و هفتم مطابق سال چهل و چهارم اکبر شاهی بادمان شراب در ولایت دکن در گذشت سوم سلطان دینال که در
سنه هزار و سیزدهم هجری موافق سال چهل و نهم اکبر شاهی اونیروز با فراط شراب خواری و بادیه گساری در ملک دکن وفات یافت
و اسامی حبیبیه با اینست شاهزاده خانم شکر النساء خانم آرام بانو بیگم بعد ازین آنچه مر قوم قلم مشکین رقم گردیده تا یغنی است که

حضرت جنت مکانے جہانگیر بادشاہ تا اوایل سنہ نو زودہ جلوس خود متوجہ جمع و تحریر آن گشته اند و از انجا تہ اخبار را تا آخر ایام حیات و انجام مدت سلطنت کہ کلمہ بیست و یک سال و ہشت ماہ و ہشت روز و ہشت ہفت روزہ باشد بطریق از اوایل احوال حضرت صاحبقران ثانی شاہجہان بادشاہ کہ بعد از استماع واقعہ والد نامہ از قلعہ خیر دکن بجانب دارالخلافہ اکبر آباد متوجہ گشتہ تا بر تخت سلطنت و فرزند جلوس فرمودہ اند را ہم سطور دلیل طریق نامرادی محمد ہادی بہت تکمیل کتاب چنانچہ در دیباچہ ایما کے بان رفتہ الحاق نمودہ و ارادہ و خواہش دارد کہ اگر اجل امان و فرصت دست بہم دادہ و دماغ یاوری نمود بحکلی از احوال آن بادشاہ فریدون فرج جہا را کہ رب النوع سلسلہ سلاطین تیموریہ ہند وستان بودہ من اولہ الے آخرہ بہ سلک تحریر کشیدہ در ذیل این نسخہ مندرج سازد تفتہ بجا جو یاکے اخبار را بہ شادابی اظہار حقیقت سیراب گرداند و منہ الاعنائہ و التوفیق

ادکر و زرای حضرت جنت مکانے جہانگیر بادشاہ در زمان شاہزادگی

نخست راے کفوس و خدمت دیوانے آنحضرت داشت بعد از ان بایرید بیگ باین خدمت پرداخت بعد از ان خواجہ محمد بیگ کابلی کہ در ایام سلطنت بخواجه جہانے روشناس گشت دیوان شہ بعد از ان خان بیگ باین منصب اقبال یافت اما در معات بر شریف خان پسر عبد الصمد شیرین قلم بود کہ پس از جلوس ب خطاب امیر الامرائے و والا پایہ و کالت سرعت بر فلک سود و چون لب سنگمہ بنام نامی خندہ ان شہ و فرق منیر بالقباب گرامی ارتقا ع پذیرفت چندے کار دیوانے بر وزیر خان محمد مقیم بدستور محمد حضرت عرش آشیانے بحال داشتہ بعد از چند روز وزارت نصف ممالک محروسہ بوزیر الملک خان بیگ والا شاہی مذکور مرحمت فرمودند و وزارت نصف ممالک میرزا غیاث بیگ طرانی را ب خطاب اعتماد الدولہ انباز بخشیدہ تفویض نمودند لیکن اعتماد الدولہ اختیارے در وزارت نہ داشت گویا پیشکار امیر الامرا بود و بیرم خان امیر الامرا وکیل و مدار علیہ بود و چون او بہ بیماری نرسن گرفتار آمد و مرکب مسعود بصوب کابل نصفت فرمود جعفر بیگ قزوینی مخاطب باصف خان بخدمت جلیل القدر و کالت سوم صفر سنہ یک ہزار و پانزدہم ہجری چہرہ سعادت برافروخت خواجہ ابو الحسن بر تینی را بہمراہی خود التماس نمود تا سر رشتہ دفتر و کاغذ نگاہ دارد و خواجہ اگر چہ مرد راست و درست کار گزاری بود اما بہ ترش روئی و درشت خوئی انصاف داشت و بعد از انکہ آصف خان مبہم دکن ہمراہ شاہزادہ پرویز رخصت یافت بست مقیم جہادی الاولی سنہ یک ہزار بست ہجری خد دیوانے بہ اعتماد الدولہ باز گشت و او تا آخر ایام حیات بہ استقلال تمام بلوازم امر خطیر پرداخت و بعد از رحلت آن دستور معظم نوبت دیگر تباریخ دوازدهم جہادی الثانی سنہ یک ہزار سی و یک ہجری خواجہ ابو الحسن خلعت وزارت پوشیدہ بعد از انکہ صاحبقران

از درگاه عالی اخراج نمودند باین الدوله آصف خان خلع الصدق اعتماد الدوله را تا پانزدهم صفر سنه یک ہزار سی و پنج ہجری
 بہ منصب بزرگ و کالت اختصاص بخشیدند و بچنان خواجہ ابوالحسن نجاست دیوانی مشغول بود و خلعت استقلال یافت تا آن کہ
 حضرت جنت مکانے از جهان فانی بقدرسی سر اسے جاودانی شتافتند *

اولاد امجد انحضرت

آن شاہ جنت مکان رانچ پسر والا گہرود و دختر قدسی اختر بودند اول سلطان خسرو دوم سلطان پرویز سوم سلطان خرم
 چہارم سلطان جہاند ارجم سلطان شہریار دختر کلان سلطان شہر بیگم و خور بہار بانو بیگم خسرو و جہاند از پدر و زید در حین حیات
 پدر بزرگوار بعالم بقاشاقتند و تاریخ آن مسافران ملک بقادر محل خود رقمزدہ گلک بیان گشتہ و از خسرو و پسر دیک دختر
 ماندہ بود بعد از شفقار شدن انحضرت بطریقے کہ نگاشته شدہ راہ حیات پیش گرفتند دختر تا حال در قید حیات ست از
 سلطان پرویز طفلی و صبیہ بود طفل از پدر بزرودی رحلت نمود و صبیہ در عقد از دلج شاہزادہ داراشکوہ است و از شاہ جہان
 چہار پسر اقبالند و سہ دختر قدسی اختر روشنی افزاے دیدہ پدر بزرگوارند اول سلطان داراشکوہ دوم سلطان شجاع
 سوم سلطان اورنگ زیب چہارم سلطان مراد بخش و دختر اول سریر بانو بیگم دوم جہان آراے بیگم سوم روشن آراے بیگم
 و از جہاند ار اولاد نماد و از شہریار دخترے بہست ارزانی بیگم نام *

ذکر فضلاء معتبر انحضرت

امروز بہائے تبریزی ملا شکر احمد شیرازی بقا سری میر ابو القاسم گیلانی ملا باقر کشمیری ملا محمد سیستانی ملا مقصود علی
 قاضی نور احمد ملا فاضل کابلی ملا عبدالحکیم ساکوٹی ملا عبد اللطیف سلطان پوری ملا عبد الرحمن بہرہ گجراتی ملا فاضل کابلی ملا محمد جونی

ذکر حکماء انحضرت

حکیم رکن کاشی حکیم صدر المقلب مسیح الزمان حکیم ابو القاسم گیلانی ملقب بحکیم الملک حکیم مومنائی شیرازی حکیم روح احمد کابلی نعیم بیہ
 گجراتی حکیم نفی گجراتی *

ذکر شعرا کہ نزد انحضرت بودند

بابا طالب اصفہانی جاتی گیلانی ملا نظیری نیشاپوری ملا محمد صوفی مازندرانی ملک الشعرا طالبہار آملی سعید انی گیلانی زرگر باشی
 میر معصوم کاشی نول شورہ کاشی ملا عبد رحمانی شیدا *

تذکرہ بزرگان

تذکرہ

ذکر حافطان که در خدمت بودند
حافط نادعلی حافط کتب مقامات اخیری حافط عبداله استاد محمد مالی حافط حیلہ
ذکر نغمہ سرایان ہند

چتر خان پر ویہ داد مالکو خمرہ

ذکر خواستگاری نور جهان بیگم و سال ششم

میرزا غیاث بیگ پسر خواجہ محمد شریف طہرانیست خواجہ درمبادی حال وزیر محمد خان نکلو حاکم خراسان بود بعد از فوت محمد خان
بخدمت شاہ ہجماہ شاہ ظہاسپ صفوی پیوست شاہ وزارت مرور بہ خواجہ محمد شریف تفویض فرمود و خواجہ را دو پسر بود نخستین آقا
ظاہر و دوم میرزا غیاث بیگ و خواجہ صبیہ میرزا علاء الدولہ پسر آقا ملا را بخت فرزند خویش میرزا غیاث بیگ خواستگاری نمود
او بعد از فوت پدر با دو پسر و یک دختر متوجہ ہندوستان گشت و در قندھار صبیہ دیگر حق تعالی بوی ارزانی داشت و در قندھار بسعاد
ازین بوس حضرت عرش آشیانے انار آمد بر ہانہ ناصبہ اخلاص نورانی ساخت و در اندک فرصت بدوام خدمت و جوہر شد و کار دار
بوالا پایہ دیوانی بومات فرق عزت برافراخت میرزا غیاث بیگ بانویسندگی و معاملہ نمایی بغایت نیک ذات و کار گذار بود و تین شعر
قدما بسیار نموده از سخن سنجان روزگار بود شکستہ را بغایت مینین و آبدار می نوشت بعد از فراغ خدمات امر بوجہ خلاصہ اوقاتش صرف
شعر و سخن بشد سلوک معاش او باہل حاجت بر تہ بود کہ بیج صاحب غرضہ بخانہ او زلفت کہ آزرده برگشتہ باشد لیکن در رشوت گرفتن
سخت دیر و مہیاک بود در ہنگامے کہ حضرت عرش آشیانے در لاہور شریف داشتند علیقلی بیگ استجاو کہ از فریت کردہ ہاے
شاہ اسمعیل ثانی بود از عراق آمدہ در سلک بندہ ہاے در گاہ منتظم گشت و بحسب سرنوشت دختر میرزا غیاث بیگ را کہ در قندھار
بوجود آمدہ بود بوسے نسبت فرمودند و در آخر بخدمت جہانگیر بادشاہ چوستہ بخطاب شیر افکن و منصب مناسب ترقی و تصاعد نمود
و بعد از جلوس اشرف در صوبہ بنگالہ جاگیر عنایت نمودہ بدانصوب رخصت فرمودند و خاتمہ کار آن بیعایت و کشتن قطب الدین خان
بجائے خود رقم پذیر گشتہ و چون شیر افکن بجائے عمل خویش گرفتار گشتہ آوارہ باد و بے عدم گردید حکم اشرف شہیدیان صوبہ بنگالہ صبیہ
میرزا غیاث بیگ را کہ بعد جلوس بہ خطاب اعتماد الدولہ سر بلندی یافت روانہ در گاہ والا ساختند و آنحضرت بنا بر عہد آزارے
کہ از کشتن قطب الدین خان برواشی خاطر اشرف نشستہ بود برقیہ سلطان بیگم والدہ بیجے خویش بخشیدند مدنے در خدمت ایشان شاہی
گذرانید و چون ہنگام سطوع کوکب بخت و ظلمع آخر مراد در رسید اقبال باستقبال شتافت طالع از گران خواب بیدار شد و سعاد

روس آورد دولت حمله آراست زمانه به مشاطگی پرداخت موس گل کرد امید بر خود باید آرزو از هر سو هجوم آورده و درهای بسته را گشاید
آمد و دلهای خسته را دوا شد بالجملة از نیرنگهای آسمان روزی و در جشن نوروز جهان افروز بنظر دور بین آنحضرت مقبول آمده و در سلک
پرستاران حرم سراي خلافت انتظام یافت و آنافانای پایه عزت و قبول اوارتفاع و اعتماد پذیرفت نخست نور محل نام کردند پس از
روزی چند خطاب نور جهان بگیم عنایت شد جمیع خویشان و منتسبان او بانواع مرام و نوازش اختصاص یافته و اعتماد الدوله
به منصب و کالت کل و ابو الحسن برادر کلان بگیم خطاب اعتقاد خان و خدمت خانسانی مری فر از گشت نسبت خویشی و کامروائی
خویشان موقوف غلامان و خواجهم سریان اعتماد الدوله هر کدام خطاب خانی و منصب ترخانی گرفتند بر کتری دای دلارام نام که بگیم
را شیر داده بود بجای حاجی که صدر اناش شد و دو معاشی که بعورات مرحمت میگشت صدر الهه و بهر او معتبر میداشت *

کنند خویش تبار تو ناز می زید | بحسن یک تن اگر یک قبیله ناز کنند

بغیر از خطبه دیگر آنچه لازم سلطنت و فرمانروائی بود همه بعمل آمد یکجدا و در جبهه نشست و جمیع امرای کورنش آمده گوش فرمان داشتند
سکه بنام بگیم زدند و نقش سکه این بود *



بحکم شاه جهانگیر یافت صدر زیور | بنام نور جهان بادشاه بگیم *

و طغرای فراین چنان نقش بست (حکم علیه العالیه نور جهان بگیم بادشاه) در فته رفته کار بجای کشید که از بادشاه بجز نامی
باقی نمانده مگر میفرمودند که من سلطنت را بنور جهان بگیم از زانی داشتم و بجز یک سیر شراب و نیم سیر گوشت مرا هیچ در نمی باید از خوئی
و نیکنامی بگیم چه نویسم خیر او غالب بر شر بود بلکه شر نبود هر جا که کار افتاده را عقده پیش می آمد و بخدمت بگیم ملتی گشت گره از کارش
بر کشوده کامیاب مراد ساخت و هر کس بدرگاه او پناه برد از آسیب ظلم و ستم محفوظ ماند هر جا دختر بود و نیم اینکس بقصد ثواب
عروس کرده در خور حالت او جیره لطف فرمودند مکن که در عهد دولت خویش پانصد دختر را بقصد ثواب عروس کرده لطف فرمودند و از
سلسله علیه او نفع بسیار خلق الله رسید *

سکہ ہائے عمد جمانگیری کہ بغایت جاب فیض آب مہر تھار نعل صاحب بہادر جی مہر از نظم گزشتہ نقش آن سکہ ہا بعینہ در نیجا ثبت است۔

سکہ اشرفی

شاہ نور الدین جمانگیر ابن اکبر بادشاہ

روئے زرر اساخت نورانی برنگ ہمہ ماہ - ۱۵ - ضرب لاہور



سکہ روپیہ

زنام شاہ جمانگیر شاہ اکبر نور سنہ ۱۲

ہمیشہ بادا بر روئے سکہ لاہور



سکہ روپیہ

زنام شاہ جمانگیر شاہ اکبر نور سنہ ۱۷

ہمیشہ بادا بر روئے سکہ لاہور ۱۰۲۸



سکہ روپیہ

زنام شاہ جمانگیر شاہ اکبر نور ۱۰۳۳

ہمیشہ بادا بر روئے سکہ لاہور سنہ ۱۹



سکہ روپیہ

نور الدین جمانگیر شاہ اکبر شاہ

ماہ فروردی الہی ضرب جمانگیر سنہ ۵



سکہ روپیہ

نور الدین جمانگیر شاہ اکبر شاہ

بہمن الہی ضرب برہانپور سنہ ۱۰۲۰



سکہ روپیہ

نور الدین جمانگیر شاہ اکبر شاہ

ماہ مہر الہی سنہ ۱۰۳۱ ۱۸



سکہ روپیہ

نور الدین جمانگیر شاہ اکبر شاہ

۱۰۳۲ سنہ ۱۴



سکہ روپیہ

نور الدین جہانگیر شاہ اکبر شاہ
۱۰۲۶ ہجری قمری ضرب سیرام



سکہ روپیہ

نور الدین جہانگیر بادشاہ
تیراکی ضرب سورت سنہ



سکہ روپیہ

نور الدین جہانگیر شاہ اکبر شاہ
۱۰۲۶ ہجری قمری ضرب سیرام



سکہ روپیہ

نور الدین جہانگیر بادشاہ
تیراکی ضرب سورت سنہ



سکہ روپیہ

نور الدین جہانگیر بادشاہ
۱۰۲۶ ہجری قمری ضرب سیرام



سکہ روپیہ

نور الدین جہانگیر بادشاہ
تیراکی ضرب سورت سنہ



سکہ روپیہ

نور الدین جہانگیر بادشاہ
تیراکی ضرب سورت سنہ



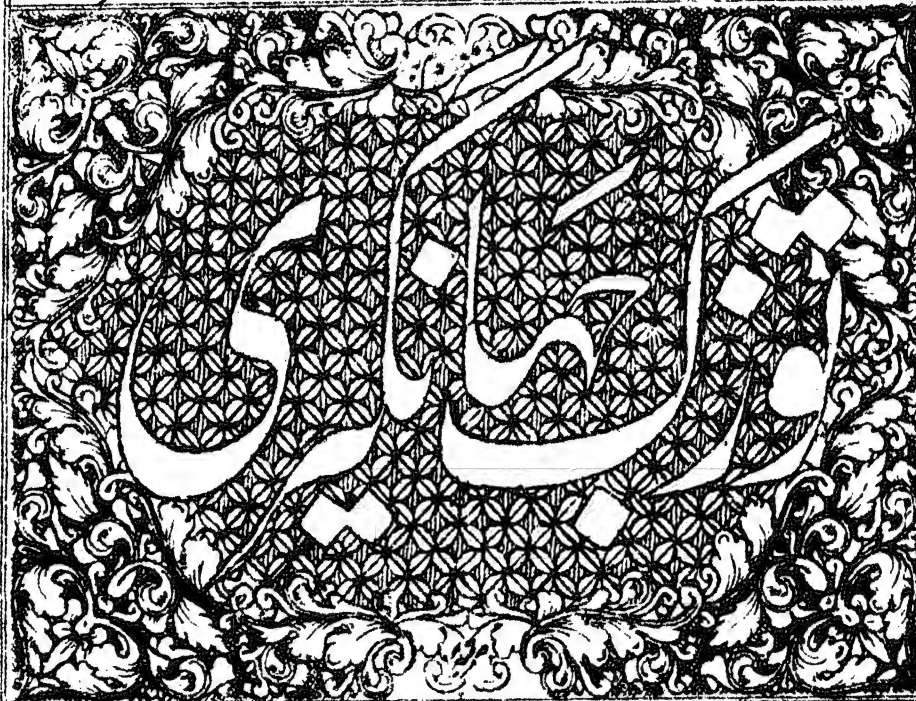
سکہ روپیہ

نور الدین جہانگیر بادشاہ
تیراکی ضرب سورت سنہ



بِزَمَنِ خَلْقِ زَمَانِ آسَمَانِ صَنَائِعِ مَكِينِ وَ مَكَانِ

محمد دالمت کتابخانه شاهین شاه پور پیر علی تاج محمد سلطنت نورالدین جهانگیر بادشاه



مرزا محمد باومی مختار الخیر مت که مسنوعات تحریر نموده شاه مرحوم را باضافه دیباچه و حالات ابعاد ترسیم داده

در مطبع ناظمی منشای نوک شوق واقع که به حسن و خوبی طبع گزیده

از عنایات بیغایات الهی یک ساعت نجومی از روز پنجشنبه، ششم جمادی الثانی هزار و چهارده هجری گذشته در دار الخلافت اگر در
 سنه سی و هشت سالگی بر تخت سلطنت جلوس نمودم پدرم را تا بیست و هشت سالگی فرزند نمی زیست و همیشه بجهت بقای فرزند
 بدر و بشان و گوشه نشینان که ایشان را قرب روحانی بدرگاه الهی حاصل ست انجامی بردند چون خواهر بزرگوار خواهر معین الدین
 چشتی سرخسیه اکثر اولیای هند بودند بر خاطر گذایند که بجهت حصول این مطلب رجوع باستانه متبرک که ایشان نمایند با خود قرار دادند
 که اگر الله تعالی پسرے کرامت فرماید و او را بمن ارزانی دارد آنرا که تا بدرگاه روحه منوره ایشان که یک صد و چهل کرده است
 پیاده از روی نیازی تمام متوجه گردم در سنه نصد و یقناد و هفت روز چهارشنبه هفتدهم ماه ربیع الاول هفت گهری از روز مذکور گذشته
 بطالع بست و چهارم درجه میزان الله تعالی مرا از کتم عدم به وجود آورد و در آن ایام که دال بزرگوارم جوایس فرزند و دانش سلیم نام
 در دیش صاحب حالت که طے بسیاری از مراحل عمر نموده بود و در کوه متصل بموضع سیکری از مواضع اگر استقامت داشت و
 مردم آن نواحی به شیخ اعتقاد تمام داشتند چون پدرم بدر و بشان نیازمند بودند صحبت ایشان را نیز دریافتی روزی در انشای توبه
 و بخودی از ایشان پرسیدند که مرا چند فرزند خواهد شد فرمودند که بخشند بی منت سه پسر به شما ارزانی خواهد داشت پدرم میفرمایند که
 تذرنمودم که فرزند اول را بدامن تربیت و توجه شما انداخته شفقت و مهربانی شما را حامی و حافظ اوسازم شیخ انجمنی را قبول میفرمایند
 و بر زبان میگذازانند که مبارک باشد ما هم ایشان را بهنام خود ساقیم چون والدۀ ما بهنگام وضع حمل نزدیک می رسید بخانه شیخ می فرستادند
 تا ولادت من در آنجا واقع گردد بعد از تولد نام مرا سلطان سلیم نهادند اما من از زبان مبارک پدرم خود ندانم درستی و نه درهوشی می شنیدم

که مراد محمد سلیم با سلطان سلیم مخاطب ساخته باشند همه وقت شیخو بابا گفته سخن میکردند و الدبزرگوارم موضع سیکری را که محل ولادت من بود
 بر خود مبارک دانسته پائے تخت ساختند و در عرض چهارده پانزده سال آن کوه و جنگل پر دودام شهر شد مشتمل بر انواع باغات و
 عمارات و منازل متنزه عالی و جاهاے خوش و دلکش بعد از فتح گجرات این موضع بر فتح پور موسوم گشت چون بادشاه شدم بخاطر رسید
 که نام خود را تغییر باید داد که این اسم محل اشتباه است بنام قیصره روم ملهم غیب بخاطر من انداخت که کار بادشاهان جهانگیری است
 خود را جهانگیر نام نهادم و لقب خود را چون جلوس در وقت طلوع حضرت نیر اعظم و نورانی گشتن عالم واقع شده نورالدین سازم و در
 ایام شاهزادگی نیز از دانا یان هند شنیده بودم که بعد از گذشتن عهد سلطنت در زمان جلال الدین اکبر بادشاه نورالدین نامی
 متصدی امور سلطنت خواهد گشت این معنی نیز در خاطر بود بنا برین مقدمات نورالدین جهانگیر بادشاه اسم و لقب خود ساختم چون
 این امر عظیم در شهر آگره واقع گشت ضرورتی که محلی از خصوصیت انجام قوم گردید آگره از شهرهای قدیم بزرگ هندوستان است
 برکنار دریای جهنم قلعه کنه داشت پدرم پیش از تولد من آنرا انداخته قلعه از سنگ مرصع تراشیده بنا نهادند که روند های عالم
 مثل آن قلعه نشان نمیدهند در عرض پانزده شانزده سال با تمام رسیا مشتمل بر چهار دروازه و دو دریاچه سی و پنج لک روپیه
 که یکصد و پانزده هزار طومان راج ایران و یک کرو و پنج لک خانی بحساب توران باشد خرج این قلعه شده آبادانی این معموره
 بهر دو طرف دریای مذکور واقع شده جانب غرب رویه آنگه کثرت آبادانی بیشتر دارد و در آن هفت کوه است طول آن
 دو کوه و عرض یک کوه و در آبادانی آن طرف آب که بر جانب شرقی واقعست و نیم کوه است طول یک کوه و عرض نیم کوه
 اما کثرت عمارات بنوعیست که مثل شهرهای عراق و خراسان و ماوراءالنهر چند شهر آباد تواند شد اکثر مردم سه طبقه و چهار طبقه
 عمارت کرده اند و انبوه خلق بحدیست که در کوچه و بازار به شواری تردد توان نمود از او انرا اقلیم ثانی است شرقی آن ولایت قنوج
 و غربی ناگور و شمالی سنبھل و جنوبی چندیری است در کتب هندو مسطور است که منبع دریای جهنم کو بهیست کلند نام که مردم را از شدت
 سردی عبور در آنجا ممکن نیست جائے که ظاهر میشود کو بهیست قریب به پرنه خضر آباد هواس آگره گرم و خشک است سخن اطباء آن است
 که روح را به تحلیل می برد و ضعف می آرد به اکثر طبایع ناسازگار است مگر بقلبی سوداے فراوان را که از ضرر آن این اندوازیست
 حیواناتیکه این مزاج و طبیعت دارند مثل فیل و گاومیش و غیر آن درین آب و هوا خوب میشوند پیش از حکومت افغانان بودی آگره معموره
 کلان بود و قلعه داشت چنانچه سعود سلمان در قصیده که به مدح محمود پسر سلطان ابراهیم بن سعود بن سلطان محمود غزنوی در فتح قلعه
 مذکور اطلاق نموده مذکور ساخته است

حصار اگر ہمدان سے آگے نہ گزرتا

بسان کوہ بروبار ہے چون کسار

چون سکندر لودی ارادہ گرفتن گو ایسا داشت از دہلی کہ پائے تخت سلاطین ہندست بہ اگر ہمدان جہاں بودن خود آنجا قرار داد و از آنجا
تا پنج آبادانی معمورہ اگر ہمدان روئے در ترقی نہاد و پائے تخت سلاطین دہلی گشت چون حضرت حق سبحانہ تعالیٰ بادشاہی ہند باین سلسلہ دالا
کرامت کرد - حضرت فردوس مکانے بابر بادشاہ بعد از شکست دادن ابراہیم ولد سکندر لودی و کشتہ گشتن او و فتح رانا سانگا کہ کلان
ترین راجہا و زمینداران ولایت ہندوستان بود بر طرف شرقی آب حنہ زمینے خوش کردہ چار باغی احداث فرمودند کہ در کم جائے بآب نکشت
باغ بودہ باشند نام آن گل نشان فرمودند و عمارت مخموری از سنگ مرخ تراشیدہ ساختہ اند و مسجدے بر یک جانب آن باغ بہ اتمام رسیدہ و
خاطر داشتند کہ عمارت عالی بسازند چون عمر و فاکر دازقوہ بفعل نیامد درین واقعات ہر جا کہ صاحب قرائے نوشتہ شود مراد امیر تیمور گورگان
دہر جا کہ فردوس مکانے بنظم در آید حضرت بابر بادشاہ است و چون جنت اشیائے مرقوم گرد و حضرت ہمایون بادشاہ است و چون عرش
آشیائے مذکورہ شود حضرت والدہ بزرگوارم جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازیست خرویزہ دانہ و دیگر میوہ ہا در اگر ہمدان و اوجی آن خوب
یشود و غایتاً از میوہ ہا مرابہ انہ میل تمام ست در ایام دولت حضرت عرش آشیائے اکثر میوہ ہاے ولایت کہ در ہند بود ہم رسید قسام انور ہا
از صاحبی و جیشی و کشمی در شہر ہاے مقرر شایع گشت چنانچہ در بازار ہاے لاہور در موسم انور رانمقدار کہ خواہند از ہر قسم دہر خنس ہم میر
از جملہ میوہ ہا میوہ ایست کہ آنرا اناس می نامند و در بنا در رنگ میشود در غایت خوشبوئے و راست فرہ گیست در بلخ گل نشان اگر ہ
ہر سال چندین ہزار برمی آید از طبیب ریا حنن گلہاے خوشبوئے ہند را ہر گلہاے معمورہ عالم ترجیح میدہن و داد چندین گل ست کہ در سرج
جائے عالم نام و نشان آن نیست اول گل چنپہ گلیست در نہایت خوشبوئے و لطافت بیہات گل زعفران لیکن رنگ چنپہ زرد وائل
سفیدیست درخت آن در غایت میزرونیست و گلان دہر برگ و شلخ و سایہ دار میشود در ایام گل یک درخت باغی را معطر دارد و از
گذشتہ گل کیوڑہ است کہ بیہارت و اندام غیر مکررست بوی او دہندی و تیزی بدرجہ ایست کہ از بوے مشک سچ کمی نہارد دیگر رای ملی
کہ در بو از عالم یاسمن سفیدست غایتاً برگدائش دوسہ طبقہ بر روی ہم واقع شدہ دیگر گل مولسریست کہ درخت آن نیز بسیار خوش
اندام و میزرون و سایہ دارست و بوے گل آن در نہایت لطایت دیگر گل سیوتی کہ از عالم گل کیوڑہ است غایتاً کیوڑہ خاردارست و
سیوتی خارندارد رنگ آن زردی مائلست و کیوڑہ سفید رنگست ازین گلہا و از گل چنپہ گلی کہ یاسمن سفید ولایتست و عنہا
خوشبو میسازند و دیگر گلہا است کہ ذکر آن طولی دارد و درختان سر و عنوبر و چار و سفید آوید مولہ کہ ہرگز در ہندوستان خیال نکردہ بود
بہر سبب و بسیار شدہ و درخت صندل کہ خاصہ جزایر بود در باغات نشو نمایانہ ساکنان اگر ہ در کسب ہنر و طلب علم سعی بلوغ دارند

و طوالت مختلف از هر دین و هر مذہب سکونت درین بلده اختیار کرده اند - بعد از جلوس اولین حکمی که از من صادر گشت بمنزله زنجیر عدل بود که اگر متصدیان مهمات دارالعدالت در دادخواهی و غوررسی ستم ریگان و مظلومان اہمال و دماہنہ و زندان مظلومان خود را بدین زنجیر رسانند سلسلہ جنبان اگر ندانند ای آن باعث آگاہی گردد و وضع آن برین منجست که از طلاے ناب فرمودم زنجیرے سازند طولش سی گز مشتمل بر شصت رنگ و زن آن چهارمین ہندوستان کسی و دودمن عراقی بودہ باشد یک سرش بر گنگرہ شاہ برج قلعه اگرہ استوار ساختہ سر دیگر را تا کنارہ دریا بردہ بر میل شکیل کونھب شدہ بود حکم ساختند - و دوازده حکم فرمودم کہ در جمیع ممالک محروسہ معمول داشتہ این احکام را دستور العمل سازند - اول منع زکات از فقرا و میربحرے و سایر نکلیفے کہ جاگیر داران ہر صوبہ و ہر سرکار بحجت نفع خود وضع نمودہ بودند - دوم در راہ ہاے کہ دزدی و راہ زنی واقع شود در آن راہ پارہ از آبادانی دور باشد جاگیر داران نواح سرانی و مسجدے بنانند و چاہے احداث کنند تا باعث آبادانی گشتہ جمعی در آن سرا آباد شوند و اگر بحال خالی نزدیک باشد متصدی آنجا سرانجام نماید و در راہ ہا بار سوداگران را بے اذن و رضاے ایشان نکشاید - سوم در ممالک محروسہ از کافرو مسلمان ہر کس کہ فوت شود مال و منال او بورثہ او و اگر اندک بیچ کس در آن داخل سازد و اگر وارث نہ داشتہ باشد بحجت ضبط آن اموال مشرف و تجوید اعلیٰ تعین نمایند تا آن وجہ بمصارف شرعی کہ ساختن مساجد و سراہا و مرمت پلہاے شکستہ و احداث تالابہا و چاہ ہا باشد صرف شود - چہارم شراب و در برہ و دایچہ از قسم مسکرات منیہ باشد سازند و نفروشد با آنکہ خود بخوردن شراب از کتاب پناہیم و از شرہ سالکی تا حال کہ عمر من بسوی مشیت رسد - ہمیشہ مداومت بان کردہ ام و در اوایل چون بخوردن آن حریص بودم گاہی تا بایت پیالہ عرفی دوا نشہ نادل میشد چون رفقہ رفقہ دین اثر تمام کرد در مقام کم شدن آن نشہ و در عرض ہفت سال از باززدہ پیالہ بیچ شش سانیم و اوقات نوشیدن نیز مختلف بود بعضی اوقات سہ چہار ساعت نجومی از روز باقیانندہ آغاز خوردن میکردم و بعضی اوقات در شب و برنجی در روز تا سالی بگرین بیچ بود بعد از آن وقت خوردن و شب قرار دادم درین بام خود محض برائے گوارش طعام بخورم - بیچ خانہ بیچکس را نزدل سازند ششم منع نمودم کہ بیچکس شش بونی شخصے رایج گناہی ہر دو خود نیز بدگر گاہ آہی نذر نمودم کہ بیچکس را بدین سیاست معویب سازم - ہفتم حکم کردم کہ متصدیان خالصہ و جاگیر داران زمین رعایا را بعد ہی نگیرند و خود کاشت خود سازند - ہشتم عامل خالصہ و جاگیر دار در برگزکہ کہ باشد ببردان بیچکم خوشی نکنند - نهم در شہر لای کلان را از شفا ہا ساختہ اطباء بحجت معالجہ بیمار ان تعین نمایند و انچہ صرف و خرج میشدہ باشد از سرکار خالصہ شرفیہ میدادہ باشند - دہم بسنت والد بزرگوار خود فرمودم کہ ہر سال از ہر دہم ربیع الاول کہ روز تولد من است بعد دہر سالی یکروز اعتبار نمودہ در ممالک محروسہ درین ذرائع نہ کنند - و در ہر مہفہ دور و نزدیک منع شد کہ یکی چہینہ کہ روز جلوس نیست و دیگر کیشندہ کہ روز تولد بدین است و ایشان بن ذلذلت و بیعت و سبب آنکہ منسوب بحضرت سیر عظم است و روز ابتدای آفرینش عالم مبارک آنستہ عظیم بسیار میکردند و از روزی کہ در ممالک محروسہ کشتن نمیشد یکی این روز بود سیار دہم بطریق عموم حکم کردم کہ مناصب جاگیر ہاے نوکران بدین برقرار باشد - بعد از آن بقہ - رحلت ہر کس برضیہای ایشان فرودہ از دہ دوازده کم نہ دادہ می دہ چہل اضافہ نفر گشت

و علوفه جمیع اعدیان را از فرار زده پانزده و پاهای نه کل شاگرد پیشه ده دوازده فرمودم و بر راتبه پردگیان سر پرده عصمت والدین زرگوار خود بقدر حالت و نسبت که داشتند از ده دوازده تاده و بست افزودم و بدو معاش اهالی آنکه محاکم محروسه را که لشکر دعا اندیک قلم مطابق فرامین که در دست داشتند برقرار و مسلم گذاشتم و بمیران صدای جهان که از سادات صحیح النسب هندوستان ست و بدو نهادن منصب حلیل القدر صدارت پادشاهی بدو متعلق بود افزودم که همه روز را بباب استحقاق را بنظر بگذرانند - دوازدهم جمیع گنه گاران که از دیر باز در قلعها و زندانها مقید و محبوس بودند آزاد نموده خلاص ساختیم - و بساعت سید فرمودم که سکه بر زر زدن و از طلا و نقره بوزنهاست مختلف زر را سکه کوک ساختند و بر یک را چهار گانه نامی نهادم چنانچه هر صد توله را نور شاهمی و پنجاه توله را نور سلطانی و بیست توله را نور دولت و ده توله را نور کرم و پنج توله را نور مهر دیک توله را نور جهانی و نصف آنرا نورانی و ربع آنرا رواجی نام کردم و آنچه از جنس نقره سکه شد صد توله را کوکب طالع و پنجاه توله را کوکب اقبال و بیست توله را کوکب مراد و ده توله را کوکب نجات و پنج توله را کوکب سعد و یک توله را جهانگیری و نفقش را سلطان و ربع آن را تار و دهم حصه را خیر قبول نامزد گردانیدم و همچنین از مس نیز برین حساب سکه کرده بر یک را انبای معروف گردانید و بر هر یک صد توله و پنجاه توله و بیست توله و ده توله این ابیات آصف خان فرمودم که نقش نمودند و بر یک رو آن این بیت سکه شد ۵

نخط نور بزرگ ملک تقدیر | رقم زرد شاه نورالدین جهانگیر

و در فاصله مصراعها کلمه و بر طرف دیگر این بیت که شعر بر تاریخ سکه است نقش گشته ۵

شاد چو خور زین سکه نورانی جهان | آفتاب ملک تاریخ آن

و در میان هر دو مصراع ضرب مقام دهنه هجری و دهنه جلوس و سکه نور جهانی که بعوض مهر معمول است و در وزن ده دوازده زیاده بران این بیت امیر الامرا قرار گرفت ۵

رو س زر را ساخت نورانی بزرگ مهر و ماه | شاه نورالدین جهانگیر ابن اکبر بادشاه

چنانچه بر هر رو یک مصراع نقش گشت و قید ضرب مقام دهنه هجری و دهنه جلوس شده سکه جهانگیری نیز که در وزن ده دوازده زیاده است در برابر رویم اعتبار شده به دستور نور جهانی مقرر گشت و وزن توله مطابق و نیم مثقال معمول ایران و توران است - تاریخها بحسب جلوس من گفته بودند همه را نوشتن خوش نیل و بهمن تاریخی که مکتوب خان دارد و غم کتاب خانه و نقاش خانه که از بنده هست قدیم من است گفته بود و اکتفا نمودم ۵

ہما جعفران ثانی شاہنشاہ جہانگیر	با عدل و داد نشست تخت کامرانے	اقبال و بخت دست فتح شکوہ و نصرت	پیش کش کر خدمت بستہ بہ شادمانے
سال جلوس شاہی تاریخ شادیوں بہار	اقبال سرپاے ہما جعفران ثانی		

بفرزند خسرو یک لک روپیہ مرحمت شد کہ در سیروان قلعه خانہ ششم خان خانان را بخدمت خود عمارت نماید و ایالت و حکومت پنجاب را بہ سید خان کہ از امرائے معتبر و صاحب نسبت پدیرمن بود عنایت نمود اصل او از طائفہ مغل ست پدیران او در پیش پدیران ما خدمت کردہ اند و در وقت رخصت چون نکوری شد کہ خواجہ سریبان او ششم پیشہ اند و بر زیر درستان و مسکینان تعدی می نمایند باد پیغام فرستادم کہ عدالت ما از سچیکس شتم بر نمی دارد و در میزان عدل خوردی و کلانی منظور نیست اگر بعد ازین از مردم او بر کسے ظلم و تعدی رود گو شمال بے اتفاقی خواهد یافت۔ دیگر بہ شیخ فرید بخاری کہ در خدمت پدیرمن میر بخشی بود خلعت و شمشیر مرصع و دو واٹ و قلم مرصع لطف نمودہ بہمان خدمت مقرر داشتیم و بخت سرفرازی او فرمودم کہ ترا صاحب السیف و القلم میدانم و مقیم را کہ پدیرمن در آخر عهد خود خطاب وزیر خانی دادہ و وزارت ممالک محروسہ سرفراز ساختہ بودند بہمان خطاب و منصب و خدمت ممتاز گردانیدم و خواجگی فتح اللہ نیز خلعت دادہ بدستور سابق بخشی ساختیم و عجلہ الزراق معمر سے را ہم با آنکہ بے سبب و جہتی در ایام شاہزادگی خدمت مرا گذارشتہ نزد پدیرمن رفته بود بدستور قدیم بخشی ساختہ خلعت دادم و امین الدولہ کہ در ایام شاہزادگی خدمت بخشی گری داشت و بے رخصت من اگر نجات بخد مت پدیرمن رگو ارم رفته بود نظر بر تقصیرات او کردہ خدمت آتش بگی کہ در ملازمت پدیرمن داشت با دفرمودم و در باب خدمات و مہمات از سیر و دیان بدستور سے کہ در خدمت پدیرمن بودند ہمہ را بحال خود گذار شتم و شریف خان کہ از خوردگی با من کلان شد۔ و در ایام شاہزادگی او را خطاب خانی دادہ بودم و در وقتیکہ از آلہ آباد متوجہ خدمت والد پدیرمن خود شدم نقارہ و تومان و توغ بد و مرحمت نمودہ بمنصب دو ہزار دپانہ صدی اورا سرفراز نمودہ و حکومت و دارائی صوبہ بہار و حل و عقد آن ولایت بہ قبضہ اختیار او گذار شتم بدانصوب مرخص گردانیدہ بودم پانزدہ روز از جلوس گذشتہ در چہارم رجب سعادت ملازمت دریافت از آمدن او خاطر بغایت فرخاک گشت چہر کہ نسبت بندگی او بمن جایست کہ اورا بمنزلہ برادر و فرزند دیار و مصاحب میدانم چون اعتماد کلی بر اخلاص و عقل و دانائی و کار دانی او داشتیم اورا وکیل و وزیر اعظم ساختہ خطاب والا سے امیر الامرائے کہ در نوکر ہما خطابے مافوق این بنا و بمنصب پنجہزاری ذات و سوار سر ملکہ گردانیدم بہر چند منصب او گنجایش داشت کہ زیادہ برین مقرر گردد و غایتاً خود بعضی رسانید کہ تا از من خدمت نمایانے بوقع نیاید از منصب مذکور زیادہ نخواہم گرفت چون حقیقت اخلاص بندہ ہاے پدیرمن ہنوز بواسطی ظاہر نہ گشتہ و از بعضی تقصیرات و غلط بینی ہا و ارادہ ناشایستہ کہ مرضی در گاہ خاق و پست خاطر خلایق نبود سرزدہ خود بخود شرمندہ و شرمسار بودند با آنکہ در در جلوس تقصیرات

ہمہ را عفو نموده با خود قرار داده بودم کہ باز خواست امور گذشتہ نشود بنا بر توہمی کہ در خاطر از ایشان قرار گرفته بود امیر الامر را حافظ و نگہبان خود میدانستم اگرچہ نگہبان جمیع بندہ ہا اللہ تعالیٰ ست خصوصاً بادشاہان را کہ وجود ایشان باعث رفائیت عالم است پدر و خواہم عبد الصمد کہ در فن تصویر بے بدل زمان خود بود و از حضرت جنت آشیانے خطاب بشیرین قلمی یافتہ در مجلس ہمایون ایشان رتبہ محالست و مصاحبت داشت و از مردم اعیان شیرازست والد بزرگوارم بنا بر سبق خدمت عزت و حرمت اورا بسیار میداشتند و راجہ مان سنگہ را کہ از امراء معتبر و معتمد پدرم بود و اورا درین خانہ ان عظیم الشان نسبتہا و وصلتہا دست دادہ چنانچہ عمہ او در خانہ پدرم بود و ہمیشہ اورا من خواستہ بودم کہ خسرو و ہمیشہ اش سلطان النساہیم کہ اولین فرزند من است از تو لید یافت بدستور سابق حاکم صوبہ بنگالہ ساختم با آنکہ بہجت بعضی امور کہ واقع شدہ گمان این غنایت در حق خود ندانست بہ خلعت چار قب و شمشیر مرصع داسپ خواہم سرفراز ساختہ روانہ آن ولایت کہ جاسے پنجاب ہزار سوار است گردانیدم پدرش راجہ جگمو انداس و پدر کلانش راجہ بھار اہل نام داشت اول کسی کہ از راجپوتانہ کچو اہم شرف بندگی پدر من دریافت راجہ بھار اہل بود و در راستی و درستی اخلاص و نسبت شجاعت از قوم خود اقبال تمام داشت بعد از جلوس چون جمیع امر با جمعیتہا سے خود در درگاہ حاضر بودند بخاطر رسیدہ کہ این لشکر را در خدمت فرزند سلطان پرویز بہ نیت غراب سراناکہ از بد کرداران شاید و کفار غلیظ ولایت ہند و شان ست و در عہد پدرم مکرراً افواج بر سر او تین یافتہ بود و دفع او بمرکز گشت بایا فرشتا در ساعت سید فرزند کور را بخلعتہا سے فاخرہ و مکر شمشیر مرصع و مکر خنجر مرصع و تہیج مردارید کہ بالعلہا سے گران بہا در یک سہلک بود و ہفتاد و دو ہزار روپیہ قیمت داشت و اسپان عراقی و ترکی و فیلان نامی سرفراز ساختہ رخصت نمودم قریب بیست ہزار سوار آواز کمل با امراد سرداران عمدہ بدین خدمت متعین گشتند اول آصف خان را کہ در عہد پدرم از بندہ ہا سے مقرب بود و دستہ بختہ بخشی گری قیام واقدا م می نمود و بعد از ان دیوان با استقلال شدہ نواختہ از پایہ امارت بمرتبہ وزارت رسانیدم و منصب اورا کہ دو ہزار پانصد می بود و پنجہزاری ساختہ اتالیق پرویز گردانیدم و بہ خلعت و مکر شمشیر مرصع داسپ و فیل اورا سر بلند نمودہ حکم کردم کہ جمیع شہیدہ اران خرد و بزرگ از صلاح و صواب دیدہ او بیرون نروند عبد الرزاق معور سے را بخشی و مختار بیگ عموی آصف خان را دیوان پرویز ساختہ دیگر بہ راجہ جگمانہ پسر راجہ بھار اہل کہ منصب پنجہزاری داشت خلعت و مکر شمشیر مرصع لطف نمودم دیگر انا شکر را کہ عمو زادہ رانا است و پدرم اورا خطاب رانائی دادہ بودند و میخواستند کہ ہمراہی خسرو بر سر رانا فرستند و در ہمان ایام منتظر شدہ نہ خلعت و مکر شمشیر مرصع دادہ ہمراہ نمودم دیگر بہ مادھو سنگہ برادر زادہ راجہ مان سنگہ و راول سال درباری باین اعتبار کہ ہمیشہ در درگاہ حاضر میبودند و از راجپوتانہ سیکھا دث و از بنو ہا سے معتمد پدرم بودند علم غنایت

شد و این سرد و بنصب سه هزار سی سرفراز بودند و دیگر شیخ رکن الدین افغان که اوراد ایام شاهی را در کی شیر خان خطاب داده بودم از طبع
یا نصیدی به منصب سه هزار و یا نصیدی ممتاز ساختیم شیر خان صاحب قبیل و بغایت مردانه است و در نوکری اذربک و نقش به شمشیر افتاده
دیگر شیخ عبد الرحمن سپهر شیخ ابو الفضل و مها سنگه نمیره راجه مان سنگه و زاهد خان سپهر صادق خان و وزیر جمیل و قراخان ترکمان که هر کدام به منصب
و سه هزار سی اقبال و از ندر خلعت و اسپه پایافته مرخص گشتند و دیگر منوهر که از قوم کچو اسیان سیکھاوٹ است و پدر من در خرد سالی با و عنایت
بسیار میکردند فارسی زبان بوده بآنکه از کتاب آدمی ادراک فهم بهیچ یک از قبیله اونی توان کرد خالی از فهمی نیست و شعر فارسی میگوید این بیت است

غرض از خلعت سایه بهمن بود که گسسته
ابو رحمت خورشید پاس خود نه نهد

بدانصوب رخصت یافت اگر تفصیل مجموع منصبداران و بندها که درین خدمت تعیین یافته اند و حالت و نسبت و منصب هر یک
ند که در گذشت بد و در دراز خواهد کشید بسیار که از نزدیکان و خدمتگاران نزدیک و داوران و دکان و خان زادان و راجه چومان کار طلب
درین خدمت بخوابش خود با التماس همراهی نمودند و دیگر از احده که عبارت از یکماست نیز تعیین گشت مجله فوجی ترتیب یافت که اگر
توفیق رفیق شان گردد با هر یک از سلاطین صاحب اقتدار مخالفت و تنازع نتوانند نمود

سپاهی هزار آمد از هر کوان	برزم از بلان جهان جانسان	نه از مرگ شان بیم بر تیغ تیز	نه از آب باک و نه ز آتش گریز
بهر دے یگانہ بہ کو شمش گزیده	برزخم سندان بر جسمه گوه		

چون در ایام شاهی را در کی بنا بر کمال احتیاط صفا و زک نمود و یا میر الامرا سپرده بودم و بعد از رخصت نمودن او بصوبه بهار به پرویز سپردم
الحال که او بخدمت رانامرخص گشت بدستور قدیم با میر الامرا حاکم شد و پرویز از صبیبه صاحب جمال زینخان کو که که در نسب همسنگ
مرزا غنیر کو که بود در سال سی و چهارم از جلوس حضرت عرش آشیان در بلده کابل بعد از دو سال و دو ماه از ولادت خسرو تولد یافت
و بعد از آنکه بعضی فرزندان تولد شدند در حجت ایندی ایشان را در یافت از کسی که از دو دمان اکتوبر است و ختره بوجو د آمد
بهار بانو بیگم نام و از جگت گسائین و ختره و خمر راجه سلطان خرم در سنه سی و شش از جلوس همایون والد بزرگوارم مطابق سنه نه صد و
نود و نه بجزی در بلده لاهور عالم را بوجو و خود خرم ساخت رفته رفته بحسب سن در احوال او تر قبات ظاهر گشت خدمت والد بزرگوارم
از همه فرزندان بیشتر میکرد و ایشان از دو از خدمت او بسیار راضی و شاکر بودند و همیشه سفارش اوین میکردند و بارها میفرمودند که او را
بفرزند ان دیگر تو هیچگونه نسبتی نیست و این را فرزند حقیقی خود میدانم بعد از ان که بعضی فرزندان تولد یافته در آن صبی بر حجت ایندی
پیوستند در عرض یکماه دو پسر از خواصان تولد یافتند یکی راجه انداز و دیگر پیرا شهریار نام نهادم و در همین ایام عرض داشت سید خان مینی

برخصمت مرزاغازی کہ از حاکم زادہ ہائے ولایت ٹھٹھہ بود در سید فرمودم کہ چون پدر من ہمیشہ اورا بفزند خسر و نامزد نموده اند انشاء اللہ تعالیٰ چون این نسبت بوقوع آید اورا رخصت خواہم نمود و ہمیش از بادشاہ شدن یکسال بخود قرار داده بودم کہ در شب جمعہ مرکب خوردن شہزادہ شہنشاہ زورگاہ آئی امید وارم کہ تاحیات باقی باشد مرادین قرار داد استقامت بخشا بیست ہزار روپیہ ہزار محمد رضا کے بندرداری دادہ شد کہ بفقرہ ارباب احتیاج دہلی تقسیم نماید و وزارت ممالک محروسہ را از قرار مناصبہ بجان بیگ کہ اورا در ایام شاہزادگی بخطاب وزیر الملکی سرفراز ساختہ بودم و بوزیر خان طفولین نمودم و شیخ فرید بخاری را کہ چہار ہزاری بود پنج ہزاری کردم و اس کچھو ایہ را کہ از رعایت یافتہا پدر من بود و منصب دو ہزاری داشت بسہ ہزاری سرفراز ساختم و بیہیزرا شہم پسر میرزا سلطان حسین پسر زادہ شاہ اسمعیل حاکم قندھار و عبدالرحیم خانخانان ولد بیرم خان و ایرج و داراب پسران و دیگر امراء تعینات دکن خلعتہا فرستادم و بر خوردار پسر عبدالرحمن مویہ بیگ را چون بے طلب بدرگاہ آمدہ بود حکم نمودم کہ بجای گیر خود معاودت نماید

از ادب و درست رفتن بے طلب در بزم شاہ	در نہ پاسے شوق را با نفع درودیوار نیست
--------------------------------------	--

چنگاہ از جلوس ہمایون گذشتہ لالہ بیگ کہ در آوان شاہزادگی خطاب باز بہادری یافتہ بود و سعادت ملازمت دریافت منصب او کہ ہزار و پانصدی بود چہار ہزاری قرار یافتہ البصاحب صوبگی صوبہ بہار سرفراز گردید و بیست ہزار روپیہ باد عنایت نمودم باز بہادر از خان بندہ خیلان سلسلہ ماست پدرش نظام نام داشت و کتابدار حضرت جنت آشیانے بود کہ بشود اس مار در کہ از ارجو تان ولایت میرٹھ است و در اخلاص از اقربان خود پیشی دار و بہ منصب ہزار و پانصدی از اصل و اضافہ سرفراز ساختم بعلما و دانایان اسلامیہ فرمودم کہ مفرد است اسمائے الہی را کہ در یاد گرفتہ آسان باشد جمع نمایند تا آنکہ در خود سازم و در شہسائے جمعہ با علما و صلحا و درویشان و گوشہ نشینان صحبت میدادم چون قلیچ خان کہ از بندہ ہائے قدیم دولت والدہ بزرگوارم بود بدارائی و حکومت صوبہ بکرات تعین یافت یک لک روپیہ بدخرج گویان باد مرحمت نمودم و میرزا محمد بر جہان را کہ از ایام طفولیت در وقتیکہ درس چل حدیث و خدمت شیخ عبدالغنی کہ ذکر احوال او در اکثر نامہ تفصیل مذکور است میخواندم و اورا بہترہ خایفہ خود میدانستم تا امر فرزند مقام اخلاص و یکستہتی بود از منصب دو ہزاری بہ منصب چہار ہزاری رسانیدم و در ایام شاہزادگی قبل از وقوع بیماری والدہ بزرگوارم و در ایام بیماری ایشان کہ راے ارکان دولت و امرائے ذی شوکت منززل گشتہ ہر یک را سوداے و خاطر قرار گرفتہ بود و میخواند کہ باعث امری گردند کہ بخرخرابی دولت نتیجہ داشتہ باشد و تردد و خدمتکار و جانبازی تقصیرے کرد و بہ عنایت بیگ را کہ در دولت پدر من بہ تہمای مدید دیوان بیوات بود و منصب بہتقدیمی داشت بجای وزیر خا وزیر نصف ممالک محروسہ ساختہ بخطاب والاے اعتماد الدولہ و منصب ہزار و پانصدی بہرہ مند ساختم و وزیر خان را بدیوانی صوبہ بنگالہ و

قرآن جمع آنجا معین ساختم پس در اس را کہ در ایام پدرم خطاب رای رایان یافتہ بود در اجسہ بکرا جیت کہ از راجہاے معتبر ہندوستان بود و در صد
نجوم ہند در عہد او بستہ شدہ است خطاب دادہ میرانش خود ساختم و حکم کردم کہ ہمیشہ در تو پنجانہ رکاب پنجاہ ہزار توپچی و سہ ہزار ارابہ توپ مستعد
و آمادہ سر انجام نماید بکرا جیت مذکور از طائفہ کہتہ یا نہست در خدمت پدرین از مشرف فیلخانہ بہ دیوانے و مرتبہ امرائی رسیدہ خالی از توشہ سپاہگری
و مدبری نیست بیرم پسر خان اعظم را کہ دہزاری بود و دہزار دپانصدی ساختم چون ارادہ خاطر آن بود کہ اکثر ہندہای اکبری و جہانگیری ہنست
مطلب خود کا بیاب گردند بہ بخشیان حکم نمودم کہ ہر کس وطن خود را بجای گیر خود بخو استہ باشد بعرض رسالتہ مطابق تورہ و قانون جنگلیری
آن محال ہو جب ال تمنا بجای گیر او مقرر گردد و از تغیر و تبدیل ایمن باشد با ابا و اجداد ما ہر کس جایگیری بطریق ملکیت غنایت میکردند و فرمان
آنرا بمہر ال تمنا کہ عبارت از مہری ست کہ بہ شجرت میزدہ باشند مزین میساختہ اند من فرمودم کہ جائے مہر را طلا پوش ساخته مہر مذکور را بر آن
نہند و اکنون تمنا نام نہادم میرزا سلطان پسر میرزا شاہ سرخ نمیرہ میرزا سلیمان کہ از فرزند زادہاے میرزا سلطان ابو سعید ست و مدتها
حاکم بدخشان بود از دیگر پسران او برگزیدہ و از پدر بزرگوار خود التماس کردہ گرفتہ در خدمت خود کلان ساختہ ام و او را در جگہ کہ فرزند ان
خود می شمارم بہ منصب ہزاری سرفراز ساختم بجا و سنگھ پسر راجہ مان سنگھ را کہ قابل ترین ارلاد است بہ منصب ہزار دپانصدی از اصل
و اضافہ ممتاز گردانیدم بہ زمانہ بیگ پسر غیور بیگ کابلی را کہ از خود رسالی خدمت بارین میگردد و در ایام شاہنشاہی از پہلہ احدی بہ منصب
پانصدی رسیدہ بود خطاب مہاتجانی دادہ بہ منصب ہزار دپانصدی امتیاز بخشیدم و خدمت بخشی گری شاگرد پیشہ بد و مقرر گشت بہ راجہ
نرسنگھ دیو از راجپوتان ہندیلہ کہ رعایت یافتہ من ست و در شجاعت و نیک ذاتی و سادہ لوحی از امثال و اقربان خود امتیاز تمام دارد
بہ منصب سہ ہزاری سرفرازی یافت و باعث ترقی و رعایت او آن شد کہ در داخلہ عہد پدر بزرگوارم شیخ ابو الفضل را کہ از شیخ زادہاے
ہندوستان بفریت فضل و دانائی امتیاز تمام داشت و ظاہر خود را بزبور اخلاص آراستہ بہ قیمت گران سنگ بہ پدرم فروختہ بود از صوبہ دکن
طلب داشتند و چون خاطر او بمن صاف نبود و ہمیشہ در ظاہر و باطن سخنان مذکور میساخت و درین ایام کہ بنا بر افساد فتنہ انگیزان خاطر
سبارک والدہ بزرگوارم فی الجملہ از من آزر دگی داشت یقین بود کہ اگر دولت ملازمت در یابد باعث زیادتی آن عبا خواہد گشت و مانع
دولت موصلت گردیدہ کار بجائے خواہد رسانید کہ بضرورت از سعادت خدمت محروم باید گردید چون ولایت نرسنگھ دیو بر سر راہ او واقع
بود و در ان ایام در جگہ نمرد ان جاداشت با دپیغام فرستادم کہ اگر مسراہ بران نفسہ فتنہ انگیز گرفتہ او را نیست و بنا بود سا از رعایت ہائے
کلی از من خواہد یافت توفیق رفیق او گشتہ در حینی کہ از حوالی ولایت او میگذشت راہ بر او بست و بانذک ترددے مردم او را بریشان و
متفرق ساختہ او را بقتل آورد و مسرا را در آلہ آبا و نژد من فرستاد اگرچہ نمعنی باعث آزر دگی خاطر اشرف حضرت عرش آشیائے گردید غایتاً

این کار کرد که من بے ملاحظہ و غمہ خاطر غریت آستان بوس درگاه پدر خود کردم و رفتہ رفتہ آن کرد و رہا بھما بسدل گزیدید میر
ضیاء الدین قزوینی را کہ در ایام شہزادگی از خدمات و دولت خواہی باب وقوع آمدہ بود ہزاری ساختہ و بشرف طویلہ حکم شد کہ ہر روز سی
بجہت بخش حاضر میاختہ باشد و میرزا علی اکبر شاہی را کہ از جوانان قرار دادہ الوس دہلی ست بہ منصب چہار ہزاری ممتاز ساختہ سرکار
منہصل را بجا گیر و مقرر داشتہ کہ روزی بہ تقریبی امیر الامرا این سخن بعرض رسانید و مرا بغایت خوش آمد چنین گفت کہ دیانت و بی دینائی
مخصوص نقد و جنس نیست بلکہ از نمودن حالتی کہ در آشنایان نباشد و پنهان داشتن استعدا دے کہ در بیگانگان باشد نیز بے دینائی
است الحق سخن درستی ست بیاید کہ مقرران را آشنا و بیگانہ منظور نباشد و حالت ہر کس را چنانچہ بیاید بعرض میرسانیدہ باشند
در وقت رخصت بہ پرویز گفتہ بودم کہ اگر انا خود با پسر گلان او کہ کرن نام دارد بکلازمت آن فرزند آید و در مقام اطاعت و بندگی
باشد تعرض بولایت او رسانند و عرض اندین سفارش و مقدمہ بودیکے آنکہ چون ہمیشہ تسخیر ولایت ما وراثت پیش نہاد خاطر اقدس والد
نہر گو ارم بود و در ہر مرتبہ کہ غریت فرودند موانع روے داد اگر این ہم یک گونہ صورتی بگیرد و این خدشہ از خاطر دور گردد و پرویز را
در مہند و شان گذاشتہ بمیان توفیقات الہی روانہ ولایت میروثی گردم خصوصاً درین ایام کہ حاکم مستقل دران دپارست باقی خان نیز کہ
بعد از عبداللہ خان و عبداللہ خان پسر اونی الجملہ استقلال یافتہ بود و غرض شدہ و کار ولی محمد خان برادر او کہ الحال حاکم آن دیار ست
ہنوز نظامی نیافتہ است و بیکر سرانجام ہم پیکار دگن کہ چون در عبداللہ بنر گو ارم بارہ ازان ولایت بخیر تسخیر درآمدہ آن ملک را بنیابت
ایزد سہانہ گیارہ درخت نصرت در آورده داخل ممالک محروسہ سازم امید بکرم اللہ تعالی آنکہ این ہر دو غریت روزی گردے

ہفت اقلیم ارگیر بادشاہ | ہیمان در بند تسلیم دگر

میرزا شاہ رخ بنیرہ میرزا سلیمان حاکم بدخشان را کہ قرابت قریبہ باین سلسلہ دارد و در ملازمت پدرم پنجہزاری بود بہ منصب ہفت ہزاری
اقتدار بخشیدم و میرزا بسیار ترک طبیعت سادہ لوحی ست پدر من اورا بسیار عزت میداشتند و ہر گاہ فرزند ان خود را حکم شستن میفرمودند
اورا ہم بدین عنایت مریبند میساختند باوجود نسا و طلبیہا سے بدخشان درین قریبہا میرزا بدستہ و دوسوسہ ایشان از راہ رفتہ اصلاً
منکب امرے کہ باعث غبار خاطر باشد نشدہ صوبہ مالوہ را بدستورے کہ پدرم اورا مرحمت کردہ بودند بر قرار داشتہ و خواجہ عبداللہ
کہ از سلسلہ نقشبندیہ است و در ابتدا سے ملازمت احدے بود رفتہ رفتہ منصب او بہ پلہ ہزاری رسید بموجہ بخدمت پدرم رفت
اگرچہ سعادت خود میداشتہ کہ ملازم مردم من بخدمت ایشان روند غایتاً چون بے رخصت از دین عمل مرزدہ بارہ خاطر ازان
گران بود باوجود چنین بے حقیقتی منصب و جاگیرے کہ پدرم با و از دانی داشتہ بودند برقرار گذاشتیم اما نفس الامر آنست کہ از جوانان

مردانه کار طلب است اگر این تقصیرانه و توقع نمی آمد جوان بے عیب بود و ابو الهی اویز یک که از مردم قرار داده ما و انهرست و وزیران
عبد المؤمن خان حاکم مشهد بود به منصب هزار و پانصدی سرفراز گشت به شیخ حسن پسر شیخ بها است که از آوان طفولیت تا امروز همیشه
در ملازمت و خدمت من بود و در ایام شاهزادگی بختاب مقرر بجانی سر بلندی داشت در خدمت بسیار حجت و چالاک بود و در شکار با
پیاده در جلوس من با هم می کرد و در قطع می کرد و تفنگ را خوب می اندازد و در جبهه اسبها سر آمد عهد خود دست پدران او هم این عمل را
خوب و زریده بودند بعد از جلوس بنا بر کمال اعتمادی که با او داشتم بخدمت آوردن فرزند ان و متعلقان برادر من و اینال بهر با پیور
فرستادم و بجا نمانان سخنان پست و بلند و نصلح سو و مندر پیغام دادم مقرر بجان این خدمت را چنانچه با نیت در اندک مدتی بتقدیم
رسانید و رفع دغدغه های که در خاطر خانانان و امرا و اجاتا کرده بودند و انموده باز ماند با من برادر من را به صحت و سلامت با کار خانجات
د احوال و اسباب در لاهور آورده بنظر گذرانید و نقیب خان را که از سادات صحیح النسب فردین است و غیاث الدین علی نام دارد و به
سزار و پانصدی سرفراز سلیم پدرم و او را بختاب نقیب خانی اقبال بخشیده بودند در خدمت ایشان قرب و منزلت تمام داشت در
ابتداء جلوس پیش او بعضی مقدمات خوانده بودند بدین تقریب او را خواند مخاطب ساخته میفرمودند و در علم تاریخ و تصحیح اسامی و رجال
نظیر و عدیل خود اندام در شل او مورس و در معمره عالم نیست از ابتداء آن فریش تا امروز احوال ربع مسکون بر ذکر دارد این قسم
حافظه مگر احدی تعالی به کسی که امت کند به شیخ کبیر را که از سلسله حضرت شیخ سلیم است بنا بر شجاعت و مردانگی در ایام شاهزادگی بختاب
شجاعت خانی سرفراز ساخته بودم و در نیو لا به منصب هزار و پانصدی گزیدیم و در بست و هفتم شعبان از پسران اکبر اراج ولد بگو اند اس
عموی را جهمان شکره امر غریب روس داد این بے سعادمان که ابھی رام و بجے رام و شام رام نام داشتند در نهایت بے اعتمادی
بودند با وجودی که از ابھی رام مذکور بے اندام و روس داده بودند و اعراض عین از تقصیرات او نموده بودم چون درین تاریخ بعرض
رسید که این بے سعادت می خواهد که نسا و فرزند ان خود را بے رخصت بوطن روانه سازد و بعد از ان خود نیز فرار نموده براناکه
از ناد و نخوانان این دوده است پناه برد را مد اس و دیگر امرا را چوت را گفتم که اگر از نمایان کسی ضامن شود منصب جاگیر
این بد بختان بر قرار داشته گنایان گذشته را عفو نمایم از غایت شور و غیبتی و بد طینتی آنها بیچکس ضامن نشد با میر الامرا فرمودم
که چون کسی متضمن سلوک و معاش این تیره بختان بشود تا بهر سیدن ضامن می حواله کی از بنده های درگاه باشند امیر الامرا اینها را با بر اسیم خان
کا که در ثانی الحال بختاب دلاور خانی سرفراز گشت و حاکم پسر تالوی منگی که خطاب شنو از خانی داشت سپرد چون آنها خواستند که یراق
از جابلان و در مقام مانعت در آمده پاس مراتب ادب نگاه داشتند و اتفاق نوکران خود در مقام عریده و جنگ شدند

و اسمعیلی را بن امیر الامرا اظہار نمود فرمودم کہ آن سید بختان را بجز اسے عمل خودشان باید رسانید امیر الامرا بقصد دفع آنها متوجہ گشت
و شیخ فرید را نیز از عقب فرستادم از ان جماعت دور اجوت کہ یکے شمشر داشت و دیگرے جمہر با میر الامرا رو برو شد ندیکے از طارن
او کہ قلعہ بنام داشت بچہ صردار در آویخت و بزخم جمہر کشتہ شد و اورا نیز بارہ بارہ ساختند و بہ دیگرے کہ شمشر داشت یکی از افغانان
نام از امیر الامرا در آویخت و اورا نابود گردانید و لا در خان جمہر کشتیدہ بر ابھیرام کہ بادوکس دیگر با قائم ساختہ بود متوجہ گشت و بہ یکے
زخم جمہر رسانیدہ از دست آن سہ کس نہ زخم برداشتہ ہما بجا افتاد و چندے از اعدیان و مردم امیر الامرا مقابل شدہ آن خون گرفتہ را
بقتل رسانیدند یکے از راجپوتان شمشر کشتہ بہ شیخ فرید متوجہ گشت غلام جشی اورو برو شد و آن راجپوت را از پا در آور و این شور و شغل
در سخن دو لہجہ خاص و عام واقع گشت و آن سیاست باعث تنبیہ بسیارے از نا عاقبت اندیشان گردید ابو الحسنی اوزبک بعرض رسانید
کہ اگر این قسم امرے در اوزبکیہ رود بد سلسلہ و قبیلہ آن جماعت را بر می اندازند گفتیم کہ چون این طائفہ رعایت کردہ در سبت یافتہ دالہ بر کار
من اند مراعات ہمان نواختگی می نمایم و مقتضای عدالت نیز آنست کہ بہ تقصیر و جرمیک کس از خلق بسیار مواخذہ نباشد
شیخ حسین جامی کہ امر وزیر مسند در دیشہ جا دار و وزیر میدان در ویش شیرازہ ست پیش از جلوس پششاہ از لاہور بمن نوشتہ بود کہ
در خواب دیدہ ام کہ اولیاد و وزیرگان امر سلطنت را بدان برگزیدہ در گاہ الہی تقویٰ فیض فرمودند بدین لایہ تبشیر بودہ منتظر وقوع این
امر باشند امید دارم کہ بعد از وقوع این امر تقصیرات خواہر زکریا کہ از سلسلہ احراریم است بھفو مقرون گردودہ تماش یک فرجی کہ از
قدیمان این دولت ست و پدر من اورا بخطاب تاج خانی سرفراز ساختہ بودند و منصب دو ہزاری داشت سہ ہزاری عنایت نمودم
و بختہ یک کابلی را کہ ہزار و پانصدی منصب داشت سہ ہزاری کردم بسیار جوان مردانہ کار طلب ست در خدمت عم ہر گوارم میرزا
محمد حکیم قرب و محرمیت تمام داشت ابو القاسم ملکین را کہ از بنو ہامے قدیم پدرم بود بہ منصب ہزار و پانصدی از اصل و اضافہ
سرفراز ساختم و کثرت اولاد و بسیارے فرزندان کم کسی مثل او بودہ باشد سی پسر دارد و دختر اگر برابر نباشد از نصف کم نخواہد
شیخ علاء الدین پیرہ شیخ سلیم را کہ بمن نسبت ہامے قوی داشت بہ خطاب اسلام خان سر بلند گردانیدم و بہ منصب دو ہزاری سرفراز
شدہ داد و در خود سالی با من کلان شدہ بود از من یک سال خرد تر بودہ باشد بسیار جوان مردانہ نیک ذات ست از قوم قبیلہ
خود و جمیع وجوہ اقبال تمام دارد و نامرور از کیفیات بیچ نہ خورده و اخلاص او از من بدرجہ ایست کہ اورا بخطاب فرزندے سرفراز
ساختہ ام و علی اصغر باریہ را کہ در مردانگی و کار طلبی نظیر عدیل خودند اردو پسر سید محمود خان باریہ است کہ از امرای کلان
پدر من بود و خطاب سیف خانی در میان اشال و اقران اقبال بخشیدم بسیار جوان مردانہ نمایان ست ہمیشہ در شکار ہا و جایا

کہ چند سے از متمدن ان ہمراہی بودند یکی از آنها ابو بود هرگز در عمر خود چيزی از کميقات نه خورده است و این معنی را در ایام جوانی ملزم گشته
 عنقریب بر تاج بلند سر فراری خواهد یافت و منصب سه هزاری نیز عنایت نمود. فریدون پسر محمد علی خان بر لاس را که هزاری بود به
 دو هزاری مقرر ساختیم فریدون از اصل زادگاه اوس چغتائی ست خالی از جرات و مردانگی نیست. شیخ بایزید نیز به شیخ سلیم را
 که دو هزاری بود منصب سه هزاری عنایت نمود اول مرتبه کسی که به من شیر داد و الدہ شیخ بایزید بود و اما زیاده از یک روز نیست.
 روزی از بنده تان که عبارت از دانا یان بنودست پرسیدم که اگر گفتاهای دین شما بر فرد آمدن ذات مقدس حق تعالی ست
 در ده پیکر مختلف بطریق حلول آن خود نزد ارباب عقل مردودست و این مقصد لازم دارد که واجب تعالی که مجرّد از جمیع تعینات ست
 صاحب طول و عرض و عمق بوده باشد و اگر مراد ظهور نور الهی ست درین اجسام آن خود در همه موجودات مساوی ست و باین ده پیکر
 مختص نیست و اگر مراد اثبات صفتی از صفات الهی ست درین صورت هم تخصیص درست نه زیرا که در هر دین داین صا جان معجز است
 و کرامات هستند که از دیگر مردان زمان خود بدانش و فراست ممتاز بوده اند بعد از گفت و شنود بسیار و رد و بدل بشمار بخدائی خدا
 منزله از جسم و چون و چگونه گفتند و گفتند که چون اندیشه ما در ادراک ذات مجرد ناقص ست بے وسیله صورت راه به معرفت
 اوستی بریم و این ده پیکر را وسیله شناخت و معرفت خود ساخته ایم پس گفتم این پیکر ها کی شمار او وسیله مقصود به معبود تواند بودند
 پدر من در اکثر اوقات با دانا یان هر دین و مذہب صحبت میداشتند خصوصاً پانده تان و دانا یان هند و با آنکه امی بودند از کثرت
 مجالست با دانا یان و ارباب فضل در گفتگو با چنان ظاہر میشد که هیچ کس پے بامی بودن ایشان نمی برد و بد قافی نظم و شعر چنان
 میرسیدند که مافوق بران تصور نبود حلیه مبارک ایشان در قد مجد و وسط بلند بالاسی را داشتند و گندم گون چشم و ابرو سیاه
 بودند ملاحت ایشان بر صحبت زیادتی داشت و شیر اندام و کشاده سینہ و دست و بازو ها دراز و بر پره بینی چپ خالی گوشتین
 داشتند بغایت خوش نما بر ابر نیم نخ و میانہ جمعی که در علم قیافه صاحب مهارت بودند این خال را علامت دولتہای عظیم و اقبال
 جسم میداشتند و از مبارک ایشان نہایت بلند بود و در تکلم و بیان نمکی خاص داشتند و در اوضاع و اطوار مناسبته باهل عالم نداشتند
 فرایندی از ایشان هویدا بودند

هم بزرگی در حب هم بادشاهی در لب	کو سلیمان تار و انگشتش کند انگشتری
بعد سه ماه از تولد من همشیره ام شاهزاده خانم از شکم یکے از خواصان تولد یافت و اور ابو الدہ خود در مکریم مکانے سپردند بعد از دو پسرے هم از یکے از خواصان و خدمتگاران متولد گردید اور شاه مراد نام گردانیدند چون تولد او در کوہستان فتح پور رو سے داده بود	

اور اپاہری مخاطب بسا خند در دقیکہ والد بزرگوارم اور ابہ تسخیر دکن فرستادہ بودند بواسطہ صاحبیت ناخسان افراط شراب را
 بحدے رسانید کہ در سن سی سالگی در نواحی جالنا پور از ولایت برار بر حمت حق پیوست حلیہ او سبز رنگ لاغر اندام قدش بد زاری
 مائل تکلیف و وفار از او ضاعش ظاهر و شجاعت و مردانگی از اطوارش باہر شد در شب چہارشنبہ دہم جمادی الاول ۹۹۹ھ بمقام
 از خواہی دیگر پسر بر وجود آمد اوراد انیال نام نہاد چون تولد او در اجیر در خانہ یکے از مجاوران آستانہ متبرکہ خواہر بزرگوار خواہ
 معین الدین چشتی کہ شیخ و انیال نام داشت وقوع یافت بہمان مناسبت بد انیال نو سو گشت بعد از فوت برادر م شاہ مراد
 در او آخر عمر اور ابہ تسخیر دکن فرستادند و خود دہم از عقب متوجہ گشتند در ایامے کہ والد بزرگوارم قلعہ اسیر را محاصرہ داشتند باجمعی
 کثیر از امرایان مثل خانخانان و اولاد او و میرزا یوسف خان و دیگر سرداران قلعہ احمد نگر در قبل داشت تقارن آنکہ قلعہ اسیر مفتوح
 گشت احمد نگر نیز تبرہن او و دولت قاسمہ درآمد بعد از آنکہ حضرت عرش آشیانے بدولت و سعادت و نصرت از برہان پور
 بمصوب دار الخلافت نصرت فرمودند آن ولایت را بد انیال دادہ اور ابہ ضبط و ربط آن محال گذاشتند او نیز بسنت ناپسندیدہ
 برادر خود شاہ مراد عمل نمود در اندک مدت در سن سی و سہ سالگی بہین افراط شراب در گذشت مردنش بد طورے شدہ بہ تفنگ
 و شکارے کہ بہ تفنگ کنند میل تمام داشت یکی از تفنگدارے خود را یکہ و جنازہ نام نہادہ بود و این بیت را خود گفتہ فرمود کہ ہر ان
 نقش کنند ۵

از شوق شکارے تو شور جان ترو تازہ	برہر کہ خورد تیر تو یکہ و جنازہ
----------------------------------	---------------------------------

بعد از آنکہ شراب خوردنش بحد افراط کشید و انہی بخدمت پدرم معروض گشت فرامین عقاب آئینہ باسم خانخانان صادر گردید و
 او بالفور در صدد منع شدہ خبرداران گذاشت کہ بواسطہ از احوال او با خبر باشند چون راہ شراب بردن بالکلیہ مسدود شد و
 بہ بعضی خادگان نزد یکہ ابرام بلکہ زاری کردن آغاز نہاد و گفت بخت من بہر روش کہ ممکن باشد شراب می آوردہ باشند بمرشد
 قلی تفنگچی کہ راہ خدمت نزدیک داشت فرمود کہ در بہین تفنگ یکہ و جنازہ شراب انداختہ بیار آن بے سعادت بامید رعایت مرگب
 این امر شدہ عرق و آتش را در ان تفنگ کہ مدتہا بہ باروت دبوئے آن پرورش یافته بود انداختہ آورد و رنگ آہن نیز کہ از تیزی
 عرق تحلیل پذیرفتہ بود با دہمین گشت مجملًا خوردن ہمان بود و افتادن ہمان ۵

کسی باید کہ فاسے بدنہ گیرد	و گر گیرد براے خود بگیرد
----------------------------	--------------------------

دانیال جو ان خوش قدے بود بغایت خوش ترکیب و نمایان نفیل و اسب میل تمام داشت محال بود کہ پیش کسے اسب و

وفیل خوب بشنود کہ دایم دوازده دیگر دو بہ نغمہ ہندی مائل بود گا ہے بزبان اہل ہند و باصطلاح ایشان شعرے میگفت بدنبودی و بعد از تولد ایشان دانیال از بنی بی دولت شاد دخترے متولد گشت شکر النساء یکم نام نہادند چون در دامن تربیت والد بزرگوارم پرورش یافت بسیار خوب برآمد نیک فائے و رحم معہوم خلایق فطری و جلی اوست از ایام طفلی و خرد سالی تا حال در محبت من بے اختیار است این علاقہ در میان کم خواہری و برادری خواہد بود در طفلی اول مرتبہ چنانچہ عادت ست کہ سینہ اطفال را می فشارند و قطرہ شیرے از آن ظاہر میشود سینہ خواہرم را فشار دند قطرہ شیرے برآمد حضرت والد بزرگوارم فرمودند کہ بابا این شیر را بنحو زمانہ در حقیقت این خواہر تو بجای مادر تو ہم باشد عالم السراپردہ اناست کہ از ان روز باز کہ آن قطرہ شیر را نوشیدہ ام با علاقہ خواہری مہری کہ فرزند ان را بابا داران میباشد آن مہر را در خود ادراک می نمایم و بعد از چندے دخترے دیگر ہم از بنی بی دولت شادند کہ در عالم وجود آمد بہ آرام بانو یکم سہمی کردند مرا جش فی الجملہ بگری و تنہی مائل ست پدرم اورا بسیار دوست میداشتند چنانچہ اکثر بے ادبیہاے اورا بشرح ادب بر میداشتند و در نظر مبارک ایشان از رغایت محبت بدنی نمود مگر راسر فرار ساختہ می فرمودند کہ بابا بجبت خاطر من باین خواہر خود کہ بعزت ہند و ان لادہ من ست یعنی عزیز پرورده بعد از من بیاید بر دشتے سلوک کنی کہ من با و میکنم تا ز اورا بر داشتہ بے ادبیہا دشوخی ہاے اورا بگذرانی او صفات حمیدہ والد بزرگوارم از حد توصیف و اندازہ تعریف افزونست اگر کتا بہادر اخلاق پسندیدہ ایشان تالیف یابد بے شائبہ تکلف و قطع نظر از مراتب پدرے و فرزندے اندکے از بسیار آن گفتہ نیاید با وجود سلطنت و چین خزائن و دفاین بیرون از اندازہ حساب و قیاس و فیضان خلی و اسپان تازی یکسر مودر در گاہ آئی از پایہ فردنی قدم فرما ناہادہ خود را کترین مخلوقے از مخلوقات میداند و از یاد حق لحظہ غافل نبودند

ارباب مل مختلفہ را در دست آباد دولت بے بدلیش جا بخلات سایر ولایات عالم کہ شیعہ را بغیر از ایران و سنی را در روم و ہند و شافعی و توراتان جانبست چنانچہ در وایرہ وسیع انقصاے رحمت انزدی جمیع طوائف دارباب مل را جاست بقضائے آنکہ سایہ بیاید کہ بر تو ذات باشد در مالک محروسہ اش کہ ہر حدے بہ کنار دیہاے شور نشی گشتہ ارباب ملتاے مختلف و حقیقت ہاے صحیح و ناقص را جا بودہ راہ تعرض ببتہ گشتہ سنی با شیعہ در یک مسجد و فرنگی با یہودی در یک کلیسا طرق عبادت می سپردند و صلح کل شیوہ مقرر ایشان بود	دائیم ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ حال	مید از نغمہ چشم دل جانب یار
بایکان و خوبان ہر طائفہ و ہر دین و آئین محبت می داشتند و بہر حالت و نمیدگی بہر کدام اتفاقات میفرمودند شبہاے ایشان بہ بیدار میگذاشت در روز ہا بسیار کم خواب بودند چنانچہ مدت خواب ایشان در شبانروزے از یک نیم پیر زیادہ نبود و بیداری شبہا را		

بازیافتی از عمر میدانستند شجاعت و دلیری و دلاوری ایشان بغایتی بود که بر فیلمان مست سرکش سواری میفرمودند و بعضی فیلمان خوبی را که ماده خود را نزد خود نمی گذاشتند یا آنکه هر چند فیل بد خو باشد تعرض بماده فیل و فیلبان نمیرسانند در حالتی که فیلبانان ماده فیل را کشته باشند و او را نزد خود نگذارند در قید اطاعت در می آوردند و بر دیوارهای درختی که برگذران فیل مصادرات کشته از قید اطاعت آن برآمده میبود و از پهلوی آن دیوار یا درخت میگذشت تکیه بر طعنه میزدند و خود را بر پشت او می انداختند و بجزر و سوار شدن او را بقید ضبط در آورده و رام می نمودند مگر رانمغنی مشاهده شد و در سن چهارده سالگی بر تخت سلطنت جلوس فرمودند و بهیوی کافر که حکام افغان منصوب ساخته او بودند بعد از آنکه حضرت جنت آشیانے ورود را مخالفت دہلی شہنشاہ شدند جمعیت شکر فرہم آورده با فیلبانان کہ در ان ایام سچ یک از حکام عرصہ ہندوستان را بنمود متوجہ دہلی گشت قبل از وقوع این قضیہ حضرت جنت آشیانے ایشان را بجهت دفع بعضی از افغانان دہلی کوہ پنجاب تعیین فرمودہ بودند چون مصراع کہ ہم بیان حال و ہم تاریخ رحلت و انتقال ستع

ہمایون بادشاہ از بام افتاد

قرین حال ایشان گشت و این خبر بواسطہ نظر جوئے بہ پدرم رسید بیرم خان اتالیق بود امرایانے را کہ در ان صوبہ بانخدمت حاضر بودند جمع ساخته در ساعت سید ایشان را در برگزینہ کلاں و از مضافات لاہور بر تخت سلطنت نشاندند ہیون چون بجوالی دہلی رسید تری بیگ خان و جمعی کثیر کہ در دہلی حاضر بودند جمعیت نمودند و در مقابلہ او صف آرا گشتند چون اسباب مقابلہ و مجادلہ دست فرہم داد لشکر ہارہم آویختند بعد از کوشش و کشش بسیار شکست بر تری بیگ خان و مغلان افتادہ فوج ظلمت بر افواج نور غلبہ کرد

ہمہ کار و بیکار و رزم اندر دیست | کہ دانند کہ فرجام فیروز کیست | از خون دلیران و گرد سپاہ | از زمین لعل گون شد ہو اشید سپاہ
تری بیگ خان با شکست یا قہار راہ اردوے والد بزرگوارم پیش گرفتند چون بیرم خان با دوسو فراسجہ داشت اورا بہ بہانہ شکست و قصص در جنگ مخاطب ساخته کارش بانجم رسانید دیگر بارہ بنا بر غرور سے کہ از وقوع این فتح در دماغ آن کافر ملعون جا کرده بود با جمعیت و فیلمان خود از دہلی برآمدہ متوجہ پیش گشت و رایات جلال حضرت عرش آشیانے از کلاں و بقصد دفع او توجہ فرمودند در حوالی بانی پت اجتماع فوج نور و ظلمت دست داد و در روز پنجشنبہ دوم محرم سنہ نہ صد و شصت و چہار مقابلہ و مقابلہ رد سے واد فوج ہیوسی ہزار سوار دلاور خلی بود و غازیان لشکر منصور زیادہ از چہار پنجہزار بودند در ان روز ہیو بر فیل ہوائے نام سوار بودند ناگاہ تیرے بر چشم آن کافر رسیدہ از پس سر او سر برد کرد لشکر او این حالت را مشاہدہ کردہ ہر بیت یافتند اتفاقاً شاہ قلی خان محرم با چندے از دلاوران نفیلی کہ ہیو بر بالاسے اوزخی بود رسیدند میخواستند کہ فیلبان را بہ تیرہ زنند فریاد بر آورد کہ مرا نہ کشید کہ ہیو بر بالاسے این فیل ست در حال اورا بہمان ہیئت مجموعے

نزد حضرت عرش آشیانه آورند میرم خان عرض کرد که مناسب آنست که حضرت بدست مبارک خود تنگی برین کافر بزنند تا ثواب غزایانته
در طعنه فرمایند غازی جز داسم مبارک گرد و فرمودند که من اورا قبل ازین پاره پاره کرده ام و بیان میکنند که در کابل روزی پیش خواجه
عبد الصمد شیرین قلم شقی تصویر میکردم هورن در قلم من درآمد که اجزای او از یکدیگر جدا و متفرق بود یکی از نزدیکان پرسید که صورت کبست
بر زبان من رفت که صورت مهبوست دست خود را آلوده بخون او ساخته به یکی از خدمتکاران فرمودند که گردن او را بزنند از کشتهای
لشکر مغلوب پنج هزار به شمار درآمد سواست آنکه در اطراف وجانب افتاده باشند به دیگر از کارهای نمایان آنحضرت فتح گجرات وایلغار است
که دران راه فرموده اند در وقتی که میرزا ابراهیم حسین و محمد حسین میرزا و شاه میرزا ازین دولت روگردان شده بطریق گجرات رفته بودند و
تمام امرای گجرات و قنده طلبان آنجا و متفق گشته قلعه احمد آباد را که میرزا عزیز کوکا با فوج قاهره در آنجا بود در قیل داشتند حضرت عرش
آشیانه بنا بر اضطرار به کجی الکا و الدله میرزا اشارتیه داشت با جمعی باو شاهانه بے توقفت از دار الخلافت فتح پور متوجه گجرات
میکردند این نوع راه دور دراز را که بدو ماه قطع باید نمود در عرض نه روز گاه به سواری اسب و گاه به سواری شتر و کھو و بھل سطر فرموده خود را
بسرطیه رسانیدند چون بتاریخ پنجم جمادی الاولی ۹۸۵ هجری قمری و ششاد بجوالی لشکر غنیمت میرسند از دو تنخواه بان کنکاش می پرسند بعضی میگویند
که شیخون به لشکر غنیمت باید نزد حضرت میفرمایند که شیخون کار بیدلان و شیوه فریب کاران ست در حال بنواختن تقاره و انداختن سون
حکم میفرمایند چون بدریاسه سابر می رسیدند فرمودند که مردم از آب به ترتیب بگذرند محمد حسین میرزا از غلغلہ گذشتن افواج قاهره
مضطرب گردید خود بقراولی بری آید سبحان قلی ترک هم ازین جانب باخیله اردو دران بکناره دریا تفحص حال غنیمت بنیاید میرزا انجماعت
رامی بند و می پرسد که این چه فوج ست سبحان قلی ترک میگوید که جلال الدین اکبر بادشاه و فوج اوست آن بخت برگشته یعنی راقبول
نمیکند و میگوید که جاسوسان من چهارده روز پیش ازین بادشاه را در پنجور دیده آمده اند ظاهراً تو دروغ میگوئی سبحان قلی گفت امروز
نه روز ست که حضرت از پنجور به ایلغار رسیدند میرزا گفت که فیلان چه طور رسیده باشند سبحان قلی جواب داد که چه احتیاج بقیلان بود
اینچنین جوانان و بهادران سنگ شگاف بهتر از فیلان نامی دست رسیده اند که حالا حقیقت دعوی گری و سرکشی معلوم خواهد شد
میرزا از شنیدن این سخن پاره از جازقه متوجه ترتیب افواج میگردد و حضرت آنقدر از توقف میفرمایند که فرادلان خبر میرسانند که غنیمت
در سلج پوشی ست بعد از آن متوجه میگردد و هر چند کس میفرستند که خان اعظم از پیش برآیند او ایستادگی می نماید و میگوید که غنیمت در
تا رسیدن لشکر گجرات از درون قلعه درین طرف آب باید بود حضرت فرمودند که ما همیشه خصوصاً درین سفر دیویش اعتماد بر تائید
ایزدی نموده ایم اگر نظر بر سلسله ظاهر بود و اینچنین جریده بایلغار نمی آیدیم اکنون که غنیمت متوجه جنگ ست استادن الاق نیست این

سخن گفته توکل فطری را سپر خود ساخته با مخصوصی چنانکه در طرح بهر گمانی مقرر شده بودند در این دریا سپ انداختند با آنکه گمان پایاب نبود به سلامت عبور فرمودند حضرت دو بلغم خود را می طلبیدند و در دریا اضطراب آوردن دو بلغم را پیش روی می انداختند و مخصوصاً آن یعنی راجه شگون خوب نیکی را حضرت در حال میفرمایند که شگون بسیار خوب شد چرا که پیش روی ما کشاده گشت درین اثنا که میرزا به نخت برگشته صفها آراسته بجنگ ولی نعمت خود ببردن می آید

بادلی نعمت ابر برون آئی | اگر سپهری که سزگون آئی

خان اعظم را مطلق گمان آن نبود که باین تیزی و جلدی آنحضرت سایه رحمت باین حدود نخواهند انداخت هر کس که خبر آمدن آنحضرت میداد اصلاً قبول نمیکرد اما آنکه بقراین و دلائل آمدن آنحضرت خاطر نشان او شد لشکر گجرات را آراسته مستعد برآمدن گردید مقدار این حال آصف خان نیز خبری باو میرساند پیش از برآمدن فوج از قلعه لشکر غنیم از میان درختان نمودار مشرف حضرت تائب از دزدی را دست او بر همت خود ساخته روان شدند محمد قلی خان تو قنای و تردی خان دیوانه با جمعی از بهادران پیشتر رفته باندک تردد جلو گردانیدند حضرت به راجه بگو انداخته میفرمایند که غنیم بشمارست و مردم باندک باید که همه یکدیگر و یکدیگر گشته بر غنیم حمله آورند که غنیم که مشت بسته کارگر از پنجه کشاده است این سخن گفته دینما آخته بافرایان خود غنقله احمد اکبر و یامعین را بلند آوازه ساخته می تازند

به پرید پوش زمانه ز جوشش | بدرید گوش سپهر از خروش

بر انظار و جو انظار بادشاهی و جمعی از بهادران قول رسیده داد و دلاوری دادند و کبائی که از قسم آتشبازی ست هم از لشکر غنیم در گرفته در ز قوم زاری می پیچید و آچنان شور می اندازد که قبل نا می غنیم در حرکت آمده باعث برهم خوردگی لشکر غنیم میگردد درین اثنا فوج قول رسیده محمد حسین میرزا و جمعی را که باو در زد و خورد بودند برداشتند و دلاوران لشکر فیروزی اثر تردیات نمایان بتقدیم رسانیدند آن سنگ درباری و در نظر آنحضرت بر غنیم نمود غالب آمد و را کبود اسل کچو ایه جان نثار می کرد و محمد وفا که از خانزادان این دولت بود و دادرمانی داده زخمی از اسب افتاد بعبایت خاق بنده نواز و به محض همت و اقبال شهنشاه سرفراز جمیعت غنیم از هم متفرق گشته شکست بر احوال آنها راه یافت بشکست این فتح عظیم روی نیاز بدرگاه کریم کار ساز نهاده بوزم شکر گذاری قیام و اقدام می نمایند درین اثنا که از کلا توانان بعض میرساند که سیف خان کوکلتاش نقد حیات نثار دولت خواهی نمود و بعد تحقیق ظاهر شد که در حالتی که محمد حسین میرزا با چندی از او باش بر فوج قول می تازد سیف خان بحسب اتفاق باو بر بخورد و دادرمانی داده شهید میشو و میرزا نیز از دست بهادران قول زخمی میشود و کوکلتاش مذکور برادر گلان زین خان کو که است

از غرائب احوال آنکه یک روز پیش ازین جنگ دقتیکه حضرت عرش آشیانه بطعام میل میفرمودند از هزاره که داناے علم شانه مینی بود می پرسند که فتح از کدام طرف است میگوید که از جانب شماست اما بکے از امرای این لشکر شبید خواهد شد در همان اثنا سیف خان کو که عرض میکند که کاشکے این سعادت نصیب من شود

بسا فای که از ما آنچه برخاست | چو اختر میگذشت آن فال شد راست

القصه میرزا محمد حسین عنان بگردانید و پای اسپش در زقوم زاری بند شده از اسپ می افتد گداغلی نام از یکم هاس باوشاهی با و بر میخورد و او را در پیش اسپ خود سوار کرده بلازمت حضرت می آورد چون دوسه کس دعوی شرکت گرفتن او میکنند حضرت از او می پرسند ترا که گرفت میگوید که ملک بادشاه و دست او را که از عقب بسته بود میفرمایند که از پیش به بندند درین اثنا آب می طلبد فرحت خان که از غلامان معتمد بود هر دو دست خود را بر سر او نیزند حضرت با و اعتراض فرموده آب خاصه می طلبند و او را سیراب عنایت میسازند تا این زمان میرزا غریز کو که و لشکر درون قلعه بر نیامده بودند حضرت بعد از گرفتاری میرزا محمد حسین آهسته آهسته شوجه شهر احمد آباد میشوند میرزا را برای راس لشکر را مقرر که از عمد هاس را چوتان بود می سپارند که بر قیل انداخته همراه آورد درین اثنا اختیار الملک که یکی از سرداران معتبر گجراتیان بود با فوجی قریب به پنجاه کس نمایان میگردد از نمودار گشتن این فوج اضطراب تمام مردم بادشاهی بهم رسید حضرت به مقتضای شجاعت جلی و فطرت اصلی حکم نمود اخجن نقاره میفرمایند و شجاعت خان و راجه بھگو اندکس و چند از بند با پیشتر تاخته فوج مذکور بر روی اند از ند بلا حفظ آنکه مبادا فوج غنیم محمد حسین میرزا را بدست آورند مردم راسے سنگ گھلج و تجویر راجه مذکور میرزا را از تن جدا میسازند پدرم اصلا بکشتن او راضی نبودند و فوج اختیار الملک نیز از بیم پاشید و اسپ او را در زقوم زاری می اندازد و سهراب بیگ ترکمان سر او را بریده می آورد و محض کرم و عنایت ایردی این نوع فحی باندک مایه مردم روے داد و همچنین فتح ولایت بنگاله و گرفتار فلاح مشهور و معروف هندوستان مثل قلعه چور در تھنبور و تسخیر ولایت خاندیس و گرفتار قلعه اسیر و دیگر ولایات که به سعی افواج قاهره بھرف اولیاسے دولت درآمده است از حساب دشمار بیرون است اگر به تفصیل مذکور گردد سخن دراز میشود و در محاربه چور جمل را که سردار مردم قلعه بود بدست خود بتفنگ زده اند در تفنگ اندازی نظیر و عدیل خودند اشتند بهمن تفنگ که جمل را زده اند سگر ام نام دارد و از تفنگهای نادر در زگارست قریب سه چهار هزار جانور پرند و چنده زده باشند من بهم در تفنگ انداختن شاگرد رشید ایشان میتوانم بود از جمیع شکارها به شکارے که از تفنگ زده شود طبیعت را خبست در یک روز شترده آهورا به تفنگ زده ام از ریاضاتے که والد بزرگوارم میکشیده ام

یکی ترک خدای حیوانی بود که در تمام سال سه ماه گوشت میل میفرموده اند و نه ماه دیگر به طعام صوفیانه قناعت میکردند و مطلق به قتل و ذبح حیوانات راضی نبودند و در ایام فرخنده فرجام ایشان در بسیار از روزها و ماهها کشتن حیوانات منع عام بود تفصیل ایام و شهر که مرکب خورون گوشت نمی شدند در اکبرنامه داخل است و همان تاریخ که اعتمادالدوله برادر یوان ساختن خدمت دیوانی بیوتات را بمغیرالملک فرمود مغیرالملک از سادات باخترست در ایام والدین بر گوارم بمشرفی که که آقاخانه قیام و اقدام می نمود در یک روز از روزهای ایام جلوس صد کس از بندهای اکبری و جهانگیری بربادتی منصب و جاگیر سرفراز گشتند و در عید رمضان چون اول عید بود از جلوس همایون من یعیدگاه برآمد کثرت عظمی شده بود به نماز عید قیام نموده و از هم شکر و سپاس ایزدی بجا آورده متوجه دولت شدم به مقصد اسکانک

از خوان بادشاهان نعمت رسد گدارا

فرمودم که یاره زهر صرف تصدقات و خیرات نمایند از انجمله چند لک دالم حواله دوست محمد شد که بفقرا و ارباب احتیاج قسمت کند و بمیر جمال الدین حسین انجو و میران صدر جهان و میر محمد رضا سبزواری به هر یک یک لک دالم داده شد که در اطراف شهر خیرات کنند و پنج هزار روپیه به درویشان شیخ محمد حسین جامی فرستادم و حکم فرمودم که هر روز یکی از منصب داران پنجاه هزار دالم به فقرامیداده باشند قبضه شمشیر مرصع به خانانان فرستاده شد بمیر جمال الدین حسین انجو را به منصب سه هزاری سر بلند ساختن بدستور سابق صدرت میران صدر جهان مفوض گردید و بجای که که از کوکها به پدر من ست فرمودم که در محل عورات مستحق را بجهت دادن زمین در نظر بنظر میگردانید باشد زاهد خان ولد محمد صادق خان را که هزار دیناری بود و دو هزاری ساختن بهر کس فیله یا اسب به رحمت شده و رسم شده بود که نقیبان و میران خوران از آنکس جلوانه گویان مبلغی میگردند فرمودم که آن زر را از سرکار بدهند تا مردم از طلب و خواست این گروه خلاص شوند در همین روزها سالیان از برهانپور رسید و اسپان و فیلان برادر مرحوم دانیال را بنظر در آورد از جمله فیلان که آورده بود یکی مست است نام داشت در نظر خوش درآمد و نور گنج نام نهادم و عجب خیرے درین فیل مشاهده شد بر هر دو طرف گوشه اش برابر بند و آنه کوچکی بدرآمده است و آنچنانکه آب در ایام منته از فیلان میچکد از آنها بر می آید و تخمین بر بالاسه پیشانی بیشتر برآمدگی دارد که باین کلاسه در فیلان دیگر دیده نشده خیلی خوشنما و معیب بنظر در می آید و تسبیحی از او بر نذر زنده خورم غایت کردم امید آنکه بختار سلطان صوری و معنوی برسد و چون زکوة ممالک محروسه را که حاصل آن از کرد و رها میگذشت معاف نموده بودم سایر جهات کابل را نیز که از بلاد مقرر راه هندوستان است و یک کرد و رست دسه لک دالم جمع آن میشد بخشیدم ازین دودلایت که یک کابل و دیگری قندھار

ن

از سالیان

باشد هر سال مبلغی که بعلت زکوة گرفته میشد بلکه عدد حاصل آنجا همین زکوة بود این رسم قدیم را ازین دو محل برداشتم و از غیر نفی کلی
در قاضی تمام باطل ایران و لوران عالم گشت به جاگیر آصف خان که در صوبه بهار بود بهار بهار محبت شد و آصف خان را فرمودم
که در صوبه پنجاب جاگیر تنجو او بدهد چون بعضی رسید که استغنی کلی در جاگیر آصف خان باقی مانده است و حال آنکه حکم تغییر شد و معمول آن تغیر
است فرمودم که یک لک روپیة از خزانه را در آن روز باقی را از باز بهادر بنا لک شریفه باز یافت نمایند به شریف آملی را به نصب
دو هزار روپا نصیبی از اصل و اضافه فقره دوازدهم بسیار پاکیزه نهاد و خوش نفس است با آنکه از علوم رسمی بهره ندارد اکثر اوقات از در سخنان بلند
و معارف از چند سر بر می زند و لباس فقره بجزید مسافرت بسیار نموده با بسیاری از بزرگان صحبت با داشته تعهدات ارباب تصوف را در
ذکر دارد این معنی قاضی است نه حاله و زمان والد بزرگوارم از لباس فقره درویشی برآمده و مرتبه امارت و سردارے یافته لطفش بگفت
قوی ست روزمره و تکلیش با آنکه از مقدمات عربیت عاری محض ست در غایت نصاحت و پاکیزگی ست و انشای عباراتش نیز خالی
از نمکی نیست از شاه قلی خان محرم در آگره باغی مانده بود چون داشت بدختر منندال میرزا رقیه سلطان ملک که حرم محترم والد بزرگوارم
بود تکفیل کردم فرزند خرم را پدرم بایشان سپرده بودند هزار مرتبه از فرزند زاینده خود او را دوست تر میدارند

جشن اولین نوروز

شب سه شنبه یازدهم ذی قعدة هشتاد و چهارده صبح که محل فیضان نورست حضرت نیر اعظم از برج عت بخانه شرف و خوش حالی خود
که به برج محل باشد انتقال فرمود چون اولین نوروز از جلوس همایون بود فرمودم که ایوانهاے دو تنخانه خاص و عام بدستور زمان والد
بزرگوارم در آتش فیس گرفته آئینه در غایت زیب و زینت بستند و از روز اول نوروز تا نوزدهم درجه محل که روز شرف ست خلایق داد
عیش و کامرانی دادند اهل ساز و نغمه از هر طائفه و هر جماعت جمع بودند لویان رقاص و دلبران هند که به کرشمه دل از فرشته می ربودند
هنگامه مجلس را گرم داشتند فرمودم که هر کس از کیفیات و غیرات آنچه میخواسته باشد بخورد منع و مانعی نباشد

ساقی نور با ده برافروز جام ما

سرب بگو که کار جهان شد بکام ما

در ایام پدرم درین مفعده هرده روز مقرر بود که هر روز یکی از امرای کلان مجلس آراسته پیشکشهای نادر از اقسام جواهر و در صبح آلات
و آتش فیس و دیلان و اسپان سامان نموده آنحضرت را تکلیف آمدن بجالس خود مینمودند و ایشان بنا بر سرفرازی بندگان خود بدان
مجلس قدم رنجه داشته حاضر میشدند پیشکشها را ملاحظه فرموده آنچه خوش می آمد برداشته تمه را به صاحب مجلس می بخشیدند چون خاطر اعلی

رفاقت و آسودگی سپاہی و رعیت بود درین سال پیشکشها را معاف فرمودم مگر قلیل از چندی نزدیکان بنا بر رعایت خاطر
 آنها درجه قبول یافت در همین روزها بسیارے از بندہا بزیادتی منصب سرفرازی یافتند از انجمله دلاور خان افغان را ہزار و
 پانصدی ساختم دیگر راجہ باسور کہ از زمینداران کوہستان پنجاب ست و از زمان شاہزادگی تا حال طریقہ بندگی و اخلاص
 بمن دارد و ہزار و پانصدی منصب داشت سہ ہزار و پانصدی کردم شاہ بیگ خان حاکم قندھار را از اصل و اضافہ بہ منصب
 پنجزاری سرفراز گردانیدم و اسے اسے سنگے کہ از امر اسے راجہ ست بہین منصب سرفرازی یافت و دوازده ہزار روپیہ
 مدد خرج گویان فرمودم کہ بہر اناشکر بدہندہ در آغاز جلوس یکے از اولاد مظفر گجراتی کہ خود را حاکم زادہ آن ولایت میگرفت سر
 شورنش بر آورده اطراف و جوانب شہر احمد آباد را تاخت و تاراج نموده چندے از سرداران شلیم بہادر اوزبک و اسے علی ہٹی
 کہ از جوانان مردانہ و قرار داده آنجا بودند در آن فتنہ بہ شہادت رسیدند آخر الامر راجہ بکر ماجیت و بسیارے از منصب داران را
 یا شش ہفت ہزار سوار آراستہ بہ ملک لشکر گجرات تعین ساختم و مقرر شد کہ چون خاطر از رفع و دفع مفسدان جمع سازد راجہ
 مذکور صاحب صوبہ گجرات باشد قبل ازین کہ قلیچ خان بدان خدمت تعین یافتہ بود متوجہ ملازمت گرد و بعد از رسیدن افواج
 قاہرہ سلک جمعیت مفسدان از یکدیگر پاشید ہر کہ ام بہ جنگی پناہ جستند و آن ولایت بقید ضبط درآمد و خبر این فتح در احسن
 ساعات بسامع جاہ و جلالم رسید درینو لاء عرضداشت فرزند پر دین نظر درآمد کہ رانا تھانہ منڈل را کہ سی چہل کروہے آہستہ
 واقع است گذارنہ فرار نموده و افواج قاہرہ متعاقب او تعین یافتہ اند امید کہ اقبال جاگیر گیری اورا نیست و نا بود گردانندہ
 و روز شرف بسیارے از بندہا اسے بہ رعایتہا و اضافہ اسے منصب سرفرازی یافتند پیشرو خان را کہ از خدمتگاران قدیم
 است و در ملازمت حضرت جنت آشیانے از ولایت آمدہ بود بلکہ از جملہ مردعیست کہ شاہ طہاست ہمراہ ساخته بودند متہ سعاد
 نام داشت چون دار و فہ دہمتہ فراش خانہ والد بزرگوارم بود و درین خدمت نظیر و عدیل خود ندارد و ادرا خطاب پیشرو خانے
 سرفراز ساختہ بودند اگرچہ ملایم طبیعت و قلعچی مشرب ست نظیر بر حقوق خدمت بہ منصب دو ہزاری از اصل و اضافہ ممتاز گردانیدم

گرچہ جنین خسرو در وسط سال اول جلوس

خسرو را بنا بر جو اینہا دغورے کہ جوانان را ایما شد و کم تجربگی و نا عاقبت اندیشی مصاحبان نا جنس خیالات فاسد
 بخاطر راہ یافتہ بود تخصیص در ایام بیماری والد بزرگوارم کہ بفسد کوتاہ اندیشان بنا بر کثرت جرایم و تقصیرانے کہ از ایشان بوقوع
 آمد

آمده بود و از عفو و اغماض نا امید محض بود و بخاطر گذراندن آنکه او دوست آذینری ساخته امور سلطنت را از پیش خسر و گیرنده از شمعنی غافل که امور سلطنت و جهان بینی امر نیست که به سعی ناقص عقلی چند انتظام پذیر و خاق داد و از تا کار شایسته این امر عظیم تقدیر رفیع ایشان دانند و این خلعت را بر تاجت قابلیت چه کس راست آورد

زدارنده توان شد بخت را | نشاید خرید افسردخت را | سرے را که حق تاج پرور نمود | نشاید از و تاج و دولت ربود
 چون خیالات فاسد مفسدان و کونه اندیشان بغیر از دولت و پشیمانی نتیجه ندارد امور سلطنت باین نیازمند درگاه الهی قرار گرفت
 بهمواره خسر و را گرفته خاطر و متوحش می یافتیم هر چند در مقام غایت و شفقت شده خواستم که بعضی تفرقا و دغدغه ها از خاطر او دور سازم
 قائده بران مرتب نه گشت تا آنکه به کنکاش جمعی از بخت برگشتگان در شب یکشنبه به شتم ذمی محمد سنده مذکور بعد از گذشتن دو گھڑی زیارت
 روضه منوره حضرت عرش آشیانه را ند که رساخته سه صد و پنجاه سوارے که با و متفق بودند از درون قلعه آگره برآمده متوجه میگرد و بعد
 از روان شدن او باندک زمانه یکے از چراغچیان که با وزیر الملک آشنا بوده خبر میرساند که خسر در گریخت و وزیر الملک او را همراه گرفته
 پیش امیر الامرای آورد چون او این خبر را تحقیق می نماید مضطربانه بدر بار محل آمده یکے از خوابه سرایان را می گوید که دعای من برسان
 و بگو که عرض ضروری دارم حضرت بیرون تشریف آورند چون در خیال من این امر در نیامده بود گمان بروم که از جانب دکن یا گجرات
 خبر رسیده باشد بعد از بیرون آمدن ظاهر شد که ماجرا چنین است گفتیم چه باید کرد خود سوار شده متوجه گردیم یا خرم را بفرستیم امیر الامرا
 عرض کرد که اگر حکم شود من بروم فرمود که چنین باشد بعد از آن معروض داشت که اگر به نصیحت برنگرد و دست به سلاح کند چه باید کرد
 گفته شد که اگر بهیچک براه راست در نیاید آنچه از دست تو آید تفصیر مکن سلطنت خویش و فرزند بر نمی ناید

که پاشاه خویشے ندارد که

چون این سخنان و دیگر مقدمات گفته او را مرخص ساختم بخاطر رسید که خسر و از و آزدگی تمام دارد و بنا بر قرب و دسرتی که داشت
 محسود امثال و اقربان است مبادا که نفاق در حق او اندیشد و در افعالی سازد و معر الملک را فرمودم که رفته او را بازگرداند و شیخ
 فرید بخشی بیگی را بدین خدمت تعیین نموده حکم کردم که جمیع منصبه اراکان و اعدیائے که در پاس اند بهمر اجماع او متوجه شوند و اتهام خان
 کو تو ال بغراولی و خبر گیری مقرر گشت و با خود قرار دادیم که بقضای سبجانی چون روز شود خود نیز متوجه گردیم و معر الملک امیر الامرا را آرد
 چون در همین روز با احمد بیگ خان و دوست محمد خان پکا دل مرخص گشته بودند و در حوالی سکندره که بر سر راه خسر بود منزل داشتند
 بعد از رسیدن خسر و در آن نواحی با چندے از دیر هاسے خود برآمده متوجه ملازمت گردیدند و خبر رسانیدند که خسر و راه پنجاب

پیش گرفته بایلینا میرود بخاطر گذشت که مبادا راه را چپ زده بجانب دیگر رود چون راجه مان سنگه خاوی او درنگاله بود بخاطر اکثر نبرد
درگاه میرسد که بان جانب توجه خواهد گشت بهر طرف کسان فرستاده شخص شد که به پنجاب میرود درین اثنا صبح طلوع گشت
تکیه بر کرم و عنایت الله تعالی نموده بغریت دست سوار شده و مقصد پیچ چیر و بیکس ناشده متوجه گردیدم

لی آزا که اندوه هست در پی | نمی داند که ره چون میکند ط | ای داند که افتد پیش و راند | اندامه با که آید با که ماند

چون بردفقه متبرکه والد بزرگوارم که در سه کروسه شرواق ست رسیده استمد او بهمت از روحانیت آنحضرت می نمودم مقارن آن
حال میرزا حسن پسر میرزا شاه رخ را که اراده همراهی خسرو داشت گرفته آوردند چون پیش نمودم نداشت منکر شد فرمودم تا دست
او را بسته بر فیل سوار گردان اول شگون بود که به برکت و توجه و امیداد آنحضرت بطور آید چون نیم روز شد وینا اگر می تمام
بهر سائید لحظه در سایه درخت توقف نموده بخان اعظم گفتیم که هرگاه ما را باین امنیت خاطر این حال بوده باشد که متدا و فیون را که
در اول روز بایست خود را تا حال خورده باشم و بیکس بیاد داده باشد حال آن بے سعادت ازین قیاس باید کرد آزار سه که
داشتم ازین عمر بود که فرزند بموجب و بے غنیمت خشم شد اگر سعی بدست آوردن او نه نمایم مفسدان دقته اندیشان را دستگیرای بهم
خو اید رسیده یا او سر خود گرفته با وزیر یا قریبانش خواهد رفت و ازین مخرجت بدین دولت راه خواهد یافت بنا برین مقدمات بدست
آوردن او را پیش نهاد بهمت ساخته بعد از اندک آسایشی از پرگنه تهر که در میست کروسه آگره واقع ست دوسه کرده گذشته در موضع
از مواضع پرگنه مذکور که تالابے داشت نزول نمودم به خسرو چون به متفره میرسد کسین یک بختی که از رعایت یافتن سکه والد
بزرگوارم بود و به قصد ملازمت من از کابل می آمد بر میخورد چون طبع بدخشان به فتنه و آشوب پیراسته است انمعنی را از خدا خواسته
تا دویست سی صد از ایماقات بدخشان که همراه او بوده اند را بهر دپه سالار او میگردد و در راه هر کس که از پیش می آید تا راج محموده
اسب و اسباب او را میگیرند سوداگران و راهگذری مال شان لجه و تا راج این مفسدان بود بهر جا که میرسد نزن و فرزند
مردم از آسبب آن فاسقان این بودند خسرو و چشم خود می دید که بر ملک موروثی آباد اجداد او چه قسم ستمی می رود از دیدن
انفال ناشایسته این بد بختان در سلسله هزار بار مرگ را آرزو میکرد غایتا غیر از مدار او اسبابین سگان چاره نداشت اگر
بخت و اقبال یاوری احوال او نمود سندانست و شبانی را دست آور خودی ساخت و بے دغدغه خاطر ملازمت من می نمود
عالم السرایزد و ناست که از تفسیرات او با لکلیه در گذشته آفتقدار لطف و شفقت می نمودم که سر موسی تفرقه و دغدغه در خاطر
او نمی ماند چون در واقعه حضرت عرش آشیانه بانسان بعضی مفسدان اراد با آنه خاطر او سر بر زده بود و میداشت که اینها بن

رسیدہ است اعتماد بر مهر و شفقت من نمی کرد و والدہ او ہم در ایام شایہزادی از ناخوشی اطوار و اوضاع او سلوک برادر خردش
 مادر و سگہ تربیایک خورده خود را گشت از خوبیا سے و نیکذاتی ہا سے اوچہ نویسم عقلی بہ کمال داشت و اخلاص او بمن در درجہ بود
 کہ ہزار پسر و برادر را قربان یک موی سے من میکرد و اگر بہ خسر و تقدما ت نوشت و اورا ولایت با خلاص و محبت من میکرد چنان دید
 کہ هیچ نامہ نہ اندارد عاقبت نامعلوم است کہ بچہ پنجرہ خواہد شد از غیر تیکہ لازمہ طبیعت را چہ تانی ست خاطر بر مرگ خود قرار داده و
 چندین مرتبہ گاہ گاہے فراج اور شور و شش می آید چنانچہ این حدیث میرا شنید کہ پدر ان و برادر ان او تہ یکبار در دیوانگی خود ہارا
 ظاہر میکرد و بعد از مدتی علاج پذیر می شد و در ایام کہ من بہ شکار توجہ گشتہ بودم روز بیست و ششم ذی الحجہ سالہ انہیون بسیار
 در عین سوزش و مانع خورده در انبک زمانہ در گذشت گو یا کہ این احوال پسر بے دولت خود را پیشتر می دیدہ است اول کہ خدائی
 کہ در آغاز جوانی و خرد سالی مراد است و از نسبت اولو و بعد از تولد خسر و اورا شاہ سلیم خطاب داده بودم چون بد سلوک کہا سے فرزند و برآ
 را نسبت بمن نتوانست دید از سر جان در وقت و مانع پریشان شدن در گذشتہ خود را ازین کلفت و اندوہ باز رہا بند از فوت او بنا
 تعلقہ کہ داشتیم یابی بر من گذشت کہ از حیات و زندگانی خود بیچگونہ لدنہ انداشتیم چہا ر شبانہ روز کہ سی و دو پہر باشد از غایت کلفت و
 اندوہ چہرے از ماکول و مشروب دار و طبیعت نہ گشت چون این قصہ بوالدہ بزرگوارم رسید و لاسانہ در غایت شفقت و مرحمت بدین
 مرید فدوی صا و در گشت و خلعت و دھنہ تیار ہمار کہ کہ از سر برداشتہ بودند همان طور بشہ بخت من فرستادند این عنایت آبے برائش
 سوز دگداز من زردہ اضطراب و اضطراب و اصرار برانی الجملہ قرار سے و آرامی بخشد غرض از ذکر این تقدما ت آنکہ بے سعادتے ازین در نمی گذرد
 کہ فرزند سے بنا بر ناخوشی سلوک و اطوار تاپ نہ پیرہ باعث قتل مادر خود شود و بہ پدر خود بے بیچگونہ باغٹہ و سببے بہ محض تصور ات و
 خیالات فاسدہ در مقام بغی و عناد در آمدہ از دولت ملازمتش فرار برقرار اختیار نماید چون نفقہ چہا ر ہر کردار سے را ستر سے در برابر
 نہادہ لاجرم مال حالش بدان انجامید کہ بہ بدترین احوال سے بقید درآمد و از درجہ اعتماد افتادہ برندان دائمی گرفتار گردید سے

راہ جوستانہ رود ہوئمند | پاسے ہدام آرد و سرور کند

مجللاً روز سہ شنبہ دہم ذی الحجہ بمنزل ہوئی فرود آمدیم شیخ فرید بخاری را با جمعی از شجاعان و بہادران بہ تعاقب خسر و ہر اول
 لشکر فیر وری اثر معین و شخص گشتند دوست محمد را کہ در رکاب بود بنا بر سبق خدمت و ریش سفیدی بہ محافظت قلعہ آگرہ و محلہا
 و خرابن فرستادم اعتماد الدلہ وزیر الملک را در وقت بر آمدن از آگرہ بہ قبیط و حراست بہ شہر گذاشتہ بودم بدوست محمد گفتیم
 کہ چون یہ صوبہ پنجاب میرویم و آن صوبہ در دیوانہ اعتماد الدلہ است اورا روانہ ملازمت خواہی ساخت و پسران میرزا حکیم را

که در آگره اند بقیه آورده مجوس نگاه خواهی داشت چه هرگاه که از فرزند صلیبی این معامله بنماید از برادرزاده و عمون زاده چه توقع توان داشت مغر الملک بعد از نصحت دوست محله بخشی شد چهارشنبه به پول و پنجشنبه به فرید آباد نزول اجلال واقع گشت روز جمعه سیزدهم اتفاق دلی دست داد از گره راه زیارت روضه مقدسه حضرت جنت آشیانه شافیه زیارت نمودم و استمداد همت کردم و به فقرا و درویشان بدست خود را دادم و از آنجا برنگاه مقام حضرت شیخ نظام الدین اویلتوجه کرده بلوایم زیارت قیام و اقدام نمودم بعد از آن پاره زر به میر جمال الدین حسین انجو و مبلغی دیگر بحکیم مظفر دادم تا به فقر و درویشان و از باب احتیاج قسمت نمایند روز شنبه چهاردهم مقام سراکے ترلیه شد این سرار خسر و سوزانیده رفته بود منصب آقا طائی برادر آصف خان که به خدمت حضور سر فرزند از اصل و اضافه هزاری ذات دسی صد سوار مقرر گشت درین راه خدمت چسبان میکرد جمعی از ایماقات که در رکاب ظفر انساب بودند به ملاحظه آنکه چون بعضی ازین مردم با خسر و اتفاق دارند مباد به خاطر ایشان دغدغه و تفرقه راه یابد بکابل ایران ایشان دو هزار روپیه داده شد که در جزو مردم خود قسمت نمایند و جماعت خود را بر احم جهانگیری امیدوار سازند به شیخ فضل الله و راجه و صهر و صزر را دادم که در راه به فقر و برهمنان میداده باشند سی هزار روپیه فرمودم که در اجمبر بر اناشکر لطیفی مدد خراج بدهند روز دوشنبه شانزدهم به پرگنه پانی پت رسیدم این منزل و مقام بر آبای کریم و اجداد ددی الاحرام با همیشه مبارک و فرخنده آمده و در فتح عظیم درین سرزمین روداده یک شکست ابراهیم لودی که بصورت عساکر ظفر آثار حضرت فردوس مکانی دست داده و ذکر آن در نوایخ روزگار مرقوم و مسطور است دوم فتح سیمو بد کردار که در اول دولت والد بزرگوارم به تفصیل که تحریر یافته از عالم اقبال به ظهور آمد در حینیکه خسر و از دلی گذشت به پرگنه مذکور متوجه میگردد بحسب اتفاق دلاور خان آنجا رسیده بود چون قبل از ورود او باندک وقتی این مقدمه می شنود فرزند آن خود را از آب چون میگذرانند و خود سپاسانه و قراقانه دل بر ایلتعاری نهند و قصد میکنند که خود را پیش از رسیدن خسرو به قلعه لاهور اندازند و مقارن این حال عبد الرحیم نیز از لاهور باین مقام و منزل میسر دلاور خان ولایت میکند که فرزند آن خود را همراه فرزند آن من از آب بگذران و خود کناره گرفته منظر آیات ظفر آیات جهانگیری بباش از بسکه گران بار و ترسیده بود انبغی را بخود قرار نتوانست داد آنقدر توقف نمود که خسرو رسید رفته او را ملازمت کرد و قرار همراهی از روی اختیار باضطرار داده خطاب ملک انور را سے یافت و در نبرد صاحب اختیار گشت دلاور خان مردانه متوجه لاهور گردید و در راه بهر کس و بهر طائفه از ملازمان درگاه و کردار و سوداگران و غیره می رسید آنها را از خروج خسرو آگاه ساخته بعضی را همراه خود میگرفت و بعضی را میگفت که از راه کناره گیرند بعد از آنکه بندها سے خدا از تاراج دست اندازان

و ظلمان این گشتند غالب ظن آن بود که اگر رسید کمال در دلی و دلاور خان در پانی پت جرأت و همت نموده سر راه بر خسر و میگرفتند آن جماعت پر ریخته که همراه او بودند تاب مقاومت نیاورده پریشان میگشتند و خسر و بدست می آمد غایتاً همت شان یاری نکرد و در ثانی الحال هر که ام تقصیر خود را برداشته تلافی نمودند دلاور خان در ایلغار لاهور پیش از رسیدن به قلعه و آمد و خدمت نمایان کرده تا رک آن کوتاهی نمود و رسید کمال نیز در جنگ خسر و تردادات مردانه بتقدیم رسانید چنانچه در محل خود به تفصیل نوشته خواهد شد به عقیده هم ذی حجب برگزیده کرناال محل نزول ربابات عایسات گشت درین منزل عابد بن خواجه را که پسر کلان جوانی و پسر زاده عبد الله خان اوزبک که در زمان والد بزرگوارم آمده بود به منصب بزاری ذات و سوار سرفراز ساختم شیخ نظام حائری که از ششاوران مقرر وقت خود بود و خسر در می بیند و او را به نوید پاس و نخواهد خوشدل ساخته تازه از راه می برد آمده مرادید چون این مقدمات برگوش خورده بود خرچه راه باو داده فرمودم که متوجه زیارت خانه مبارک گردد در روز دهم برگزیده شاه آباد منزل گردید و آب درین مقام بسیار کم بود بحسب اتفاق باران عظیم دست داد چنانچه همگان شاداب گشتند شیخ احمد لاهوری را که از زمان شاهزادگی نسبت خدمتگاری و خانه زاد می و مرید می داشت به منصب میر عدل سرفراز گردانیدم مریدان دارباب اخلاص بوسیله او از نظر میگذرند و دست و سینه هر کس باید داد بعرض رسانیده می و مانند در وقت ارادت آوردن مریدان چند کلمه بطریق نصیحت مذکور میگردد باید که وقت خود را به دشمنی ملته از ملتهاتیره و مکدر نسازند و با جمیع ارباب ملل طریق صلح کل مرعی دارند هیچ جان داری را بدست خود نکشند و سلاح طبیعت نباشند مگر در جنگها و شکار ها ۵

امباش در پے بے جان نمودن جاندار	مگر بعضی پیکار یا بوقت شکار
---------------------------------	-----------------------------

تفصیل نیرات را که مظاهر نور الهی اند بقدر درجات هر یک باید نمود و موثر و موجود حقیقی در جمیع ادوار و اطوار الله تعالی را باید در بلکه فکر باید کرد تا در خلوت و کثرت خاطر لمح از فکر و اندیشه او خالی نباشد ۵

لنگ و بوج و خفته شکل بی ادب	سوی اومی خنجر و اورامی طلب
-----------------------------	----------------------------

والد بزرگوارم ملکه آئینی بهم رسانیده در کم و قتی ازین اوقات ازین فکر خالی بودند در منزل الوه الوالی اوزبک را با نجاه و هفت منصب از دیگر به ملک شیخ فرید تعین نموده چهل هزار روپیه مدد خرج گویان بان جماعت مرحمت نمودم هفت هزار روپیه دیگر بمجلس داده شد که با یماقات تقسیم نماید بمیر شریف اعلی نیز دو هزار روپیه شفقت کردم ۴ روز سه شنبه بیست و چهارم ماه مذکور پنج کس از ملازمان و همراهان خسر و اگر گفته آوردند و دو کس را که اقرار به نوکری او کردند فرمودم که در تپه پاسه قیل انداختند و نفر را

را که انکار نمودند سپرده شد تا بحقیقت باز رسیده شود و از دهم ماه فروردی سنه احد جلوس میرزا حسین و نورالدین قلی کو تو ال به شهر
لاهور داخل میشوند و در بیست و چهارم ماه مذکور فرستاده دلاور خان میرسد و خبر میکند که خسرو خروج نموده قصد لاهور دارد دشمنان خبر داد
باشید و در همین تاریخ در دوازده ماه شهر لاهور محفوظ و مضبوط میگردد و در روز بعد از تاریخ مذکور با اندک مردم دلاور خان به قلعه
داخل میشود و شروع در استحکام برج و باره کرده هر جا شکست و ریختی داشت مرمت نموده توپها و ضربهارا به بالا سوار میکند
بر آورده مستعد جنگ بشود جمع قلیله از بندها سوار گاه که در درون قلعه بودند همگی رجوع آورده بخیمات متعین گشتند و مردم شهر
نیز با خلاص تمام مدد و معاونت نمودند بعد از دوازده روز که فی الجمله سرانجامی شده بود خسرو در رسیدگی از منازل مقرر منزل اختیار
نموده فرمود که شهر را قبل کرده طرح جنگ اندازند و یک از دروازهها را از هر جانب که میسر باشد آتش در داده بسوزانند و بلوشت
مالان خود گفت که بعد از گرفتن قلعه تا هفت روز حکم خواهیم داد که شهر را تاراج نمایند و زن و فرزند مردم را اسیر کنند این جماعت
خون گرفته یک از دروازهها سوار آتش دادند دلاور بیگ خان و حسن بیگ دیوان و نورالدین قلی کو تو ال از طرف درون
دیوار دیگر محاذی دروازه بر آوردند در همین روزها سید خان که از تعیناتان کشمیر بود در کنار آب چناب منزل داشت این خبر را
شنیده با یلغار روانه لاهور گشت چون کنار آب راوی رسید با قلعه خسرو فرستاد که به قصد دولت خواهی آمده ام مرا بدر دین قلعه و آورید
مردم قلعه شب کسی فرستاده و او را با چند سوار که همراه داشت بدرون در می آوردند بعد از آن روز که قلعه در محاصره بود خبر رسیدن
افواج قاهره متواتر و متعاقب بخمس و تا بهان او میرسد بی پاشده بخاطر میگذرانند که در بروی لشکر غیر درمی اثر باید رفت چون
لاهور از سوادها سوار عظم هندوستان ست در عرض شش هفت روز کثرت عظیمی دست داد چنانچه از مردم خوب شنیده شده که
ده دوازده هزار سوار مستعد جمع شده بودند و بقصد آنکه بر فوج پیش شیخون آورند از حوالی شهر بر می خیزند در سراسر قاضی علی شب
پنجشنبه شانزدهم بن این خبر رسید هم در شب با آنکه باران عظیم بود طبل کوچ زده سوار ششم صبح آن به سلطانپور رسیده شد
تا نیم روز در سلطانپور بودم بحسب اتفاق در همین وقت و ساعت بمالان افواج قاهره و جماعت مقهوره مقابله و مقاتله دست میداد
مگر الملک تفت بریانی آورده بود میخواستیم که از روی رغبت میل نمایم که خبر جنگ بن رسید به مجرد شنیدن با آنکه طبیعت مائل
بخوردن بریانی بود یک نغمه براسه شگون خورده سوار ششم و مقید بر رسیدن مردم و گوی افواج قاهره نه گشته به شتاب بر چهره
تمام تر شوجه ششم جلوه خاصه خود را هر چند طلبیدم حاضر نه ساختند از سلاح بجز نیزه و شمشیر حاضر نبود خود را به لطف ایزدی سپرده
به ملاحظه روانه شدم در اول سواری زیاده از پنجاه سوار همراه بودند و هیچ کس را خبر هم نبود که امر در جنگ خواهد شد مجله تابستر

حسن ابدین نوروز که در دوازده ماه فروردی سنه احد جلوس میرزا حسین و نورالدین قلی کو تو ال به شهر لاهور داخل میشوند و در بیست و چهارم ماه مذکور فرستاده دلاور خان میرسد و خبر میکند که خسرو خروج نموده قصد لاهور دارد دشمنان خبر داد

گویند وال رسیدن چهار پانصد سوار از نیک و بد جمع شده باشند در وقتیکه از پل مذکور میگذشتیم خبر فوج رسید اول کسی که این خبر را رسانید شمسی توپچی بود بدین خوشخبری خوش خبر خان خطاب یافت و میر جمال الدین حسین را که پیش ازین بجهت نصیحت خسرو فرستاده بودم در همین وقت رسیده از کثرت و شوکت مردم خسرو چندان گفت که باعث بیم مردم میشد با آنکه خبر فوج متواتر رسیده این سید ساده لوح هیچ وجه باور نمی کند و تعجب می نماید که آن نوع لشکر که من دیده ام چگونه از فوج شیخ فرید که در نهایت قلت و بی استعدادی اند شگست میخورند و قتی که سنگها سن خسرو را باد و خواجه مرا که او آوردند میقبول اینمندی نمود از اسب فرود آمده سر برپای من نهاد و انواع خضوع و خشوع بتقدیم رسانید. و گفت که اقبال بالاتر و بلندتر ازین نمی باشد شیخ فرید درین سراسر مخلصانه و فدایانانه پیش آمد سادات بار همیه را که از شجاعان زمان خود اند و در هر معرکه که بوده اند کار از ایشان مشاء هراول ساخته بود سیف خان و لد سید محمود خان بار همیه سردار قوم بنفس خود ترددات مروانه نموده بنقده زخم برداشت و سید جلال هم از برادران این طائفه تیرے بر شقیقه خور و بعد از چند روز در گذشت در اثنا که سادات بار همیه که از پنجاه از شخصی پیش نمودند زخم و ضربت هزار هزار سوار و پانصد پانصد سوار بدخشی برداشته پاره پاره شد. و بودند سید کمالی که با برادران خود به کمک هراول تعیین شده بود از نیک کناره در آمده زرد و خورده کردند که فوق تصور و مردم بود بعد از آنکه مردم بر انکار بادشاه سلامت گفته تا خند اهل بغی و فساد بنشیندن این کلمه بیدست و پاشده هر یک گوشه متفرق شدند قریب به چهار صد نفر از ایماقات در میدان پانمال تفر و غلبه لشکر غیر دومی افتاد و دیند هندو و قیاسی که همیشه با خود میداشت بدست افتاد

که دست کین کوک خرد سال	شود باز رگان چین بد سگال	با دل قهر ددی آرد به پیش	که از دشکوه من و شرم خویش
بسوزاند اورنگ خورشید را	آشنا کند تخت جمشید را		

مرا هم مردم کوتاه بین در آله آباد بسیار ولالت به مخالفت پذیر میگردند غایتاً این سخن اصلاً معقول و مقبول من نمی گشت و میدانم که بناس آن برخاسته پذیر باشد چه مقدار پایداری خواهد نمود بکنگاش ناقص عقلمان از جان نرفتم و به مقتضای عقل و دانش کار فرموده بلازمت پدر و مرشد و قبله و خدا را مجازی خود در سیدم و به برکت این نیت درست رسید آنچه بمن رسیده در شب همان روز که خسرو گریخت راجه با سوار که زمیندار معتبر کوهستان لاچورست رخصت نمودم که بان حدود رفته هر جا که خبری و اثری از و نشود بدست آوردن او آنچه امکان سنی باشد بتقدیم رساند و مهابت خان و میرزا علی اکبر شاهی را با لشکر انبوه تعین نمودم و مقرر چنان شد که به طرف که خسرو روانه گردد فوج مذکور تعاقب نماید و من هم بخود قرار دادم که اگر خسرو به گابل رود من

در پے اندھا دہ تا اور ابدست نیام بر نہ گروم و اگر در کابل توقف نہ کرده بدخشان و آندود در و د مہابت خان را در کابل گذار شته
 خود بخیریت و دولت معاودت نمایم و فشار نہ رفتن بدخشان آن بود کہ آن بے سعادت البتہ با وزیر بکان درخواست خود را و آن وقت
 باین دولت لاقی میگردد و در وزیر کہ افواج قاہرہ بتائب خسرو نقین یافتند پانزدہ ہزار روپیہ بہ مہابت خان و بیست ہزار
 روپیہ دیگر با حیدیان مرحمت شد و دہ ہزار روپیہ دیگر بہراہ فوج مذکور نمودہ شد کہ در راہ بہر کس باید داد بدہند شنبہ بیست و ششم
 اردوے ظفر قرین در منزل بے پال کہ در حقیقت کہو بے لاہور واقع ست نزول اجلال دست داد در ہمین روز خسرو با تعداد خود
 بہ کنار وریاے چناب میرسد خلاصہ سخن آنکہ بعد از شکست رایہاے مردمی کہ ہمراہ او از معرکہ جنگ برآمدہ بودند مختلف گشت
 با افغانان و اہل ہند کہ اکثر قدیمان او بودند میخواستند کہ بہ ہند وستان رویہ باز گردند و مصدر بغی و فساد ہا شود و حسین بیگ
 کہ اہل و خیال و مردم و خزائن او پر سمت کابل واقع بودند اورا دلالت بر رفتن کابل می نمود آخر الامر چون بہ کنگایش حسین بیگ
 عمل نمود بیک قلم مردم ہند وستان و افغانان از وجہ انہی اختیار نمودند بعد از رسیدن بدریاے چناب ارادہ میکنند کہ از گذر
 شاہ پور کہ از گذر ہاے معین ست عبور نمایند کشتی بہم نیرسد بگذر سودھرہ روانہ میشود در گذر مذکور مردم او بیک کشتی بے طلاح
 و کشتی دیگر پُر از سیمہ و گاہ بدست درمی آورند و پیش از شکست خسرو بہ جمع جاگیر داران و راہ داران و گذر بانان صوبہ
 پنجاب حکم صادر گشتہ بود کہ این قسم قضیہ روید ادہ خبر دار و ہوشیار باشند بنا برین تاکیدات گذر ہاے آہاد در بند و حسین بیگ
 خواست کہ ملاحان کشتی سیمہ دگاہ را بان کشتی بے طلاح آوردہ خسرو را بگذر ساند درین اثنا کیلین داماد کمال چودھری سودھرہ میرسد
 و می بیند کہ جماعتی درین شب در مقام گذشتن از آب اند بلا حاج فریاد میکنند کہ حکم جاگیر بادشاہیت کہ در شب مردم از آب
 تاوانستہ میگذاشتہ باشند ہوشیار باشید از شور و غوغاے اینہا مردے کہ در ان نواحی بودند جمع میشوند و داماد کمال چو بے را کہ
 کشتی بدان میراند و بزبان ہند آفرابی گویند از دست ملاحان کشیدہ کشتی را سرگردان میسازد ہر چند زہرہ دادند قبول کردند کہ از ملاحان
 کسے نہصدی گذرانند آنہا شود و بچکیں قبول نہ نمود بہ ابو القاسم کلین کہ در گجرات حوالی چناب بود خبر رسید کہ جمعی درین شب
 میخواستند کہ از آب چناب عبور نمایند او چون بر معنی مطلع بود ہم در شب با فرزند ان و جمعیست سوار شدہ خود را بہ کنار گذر مذکور رسانید
 صحبت بجای رسید کہ حسین بیگ ملاحان را بہ نیر گرفت و از کنار آب داماد کمال نیز بہ تیر اندازی درآمد تا چہار کردہ کشتی بطور خود پیاپی
 رویہ آب میرفت تا آنکہ آخر شب در بیک نشست و ہر چند خواستند کہ کشتی را از بیک جدا سازند میر نہ گشت درین اثنا صبح صادق
 رسیدن گرفت ابو القاسم و خواجہ خضر خان کہ با ہتمام ہلال خان دین روے آب جمعیت کردہ بودند کنار غربی آب مستحکم ساختند

از جانب شرقی را زمینداران استحکام داده بودند لال خان را قبل از وقوع این حادثه بسزاوی لشکر که به سرداری سعید خان
 به کشمیر تعیین یافته بود فرستاده بودم بحسب اتفاق در همین شب بدین نواحی میرسد بسیار وقت رسید و دو اتهام او در آوردن
 ابو القاسم خان کلین و جماعت خواجه خضر خان بدست آوردن خسرو بسیار دخل داشت و صبح روز یکشنبه بست و نهم ماه مذکور مردم
 بر فیصل دکنی سوار شده خسرو را بدست در آوردند و روز دوشنبه سلخ در باغ میزراکامران خبر گرفتاری او بدین رسید همان ساعت بامیرالامرا
 فرمودم که به گجرات رفته خسرو را به ملازمت آورده در کنگاش امیر سلطنت و ملک داری اکثر است که بر اے و نمیدگی جو عمل مینام
 از کنگاش های دیگر کنگاش خود معتبر میدانم اول آنکه بخلاف صلاح و صواب بدید جمیع بنده گان مخلص از آنکه آباد ملازمت پدر بزرگوار
 اختیار نموده دولت خدمت ایشان را در یافتن و صلاح دین و دنیا سے من درین بود و همان کنگاش بادشاه شدم دوم تعاقب
 خسرو که به هیچ چیز از تعیین ساختن ساعت و غیره بقدره شدم و اما او را بدست درینا و مردم آرام نه گرفتیم از غرائب امور است که بعد از
 توجه از حکیم علی که دانای فن ریاضی است پرسیدم که ساعت تو چه من چگونه بوده است بعضی رسانید که بحسب حصول این مطلب
 اگر خوبند ساعت اختیار نمایند در سالها مثل این ساعتی که بدولت سوار شده اند نتوان یافت و در روز پنجشنبه سوم محرم
 سنه هزار و پانزده در باغ میزراکامران خسرو را دست بسته و زنجیر در پا از طرف چپ برسم و توره چنگیز خانی بنظر من در آوردند حسین بیگ
 را بر دست راست او و عبد الرحیم را بر دست چپ او بسته کرده بودند خسرو در میان این هر دو ایستاده می لرزید و می گریست
 حسین بیگ به گمان آنکه شاید او را فتنی کند سخن پریشان گفتن آغاز نمود چون عرض او معلوم گشت او را بحرث زدند نه گذاشته خسرو
 ساسل سپردم و این دو نفری را فرمودم که در پوست گاو خوکشند و بر دراز گوش و از گونه سوار کردند و بر گردن هر گردانیدند چون پوست
 گاو و دراز پوست خرقبول خشکی نمود حسین بیگ با چهار پسر زنده مانده به تنگی نفس در گذشت و عبد الرحیم که در پوست خربود و از
 خارج با و رطوبت رسانید نذ زنده ماند از روز دوشنبه آخر ذی حجه تا نهم محرم سنه مذکور بواسطه زبونے ساعت در باغ میزراکامران
 توقف واقع شد بھر و ال را که جنگ در آن مقام دست داده بود به شیخ فرید مرتعت نمودم و او را خطاب والا سے نفی خان
 مرفرانه گردانیدم بحسب نظام و انتظام سلطنت از باغ مذکور تا شهر فرمودم که در دریه جو بهار بپا کرده فتنه انگیزان او بپا و جمعی
 را که درین شورش همراهی کرده بودند بردار و بچوبها آویخته بھر کدام را به سیاست غیر مکرر به سزا و جزا رسانیدند و زمینداران را که
 درین خدمت لوازم و دستخواهی بجا آورده بودند ریاست و چودھرائی میانه دریا سے چناب است فرموده زمینها بطریق مدد معاش
 بھر کیه مرتعت نمودم از جمله اموال حسین بیگ که بعد ازین بھر جاسم از کور خوا بپشت از خانه میر محمد باقی قریب بفتت لک روپیسیم

ظاهرش سوسه آنچه به محل دیگر سپرده و خود همراه داشته و فیکه به همراهی میرزا شاهرخ بدین درگاه آمده بود یک اسب داشت
رفته رفته کارش بدین درجه رسید که صاحب خزینه و دفینه گردیده اقبال این اراده با در خاطرش جا کرد در آثار راه که معامله خسرو
هنوز در شیت حق بود چون میان ولایت و دار الخلافت اگر که فلیح فتنه و فساد دست از سرداری صاحب وجود خالی بود
به دغدغه آنکه مبادا معامله خسرو بطول انجامد فرمودم که فرزند پرویز بعضی از سرداران را بر سر ناگذاشته خود با آصف خان و جمعی که
به نسبت خدمت نزدیک داشته باشند متوجه اگر گردند و حفظ و حراست آنچند دور اعمده اهتمام خود مقرر شناسند به برکت
عنایت الهی پیش آنکه پرویز به اگر رسد مهم خسرو و درخواه دوستان و مخلصان شیت پذیرفت بنا بر این فرمودم که فرزند
نوروز روانه ملازمت گرد و چهارشنبه نیم محرم به مبارکی به قلعه لاهور درآمد جمعی از دوختو اهان معروض داشتند که معاودت بدار خلافت
اگر درین ایام که فی الحقیقه در صوبه گجرات و دکن و بنگاله واقع است به صلاح دولت اقرب خواهد بود این کنگاش پسند خاطر
من یافتاد چه از عرفان شاه بیگ خان حاکم قندهار بعضی مقدمات معروض افتاده بود ولایت بران میکرد که امرای سرحد فرتا
بنا بر افساد چند سالی از بقایای لشکر میرزایان آنجا که همیشه محرک سلسله خصومت و نزاع اند و ترغیب نامحبات در گرفتن قندهار یان
طائفه بنویسند حرکتی خواهند نمود بخاطر رسید که مبادا استقرار شدن حضرت عرش آشیانی و مخالفت بی هنگام خسرو داعیه آنها را تیر
ساخته بر سر قندهار یورش نمایند بحسب اتفاق آنچه بخاطر آفتاب اشراق بر تو انداخته بود از قوه بفعل آمده حاکم هرات و ملک
سیستان و جاگیر داران این نواحی به ملک و مدد حسین خان حاکم هرات بر سر قندهار متوجه گشتند شهابش بر بهت و مردانگی شاه گجرات
که مردانه پا قیام کرده قلعه را مضبوط و مستحکم ساخت و خود بر بالای ارک میوم از قلعه مذکور چنان شجاعت که بیرون جان علامه مجلسی او را
میدیدند و در مدت محاصره میان نه بسته سر و پا بر منته مجلس عیش و عشرت ترتیب میداد و بیچ روزی بود که فوجی در برابر لشکر غنیم
از قلعه بیرون نرفتاد و کوششهای مردانه بتقدیم نمیرسانید تا در قلعه بود حسین بود لشکر قزلباش سه طرف قلعه را احاطه نموده بودند
چون این خبر در لاهور رسید ظاهر شد که توقف درین حدود اقرب و اصلاح بوده و در حال فوج کلان به سرداری میرزا غازی و همراهی
جمعی از منصب داران و بنده های درگاه مثل قزلباش که خطاب قزلباشی و بخت بیگ که خطاب سردار خانی سرفراز گردیده بودند معین گشتند
میرزا غازی را به منصب پنجهزاری ذات و سوار سرفراز ساختم و نقاره عنایت کردم میرزا غازی و ولد میرزا خانی ترخان که بادشاه ملک
معه بود به سعی عبد الرحیم خان خانان سپه سالار در عهد حضرت عرش آشیانی آن دیار مفتوح و ملک مضمون در جاگیر او که منصب پنجهزاری
ذات و سوار مقرر گشته بود تقویض یافت و بعد از فوت او میرزا غازی پسرش به منصب و خدمت پدر سرفراز بود آبا و اجداد اینها از احرار

سلطان حسین میرزا باقر والی خراسان بودند و در اصل از سلسله امرا صاحبقرانی اند و خواهر عاقل بیست و هشتی گری این لشکر مقرر گشت چهل و سه هزار روپیه بدو خرج گویان بقراخان و پانزده هزار روپیه به نقدی بیگ و قلیچ بیگ که از همراهان میرزا غازری بودند مرحمت شد بجهت رفع این خدشه و اراده سیر کابل توقف لاہور را بنحو قرار دادم در همین روزها منصب حکیم فتح اللہ از اصل و اضافہ ہزاری ذات و سی صد سوار مقرر گشت چون از شیخ حسین جانی خواہاے نزدیک وقوع بہ من رسیدہ بود و بیست و یک دام کہ موازی سی چهل ہزار روپہ بودہ باشد بخرج او و خانقاہ و درویشانے کہ باوی باشند مقرر نمودم در بیست و دوم عبد اللہ خان را نو اختہ بہ منصب دو ہزار و پانصدی ذات و پانصد سوار از اصل و اضافہ سہ ہزار ساقم و دو تک روپہ با حدیان فرمودم کہ بساعت بدہند و ببرد از ما بسیار آنہا وضع نمایند شش ہزار روپہ بقہاسم بیگ خان و بیس ہزار روپہ بہ سید بہادر خان شفقت فرمودم و در گوہند و کہ بر کنار دریائے بیاہ واقع است ہندوئے بودا رجن نام در لباس پیرے و سخی چنانچہ بسیارے از سادہ لوحان ہندو بلکہ نادان و سفہان اسلام را بقید اطوار و اضلاع خود ساختہ کوس پیرے و ولایت را بلند آوازہ گردانیدہ بود اورا گرد میگفتند و از اطراف و جوب گولان و گول پرستان بدو رجوع آوردہ اعتقاد تمام باو ظاہر میکردند از سہ چہار پشت او این دوکان را گرم میداشتند و تہا بخاطر میگذاشت کہ این دوکان باطل را بر طرف باید ساخت یا اورا در جگہ اہل اسلام در باید آورد تا آنکہ درین ایام خسرو از ان راہ عبور مینمود این مردک بچول ارادہ کرد کہ ملازمت اورا در باید در منزلے کہ جاد مقام او بود و خسرو را نزد اول افتاد آمدہ اورا دید و بعضے مقدمات فرمایتمہ باورسانید و بر پیشانی او انگشتے از عرفان کہ بہ اصطلاح ہندوان فقہ گویند کشید و آتشگون میداند چون این مقدمہ بسامع جاہ و جلال میرسد و بطلان اورا بوجہ اکمل میدانم امر کردم کہ اورا حاضر ساختند و مساکن و منازل و فرزندان اورا بفرستی عنایت نمودم و اسباب و اموال او را بقید ضبط در آورده فرمودم کہ اورا بہ سیاست و بیاسار ساند و دو کس دیگر را کہ راجو دانا نام داشتند در ظل حمایت دولت خان خواہہ سرا بہ ظلم و تعدی زندگانی میکردند و درین چند روز یکہ خسرو لاہور را قبل دشت دست اندازیہا و بے اندامیہا نمودہ بودند فرمودم کہ راجو را بدار کشیدہ از انبا کہ بزررداری مشہور بود جریمہ گرفتن بجلا یک لک و پانزدہ ہزار روپہ از او بوصول رسید آن مبلغ را فرمودم کہ بہ غلو خانہ ہاد مصارت خیرات صرف نمایند سعد اللہ خان پسر سعید خان بہ منصب دو ہزاری ذات و ہزار سوار افتخار یافت و پرویز از غایت اشتیاق بملازمت و خدمت من سافتمناے دور دور از ایام برسات کہ باران دست از تقاطع بازی داشت باندک مدتے طے نمودہ روز پنجشنبہ بیست و نہم بعد از گذشتن دو پیردسہ گھڑی روز سعادت ملازمت دریافت از غایت مہربانی و شفقت اورا در کنار عطفونف گرفتہ پیشانی اورا بوسہ دادم چون از خسرو این قباحت سرزد بنحو و قرار دادہ بودم

که تا او را بدست نیآورم در هیچ جا توقف نه کنم و احتمال داشت که بجانب هندوستان رویه باز گردد و درین حالت خالی گذاشتن دارالخلافه
 اگره که مرکز دولت و محل سلطنت و مقام نزول سراسر دیگران محل مقدس و دفن گنجهای عالم بود از صلاح ملک داری دوری نمود
 بنابرین از اگره در حالت توجه بتعاقب خسرو به پرویز نوشته شد که اخلاص و خدمت تو این نتیجه داد که خسرو از دولت گرخت و سعادت رو
 تو آورد و بانه تعاقب او ابلغار نمودیم مهات را نار ایه مقتضای وقت و صلاح دولت یک نوع صورتی داده خود را برودی به اگره
 برسان که پاس تحت و خزانه را که سرمای گنج قارون است تو سپردیم. ترا به خدای حی قادر پیش از آنکه این حکم به پرویز برسد رساند مقام
 عجز در آمده کس نزد آصف خان فرستاده بود که چون از کرده های خود خجالت و شرمندگی تمام دارم امید دارم که شفیق من شده نوعی
 کنی که شایزاده بفرستادن با که از فرزندان من است را همنی گردند پرویز بدین معنی رضانداده میگفت که یا خود من وجه خدمت گردیاکن
 بفرستد و درین وقت خبر فتنه انگیزی خسرو میرسد بنابر ملاحظه وقت آصف خان و دیگر دولتمندان بآبادن با که را همنی گشته در نواحی
 منتهی گشته سعادت خدمت شایزاده درمی یابد پرویز را به جگنا تهم و اکثر اراسته عینات آن لشکر را گذاشته خود با آصف خان و چند
 از نزدیکان و اهل خدمت روانه اگره میگردد و با که را به همراهی روانه درگاه والا جا میگرداند چون بحوالی اگره میرسد خبر فتح و گرفتاری
 خسرو را شنیده بعد از دوری که مقام بنماید حکم بدو میرسد که چون خاطر از جمیع جوانب و اطراف جمع است خود را برودی بابرسان
 تا آنکه تاریخ مسطور سعادت ملازمت دریافت و آفتاب گیر که از علامات سلاطین است باو مرحمت فرمودم و منصب ده هزارری باو عطا
 فرمودم و به دیوانیان حکم کردم که جایگزین خواه دیند میرزا علی بیگ را در همین روزها به حکومت کشمیر فرستادم ده هزار رویه بقاضی غرت الله
 حواله شد که به فقرادار باب احتیاج کابل قسمت نماید احمد بیگ خان به منصب دویست و سی هزار دویست و پنجاه سوار از اصل
 و اضافه سرفراز گردید در همین ایام مقرب خان که به آوردن فرزندان دانیال مقرر گشته بود بعد از شش ماه و بیست و دو روز از برپا
 برگشته دولت ملازمت دریافت و وقایع آنحد و در آنجه تفصیل معروض داشت سیف خان به منصب دویست و سی هزار دویست و پنجاه
 یافت شیخ عبد الوهاب از سادات بخاری که در زمان حضرت عرش آشیانے حاکم دلی بود بنابر بعضی قبایح که از مردم او صادر گردید
 از آن خدمت تغییر گردیده داخل ایام دارباب سعادت گشت و تمام ممالک محروسه خواه در محال خالصه و خواه جایگزین دار حکم فرمودم که
 غلوز خانها ترتیب داده بجهت فقر افرا غور گنجایش آن محل طعام درویشان طبع می نموده باشند تا مجاور و مسافران بقبض رسند ابنه خان
 کشمیری که از نزد حکام کشمیر است به منصب هزار دویست و سی سوار ممتاز گردید و در روز دوشنبه نهم ربیع الآخر کشمیر خاصه به پرویز
 مرحمت نمودم و به قطب الدین خان کو که دامیر الامرا هم کشمیر باه مرصع عنایت شد فرزندان دانیال را که مقرب خان آورده بود

درین روز دیدیم که سه پسر و چهار دختر از داماده بودند پسران طهورت و بایستغرو و هوشنگ نام دارند آن مقدار مرحمت و شفقت نسبت
 باین اطفال از من بوقوع آمد که در گمان هیچکس نبود طهورت را که از همه کلان بود مقرر داشتم که همیشه در ملازمت من باشد و دیگران را
 به پیشربای خود سپردم تا بواجبه از احوال آنها خبردار باشند و خلعت خاصه بجهت راجه مان سنگه به نگاره فرستاده شد سی کت نام نیز از احوال
 انعام فرمودم شیخ ابراهیم پسر قطب الدین خان کو که را به منصب هزاری ذات دسی صد سوار سرفراز گردانیده بخطاب کشور خانی ممتاز
 کردم چون در حین توجه بتعاقب خسرو فرزند خورم سا که در آگره بر سر محلهما دخترانه گذاشته بودم بعد از جمعیت خاطر ازین مهم حکم شد که فرزند
 مذکور در ملازمت حضرت مریم مکانه و محلهما سه روانه ملازمت گرد چون بچوالی لاهور رسیدند روز جمعه دو اردم ماه مذکور بر کشتی سوار
 شده باستقبال والدۀ خود بچوالی دیهی که در همان دار و سعادت ملازمت میسر گشت بعد ادا کورنش و سجده و تسلیم و مراعات
 آداب که از خوردان بکلانان موافق توره چگیزی و قانون تیموری و ضابطه بایری است به عبادت تمام و طاعت ملک علام قیام
 و اقدام نموده چون ازین شغل فارغ گشتم رخصت مراجعت یافته به قلعه لاهور درآمد در هفدهم مغیر الملک را به بخشی گری لشکر رانا
 تعیین نموده بدالصبوب فرستادم چون خبر مخالفت را که را به سنگه و دیپ پسر او در چوالی ناگور و آن حد در رسیده بود فرمودم
 که راجه جلنات با جمعی از بندها که درگاه و مغیر الملک ابلاغ نموده دفع فتنه و فساد آنها نمایند سر دار خان را که بجای شاه بیگجان
 به حکومت قندهار مقرر گشته بود به منصب سه هزاری ذات و دو هزار پانصد سوار ممتاز ساخته پنجاه هزار روپیه با وعینایت نمودم
 به خضر خان حاکم سابق خاندیس و برادر او احمد خان که از خانزادان این دولت ابد چون دست سه هزار روپیه مرحمت شد هاشم خان
 پسر قاسم خان که از خانه زادان این دولت و لاقی تربیت است به منصب دو هزار و پانصدی ذات و هزار پانصد سوار سرفرازی
 یافت اسب خاصه نیز با وعینایت نمودم به بهشت نفر از امرای تعینات لشکر دکن خلعتها فرستادم پنج هزار روپیه با انعام نظام شیرازی
 قصه خوان مرحمت شد سه هزار روپیه بجهت خرج غلورخانه کشمیر وکیل میرزا علی بیگ حاکم آنجا داده شد که به بلده مذکور فرستد خضر
 مرصع که شش هزار روپیه قیمت داشت به قطب الدین خان بخشیدم بدین خبر رسید که شیخ ابراهیم بابا افغانی دکان شیخی و مریخی در یکی
 برگنه از برگنات لاهور ترتیب داده چنانچه طریقه اوباش و سفهاست جمع کثیر از افغانان و غیره برادر داده اند فرمودم که او را
 حاضر آورده به پر ویز سپارند که در قلعه چنار نگاه دارند تا این هنگامه باطل برهم خور و روز یکشنبه مقیم جادی الاول بسیاری از منصب داران
 واحدیان بر عایت سرفراز گشتند منصب مهابت خان دو هزاری ذات دسی صد سوار مقرر گشت دلاور خان به دو هزاری ذات
 و هزار و چهار صد سوار سرفراز گردید وزیر الملک به هزار دسی صدی ذات و پانصد و پنجاه سوار اقبال یافت و قیام خان هزاری ذات

و سوار شد شام سنگ هزار و پانصدی ذات و هزار و دویست سوار ممتاز گشت همچنین چهل و دو نفر از منصب داران زیادتی منصب
سرفرازی یافتند در اکثر روزها همین شیوه مرعی و منظور است لعل به قیمت بیست و پنج هزار روپیه به پر وزیر مرحمت نمودم به روز چهارشنبه
نهم شهر مذکور مطابق بیست و یکم بهمن بعد از گذشتن سه پیر و چهار گفتری مجلس وزن شمسی که ابتدا سه سال سی و هشتم از عمر من بود
منتقد گشت بدستور که بر بست و آیین بود اسباب وزن را با ترازو در خانه حضرت مرحوم زمانه مرتب و آماده ساختند در ساعت
و وقت مقرر نجیرت و مبارکی و ترازو نشسته هر علاقه آنرا یکی از گلان سالان در دست گرفته دعاها کردند اول مرتبه بطلا وزن شد
سه من و ده سیر وزن بنید و ستان و بعد از آن به بعضی از فلزات و انواع و اقسام خوشبوئینها و کیفیات تا دو وزنه وزن که بعضی
آن بعد ازین مرقوم خواهد گشت در سالی دو مرتبه خود را به طلا و نقره و سایر فلزات و از قسم ابریشم و پارچه و از اقسام حبوبات
و غیره وزن میکنم یک مرتبه در سال شمسی دیگر مرتبه در سال قمری در این دو وزن را به تحویلداران علمی می سپارم که به فقر دار باب
اجتناب رسانند و در همین روز مبارک قطب الدین خان کو که که سالها در آن روزی چنین روزی بود با انواع عنایات سرفرا
ساخته اول منصب او را پنجزاری ذات و سوار مقرر داشتیم بعد از آن به خلعت خاصه و شمشیر مرصع و اسب خاصه با زین مرصع
انتخاب نموده به صوبه داری و حکومت دار الملک بنگاله و آریسه که جای پنجاه هزار سوار است مرخص ساختیم و از روزی غرت
با لشکر عظیم روانه آن صوبه گشت و دولک روپیه نیرد خرج گویان مرحمت شد نسبت والدیه او بمن از آن مقوله است که چون
در ایام طفولیت بر عایت و تربیت او پردریش یافته ام این مقدار آنس که مرا باوست بود الله حقیقی خود ندانم والدیه الدینی
بجای والدیه مهربان نیست و خودش را از برادران و فرزندان حقیقی کمتر دوست میدارم از کوکبا کیسه قابلیت کوکلی به من دارد
قطب الدین خان مست و سه لک روپیه به لکیان قطب الدین خان مرحمت نمودیم و درین روز یک لک و سی هزار روپیه به طریق
سابق بجهت دخترهای که نام زد بود و نیز بود فرستادم و در بست و دوم باز بهادر قلماق که در بنگاله مدتها عیسان و زبیده بود و نیز
نخت درین تاریخ دولت آستان پوس دریافت خنجر مرصع و بست هزار روپیه با و مرحمت نمودیم و به منصب هزارزاری ذات و سوار
سرفراز ساختیم یک لک روپیه نقد و خمس به پر وزیر عنایت شد کیشو داس مار و به منصب هزار و پانصدی ذات و سوار سرفراز گردید
ابو الحسن که دیوان و مداد سرکار برادر دایال بود و بمرای فرزندان او دولت ملازمت دریافت به منصب هزارزاری ذات و پانصد
سوار سر بلند گردید و در اوایل ماه جمادی الثانی شیخ با زبیده که از شیخ زاد با سیکری بود و فروغ عقل و دانائی نسبت قدیم نسبت
امتیاز تمام دارد و خطاب معظم خانی سرفراز گشت و حکومت دلی با و مقرر نمودم و در بست و یکم ماه مذکور عقدی مشتمل بر چهار قطعه اعلی و صدر

دانه مروارید به پرویز شفقت فرمودم و منصب حکیم مظفر سه هزار سی ذات و هزار سوار از اصل و اضافه مقرر گشت پنج هزار دویست و پنجاه نفر
 راجه پنجهولی مرحمت نمودم و از سواکے که تازه روسته داد ظاهر شدن کتابت میرزا غریز کو که است که به راجه علی خان ضابطا خانم
 نوشته بوده است مرا عقیده آن بود که نفاق او بجهت خاطر خسر و نسبت دامادے او مخصوص بمن باشد از فحوائص این نوشته
 که بخط او بود ظاهر گشت که نفاق حبلی خود را در هیچ وقت از دست نداده این شیوه ناپسندیده با والد بزرگوارم نیز سلوک میداشته
 است بجز کتابتے در وقتی از اوقات به راجه علی خان مذکور قوم ساخته سر با مشعر بریدی و بدیندی و مقدماتے که هیچ دشمن
 نمی نویسد و اسناد به هیچ کس نمی توان کرد چه جائے آنکه پهل حضرت عرش آشیانے بادشاه و صاحب قیودانی که از ابتداے طفولیت
 بنا بر حقوق خدمت دالیه او در مقام تربیت و رعایت او شده پله اعتبارش بدرجه اعلی چنان رسانیده که در نسبت خود هم سنگ
 و هم تاند اشت این کتابت را در برهان پور در میان اسباب و اموال راجی علی خان بدست خواجہ ابوالحسن می افتد و خواجہ آرد
 به من بگذرانید از خواندن و دیدن موبر اعضاے من راست شد اگر ملاحظه بعضی تصورات و حقوق شیر دادن مادر اونی بود گنجایش
 داشت که او را بدست خود یا سارسانم به تقدیری ادر حاضر ساختن این نوشته را بدست او داده فرمودم که با و از بلند در میان مردم بخواند مظنه آن بود که از دیدن
 آن کتابت غالب او را روح پرور ختم خواهد گشت از غایت بی ازرمی و خیرگی او بر شنه خواندن گرفت که گویا این نوشته از نیست و حکم بخواند حاضران
 مجلس بهشت آئین از بندهاے اکبری و جهانگیری هر کس که نوشته دید شنید زبان بر طعن و لعن او گشوده و لانتها کرد و ندید پرسیده شد که قطع نظر
 از نفاقاے که بدولت من کرده با اعتقاد ناقص خود و جوهران ترتیب دادے از والد بزرگوارم که از خاک راه ترا و سلسله ترا برداشته
 باین دولت و مرتبه رسانیده بودند که محسود امثال و اقربان خود گشته بودی چه امر روسته داده بود که به شتمان و مخالفان دولت او چنین
 مقدمات بایسته نوشت و خود را بجز که حراخوان و بے سعادتان جادادے ملی با فطرت اصلی و جبلت طبعی چه توان کرد هر گاه که
 طینت تو بآب نفاق پرورش یافته باشد از و بغیر این امور چه سر خواهد زد آنچه با من کرده بودی از سر آن در گذشته باز بهمان منصبی
 که داشته سرفراز گردانیدم و گمان آن بود که نفاق تو مخصوص بمن بوده باشد الحال که این معنی دانسته شد که با خداے مجازی و مربی
 خود هم درین مقام بوده ترا بعمل و دینی که داری و دشتنی حواله نمودم بعد از ذکر این مقدمات لب از جواب بسته در برابر این نوع
 رو سیاہی چه گویم حکم به تغیر جاگیر او کردم آنچه ازین ناسپاس به فعل آید بود اگر چه گنجایش عفو و گذرانید ان نداشت غایتا بنا بر بعضی
 ملاحظه گذرانیدم روز یکشنبه بستم و ششم ماه مذکور مجلس که خدائی پرویز بدختر شاهزاده مراد منعقد گشت در منزل حضرت میرم از ما
 عقد شد و جشنی و طوی در خانه پرویز ترتیب یافته هر کس که در آن انجمن حاضر بود با انواع نوازش و تشریفات سرفراز گردید و هزار

روپیہ بہ شریف اہل و چندے دیگر از امر احوالہ شد کہ بہ فقر و ساکین تصدق نمایند روز یکشنبہ دہم رجب بغرم شکار کہ چہاک و نذرنہ
از شہر برآمدہ باغ رام داس را منزل گزیدیم چہار روز در انجا مقام شد روز چہار شنبہ سیزدہم وزن شمس پر وزیر بعل آمدہ اورا
دوازده مرتبہ باقسام فلزات و دیگر اجناس وزن در آورد ہر وزن دہن و ہر دہ سیر شد حکم کردیم کہ مجموع را بہ فقر قسمت
نمایند و زین روز منصب شجاعت خان ہزار و پانصدی ذات و ہفتصد سوار اصل و اضافہ مقرر گشت بعد از انکہ میرزا غازی
و لشکرے کہ بہرہای او تعیین بودند روانہ گشتند بخاطر رسید کہ جماعت دیگر ہم از عقب باید فرسناد بہادر خان تو بر یکی را بہ منصب
ہزار و پانصدی ذات و ہشتصد سوار اصل و اضافہ لواختہ جماعت او بیاقی پوری را کہ قریب بہ سہ ہزار نفر بودند بسرداری
شاہ بیگ و محمد امین با و ہمراہ نمودہ روانہ ساختم دو لک روپیہ مدد خرج گویان بہ جماعت ند کہ مرحمت شد و یک ہزار بر قند از نیز فقر
گشت آصف خان را بہ مخافطت خسرو و ضبط لاہور تعیین نمودہ گذار شتم امیر الامرا ہم چون بیماری صعب داشت از دولت ملازمت
محرورم گردیدہ در شہر ماند عبد الرزاق معمرے کہ از صوبہ رانا طلب شد ہ بود بہ منصب بخشی گیری حضور سرفراز گردید و حکم شد کہ با تفت
ابو الحسن بلو از م این خدمت قیام واقہ ام نماید انچہ ضابطہ پدر من بود من ہم بہین ضابطہ عمل میناتم کردہ خدمات عمدہ و کس را
شریک می ساختند نہ بواسطہ بے اعتدای بلکہ بدین ہمت کہ چون بشریت ست و آدمی از کوفتہا و بیماری خالی نمی باشد اگر
یکے را تشویش و یا مانعے رود دہد آن دیگر حاضر بود تا کار ہا و مہمات بند ہاے خدا معطل نماند ہم درین ایام خبر رسید
کہ روز دسہرہ کہ از روز ہاے مقرر ہندہ وان ست عبد اللہ خان از کاپلی کہ جاگیر دوست ایلغار نمودہ بولایت بندیلہ در می
و ترددات سپاہیانہ نمودہ رام چند پسر تنہا کو ار کہ مدتے در ان جنگل زمین قلب فتنہ انگیزی میکرد و شکیہ ساختہ بہ کاپلی آورد
بواسطہ این خدمت پندیدہ بعنایت علم و منصب سہ ہزاری ذات و دہ ہزار سوار سرفراز شدہ از عرض صوبہ بہار بعرض رسید
کہ جہاگیر قلی خان را بہ لشکر ام کہ از زمینداران عمدہ صوبہ بہار ست و قریب بہ سہ چہار ہزار سوار و پیادہ بیشمار دارد بنابر بعضے مخافت
و نا دو تنخواہی ہا و زمین نامہو ار جنگ دست میدہد و درین معرکہ خان ند کہ بر نفس خود ترددات مردانہ تقدیم میرساند آخر الامر
لشکر ام بزخم تفنگ نابود گشتہ بسیارے از مردم او در معرکہ اقامہ بقیۃ السیف قرار برقرار اختیار مینماید چون این کار نمایانے
بود کہ از جہاگیر قلی خان پوتمع آمدہ او را بہ منصب چہار ہزار و پانصدی ذات و سہ ہزار و پانصد سوار سرفراز ساختم مدت سہ
و شش روز اوقات بشغولی شکار گذشت پانصد و ہشتاد و یک جانور بہ تفنگ و پوردام و قمر غم شکار شد ازین جملہ یک صد
و پنجاہ و ہشت جانور خوبہ تفنگ زدہ بودم و در مرتبہ قمر غم واقع شد یک مرتبہ در کہ چہاک کہ پر دیگان حرم سراے عصمت بودند

یک صد و پنجاه و پنج جانور کشته شد. و مرتبه دوم در بند نه یک صد و ده تفصیل مجموع جانوران که شکار شده بود توچ کو به یک صد و هشتاد و نه کو بهی بست و نه گورخر و نه گاو و نه آهو و غیره سی صد و چهل و هشت روز چهارشنبه شانزدهم شوال بخیر و خوبی از شکار معاد و اتفاق شد بعد از گذشتن یک پیروش گهری از روزند کور به شهر لاهور در آدم امر غریب درین شکار ملاحظه و مشاهد گشت آهو که سیاهی را در جوالی دعه چند الله که منارے در اینجا ساخته شده تفنگ در شکم آهو زدیم چون زخمی گشت آوازے از وظاهر شد که در غیر مستی این قسم آواز از هیچ آهو سنے شنیده نه نشده بود شکاریان کن سال و جمعی که در ملازمت بودند بهمانو ده اظهار کردند که بابان یا دند اریم بلکه از پدران خود شنیده ایم که این قسم آوازے در غیر مستی از آهو سرزده باشد چون خالی از غایت نبود نوشته شد گوشت بز کو بهی را از گوشت جمیع حیوانات جشی نذیر باقیم با آنکه پوست بر آن بغایت بدوست که بد باغت آن بواز و زایل نمی گردد گوشت او مطلقاً بوسے ناک نیست یکی از بزهای نر را که از همه کلان تر بود فرمودم که بوزن و را آوردند دوسن و بست و چهار سیر که بست و یک من و لایت بوده باشد ظاهر شد بمجنین یک توچ کلان را نیز فرمودم که کشیدند دوسن و سه سیر اکبری مطابق بمقتده من و لایت بوزن درآمد از گورخرهای شکاری یکی که بجهت از همه قوی تر بودند من و شانزده سیر مطابق بمقتاد و شش من و لایت سنجیده شد از شکاریان و هوسا کان شکار مکرر شنیده ام که در شاخ توچ کو بهی بوقت معین کرمی بهم میرسد که از حرکت او خار خارے درو پیدا میشود که با نوع خود او را به جنگ درمی آورد و اگر از نوع خود حریف نیابد شاخ خود را بر درخت یا به سنگ زده تسکین آن خار خار میدهد بعد از تفحص آن کرم در شاخ ماده آن جانور نیز ظاهر شد و حال آنکه ماده جنگ نیکند پس ظاهر شد که این سخن اصلی نداشته است گوشت گورخر اگر چه حلال است و اکثر مردم بمیل بخورند اما به هیچ وجه طبع مرا بخوردن آن رغبت نیفتاد چون بجهت نادید و نمیه و لب و دله راے راے سنگه و پدر او قبل ازین فرمان صادر گشته بود و درینو لا خبر رسید که زاهد خان پسر صاهان و عبد الرحمن پسر شیخ ابو الفضل و رانا شنکر و مغر الملک با جمعی دیگر از منصبداران و بند های درگاه خبر دلپ را در نواحی ناگور که از منصفان صوبه اجیرست میشوند و بر سر او بلغار نموده او را درمی یابند چون محل گیر نمی یابند ناچار پانام ساخته با فوج قاهره به مجاوه و مقابله درمی آید بعد از اندک زد و خورد یک دفعه شکست عظیم یافته جمع کثیر را به کشتن میدهد و اسباب خود را گرفته بادی او با فرار می نماید +

شکسته صلاح گسسته کمر	نه بارے جنگ نه پردے سر
طبع خان را با وجود پیر با بنا بر مراعات رعایت والد بزرگوارم منصب او را برقرار داشته در سرکار کاپی جاگیر حکم کردیم + در راه	

نوی قعدہ والدہ قطب الدین خان کو کہ مرا شیر دادہ بجای والدہ من بود بلکہ از مادر مہربان مہربان تر و از خردی باز در کنسار
ترتیب او پرورش یافته بودم بہ رحمت ایزدی پیوست پایہ نعش اورا بردوش خود برداشتم پارہ راہ بردیم چند روز از کثرت خون
والہ میل بخور دن طعام نشد و تغیر لباس نہ کردم بہ

جشن نوروز دوم از جلوس ہمایون

روز چہار شنبہ بیت دوم ذیقعد سنہ ہزار و پانزدہ بعد از گذشتن سہ و نیم گھڑی حضرت نیر اعظم بخانہ شرف خود توجیل نمودند و
بودتخانہ ہمایون را برسم محمودہ آئین بستہ بودند جشن عظیم ترتیب یافت و در ساعت مسعود بر تخت جلوس واقع شد امرا و مہربان
نبو از شہاد و عنایات سر بلند گردانیدیم بہ در ہمین روز مبارک از عرائض قند ہار بوقت عرض رسید کہ لشکر کے کہ بسر کردگی میرزا
غازی ولد میرزا جانی بہ ملک شاہ بیگ خان تعین یافتہ بودند در دوازہم شہر شوال سنہ مذکور داخل بلدہ قند ہار میشوند و طائفہ
آفر لباس چون خبر رسیدن عساکر منصورہ را پیش مندرجہ بلدہ مذکور میشوند سر اسیمہ و پریشان و شیمان تا کنار آب ہلند کہ بچاہ و شہت
کر وہ بودہ باشد عنان بازی کشند در ثانی الحال ظاہر شد کہ حاکم فراہ و جمعی از حکام آن نواحی بعد از شنفا رفتن حضرت
عرش آشیانے بخاطر میگذرانند کہ قند ہار درین فقرت د آشوب آسان بدست خواہد آمد بے آنکہ از جانب شاہ عباس بانہا
حکم برسد جمعیت نمودہ ملک سیوستان را با خود متفق میسازند و کس نزد حسین خان حاکم ہرات فرستادہ از و ملک طلب می سازند
و او ہم جمعے میفرستد بعد از ان با اتفاق بر سر تن ہار توجہ میشوند شاہ بیگ خان حاکم آنجا بلا حذر آنکہ جنگ دوم دارد اگر عیاد با
شکستہ رود قند ہار از تصرف بیرون خواہد رفت قطعگی شدن را بہتر از جنگ دانستہ قرار بر قلعہ داری میدہد و قاصد ان میرزا اسیر
بدرگاہ میفرستد بحسب اتفاق درین ایام ربات جلال کہ بہ تعاقب خسرو از دار الخلافہ اگرہ حرکت نمودہ بود در لاہور نزول جلال
داشت بخود شنیدن ان خبر بلا توقف فوج کلانی از امرا و منصب داران بسرداری میرزا غازی فرستادہ شد پیش از آنکہ میرزا کے مذکور
بقند ہار رسد این خبر بشاہ میرزا کہ حاکم فراہ با بعضی از جاگیر داران این نواحی قصد ولایت قند ہار نمودہ اند این معنی را لاق ندانستہ
بہ قدغن حسن بیگ نامی را از مردم روشناس خود میفرستد و فرمانے باسم آنها صادر میگردد کہ از کنار قلعہ قند ہار برخاستہ توجہ جاوہقام
خود شوند کہ بہ سبب محبت دموالات آب کے کرام با سلسلہ علیہ جاگیر بادشاہ قدیم سنہ آن جماعت پیش از آنکہ حسن بیگ برسد و
حکم شاہ با ایشان رساند تاب مقاومت عساکر منصورہ نیاوردہ مراجعت را غنیمت می شمارند حسن بیگ مذکور آن مردم را طاقت

نموده روانه ملازمت شد. در لاهور سعادت خدمت دریافت و این معنی را اظهار نمود که این جماعت بے عافیت که بر سر قندهار آمده بودند بغیر از فرموده شاه عباس این حرکت از آنها بوقوع آمد مبادا که در خاطر ازین عمر گذرانی راه یافته باشد. انقضه بعد از رسیدن افواج قاهره به قندهار حسب الحکم قلعه را به سردار خان می سپارند و شاه بیگ خان با لشکر ملک غازم در گاه میشوند. در محبت و تفنیم ذیقعه بخند انداخته رام چند بندیل را در بند در بخیر آورده بنظر گذارند فرمودم زنجیر از پاسه او برداشته و خلعت پوشانیده به راجه با سواران نمودم که مضامین گرفته اورا با جمعی دیگر از خوشان که به همراهی او گذار گشته بودند بگذرانند آنچه از کرم و مرحمت در حق او بطور آمد در خیال او گذشتنه بود و در دوم دی جمعه بغیر از خرم تومان و طوغ و علم و نقاره مرحمت فرموده به منصب هشت هزاری ذات و پنج هزار سوار اتمبار بخشیده حکم جایگزین کردم. و درین پیرخان ولد دولتخان لودی را که همراه فرزند ان و انبال از خاندیس آمده بود به خطاب صلا بتخانے سرفراز ساخته منصب اورا سه هزاری ذات و یک هزار و پانصد سوار مشخص شد و علم و نقاره داده مرتبه او خطاب والاے فرزندى از انبال و اقران در گذرانیدم بدوران و انعام صلا بتخان در میان قوم لودی بغایت بزرگ و معتد بوده اند چنانچه دولت خان سابق که عموے جد صلا بتخان بود چون بعد از سکندر ابراهیم پیشکش با امرای پدر بد سلوکی آغاز نموده باندک تقصیرے جمعی را به قتل درمی آورد و دولتخان از و اندیشه مند شده پسر خرد دلاور خان را به ملازمت حضرت فردوس مکانے در کابل فرستاد و آنحضرت را دلالت به تسخیر هندوستان نمود چون ایشان نیز این غرمت در خاطر داشتند بے توقف متوجه گردیدند و تانوا می لاهور عثمان باز نه کشیدند و دولتخان با توابع و لواحق خود سعادت ملازمت دریافت و لازم نیکو بندگی بجا آورد چون مردکن سال آراسته ظاهر و پیراسته باطن بود مصدر خدمات و دولتیهای با گردید اکثر اوقات اورا بدرگفته مخاطب میساختند و حکومت پنجاب را بدستور باد تقویض فرموده سایر امرای جایگزین داران صوبه مذکور را به متابعت او مامور میساختند و دلاور خان را همراه گرفته به کابل مراجعت فرمودند بار دیگر که استعداد و پورش هندوستان نموده به پنجاب رسیدند و دولت خان بدولت ملازمت سرفراز گردیده و در همان روز با وفات یافت دلاور خان خطاب خانخانانے ممتاز گردید و در جنگ که حضرت فردوس مکانے را با ابراهیم دست داد همراه بود و همچنین در ملازمت حضرت جنت آشیانے هم بلوازم بندگی قیام داشت و در تهمانه منگیر وقت مراجعت آنحضرت از بنگاله با شیرخان افغان جنگ مردانه نموده در معرکه گرفتار شد بهر چند شیرخان تکلیف نوکری کرد قبولی نه نمود و گفت که پدر ان تو همیشه نوکری پدر ان من نموده اند درین صورت چه گنجایش داشته باشد که این امر از من بوقوع آید شیرخان بر آشفت و فرمود که اورا در میان دیوار نهادند و عمر خان جد فرزند صلابت خان که عم زاده دلاور خان باشد در دولت سلیم خان رعایت خوب یافته بود بعد از فوت سلیم خان و کشته شدن فیروز پسر او بدست محمد خان عمر خان و برادران او از محمد خان متوهم شده به گجرات رفته و عمر خان آنجا در گذشت و در تهمان

پیشکش که جوان شجاع خوش صورت و همه چیز خوش بود همراهی عبدالرحیم ولد سیرم خان را که در دولت حضرت عرش آشیانه بختاب خانگانی
 سرفراز گردید اختیار نموده توفیق ترددات و خدمات خوب خوب یافت خانگامان او را بمنزله برادر حقینی خود میدانست بلکه هزار مرتبه از
 برادر بخترو همریان تر اکثر فتوحات که خانگامان را دوست داده به پایمردی و مردانگی او بود و چون والد بزرگوارم ولایت خاندیس و قلعه
 اسیر را منحصراً ساختند و انبال را در آن ولایت و سایر ولایات که از تصرف حکام دکن برآمده بود گذاشته خود بدار الخلافت اگر چه مرا
 فرمودند درین ایام دانیال دولت خان را از خانگامان جدا ساخته و ملازمت خود نگاه داشته و مهات سرکار خود را با و حواله نموده غنا
 و شفقت تمام با و ظاهر می نمود تا آنکه در ملازمت او وفات یافت و پسر از و نامدیکه محمد خان و دیگرے پسر خان محمد خان که برادر کلان بود
 بعد از وفات پدر باندک مدتی در گذشت و دانیال تیر با فراط شراب خود را در باخت بعد از جلوس پسر خان را بدرگاه طلب دایم
 چون جوهر ذاتی و قابلیت فطری او را ملاحظه نمودم پایه رعایت او را بر تبه که نوشته شد رسانیدم امروز در دولت من از صاحب نسبت
 تری نیست چنانکه گناهان عظیم که به شفاعت هیچیک از بندها درگاه بغفور معذور نگردد با التماس او میگردد انتم اتحق جوان نیک ذات
 مردانه لائق رعایت مست و آنچه در باب او بعمل آورده ام بجای واقع شد و به دیگر رعایا نیز سرفراز خواهد یافت چون پیش نهاد مهات
 نهمت فتح ولایت مادر او الله مست که ملک مورد وثقی آباد اجداد ماست میخواستیم که عرصه هندوستان از خس و خاشاک نفعده ان و همردان
 پاکیزه ساخته یک از فرزندان را درین ملک گذاشته خود با لشکر آراسته جزا و نیلان که شکوه برق رفتار و خزانه کلی همراه گرفته باستعدا تمام
 متوجه به تسخیر ولایت موردش گردم بنا برین اراده پردیز را بجهت دفع رانا فرستاده خود غزیت ملک دکن داشتیم که درین اثنا از خسروان حرکت
 ناشایسته توقع آمد و ضرورتش که تعاقب نموده دفع فتنه او نمایم مهات پردیز بهین جهت صورت پسندیده پیدا کرد و نظر بر مصلحت وقت
 رانا را مهلت داده یک از پسران او را همراه گرفته روانه ملازمت گشت و در راه و سعادت خدمت دریافت چون خاطر از نسا و خسرو جمع
 گشت و دفع شورش قزلباشیه که قندسار را در قتل داشتند با سسل و جوه میسر شد بخاطر رسید که به سیر و شکار کامل را که حکم وطن مالد
 وار و در یافته بعد از آن متوجه هندوستان شوم و از دایه خاطر از قوه بغل آید و بنا برین قیاس پنج هفتم ذی حجه به ساعت سعید از
 قلعه لاهور برآمده باغ دل آفرین را که در آن روستای آب را دی ست منزلی گردیدم و چهار روز توقف واقع شد روز یکشنبه نوزدهم فروردین
 ماه را که روز شرف حضرت نیر اعظم بود درین باغ گذرانیدم و بعضی از بندها درگاه به منصب و اضافه منصب سرفرازی یافته بر عیالها
 و شفقت با سرفرازے یافتند و هزار و پیه بحسن بیگ فرستاده و از اے ایران مرمت شده قلیج خان و میران صدر جهان و میر شریف
 آمل را و لاهور گذاشته فرمودم که با اتفاق مهات که روسته دبد به فصل رسانند روز دوشنبه از باغ مذکور کوچ نموده بوضع هر هر که در

سه و نیم کوهی شهر واقع است منزل شد روز سه شنبه جهانگیر پور منزل ریات جلال گشت آن موضع از شکارگاه های معروفست و در حوالی آن منارهای بفرموده من بر سر قبر آموئے فسران نام که در جنگ آموان خانگی و صید آموان صحرائی بنیطر بود احوال نموده اند و در آن منار ملا محمد حسین کشمیری که سرآمد خوش نویسان زمان بود این نثر را نوشته بر سنگ نقش کرده اند که درین فضاے دلکش آموئے بدام جهاندار خدا آگاه نورالدین جهانگیر بادشاه آمده و در عرض یکماه از دشت صحرائت برآمده سرآمد آموان خاصه گشت بنا بر ندرت آموئے مذکور حکم کرد که بچکس نقد آموان این صحرانگند گوشت آنها بر بند و مسلمان حکم گوشت گاود گوشت خوک داشته باشد و سنگ قبر او را بصورت آمو مرتب ساخته نصب کنند و به سنگد معین که جایگزین دار پرگنه مذکور بود فرمودم که در جهانگیر پور قلعه مستحکم بنامیند پنجشنبه چهاردهم در پرگنه چندال منزل شد و از آنجا روز شنبه شانزدهم یک منزل در میان به حافظ آباد در منازله که با تمام کردی آنجا میر قوام الدین با انجام رسیده بود توقف رویداد و بدو کوچ به کنار دریای چناب رسیده روز پنجشنبه بیست و یکم ذی حجه از پل که بر آب مذکور بسته بودند عبور اتفاق افتاد و حوالی پرگنه گجرات منزل شد و در زمانه که حضرت عرش آیشانی متوجه کشمیر بودند قلعه دران روس آب احداث فرموده بودند جماعت گجرات را که بدان فوجی بدزدی و راهزنی میگذاشتند بدین قلعه آورده آبادان ساختند و چون مسکن گوجرات شد بدین جهت از آنجا گجرات نام نهاده پرگنه علیحد و مقرر ساختند گوجر جامعه را میگویند که کسب و کار کمتری نمایند و اوقات گذرانها از شیر و جغرات میباشد روز جمعه خواص پور که از گجرات پنجگروه است و آنرا خواص خان غلام شیر خان افغان آبادان ساخته بودند منزل شد و از آنجا دو منزل در میان کنار دریای بهت مقام گردید و درین شب باد عظیم در دریدن آمده ابر سیاه فضا و آسمان را فرود گرفت و باران به شدت شد که پیران کهن یادند اشتند آخر ثمره منجر شد و بهر حال برابر تخم مرغی افتاد از طغیان آب و شدت باد و باران پل شکست من باز نزدیکان حریم حرمت به کشتی عبور نمودم چون کشتی کم بود فرمودم که مردم به کشتی ننگد و پل را از سر نو به بنهند بعد از یک هفته که پل بسته شد تمام لشکر بغاعت گذشت و منبع دریای بهت چشمه ایست در کشمیر ترپاک نام و ترپاک بزبان هندو مارا میگویند ظاهر دران مکان مارهای بزرگ بوده است در پام حیات پدر خود و مرتبه بهر این چشمه رسید و ام از شهر کشمیر تا بد آنجا بیست کرده بوده باشد دشمن طور حوضی ست نخبناست گز در بیت گز آثار عبادتگاه ریاضت مندان در آنجا آن حجره های سنگین و غارهای متعدد بسیار است آب این سر چشمه در نهایت صافی است با آنکه عمق آنرا قیاس نمی توان کرد اگر دانه خشکاش دران اندازند تا رسیدن زمین مشخص دیده میشود واهی بسیار دران جلوه گراست چون شنیده بودم که این چشمه پایاب ندارد و بنا برین ریمانی به سنگ بسته درین چشمه گفتم که انداختند چون گز نموده شد ظاهر گردید که از قدیم آب چشمه نموده است

بعد از جلوس فرمودم کہ اطراف چشمہ بہ سنگ بستہ بانچہ بر اطراف آن ترتیب دادہ جوئے آزا جہولے ساختند و ایوانہا
 و خانہا بر دور چشمہ ساختہ جائے مرتب گشتہ کہ رونہاے ربع مسکون مثل آن کم نشان می دہند چون آب بہ موضع یم پور کہ در
 دو کہوے شہرست میرسد زیادہ میگرد و تمام زعفران کشمیر درین موضع حاصل میشود معلوم نیست کہ در پیچ جائے عالم ابن مقلا
 زعفران میشدہ باشد بہر سال بوزن ہندوستان پانصد من کہ چہار ہزار من ولایت بودہ باشد حاصل زعفران ست در موسم
 گل زعفران در ملازمت والدہ بزرگوار خود درین سہ زمین رسیدم جمیع گلہاے عالم اول شاخ و بعد از ان برگ و گل برمی آرند
 بخلاف گل زعفران کہ چون از زمین خشک چہار انگشت ساق آن سر برینز گل سوختہ رنگ شتمنی بر چہار برگ شکستہ میگرد و دچھا
 ریشہ نارنجی مثل گل معطر در میان دارد بدراز می کنند انگشت زعفران ہمین ست در زمین شیار نہ کردہ آب نادادہ در میان گل و خانہا
 برمی آید بعضے جایک کردہ و بعضے نیم کردہ زعفران ز راست از در بہتر بہ نظر درمی آید بوقت چیدن از تندی بوئے آن تمام
 نزدیکان را در دوسر پیدا شد بآنکہ کیفیت شراب دیشتم و پیالہ می خوردم مرا ہم در دوسر بہر سید از کشمیر بان جوان صفت کہ بہ گل
 چیدن مشغول بودند پرسیدم کہ حال شما بان چیست از ایشان معلوم شد کہ در دوسر در مدت عمر تعقل نہ کردہ اند و آب ابن چشمہ
 و تر پاک کہ در کشمیر بہت میگویند با دیگر آبہا و ناہا کہ از دست راست و چپ داخل گردیدہ دریا میشود و از میان حقیقی شہر میگردد و فرش
 در اکثر جاہا از آنکہ اندازے زیادہ بخوابد و این آب را بواسطہ کثافت و ناگواری سبکی نمی خورد تمام مردم کشمیر آب از آبگیری کہ بہ شہر
 متصل ست و دل نام دارد بخورند و آب بہت بدین تالاب در آمدہ از راہ بارہ تولہ و بکلی دو تنور بہ پنجاب می رود و در کشمیر آب رود
 خانہ و چشمہ بسیار ست غایتا بہترین آنہا آب درہ لارست کہ در موضع شہاب الدین پور باب بہت لطیف میگردد و این موضع از جاہاے
 مقرر کشمیر است بر کنار در باب بہت واقع شدہ قریب صد چنار خوش اندام بر یک قطعہ زمین سہ خرم دست بیکدیگر دادہ چنانچہ تمام
 این سہ زمین را سایہ آن چنارہاے فرد گر فتہ است و سطح زمین تمام سہرہ و سہ برگہ است نوعی کہ فرش بر بالائے آن انداختن بیدری
 و کم سلیقگی است این دہ آبادان کردہ سلطان زمین العابدین است کہ چنارہا و دو سال از روے استقلال حکومت کشمیر نمودہ بودہ
 اورا بد و شاہ کلان میگفتند خوارق عادات از و بسیار نقل میکنند آثار و علامات و عمارات او در کشمیر بسیار ست از انجملہ در میان آبگیری کہ
 اول نام دارد و عرض و طول او از سہ کردہ بیشتر ست عمارتے ساختہ زمین لکانام سعی بسیار در بناے این عمارت تہجد یم رسانیدہ
 چشمہ این آبگیر در تہ دریاے عمیق ست مرتبہ اول بہ گشتی سنگ بسیارے گورہ در جائے کہ این عمارات ساختہ شد رخنہ اند بچگونہ نفی
 نمودہ و آخر چندی ہزار گشتی را با سنگ غرق نمودہ و بہ محنت بسیار یک قطعہ زمینے را کہ صد گز در صد گز بودہ باشد از آب بر آوردہ صفہ بہتر

علا شہر بنین قوط و با سہ کثیر از سہ بلعظ زمین را بر اسے کاشت کاویدان در دست کردان ۱۲

است و بر یک طرف آن از صفه عمارت با تمام رسانیده عبادتگاه بجهت پرستش پروردگار خود ترتیب داده که از آن نقش برجسته پیشانی
اکثر اوقات در کشتی بر آه آب برین جا و مقام آمده بعبادت ملک علام قیام و آفتاب می نمود میگویند که چندین اربعین در اینجا بسر آورده
روزهای یک از ناخلف زادگان به قصد قتل او در آن عبادت خانه او را تنها یافته شمشیر کشیده در می آید چون نظر او بر سلطان می افتد
بنابر صلابت پدری و شکوه صلاح سر اسیمه و مضطرب گشته میگردد بعد از لحظه سلطان از عبادت خانه برآمده با همان پسر در کشتی می نشیند
و روانه شهر میگردد و در آشنای راه بآن پسر میگوید که تسبیح خود را در عبادت خانه فراموش کرده ام برز و رفتی تسبیح را خواهی آورد
آن پسر به عبادتخانه درآمده پدر را در آنجا می بیند آن بے سعادت از روی شرمندگی تمام در پاسه پدر افتاده عذرخواهی تقصیر خود
می نماید از و امثال این خوارق بسیار نقل کرده اند میگویند که علم خلع بدن را نیز خوب و زریده بود چون از اطوار او و ضلع فرزند آن
آثار تعجیل در طلب حکومت و ریاست می نمود با آنها میگوید که بر من ترک حکومت چه بلکه گذشتن از حیات بسیار آسان است اما بعد
از من کار می نمود امید ساخت و مدت دولت شمایان بقادر نخواهد داشت و بآنکه زمانه بخیر است عمل زشت و نیت خود نخواهد رسید
این سخن گفته ترک خوردن و آشامیدن نمود و یک اربعین بهین روش گذرانیده چشم خود را آتشا بخواب نکرده و بار بار بآب سلوک ریخت
بعبادت می قدر شنیده بود و در چهل و دبعث حیات را باز سپرده بخوار رحمت ایزدی پوست سه پسر از و ماند آدم خان و حاجی خان
و بهرام خان با هم دیگر در مقام منازعت درآمده هر سه متاصل شدند و حکومت کشمیر بحاکم چکان که از عوام الناس سپاهیان آند
بودند منتقل شد و در حکومت خود سه کس از حکام آنجا بر سه ضلع آن صفه که برین العابدین در تال اول ساخته بود جایا ساختند اما هیچ کدام نتوانستند
عمارت برین العابدین نیست خزان و بهار کشمیر از دیدنیهاست فصل خزان را دریا قلم و آنچه شنیده بودم بهتر از آن بنظر در آمد غایتاً فصل بهار
آن ولایت ندیده ام امید که روزی که در دورد و دوشنبه غره محرم از کنار دریای بهت کوچ فرموده یک روز در میان به قلعه رهناس که از
بناهای شیرخان افغان است رسیدم به این قلعه را در شکستگی زمین بنا نهاده که بآن استحکام جلای خیال توان کرد چون این زمین بولایت
کنگه ان متصل است و آنها جمیع قلمرو سرکش اند آن قلعه را خاص بجهت تنبیه و سرکوب آنها بنظر گذرانیده بود که بسازد چون پاره کار کرد
شیرخان درگذشت و پسر او سلیم خان توفیق تمام یافت بر سر یک از دروازه ها تخریب قلعه را بر سر کشید و نصب نموده اند شازده کرد
و دو لک دام و کسری خراج آن عمارت شده که بحساب بند دستان چهل لک دینیت و پنجاه روپی باشد و موافق داد و ستد
ایران یک صد و بیست هزار تومان و مطابق معمول توران یک ارب و بیست و یک لک و بنقد و پنجاه روپی که حاصله نامند میشود
روز سه شنبه چهارم ماه چهارم که ده و سه پانصد نموده به پیله منزل واقع شده پیله بزبان کنگه ان پشته را گویند و از آنجا بده بکوه فرد آدم

و بیکر از زبان همین جماعت پیشه است ششل برپوشه با س گل سفید بے بو از پیله تا بیکر تمام راه در میان رودخانه آدم که آب روان داشت
 و گلها کثیر که از عالم شگوفه شفتا و در غایت رنگینی است و شگفتگی دور زمین بند و ستان این گل همیشه شگفته و پر بار می باشد و در اطراف
 این رودخانه بسیار بود به سوار و پیاده که همراه بودند حکم شد که دستها از این گل بر سر زنند و هر کس که گل بر سر زنند آشفته باشد و سارا و را
 بر دارند عجب گلزاری بهر سید روز پنجشنبه ششم از شهر گذشته به سها منزل شد درین راه گل پلاس بسیار شگفته بود این گل هم مخصوص
 جنگلهاست هندوستان است بودند اردو مار گش نارنجی آتشی است و پنج آن سیاه و پوشه آن برابر پوشه گل سرخ میشود نوعی به نظر
 در می آید که چشم از آن نمی توان برداشت چون هوادر غایت لطافت بود و پرده ابر حجاب نور و ضیا حضرت نیر اعظم گشته بارش آهسته
 شرح می نمود به خوردن شراب رغبت نمودم بملا و در غایت شگفتگی و خوش حالی این راه طے شد این محل را هیتا بان تقریب میگویند
 که آبادان کرده کنکری است با نھی نام و این ملک را از مار کله تا هیتا پونهو میگویند و درین حد و دزدان کم می باشند از رهتاس
 تا هیتا جا و مقام بهو کیا لان است که بگهران خویش دهم جدا اند روز جمعه بنفسم کوچ نموده چون چهار کرده و سه پا طے شد بمنزل بکه
 فرود آمدم بکه بدان سبب میگویند که سر اسب بخت پخته دارد و بزبان اهل هند بکه پخته را میگویند عجب پزگود و خاک منزلی بود آراها
 بواسطه ناخوشی راه به مشقت تمام به منزل رسیدند در همین جای اوج از کابل آورده بودند اکثر ضایع شده بود روز شنبه ششم کوچ
 نموده بعد از قطع چهار دیم کرده به موضع کوچ منزل شد کور زبان کهران جروشکسگی رامی گویند این ولایت بسیار کم دخت گشت
 روز یکشنبه نهم از اول پنڈی گذشته محل نزول گشت این موضع را اول نام هندوستان آباد ساخته است و پنڈی همین زبان ده را میگویند
 قریب باین منزل در میان دره رود آب جاری بود در پیش آن حوضی که آب رود آمده در آن حوض جمع میگشت چون سر منزل
 اند کور خالی از صفائی نبود زان به آنجا فرود آمده از کهران پرسیدم که عتیق این آب چه مقدار باشد جواب شخص نه گفتند و اظهار کردند
 که از پدران خود شنیده ایم که درین آب ننگ می باشد و جانوران که بآب در می رفتند زخمی و مجروح بر می آمدند بدین جهت کسی
 جرأت در آمدن درین آب نمی کرد فرمودم که گو سفندے را در آنجا انداختند تمام حوض را شنا کرده بیرون آمد بعد از آن فرشته
 را نیز فرمودم که در آید او هم همین دستور سالم بر آمد ظاهراً شد که آنچه کهران میگفتند اصلی نداشتند عرض این آب یک تیر انداز
 بوده باشد و شنبه دهم موضع نر پره منزل گردید گنبدے در زمان سابق کهران ساخته اند و آنجا از مقر درین باج میگرفتند
 چون اندام آن گنبد نخریزه شبانه دار داین اسم اشتها ریافته سه شنبه یازدهم به کالایانی فرود آمدم که بزبان هندی مراد آب سیاه
 است درین منزل کوتلی است مار کله نام به لفظ هندی مار زدن را و کله قافله رامی گویند یعنی محل زدن قافله حد ولایت کهران

تا اینجا است عجب حیوان صفت جماعتی اند و اینم بایکدیگر در مقام نماز عمت و مجادله اند هر چند خواستم که رفع این نزاع بشود فایده نکرده

جان جاہل به سختی ارزانی

روز چهارشنبه دوازدهم منزل بابا حسن ابدال شد بر شرق رویه این مقام بیک گروه فاصله آبشاری است که آبش بنایت تند میریزد و در تمام راه کابل مثل این آبشاری نیست در راه کشمیر دوسه جا ازین قسم آبشارهاست در میان آبگیری که منبع این آب است راه مان سنگه عمارت مختصری ساخته است مابین که بدرازی پنجم گز و ربع گز بوده باشد درین آبگیر بسیار است سه روز درین مقام بکشد توقف افتاد و باز در بیکان شراب خورده شد و به شکار ماهی توجه نمودم تا حال سفره دام که از دامها مقرر است و بزبان ہندی بجنو رجسال میگویند نہ انداختہ بودم انداختن آن خالی از اشکال نیست بدست خود این دام را انداختہ ده دوازده ماہی گرفتیم و مردار یک در مینی آنها کشیدہ باب سردام از مورخان و موطنان آنجا احوال بابا حسن را استفسار نمودم سچکس خبر مشخص نہ گفت جائیکہ بمقام قد کو مشہور است پشتمه ایست از دامن کو پیچہ برمی آید در غایت صافی و لطافت چنانچہ این بیت امیر خسرو اشایدی است

دور تہ آبش ز صفاریک خرد | کو ر تواند بدل شب نمود

خواجہ شمس الدین محمد خانی که مدتی بہ شغل وزارت والد بزرگوارم مشغولی داشت صفہ بستہ و حوضی در میان آن ترتیب دادہ کہ آب چشمہ آنجا درمی آید و از آنجا بزراعت و باغات صرف میشود برکنار این صفہ گنبدی بہجت مدفن خود ساخته بود بحسب اتفاق آنجا نصیب او شد و حکیم ابوالفتح گیلانی و برادرش حکیم ہمام را کہ در خدمت والد بزرگوارم نسبت مصاحبت و قرب و محرمیت تمام داشتند حسب الحکم آنحضرت در آن گنبد نہادہ اند در پانزدہم امروہی منزل شد عجیب سبزہ زار یکدستہ کہ اصلا بلندای و پستی نہ داشت بہ نظر در آمد درین موضع دحوالی آن بہشت بہشت ہزار خانہ کھردلہ راگ متوطن اند و انواع فساد و تعدی و در انہری ازین جماعت بوقوع می آید حکم فرمودم کہ سرکار این حدود و امک بطفرخان پسر زین خان کو کہ تعلق داشتہ باشد و مازمان مراجعت ریات اجلال از کابل تمام دلہ راگان را کو چاہندہ بجانب لاہور روانہ سازد و کلان تران کمتران را بدست در آورده مقید و محبوس نگاہ دارد و روز دوشنبہ ہفتدہم کو چہ سند و یک منزل در میان نزدیک بہ قلعہ امک برکنار دریا کے نیلاب محل نزول ریات جلال گشت درین منزل رہایت خان بہ منصب دوسہزار و پانصدی سرفرازی یافت قلعہ مذکور از بناہاے حضرت عرش آشیانے ست کہ بہ سعی و اہتمام خواجہ شمس الدین خوانی بانمام رسیدہ مستحکم قلعہ است درین روزہا آب نیلاب از طغیان فرود آیدہ بود چنانچہ ہنزدہ کشتی بل بستہ شد و مردم بہ سہولت و آسانی گذشتند امیر الامرا را بواسطہ ضعف بدن و بیماری در امک گذاشتم و بہ نجشان حکم شد کہ چون ولایت

کابل برداشت لشکر عظیم ندارد سواست نزدیکان و مقریان دیگر را از آب نه گذرانند و اردو تا معاودت ریات جلال در آنک
 بوده باشد روز چهارشنبه نوزدهم پادشاه از باد چنده از خاصان بر جامه سوار شده از آب نیلاب سلامت گذشته به کناره
 دریای کامه فرود آمد دریا کامه آبست که از پیش قصبه جلال آباد میگذرد جهان جانی ست که از بانس و خس ترتیب داده
 در ته آن شکمهای پر باد کرده می بندند و درین ولایت آنرا شال میگویند و دریا با و آبها که سنگها در میان دارد از کشتی امین تراست
 دوازده هزار روپیه بمیر شریف آملی و جمعی که در لاهور بخدمات تعیین بودند داده شد که بفقرا تقسیم نمایند به عید الرزاق معمر و
 بهاری داس بخشی اعدیان حکم شد که سرانجام جمعی که بهر اهی ظفر خان تعیین شده اند نموده آنها را روانه سازند و از آنجا
 یک منزل در میان بسراے باره منزل شد مقابل بسراے باره در آن طرف آب کامه قلعه ایست که زین خان کو که در وقتیکه
 به استیصال افغانان یوسف زئی تعیین بوده احوال نموده نیز شهر موسوم ساخته است و قریب پنجاه هزار روپیه خرج آن شده
 می گویند که حضرت جنت آشیانے درین زمین شکار گرگ می نموده اند و از حضرت غرش آشیانے نیز شنیدیم که من هم در وزارت
 پدر خود دوسه مرتبه تماشای این شکار کرده ام روز پنجشنبه بیست و نهم بسراے دولت آباد فرود آمد احمد بیگ کابلی جاگیر دار
 پرشاور با ملکایوسف زئی و غوریه خیل آمده ملازمت نمودند چون خدمت احمد بیگ مستحسن فیفتاد ولایت مذکور را ازو تغییر نموده
 بشیر خان افغان عنایت کردم چهارشنبه بیست و ششم در بلخ سردار خان که در حوالی پرشاور ساخته منزل شد که در کمری را که معبد
 مقرب جوگیان است درین نواحی واقع بود سیر نمودم به گمان آنکه شاید فقیر بنظر آید که از صحبت او فیض تو ان یافت آن خود حکم
 عفا و کیمیا داشت یک کله به یکے همرفت بنظر درآمدند که از دیدن آنها بختی تیرگی خاطر خبری حاصل نشد روز پنجشنبه بیست و نهم
 به منزل جم رود روز جمعه بیست و ششم بکوتل خیبر برآمده در علی مسجد منزل شد و شنبه بیست و نهم از کوتل با ریج گذشته بغریب حنا نه
 فرود آمد درین منزل ابو القاسم کلین جاگیر دار جلال آباد زرد الوئی آورد که در خوبی کم از زرد آلوے خوب کشمیر بود درین منزل
 که که کلاس که والد بزرگوارم آن را شاه الوانام نهاده اند از کابل آوردند چون میل بسیار بخوردن آن داشتم با آنکه به مدعا
 نه رسیده بود درگزک شراب به رغبت تمام خورده شد سه شنبه دوم صفر ظاهر بسا دل که برکنار دریا واقع بود منزل شد
 آن طرف دریا کو بهیست که اصلا درخت و سبزه ندارد و ازین جنت این کوه را کوه بے دولت می نامند از پدر خود شنیدم
 که اشال این کوه با سعدن هلا می باشد در کوه آله بوغان در دقتیکه والد بزرگوارم متوجه کابل بودند شکار قمر غه نمودم چند آهوی
 سرخه شکار شد چون خدمات مالی و ملکی خود را با میر الامرا فرموده بلام و بیماری او امتداد تمام پیدا کرد و نسیان بر طبیعت او

نوع غالب گشت که آنچه در ساعت مقررند کور میگشت در ساعت دیگر بیاد نمی ماند در روز بر در این نسیان در زیادتی بوده بنا بر این روز چهارشنبه سوم صفر خدمت وزارت را با آصف خان فرموده خلعت خاصه و دوات و قلم مرصع به و مرحمت کردم از اتفاقات حسنه قبل ازین به بیت و هشت سال در همین منزل والد بزرگوارم و او را به منصب میر بخشی سرفراز ساخته بودند بعلی که برادر او بود تقاضا به چهل هزار روپیہ خریدارے فرموده فرستاده بود آن لعل را بجای تسلیم وزارت پیشکش نمود و خواجہ ابوالحسن را که خدمت بخشی گری و قور و غیره داشت بهمراہی خود التماس نمود جلال آباد را از ابوالقاسم تمکین تغییر نموده بعراب خان مرحمت فرمودم و در میان رودخانه سنگ سفیدے واقع بود فرمودم که آنرا بصورت فیلے ترتیب داده بر سینه آن فیل این مصرع را که مطابق تاریخ ہجری بود نقش کردند

سنگ سفید فیل جهانگیر بادشاہ

در ہین روز کلیان پسر راجہ بکر ماجیت از کجرات آمد مقدمات غیر مکرر ازین حرامزادہ مفسد بضرر اشرف رسیدہ بود از آنجملہ بوسے زن مسلمانے را بخانہ خود نگاہ داشتہ بلا حفظ آنکہ مبدا دین مقدمہ شہرت کند مادر و پدر او را کشتہ در خانہ خود گور کردہ است فرمودم کہ او را در بند نگاہ دارند تا بہ حقیقت اعمال و افعال او باز رسیدہ شود بعد از تحقیق فرمودم کہ اول زبان او را بریدہ و ز زندان ابدی بودہ با سگبانان و حلال خوران طعام میخورده باشد چار شنبہ بسرخاب منزل شد از آنجا بکدک نزد فرمودم درین منزل چوب بلوٹ کہ برائے سوختن بہترین چوبہاست بسیار دیدہ شد این منزل اگرچہ کوتاہ و کرویہ نہ داشت اما تمام سنگ لرخ بود و در ہجہ دوم بہ آب ہار یک و شنبہ سیزدہم پورٹ بادشاہ مقام شریک شنبہ چار دہم بخورد و کابل فرود آمد صدقار و قضاے کابل را درین منزل بقاضی عارف پسر ملا صادق حلوائے تفویض فرمودم شاہ آلوھے رسیدہ از موضع گلبہار درین مقام آوردند قریب بعد عدد بہ رغبت تمام خوردہ شد دولت رئیس دہ جگری گلے چند غیر مکرر آوردہ گذرانید کہ در مدت العمر دہم از آنجا بہ بگرامی نزد اہلال افتاد درین منزل جانورے ابلق بہ شکل موش بران کہ بزبان ہندی گھری میگویند آوردہ بنظر گذرانیدند و چنین گفتند کہ در خانہ کہ اینجا نور میباشد موش پیرامون آن خانہ نمیگردد باین تقریب این جانور را میرموشان میگویند چون تالہال ندیدہ بودم بہ مصوران فرمودم کہ شبیہ آنرا بکشند از اسوکلان ترست غایتاً صورت او بہ گربہ سیکن شباهت تمام دارد احمد علی خان را بہ شبیہ و تادیب افغانان بگلش تعین نمودہ بہ عبدالرزاق معمرے کہ در ٹانک بود حکم شد کہ دو لک روپیہ بہ نحو بیلاری میٹن داس پسر راجہ بکر ماجیت ہمراہ سازد کہ بہ ملکیان لشکر ند کو تقسیم نماید و ہزار بر فند از نیز بہمراہی این لشکر مقرر گشت شیخ عبدالرحمن ولد

شیخ ابوالفضل به منصب دوشیزای ذات و هزار و پانصد سوار سرافراز گشته به خطاب افضل خانی ممتاز گردید پانزده هزار روپیه بهر بخان
مرحمت شد و بیست هزار روپیه دیگر بجهت مرمت قلعه پیش بلاغ تحویل او مقرر گشت سرکار خانپور را به جایگزین دلاور خان افغان مرحمت
نمودم بخشینه سیزدهم از پیشلستان تا بلاغ شهر آرا که محل نزول ریایات جلال بود در روپیه و نصف و ربع آن بر فقرا و محتاجان
افشاند به بلاغ مذکور داخل شدم بسیار به صف و بطراوت بنظر درآمد چون روز بخشینه بود به مقربان و نزدیکان صحبت شراب داشته
بجهت گرمی هنگام از جوسه که در میان وسط این بلاغ جاری است و تخمیناً چهار گز عرض آن بوده باشت بهمسالان و همسنان فرمودم
که ازین جوسه بچند اکثر تنو استند بجهت و در کنار جوسه و میان جوسه افتادند من هم اگر چه چشم اما بان چینی که درس سی سالگی در
خدمت والد بنیر گوار خود بسته بودم درین ایام که عمر من به چهل سالگی رسیده بان قدرت و چالاکي تنو استم بجهت درمین روز
بهفت بلاغ که از باغات مقرر کابل ست پیاده سیر نمودم تا حال بخاطر نمی رسد که این قدر راه پیاده رفته باشم اول بلاغ شهر آرا
سیر کرده بعد از آن به بلاغ متاب و باغی که مادر گلان پدر من بگه بگیم تعمیر کرده رسیدم و از آنجا باورنه و باغی که مریم مکانی که مادر
گلان حقیقی من باشند ساخته گذر کردم و بلاغ صورت خانه یک چنار گلان دارد که مثل آن چنار در دیگر باغات کابل نیست و چهار
بلاغ را که بزرگترین باغات بلده مذکور است دیده بجا و تمام مقرر مراجعت نمودم شاه آلود بر درخت خود نمودی دارد دهر دانه چنان
از آن بنظر درمی آید که گویا قطعه یا قوت بدو ریست که بر شاخه درخت معلق داشته اند بناس بلاغ شهر آرا شهر بانو بگیم دختر بیزا
ابوسعید که عمه حقیقی حضرت ذر و س مکانی است بنا نهاده اند و مرتبه مرتبه بر آن اضافها شده در شهر کابل بدان لطافت و خوبی باغی نیست
اقسام میوه ها و انگور ها دارد و طراوت آن بدرجه ایست که به نفس باست بر صحن آن نهادن از طبع راست و سلیقه درست دور است و
در حوالی این بلاغ زمین لایقی بنظر درآمد از مالکان آن زمین را خریداری نمودم فرمودم آب که از طرف گذرگاه می آید در وسط این زمین
گرفته باغی ترتیب دهند که بان خوبی و لطافت در معموره عالم نبوده باشد و نام آن جهان آرا نهادم مادر کابل بودم بعضی اوقات
بمقربان و نزدیکان و گاه به بابل محل در بلاغ شهر آرا صحبت میداشتم و شبها بعلماء و طلبه کابل میفرمودم که مجلس طنجیغ را بغیر اندازی
ترتیب داده برقص از عیش قیام واقدا می نمودند بهر کدام از جماعت بغیرایان خلعت داده هزار روپیه مرحمت نمودم که در میان
خود با قسمت نمایند و به دوازده کس از متقدمان در گاه فرمودم که یک هزار روپیه در هر روز بخشینه مادر شهر کابل باشم بفقرا و مساکین
دار باب احتیاج برسانند و حکم فرمودم که در میان دو چنار که بر کنار جوسه وسط بلاغ واقع است که یک را فرخ بخش و
دیگر را ساسیه بخش نام کرده ام بر پارچه سنگ سفید که طول آن یک گز و عرض آن سه ربع گز بوده باشد نصب کردند و نام مرا

با صاحبقرانی ترتیب یافته در آنجا نقش کردند و بطرف دیگر نگاشته شد که زکات و اخراجات کابل را با تمام بخشیم هر کس از اولاد و اعقاب ما بخلاف این عمل نماید بغضب و سخط آتی گرفتار آید تا زمان جلوس این اخراجات معمول و مستمر بود هر سال مبلغی کلی بدین علت از بندهای خدا میگردیدند رفع این بدعت در زمان سلطنت من شد درین آمدن به کابل تخفیف و رفاہیت تمام در احوال رعایا و مردم آنجا واقع شد و نیکان و ریسان غزنین و نواحی آن به خلعت و نواز شہاسر فراز گشتند و مطالب و مقاصد که داشتند با حسن و جوہ فیصل پذیرفت از عجایب اتفاقات آنکه روز پنجشنبه بنیر دهم صفر که به شهر کابل داخل شدم مطابق تاریخ بھجری است فرمودم کہ بران سنگ نقش کردند و قریب بہ تختی کہ در دامن کوہ جنوب رویہ کابل واقع است مشہور بہ تخت شاہ صفہ از سنگ بر آورده اند کہ حضرت فردوس مکانے بر آنجا نشسته شراب نوشان فرمودہ اند یک حوض مدور بر یک گوشہ این سنگ کندہ اند کہ قریب بدو من ہندوستان شراب میگردفتہ باشد و نام مبارک خود را با تاریخ بردیوار صفہ مذکور کہ متصل بہ کوہ است باین عبارت نقش نمودہ اند کہ تختگاہ بادشاہ عالم پناہ ظہیر الدین محمد بابر ابن عمر شیخ گورکان خلد اللہ ملکہ فی سلسلہ من ہم فرمودم کہ تخت دیگر در برابر این صفہ تراشیدہ و حوضی بہمان دستور بر کنار آن کنیدند نام مرا با نام صاحبقرانی بر آنجا نقش کردند در روزے کہ من بران تخت شستم ہر دو حوضچہ را فرمودم کہ از شراب پر سازند و بہ بندہ ہا کہ در آنجا حاضر بودند دادند شاعرے از شراب غزنین در آمدن من بہ کابل این تاریخ یافتہ بود

بادشاہ بلا دہفت سلیم

اورا بہ خلعت و انعام نوازش نمودہ فرمودم کہ بردیوار متصل بہ تخت مذکور این تاریخ را ثبت نمایند پنجاہ ہزار روپیہ بہ پرویز خٹم شد وزیر الملک را بہ بخشی ساختہ بہ قلع خان فرمان صادر شد کہ یک لک و ہفتاد ہزار روپیہ از خزانہ لاہور بہ مدد خراج لشکر قندھار روانہ نماید سیر خیابان کابل و بی بی ماہ رونمودہ بحکام آنجا فرمودم کہ بجای درختانے کہ حسن بیگ رویاہ بریدہ بود نہالہا نشانند و اولنک یورت چالاک را نیز سیر کردہ عجب جائے بہ صفائی بنظر آمد رئیس چکری یک رنگے بہ تیرزدہ آورد تا این وقت رنگ را ندیدہ بودم بہ بزرگوہے می نماید تفاوت بزہمین بر شاخ ست شاخ رنگ خداست و شاخ بزہست ما پیچ ست تقریب احوال کابل و اتفاقات حضرت فردوس مکانے بنظر میگذشت تمام بخط مبارک ایشان بود مگر چار جزو آن را کہ بخط خود نوشتم در آخر اجراء مذکور ہم عبارتے تیر کی بقلم آوردم تا ظاہر شود کہ این چار جزو بخط من است با وجود آنکہ در ہندوستان کلان شدہ ام در گفتن و نوشتن تیر کی عاری نیستم و در ہیبت و نیم صفرا بہل محل سیر حلقہ سفید سنگ کہ در نہایت صفاد خرمی بود نمودہ شد روز جمعہ

بہت و ششم سعادت زیارت حضرت فردوس مکانے دریا قنم ز رو طعام و نان و حلوائے بسیار بروح گذشتگان فرمودم کہ بہ فقرا تقسیم نمودند رقیہ سلطان یکم دختر میرزا ہندال تا حال زیارت پدر خود نہ کردہ بودند درین روز بآن شرف رسیدند روز ہفتم سوم ربیع الاول در خیابان فرمودم کہ اسپان خاصہ دودہ حاضر کردند شہزادہا و امرا ہا و داندیک اسپ کرناک عربی کہ عادل خان والی دکن بہ جہت من فرستادہ بود از ہمہ اسپان بہتر و دید در ہمین روز ہا پسر میرزا سنجر ہزارہ و پسر میرزا ماشی کہ کلان قرآن سردار ہا ہزارہ بودند آمدہ ملازمت کردند ہزار ہا دھنہ میرداد و اسپ درنگ کہ بہ تیرزدہ بودند آوردہ گذارایند بکلا نے این رنگہا دیگر دیدہ نشدہ بودند و دودہ از یکہ بازو کلان بزرگ تر بود خبر رسیدن شاہ بیگ خان حاکم قندھار بہ برگنہ شور کہ جاگیر دست رسید بخاطر قرار دادم کہ کابل را با وعایت کردہ روانہ ہندوستان شوم عرضداشتت را چہ نہ سنگد یاد آمد کہ برادر زادہ خود را کہ فتنہ انگیزی میکرد بدست در آوردہ بسیارے از مردم اورا بہ قتل رسانیدہ است فرمودم کہ بہ قلعہ گوایار فرستد تا در آنجا مقید و محبوس بود باشد برگنہ گجرات سرکار پنجاب بہ شیرخان افغان مرحمت شد چہین قلیچ و تلہ قلیچ خان را بہ منصب ہشت صدی ذات دہانہ سوار سرفراز ساختم و دوازدم خسرو را طلبیدہ فرمودم کہ زنجیر از پاے او براسے سیر باغ شہر آرا برداشتند و ہر بدی نگذاشت کہ اورا سیر باغ مذکور نہ فرمایم قلعہ اکمل و نواحی آن از تغیر احمد بیگ بظفر خان مرحمت نمودم تاج خان کہ بہ دفع افغانان بنگش تعین یافتہ بود پنجہ ہزار روپیہ شفقت شد و چہار دہم علی خان کرور کہ از ملازمان قدیم والدہ بزرگوارم بود و داروغہ علی نقار خانہ باو تعلق داشت بہ خطاب نوبتخانے سرفراز ساختہ بہ منصب پانصدی ذات و دہیت سوار ممتاز گردانیدم ہما سنگ پسر زادہ را چہ مان سنگ را ہم بہت دفع تہمدان بنگش تعین نمودہ رام داس را اتالیق او ساختم روز جمعہ پیر دہم وزن قمری سال حلیم واقع شد دوپہراز روز نہ کور گذشتہ این مجلس منعقد گشت وہ ہزار روپیہ از جملہ زر و وزن بدہ کس از بندہاے معتمد خود دادم کہ بہ مستحقان و ارباب احتیاج قسمت نمایند و درین روز عرضداشتت سردار خان حاکم قندھار از راہ ہزارہ و غرین رسید بہ دوازده روز بہ مضمون اینکہ اچھی شاہ عباس کہ روانہ درگاہ است داخل ہزارہ شد شاہ پیر دم خود نوشتہ است کہ کدام واقعہ طلب فتنہ جوے حکم بر سر قندھار رسیدہ است مگر نمیداند کہ نسبت ما بہ سلسلہ علیہ حضرت صاحبقرانے بالتخصیص بہ حضرت جنت اشیا نے داوود و امجاد ایشان در چہ مرتبہ است اگرچہ آن ملک را در تصرف آوردہ باشند بہ کسان و ملازمان برادریم جہانگیر بادشاہ سپردہ بجا و مقام مراجعت نمایند بخاطر قرار گرفت کہ بہ شاہ بیگ خان بفرمایم کہ راہ غرین را بروشے ضبط نماید کہ تہرودین قندھار بغراخت بہ کابل تواند آمد قاضی نور الدین را در ہمین روز ہا بہ منصب صدارت سرکار ماوہ آجین تعین نمودم پسر میرزا شادمان ہزارہ و پسر زادہ قراچہ خان کہ از امر اسے معتبر و عمدہ

حضرت جنت آشیانے بودند آمدہ ملازمت نمود قراچہ خان نے از مردم ہزارہ خواستہ بود این پسر از و متولد شدہ است روز شنبہ نوروز ہم را ناماشکر ولد رانا اودے سنگہ را بہ منصب دہ ہزار دپانصدی ذات و ہزار سوار ممتاز ساختم بر اے منوہر منصب ہزاری و شش صد سوار حکم شد افغانان شنواری قوچی آوردند کہ ہر دو شاخ او یکے شدہ بود بہ شاخ آہوے رنگ شبابست داشت ہمین افغانان بز بار خورے کشتہ آوردند کہ مثل او ندیدہ بودم بلکہ خیل ہم نکرودہ ام بہ مصوران فرمودم کہ شبیہ او بکشند چار من بوزن داشت بود در از می شاخ او یک و نیم گز بہ گز در آمد روز یکشنبہ بیست و ہفتم شجاعت خان را بہ منصب ہزار دپانصدی ذات و ہزار سوار اتیار بخشیدم و جوئی گویا راجا گیر اعتبار خان مرحمت شد قاضی عزت اللہ را بابرادران خدمت بنگش تعین فرمودم آخر ہاے ہمین عرضداشت اسلام خان از آگرہ با خطے جہانگیر قلی خان کہ از بھار با و نوشته بود رسید مضمون اینکہ تباریخ سوم صفر بعد از یک پھر قطب الدین خان را در بردوان از ولایت بنگالہ علی قلی اسنا جلوزخم زد و بعد از دو پھر شب در گذشت تفصیل این محل آن کہ علی قلی مذکور کہ سفرہ چی شاہ اسمعیل دالی ایران بود بعد از فوت او بنا بر شرارت و فتنہ انگیزی کہ در طبیعت داشت بگریختہ بہ قندھار آمد و در ملتان خانخانان را کہ بر سر ولایت قلمبہ تعین شدہ بود ملاقات نمودہ بہر اہی اوردانہ ولایت مذکور شد خانخانان غائبانہ اورا داخل بندہ ہاے عرش آشیانے ساخت و دران سفر خدمات بمقدم رسانیدہ بہ منصب فراخور حالت خود سرفراز گردید و مدتے در خدمت والد بزرگوارم بود و رایا میکہ بدولت متوجہ ولایت دکن شدند و مرا بر سر رانا تعین فرمودند آمدہ نوکر من شد۔ اورا بخطاب شیر افگنی سرفراز ساختم چون از آلہ آباد بخدمت والد بزرگوار آمدم بنا بر نا اتفاقی کہ نسبت من بطور رسید اکثر لازم و مردم من متفرق شدند و ہم درین وقت از خدمت من جدائی اختیار نمود و بعد از جلوس از روے مروت تفصیلات اورا در نظر نیاوردہ در صوبہ بنگالہ حکم جاگیر کردم و از انجا انہار رسید کہ امثال این فتنہ جویان را درین ولایت گذشتن لائق نیست بہ قطب الدین خان حکم رفت کہ اورا بدرگاہ بفرستد و اگر خیال فاسد باطل کند بہ سزا سازد خان مشارالیمہ اورا بواجب می شناخت با مردمی کہ حاضر بودند بجز رسیدن حکم بردوان کہ جاگیر او بود ایلغار نمود و او چون از رسیدن قطب الدین خان خبر داریشود تنہا با و جلودار باستقبال متوجہ میگردد و بعد از رسیدن و در آمدن بمیان فوج خان مشارالیمہ مردم اورا نفرد میگرفتند او چون فی الجملہ ازین روش قطب الدین خان بدمنظنہ شدہ بود از روے فریب میگوید کہ این چہ روش تو برگشت خان مذکور مردم خود را منع کردہ تنہا با و ہمراہ میشود کہ مضمون حکم را خاطر نشان سازد درین وقت فرصت جستہ فی الفور شمشیر کشیدہ دوسہ زخم کاری با دیر سازد چون ابنہ خان کشمیری کہ از حاکم زادہ کشمیر بخان مشارالیمہ نسبت و جہت تمام داشتہ از روے حلالی نکلی و مردانگی خود را رسانیدہ زخم کاری بر سر علی قلی سے زند

و آن متفنی شمشیر سنجی بانه خان زده زنجش کاری می افتد چون قطب الدین خان را باین حالت دیدند مردم هجوم آورده و او را پاره پا
 ساختند و به جهنم فرستادند امید که همیشه در جهنم جانش آن بد بخت رو سیاه بوده باشد آنه خان هاجا شهادت یافت و قطب الدین خان
 که بعد از چهار پسر در منزل خود بر حجت ایزدی پوست ازین خبر ناخوش چه نویسم که چه مقدار متالم و آزرده گشتم قطب الدین خان
 که که بنزد فرزند عزیز و برادر صربان دیار کجست من بود تقدیرات الهی را چه توان کرد رضا به قضا داده صبر را پیش نهادیمت خود
 ساختم بعد از رحلت حضرت عرش آشیلانی و شفقار شدن آن حضرت مثل دو قضیه که فوت مادر قطب الدین خان که که و شهادت
 یافتن او بوده باشد بر من نه گذشته است و روز جمعه ششم ربیع الآخر به منزل خرم که در او رنه باغ ساخته بود و الحی عمارتست
 خوش و بس موزون رفتم اگر چه سنت پدرم این بود که در هر ساله دو مرتبه مطابق سال شمسی و سال قمری خود را وزن میفرمودند
 و شاهزادها را در همین سال شمسی بوزن درمی آوردند غایتا درین سال که ابتدا اے شانزدهم قمری بود از سن فرزند خرم جوگیان
 و منجان بعضی رسانیدند که فی الجمله گرانی طالع در سال مذکور واقع است و مزاجش نیز از حد اعتدال منحرف گشته بود فرمودم که او را
 به طلا و نقره و سایر فلزات بدستور معموده وزن نمودند و به فقر او را باب احتیاج زرند کور تقسیم نمودند تمام آن روز به منزل بابا خرم بخور می
 و خوشحالی گذشت و اکثر پیشکشها اے او پسندیده افتاد و چون خوبها اے کابل را در یافته اکثر میوه هایش خورده شده بود بنا بر بعضی
 مصالحتها و دور اے از پای تخت روز یکشنبه چهارم ماه جمادی الاول حکم کردم که پیشخان به جانب هندوستان بیرون برند بعد از
 چند روز از شهر برآمده جلکه سفید سنگ محل ریات جلال گشت اگر چه هنوز انگور به کمال نرسیده بود اما پیش ازین مکرر انگور خوب
 کابل خورده شده بود اقسام انگور خوب میشود مخصوص صاچه و کششی شاه الوهم میوه خوش خوار خوش چاشنی است نسبت
 به بگره میوه بیشتر میتوان خورد من در یک روز تا صد و پنجاه دانه ازان خورده ام مراد از شاه الو کیلاس است که در اکثر جاهای ولایت
 میشود چون کیلاس به کیلاس که از نامها اے چلیاسه است مشبه بشد حضرت والد بزرگوارم آنرا شاه آلو نام کردند زرد آلو چون
 خوب بشود و در اوان است غایتا در باغ شهر آرا درختیست که آنرا میرزا محمد حکیم عموی من نشانده بود و دیر زالی مشهورست زرد آلو
 این وقت بسته بدگره آلو ها را در شفا لایم بنایت نفیسی باباید میشود انا سالف شفا آلو آورده بودند و حضور خود وزن نمودم برابر بست پنج مدیه که
 شصت و هشت مثقال محول است بوزن درآمده با وجود لطافت میوه ای کابل میگوید در ذائقه من لذت آنه ندارد و برگه مابین در جاگیر مهابت خان
 مرحمت شد عبد الرحیم نسبتی اعدیان به منصب بنقص می دات و دو بیست سوار سرفراز گردید مبارک خان سروالی به فوجداری
 سرکار حصار تعیین یافت فرمودم که میرزا فریدون برلاس را در صوبه آله آباد جاگیر نمایند در چهار و پنجم ماه مذکور را دوست خان

برادر آصف خان را بہ منصب ہزاری ذات و پانصد سوار سرفراز ساختہ خلعت خاصہ واسپ عنایت نمودہ خدمت بخشی گری صوبہ
پٹنہ و حاجی پور را بادرت کردم و چون قورنگی من بود بدست او شمشیر مرصع بخت فرزند اسلام خان صاحب صوبہ ولایت مذکور
فرستادم و در دقتیکہ فی القیم در حوالی علی مسجد و غریب خانہ عنکبوت کلائے را کہ در جہہ برابر بحر چنگ بود دیدم کہ گلوے مار را
بد رازی یک نیم از خفہ کردہ اورانیم جانے ساختہ است بخت تماشا ساختے توقف نمودم بعد از لمحہ جان داد در کابل بن رسید
کہ در زمان سلطان محمود غزنوی بخوالی فصاحک و بامیان شخصے خواجہ باقوت نام وفات یافتہ در غارے مدفون ست و جسد او نا حال
از یکدیگر نپاشیدہ بسیار غریب نمودے کہ از واقعہ نویسان متذکر را با جراحے فرستادم کہ بغار مذکور رفتہ احوال را چنانچہ باشد ملاحظہ
کردہ خبر شخص پیا و زند آمدہ بعرض رسانید کہ نصف بدن او کہ بہ زمین متصل است اکثر از یکدیگر فرو ریختہ و نصفے دیگر کہ بہ زمین نرسیدہ
بحال خود است ناخن دست و پاموے سر نہ ریختہ موے ریش و بر دست تا یک طرف بینی فرو ریختہ از نارنجیکہ بر در آن غار نقش
کردہ اند چنین ظاہر میشود کہ وفات او پیشتر از زمان سلطان محمود بودہ است کسی این سخن را ابو اقصی نمیداند روز پنجشنبہ پانزدہم
ارسلان بے حاکم قلعہ کامہرود کہ از لوکران میانہ ولی محمد خان والی توران بودہ آمدہ ملازمت کرد ہمیشہ شنیدہ میشد کہ میرزا حسین
پسر شاہرخ میرزا را اور بکان کشتہ اند درین ایام شخصے آمدہ عرض داشتے بنام او گذرانید و لعل پیازی رنگ کہ بعد روپیہ می ازین
برسم پیشکش آوردہ بود ارادہ داشتہ عاآنکہ فوجے بہ ملک اربعین گرد تا بدخشان را از دست اور بکان بر آورد کہ خنجر مرصع بہ
او فرستادہ شد فرمان صادر گشت کہ چون ریات جلال درین حدود نزول دارد اگر فی الواقع میرزا حسین پسر میرزا شاہرخ
توئی اولے آنکہ بہ خدمت شتابے تا ملتہات و مدعیات ترا بر آوردہ روانہ بدخشان سازیم دو لک روپیہ بخت خرچ لشکرے
کہ بہ ہمراہی مہاسنگہ و رامداس کہ بر سر نمرودان نگیش تعین یافتہ بودند فرستادہ شد و روز پنجشنبہ نسبت دوم بیلا حصار رفتہ
تماشاے عمارات آنجا نمودم جایکہ قابل نشیمن من باشد نبود فرمودم کہ این عمارات را ویران کنند و محل دیوان خانہ بادشاہان
ترتیب دہند در ہمین روز از اساتف شفتا لوے آوردند برابر سر بہ بکلانے کہ تا حال باین کلائے شفتا لویدہ نشدہ بود فرمودم
کہ بوزن در آوردند بقدر شہت و سہ روپیہ اکبری کہ شہت تولدہ بودہ باشد بداند چون دو نصف کردم دائہ او نیز دو نصف شد و مغز آن شیرین بود در کابل
ازین بہتر میوہ از اقسام میوہ ہاے سر درختی خوردہ نشد و در بیست و پنجم از ماوہ خبر رسید کہ میرزا شاہرخ عالم فانی را دواع
نمود اللہ تعالیٰ اورا غرق رحمت خود گرداناد از ان روزے کہ بہ خدمت والد بزرگوارم آمد تا وقت رحلت از و امرے بفعل
نیامد کہ باعث غبار خاطر اشرف گردد ہمیشہ مخلصانہ خدمت میکردم و مرزاے مذکور بحسب ظاہر چار پسر داشت حسن حسین کہ از یک

شکم برآمده بودند حسین از بر پا نور گر خفته از راه دریا بعراق رفت و از آنجا به بدخشان میگویند که هنوز هست چنانچه پاره از سخنان او
 و کس فرستادن او نوشته شد اما هیچکس به تحقیق نرسید اندک این همان میرزا حسین است یا بدخشان بدستور دیگر میرزایان جلی این
 نیز بر اینجمله میرزا حسین نام نهاده اند از زمانه که میرزا شاهرخ از بدخشان آمده سعادت ملازمت پدرم دریافت تا حال که قریب
 بیست و پنج سال بوده باشد بچند وقت بدخشان بنابر جفا و آزاری که از او بکان دارند بدخشی پسر را که فی الجمله چهره و نمود
 داشته باشد و آثار نجابتی در و ظاهر به پسر میرزا شاهرخ و زاده میرزا سلیمان شهرت داده جمعی کثیر از او یاقات متفرقه و کوهستانی
 بدخشان که آنها را غریبه میگویند بر سر او جمع میشوند با او بکان خاصه و منازعه و مجادله نموده بعضی از ولایات بدخشان را از تصرف
 آنها برمی آورند و او بکان هجوم آورده آن میرزای جلی را بدست درمی آورند و سر او را بر سر نیزه نهاده در تمام ملک بدخشان میگردانند
 و بعضی بدخشان فتنه انگیز تا پگاه کرده میرزای دیگر بهم رسانیده اند تا حال چند میرزایان کشته شده باشند بخاطر میرسد که نماند
 بدخشان اثر و خبر خود بود این هنگامه را گرم خواهند داشت پسر سوم میرزا میرزا سلطان است که صورت او سیر تا از جمیع اولاد میرزا
 اقبال تمام دارد من او را از والد بزرگوار خود التماس نموده در خدمت خود نگاهاشتم و به تربیت احوال او پرداخته او را از جمل
 فرزندان میدانم در جمیع اوضاع و اطوار هیچ نسبتی به برادران خود ندارد و بعد از جلوس او را به منصب دویزری ذات و هزار
 سوار سرفراز ساختم و به صوبه مالوه که جائی پدر او بود فرستادم پسر چهارم بدیع الزمان است که او را همیشه در خدمت خود میدانم
 به منصب هزارری ذات و پانصد سوار سرفرازی یافت تا به کابل آمده بودم شکار قمرغه واقع نه شده بود چون ساعت نوبت
 به هندوستان نزدیک شد بشوق شکار آهوس سرخ طبیعت غالب بود فرمودم که کوه فرق را که از کابل هفت کرده بوده باشد
 به تعجیل قبل نما بند روز سه شنبه چهارم جمادی الاول به شکار متوجه شدیم قریب صد آهوی قمرغه در آمده بود نصف آن شکار شده باشد
 بغایت شکار گرمی دست بهم داد پنج هزار روپیه به انعام رعایا که در شکار قمرغه حاضر گشته بودند مرحمت نمودم در همین روز بر منصب شیخ
 عبدالرحمن پسر شیخ ابوالفضل پانصد سوار اضافه حکم شد که دویزری ذات و سوار بوده باشد و روز پنجشنبه ششم به تختگاه حضرت فردوس
 مکانی رفتم چون فردای آن از کابل برمی آمدم امر در را چون غرقه عید دانسته در آن سرزمین فرمودم که مجلس شراب ترتیب دهند
 و آن حوضچه را که در سنگ کنده بودند پر از شراب سازند به مجموع مقربان و بنده های که در مجلس حاضر بودند پیاپی ادا داده شد بان
 خوشحالی و شگفتی کم روزی شده باشد و روز جمعه هفتم بعد از گذشتن یک پیر به مبارکے و خوری از شهر آمده جلگه بنید سنگ
 محل نزول گشت از باغ شهر آما جلگه مذکور هر دو دست را از قسم زرد و ب و چون که نصف در پیر بوده باشد بر فقر و مسکین

پاشیدم درین روز و قتی که به نیت بر آمدن از کابل بر نیل سوار میشدم خبر صحت امیرالامرا شاه بیگ خان رسید خبر تندرستی این
دو بنده عمده را بر خود بقال مبارک دانستم روز سه شنبه یازدهم از جلگه سفید سنگ یک کرده کوچ نموده بگرامی منزل شد تا شب بیگ خان
در کابل گذشتیم که تا آمدن شاه بیگ خان بواجبی از شهر و نواحی خبردار باشند روز سه شنبه هیزدهم از منزل نچاک دو نیم کرده براه دوآ
طی نموده برخیم که بر کنار آن چهار چنارست نزول واقع شد هیچ کس تا غایت در صد و ترتیب این سر منزل نشده از حالت و قابلیت
آن غافل افتاده اند بسیار به کیفیت جایست و قابل آنست که در دعمار تے و جائے بسا زنده در همین منزل شکار قمر غه دیگر واقع
شد تخمیناً یک صد و دوازده آهو و غیره شکار شده باشد بیست و چهار آهو و رنگ و پنجاه آهو و سرخه دشانزده بزرگو بهی
تا حال من آهو و رنگ را ندیده بودم الحق که عجب جانور خوش شکل است اگر چه آهو و سیاه هندیستان بسیار خوش بخت
بنظر درمی آید غایتاً این آهو و رنگ را بخت و ترکیب و نموده دیگرست فرمودم که قوچ درنگی را وزن کردند قوچ یک تن سی
و سه پیر بر آمد و رنگ دو من و ده پیر رنگی باین کلان چنان میدید که ده دوازده بگ دوزده تیزنگ بعد از آنکه انده شده بودند
او را به صد هزار محنت گرفتند از گوشت گوشت گوشت به لذت آهو و رنگ نمی باشد در همین موضع شکار
کلنگ نیز شد اگر چه از خسرو و کمر اعمال ناشایسته بوقوع آمد و قابل هزار گونه عقوبت بود مهر پیری نگذاشت که قصد جان
او نمایم بآنکه در قانون سلطنت و طریق جہانداری مراعات این امور ناپسندیده است چشم از تقصیرات او پوشیده او را
در نهایت رفاقت و آسودگی نگاه میداشتند ظاہر شد که او کسان نزد بعثت او باش تا عاقبت اندیش می فرستاد و آنها را به نساد
و قصد من ترغیب نموده بوعده ها امیدوار میباخته است جمعی از تیره روزگاران کوتاه فکر بیکدیگر اتفاق نموده میخواستند که در شکار با
که در کابل و اطراف آن واقع باشد قصد من نمایند از آنجا که کم و حفظ الله تعالی حافظ و پاسبان این طائفه علیہ است توفیق این معنی
نمی یابند روزی که سرخاب محل نزول گردید یک از ان جماعت سر باز زده خود را به خواجه ویسی دیوان فرزند خرم میرساند وی گوید که
قریب به پانصد کس بانسا خسرو با فتح الله پسر حکیم ابو الفتح و نور الدین پسر غیاث الدین علی آصف خان و شریف پسر اعتماد الدوله متفق
شده فرصت طلب و قاپو جوے اند که قصد دشمنان و بدخواهان باوشاه نمایند خواجه ویسی این سخن را بنحرم میرساند و او بے طاقت
شده این معنی را در ساعت بمن گفت من خرم را دعای بر خورداری نموده و در صد آن شدم که مجموع آن کوتاه اندیشان را بدست
ور آورده بعقد تہاے گوناگون سیاست نمایم باز بخاطر رسید که چون بر سر سفر واقع گرفت و گیر آنها باعث شورش و برنجوردگی اردو خواهم
بمان سردار قتل و فساد را فرمودم که گرفتند و فتح الله را عقید و محسوس به معتمدان سپرده آن دو بے سعادت دیگر را با سه چهار س که عمده

آن سیاہ رویان بودند بسیار سانسیدند قاسم علی که از ملازمان حضرت عرش آشیانے بود بعد از جلوس اورا بخطاب دیانت خانے
سرفراز گردانیدم و ایم فتح اعدا را ناد و لتخواه بازی نمود و در باب او سخنان مذکور می ساخت روزے به فتح اعدا گفت که محلی که خسرو گر خجسته
و حضرت اورا تعاقب می نمودند به من گفتی که پنجاب را به خسرو میباید داد و این بهجت را کوتاه کرد فتح اعدا منکر شد از طرفین رجوع
بسو گنبد نموده مباحله کردند ازین گفتگو ده پانزده روز نگذشته بود که آن بے سعادت منافق گرفتار گردید و شامت سو گنبد دروغ
کار خود ساخت و روز شنبه بیست و دوم جمادی الاول خبر فوت حکیم جلال الدین مظفر اردستانی که از خانواده حکمت و طبابت
بود رسید مدعی این معنی بود که نسبت من به جالینوس میرسد به تقدیر معالج بے نظیر و تجربه او بر علم او زیادتی داشت چون
بلغایت خوش قیافه و خوش ترکیب بود در ایام ساده رویها به مجلس شاه طهماسب میرسد شاه این مصرع را بر وی بخواند-

خوش طبعی ست بیا تا همه بیمار شویم

حکیم یاد علی که معاصر او بود در فضیلت روزیادتی داشت غایتا در علاج و یمن قدیم و صلاح و پاکیزگی اطوار و اخلاق حکیم مذکور
زیاده است دیگر اطباء زمان نسبت به او نداشتند و راسه طبابت بسیار خوبها با او بود اخلاص خاصی یمن داشت در لاهور خان
ساخت در غایت لطافت و صفا کمر التماس نمود که اورا سرفراز سازم چون خاطر او بغایت غریب بود قبول این معنی نمودم حکیم مذکور
قطع نظر از نسبت مصاحبت و طبابت در سر انجام مہات و معاملات دینا نیز دست داشت چنانچه در آله آباد مدتے دیوان سرکار خود
کردم بنا بر کثرت دیانت در معاملات مہات بسیار سخت گیر بود و ازین رهگذر مردم از سلوک او آزرده بودند قریب بست سال قرعہ
نش داشت و به حکمت یک طورے خود را نگاه میداشت در اثنائے سخن کردن اکثر اوقات اورا سرفه دست میداد که رخساره و
چشمهاے او سرخ میشدند و رفته رفته رنگ او به کبودی بنحو میگشت مگر با و گفتیم تو طبیب و انائی چرا علاج کو گفت خود نمی کنی بعرض رسانید
که قرعہ شش ازان بابت نیست که علاج آن توان کرد در اثنائے این کو گفت بکے از خدمتگاران نزدیک او در میان او دیکه کہ ہمہ روزہ
بخوردن آن مفاد بود و ہر داخل نموده بہ حکیم می خوراند چون این معنی ظاہر میگردد و در صد علاج آن میشود در خون کم نا کردن بسیار مبہم
داشت ہر چند ضروری بود بحسب اتفاق شبے بہ صحبت خانہ میرود و سرفہ بر او غلبہ نمود و آن ریش و جراثیم شش او میکشاید چند خان
از دین و دماغ او روان میشود کہ بیوش گشتہ می افتد و آواز مہیب از او ظاہر میگردد و آفتابچی خبردار شدہ بہ صحبت خانہ در می آید و او را
در خون آغشته دیدہ فریاد میکند کہ حکیم را کشتہ اند بعد از ملاحظہ ظاہر میگردد کہ در بدن او آثار زخم ظاہر نیست و همان قرعہ شش است
کہ منفر شدہ قلیح خان را کہ حاکم لاهور بود خبردار میسازند و این معاطلہ را تحقیق نمودہ اورا بہ خاک میسازند و فرزند قلمی از او نمائند

در بیست و چهارم میان باغ و فانیلہ شکارے واقع شدہ و قریب چل آب و سرخہ کشتہ شدہ باشد مادہ یوزے درین شکار گاہ بہت
 اقتدا دزینند اران آنجا نعمانی و افغان شانی آمدہ گفتند کہ درین صد و بیست سال نہ با و ابریم ونہ از پدران خود شنیدہ ایم کہ درین
 سہرزمین یوز دیدہ باشند بہ دوم جمادی الآخر در باغ و فانیلہ شد و مجلس دزن شمسی منعقد گشت در ہمین روز از سلطان بے نام اور بکے
 کہ از سرداران و امراے عبد المؤمن خان بود و دینیولا حکومت قلعہ کامرو با و تعلق داشت قلعہ را بہ ترافتہ سعادت ملازمت در یافت
 چون از روے صدق و اخلاص آمدہ بود و اورا بہ خلعت خاصہ سرفراز کردہ اندیم اوز بک سادہ پر کار کیست قابلیت تربیت در عادت
 وار در چہارم ماہ حکم شد کہ عزت خان حاکم جلال آباد شکار گاہ دشت اور نہ را قمر غہ نماید قریب بہ سہ صد جانور شکار کردہ شد
 سی و پنج قوچ و قوشنی بیست و پنج دار علی نو و دو بو علی پنجاہ و پنج سفیدہ نو و پنج چون میان روز بود کہ بہ شکار گاہ رسیدیم و ہوانی لعلیہ
 گرمی داشت سگان تازی خوب خوب ضایع شدند وقت دو اندن سگ صباح یا آخر روز است بہ روز شنبہ دواز دہم در سہرا
 اکورہ نژدہ دل شدہ درین منزل شاہ بیگ خان با جمیعت خوب آمدہ ملازمت نمود از تربیت یافتہ ہاے پدر بزرگوار من حضرت
 عرش آشیانی است بذات خود بسیار مردانہ و صاحب تر و د است چنانچہ مکر در زمان دولت پدرم شمشیر ہاے نمایان زدہ
 و در ایام جوانی من قلعہ قندھار را در برابر افواج داراے ایران خوب نگاہ داشت و تا یک سال قبل بود تا آنکہ افواج
 قاہرہ بہ ملک اور رسیدند سلوکش با سپاہی امرایانہ از روے قدرت نیست بہ محض ہمین کہ در جنگ با او موافقت نہ نمودہ اند تا
 بمانند باز بسیارے از نوکران میکشد و این معنی اور از نظر سبک میدارد مگر رازین سلوک اور مانع نمودہ ام چون جلی او شدہ
 فائدہ بران مترتب نہ گشت بہ روز دوشنبہ چہار دہم ہاشم خان را کہ از خاندان این دولت ست بہ منصب سہ ہزاری فوات
 و دو ہزار سوار سرفراز ساختہ صاحب صوبہ ولایت اودیشہ ساختم در ہمین روز خبر رسید کہ بدیع الزمان پسر میرزا شاہ سرخ کہ در ولایت
 ماوہ بود از روے نادانی و خور و سالی بانسا دھمی از فتنہ جویان روانہ میشود کہ خود را بہ ولایت رانا رسانیدہ اورا بہ بنی عبد اللہ خان
 حاکم آنجا رازین معنی آگاہ یافتہ تعاقب او مینماید و در اثناے راہ اورا گرفتہ بد بخت چندے را کہ درین امر با و متفق بودہ اند قبل
 میرساند حکم شد کہ اہتمام خان از اگرہ روانہ گشتہ میرزا را بہ در گاہ آورد و در بیست و پنجم ماہ مذکور خبر رسید کہ امام قلی خان برادرزادہ
 دلی خان حاکم ماوراء النہر میرزا حسن نامی را کہ بہ پسرے میرزا شاہ سرخ شہرت یافتہ بود میکشد مجلا گشتن فرزندان میرزا شاہ سرخ از
 عالم کشتن دیوشدہ است چنانچہ میگوند کہ از ہر قطرہ خون او دیو دیگر پیدا میشود و در مقام دھکہ شیر خان افغان کہ در وقت رفتن
 اورا در پشا در بخت محافظت کوتل خیبر گذاشتہ بودیم آمدہ ملازمت کرد و در حفظ و حراست راہ تفسیر نہ کردہ بودہ است ظفر خان دل

زینخان کو که بگو چاییدن افغانان ذره راک و جماعت کهنران که در حوالی اٹک و بیاس و آن نواحی مصدر انواع قبايح بودند مامور
گشته بود و بعد از انصرام آن خدمت و بر آوردن آن مفسدان که قریب به صد هزار خانه بودند در دکان ساختن آنها به جانب لاهور
در همین منزل به سعادت ملازمت سرفراز گردید و ظاهر شد که آن خدمت را چنانچه باید بمقدم رسانیده بوده است چون ماه رجب
که مطابق آن آبان ماه آگهی بوده در رسید معلوم شد که از ماه های مقرر وزن قمری و الد بزرگوار نیست مقرر ساختن که قیمت
مجموع اجناسی را که در سال شمسی و قمری خود را بدان وزن میفرمودند حساب نمایند و آنچه شود آن مبلغ را به شهرهای کلان قلمرو
فرستاده بجهت ترویج روح مظهر نور آنحضرت بار باب احتیاج و تقسیم نمایند مجموع یک لک روپیه شد که سه هزار تومان ولایت
عراق است و سه لک حائے بحساب اهل ماوراءالنهر بوده باشد. آن مبلغ را مردم معتبر در دوازده شهر عمده مثل آگره و دهلی و لاهور و
گجرات و غیره قسمت نمودند و روز پنجشنبه سیوم ماه رجب فرزند صلابت خان را که کم از فرزندان حقیقی نیست به خطاب خانجانی اختیار
بخشیدم و فرمودم که او را در فرامین و احکام خانجانی می نوشته باشند و خلعت خاصه و شمشیر مرصع نیز عنایت شد و شاه بیگ خان
بخاندوران مخاطب ساخته مکر خنجر مرصع و فیصل مست و اسب خاصه مرحمت نمودم و تمام سرکار کابل و تیره و دنگش و ولایت سواد
بجور و دفع رفع افغانان آنحد و دود جاگیر و نو جداری او مقرر شد و از بابا حسن ابدال مرخص گشت و امداد اسب کچوا هم را نیز فرمودم
که درین ولایات جاگیر نموده داخل ملکبان این صوبه بسازند منصب کشن چند و لکد مونه راجه را سزای ذات و پانصد سوار
ساختم فرمانی بمقتضی خان حاکم گجرات در قلم آمد که چون از صلاح و فضیلت و پیریزگاری پسر میان و جیه الدین به من
رسیده است مبلغی از جانب بابا و گد را اینده از اسمای آگهی اسمی چند که مجرب بوده باشد نویسانیده بفرستند اگر توفیق
ایزدی رفیق شود بدان مداومت نمایم قبل ازین ظفر خان را به بابا حسن ابدال به جمع آوردن شکار رخصت کرده بودم شاخ بندگی
کرده بود و بیست و هفت آهوی سرخه و شصت و هشت آهوی سفید در شاخ بند در آمده بود و بیست و نه آهوی راسن خود
به تیر زدم و پر و پر و خرم هم چند را به تیر انداختند و دیگر غاصان و نزدیکان حکم شد که آنها هم تیر اندازی نمایند خانجانی از همه تیر خور
انداخت بر آهوی که زود بر سر نیز رفت و در چهاردهم ماه باز ظفر خان و مراد دل پندی قمره ترتیب داده بود یک آهوی سرخه را از پله
دور به تیر زدم و از رسیدن تیر و افتادن آهوی بسلا شگفته شدم سی و چهار آهوی سرخه و سی و پنج آهوی قمری که بزمان
چندی او را چکاره میگویند و دودخوک شکار شد و بیست و یکم قمره دیگر به سعی و اهتمام بلال خان در سه کرد و بیست و هفت رهناس دست
بهم داده بود و دیگران سرادق عزت را درین شکار همراه برده بودم شکار بخوبی شد به شگفتگی تمام گذشت و بیست و نه آهوی از سرخه و سفید

شکار شده بود از ربهتاس که کوه های آن ازین آمو دارد گذشته سوا که چهاک و نندند در تمام هندوستان جاے دیگر زمین نوع
 آموے سرخ نیست گفتم چندے رازنده گرفته نگاه دارند که شاید چندے از آنها بخت تخم زنده به هندوستان برساند بیست و پنج
 در حوالی ربهتاس شکار دیگر شد درین شکار نیز همشیره های دهل محل همراه بودند قریب بعد آمو سرخه شکار شد که گشت که شمس خان
 عموی جلال خان لکهر که درین نواحی میباشد با وجود کلان سالی به شکاری کونه رغبتی دارد که جوانان خردسال را آن شوق و شغب بشا
 چون طبعش را به فقر و درویشی مائل شنیدیم بخانه او رفتیم و طبع و طورش خوش آمد و هزار روپیہ با و دمواری همین مبلغ زر بزرگان و فرزندان
 او داد و پنج ده دیگر که حاصل کلی داشت در وجه مدد معاش او مقرر نمود ما زروے رفاهیت و جمعیت خاطر اوقات میگذرانیده باش
 ششم ماه شعبان در مقام چند اله امیرالامرا آمد ملازمت نمود از صحت یافتن او خوشحال شدم جمیع اطلباء و هندو مسلمانان متضرع بودند
 او داده بودند الله تعالی به فضل و کرم خود او را شریف شفا ارزانی فرمود تا اسباب پرستان شیت ناشناس را معلوم کرد که قادر بر کمال
 هر درد و شوار که ظاهر بپایان اسباب گزین دست از آنها برداشته باشند بحض لطف و مرحمت ذاتی خویش علاج در مانے میتواند کرد
 در همین روز راے راے سنگی که از امرای معتبر راجپوت ست رسید به سبب تفسیرے که از او در قضیه خسرو و قووع آمده بخلت زده
 و شرمسار در جا و مقام خود میگشت بوسیله امیرالامرا سعادت لازمت دریافت دگناه او بعمو مقرون گردید در حینیکه از اگر بغرم تعاقب
 خسرو برآدم او را از غایت اعتماد با آگه گذاشته مقرر کردم که چون محکما طلب شود همراهی نماید بعد از طلب محل دوسه منزل آمده در موضع
 متحرا بحض شنیدن سخنان اراجیف از محل جدا شده به محل دوطن خود رنفت و بخاطر گذرانید که قفنه و شورشیه بمیان در آمده به بنیم که بنجر
 به کجا خواهد شد که یکم کار ساز بنده نواز آن قضیه را در عرض اندک رزے صورت داده سلاک جمعیت آن مفسدان را از هم پاشاید
 و این حرامگی برگردان او ماند بخت خاطر امیرالامرا فرمودم که همان منصبی که داشت بجال خود باشد و جاگیر او مسلم و برقرار دارد و سلیمان میگ
 را که از ملازمان ایام شاهزادگی بود بخطاب ندای خانی سر بلند ساختیم روز دوشنبه دوازدهم باغ دل آئین که برکنار دریای راوی
 واقع است منزل شد و الله خود را درین بلخ ملازمت نمودم میرزا غازی که در سرداری لشکر فندھار مھار خدات پسنایده گشته بود
 ملازمت نمود و عنایت بسیار با و فرمودیم روز سه شنبه سیزدهم به مبارکی داخل لاہور شدیم روز دیگرش میر خلیل الله دلہ خیاث الدین محمد میر
 میران که از اولاد شاه نعمت الله دلی بود ملازمت نمود و در دولت شاه طما سپ در تمام قلمرو او به بزرگی این سلسله سلسله نمود چنانچه
 قواہر شاه جانش بیگم نام در خانه میر نعمت الله پدر میر میران بود و دخترے که از ایشان بهر سیده شاه بهر سرشید خود اسمعیل میرزا
 خواستگاری نمود و پسران میر میران را و اما ساخته دختر خود را به پسر کلان او که هم نام پدر کلان خود بود داده دختر اسمعیل میرزا که از

نوا هزاره شاه بهر سیده بود به پسر دیگرش میر خلیل آمدند کور نسبت کردند بعد از فوت شاه رفته رفته خرابیها باین سلسله راه یافت
تا در عهد دولت شاه عباس یکبارگی متاعل گشتند و املاک و اسبابی که داشتند از دست آنها بیرون رفت دیگر در جاد مقام خود
ناتوان شدند بود میر خلیل آمد به ملازمت من آمد چون در راه مخنتها کشیده بود و آثار اخلاص از احوال او ظاهر گشت مشمول عواطف
بیا ربیع گردانیده دوازده هزار روپیه نقد با و مرحمت فرمودیم و به منصب بهزاری ذات و دوست سوار سرفراز گردانیده حکم جاگیر
گردم به دیوانان حکم شد که منصب فرزند خرم را موافق بهشت بهزاری ذات و پنج هزار سوار اعتبار نموده جاگیر در حوالی اوچین و سرکا
حصار فیروزه تنخواه دهند روز پنجشنبه بیست و دوم حسب الاتماس آصف خان بابل محل بخانه او رفتیم و شب در آنجا گذرانیده روز
دیگر پیشکشهای خود را در نظر گذرانیده تاده لک روپیه از جواهر و مضع آلات و اقمشه و فیلان و اسپان سامان نموده بود چند قطعه
لعل و یاقوت و چند دانه مروارید و باقی اقمشه و چند پارچه چینی و نفقوری و خطای معروض قبول افتاده تمهید با و بخشیدم مرفعی خان از
گجرات انگشتری که از یک قطعه لعل خوش رنگ خوش قماش خوش آب رنگین و نگین خان و حلقه آرا تراشیده بودند وزن یک نیم
مانک و یک سرخ که یک شقال و پانزده سرخ بوده باشد بطریق پیشکش فرستاده بود از نظر گذشت و بغایت پسند خاطر افتاد تا
امروز چنین انگشتری شنیده نشده بود که بدست بیچک از سلاطین درآمده باشد یک قطعه لعل شش سرخ هم که دو مانک و پانزده
سرخ وزن داشت بیست و پنج هزار روپیه قیمت نمودند فرستاده بود انگشتری نیز همین مبلغ قیمت شد در همین روز با فرستاده شریف
که با عوضه داشت و پرده در خانه کعبه به ملازمت رسید اظهار اخلاص بسیار نموده بود پنج لک دام که بهفت و بهشت هزار روپیه بوده با
فرستاده مذکور مرحمت شد و مقرر نمودم که موازی یک لک روپیه بجهت شریف از تحفه های هندوستان روانه سازند و روز
پنجشنبه دهم ماه میرزا غازی را به منصب پنج هزار ذات و سوار سرفراز ساخته با آنکه کل ولایت تحفه جاگیر او مقرر بود پاره از صوبه ملتان
نیز به جاگیر او مقرر گشت و حکومت قندهار و محافظت آن ملک که سرحد هندوستان است بعهده کاروانی و حسن سلوک او مقرر گردید و خلعت
و شمشیر مضع عنایت کرده رخصت و ادم میرزا غازی فی الحکله کمالی داشت شعر هم خوب میگفت و قاری غلص میکرد این بیت از دست
گره ام گر سبب خنده او شد چه عجب | ابر بر چند که گردید رخ گلشن خند

در پانزدهم پیشکش خانخانان بنظر درآمد چهل زنجیر نعل و پاره جواهر مضع آلات و اقمشه ولایت و پاره که در دکن و آند و دهم می رسد
فرستاده بود مجموع یک لک و پنجاه هزار روپیه قیمت شد میرزا رستم و اکثر بنده های تعینات صوبه مذکور دهم پیشکشهای خوب فرستاده
بودند چند نعل از آن جمله پسند افتاد و خبر فوت را که در گاکه از نو اختتام پذیر بود و در شیر دهم بهمن ماه رسید چهل سال زیاده

در ملازمت حضرت عرش آشیانے درجہ کے امرائے منظم بودارفتہ رفته پلہ منصب او بہ چار ہزاری رسید پیش از آنکہ سعادت ملازمت پدر
من وریا بد از نوکران معتبر مانا و دے سنگہ بود در عشرہ نوزدہم در گذشت بہ کنکش سپاہگری خوب میرسید سلطان شہ افغانی کہ طبعش
بشر و فساد آیتختہ بود در خدمت خسرو بہر بہر نسبت محرمیت تمام داشت چنانچہ علت تامل نہ کر غنیمت آن بے سعادت این نفسہ بود
بعد از شکست و بدست افتادن خسرو جانے بہ یکتا بیرون برده خود را بدامن کوہ خضر آباد و آن حدود کشید آخر الامر بدست میرعل
کروری آنجا گرفتار شد چون باعث ضلالت و خرابی ابن قسم پسرے شدہ بود حکم کردم کہ اورا در میدان لاہور تیر باران کنند و کروری مذکور
بزیادی منصب و خلعت مخدوم نماز گردید و بدست دہم شیرخان افغان کہ از بندہ ہائے قیام من بود فوت شد تو ان گفت کہ خود قصد خود
کرد چہ کہ بہ شراب مداومت تمام داشت بنوعیکہ در ہر بھرے چار پیالہ بر نیز عرق دو آتشہ بخورد و روزہ رمضان ساگد شتہ تھا بود درین
سال بہ خاطرش رسید کہ ماہ شعبان را عوض قضای رمضان گذشتہ روزہ گرفتہ دو ماہ متصل روزہ دار باشد از ترک عادت کہ طبیعت
ثانی ست ضعف پیدا کرد و اشتہا مطلق بر طرف شد در رفتہ رفتہ ضعف قوی شدہ در پنجاہ و ہفت سالگی در گذشت و فرزند ان برادران
اورا بقدر حالت فوختہ پارہ از منصب و جاگیر اورا باہینا مرحمت فرمودم بہ درغرہ شہر شوال بہ صحبت مولانا محمد امین کہ از مردان شیخ محمود
اکمال ست رسیدم شیخ محمود مذکور از بزرگان وقت خود بودہ اند و حضرت جنت آشیانے بدیشان عقیدت تمام داشتند چنانچہ یک مرتبہ
آب بردست ایشان ریختہ اند مولانا شہار الیہ مروست نیکذات و با وجود علائق و عواقب و راستہ و بردش و شیوہ فقر و شکستگی نفس شناسا
صحبت ایشان مرا بسیار خوش آمد بعضی در وہا کہ بخاطر گرہ بودند مذکور ساختم نصلح ارجمند و سخنان دلپسند از ایشان شنیدم و خیلے تسلی خاطر ہا
ہزار بیکہ زمین بطریق مدومعاش و ہزار روپیہ نقد گذرانیدہ از ایشان و دلے شدم بہ یک پھر از روز یکشنبہ گذشتہ از لاہور بہ قصد توجہ دارا خلافت
آگرہ بر آمدیم قلیچ خان را حاکم و میر قوام الدین را دیوان و شیخ یوسف را بخشی و جمال اللہ را کووال ساختہ ہر یک را فرخور حالت خلعت مرحمت
نمودہ متوجہ مقصد گشتیم بدست و پنجم از دریاے سلطان پور گذشتہ در دکر وہی نکو در نزد دل واقع شد و الدہ بزرگوارم از روزین بدست ہزار
روپیہ بہ شیخ ابو الفضل دادہ بودند کہ در میان این دو پیر گنہ پلے بستہ آبشارے ترتیب دہند الحق در غایت صفاد طراوت سر منزلے
سامان یافتہ است بہر الملک جاگیر دار نکو در فرمودم کہ یک دست ابن پل عمارتے و باغچہ بسازد کہ آیندہ و روزندہ از دیدن آن محفوظ
شوند و شنبہ دہم دیقعدہ وزیر الملک کہ پیش از جلوس سعادت خدمت من در یافتہ دیوان سرکار من بود بر من اسہال در گذشت
در آخر عمر پسر شوم قدی در خانہ او متولد گشت کہ در عرض چہل روز مادر و پدر خود را خورد و در سن دوسہ سالگی ادہم یک طرف شد بخاطر رسید
کہ خانہ وزیر الملک یکبارگی خراب نشود منصور بر آمدندہ اورا فوختہ بہر سرفراز ساختم غایتا بہرے عشقی از دنی آیندہ روز و شنبہ

چهارم در اثناے راه شنیده شد کہ در میان پانی پت ذکر نال و شیرست کہ آزار بسیار از آنها بر دین میرسد فیلان را جمع نموده روز
 ششم چون بجا و مقام آنها رسیدم خود بر مادیہ قیل سوار شدہ فرمودم کہ فیلان را بر دور آنها بر طریق قمرغہ ایستاده کردند ہر دورا بغایت
 آہی بہ تنگ زدہ شیران درندہ را کہ راہ بر بندہ ہای خدا بستہ بودند دور کردم و روز ہفتم بہر دہم دہلی محل نزول گردید و در منزل
 کہ سلیم خان افغان در ایام حکومت خود در میان آب چون ساختہ بود و سلیم گدہ نام نہادہ والد بزرگوارم آنجا را بمر تفضی خان کہ دہلی
 وطن اصلی اوست دادہ بودند فرود آمدیم خان مذکور شرف بردیا صفہ از سنگ ساختہ در غایت لطافت و صفادہ آن عمارت
 متصل باب چو کندھی مربع کاشی کارے بہ فرمودہ حضرت جنت آشیانے ساختہ اند کہ بآن ہوا کم جاسے باشد در ایامیکہ حضرت
 جنت آشیانے در دہلی تشریف داشتند اکثر اوقات آنجا نشستہ با مصاحبان و مجلسیان خود صحبت میداشتند من چہار روز در آن
 سمر منزل بسر بردہ با مقربان و نزدیکان مجلس شراب ترتیب دادہ داد عیش و کامرانی دادم معظم خان کہ حاکم دہلی بود پیشکشها گذراند
 دیگر جاگیرداران و اہالی و موالی کہ بودند بقدر حالت خود پیشکشها و نذر ہا سامان نمودہ بنظر در آوردند خواستم کہ در برگنہ پالم کہ
 از مضافات بلدہ مذکور است و از شکار گاہ ہاے مقرر است طرح شکار قمرغہ در انداختہ چند روز بدین امر مشغولے نمایم چون
 بعرض رسید کہ ساعت نزدیک شدن اگرہ بسیار نزدیک ست و دیگر ساعتی درین نزدیکی بہم میرسد فسخ غریب نمودہ بہشتی
 شستہ براہ دریا متوجہ گشتیم و درستم ماہ ذیقعدہ چہار پسر و سہ دختر اولاد میرزا شاہ رخ کہ بہ پدرم ظاہر نہ ساختہ بودند آوردند پسر
 بہ بندہ ہاے معتبر و دختران را بخدمت محل سپردم کہ بہ محافظت احوال آنها قیام و اقدام نمایند و در بیست و یکم ماہ مذکور را جہان سنگھ
 کہ از قلعہ رہتاس کہ در ولایت پٹنہ و بہار واقع است بعد از فرستادن شش ہفت فرمان آندہ ملازمت کرد و او ہم بطریق خان اعظم
 از منافقان و کنتہ گرگان این دولت ابد پیوند است انچہ اینہا بہ من کردہ اند انچہ از من نسبت باینہا بتوقع آمد عالم السمر از دروازا
 شاید بیچ کس از بیچکس نتواند گذرانید را جہ مذکور یک صد زنجیر نیل از نذر دادہ بطریق پیشکش گذرانید غایتیکہ ہم لیاقت آن نہاشت
 کہ داخل فیلان خاصہ شود چون از رعایت کردہ ہاے پدر من بود تقصیرات او را بروے او نیاوردہ بہ عنایت بادشاہانہ سرفراز ساختہ
 درین روز جل سخنگوے کہ بیان مشخص طوطی گفتمہ آواز میکرد آوردند بغایت غریب و عجیب نمود در ترکی این جالور را طرغی میگویند

جشن نوروز سوم از جلوس ہمایون

تباریخ روز ہفتم دوم ذی حجہ مطابق غرہ فروردین آفتاب عالم تاب کہ جہان را بفرغ خود روشن دنا بان دارد از برج حوت

بعثت سراے محل که مقام فرح و شادمانی اوست انتقال نموده عالم را رونق دیگر بخشید و تاج دیدگان سرا و شتم رسیدگان
خزان را بدستباری بهار خلعتهاے نوروزی و تباے سبزه فیروزیه پوشانیده تلافی و تدارک نموده

باز فرمان آمد از سالارده | هر عدم را کاینچه خوردی بازده

در موضع رنگته که در پنج کوهیست واقع ست مجلس نوروز منعقد گشت و در ساعت تحویل به فیروزیه و خرمی بر تخت ششم امرا و
نزدیکان و سایر بنندگان بلوازم مبارک بادے قیام و اقدام نمودند خانجمن را در همین مجلس به منصب پنجهزاری ذات دسوار
سرفراز ساختیم و اوجه جهان را به خدمت بخشی گری امتیاز دادیم وزیر خان را از وزارت صوبه بنگاله معزول ساخته ابو الحسن بنجانی
را بجای او فرستادیم و نورالدین قلی کو توال اگره گشت چون مقبره منوره حضرت عرش آشیانے بر سر راه واقع بود بخاطر رسید که
اگر درین گذشتن سعادت زیارت ایشان را در یابم کوتاه اندیشان را بخاطر خواهد رسید که چون محرم عور مرا آنجا واقع بود زیارت
نمودند بخود قرار دادیم که درین مرتبه به اگره داخل شوم بعد از آن به نیت زیارت چنانچه حضرت ایشان که بحجت حصول وجود من این
اگره تا اجمیر پیاده توجه فرموده بودند من بهم از اگره تا مقبره منوره ایشان که دو نیم کرده است پیاده رفته این سعادت در یابم گاهی
میسر میشد که بسر این راه راست میکردم دوپهر از روز شنبه پنجم ماه گذشته بساعت سه متوجه اگره گشتم و موازی پنجهزار روپیه از زیرکی
از دودست پاشیده بدولت سراے همایون که در درون قلعه بود داخل گردیدم درین روز راجه نرنگ دیو یوز سفیدی آورده
که در ایند اگرچه دیگر انواع حیوانات پرنده و چرنده جنس سفید که از طوینان گویند پیدا میشوند غایتاً یوز سفید دیده نه شده بود حال
او که سیاه میباشد نیل رنگ بود و سفیدی بدن او نیز بگلگی میل داشت از جانوران طوینان آنچه من دیده ام شایین و باشه و شکوه
که در زبان پارسی لی فو میگوند و کنجشک و نلغ و کبک و دراج و پودنه و طاؤس است اکثر اوقات در خوشخانه باز طویون میباشد
موش پران طویون هم دیده از جنس آهوس سیاه تیره بغیر از هندوستان جای دیگر نمی باشد و آهوس چکاره که بزبان فارسی
سفیده میگوند طویون که بنظر درآمده است درین روز بازن پسر بھوج با ده که از امراے معتبر راجپوت است آمده ملازمت
کرد سه نیل بیشکیش آورده بود که از آنها بغایت پسند افتاد در سرکار به پانزده هزار روپیه قیمت نمودند و داخل قبلان خاصه شد و نام
او را زن گنج نهادیم نهایت قیمت نیل بیش را بجای کلان هند از بست و پنجهزار روپیه پیاده نعلی باشد اما حالا بسیار گران شده
است زن را بخطاب سر بلند راے سرفراز ساختیم میران صاحب جانی را به منصب پنجهزاری ذات و یک هزار و پانصد سوار
و معظم خان را به منصب چهار هزار ذات و دو هزار سوار ممتاز گردانیدیم عید الله خان به منصب سه هزار ذات و پانصد سوار

مهر فر از گشت مظفر خان و بهاد سنگه هر یک به منصب دوبراری ذات و سوار سوار اقباله یافتند ابوالحسن دیوان را هزار و پانصدی و اعتماد الله و له را هزار و دویست و پنجاه سوار ساختم در بیست و پنجم راجه سورج سنگه طغانی فرزند خرم آمده ملازمت کرد شام پسر عمومی امرای مقهور را همراه آورد فی الجمله شعورے دارد سواری قبل را خوب میداند راجه سورج سنگه از شعراے هندی زبان شاعرے همراه آورده بود در مدح من باین مضمون شعرے گذرانید که اگر آفتاب پسرے میداشت همیشه روزی بود و هرگز شب نمیشد چرا که بعد از غروب آن پسر جانشین او میشد و عالم را روشن می داشت بجد الله و الملك که پدر شمارا خداے این نوع پسرے گرامت کرد که بعد از شفقار شدن مردم ماتم که مانند شب استند آفتاب ازین رشک میبرد که کاشکے مرا هم پسرے میبود که جانشینی من کرده شب را بعالم راه نمیداد چنانچه از روشنی طالع نور عدالت شما با وجود چنین واقعه آفاق چنان نورست که گویا شب را نام و نشان نیست باین تازگی مضمونے از شعرا و هند کم بگوش رسیده به جلد دسے این مدح فیلی باد مرحمت کردم را چونان شاعر را چارن میگویند یکے از شعراے وقت ابن مضمون چنین نظم در آورده

اگر پسر داشتی جهان اندوز	شب نه گشتی همیشه بودی روز	از آنکه چون او نهفته افسر زر	به نمودی کلاه گوشه پسر
شکر که بعد از چنان پدرے	جانشین گشت پنجین پسرے	که ز شفقار گشتن آن شاه	اگر به ماتم نه کرد جامه سیاه

روز پنجشنبه ششم محرم سنه ۱۱۸۵ جلال الدین سعود که منصب چهار صد یذات داشت دخالی از مردانگی نبود و در چند معرکه از دکار با وقوع آمد غایتا خالی از خطه نمود تخمیناً در سن پنجاه و یا شصت سالگی بمرض اسهال فوت شد ایفون گذرانی بود ایفون راشل پیر ریزه ریزه کرده میخورد و مقرر بود که اکثر اوقات ایفون از دست مادر خود میخورد چون مرض او فوت گرفت و حالت مرگ ظاهر گردید مادرش از نهایت محبت از همان ایفون که به پسر خود می خوراند زیاده بر اندازده خورده بعد از گذشتن پسر به یکدو ساعت او هم در گذشت تا آنکه این قدر محبت از بیچ مادرے بنورزند شنیده در میان هندوان رسم است که زنان بعد از فوت شوهران خواه بخت محبت خواه حفظ ناموس پدران و شرم خویشان خود را میسوزند اما از مادران مسلمان و هندوان مثل این کارے بطور نیامده در پانزدیم ماوند کورا اسپیکه سر آمد اسپان من بود از روے عنایت به راجه مان سنگه مرحمت نمودم شاه عباس این اسپ با چند اسپ دیگر و تحفه های لافق مصحوب منوچهر که از غلامان معتبر شاه است بحضرت عرش آشیائے ارسال نموده بود و از داون این اسپ راجه آنمقدار خوشحالی و شغف نمود که اگر ممکنه با د عنایت میگردم معلوم نمود که این قدر شادی نماید و فیکه آوردند سه چهار ساله بود در چندستان ترفی نمود چنانچه جمیع بندهای درگاه از منعل در اچوت با اتفاق معروض داشتند که از عراق مثل این اسپ به هندوستان نیامده است چون والد بزرگوارم ولایت

خانده پس دصوبه دکن را به برادر دم دانیال مرحمت نموده به آگره مراجعت میفرمودند از روستا مرحمت باد حکم شد که یک خبری که خاطر خوا
تو باشد از من بطلب اودقت یافته این اسپ را التماس نمود بدین جهت باو عنایت فرمودند و روز سه شنبه بیستم عرشد اشت اسلام خان
مشعر بر خرفوت جهانگیر قلی خان صاحب صوبه بنگاله که غلام خاصل من بود رسید بنا بر چه هر ذائقه واستعداد فطره در جوگه امرای
کلان انتظام داشت از فوت او خیل آزرده خاطر گشتم حکومت بنگاله و تالیف شاهزاده جهاندار را بفرزند اسلام خان مرحمت کردم و
افضل خان را بجای او صاحب صوبه ولایت بهار ساختم و پسر حکیم علی را که بحجت بعضی خدمات به برادر بنور فرستاده بودم آمده باز گری
چند کرناٹک همراه آورد که نظیر و عدیل خود داشتند چنانچه یکی از آنها به گونی که هر یک برابر نارنجی بود و یک برابر ترنج و یک برابر سرخ
آنچنان بازی میکرد که با وجود خورده و بزرگی یکی خطانمی شد و همچنین از اقسام باز به آنچنان میکرد که عقل حیران میگشت در همین ذریا
در دیش از سرانندپ آمده جانورهای غیر کرکری آورد و یونک نام ردی پشت بره کلان مشابست تمام دارد و میات مجموعی او به میون
شبیه است اما دم ندارد و حرکاتش به میون سیاه بدم که بزبان هندی بن مانس میگویند مینماید جثه او برابر میون بچه دوسه ماهه
باشد پنج سال پیش این درویش بوده است معلوم شد که ازین کلان تر نمی شود خورش او شیرست کبله هم میخورد چون بغایت
عجیب نموده به مصوران فرمودم که شبیه او را با حرکات مختلف کشیدند خیلی در نظر آ که به مینماید درین روز میرزا فریدون بر لاس
به منصب یکمرا و پانصدی ذات و هزار و سه صد سوار سرفراز گردید و حکم شد که پانده خان نخل چون از تردد سپاهگری به پای کبر سن
افتاده است موافق و دوزاری ذات جاگیری یافته باشد اصف خان به منصب هفتصدی ذات و پانصد سوار سرفراز گردید منصب
فرزند اسلام خان صاحب صوبه بنگاله چهار هزار ذات و سه هزار سوار مقرر گشت و محافظت قلعه رهناس به کشور خان و له فطیل له نیچان
کو که مفوض گردید اهتمام خان به منصب هزار ذات و سه صد سوار سرفراز گردید و بخدمت میر کجری و سامان نواره بنگاله تعیین یافت در
غره صفر شمس الدین خان و له اعظم خان ده زخمیر فیل مشکیش نموده به منصب دو هزار ذات و هزار و پانصد سوار سرفراز گردید و خطاب
جهانگیر خانی ممتاز گشت و ظفر خان به منصب دو هزار ذات و هزار سوار منفر گردید چون دختر جلالت سنگه پسر کلان راجه مان سنگه را
خواستگاری نمودم تبارنج شانزدهم هشتاد هزار روپیه ساجی بخانه راجه مذکور بحجت سرفرازی او فرستادم مقرب خان از بند
کهنایت برده فرنگی ارسال داشت که تا غایت باین خوبی کار مصوران فرنگ دیده نشده بود در همین روز با عمه ام نجیب النساء بیگم
در سن شصت و یک سالگی برض سل و دق بجوار رحمت ایزدی پیوستند میزادالی پسر او را به منصب هزار ذات و دویست سوار
سرفراز گردانیدم و اتم نام حاجی ماوراءالنهری که مدت ها در روم بود خالی از معقولیت و معرفتی نیست خود را ایلچی خود کار گفته در آگره

ملازمت کرد کتابت مجهولی نیز داشت نظر باحوال و اوضاع او کرده هیچکس از بنده های درگاه تصدیق باطلی بودن او نکردند از زمانه که
 حضرت صاحب قرآن فریاد فتح روم کرده و ایلدرم بایزید حاکم آنجا زنده بدست افتاد و بعد از گرفتن مشکیش و تحصیل مال یکساله کل ولایت
 روم قرار دادند که بدستور ملک مذکور را تصرف او باز گذارند در همین اثنا ایلدرم بایزید وفات یافت ملک را به پسر ادوسی چلی حرم
 کرده خود معاودت فرمودند تا حال از جانب قیامه آنجا با وجود چنین احسانه کس نیامده و ایلچی نه فرستادند الحال چگونه باور توان کرد
 که این شخص ماوراءالنهر سے فرستاده خوندگار باشد اصلاً این سخن معقول من یفتاد و هیچکس بر صدق دعوی او گواهی نداد بنا بر این
 فرمودم که هر جای خواسته باشد بروید در چهارم ربیع الاول دختر جگت سنگه داخل خدمت محل گردید و در منزل حضرت مریم زمانی مجلس
 عقد و طوی منعقد گشت از جمله جهیزی که راجه مان سنگه همراه نموده شصت زنجیر فیل بود چون دفع و رفع را نارا پیش نهاد بهمت دهم
 بخاطر گذر ایندم که مهتابخان را باید فرستاد و دوازده هزار سوار کامل با سرداران کار دیده به همراهی او تعیین نمودم و سواے آن پانصد نفر
 افسر و دو هزار برتن انداز پیاده پا تو بخانه مشعل بنقاد توپ کجمنال و شتر نال و شصت زنجیر فیل بدین خدمت معین گردید و دست
 ملک روپیه خزانه حکم شد که همراه این لشکر بوده باشد در شانزدهم ماه مذکور میر خلیل الله پسر زاده میر نعمت الله یزدی که محلی از
 احوال او و سلسله او پیش ازین نوشته شده بمعرض اسما در گذشت از سیما که او آثار اخلاص مندی و درویش منزله ظاهر
 بود اگر عمرش امان میداد و دلتی در خدمت میگذاشت باید بمناسبت عالی سرفرازی می یافت بخشی برهان پورانه چند فرستاده
 یک از آنها را فرمودم که بوزن در آورند پنجاه و دو نیم توله بر آید و روز چهارشنبه هشت دهم در منزل مریم وزن سال
 چهل از سالها که فری تربیب یافت در وزن را فرمودم که به عورات و مستحقان قسمت نمودند و روز پنجشنبه چهارم ربیع الآخر ظاهر میگ
 بخشی احدیان ب خطاب مخلص خانی و ملاکے تقیای شمیری که به فضیلت و کمالات آراسته بود و علم تاریخ و انساب را خوب میدانست
 به خطاب مورخ خانی سرفراز گردید و در دهم همین ماه بر خوردار برادر عبد الله خان را خطاب بهادر خانی داده از اقربان ممتاز گردانیدم
 مونس خان پسر مترخان کوزه از سنگ شیم که در عهد دولت میرزا انغ بیگ گورگان بنام نامی ایشان ساخته شده بود گذر ایند بخت
 تحفه نفیس و خوش اندام و سنگش در نهایت سفیدی و پاکیزگی بر دور گردن کوزه اسم مبارک میرزا را بنه بجزی خط رفاع کنده اند در
 حد ذات خود غایت نفاست دارد من هم فرمودم که اسم مراد اسم مبارک حضرت عرش آشیانه را بر کناره لب کوزه نقش کردند
 مترخان از غلامان قدیمی این دولت ست سعادت خدمت حضرت جنت آشیانه در یافته و در عهد سلطنت والد بزرگوارم بمرتبه
 امارت رسیده بود او را از اعتماد ان میدادند در شانزدهم فرزان صادر شد که ولایت سنگرام چنانچه یکسال در وجه انعام فرزند اسلام خان

مقرر بود یکسال دیگر در وجه انعام افضل خان صاحب صوبه بهار مقرر باشد درین روز مهتابخان را به منصب سه هزاری ذات و دو هزار
پانصد سوار سرفراز گردانیدیم یوسف خان ولد حسین خان تکریم به منصب دو هزاری ذات و هشت صد سوار ممتاز گردید و در بیت و
چهارم مهتابخان را با امرامردی که بخت دفع و رفع را نامقرر گشته بودند مخلص ساختیم خان مذکور به خلعت واسپ و فیل خاصه و شمشیر
مرصع سر بلند گشت ظفر خان بغایت علم سرفراز گردیده به خلعت خاصه و خنجر مرصع اتیاز یافت به شجاعت خان هم علم رحمت شد خلعت
و فیل خاصه عنایت کردم راجه زرننگه دیو خلعت واسپ خاصه و مشکلی خان اسپ و خنجر مرصع و زین و اسب کچھو ایه و علی قلی درین
روز بر خان مهمتن دستور یافتند و به بهادر خان و مغر الملک بخشی خنجر مرصع شفقت شد بهین طریق جمیع امرامرداران هر یک بقدر حاجت
و مرتبه خود بغایات بادشاهانه سرفراز گردیدند و یک پسر از درند کور گذشته خانخانان که مرتبه بلند اتایفه من ممتاز است از برهانپور
آمده ملازمت نمود آن مقدار شوق و خوشحالی برد غلبه کرده بود که نمیدانست که بیایند یا بسیر مضطر بانه خود را در پاهای من انداخت
و من نیز سرادر از روی محبت و مهربانی برداشتم و در او در کنار عظمت و شفقت کشیدم و روی او را بوسیدم و دو سیخ مردار دید
و چند قطعه لعل و زرد بیشکیش گذرانیدیم قیمت جوهر مذکور سه لک روپیه شد و سوارهای آن از هر جنس و هر متاع بسیار به نظر درآورد
بنفقه بهم جمادی الاولی ذریه خان دیوان بنگاله آمده ملازمت کرد و شخصت زنجیر فیل زرد ماده و یک قطعه لعل قطعی بیشکیش آورده چون
از خدمتگاهان قدیم بود از دهیم خدمت می آمد فرمودم که در ملازمت باشد چون قاسم خان بابرادر کلان خود اسلام خان اصلا سازگار
نمیکرد و او را بخدمت حضور طلبیده بودم و بر دوازده ملازمت نمود در بیت و دوم آصف خان علی بوزن هفت تانگ که ابو القاسم خان
برادر او در بند رکعبنایت به بنفقه پنج هزار روپیه خریده بود بیشکیش نمود بغایت خوش رنگ و خوش اندام است اما بعقیده من زیاده
از شخصت هزار روپیه نمی ارزد بآنکه از دلیپ راس پسر راس راس سنگه نقصیرات عظیم وقوع آمده بود چون پناه بفرزند خانجوان
آورد و گنابان او بعفو مقرون گشت و دیده و دانسته از جرائم او در گذشتم و در بیت و چهارم نرنگان خانخانان که از عقب آدمی آمده
رسیده ملازمت کردند و موازی بیت و پنجم از روپیه بیشکیش گذرانیدند در همین روز خان مذکور و زنجیر فیل بیشکیش کرده روز پنجشنبه
غره جمادی الثانی در منزل حضرت مریم الزمانی مجلس وزن سال شمسی سرانجام پذیرفت و پاره ازان زر بجورات قسمت نمودم و
تمه حکم شد که به فقرای مالک محدوده تقسیم نمایند چهارم ماه فرمودم که دیوانیان بجان اعظم مطابق منصب هفت هزاری جاگیر تنخواه
دهند درین روز ماده آموه شیردار آوردند که بفرغت میگذاشت که او را بید و شنیدند و هر روز چهار سیر شیر از دو شنیده میشد
تا غایت دیده و شنیده بودم مزه شیر آموه و شیر ماده گاو و گاو میش تفاوتی ندارد میگویند که تنگی نفس را فائده میدهد در یازدهم ماه

راجه مان سنگه محبت سرانجام لشکر دکن که بدان خدمت تعیین یافته بود التماس رخصت آنیز که وطن اوست نمود فیصل خاصه میسر است
 نام باو عنایت کرده رخصت دادم روز دوشنبه دوازدهم چون عرس حضرت عرش آشیانه بود سواے اخراجات مجلس مذکور که علیحد
 مقرر است چهار هزار روپیه دیگر فرستادم که به فقرا و درویشان که در روضه منوره حضرت حاضر اند تقسیم کنند درین روز عید الله ولد
 خان اعظم را به خطاب سرفراز خانی و عید الرحیم پسر قاسم خان را بخطاب تربیت خانی سرفراز گردانیدم و روز سه شنبه سیزدهم
 دختر خسرو را طلبیده دیدم فرزندے که این قدر به پدر ماند کسی یاد ندارد منجمان میگفتند که قدم او بر پدرش مبارک نیست اما بر شما
 مبارک است آخر ظاهر شد که درست یافته بودند بعد از سه سال گفته بودند که او را باید دید چون از سن مذکور در گذشت دیده شد
 در بیست و یکم ماه خانخانان معتمد صاف ساختن ولایت نظام المملک که در شفقار شدن حضرت عرش آشیانه بعضی فتور با آن راه
 یافته بود گردید و نوشته داد که اگر در عرض دو سال این خدمت را با انصرام نرسانم مجرم باشم مشروط آنکه سواے لشکرے که
 بان صوبه تعیین اند دوازده هزار سوار دیگر باده لک روپیه خزانه بهمراهی او معین گردد و فرمودم که بزدی سامان لشکر و خزانه نموده
 او را روانه سازند در بیست و هشتم مخلص خان بخشی احدیان را بخدمت بخشی گری صوبه دکن سرفراز ساخته جای او را به ابراهیم حسین خان
 میر بحر عنایت نمودم در غره رجب پیشرو خان و کمال خان که از بنده های روشناس مقرر بودند وفات یافتند پیشرو خان را شاه
 طماسپ به عنوان غلامی به پدر کلان من داده بودند سعادت نام داشت در خدمت حضرت عرش آشیانه چون به داروغگی
 و مہتری فراشناخته سرفراز گردید پیشرو خان خطاب یافت درین خدمت نبوعی ماهر بود که گویا جامه ایست که بر قامت قابلیت
 او دوخته اند در سن نود سالگی از جوانان چهارده ساله جلده تر بود سعادت خدمت پدر کلان من و پدر من و من دریافت
 تادم مرگ یک لحظه بے کیفیت شراب نبود۔

آوده شراب نغانی به خاک رفت | آه از ملایکش کفن تازه بوکنند

پانزده لک روپیه از وماند پسرے و رعایت ناقابلے دارد رعایت نام برابر حقوق خدمت پدرش مہتری نصف فراشناخته باو و نصف دیگر
 به تحاق خان مرحمت شد کمال خان از بنده های فدوی با اخلاص من بود از طائفه کلان دہلی است بنا بر ظهور امانت و دیانت
 و رعایت اعتماد و اربابا و لبگی ساختم انجمن خدمتگذاران کم بهم پیرسند و پسر داشت بهر دو شفقت بسیار کردم اما مثل او کجا در دویم
 ماه مذکور صل کلانوت که از خردی در خدمت پدر من کلان شده بود و هر نفس دھوئے که بزبان و روش هندی می نشیند باو یاد میداد
 در سن شصت و پنج سالگی بلکه هفتاد سالگی فوت کرد یکی از کثیران او درین قضیه ایون خورده خود را هلاک ساخت از مسلمانان کثر کرد

چنین وفائی بجای آورده باشد در هندوستان خصوصاً در ولایت سلطنت که از توابع بنگاله است از قدیم رسم شده بود که رعایا و مردم آنجا بعضی از فرزندان خود را خواجه سرانموده در عوض مالواجی به حکام میدادند و این رسم رفته رفته به دیگر ولایات نیز سرایت کرده هر سال چندین اطفال ضایع و مقطوع النسل باشند و این عمل رواج تمام یافته بود و درینو لا حکم نمودم که من بعد هیچکس باین امر هیچ قیام و اقدام ننماید و خرید و فروخت خواجه سرایان خردسال بالکل بر طرف باشد باسلام خان و سایر حکام صوبه بنگاله فرمانها صادر گشت که هر کس مرتکب این امر شود تنبیه و سیاست نمایند و خواجه سراس خردسال نزد هر کس که باشد بگیرند تا غایت هیچ یک از سلاطین سابقین این توفیق نیافتند انشاء الله تعالی در اندک فرصتی چنان خواهد شد که این رسم مردود و بالکلیه بر طرف شود هرگاه خرید و فروخت خواجه منع شد هیچ کس باین فعل ناخوش بیفاده اقدام نخواهد نموده اسب سمنده از جمله اسبان فرستاده شاه عباس که سر طویل اسپان خاصه من بود به خانخانان مرحمت کردم آنقدر خوشحال شد که بشرح راست نیاید الحق که باین گلانه خوبی پس تا غایت به هندوستان نیامده است و فیل فتوح را که در جنگ بے بدل است با بیست زنجیر دیگر و عنایت نمودم چون کشتن سنگه که به همراهی مصابت خان تعیین بودند مات پسندیده به تقدیم رسانید و در جنگ مردم مانا زخم برجه به پای او رسید تا بیست کس نامی او به قتل آورده بود و قریب به سه هزار کس را دشتگیر ساخت به منصب دویزاری ذات و هزار سوار سرفراز شد در چهاردهم ماه مذکور حکم کردم که میرزا غازی متوجه قندهار شود از اتفاقات حسنہ بجز آنکه میرزای مشارالیه از بکر روانه ولایت مذکور گردد خبر فوت سردار خان حاکم آنجا میرسد سردار خان از ملازمان مقرر و روشناس میرزا محمد حکیم عم من بود تخته یگ اشتها داشت نصف منصب او را یفرزندان او مرحمت نمود روز دوشنبه هفدهم پیاده بقصد زیارت روضه منوره حضرت عرش آشیانه متوجه شدم اگر میسر میبود این راه بمره و بسر میبودم حضرت والد بزرگوارم بحبت ولادت من از پنجوبه اجمیر که یک صد و بیست کرده است پیاده زیارت حضرت خواجه معین الدین سنجر چشتی متوجه گشته بودند اگر من بسر و چشم این راه به پیام نبوز چه کرده باشم چون به سعادت زیارت مشرف شدم عمارت که بر سر روضه منوره شده بود دیدم نبوغ که خاطر خواه من بود بنظر در نیامد چرا که منظور آن بود که روضه های عالم مثل این عمارت در همه روضه دنیا نشان ندهند چون در آستانه عمارت مذکور از خسرو بیاطع این نوع امری به طور آند بالفور در روانه لاهور شدم معماران به سلیقه خود یک طوری ساخته بودند آخر الامر بعضی تصرفات نموده شد تا آنکه مبلغ کلی صرف نموده سه چهار سال کار کرده بودند فرمودم که دیگر بار معماران ما بهر اتفاق مردم صاحب وقوف بعضی جاها را بنوعیکه قرار یافته بیند از ندر رفته رفته عمارت عالی سامان پذیر گردید و باقی در غایت صفای در عمارت مقبره منوره ترتیب یافت و دروازه در نهایت رفعت و عظمت مشتمل بر منار با از سنگ سفید پرداخته ساخته

بمقام پانزدہ لک روپیہ کہ مواری پنجاہ ہزار تومان راج ایران و چل و پنج ملک خانی مطابق زر توران بوده باشد خرچ این عمارت
 عالی را بہ من شنوائند و روز یکشنبہ بیست و سوم بخانہ حکیم علی بہ تماشاے حوضے کہ مثل آن در زمان حضرت عرش آشیانی
 در لاہور ساختہ بود با جمعی از مقرران کہ آن حوض را ندیدہ بودند رقم حوض مذکور شن گز در شن گز است و در پہلوے حوض خانہ
 ساختہ شدہ در غایت روشنی کہ راہ بآن خانہ ہم از درون آب است و آب از ان راہ بہ درون آید و دوازده کس در انجا
 صحبت میداشتند از نقد و خس آنچه در وقت او گنجید میشکش نمود بعد از ملاحظہ خانہ و درآمدن جمعی از نزدیکان بدانجا حکیم را بہ منصب
 دوہزاری سرفراز ساختہ بدو تخانہ معاودت نمودم روز یکشنبہ چہار دہم شعبان خانخانان بہ عنایات کمر شمشیر مرصع و خلعت و فیل
 خاصہ سرفراز گردیدہ بہ خدمت دکن مرخص شد و راجہ سورج سنگی کہ از تعینات خدمت مذکور بود بہ منصب سہ ہزاری ذات و دو ہزار
 سوار ممتاز گردید چون مکرر بعض رسید کہ از برادران و ملازمان ترقضی خان آزار بر عایا و سکنہ احمد آباد گجرات میرسد و ضبط خوشان
 و مردم خود و واجبی نیتہ اند کہ دھوبہ مذکور را از و تغیر نمودہ با عظم خان مرحمت نمودم و مقرر شد کہ خود در ملازمت بودہ جاگیر قلیخان
 پسر کلان او بہ نیابت او روانہ گجرات گردد و منصب جاگیر قلی خان از اصل و اضافہ بہ سہ ہزاری ذات و دو ہزار و پانصد سوار
 مقرر گردید و حکم شد کہ باتفاق موہن داس دیوان و سعود بیگ ہمدانی بخشی مہمات صوبہ مذکور را فیصل میدادہ باشند موہن داس
 بہ منصب بہشت صدی ذات و پانصد سوار و سعود بیگ بہ سہ صدی ذات و یک صد و پنجاہ سوار سرفراز گردید از بندہ ہائے حضور
 تربیت خان بہ منصب بنفصدی ذات و چہار صد نفر و نصرا مہمین منصب سرفراز گشتند مقرر خان کہ محلی از احوال او نوشته شدہ
 در ہمین روز با وفات نمود و نوٹس خان پسر او را بہ منصب پانصدی ذات و یکصد و سی سوار سرفراز ساختہ و روز چہارشنبہ چہارم
 ذی الحجہ خسرو را از دختر خان اعظم پسرے متولد شد نام او را بلند اختر نهادم و در ششم ماہ مذکور مقرب خان صورتے فرستاد کہ
 عقیدہ فرگیان اینست کہ این صورت شبیہ صاحب فراتے است در وقتیکہ ابلہ دم بایزید بدست لشکر فیروزی اثر ایشان گرفتار
 آمد نصرائی کہ در ان وقت حاکم استنبول بود ایلمچی بانحفت و بدایا فرستادہ اظهار اطاعت و بندگی نمودہ مصورے کہ ہمراہ ایلمچی
 ساختہ بودند صورت آنحضرت را شبیہ کشیدہ بردہ اگر این دعوی اصلی داشتہ باشد بیچ خیر تحفہ پیش من بہتر ازین نخواہد بود چون
 بہ صورت و حلیہ اولاد و فرزند ان سلسلہ علیہ آن حضرت مشابہتی ندارد و خاطر بہ راست بودن این سخن نسلی نمی شود

جشن نوروز چهارم از جلوسهای پون

تحويل حضرت نیر اعظم فیض بخش عالم به برج حمل شب شنبه چهاردهم ذی حجه سنه هجری اتفاق افتاد و نوروز گیتی افزو بسیار که
 و فرخی آغاز شد. روز جمعه پنجم محرم سنه حکیم علی وفات یافت حکیم بنظیر بود از علوم عربیه بهره تمام داشت شرعی بر قانون در عهد
 خلافت والد بزرگوارم تالیف نموده است که شش برهمنش زیادتى داشت چنانچه صورت او بر سرت و کسی بر دانه محلا بد باطن
 و شریک النفس بود و در بیستم صفر مرزا بر خوردار را بخطاب خان عالم سرفراز ساختم از نواحی فتحپور رهند دانه آوردند که باین کلائی تا حال
 دیده نشینده بود فرمودم که بوزن در آورند سی و سه نیم سیر کشیده شد. روز و شنبه نوزدهم ربیع الاولی مجلس وزن قمری در خانه
 والد بزرگوارم ترتیب یافت پاره ازان زر به عورتی که در آن روز جمع گشته بودند قسمت شد چون ظاهر گردید که بحجت نظام
 سلطنت و سرانجام مهمات صوبه دکن ضرورت که یک از شاهزاده بارار وانه سازد بنا بر آن بخاطر رسید که فرزند پسر دیر را باید فرستاد
 فرمودم که سامان فرستادن او نموده ساعت رخصت تعیین نمایند. مهتاب خان را که به خدمت سرداری لشکر قاهره اناست مقرر
 تعیین بود و به مصلحت بعضی خدمات حضور بدرگاه طلب داشته عبد الله خان را به خطاب فیروز جنگی سرفراز ساخته بوضع او تعیین
 نمودم و عبد الرزاق بخشی را فرستادم که به جمیع منصبداران آن لشکر حکم برساند که از گفته خان مذکور بیرون نرفته شکر و شکایت او را
 عظیم مؤثر شناسند و چهارم جمادی الاولی یک از بزرگان که قبیلہ مقرر اند بر خشی بنظر گذارند که بطریق بر ماده پستان داشت
 و مقدار یک پیاله قوه خوری هر روز شیر میداد چون شیر از نعمتها کاهی است و ماده پرورش بسیار از حیوانات است این امر
 غریب را شگون خوب دانستم ششم ماه مذکور خرم پسر خان اعظم را به منصب دو هزارى ذات و هزار دپانصد سوار سرفراز ساخته بحکومت
 و دارائی ولایت سورتمه که بچون گره مشهور است فرستادم حکیم صدر را به منصب پانصدى ذات و سی سوار ممتاز ساخته به خطاب
 مسیح الزمانی نامور گردانیدم در شانزدهم کمر شمشیر مرصع به راجه مان سنگه فرستاده شد در بست دوم بست لک روپیه بحجت مدد خرج
 لشکر دکن که بهمراهی پر وزیر تعیین یافته اند تحويل خزانی علیحدہ نموده پنج لک روپیه دیگر بحجت مدد خرج پر وزیر مقرر گشت روز چهارشنبه
 بیست و نهم جهاندار که قبل ازین بهمراهی قطب الدین خان کوکه بولایت بنگاله تعیین یافته بود آمده ملازمت نمود و افعی معلوم من
 شد که او مجدوب مادر زاد است چون خاطر متعلق به سامان دکن بود بتاریخ غره جمادی الاخری امیر الامرا را بنیر بخدمت مذکور
 تعیین نمودم به عنایت خلعت و اسب سرفراز گردید که م چند پسر جلنا تم را به منصب دو هزارى ذات و هزار دپانصد سوار نواخت

به همراهی پریز فرمودم در چهارم ماه سی صد و هفتاد نفر سوار احدی به کمک لشکر زانا به همراهی عبداللہ خان مقرر گشتند یک صد
 راس اسپ نیز از طوایل سرکار فرستاده شد که هر کس از منصبدار واحدی که صلاح داند بدیدد در هفتاد و یک قطعه لعل که قیمت
 آن شصت هزار روپیہ بود به پریز عنایت کردم و یک قطعه لعل دیگر با دو مردوارید که تخمیناً چهل هزار روپیہ می اندازند بخم مرتبت شد روز
 دوشنبه بیست و ششم جلگانه به منصب پنج هزار ذوات و سه هزار سوار سرفراز گردید و در ششم ماه رجب راس بیست و یک منصب چهار هزار
 ذوات و سه هزار سوار سرطندی یافت و به خدمت دکن مرخص گشت و در پنجشنبه نهم شایزاده شهریار از گجرات آمده ملازمت نمود و در شنبه
 چهاردهم فرزند پریز را به خدمت شیر ملک دکن رخصت نمود خلعت و اسپ خاصه و فیلی و کمر شمشیر و خنجر مرصع عنایت شد
 و سرداران و امرائے که همراهی او تعیین یافته بودند بقدر مرتبه و حالت خود هر یک بعیات اسپ و خلعت و فیل و کمر شمشیر و خنجر
 مرصع خوشدل و سرفراز گردیدند هزار نفر احدی در ملازمت پریز به خدمت دکن تعیین نمودم در همین روز با عرض داشت عبداللہ خان
 آمد که راتیکه مقهور ساو در کوهستان در جایای قلب تعاقب نموده چند زنجیر فیل و اسباب او بدست افتاد چون شب در آمد جانی
 به تنگ پایرون برده بدور رفت چون کار را بر تنگ ساخته ام غریب گرفتار خواهد شد یا به قتل خواهد رسید خان مذکور را
 به منصب پنج هزار ذوات سرفراز ساختم و تسبیح مردارید که به ده هزار روپیہ می اندازد به پریز عنایت شد و چون ولایت خاندیس برابر
 بفرزند مشارالیه داده شده بود قلعه اسیرا هم بدو مرحمت کردم دسی صدر اسب به همراهی او مقرر گشت که با حدیان منصبداران
 و هر کس که لایق عنایت باشد بدیدد بیست و ششم سیف خان بار به منصب دو هزار و پانصدی ذوات و هزار و سی صد و پنجاه
 سوار سرفراز گردید و بخد مت فوجداری سرکار حصار مقرر گشت روز دوشنبه چهارم شعبان یک زنجیر فیل و وزیر خان عنایت شد و
 روز جمعه بیست و دوم حکم فرمودم که بنگ و بوز که منشاء فساد کلی است در بازار مانفروشند و قمار خانها را بر طرف سازند وین باب تاکید
 تمام نمودم و در بیست و پنجم شیر از شیر خانه خاصه آوردند که بگا و جنگ اندازند مردم بسیار بحبت تماشا ایستاده بودند جماعه از جوگیان
 هم بود شیر به یک از جوگیان که برهنه بود بطریق بازی نه از روی غضب متوجه شد و در برابر زمین انداخت و چنانکه بماده خود جفت
 میشود بهمان طریق بالا می جوگی بر آمده چنبدن گرفت و روز دیگر هم همان طور حرکت نمود و چند نوبت این حرکت از دو وقوع آمد چون
 تا غایت چنین امری دیده نشده بود و غرابت تمام داشت نوشته شد در دوم شهر رمضان عیث خان حسب التماس اسلام خان
 به منصب هزار و پانصدی ذوات و بیست صد سوار سرفراز گردید فریدون خان بر لاس را به منصب دو هزار و پانصدی ذوات و
 دو هزار سوار ممتاز ساختم هزار توپ طلا و نقره و هزار روپیہ در روز تحویل حضرت نیر اعظم به برج عقرب که با اصطلاح هندوان شکرت

میگویند تصدیق نموده شد. در دهم ماه مذکور بنیله به شاه بیگ یوزی مرحمت کردم و اسلام اند عرب که از جوانان قرار داده عرب است از خوشان مبارک حاکم در فول بنابر توهمی که از شاه عباس در خاطر او قرار گرفته بود بلا زمت من آمد و او را نوشته بنصب چهارصدی ذات و دوست سوار سرفراز ساختم و مجدداً فوج دیگر که یک صد و نود و سه منصبدار و چهل و شش نفر افسر بودند از عقب پروریز بخیریت دکن فرستاده شد. و پنجاه راس اسب نیز حواله یک از بنده های درگاه شد که به پروریز رساند در روز جمعه سیزدهم مضمونی بنظر رسید. و این غزل در سلک نظم در آمد غزل

من چون کنم که غیرت بر جاگر رسد	تا چشم نارسد به در گرد رسد	مستانه می خورای دست تو عالمی	اسپند میکنم که مبادا نظر رسد
در وصل دوستم و در بهر بجزایر	داد از چنین غمی که مرا سر سبز رسد	مدیوش گشته ام که بپویم ره صلال	فریاد از آن زمان که مرا این خبر رسد
	وقت نیاز و عجز جهانگیر رسد	امید آنکه شعله نور را اثر رسد	

روز یکشنبه پانزدهم پنجاه هزار روپیه سابق بخانه صید مظفر حسین مرزا پسر سلطان حسین مرزا ابن بهرام مرزا ابن شاه اسمعیل صفوی که بحبت فرزند خرم خواستگاری شده بود فرستادم و در هفتم ماه مبارک خان شیردانی به منصب هزاری ذات دسی صد سوار سرفراز گردید و پنجاه هزار روپیه نیز با و مرحمت شد. و چهار هزار روپیه به حاجی بے اوزبک عنایت شد. و دوم یک قطعه لعل و یک دانه مروارید به شهریار شفقت شد. یک لک روپیه مدد خرج گویان بجایه او یماقات که بخد مت دکن تعیین یافته بودند داده شد. و دویست هزار روپیه به فرخ بیگ مصور که از بے بدلان عصر است لطف نمودم چهار هزار روپیه بحبت خرج بابا حسن ابدال فرستاده شد. و هزار روپیه حواله ملا علی احمد مکرکن و ملا روزبهان شیرازی نمودم که در عرس حضرت شیخ سلیم به روضه ایشان صرف نمایند و یک فیل به محمد حسین کاتب و هزار روپیه به خواجه عبدالحق انصاری مرحمت شد. بدو اینان حکم کردم که منصب مرتضی خان را مطابق پنجاه هزار ذات و سوار اعتبار نموده جایگزین خواه دهند. به برادرزاده بهاری چند قافه گوئی سرکار اگر حکم کردم که هزار پیاده از زمین اران اگره سامان نموده و با هیانه قرار داده بدکن نزد پروریز بر دویج لک روپیه دیگر بحبت مدد خرج پروریز مقرر گشت روز پنجشنبه چهارم شوال اسلام خان به منصب پنجاه هزار ذات و سوار سرفراز گردید. ابول بے اوزبک به منصب یک هزار و پانصدی و مظفر خان به منصب دو هزار و پانصدی اعتبار یافتند و دویست هزار روپیه به بدیع الزمان پسر مرزا شاه رخ و هزار روپیه به پنهان مهر مرحمت شد. و حکم کردم که نقاره به جمعی مرحمت شود که پله منصب آنها بر سه هزار ذات و بالاتر رسیده باشد. پنجاه هزار روپیه دیگر از روزن بحبت تعمیر مل بابا حسن ابدال و عمارت که در انجا واقع است حواله ابو الفوفا پسر حکیم ابو الفتح شد که اهتمام نموده مل و عمارات مذکور را در غایت استحکام به انصرام رسانده روز شنبه سیزدهم چهارم گهری از روز مانده ماه آغاز گرفتن نمود مرتبه بر مرتبه تمامی جهیم او

منصف گشت و پانچ گهری شب گرفته بود بحیث دفع نحوست آن خود را بطلا و نقره و پارچه و غله و زن نموده اقسام حیوانات از فیل و اسب
و غیره تصدق نمود قیمت مجموع پانزده هزار روپیه شد فرمودم که به مستحقان و فقرا قسمت نمودند در بست و پنجم و آخر را بچند بندیل و بالهات
پیر او به خدمتگاری خود گرفتیم و میر فاضل برادرزاده میر شریف که به فوج اری قبوله و آنجا و مقر شده بود یک فیل عنایت نمودم و
عنایت الله به خطاب عنایت خانی سرفراز شد چهارشنبه غره ذی قعدة بهاری چند به منصب پانصدی ذات و سی صد سوار ممتاز گشت
و یک قیفه کپوه مرصع بفزند با با خرم مرحمت شد ملا حیات را که پیش خانخانان فرستاده بعضی سخنان زبانی که شعر بر انواع مرحمت و
شفقت بود و پیام داده بودم آمد و یک قطعه لعل و دو مروارید که خانخانان بدست او فرستاده بود تحمینا بست هزار روپیه قیمت داشت
آورده گذرانید میر جمال الدین حسین که در بر پانچور بود و بجنور اورا طلب داشته بودم آمده ملازمت نمود و هزار روپیه به شجاعت خان
و کهنی مرحمت شد در ششم ماه مذکور پیش از آنکه پرویز به بر پانچور بر سر عرض داشت خانخانان و امر رسید که دکنیان جمعیت نموده و
مقام فساد اند چون معلوم شد که با وجود نعین پرویز و لشکر که در خدمت او رفته و مقر شده هنوز بدو کمک احتیاج دارند بخاطر
گذرانیدم که خود متوجه شوم و به عنایت الهی خاطر از ان مهم جمع نمایم درین اثناء عرض داشت آصف خان هم آمد که توجبه حضرت بانیجام
لائق دولت روز افزون است و عرض داشت عادل خان بجا پوری رسید که اگر یک از معتقدان در گاه باین طرف مقرر شود که ملت
و دیعیات خود را با دو بگویم تا او بعرض اقدس رساند امید هست که باعث صلاح حال این بنده ما گردد بنابراین مقدمات با امر او و خواهان
کنکاش نمودم تا هر کس را که آنچه بخاطر رسد عرض نماید فرزند خانبهان بعرض رسانید که با وجود یک چندین امر معتبر بحیث تسخیر دکن حصص
شده باشند توجبه حضرت به نفس نفیس ضرورت نیست اگر حکم شود بنده هم بملازمت شاهزاده برود و این خدمت را در ملازمت ایشان
انشاء الله تعالی به تقدیم رساند همه دولت خواهان را این سخن معقول دیند بده نمود با آنکه هرگز جدائی او را بخاطر قرار نداده بودم چون
مهم کلانی بود با ضرورت زیاد و فرمودم بچند آنکه مهمات آنجا صورت یابد به توقف متوجه ملازمت شود و زیاده از یک سال در
آن حدود نباشد و در سه شنبه هفتم ذی قعدة اختیار رخصت او بود خلعت خاصه زر و زری و اسب خاصه با زین مرصع و کمر شمشیر
مرصع و فیل خاصه مرحمت فرمودم و تومان توغ هم مرحمت شد و فدای خان را که از بنده های صاحب اخلاص است خلعت
و اسب و مدد خرج لطف نموده به منصب بهاری ذات و چهار صد سوار اصل و اضافه سرفراز ساختم و همراه خان جهان تعین نمودم
که اگر کسی را نزد عادل خان حسب الاتماس او باید فرستاد او را روانه گردانم و نگویند که در زمان حضرت عرش آشیانی
از جانب عادل خان همراه پیشکش او آمده بود و او را هم همراه خان جهان رخصت فرموده اسب و خلعت و زر عنایت کردم و از امر

و لشکریان که همراه عبداللہ خان بہ خدمت دفع رانائے مقہور تعین بودند مثل راجہ نرسنگد یو و شجاعت خان و راجہ بکر اجیت و غیرہ
با چار پنجہزار سوار بہ ملک فرزند خانجہان تعین شدند و متعدد خان را بقدرغن فرستادم کہ آن مردم را سزاوی کردہ در او صین خانجہان
ہمراہ سازد و از مردم در خانہ شش ہفت ہزار سوار از مسل سبقت خان بارہمہ حاجی بی اوزبک و اسلام اللہ عرب برادر زادہ مبارک
عرب کہ ولایت جو ترہ و درنول و آن نواحی در تصرف دارد و دیگر منصبہ اران و نزدیکان ہمراہ او ساختم و در وقت رخصت ہر یک را
باضافہ منصب و مدد خرج سرفراز نمودم و غنہ سی بیگ را بخشی لشکر ساختہ دہ لک روپیہ مقرر کردم کہ ہمراہ سازند بہ پرویز
اسپ خاصہ و بہ خانخانان و دیگر امراے و بندہ ہای کہ تعین یافتہ آن صوبہ بودند خلعتہا مرحمت نمودہ فرستادم و بعد از اتمام
این امور بہ قصد شکار از شہر برآمدیم و ہزار روپیہ بمیر علی اکبر عنایت شدہ چون فصل ربیع رسیدہ بود بملاحظہ آنکہ مبادا از جوہر لشکر
نقصانے بزرگواری رعایا برسد و با وجود آنکہ قوریسا دل را با جمعی از احدیان بحجت ضبط زراعات تعین نمودہ بودم و چند
را حکم کردم کہ منزل بہ منزل ملاحظہ پایمالے نمودہ عوض نقصانے کہ بزرگوار ہما برسد رعایا را امیدادہ باشند و دہ ہزار روپیہ
بہ دختر خانخانان کوچ دایئال و ہزار روپیہ بہ عبدالرحیم خرم و خرج گویان و ہزار روپیہ بقاجاے و کھنی مرحمت نمودم و دوازہم
خبر خان برادر عبداللہ خان از اصل و اضافہ بہ منصب ہزاری ذات و پانصد سوار و بہادر خان برادر دیگر بہ منصب سی صد
وسہ صد سوار سرفراز گشتند درین روز دو آہویشاخ دار و یک آہوے مادہ شکار شد در سیزدہم یک اسپ خاصہ بخان جہان مرحمت
نمودہ فرستادم بدیع الزمان سپہمیز شاہرخ را بہ منصب ہزاری ذات و پانصد سوار سرفراز ساختہ پنجہزار روپیہ مدد خرج عنایت
کردم و بہ ہمراہی خان جہان بہ خدمت دکن رخصت یافت درین روز دو آہوے و دو آہوے مادہ شکار شد چہار شنبہ دہم یک نیل گاو
مادہ و یک آہوے سیاہ بہ بندوق زدم در پانزدہم یک نیلہ گاو مادہ و یک چنکارہ بہ بندوق زدہ شد در ہفتدہم ماہ دو نقطہ محل
و یک دانہ مردار بدجاگیر قلی خان از گجرات و ایفون دان مرصع کاری کہ مقرب خان از بندر کھنپایت فرستادہ بود بنظر گذشت
بستم یک شیر مادہ و یک نیلہ گاو بہ بندوق زدہ شد و بچہ ہمراہ مادہ شیر بودند بچت انہوے جنگل و بسیارے درخت از نظر ناپدید
گشتند حکم شد کہ تفحص نمودہ بدست در آورند چون بہ منزل رسیدیم یکے از شیر بچہ را فرزند خرم آوردہ از نظر گذرانید و روز دیگر
بچہ دوم را صاحب خان گرفتہ حاضر ساخت ۴ ہست دوم در وقتی کہ نیلہ گاوے را بقا بولے زدن نزدیک ساختہ بودم ناگاہ
جلو داری و دو کمار ظاہر شدند و نیل گاویم خوردہ بدرفت از غایت اعراض فرمودم کہ جلو دار را ہانجا بکشند و پاسے
کماران را بریدہ و بر خر سوار کردہ گرداگرد او بگردانند تا دیگرے این جرأت نکنند بعد از ان شکارکنان بر اسپ شکار باز و جہ

گروه به منزل آدم روز دیگر نیکه گاد کلاسه را بقراولی اسکندر رمین به بندوق زدوم واورا به منصب سی صدی ذات و پانصد سوار اصل و اضافی سرفراز ساختم روز جمعه بیست و چهارم صفدر خان که از صوبه بهار آمده بود به سعادت کورنش سر بلندی یافت یک صد هنر نذر و یک قبضه شمیر و پنج فیل ماده و یک زرشکیش گذر ایند فیل زرمقبول افتاد در همین اثنا یادگار خواجه سمرقندی از تلخ آمده ملازمت نمود و یک جلد مربع و چند سراسپ با دیگر تحف پیشکش گذر ایند و به خلعت اقباز یافت روز چهارشنبه ششم ذی حجه بمغز الملک که از خدمت بخشی گری لشکر انا مقصور تغییر یافته بود بیمار و خراب ملازمت نمود در چهاردهم ماه مذکور عبدالرحیم خرد اباد بود و تفصیرات کلی گنایان اورا عفو فرموده به منصب یوزباشی و بیست سوار سرفراز ساختم و فرمودم که به کشمیر رفته بانفاق بخشی آنجا محله مردم تلخ خان را و سایر جاگیر داران و اویماقات نوکر و غیر نوکر دیده طومار واقعی بدرگاه آورد کشور خان ولد قطب الدین خان از قلعه رهناس آمده سعادت خدمت و کورنش دریافت *

جشن نوروز پنجم از جلوس همایون

روز یکشنبه بیست و چهارم ذی حجه بعد از دوپرسه گهرشی حضرت نیر اعظم به برج محل که خانه شرف و سعادت است تحویل نمود و درین ساعت فیض بخش در مقام پاک بهل که از مواضع پر گنده باری بوده باشد مجلس نوروزی ترتیب داده بسنت پدر بزرگوارم بر تخت جلوس نمودم صبح آنکه روز نوروز عالم افروز بود مطابق غره فردر دین ماه سنه پنجم جلوس در همین مقام بارعام داده جمیع امرا و بنده های درگاه به سعادت کورنش تسلیم مبارکباد سرفراز گشتند پیشکش بعضی امرا از نظر گذشت خان اعظم یک دانه مروارید که بچادر ابرو رویه قیمت شده بود گذر ایند و میران صد ر جهان بیست و هشت دست جانور شکاری از باز و جره و دیگر تحف بنظر گذر ایند و نهایت خان دو صند و قجه کار فرنگ که اطراف آنرا به تخته های بلور ترتیب داده بودند چنانچه هر چه در دردن آن نهاده میشد از هر دو نبوعی میمود که گویا هیچ حایط نیست پیشکش نمود کشور خان بست و دوزنجیر فیل از نر داده پیشکش گذر ایند همچنین هر کس از بنده های درگاه تحفه و پیشکش که داشتند گذر ایند و نصر الله پسر فتح الله شریقی به نحو پلدار می پیشکش نفر گشت به سارنگد یو که به بردن فرامین به لشکر ظفر اثر دکن تعین یافته بود و بحیث پر ویز و بهر یک از امرا تبرک خاصه سرفراز ساختم به شیخ حسام الدین پسر غازی خان بخشی

ع ۵ ابن همان عبدالرحیم است که رفاقت خسرو نموده همه جا همراه او بود و بعد از گرفتاری بوجوب حکم در پوست فروکشیده بودند چون عمرش باقی بود از ان هنگام که نجات یافته و از بند خلاص شده در بندگان حضور میبود و خدمت میکرد تا رفته رفته بر دهر بان شدند *

که طریق در پیشه و گذشته نشینی اختیار نموده هزار رویه و فردی شال شفقت نمودم روز دیگر نوروز به قصد شکار شیر سوار شدم سه شیر
دو نر و یک ماده شکار شد با حد یا اینکه آثار جلالت ظاهر نموده به شیر درآمده بودند انعام داداده بزیادتی مایهانه سرفراز ساختم به تاریخ
بست دهم ماه مذکور اکثر روزها به شکار نبله گاوها مشغول داشتم چون هوا رو به گرمی نهاد ساعت داخل شدن آگره نزدیک رسید
بجانب روب باس توجه نموده چند روز دیگر در آن نواحی شکار آهون نمودم روز شنبه غره محم شسته روب خواص که روب باس آبادان
کرده دست پیشکشی که ترتیب داده بودند نظر گذرانید آنچه خوش آمد درجه قبول یافت تمهه بالعام او مقرر گشت در همین ایام بایزید
بنگلی و برادران او که از صوبه بنگال آمده بودند به سعادت کونش سرفراز گشتند سید آدم ولد سید قاسم بارهه نیز که از احمد آباد
هجرات آمده بود بدین سعادت امتیاز یافت و یک زنجیر فیل پیشکش گذرانید نو جداری صوبه طمان از تعمیر تاج خان به ابول
بے اوز یک مرحمت شد دو شنبه ششم نر و دل اجلال در باغ منڈا کر که در نزدیکی شهر است واقع شد صبح آنگه ساعت دخول
شهر بود بعد از گذشتن یک پیرود و گهری سوار شدم و تا ابتدا صومره بر اسب سواری نموده چون سواد شهر ظاهر گشت بهشت
آنکه خلایق از دور و نزدیک تواندید سواری فیل اختیار کردم و از هر دو طرف راه زرافشان بعد از دو پیرود و قنیکه بمنجان اختیار
نموده بودند به مبارکی و تخریمی بدولت خانه همایون داخل شدم بنا بر رسم مقرر ایام نوروز فرموده بودم که دو تخته را آئین بسته
یارگاه های آسمان شمال ایستاده کرده بودند بعد از ملاحظه آئین خواججه جهان پیشکشی که ترتیب داده بود از نظر اشرف گذرانید
آنچه از هر جنس و هر قسم از جواهراتش و استعنه پسند خاطر به گزین گردید قبول فرموده تمهه را با انعام او مقرر داشتم به مشرفان شکار
فرموده بودم که مجموع جانورانی که از روز برآمدن تا تاریخ دخول شهر شکار شده باشد معروض دارند درین وقت بعرض بیایند
که در مدت پنجاه و شش روز یک هزار دسی صد و شصت و دو جانور جاندار از چنجه و پرنده شکار شده هفت صد و شصت و یک گاو
نر و ماده هفتاد و اس آمه سیاه پنجاه و یک راس سایر جانوران از ماده آهو و بز کوهی و روح و غیره هشتاد و دو راس کلنگ
و طائوس و سرخاب و سایر جانوران پرنده یک صد و بیست و نه قطعه شکار ماهی یک هزار و بیست و سه عدد در روز جمعه هفتم
مقرب خان از بندر کهنابیت و سورت آمده سعادت ملازمت دریافت جواهر و مرصع آلات و ظروفهای طلا و نقره کارفرنگ و
دیگر نفایس و نغهمای غیر مکرر داده و غلام حبشی و اسپان عربی و از هر قسم چیز که بخاطر رسیده آورده بود چنانچه در عرض دهم
ماه نغهمای او از نظر گذشت و اکثر موافق مرضی خاطر باو در درین روز صفدر خان که به منصب هزارری ذات و پانصد سوار سرفراز
بود بزیادتی منصب که پانصدی ذات و دولیت سوار باشد ممتاز گشته به عنایت علم سر بلندی یافت و بجایگزینی سابق خود مرخص گردید

و به کشور خان و فریدون خان برلاس نیز علم مرحمت شد و یک زنجیر فیل فوج بجهت افضل خان حواله پشتون پسر او شد که براسه پدر خود سپرد و خواجہ حسین که از بنا خواجہ معین الدین حشقی است بمقتاد نیمه ساله هزار روپیہ عنایت نمود و سفت زینجا بخط امیر علی مصور و ندیب جلد طلا در غایت تکلف و صفا که هزار مہر قیمت داشت خانخانان مشکیش فرستاده بود مصوم وکیل او آورده گذرانید تا روز شرف که انتہائے صحبت نوروز است ہر روز مشکیش چندے از امرا و بندہ ہای درگاہ بنظر میگذاشت و از نفایس مشکیش ہر کس آنچه پسند خاطر می افتاد قبول نموده تہہ را بازی داد و روز پنجشنبہ ۱۳ مطابق ۱۹ فروردین ماہ کہ روز شرف و خوشحالی حضرت نیر اعظم ست فرمود کہ مجلس جشن ترتیب داده از اقسام کیفیات حاضر سازند و بامرا و سائر بندہ ہای درگاہ حکم شد کہ ہر کس کہ خواہد خواہد طبیعت کیفی اختیار کند اکثر شراب و چندے نفع و بعضی از افیونات آنچه خواستند خوردند مجلس شگفتہ گشت جاگیر فلی خان از گجرات یک تخت نقرہ نبت و مصور بروش و ساخت نازہ مشکیش فرستاده بود بنظر گذشت و بہ ہما سگہ نیز علم شفقت شد و در اتہدائے جلوس مکر حکم کردہ بودم کہ من بعد مشکیش خواجہ سرانکنند و خرید و فروخت نشود و ہر کس کہ مرکب این عمل گردد گنہگار باشد درینو لا افضل خان چند از آن بدکاران مابدرگاہ از صوبہ بہار فرستاد کہ بدین عمل شیع قیام نموده اند آن بے عاقبتان را فرمودم کہ در مجلس موبد نگاہدارند و در شب پنجشنبہ دوازہم امر عجیب و قفصہ غریب رویداد جمعی از قوالان دہلی سرود در حضور میگفتند و سید شاہ بروش تقلید سماع مینو و این بیت بیر خسرو بیت

ا ہر قوم راست را ہے دینی و قبلہ گاہے | من قبلہ راست کردم بر سمت کج کلا ہے

میاخانہ این سرود بود من حقیقت این بیت را تفحص می نمودم کہ ملا علی احمد مہر کن کہ در فن خود از بے نظیران عصر و عہد بود و نسبت خلیفہ و خدنگاری قدیم داشت و در ایام خود سالیہا کہ سبق پیش پذیرا و میخواندم پیش آمدہ چنین نقل کرد کہ من از پدر خود شنیدہ ام کہ روزی شیخ نظام الدین ادیب کلا ہے برگوشہ سرزادہ در کنار آب جون بالائے پشت بامی تماشائے عبادت و پرستش ہندوان می نمودند و درین اثنا امیر خسرو حاضر میشد شیخ متوجہ شدہ بمفرماندہ کہ این جماعت را می بینی و این مصرعہ را بر زبان جاری می سازند ع

ا ہر قوم راست را ہے دینی و قبلہ گاہے

امیر بے مائل از روی نیاز مندی تمام شیخ را مخاطب ساختہ مصرع ثانی را

من قبلہ راست کردم بر سمت کج کلا ہے

می خوانند اشارت بہ چون سخن را بدین جا رسانید و کلمہ آخر مصرع ثانی کہ بر سمت کج کلا ہے بر زبانش جاری شد حال برو متغیر گشتہ

بخودانه افتاد و سرازیر افتاد و او حشمت عظیم شده بر سر او حاضر شد مگر صرع او را منقذ شد که مگر صرع او را حادث گشته است اعلیٰ
 که در خدمت حاضر بودند مضطربانه در پی تشخیص و دیدن نبض و حاضر ساختن و داشتند هر چند دست و پا زدند بحال نیامد او خود
 در مرتبه اول که افتاده بوده است جان بجان آفرین تسلیم نموده چون بدن فی الجمله حرارتی داشت گمان می نمودند که شاید جان
 باقی بوده باشد بعد از اندک زمانی ظاهر شد که کار از کار گذشته فرورفته است او را از مجلس مرده برداشته به منزل و تقاضا بردند
 این قسم مردنی تا حال مشاهده نشده بود بعلنی بخت کفن و دفن او بفرزندانش فرستاد و صبح او را به دلی نقل نموده بگورخانه
 آباد اجدادش مدفون ساختند روز جمعه بست و یکم کشور خان که به منصب هزار و پانصدی سرفراز بود به دویست و سی و دو سوار
 سرفراز گردید و به عنایت اسب عراقی از طویلۀ خاصه و خلعت و فیل خاصه بخت جیت نام نوازش یافته بخدمت نو جداری ملک
 او چوبه و تنبیه و تادیب و تمرین آنحد و در مخص گشت بایزید نیگی به خلعت و اسب ممتاز گردیده بابر ادران به همراهی کشور خان حکم شد
 فیلی از حلقه خاصه عالم کمان نام به حبیب الله حواله نموده همت راجه مان سنگه عنایت کرده فرستاد به کیشوداس مار و اسب خاصه
 به بنگاله مرحمت کرده شد به عرب خان جاگیر دار جلال آباد داده فیل شفقت شد درین ایام افتخار خان فیل نادره از بنگاله
 پیشکش فرستاده بود چون پسند خاطر من گشت داخل فیلان خاصه ساختم احمد بیگ خان که به سرداری لشکر نیگی معین است
 بنا بر نیکی و خدایش با فرزندان این باضافه منصب سرفراز گشته منصب خاصه او را که دویست و سی و دو سوار و پانصد سوار بوده پانصدی دیگر
 بر ذات او اضافه مرحمت شد تختی طلائی مرصع کادی بخت سرج پر و دیگر به فعل و مروارید تزیین یافته بود به بیت و بکنار روپیخت
 شد بخت خانجمن بدست حبیب پسر سرباه خان به برپا تیر عنایت کرده فرستاد به درین روز با ظاهر شد که کوکب پسر قمر خان
 به سناسی آشنائی پیدا کرده و رفته رفته سخنان او که تمام کفر و زندقه است در مذاق آن جاہل جا کرده عبد اللطیف پسر حبیب خان
 و شریف عم زاده های خود را درین فضالت با خود شریک ساخته بوده است چون این معنی شنیده شد بمجدد اندک ترسانیدن چند مقدم
 خود را ندکور ساختند که ذکر آن گرامیت تمام داشت تادیب و تنبیه آنرا لازم دانسته کوکب و شریف را بعد از شلاق متعبد و مجسوس
 ساختم و عبد اللطیف را یکصد و ده حد فرمودم که در حضور زوید این تنبیه خاص بخت حفظ شریعت بوده تا دیگر جاہلان امثال این
 امور بدوس نه کنند روز دوشنبه بیست و چهارم معظم خان به دلی مخص شد تا تمرین و مفسدان آن نواح را گوشمالی به بیجاغت خان
 دکنی ده هزار و پیه مرحمت شد شیخ حسین در شنی را که به بخت بردن فرامین به بنگاله و مرهمتا که به بریک از امرای آن صوبه
 شده بود حکم کرده بودم مخص ساختم اسلام خان را نظر بر ترویات و خدمات شایسته به منصب پنجزاری ذات و خلعت خاص

سرفراز ساختم و به کشور خان نیز خلعت خاصه و به راجه گلبدان اسپ عراقی پنجین به سایر اُمرا به بعضی خلعت و به بعضی اسپ حرمت
نمودم به فریدون برلاس که به منصب هزار و پانصدی ذات و هزار و سی صد سوار سرفراز بود و به هزاری ذات و هزار و پانصد سوار
ممتاز گردیده در شب و دوشنبه غره ماه صفر بنا بر غفلت خدمتگاران آتش عظیم در خانه خواجه ابوالحسن افتاد تا خبر دار شدن و فرو
نشاندن آتش اسباب و اشیاء بسیار سوخته شد بنا بر نسلی خاطر خواجه وندارک زیانکه باور سیده بود چهل هزار روپیه با و مرمت
نمودیم به سیف خان باره که برداشته و نواخته من بود علم مرمت نمودم مغر الملک را که بدو اسلحه کابل تعین یافته بود و دوهصدی ذات
و هفتاد و پنج سوار بر منصب سابق او که هزاری ذات و دو بیست هفتاد و پنج سوار بود افزوده مرخص ساختم روز دیگر بچول گناره
مرصع به جواسهر قنبری به خان جهان مرمت نموده به برهانپور فرستادم چون یوه زنه از مغرب خان شکوه نمود که دختر مرا در بند
کفایت نزد کشیده بود بعد از مدتی که در منزل خود نگذاشته است چون طلب دختر نمودم چنین گفت که باجل موعود مرده بنا برین
فرمودم که این قضیه را تفحص نمایند بعد از جست و جوی بسیار شخصی را از ملازمان او که باعث و بانی این امر نموده بود به سیاست
رسانیدم و نصف منصب مغرب خان را کم کرده بآن ضعیفه ستم رسیده مدد معاش و خرجی راه مرمت کردم چون در روز یکشنبه بمقتم
ماه قران پنجم واقع شده بود و تصدقات از طلا و نقره و سایر فلزات و اقسام حیوانات بفقرا و ارباب حاجات مقرر نمودم که در
اکثر مالک محروسه تقسیم نمایند شب و دوشنبه هشتم شیخ حسین سریندی و شیخ مصطفی را که بعنوان درویش و کیفیت و حالت فقر مشهور
و معروف بودند طلبیده صحبت داشته شد در رفته رفته مجلس به سماع و وجد گرمی تمام پیدا کرد خالی از کیفیت و حالتی نبود بعد از اتمام
صحبت بهر یک زرها داده مرخص ساختم چون کریمیر ناغازی بیگ ترخان بحبت سامان از وقفه قند هار و میانه بر قندازان طعه مذکور
عرض داشت نموده بود فرمودم که دو لک روپیه از خزانه لاهور بدانه قند هار سازند و تا پنج ۱۹ ماه اردی بهشت شصت جلوس
مطابق هم صفر در پنه که حاکم نشین صوبه بهار است امری غریب و حادثه عجیب روداده افضل خان حاکم صوبه آنجا به گور که پور
که بنازگی بجایگزید و مقرر گشته بود و از پنه تا آنجا شصت کرده مسافت است متوجه میشود و قلعه و شهر را به شیخ بخاری و غیاث
زین خانی دیوان آن صوبه و جمعی دیگر از منصبداران می سپار و به گمان آنکه درین حدود قلم نیست خاطر از محافظت قلعه و
شهر چنانچه باید جمع نمی سازد به حسب اتفاق در همین ایام طبیب نام محبوبی از مردم اوچه که خلعت او سرشته قند و نسا بود
بزی در دیشان و لباس گدایان بولایت او جینه که در نو احمی پنه واقع است در می آید و به مردم آنجا که از مفسدان
مقرر اند آشنائی پیدا کرده اظهار میکند که من خسرو ام که از بندی خادم گریخته خود را بدین حد و در سانیده ام اگر بمن هزری

نموده در مقام امداد و اعانت شوید بعد ازان که کار سرانجام یابد مدد دولت من بر شما یان خواهد بود مجلا بدین کلمات
 ابله فریب آن گول طبیعتان را با خود متفق ساخته شخص آنها می سازد که من خسرو ام و اطراف چشم خود را که در وقتی از اوقات داغ کرده
 و علامت آن بنظر درمی آمده است بدان گمراهان منمود و میگفت که در بندهی خانه کتوری بر چشم من بسته بودند این علامت آنست بدین
 ترویر و فریب جمعی از سوار و پیاده بر سر او جمع میشوند و خبر یافته بوده اند که افضل خان در پلنه نیست اینمینی را فوزی عظیم دانسته اظهار
 می نمایند و دوسه ساعت از روز کیشنبه گذشته خود را به شهر میرسانند و به هیچ چیز مقید نشده اراده قلعہ میکنند و شیخ بنارسی که در قلعہ بود خبر
 یافته مضطربانه خود را بدر قلعہ میرساند و عظیم که جلوریزی آمده فرست آن نمیدهد که دروازه قلعہ را به بندند با اتفاق غیاث از راه کهرکی
 خود را به کنار آب میرسانند و کشتی بدست آورده قصد آن میکنند که خود را با افضل خان برسانند آن مفسدان بخاطر جمع به قلعہ درآمده مول
 و اسباب افضل خان را با خزانه بادشاهی تبرت درمی آورند و جمعی از واقعه طلبان بیدولت که در شهر فوجی بودند بر سر او جمع میشوند و این
 خبر در گورکچور با افضل خان میرسد و شیخ بنارسی و غیاث هم از راه آب خود را میرسانند و کتابات از شهری آید که این بدبختی که خود را خسر
 میگوید بتحقیق خسر نیست افضل خان تکیه به فضل و کرم انبی و بدولت و اقبال مانوده بے توقف بر سران مفسدان روانه میگردد و در
 عرض پنجره و ز خود را به حوالی پلنه میرساند چون خبر آمدن افضل خان بآن حرا مزاده و مفسدان میرسد قلعہ را به یک از معتقدان خود می سپارد
 و سوار و پیاده خود را تونک نموده چهار کده از شهر باستقبال برمی آید و بر کنار آب پن پن جنگ میشود و باندک زد و خوردی سلک محبت
 آن تیره روز گاران از هم پاشیده متفرق میگردد و از غایت اضطراب دیگر بابه آن بخت برگشته با چند در قلعہ درمی آید و افضل خان سر در
 او نهاده امان نمیدهد که در قلعہ را تواند بست مضطربانه بخانه افضل خان درآمده آن خانه را قایم می سازد و قاسم پسر دران خانه بوده زد و خورد
 مینماید و تخمینا کسی را بر ختم تبر ضایع می سازد بعد ازان که همراهان او به جنم میروند خود عاجز و زبون میشود امان طلبیده افضل خان را می بیند
 بجهت تسکین این ماده افضل خان در همان روز او را به قصاص رسانیده چند از همراهان او را که زنده بدست درآمده بودند تقصیر
 می سازد و این اخبار متعاقب یکدیگر بمساع جلال رسید شیخ بنارسی و غیاث زینخانی و دیگر منصب داران که در حفظ و حراست شهر و
 قلعہ تقصیر نموده بودند به اگر طلب داشتیم و فرمودم همه را سروریش تراشیده و معر و پشانیده و بر خر سوار کرده برگرد شهر آگره و بازار را
 گردانیدند تا باعث تنبیه و عبرت دیگران گردد چون درین ایام عز انض پر وزیر و امراے تعینات دکن و دولت خواهان آنجا متعاقب
 یکدیگر رسید که عادل خان بیجا پوری التماس داشت عا داری که میر جمال الدین حسین انجور که مجمع دنیا داران دکن بر قول فضل
 او اعتماد تمام دارند نزد او فرستند تا بآن جماعت صحبت داشته تفرقه و وحشت را از خاطر آنها دور سازد و معامله آنجا را حسب استصفا

عادل خان که طریقه دو تنخواهی و بندگی اختیار نموده صورت پسندیده و بدو بهمه جهت تفرقه و وحشت را از خاطر دور ساخته و دلاسل
 او نموده از اطاعت و عنایات باوشاهی او را امیدوار سازد و بنا بر حصول این مدعا میراثی الیه را بتاریخ شانزدهم ماه مذکور مخص
 ساخته ده هزار روپیه انعام عنایت نمود و بر منصب سابق قاسم خان که هزاری ذات و پانصد سوار بود بجهت آنکه به کمک برادر
 خود اسلام خان روانه بنگاله گردد پانصدی ذات و سوار افزودم و در همین ایام بجهت تنبیه و تادیب بکرماجیت زمیندار ولایت
 مانڈھو که قدم از دایره اطاعت و بندگی کشیده است هما سنگه پسر زاده راجه مان سنگه را تعین نمودم که هم بدفع تمردان آن
 سرزمین قیام و اقدام نموده هم محال جاگیر راجه را که در آن نواحی واقع است عمل نماید بستم ماه مذکور فیلی به شجاعت خان کهنی
 مرحمت نمودم چون حاکم جلال آباد از خرابی قلعه آنجا عرض داشت نوشته بود حکم فرمودم که از خزانه لاهور آنچه بجهت تعمیر قلعه مذکور
 در کار باشد برده صرف نماید افتخار خان در بنگاله خدمات پسندیده به تقدیم رسانیده بود حسب التماس صاحب صوبه آنجا
 پانصدی بر منصب سابق او که هزار و پانصدی بود اضافه نمودم بتاریخ بیست و هشتم عرض داشت عبدالعزیز خان فیروز جنگ مشتمل
 سفارش بعضی بنده های کار طلب که به همراهی او بدفع رانا مقهور مردود تعین بودند برخص رسید چون از همه بیشتر اظهار خدمتگاری
 و کار طلبی غزنین خان جاوری نموده بود بر منصب سابق او که هزار و پانصدی خواست و سی صد سوار بود پانصدی ذات و چهار صد
 سوار اضافه مرحمت نمودم همچنین در نور خدمت هر یک از آن بنده ها بریادتی منصب سرفراز گردیدند و دولت خان که بجهت آوردن
 تخت سنگ سیاه قبل ازین به آله آباد مخص گشته بود در چهارشنبه چهارم ماه مراوده ملازمت کرد و آن تخت را صحیح و سالم آورد
 الحق عجائب تخت سنگی است از غایت سیاهی و یراثی بسیار سه بر آنند که از قسم سنگ محک بوده باشد طول آن چهار و نیم پاد
 کم و عرض آن دو و نیم و یک طسو و حجم آن سه طسو بوده باشد اطراف آنرا به سنگ تراشان مبر فرمودیم که ابیات مناسب
 نقش گردانند و پایا به هم از آن قسم سنگ بر آن نصب نموده اند اکثر اوقات بر آن تخت می نشینم عبدالسبحان بجهت بعضی تقصیرات
 در بند خانه مقید بود چون برادران خان عالم ضامن و متعهد کار او شدند او را از قید برآورده به منصب هزاری ذات و چهار صد
 سوار سرفراز ساختم و به فوجداری صوبه آله آباد تعین یافتند جاگیر قاسم خان برادر اسلام خان را بدو مرحمت کردم و تربیت خان
 را به فوجداری سرکار الود فرستادم بتاریخ دوازدهم ماه مذکور عرض داشت خانجمن رسید که خانجمنان حسب الحکم والا بوقت
 مهابت خان روانه درگاه گشت و میر جمال الدین حسین که بر فتن بجای آوراند درگاه تعین یافته بود از برانپور به همراهی و کلاسه عادی
 متوجه بجای پور شد و تاریخ بیست و یکم ماه مذکور مرضی خان را بصاحب صوبگی پنجاب که از اعظم ممالک محروسه است سرفراز

ساخته شال خاصه که امت فرمودم تاج خان را که در صوبه ملتان بود بد ارانی کابل تعیین کرده بر منصب سابق او که سه هزار
 ذات هزار و پانصد سوار بود پانصد سوار دیگر افزودم و حسب التماس عبدالعزیز خان فیروز جنگ پسر اناشکر نیز باضافه منصب
 سر فرزند گشت مهابت خان که قبل ازین بحبت تحقیق جمعیت امرای تعینات دکن و آوردن خانخانان به برهان پور مرخص گشته بود
 چون بخوابی اگر رسید خانخانان را در چند منزله از شهر گذشته خود پیشتر آمد و به سعادت کورنش و استانبوسی سر فرزند شد
 و بعد از چند روز تبارخ دوازدهم آبان خانخانان آمده ملازمت کردند و چون در باب اداکت دولت خواهان مقدمات واقع یا غیر واقع
 از روی تمیز کی خود عرض داشت نموده بودند و خاطر اشراف از منحرف گشته بودند چون آن اتفاقات و عنایات که همیشه در بارگاه او
 میگردید و از پدر بزرگوار خود دیده بودم این بار به فعل بنام و درین سلوک محنت بودم چرا که قبل ازین خط قلم خدمت صوبه دکن
 به دست تعیین سپرده در ملازمت سلطان پرویز بادگیر امرا بدان مهم عظیم متوجه گشته بودند و بعد از رسیدن به برهان پور ملاحظه وقت ناکرد
 در هنگامی که حرکت لائق بود و سرانجام رسید دیگر ضروریات نشده سلطان پرویز لشکر بارگاه بالا کھائی بر آورده و رفته رفته
 بواسطه بے اتفاقی سرداران و نفاق ایشان و اختلاف رایها و ناصواب کار بجائے کشید که غلبه به دشواری پیدا کرده بکین
 به مبلغها بدست در نمی آمد و کار سپاه مختل و در هم میشت. هیچ گونه کار سے از پیش نه رفت و اسب دشمن دیگر چارپایان ضایع شد
 و بنا بر مصاحت وقت صلح گونه با مخالفان تیره بخت نموده سلطان پرویز لشکر را به برهان پور بازگردانید چون معامله خوب نه نشست این
 تفرقه و پریشانی را مجموع دولت خواهان از نفاق و بے سرانجامی خانخانان دانسته درین ابغرایض بدرگاه ارسال داشتند اگر چه
 این معنی مطلق باور نمی افتاد غایتاً این خدشه بخاطر راه یافت تا آنکه عرض داشت خاننجان رسید که این خلل و پریشانی تمام از نفاق
 خانخانان دست داده با این خدمت را با استقلال با و باز باید گذاشت یا اورا بدرگاه طلبیده این فوخته برداشته خود را بدین خدمت
 تعیین فرموده دسی هزار سوار معین و مشخص به ملک این بنده مقرر باید داشت تا در عرض دو سال تمام ولایت بادشاهی را که در تصرف
 غنیم است مستخلص ساخته و قلعه قند معار و دیگر قلعه های سرحد را به تصرف بنده های درگاه در آورده ولایت بجا آورد و نیز غنیمت
 حاکم محروسه سازم و اگر این خدمت را در مدت مذکور بانصرام نه رسانم از سعادت کورنش محروم بوده و رسیده خود را به بنده های
 درگاه نه نمایم چون صحبت میان سرداران و خانخانان با نجا کشیده بودند و اورا در انجا مصاحت ندیدم سردار سے را بخاننجان
 تفویض فرمودم و او را بدرگاه طلبیدم بالفعل سبب بے توجہی و بے اتفاقی اینست بعد ازین آنچه ظاهر شود در خورد آن مراتب
 توجہی و بے توجہی به عمل خواهد آمد سید علی بار هم را که از جوانان مقرر است فوخته پانصدی ذات و دو لیست سوار بر منصب سابق

او کہ ہزاری ذات و پانصد سوار بود افزوم و داراب خان ولد خانخانان را بہ منصب ہزاری ذات و پانصد سوار سرفراز ساختہ
 سرکار غازی پور را بجایگزید و مقرر داشتیم کہ قبل ازین صبیحہ میرزا مظفر حسین ولد سلطان حسین میرزاے صفوی حاکم قندھار را
 بفرزند سلطان خرم نامزد فرمودہ بودم درین تاریخ ۱۴۰۱- آبان چون مجلس طوی منعقد شدہ بود بجائہ بابا خرم رفتہ شب نیز در آنجا
 گذرانیدم و اکثر امرا را بہ خلعت سرفراز ساختیم و چندین از محبوبان قلعہ گوالیار بہ تخصیص حاجی میرک از بند خلاصی یافتند و
 یک تک ردپیہ اسلام خان از پرگنات خالصہ شریفہ تحصیل نمودہ بود چون بر سر لشکر خدمت بود بانعام او مقرر داشتیم پارہ طلا و
 نقرہ و از ہر جنس زر و غلہ بہ معتقدان دادہ مقرر داشتیم کہ بفقراء اگر ہر قسم نمایند در ہمین روز عرضہ داشت خان جہان بعض رسید
 کہ ایرج ولد خانخانان را از شاہزادہ رخصت حاصل نمودہ حسب الحکم روانہ درگاہ ساخت و آنچہ در باب ابوالفتح بیجا پوری حکم شدہ
 چون اشارہ نمود کار آمدنی است و فرستادن او بالفعل باعث نوامیدی دیگر سرداران دکن کہ قولہا بخت ایشان رفتہ می شد
 بنا بران اورانگاہداشتہ و حکم شدہ بود کہ چون کیشو اس پسر اس گلہ را کہ در خدمت پرور میباشد طلبیدہ ام اگر در فرستادن
 او اہمالے رود و خواہی نخواہی اورا روانہ خواہی ساخت چون این معنی معلوم پرور گشت فی الفور اورا رخصت کرد و گفت کہ این
 چند کلمہ را از زبان من عرض داشت خواہی نمود کہ چون جان و حیات خود را بخت خدمت آن خداے مجازی بپوشا ہم وجود عدم
 گمشو و اس چہ باشد کہ در فرستادن او استادگی نمایم غایتا خدمتگاران اعتبارے و اعتمادے مرا کہ بہ تقریب طلب میدارند باعث
 نوامیدی و شکست خاطر دیگران می گردد و در سرحد مشہور شدہ حمل بر بیعتانی صاحب و قبلہ میشود دیگر ام حضرت ست بہ از تاریکی
 قلعہ احمد نگر بہ سچی برادر مرحوم دانیال تبصرہ اولیاسے دولت قاہرہ درآمدہ تا نایخ حال حفظ و حراست آنجا خواجہ بیگ میرزا
 صفوی کہ از خویشان غفران پناہ شاہ طماسپ است مقرر بود و بعد از ان کہ شورش و کھنیاں مقہور بسیار شد و قلعہ مذکور را محاصرہ
 کردند و لازم جانبازی و قلعہ داری تقصیر نہ کرد با آنکہ خانخانان و امرا و سردارانے کہ در برہما پور جمع شدہ بودند در ملازمت
 پرور متوجہ رفع و دفع مقہوران گشتند و از اختلاف را پیدا و اتفاق امرا و بے سرانجامی رسید و غلہ لشکر گران سنگے را کہ صلاحیت
 کار ہاسے کلان داشتند براہ ہای نامناسب و کوہ ہاسے و کتلہاے صعب در آورده در عرض اندک روز پریشان بے سامان
 ساختند چون کار بدین جا انجامید و تعمیر غلہ بجائے رسید کہ جائے در عرض مانے میدادند بے علاج بمقصد نارسیدہ برگشتند
 و ششم قلعہ کہ چشم برآمد این لشکر داشتند از شنیدن این خبر بیدل و بے پاشدہ بہ یکبار بر جو شہدند و خواستند کہ از قلعہ
 برآیند خواجہ بیگ میرزا چون بر این معنی مطلع گشت در مقام تسلی و دلاساے مردم شد و ہر چند کہ شید نتیجہ نداد آنوالا مرقول

و قرار با مردم خود از قلعه برآمدہ متوجہ بہ برہانپور گشت و تاریخ مذکور شاہزادہ را ملازمت نمود عرایض کہ در باب آمدن اورسید چون ظاہر گشت کہ در تردد و نمک حلائی تفسیر کردہ فرمودم کہ منصب ادا کہ پنج ہزاری ذات و سوار بود برقرار داشتہ جاگیر خواہ و بندہ تاریخ نهم عرضداشت بعضی امراء دکن رسید کہ تاریخ بست دوم شعبان میو جمال الدین حسین بہ بیجاپور رسید عادل خان وکیل خود را بیست کردہ پیش باز فرستادہ خود ہم تاسہ کردہ استقبال نمود و از همان راہ مرزا را بہ منزل خویش بردہ چون ہواے شکار بر طبیعت غالب بود و در ساعت مسعود کہ نہجان اختیار نمودہ بودند از شب جمعہ پانزدہم رمضان مطابق دہم آذر شہ یک پرورش گھڑی گذشتہ متوجہ شکار شدیم و در باغ دھرہ کہ متصل بہ شہر است منزل تختین واقع شد درین منزل دو ہزار روپیہ و فرگل ہر م نرم خالصگی بہ میر علی اکبر دادہ اورا رخصت شہر نمودم و از ملاحظہ آنکہ غلات و فروعات پے سپردا مال مردم نشود حکم شد کہ غیر از مردم فردی و بنارہ ماے خاص پیش خدمت ہمہ در شہر بودہ باشند و حفظ و حراست شہر را بہ خواجہ جہان فرمودہ اورا رخصت دادیم تاریخ چہار دہم سعد اللہ خان ولد سید خان را فیل مرحمت کردم تاریخ ۲۸ مطابق ۲۱ رمضان چہل و چہار فیل کہ ہاشم خان ولد قاسم خان از او ڈیسیہ کہ اقصاے بنگالہ است پیشکش فرستادہ بود از نظر گذشت از انجملہ یک فیل بسیار خوب و مطبوع بود * از ان خاصہ ساختہم تاریخ ۲۸ کسوف واقع شد از برائے دفع نحوست آن خود را بہ طلا و نقرہ وزن کردم یکہزار و ہشت صد تلوہ طلا و چہار ہزار و نہصد روپیہ شد از ان دیگر اقسام جوہات و انواع حیوانات از فیل و اسب و گاو فرمودم کہ در بلدہ اگرہ و دیگر شہر ہاے حوالی برستحقان بے مایہ و محتاجان در ماندہ تقسیم نمودند چون مہمات لشکری کہ بہ سرداری پر دیز و سر کردگی و سربراہی خانخانان و ہمراہی چندے از امراءے کلان شہل راجہ مان سنگہ و خان جہان دآصف خان و امیرالامراء دیگر منصبداران و سرداران از ہر طائفہ و ہر دست کہ بہ تسخیر ملک دکن تعین یافتہ بودند بدان انجامید کہ از نصف راہ برگشتہ بہ برہانپور معاودت نمودند و ہمگی بندہ ہاے معتمد و واقعہ نویسان راست گفتار عرایض بدرگاہ فرستادہ باز نمودند کہ اگرچہ برہم خوردگی و خرابی این لشکر را جہت و سببہا بسیار بود اما عمدہ اسباب بے اتفاقی امراء بہ تخصیص نفاق خانخانان شد بنا برین بخاطر رسید کہ خان اعظم را بالمشکہ تازہ زد و باید فرستاد تا لاف و تدارک بعضی امور نا لایق و ناشایستگیہا کہ از نفاق امراء چنانچہ مذکور شد رویداد نماید یا زدہم دی بہ تسلیم این خدمت سرفرازی یافت و حکم شد کہ دیوانیان سرانجام نمودہ اورا بزودی روانہ سازند و خان عالم و فریدون خان و برلاس و یوسف خان و لد حسین خان مگر یہ و علی خان نیازی و باز بہادر قلماق و دیگر منصبداران قریب بدہ ہزار سوار ہمراہ او تعین نمودم و مقرر شد کہ وراے احدیان کہ بدین خدمت تعین اند دو ہزار احدی دیگر ہمراہ سازند کہ ہمگی دوازدہ ہزار سوار بودہ باشد و سی لک روپیہ خوانہ و چند حلقہ فیل ہمراہ

ساخته رخصت دادم و خلعت فاخره و کمرشمیر مرصع و اسپ با زین مرصع و فیصل خاصه و پنج لک روپیه مدد خرج با و عنایت نمودم
و حکم شد که دیوانیان عظام از محال جاگیر او باز یافت نمایند و امرای تعینات به خلعتها و اسپها و رعایتها مقرر فرار شدند و هفتاد
را که چهار هزار سی فات و سه هزار سوار بود پانصد سوار دیگر بر منصب او افزوده حکم کردم که خان اعظم و این لشکر را به برهان پور رسانند و بحقیقت
برهم خوردگی لشکر پیش باز رسیده حکم سرداری خان اعظم با امرای آن حد و در سایه همه را با او ستفقی و کجبت ساخته و سامان لشکر
انجام دیده بعد از نظام و انتظام مهات مروجه خانخانان را همزه گرفته بدرگاه آورد روز یکشنبه چهارم شدال قریب باخر با سه روز
به شکار رحیبه شغولی و اشتهم درین روز و روز پنجشنبه مقرر کرده ام که جاندار کشته نشود و گوشت متداول نمیکنم روز یکشنبه خاصه بحبت
تعلیمی که پدر بزرگوارم آن روز را بمیداشتند چنانچه به گوشت میل نمی فرمودند و کشتن جاندار منع بود به سبب آنکه در شب یکشنبه
تولد مبارک ایشان واقع شده بود میفرمودند که درین روز بهتر آنست که جانداران از آسیب تصاب طبیعتان خلاص باشند
و روز پنجشنبه که روز جلوس نیست درین روز هم فرمودم که جاندار را بجان نماند تا در ایام شکار درین و روز تیر و تفنگ بجای
شکاری نمی اندازم در حالتیکه شکار چیده میشد اوپ را که از خد شکاران نزدیک است جمعی را که در شکار همراه میباشند پاره
و ورترا من سر کرده می آورد در رختی میرسد که زغنی چند بران نشسته بودند چون نظرش بران زغنیهای افتد گمان و تکه چند گرفته
بر انظر متوجه میشود اتفاقاً در حوالی آن درخت گاو سه نیم خورده افتاده می بیند مقارن آن شیر بزرگ حبیب قوی جبه
از میان بوته چند که دران حوالی بوده برخاسته روان میشود با آنکه از روز و دگرتری بیشتر نمانده بود چون ذوق مرا به شکار شیر میآید
خود با چند کسی که همراه او بودند شیر را قیل نموده کس به نزدیک من فرستاد و مرا از شیر خبر که چون خمون رسید فی الحال با اضطراب
جلو ریز متوجه گشتم با با خرم و راند اس و اعتماد را که وجبات خان و یکدائی دیگر با من همراه بودند بجز رسیدن دیدم که شیر در سایه
درختی نشسته است خواستم که سه اوره تفنگی بنید ارم دیدم که اسپ بیطاعتی میکند از اسپ پیاده شدم و تفنگ را سر رست ساخته
کشاد و ادم چون من در بلند می ایستاده بودم و شیر در پستی بوده هیچ نداستم که بدو رسید یا نرسید در لحظه مضطربانه تفنگی دیگر انداختم
بخطا مهرسد که این تفنگ باور سیده باشد شیر برخاسته حله آورد و میر شکاری را که شاهین در دست داشت و بحسب اتفاق
در برابر او واقع شده بود زخمی کرده بجای خود به نشست درین حالت بند و قی دیگر بر سه پایه نهاده مگر اگر فتم اوپ را که
سه پایه را گرفته ایستاده بود و شمشیر در کمر و کتک جوبی در دست و با با خرم جانب چپ بانکه فاعله و راند اس و دیگرینده ماد عقب
او و کمال فراول تفنگ پر کرده بدست من میداد چون خواستم که کشاد نمایم شیر غران بجانب میان روان شده حله آورد گشت

مقارن آن تفنگ را کشاد و ادم از محاذی و من شیر و دندان او گذشت صدای تفنگ او را بر تیز کرد جمعی که از خد متگاران هجوم آورده بودند تاب حمله او نیاورده بر یکدیگر خوردند چنانچه من از در که و آسیب آنها یکدفعه از جای خود پس رفته افتادم به تحقیق میمانم که دوسه کس پا بر سینه من نهاده از بالا من گذشتند بعد اعتماد را که و کمال قراول استاده شدم درین وقت شیر بر دمی که در دست چپ بودند قصد نمود انوپ را سه سه پای را از دست گذاشته به شیر متوجه شد شیر بهمان جستی و چالای که حمله گشته بود بر در گشت و اومردانه به شیر رو برداشت آن چوب که در دست داشت بر در دست دوبار بر سر او محکم فرو کوفت شیر درین باز کرده هر دو دست انوپ را سه در دهن گرفت و چنان خنایند که دندان او از آن سوسه هر دو دست او گذشت اما آن چوب و انگشتی چنانکه در دست داشت خیلی محو شد و نه گذشت که دست پاس او از کار برد و از حمله دد که شیر انوپ را سه در میان هر دو دست او به پشت افتاد چنانکه سر در سه از محاذی سینه شیر بود درین وقت با با خرم در آمد اس متوجه شدند تا به انوپ را سه نمایند شایزاده تیغی بر مکر شیر انداخت و را آمد اس هم دو شیر بکار بردیکه که به شانه شیر میرسد فی الجمله کارگر می افتد و حیات خان چوبی که در دست داشت چند سیر او را از انوپ را سه زور کرده دستهای خود را از دهن شیر بر می آورد و دوسه مشت بر کله او میزند و به پهلوی غلطیده بزور زانو را است می ایستد در وقت کشیدن دست باز و دهن شیر چون دندان او از جانب دیگر سر بر آورده بودند پاره چاک میشود و هر دو پنجه او از دوش گذشت در حین ایستادن شیر هم ایستاده میشود و سینه او را بتاخ و جنگال مجروح میسازد چنانچه زخمهای مذکور روزی چند او را آزرده داشت و بجای که زمین بے راستی بود در رنگ دو کشتی گیر بر یکدیگر حبسیده غلطان شدند و در جای که من ایستاده بودم زمین فی الجمله همواری داشت انوپ را سه میگویی که اعتدال ایستاد شعور به من داد که شیر را عمدتاً بدان سو بردم دیگر از خود خبر ندارم درین زمان شیر او را گذاشته روان میشود و در آن خبری شمشیر علم کرده از پس او در می آید و بر سر او می زند شیر چون رو به یگر داند یعنی دیگر بر صورت او می اندازد چنانچه هر دو چشم او بریده میشود و پوست او بر او که به شمشیر جدا شده بود بر بالا چشمهای او می افتد درین حالت صلح نام چراغی چون وقت چراغ شده بود مضطربانه سینه آید بحسب اتفاق بشیر کور که برین خورد شیر یک طباچه او را برداشته می اندازد افتاد و جان دادن یکے بود مردم دیگر رسیده کار شیر را تمام می سازند چون این قسم خدای من از فعل آمد و جلایساری او مشاهده گشت بعد از آنکه از الم زخمها خلاصی یافت و به سعادت ملازمت سفر فرزند گردید خطاب انبراسه سنگه دهن انبیا زنجشیدم انبراسه شهبان بنده سردار فوج را ایگو بند و اولاد سنگه شیر مارم را دست شمشیر خاوه مرمت کرده بر منصب او باره افزودم خرم پسر خان اعظم را که به حکومت ولایت جوته گزیده من یافتند

بہ خطاب کامل خانی سرفراز ساختم روز یکشنبہ سوم ذی قعدہ بہ شکار باہی مشغولے دہاتم ہفتصد و شصت و شش باہی شکار شد و در حضور
 بامراوز پنجیان و اکثر تہذیبہ تقسیم یافت من بغیر از باہی پولکدار نمی خوردم اما نہ ازین جہت کہ شیعہ مذہبان غیر پولکدار را حرام میدانند
 بلکہ سبب تنفر من ازین جہت است کہ از مردم کہنہ شنیدہ ام و بہ تجربہ نیز معلوم شد کہ باہی غیر پولکدار گوشتہاے حیوانات مردہ
 میخورد و باہی پولکدار نمی خورد ازین مرخوردن او بر طبیعت من مکروہ آمد شیعہ میدانند کہ بچہ و جہنمی خوردند و آنرا از چہ جہت حرام میدانند
 از شتران خانہ زاد کہ در شکار ہمراہ میباشند یک شتر پنج نیلہ گاوار کہ بوزن چہل و دو من ہندوستان بود برداشتنی ایستادہ شد
 نظیرے نیشاپوری کہ در فن شعر و شاعری از مردم قرار دادہ بود و در گجرات بہ عنوان تجارت بسری بردنیل ازین طلبیدہ بودم
 و رینولا آمدہ ملازمت کرد قصیدہ انوری را کہ

باز این چہ جوانی و جمال ست ہما نرا

تبع نمودہ قصیدہ بحبت من گفتہ بود گذر ایند ہزار روپیہ واسپ و خلعت بہ صلہ این قصیدہ بدو مرحمت نمودم و حکیم حمید گجراتی
 را کہ مرتضی خان تعریف بسیار نمودہ بود و او را ہم طلبیدہ بودم آمدہ ملازمت کرد و یک نفیسہا و سادگیہاے او بیشتر از طبابت او بود
 مدتے در ملازمت بسر برد چون ظاہر شد کہ در گجرات سوائے او طلبی نیست و او را ہم خواہان رخصت یافتیم ہزار روپیہ و چند عدد
 شال باد و فرزند ان او دادہ یک دہمہ در دست برد معاش او مقرر داشتیم خوش حال بوطن مالوت مرخص گشت یوسف خان
 ولد حسین خان تگریہ از جاگیر آمدہ ملازمت نمود روز پنجشنبہ دہم ذی الحجہ عید قربان شد چون در روزند کو منع است کہ جاندار کشتہ شود
 روز جمعہ فرمودم کہ حیوانات قربانی را قربان ساختند سہ گوسفند را بدست خود قربان ساختہ بہ شکار سوار شدم و شش گھڑی از شب
 گذشتہ باز گشتم درین روز نیلہ گا و شکار شد بوزن نہ من و سی و پنج سیر چون حکایت ابن نیلہ گا و خالی از غراتی نبود نوشتنہ شد در
 دو سال گذشتہ کہ بہ سیر و شکار ہمین منزل آمدہ بودم این نیلہ گا و را در ہر مرتبہ بندہ دق زدہ چون زخمی بر جاے کاری واقع نشدہ بود
 نیفتاد و بدر رفت درین مرتبہ باز این نیلہ گا و در شکار گاہ بنظر درآمد و قراولان شناختند کہ در دو سال پیش بزخمی بدر رفتہ بود و مجملًا
 سہ تفنگ دیگر ہم درین روز برودم اصلاً کار گر نیفتاد سر در پے او نہادہ تاسہ کردہ مسافت در عقب او پیادہ طے کردم ہر چند تردد
 نمودم بدست در نیامد آخر الامر نزد کردم کہ اگر این نیلہ گا و بمقتد گوشت اورا طعام بخنہ بروح حضرت خواجہ معین الدین بہ فقرا
 بخورائیم و یک ہر یک روپیہ نذر حضرت والدہ بزرگوارم نمودم فقارن این نیت نیلہ از تردد باز نہاند بر سر او دیدہ فرمودم کہ در حال
 حلال کردند و بار و آورده بطرز سے کہ نذر کردہ بودم بجا آوردم گوشت نیلہ گا و را طعام بخنند و ہر روپیہ را علوا سامان نمودہ و روپیہ

و که سنه را جمع نموده در حضور خود تقسیم نمودم بعد از دوسه روز دیگر باز نیله گادے بنظر مراد هر چند نزدوده خواستم که در یکجا آرام گیرم تا تفنگ انداخته شود مطلقاً قابو بدست در نیامد تا قریب شام از عقب او تفنگ بردوش میبرفتم تا وقتی که آفتاب غروب نمود تا امید از زدن او شدم به یکبار بر زبان من گذشت که خواه این نیله هم نذر شماست گفتن من و شستن او مقارن واقع شد تفنگ چاق ساخته اند انتم و او را زدم و این را نیز بدستور نیله سابق فرمودم که طعام پنجه به فقرای خود را نذر روز شنبه نوزدهم ذی حجه باز شکار ماهی شد درین روز تخمیناً سه صد سی ماهی شکار شده باشد شب چهاردهم ۲۸ ماه مذکور در روپ باس نزول واقع شد چون از شکار گاه هاے مفرست دست و حکم ست که هیچ کس در حوالی آن شکار نکند آهوسے بے نهایتی درین صحرای بزرگ چنانچه آباد اینها درمی آیند از حضرت هر گونه آسیب این اند و دوسه روز در آن صحرای شکار نمودم و آهوسے بسیار به تفنگ دچیت زده شکار کردم چون ساعت دخول شهر نزدیک بود و منزل در میان کرده شب پنجمین دوم محرم ششصد و بیاض عبد الرزاق معمر سے که نزدیک بلکه متصل شهر است نزول اجلال واقع شد درین شب اکثر بنده های درگاه مثل خواجه جهان و دولت خان و جمعی که در شهر مانده بودند آمده ملازمت نمودند ایرج هم که از صوبه دکن طلبیده بودم به سعادت آستان بوسی مشرف گشت روز جمعه هم در آن باغ مذکور توقف واقع شد و عبد الرزاق درین روز پیشکشهای خود را گذرانید چون آخرین روز ایام شکار بود حکم شد که مدت شکار و عدد جانوران را که شکار شده بعرض رسانند مدت شکار از نهم ماه آذر لغایت بست و نهم اسفند از نهم شه ماه و بست روز شکار بود بدین موجب بشیر و عازده قلاوه و گوزن یک راس چھینکاره چهل و چهار کوته پاچه یک راس و آهوبره دو راس آهوسے سیاه شصت و هشت راس آهوسے ماده سی و یک راس و باده چهار قلاوه آهوسے کو راره هشت راس پائل یک راس خرس پنج قلاوه کفتار سه قلاوه خرگوش شش راس نیله گادیک صد و هشت راس ماهی یک هزار و دودوش قطعہ عقاب یک دست نقد رچی یک قطعہ طادس پنج قطعہ کاروانک پنج قطعہ دراج پنج قطعہ سرخاب یک قطعہ و سارس پنج قطعہ و جیک یک قطعہ مجموع یک هزار و چهار صد و چهارده روز شنبه ۲۹ اسفند از نده مطابق هم محرم بر نیل سوار شده متوجه شهر شدیم از باغ عبد الرزاق تا بدولتخانه قطعہ یک گروه و بست طناب سافت است سبزو پانصد روپیه تار کردم و در ساعتی که قرار یافته بود داخل دولتخانه شدم در بازارها بطریق معهود بجهت جشن نوروز در آتش گرفته آئین بسته بودند چون در ایام سیر و شکار خواجه جهان را حکم شده بود که در محل عمارتے بسازد که قابلیت شستن من داشته باشد خواجه مشارایم این نوع عمارت عالیشانے را در سه ماه تیار و مکمل ساخته بود و بنایت کار نمایان دست بسته کرده و مصوران نیز کار نمایان و جلد دستی خوبے نمودند از گردها بهمان عمارت بهشت آئین داخل شده تماشا کے آن منزل نمودم بنایت انعام

ستحسن افتاد و به تعریف و تحسین بسیار خواه جهان سر بلندی یافت پیشکشی که ترتیب داده بود در همین عمارت بنظر اشرف گذرانید و بعض از آن پسند خاطر گردید تمهید را بدو بخشیدم *

جشن نوروز ششم از جلوس همايون

دو گفتری و چهل پل از روز دوشنبه گذشته حضرت نیر اعظم به برج شرف خود که در محل باشد تحویل نمود روز مذکور غره فروردین مطابق ششم محرم ششمین جشن نوروزی ترتیب داده بر تخت دولت جلوس نمودم امراد سایر بنده های درگاه سعادت کونش دریافتند تسلیحات مبارک بادی بجا آوردند و پیشکش بنده های درگاه میران صدر جهان و عبدالعزیز خان فیروز جنگ و جهانگیر قلی خان از نظر اشرف گذشت روز چهارشنبه ششم محرم پیشکش راجه کلیان که از بنگاله فرستاده بود از نظر گذشت روز پنجشنبه نهم ماه مذکور شجاع خان و بعضی از منصبداران که به طلب ازدکن آمده بودند ملازمت کردند که خیر مرصع به رزاق درویش از یک مرحمت نمودم در همین ایام پیشکش نوروزی مرتضی خان از نظر اشرف گذشت چنانچه بسیار از هر قسم دهر جنس ترتیب داده بود همه را دیدم و آنچه پسند خاطر گردید از جوهر گران بها و اتمشہ نفیسہ و فیل و اسب گرفته تنه را باز گردانیدم و خیر مرصع به ابو الفتح دکنی دسہ هزار روپیہ به میر عبدالعزیز و یک اسب عراقی به مقیم خان مرحمت نمودم شجاعت خان را به همین قصد ازدکن طلبیده بودم که او را به بنگاله نزد اسلام خان فرستم که در حقیقت قائم مقام او باشد منصب او را که هزار و پانصدی ذات و هزار سوار بود پانصدی ذات و سوار افزوده به خدمت صوبه مذکور تسلیم کنانیدم و خواجه ابو الحسن دو قطعه لعل و یکدانه مرادید و ده انگشتری گذرانید به ایرج پسر خانخانان که خیر مرصع مرحمت نمودم منصب خرم هشت هزاری ذات و پنج هزار سوار بود و دیگر بر ذات او افزودم و خواجه جهان را که هزار و پانصدی ذات و هزار سوار داشت پانصدی ذات و بیست سوار دیگر اضافه نمودم و بیست چهارم محرم که بنزد هم فروردین روز شرف باشد یادگار علی سلطان ایلی شاه عباس دارا که ایران که به پرسش تفریت حضرت عثمان یکا و تنبیت جلوس من آمده بود سعادت ملازمت دریافت و سوغاتی که شاه عباس برادر فرستاده بود در نظر اشرف گذرانید اسپان خوب و اتمشہ و از هر جنس نفیسه لائق آورده بود بعد از گذرانیدن سوغات در همین روز خلعت فاخره و سی هزار روپیہ که بحساب ولایت هزار تومان بوده باشد با و مرحمت نمودم و کتابیکه مبنی بر تنبیت و پرورش واقعه و الدنبره گوهرم بود گذرانید چون در کتابت تنبیت اظهار محبت بیش از پیش نموده در مراعات نسبت ادب و یگانگی و تبقیه فرو گذاشت نه نموده خوش آمل که کتابت جنس داخل گردید *

نقل کتابت شاه عباس

تاریخات سحاب فیض ربانی و قطرات غمام فضل سبحانی طراوت بخش حدائق ابداع و اختراع باشد همیشه گلشن سلطنت و
 جهان بینی و چین زار اہبت و کامرانی اعلیٰ حضرت فلک مرتبت خورشید منزلت بادشاہ جوان نخت کیوان و قار شہر یار نامدار سپہر اقتدار
 خدیوہ جاگیر کشور کشا خسرو سکندر شکوہ دارا لوامن نشین بارگاہ عظمت و اجلال صاحب سر بر آفیم دولت و اقبال زربست افزا
 ریاض کامرانی چین آراے گلشن صاحبقرانے چہرہ کشاے جمال جهان بینی بدین رموز آسمانی زیور چہرہ دانش و بنیش فرست کتاب
 آفرینش مجموعہ کمالات انسانی مرات تجلیات یزدانی بلندی بخش ہمت بلند سعادت افزاے طالع ارجمند آفتاب فلک اقتدار
 سایہ عاطفت آفریدگار جہاں انجم سپاہ فلک بارگاہ صاحبقران خورشید کلاہ عالم پناہ از جو یار عنایت الہی و چشمہ سار مرہمیت
 نامتناہی سرسبز بودہ ساحت انیس مساحتش از آسیب خشک سال عین الکمال محروس باد حقیقت شوق و محبت کیفیت خلقت
 و مودت تحریر بندیر نیست رع

فلم را آن زبان نبود کہ راز عشق گوید باز

اگرچہ از راه صورت بعد مسافت مانع در یافت کتبہ مقصود گردیدہ اما قبلہ بہمت و لائمت نسبت معنوی قرب باطنی ست مدد
 کہ بحسب وحدت ذاتی این نیازمند در گاہ ذوالجلال و آن نہال سلسال اہبت و اجلال انہی بہ تحقیق پیوستہ بعد مکانے و دوری
 صوری جسمانی مانع قرب جانی و وصال روحانی نہ گشتہ رود و رنجبتی است و از نیجت گرد لال بر آئینہ خاطر خورشید مثال نہ نشستہ
 عکس پذیر جمال آن منظر کمال است و ہموارہ مشام جان بردن کج فواج خلعت و داد و نسا ئیم عنبر شامیم محبت و اتحاد معطر گشتہ بود
 روحانی و مواصلت جادو دانی زنگ زدای دوستی ست ۵

ہمیشہم بہ خیال تو داسودہ دلم | آئین وصالست کہ در پی غم ہجرانش نیست

المنۃ مدّ تعالیٰ و تقدس کہ نہال آرزوے دوستان حقیقی بہ قمر مراد بار و در شدہ شاید مقصود یکہ سالہا در پردہ خفا مستور بود و تضحی
 و اہمال از بارگاہ و اہب متعال جلوہ گری آن سالت بشد با حسن و جہی از حجلہ غیب بطور درآمدہ بر تو جمال بر ساحت آمال
 نجمتہ مال منظران انداختہ بر فراز تخت ہمایون سر بر سلطنت ابد مقرون ہم آغوش آن انجن آراے بادشاہی و زینت افزاے
 سر پر شاہنشاهی گردیدہ و ہواے جہان کشاے خلافت و شہر یارے و خیر فلک فرساے مدلت و جہانداری آن رفعت بخش و فہر
 و اورنگ عقدہ کشاے دانش و فرہنگ ظل مدلت و جہانداری و مرحمت بر مفارق عالمیان انداختہ امید کہ چین مرا بخش

جلوس بیمنت مانوس آن محبته طالع بهایون نجت فروزنده تاج و فرزانده تخت را بر پهلوان مبارک و بیمون و فرخنده و بهایون گردانید
و همیشه اسباب سلطنت و جهانبانی و موجبات شجاعت و کامرانی در نرزیاید و تقصاعف با دوازده یار آئین و داد و روش اتحاد که بین با
والاجداد انصاف یافته و بتازگی میانه این مخلص محبت گزین و آن معدلت آئین استقرار پذیرفته مقتضی آن بوده که چون مرده جلوس آن
جانشین مسند گورگانه و وارث افسر صاحبقرانی بدین دیار رسد یکی از محرمان حریم حضرت بر سبیل تعجیل تعیین شده بهر اسم تنبیت
اقدام نماید لیکن چون مهم آذربایجان و تسخیر ولایت شروان در میان بود ناخاطر مرا گین از مهلات ولایت مذکور جمع نمیشد مراجعت
بمستقر سلطنت میسر نبود و در لازم این امر خطیر تاخیر و تقصیر واقع شد بهر چند رسوم و آداب ظاهری نزد آرباب دانش و نبیست چند ان
اعتبار نمی نمود اما طایفه آن بالکلیه بحسب ظاهر و نظر قوام که مطلع نظر ایشان جز امور ظاهری نیست طے مراتب دوستی است و جرم
درین ایام محبته فرجام بهمین توجه خدام ملایک احرار همات ولایت از دست رفته بر حسب مدعا اجماع صورت یافته بالکلیه از نظر
خاطر جمع گشته بدار السلطنت اصفهان که مقر سلطنت است نزول اجلال واقع شد امارت شعار کامل الاخلاص راسخ الاعتقاد
کمال الدین یاوگار علی را که ابا عن جد از زمره نبیدگان بحکمت و صوفیان صافی طوبیت این دودمان است روانه درگاه معلی و بارگاه
اعلی نمود که بعد از دریافت سعادت کونش و تسلیم دادراک شرف تقبیل و تثبیم بساط عزت و دادای لازم پرسش و تنبیت شخصیت
مراجعت یافته از اخبار مسرت آثار سلامتی ذات ملایک صفات و صحت مزاج و باج خورشید اشتهاج بحجت افزای خاطر مخلص
خیرخواه گردید و مر جو آنکه پیوسته دو مرتبه محبت و داد و موروثی و مکتبی و حقیقه خلعت و اتحاد صوری و معنوی را که بارگاه انوار موالات
و اجزای جد اول مصداقات غایت نصرت و حضرت پذیرفته از نشو و نما نیند اخته بار سال رسل و رسائیل که مجالست روحانیت
محرم سلسله یگانگی و رافع غایله یگانگی بوده باشند در وابط معنوی را بابتلاوت صوری متفق ساخته بار جاج و انجام مهام ممنونی اند
حق سبحانه تعالی آن زبده خاندان جاه و جلال و خلاصه دودمان ابهت و اقبال را بتبایداات غیب انقیاب نموده دار اداد

تا اینجا نقل کتابت برادر م شاه عباس تمام شد

برادر م سلطان مراد و انبال را که در ایام حیات بدر بزرگو ارم بر حمت خدا پیوسته بودند مردم با سامی مختلف نام می بردند فرمود
که یکی را شاهزاده مغفور و دیگری را شاهزاده مرحوم میگفتند باشند اعتماد الدوله و عبدالرزاق محمودی را که بر یک به منصب هزار
و پانصدی سرفراز بودند به منصب هزار و هشت صدی سرگزار ساختم و بر سواران قاسم خان برادر اسلام خان و ولایت و پنجاه و دو
افزودم ابرج پسر کلان خان تانان را که خانه زاد قابل مستعد بود بخطاب شاه نواز خانی و سعد الله و سعید خان را به لقب نواز خانی

سر بلند بی‌نخستیم هنگام جلوس بر دژ نهادن پاره افروخته بودم چنانچه سه رتی بر وزن مهر و پیه اضافه شده بود درین ایام بعضی رسید
که در داد و ستد با رفاهیت خلق در آنست که مهر و پیه بر وزن سابق باشد چون در جمیع امور رفاهیت و آسایش خلق منظور است
حکم کردم که از تاریخ حال که یازدهم اردیبهشت است جلوس باشد در دارالاضربا که ممالک محروسه مهر و پیه را بدستور سابق
مسکوک و مضروب بساخته باشند چون قبل ازین تاریخ روز شنبه دوم از ماه صفر شصت و هزار و بیست اعداد بدنهاده‌شده که کابل از
سر دار صاحب وجود خالی است و خان و دربان در سیر دلی هاست و مغر الملک با عدد و سه چند از طایران مؤمن الیه در کابل است
فرصت غنیمت دانسته با سوار و پیاده بسیار غافل و بخیل خود را به کابل رسانید و مغر الملک باندازه قوت و حالت خود فی الجمله تردد
نموده کابلیمان و مشو طنان و سکنه شهر خصوصاً جمیع جماعت قزلباشیان که چه بار اگر چه بنده نوده خانها که خود را مضبوط و مستحکم ساخته
افتنان چند توپ شده از اطراف بکوچه با و بازار ها و آمدند مردم از پشت با محامد سرا که خود کان تیره بختان را از تیر و تفنگ گرفته
جمعه کثیر را به قتل رسانیدند بار که که از سرداران معتبران مخدول بود کشته شد از وقوع این مقدمه به ملاحظه آنکه مبادا مردم از
اطراف و جوانب جمع شده راه بیرون شدن بر آنها مسدود گردانند ولی د پاس داده ترسان و هراسان بازگشته قریب به شهاد
تفر از ان سگان به جنم ز قتل نادو بیست اسب گیرانیده از ان مملکه جان به گم و پا بیرون بروند نادعلی میدانی که در لور بود آخر
همان روز خود را رسانید پاره راه تعاقب نمود چون فاصله بسیار شده بود جمعیت او اندک کار سه نه ساخته برگشت بهمان سعی
که در روز و آمدن نمود فی الجمله تردد که از مغر الملک واقع شد هر یک بر یادی منصب سرفرازی یافتند و نادعلی که به منصب هزار
ذات مفتخر بود هزار و پانصدی شد و مغر الملک که هزار و پانصدی بود به هزار و بیست صدی سرفراز گشت چون ظاهر شد که خان دوران
و کابلیمان در مقام روز گذرانیدن اند و دفع اعداد بدنهاده‌شده و در از کشید بخاطر گذرانیدن که خانخاان در خانه بیکار افتاده است
او را با پسرانش بدین خدمت تعیین باید کرد و معارن این اندیشه قلیچ خان که قبل ازین به طلب او فرمان صادر گشته بود از پنجاب آمد
و سعادت خدمت دریافت از ناصیه احوالش ظاهر گشت که بجهت آنکه خدمت دفع اعداد که نافر د خانخاان شده از رده خاطر است
تا آنکه صریح قصد این خدمت نمود و قرار یافت که صاحب صوبگی پنجاب متعلق به تفضی خان باشد. و خانخاان در خانه بسرید و قلیچ خان به منصب
شش هزاری ذات و پنجهزار سوار سرفرازی یافت و خدمت کابل و دفع و دفع اعداد بدنهاده‌شده و در ان کوستان را نعهد نمود خانخاان
را فرمودم که در صوبه اگر از سر کار قنوج و کابلی جاگیر نخواه نمایند تا مفسدان و متمردان آن ولایت را بتنبیه طبع نموده بچ و بیاد آنها
براندازد و وقت رخصت هر یک به خلعتا که خاص و اسب و قیل و خلعت سرفرازی یافته روانه شدند در همین ایام بنا بر حسن

و خلاص و قدیم خدمت اعتماد الدوله را به منصب دوهزاری ذات و پانصد سوار سر بلندی بخشیده مبلغ پنجاه هزار روپیه نقد بطریق انعام مرحوم فرمود مصابت خان را که بجیت سامان واجب لشکر نظر اثر دکن و ولایت نمودن امر بحسن اتفاق و یکتا دلی فرستاده بودم بتایخ و تاخیر ماه تیر ۱۲۰۳ بیع اثباتی در دار الخلافت اگر ملازمت نمود از عرض داشت اسلام خان بظهور پیوست که عنایت خان در صوبه بنگاله مصداق خدمات پسندیده گشته بنا برین پانصدی ذات او افزودم که دوهزاری بوده باشد بر منصب راجه کلیمان که از تعینات صوبه مذکور است پانصدی ذات و سی صد سوار اضافه نمودم که مجموع هزار و پانصدی ذات و هشت صد سوار بوده باشد هاشم خان را که در ادو بیسه بود غایتا به حکومت کشمیر سرفراز ساخته عم او خواجگی محمد حسین را به کشمیر فرستادم که تا رسیدن او از احوال آن ملک خبردار باشد در زمان پدر بنمر گو ارم پدر او محمد قاسم کشمیر را گرفته بود و چین قلیج که ارشد او لاد قلیج خان است از صوبه کابل آمده سعادت ملازمت دریافت چون نسبت خانه زادگی را با جوی زانی جمع داشت ب خطاب خان سر بلندی گشت و حسب التماس پدر او و بشتر طعنه خدمت تیراه پانصدی ذات و سه صد سوار بر منصب او افزودم بتایخ ۱۴ - امر داد بنا بر سبق خدمت و در فور خلاص دکار دانی اعتماد الدوله را به منصب والای وزارت ممالک محروسه سر بلندی بخشیدم و در همین روز که خیر مرصع به یادگار علی ایچی دارای ایران کرامت فرمودم عبداله خان که به سرداری لشکر انا مقور تعین بود چون تعهد نمود که از جانب گجرات ولایت دکن درآید و او را به صاحب صوبگی و حکومت صوبه مذکور سرفراز ساخته راجه باسور ابوص او به سرداری لشکر انا تعین نمودم و پانصد سوار بر منصب او اضافه کردم و در عوض گجرات صوبه مالوه بخان عظیم مرحمت نمودم و چهار لک روپیه بجیت سامان و سرانجام لشکری که به همراهی عبداله خان از راه ناسک نزدیک ولایت دکن تعین یافته بود فرستاده شد صفدر خان با برادران از صوبه بهار آمده به سعادت آستانوس مشرف گشت یک از غلامان بادشاهی که در خاتم بند خانه کار میکند کارنامه ساخته تذکره گذارینده که تا امر در مثل این کاری پدید نیفتد بلکه نشینده ام چون نهایت غرابت دارد به تفصیل نوشته میشود در پوست فندقی چهار مجلس از استخوان فیل تراشیده ترتیب داده است اول مجلس کشتی گیران است و دکنس با هم در کشتی گرفته اند و یکی در دست نیزه گرفته ایستاده است و دیگری سنگ درشتی در دست دارد و دیگری دشمنان بر زمین نهاده نشسته است و در پیش او چوبی و کمانی و ظرفی تعبیه نموده است مجلس دوم تخنی ساخته در بالا آن شامیان ترتیب داده و صاحب دوستی بر تخت نشسته یک پای خود را بر بالا پای دیگر نهاده و تکیه بر پشت او نمائند

۱۵ - قاضی ابن کارنامه از غلام خاتم بند خانه شاهی معلوم میشود در مجلس چهارم ساقن صورت حضرت عیسی علیه السلام را در جوی معلوم میشود و غایبان این کارنامه را کارنامه کارگران فزنگ بوده و بهشتش افتاده آنرا از نام کارنامه خود تذکره گذاریند

ساخته پنج نفر از خدمت گاران او گرد و پیش او ایستاده کرده است و شاخ درختی برین تخت سایہ انداختہ مجلس سوم صحبت ریسمان بانا
 است چوبے ایستاده کرده دسہ طلبا برین چوب بستہ اند و ریسمان بازی بر بالاے آن پاے راست خود از پس سر بدست چپ
 گرفته و برپائے ایستاده برے را بر سر چوب کرده و ششھے دہلی در گردن انداختہ می نواز دوم دے دیگر دستہا بالا کرده ایستاده است و چشم
 بر ریسمان باز دارد و پنج کس دیگر ایستاده اند از ان پنج کس یکے چوبے در دست دارد و مجلس چہارم در خیمت و درتہ آن درخت صورت
 حضرت عیسی را نمایان ساخته و ششھے سر بر پاے ایشان نمادہ و سپر مردی بایشان درختن است و چہار کس دیگر ایستاده اند چون چنین
 کارنامہ ساخته بود و اورا بانعام و زیادتی علوفہ سرفراز ساختہ و رسی ام شہر ویر میرزا سلطان را کہ از دکن طلبیدہ بودم آمدہ ملازمت
 کرد و صفدر خان باضافہ منصب سرفرازی یافتہ بہ ملکی لشکر را نامتہور تعین یافت چون عبداللہ خان بہادر فیروز جنگ ارادہ نمودہ بود
 کہ از راہ ناسک نزدیک ولایت دکن در آید بخاطر سائیدم کہ راہد اس کچھو اہمہ را کہ از بندہ ہای باخلاص والدہ زہرا گو ارم بود بہ ہمراہی
 او تعین نمایم کہ ہمہ جانبر دار احوال او بودہ نگذارد کہ از تہور و شتاب زدگی بے وقت بہ فعل آید بحجت این خدمت اورا بر عایتہا
 عالی سرفراز ساختہ خطاب را جلی کہ در گمان او نبود کہ امت نمودہ نقارہ ہم عنایت نمودم و قلعہ رتھنبور را کہ از قلعہ ہائے مشہور ہندوستان
 است بدو شفقت کردم و خلعت فاخر و فیل واسپ دادہ مخص ساختہ خواجہ ابوالحسن را کہ از دیوانی کل تغیر یافتہ بود بخد مت صوبہ
 دکن بمناسبت آنکہ در خدمت برادر مرحوم مدتہا در ان حد و دودہ تعین نمودم ابو الحسن بسراعتہا الدولہ را بخطاب اعتقاد خانی سرفراز
 بخشیدم پسران معظم خان را بمنصب لائق سرفراز ساختہ بہ نگالہ پیش اسلام خان فرستادم راہہ کلیان بہ سرداری سرکار اڈیسہ بہ تجویز
 اسلام خان مقرر گشت و بہ اضافہ دو صدی ذات و سوار سرفراز گردید چہار ہزار روپیہ بہ شجاعت خان دکنی مرحمت نمودم ہفتم آبان
 بدیع الزمان ولد میرزا شاہ رخ از دکن آمدہ ملازمت کرد درین روز با بخت شوریدگی و ہرج و مرج کہ در ولایت ما در انہر واقع شدہ
 بسیارے از امرائے و سپاہیان اور بک مثل حسین بے و پہلوان بابا و نورس بے درین دہرم بے و غیرہ التجا بدرگاہ ما آوردہ ملازمت
 نمودند ہر یکے بہ خلعت واسپ و زر نقد و منصب و جاگیر سرفراز گشتند روز دوم آذر ہاشم خان از نگالہ آمدہ سعادت آستان بوسی
 در یافت پنج لک روپیہ بخت مد و پنج لشکر فیروزی اثر دکن کہ بسرداری عبداللہ خان مقرر بودہ است بدست روپ خواص شیخ نبیا
 باحمد آباد گجرات فرستادم و درغہ دے بقصد شکار موضع سونگر کہ از شکار گاہ مقرر نیست متوجہ شدیم بیت و دو آہوشکار شد از انجلہ
 شازدہ امپور او خود شکار کردم و شش دیگر را خرم شکار نمود و روز و دو شب آنجا بودہ شب یکشنبہ خبر خوبی بہ شہر درآمد و شبی این بیت
 بخاطر مہر تواند اخت بیت

مبادا عکس ادا از چهره در

بود بر آسمان تا امر را نور

بهر انجمن و قصه خوانان فرمودم که در وقت سلام و صلوات فرستادن و قصه گذراندن در آمد باین بیت کنند و حالا شایع است
 سوم دی روز شنبه عرض داشت خان اعظم رسید که عادل خان بیجا پوری از تفصیرات خود گذشته خود پشیمان گشته در صدد بندگی و دینوری
 پیش از پیش است به اودی مطابق سلخ شوال با ششم خان به کشمیر رخصت یافته بیادگار علی ایلمی ایران فرگل خاصه مرحمت نمودم
 با عقدا و خان شمشیر از کشمیر باس خاصه سراند از نام شفقت نمودم شادمان دل و خان اعظم را بخطاب شادمان خانی سرفراز ساخته
 منصب ادا را اصل اضافه به یک هزار و هفتصدی ذات و پانصد سوار شخص شد و بر عایت علم سر بلند ی یافت و سردار خان برادر
 عید الله خان نیز در جنگ و ارسطان بے اوزبک که حراست سیستان با دین قرار است بعنایت علم سرفراز گشتند پوستانه آید
 شکار خاصه را فرمودم که جانماز با ترتیب داده در دیوان خاص و عام نگذارند که مردم بران لازمی گذارده باشند میر عدل
 و قاضی را که مدار امور شرعیه برایشان است بجهت خاص حرمت شرع فرمودم که زمین بوس که به صورت سجده است نکنند
 سوز چشمنه بیست و دوم ماه دی بانه به شکار سوزنگر متوجه شدم چون آید بسیار در آن حوالی جمع شده بود درین مرتبه خواه جهان را
 رخصت کرده بودم که طرح شکار فرغ انداخته آید و آن را از هر طرف رانده در جاس و سیعی که دور آن سر برده با و گلال با را کشیده باشند
 در آید رده ضبط نمایند یک و نیم کرده زمین را سر برده گرفته بودند چون خبر رسید که شکار گاه ترتیب یافته و شکار بسیار بقید در آمده
 است متوجه گشتم روز جمعه شروع در شکار شد تا پنجشنبه آئیده هر روز با مردم محل بقدره در آمده آن مقدار که خاطر رغبت می نمود شکار
 میکردم پاره زنده گرفتار میگشتند و بعضی به تفنگ و تیر گشته می شدند روز یکشنبه و پنجشنبه که تفنگ به جانور نمی اندازم بدام زنده
 گرفتند درین هفت روز نهصد و هفده نر و ماده شکار شده بودند از آن جمله شش صد و چهل و یک آید و سه نر و ماده که زنده گرفتار شده
 بودند چهار صد و چهار راس به فتح پور فرستاده شد که در میان جولان گاه آنجا سر و بند و هشتاد و چهار راس دیگر را فرمودم که حلقهای
 نقره در بینی کرده در جهان زمین آذاد گردند و دو بیست و هفتاد و شش آید و دیگر که به تفنگ و تیر و چینه کشته بودند روز یکشنبه
 و خادمان محل دایر اندیده باس در گاه قسمت میشد چون از شکار کردن بسیار و لگیر شدم با مرا فرمودم که به شکار گاه رفته آنچه مانده
 باشد بمجموع را شکار نمایند و خود به خیریت روانه شهر شدم در غره همین مطابق بهمن و بقعه حکم کردم که در شهر باس کلان
 مالک محروسه مثل احمد آباد و آله آباد و لاچور و آگره و دلی و غیره غلور خانه با بخت فقر از ترتیب دهند تا سی محل نوشته شد از آن جمله
 شش محل سابق و ابرود و بیست و چهار محل دیگر الحال حکم شد که دایر سازند و چهارم بهمن هزار ی بر ذات راجه زنگنه دیو اضافه

نمودم که چهار هزار سی ذات و دویست هزار سوار باشد و شمشیر مرصع بدو مرحمت کردم و شمشیر دیگر از شمشیرهای خاصه که شاه بچه نام داشت به شاه نواز خان عنایت شد. در ۱۶ اسفند ارباب بیع الزمان پسر پسر از شاه سرخ به لشکر امانا مقهور تعین یافت و شمشیرهای برای راجه با سو بدست او فرستاده شد چون مکرر بسامع جلال رسید که امرای سرحد بعضی تعذبات که بایشان مناسبتی ندارد از قوه به فعل می آورند و ملاحظه توره و ضوابط آن نمیکنند به بخیشان فرمودم که فرامین مطاعه بامرای سرحد صادر گردانند که من بعد مرگب این امور که خاصه بادشاهان ست نگرند اول آنکه در جهر و که نشینند و بامراد سرداران ملکی خود تکلیف چوکی تسلیم نه کنند و فیل به جنگ نیندازند در سیاست با کور نکنند و گوش و بینی نه بزند و بزور تکلیف مسلمانی بر کسی نکنند و خطاب به ملازمان خود دهند و نوکران بادشاهی را کورنش و تسلیم نفرمایند و اهل نعمه را بروشنی که در دربار معمول است تکلیف چوکی دادن نکنند و وقت برآمدن نقاره نوازند و در فیل که بمردم دهند خواه به ملازمان بادشاهی دخواه نوکران خود جلو و کجک بردوش آنها داده تسلیم نفرمایند در سواری ملازمان بادشاهی را در جلو خود پیاده بزنند و اگر چیزی بآنها بویسند مهربان نکنند این ضوابط که بآئین جهانگیری اشتها یافته الحال معمول است.

جشن نوروز مقیم از جلوس بهایون

غره فروردی شب جلوس روز سه شنبه ۱۶ محرم الحرام ۱۲۸۵ در دارالخلافه اگر مجلس نوروز عالم افروز و جشن مسرت بخش عشرت سامان پذیرفت بعد از گذشتن چهار گهری از شب پنجشنبه سوم ماه مذکور که ساعت اختیار کرده بهنجام بود بر تخت شستم به ستور هر ساله فرموده بودم که در بازار آئین بسته تار و زهرت این مجلس برقرار باشد خسرو بی اوزبک که در میان اوزبکیه به خسرو فرعی اشتها را دارد در همین روزها آمده سعادت ملازمت دریافت چون مردم قرار داده ما و اراکین بود اراکین بهنایتها سر بلند می بخشید و خلعت فاخره دادم به یادگار علی ایچی دارای ایران پانزده هزار روپیه بدخوب گویان عنایت نمودم و در همین ایام پیشکش افضل خان که از صوبه بهار فرستاده بود از نظر اشرف گذشت سی زنجیر فیل و هزاره راس گوسفند و پاره افشانه بنگاله و چوب صندل و نافاه مشک و چوب عود و از هر جنس چیز بود پیشکش خان دوران هم بنظر درآمد و چهل پنج راس و دو قطار شر و چینی خطائی و پوستهای سمور و دیگر تحف و هدایا که در کابل و آنحد و بهم میرسد فرستاده بود و امر آن در خانه خود تکلفات در پیشکشهای خود نموده بودند و بضایع همه ساله در هر روز از روزهای جشن مذکور پیشکش بکنند و بایکدشت و به تفصیل ملاحظه نموده آنچه پس خاطر می افتاد بیکر نفتم و باقی بادمحمت بشد سیزدهم فروردین مطابق بیست و نهم محرم عرضداشت اسلام خان رسد مشعر بر آنکه بمن عنایت الهی و برکت

توجه و اقبال شایسته‌های بنگاله از فساد عثمان افغان پاک گشت پیش از آنکه حقیقت این جنگ مرقوم میگردد سطر چند از خصوصیات
 بنگاله در قلم می‌آورم بنگاله ملکی است در نهایت وسعت در اقلیم دوم طول آن از بندر چالگام تا کری چهار صد و پنجاه کرده و عرض
 آن از کوهاهای شمالی تا پایان سرکار مدائن در سیست و بست کرده جمع آن پنجاه شصت و دو در دایره بوده باشد حکام سابق آنجا
 همیشه بیست هزار سوار و یک لک پیاده و یک هزار و پنجاه نفر فیل و چهار پنجاه نفر ارکشی از نوارده جنگی و غیره سرانجام می‌نموده اند از زمان شیرخان
 و سلیم خان پسر او این ولایت در تصرف افغانان بود چون اورنگ سلطنت و فرمانروائی دارالملک هندوستان بوجود اشرف
 اقدس والد بزرگوارم زبید و زینت گرفت افواج قاهره بر سران ملک تعین فرمودند و مدت مدیدی فتح آنجا را پیش نهادیم
 و اشتند تا آنکه ولایت مذکور بحسن سعی اولیای دولت قاهره از تصرف داد و در آنی که آخرین حکام آنجا است برآمد آن مخدول
 در جنگ خانجهان کشته گشت و لشکر او پریشان و متفرق گردید از آن تاریخ باز تا حال این ولایت در تصرف بنده‌هاست درگاه است
 غایتاً پاره از بقایای افغانان و دگوشه و کناری این ملک مانده بودند و بعضی جاهاست دور دست را در تصرف داشته تا آن که
 رفته رفته اکثر اعدای جماعت زبون و عاجز گشتند و بولایات که تصرف بودند بدست اولیای دولت قاهره درآمد چون
 انتظام امور سلطنت و فرمانروائی به محض فیض و فضل ایزدی باین نیازمند درگاه الهی مغرض گشت در سال اول جلوس راجه
 مان سنگه را که به حکومت و دارائی آنجا مقرر بود درگاه طلب داشته قطب الدین خان را که به شرف و کلتاشی من از سائر بنده‌ها
 اختیار داشت بجای او فرستاد و بدینسان ولایت بدست یکی از فتنه‌گیشان که از تعینات آن ملک بوده درجه
 شهادت یافت و آن نامعاقبت اندیش نیز بجزای عمل خود رسید و کشته گشت جهانگیر علی خان را که صاحب صوبه و جاگیر دار
 ولایت بهار بود بنا بر قرب جواری به منصب پنجهزاری ذات و سوار سرفراز ساخته حکم فرمودم که به بنگاله رفته آن ولایت را تصرف
 شود باسلام خان که در دارالخلافه اگر بود فرمان فرستادم که به صوبه بهار متوجه شود و آن ولایت را به جاگیر خود مقرر نماید
 چون اندک مدتی از حکومت داری جهانگیر علی خان گذشت بواسطه زبونگی آب و هواست آنجا بیماری صعب بهم رسانید
 و رفته رفته مرض قوی و قوی ضعیف گشته کار او بملکت انجامید چون خبر درگذشتن او در لاهور مسیوع گردید فرمان باسم
 اسلام خان صادر گشت که صوبه بهار را با فضل خان سپرده خود بنماید هر چه تمام تر روانه بنگاله گردد در تعین این خدمت
 بزرگ اکثر بنده‌هاست درگاه بنا بر خور و سالی و کم تجربگی او سخنان می‌گشتند چون جوهر ذاتی و استعداد فطری او منظور
 شد خدمت کرد و دایره سادی یک کرد و پنجاه لکه روپیه انگریزی می‌شود و سرکار او در نیمه تم داخل صوبه بنگاله بود و این محاصل مع حاصل سرکار او دویست

حق بین بود خود او را بخت این خدمت اختیار نمودم بحسب اتفاق مهات این ولایت برداشتی از دسر انجام پذیرفت که از ابتدا
در آمد این ملک تبصره اولیا دولت ابد پیوند تا امروز هیچ کس از بنده های درگاه را میسر نشد بود که از کارهای نمایان او دفع
عثمان افغان مقهورست که مکر در زمان جات حضرت عرش آشیانه او را با افواج قاهره مقابله و مقابله دست داد و دفع او میسر نشد
در نیولا که اسلام خان دها که را محل نزول خود ساخته بود و دفع و دفع زمینداران آن نواحی را پیش نهادیمت داشته بخاطر گذر ایند
که فوجی بر سر عثمان مقهور و ولایت او باید فرستاد اگر اختیار دولت خواهی دیندگی نماید چه بهتر و الا بطریق دیگر نمردان او را سزا داده نیست
و نا بود سازند چون شجاعت خان در همان ایام به اسلام خان پیوسته بود و قمر سرداری این خدمت با سم او انداخته شد چند دیگر از
بنده ها مثل کشور خان و افتخار خان و سید آدم بارهه و شیخ اچمی برادرزاده مقرب خان و محمد خان و پسران معظم خان و اہتمام خان دیگر
بنده ها به ہمراہی او تعیین نمود و از مردم خود نیز جمعی ہمراہ کرد و در سائیکه شتری کسب سعادت از وی نمود این جماعت را روانه ساخت
و میر قاسم پسر میر زامر او را میر بخشی و واقعه نویس نمود و از زمینداران نیز چندی بخت را ہمنوی ہمراہ کرد افواج نصرت قریب روانه
گشتند چون بجو الی قلعه زمین او نزدیک شدند چندی از مردم زبان دان را بہ نصیحت او فرستادند تا او را دلالت بدولت خویشی نموده
از طریق بغی و طغیان براہ صواب باز آورند چون غرور بسیار در کاخ داغ او جا گرفتہ بود ہمیشہ ہواے گرفتن این ملک بلکہ دیگر داعیہ
در سر داشت اصلا گوش بہ سخنان آنجماعت نہ نموده مستعد جدال و قتال گردید و در کنار نالہ کہ زمین آن تمام چلہ و دلدل بود جاسے
جنگ قرار داد و در کیشنبہ ۹ محرم شجاعت خان ساعت جنگ اختیار نموده افواج قاهرہ را مقرر ساخت کہ ہر یک بجای و مقام خود رفتہ
آمادہ جنگ باشند عثمان در آن روز قرار جنگ با خود نداده بود چون شنید کہ لشکر ہاے بادشاہی مستعد گشتہ آمدہ اند ناچار اہم سوار
شدہ بہ کنار نالہ آمد و سوار و پیادہ خود را در برابر افواج منصورہ باز داشت چون ہنگامہ جنگ گوم گشت و فوج ب فوج رو بہ
خود متوجہ گردید درین مرتبہ اول آن جاہل خیرہ سرفیل مست جنگی خود را پیش انداختہ بر فوج ہراول می تازد بعد از زد و خورد بسیار
از سرداران ہراول سید اعظم بارہہ و شیخ اچھے بدرجہ شہادت می رسند سردار بر افکار افتخار خان ہم در ستیز و آویز تقصیر کردہ جان
خود را فدا می نماید و جمعے کہ با او بودند آنقدر تلاش میکنند کہ پارہ پارہ میشوند همچنان کردہ جہر افکار کشور خان داد مردے و مرداگی داد
خود را فدائے کار صاحب می سازد با آنکہ تیرہ بختان نیز بسیارے زخمی و کشتہ شدہ بودند آن مدبر حساب لشکریان را از روے دانستگی
و نفیہدگی بخاطر می آورد و مشخص خود می سازد کہ سرداران ہراول و بر افکار و جہر افکار کشتہ شدند ہمین قول ماندہ از کشتہ شدن و زخمی
گشتن جمعیت خود پروا نکردہ در ہمان گرمی بر قول مبتاز و درین جانب پسر و برادران و خویشان شجاعت خان و دیگر بنده ہا را براہ بران

گمراہان گرفتہ بر مثال شیران و پلنگان بہ نیچہ دوندان تلاش میکردند چنانچہ بعضی درجہ شہادت یافتند و جمعی کہ زندہ ماندند زخمہاے منکر شدہ
درین وقت فیل سستی گچت نام کہ فیل اولی او بودہ بر شجاعت خان مید و اند شجاعت خان دست بر برچہ بردہ بر فیل میزد آن طور
فیل مٹی را از برچہ چہ پروا است دست بہ شمشیر بردہ و د شمشیر پے در پے میزد از آن ہم چہ محابا بعد از آن جلد ہر کشیدہ و د جلد ہر میسازد
آن ہم بر نیگہ و د شجاعت خان را با اسپ زیر میکند بجز از اسپ جہا شدن جہا نگہ شاہ گفتہ بری جہد و جلودار او شمشیر و د سستی
بر دستہاے فیل رسانیدہ چون فیل بر زانو در می آید اتفاقاً جلودار فیلمان را از بالا سے فیل زیر میکند و بہان جہد ہر کہ در دست
درین پیادگی نبیعی بر خطوم و پیشانی فیل میزد کہ فیل از الم آن فریاد زنان بر میگردد چون زخمہا بسیار داشت بہ فوج خود رسیدہ
می افتد و اسپ شجاعت خان سالم بر میخیزد و در حینیکہ سوار میشد آن مخدولان فیل دیگر بر علمدار او مید و اند و علم اورا با اسپ
زیر میکنند و از انجا شجاعت خان نعرہ مردانہ بر کشیدہ علمدار را خبر دار میسازد و میگوید کہ مردانہ باش من زندہ ام و در باے علم
درین وقت تنگ ہر کس از بندہ ہای درگاہ حاضر بودند دست بہ تیر و جہد و شمشیر بردہ بر فیل مید و د شجاعت خان ہم خود را
رسانیدہ بہ علمدار نہیب مید کہ کہ بر خیزد و اسپ دیگر بہت علمدار حاضر ساختہ اورا سوار میسازد و علمدار علم را بر افراختہ بر جاے خود
می ایستد و ارشادے این گیر و دار تفنگی بر پیشانی آن مقہور میرسد کہ زندہ آنرا بہر خنجر تفحص کردند ظاہر نشد بہر مجروح رسیدن این تفنگ
از آن گرمی باز آندہ میداند کہ ازین زخم جان بری نیست تا دو پیرجم با وجود چنین زخمی منکر مردم خود را بہ جنگ ترغیب می نمود و معرکہ
قتال و جدال گرم بود بعد از آن غنیم روگردانید و افواج قاہرہ سر در پے آنہا می نهند و زدہ زدہ آن مخدولان را در محلی کہ دایرہ کردہ
بودند در می آورند آن مخدولان بہ قہر و تفنگ مردم را نگاہ داشتہ نمیگذازند کہ مردم با شمشیر ہی بجای و مقام آنہا در آیندہ چون ولی برادر
عثمان و مہر پسر او دیگر خوشیشان و نزدیکان او بر زخم عثمان مطلع میشوند بخاطر میگذرانند کہ ازین زخم خود اورا خلاصی میسر نیست
اگر ما بمچنین شکستہ و ریختہ بہ قلعہ خود درویم یک کس زندہ نخواہد رسید صلاح در نیست کہ امشب در ہمین جا کہ دایرہ کردہ ایم بمانیم
و آخر شب فرصت جستہ خود را بہ قلعہ خود رسانیم دو بہر از شب گذشتہ عثمان بہ جہنم و اصل میگردد و در پیر سوم جسد بیجان او را برداشتہ
و خیمہ و اسبابے کہ ہمراہ داشتہ اند و در منزل گذاشتہ بہ حکم خود متوجہ میشوند قراولان لشکر فیروزی اثر از نمینعی خبر یافتہ شجاعت خان را
آگاہ میسازند صبح دو شبہ دو تنخواہان جمع شدہ صلاح می بینند کہ تعاقب بای نمود و نباید گذاشت کہ این تیرہ بختان نفس بر آورند
غایتاً بہت ماندگی سپاہیان و کفن و دفن شہیدان و غنچواری مجروحان و زخمیان در پیش رفتن یا فرو آمدن تیرہ و خاطر بودند
درین حالت عبد السلام پسر معظم خان با جمعی از بندہ ہاے درگاہ کہ مجموع سی صد سوار و چہار صد توپچی باشند بسر سند چون این عجا

تازه زورور رسیدند بهمان قرارداد تعاقب نموده متوجه پیش شدند این خبر به دلی که بعد از عثمان سرمایه فتنه و فساد و شورش بود میر
که شجاعت خان بالشکر ظفر اثر با نواج دیگر تازه زور که الحال پیوسته اند اینک رسیده آمد چاره خود جز این نمی بیند که بوسیله اخلاص
ورست و بازگشت بطریق مستقیم و دولت خواهی به شجاعت خان رجوع آورد آخر الامر مردم در میان داده پیغام میفرستند که آنکسی
که باعث فتنه و فساد بود زنت و اجمعی که مانده ایم نسبت بندگی و مسلمانان در میان ست اگر قول بدین داده شمارا به بنیم و بندگی
درگاه اختیار کنیم و فیلان خود را برسم پیشکش بگذرانیم شجاعت خان و مقتضای آن که در روز جنگ رسیده مصدر خدمات پسندیده
گشته بودند و دیار دو تنخواهان به مقتضای وقت و مصلحت دولت قول داده و آن جماعت را تسلی ساخته روز دیگر دلی و پسران
و برادران و خویشان عثمان همگی آمده شجاعت خان و دیگر بنده بار او دیدند و چهل و نه زنجیر فیل پیشکش گویان آورده گذارایند بعد
انصرام این خدمت شجاعت خان و چند کس از بنده های درگاه را در احوال و طرف که در تصرف آن تیره روزگار بود گذارشته دلی و
انفامان را همراه گرفته بتاریخ ششم شهر صفر روز دوشنبه با نواج قاهره در جهان بگریخته آمد به اسلام خان پیوستند چون این اخبار بر سر آثار
آمد اگر باین نیازمند درگاه آتی رسید سجدات شکر تقدیم رسانیده دفع و رفع این قسم غنیمی را محض از کرم پدید رنج واجب تعالی دانست
در برابر این نیکو خدمت اسلام خان به منصب شش هزار و سیصد و شصت نفر از شجاعت خان خطاب رستم زمان سر بلند گردید و
سیصد و سی نفر از دسات و سوار بر منصب او اضافه فرمودم و دیگر بنده های هر یک باندازه خدمتی که از ایشان به فعل آمده بود بزیادتی منصب و دیگر
رعایتها ممتاز گشتند در مرتبه اول که این خبر رسید کشته شدن عثمان بطریق اراجیف مذکور میشد بجهت صدق و کذب این سخن به دیوان
لسان انقیاب خواجہ حافظ شیرازی تفاؤل نمودم این غزل برآمد غزل

دیده دریا کنم و صبر به صحرا کنم	اندرین کار دل خویش بدریا کنم	خورده ام تیر فلک باده بده تا سر	عقده در بند کمر ز گس و دوزا کنم
---------------------------------	------------------------------	---------------------------------	---------------------------------

چون این بیت بغایت مناسب مقام بود تفاؤل بان نمودم بعد از چند روز دیگر خبر آمد که عثمان را تیر قضا بل خدا رسیده
هر چند تفحص نمودند زنده آن پیدا نه شد بنا بر غرضی که داشت این معنی مرقوم گردید ۱۶ فروردین ماه مقرب خان که از بنده های
عمده و محرم قدیم الخدمت جهانگیریست به منصب سه هزار و سیصد و شصت نفر از شجاعت خان پیوسته رسیده سعادت
علازمت دریافت و اراجیف بصفه مصلحت با حکم کرده بودم که به بندر کرده رفته و وزیر را که حاکم کوه است به بند و نقایسی
که در آنجا بدست آید جهت سرکار خاصه شریفه خریداری نماید حسب الحکم باستعداد تمام بکوه رفت و دلتی در آنجا بوده نقایسی که در آن
بندر بدست افتاد اهلارو که زنده بدین فتنی که فرنگیان خواستند زود داده گرفت چون از بندر مذکور معاودت نموده متوجه درگاه

نگشت و اسباب نفایسی که آورده بود بدفعات از نظر گذرانید از هر نفس چیرا و تحفها داشت از آنجمله جانورهای چند آورده بود
 بسیار غریب و عجیب چنانچه تا حال ندیده بودم بلکه نام او را کسی نمیدانست حضرت فردوس مکانی اگر چه در واقعات خود صورت
 و اشکال بعضی جانوران را نوشته اند غایتا به مصوران نه فرموده اند که صورت آنها را تصویر نمایند چون این جانوران در نظر
 من بغایت غریب در آمده هم نوشتم و هم در جهانگیر نامه فرمودم که مصوران شبیه آنها را کشیدند تا جراتی که از شنیدن دست بردار
 دیدن زیاده گردید که از جانوران درجه از طاووس ماده کلان تر و از زنی آنجمله خور و تر گاهای که درستی جلوه می نماید دم خود را
 و دیگر پرهای طاووس آسار پریشان می سازد و به رقص در می آید نول او پیاپی او شبیه نول و پاهای خردس است هر دو گردن و زیر
 حلقوم او هر ساعت برنگی ظاهر میگردد و دقیقکه درستی است سرخ سرخ است گویا که تمام را بر جان مرصع ساخته اند و بعد زمانه
 بهمن جاها سفید میشود و بطریق پنبه نظر در می آید و گاهی فیروزه رنگ ظاهر میگردد و بوقلمون آسار زمانه برنگی دیگر دیده میشود و دو پارچه
 گوشته که بر سر خود دارد و تاج خردس مشابه است غریب اینست که در هنگام سستی پارچه گوشت مذکور بطریق خرطوم از بالای سر او
 تا یک وجب می آویزد و باز که آن را بالا میکشد چون شاخ کرگدن بر سر او مقدارد و انگشت نمایان میگردد و اطراف چشم او همیشه
 فیروزه گونست و در آن تغییر و تبدیل نمی رود و پرهای او با الوان مختلف بنظر در می آید بر خلاف رنگهای پر طاووس دیگر میمون آورده
 بود بسیار غریب و شکل عجیب دست و پا و گوش و سر او بعینه میمون است و در او پروای و پاهای میاندرنگ چشمهای او برنگ
 چشم باز لیکن چشم او از چشم باز کلان تر است از سر او تا مردم یک درع معمول بوده است از میمون پست تر و از روباه بلندتر است
 چشم او بطریق چشم گوسفند و رنگ آن خاکستری است از بنا گوش تا نخ سرخست میگون دم او از نیم درع دوسه انگشت درازتر
 غایتا بخلاف دیگر میمونها دم این جانور افتاده است بطریق دم گربه گاهی آوازهای از او ظاهر میشود بطریق آواز آهوبره بمجلا خیل
 غریب دارد از مرغ دشتی که آواز اندر و میگویند تا حال شنیده نشده که در خانه از ویچه گرفته باشند در زمانه والد بر گوهرم نیز سعی بسیار
 کردند که تخم ویچه بکنند نشد من فرمودم که چندی از نواده او یکجا نگاه داشتند رفته رفته به تخم آمدند آن تخمها را فرمودم که در زیر
 ماکیان گذاشتند در عرض دو سال مقدار شصت و هفتاد و پنج برآمد و تا پنجاه و شصت کلان شدند هر کس تخمینی شنید تعجب تمام
 نموده مذکور ساخت که در ولایت هم مردم سعی بسیار کردند مطلق تخم نداد و بیچه از او حاصل نشد در همین ایام بر منصب مهابت خان
 هزاره فوات و پانصد سوار افزودم که چهار هزاره فوات و سه سوار و پانصد سوار بوده باشد و منصب اعتمادالدوله از اهل انصاف

این جانور را زبان انگریزی ترکی نامند و اهل هند پیرو میگویند و فارسی دانان هند به فارسی فعل مرغ نام نهاده اند و حال به کثرت در هندوستان موجود است

چهار هزاری ذات و هزار سوار مقرر گشت و بر منصب هما سنگه نیز پانصدی ذات و سوار افزوده شد که اصل و اضافه سه هزاری ذات و دو هزار سوار بوده باشد و بر منصب اعتقاد خان پانصدی ذات و دویست سوار افزوده هزاری ذات و سی صد سوار کرده خواجه ابوالحسن درین روز با از دکن آمده سعادت ملازمت دریافت دولت خان که به فوج داری صوبه آله آباد و سرکار جو پور تعین یافته بود آمده ملازمت نمود بر منصب او که هزاری بود پانصدی افزوده شد روز شرف که ۱۹ فروردین بوده باشد بر منصب سلطان خرم را که ده هزاری بود به دوازده هزاری سرفراز ساختیم اعتبار خان را که به منصب سه هزاری ذات و هزار سوار سر بلند بود چهار هزاری کرده مقرب خان که منصب او و دویست سوار بود پانصدی ذات و سوار افزوده و بر منصب خواجه جهان که دو هزاری ذات و هزار و دویست سوار بود پانصدی دیگر اضافه فرمودم چون ایام نوروز بود اکثر بنده با اضافه منصب سرفزاری یافتند درین تاریخ ولیپ از دکن آمده ملازمت نمود چون پدر او را که سنگه و فوات یافته بود او را خطاب را که سر بلند ساخته خلعت پوشانیدم پسر دیگر داشت سوچ سنگه نام با وجود آنکه ولیپ پسر تنگه او بود میخواست که سوچ سنگه جانشین او باشد تنگه بی محنتی که با مادر او داشت در وقتیکه احوال وفات او مذکور میشد سوچ سنگه از کم خردی و خرد سالی بعرض رسانید که پدر مرا جانشین خود ساخته تنگه داده است این عبارت مرا خوش نیامد فرمودم که اگر پدر ترا تنگه داده است ما ولیپ را سرفراز ساخته تنگه میدهم و بدست خود او را تنگه کشیده جاگیر و دهن پدر او را با و مرحمت کردم به اعتماد الدوله دوات و قلم مرصع عنایت شد لکھی چند را که گائون که از راجاهای معتبر کوستان است و پدر او را که ادرهم در زمان حضرت عرش آشیانه آمده بود در وقت آمدن التماس نمود که پسر را که نوذر مل آمده دست مرا گرفته به ملازمت آورد بنابر التماس او پسر را که به آوردن او مقرر گشته بود لکھی چند هم التماس نمود که پسر اعتماد الدوله آمده مرا به ملازمت آورد و شاه پور را فرستادم که او را به ملازمت آورد و از پنجاهای کوستان خود اسپان گوش اعلی و جانوران شکاری از باز و جره و شاهین و قطاس و نافهای مشک و پوششهای آهوی مشک که نافه بران بند بود و شمشیرهای که بزبان آنها کمانده میگوبند و خنجر که بزبان آنها کتاره میگوبند و از هر جنس چیزها آورده گذرانید در میان راجاهای این کوستان راجه مذکور را بنیکه طلاهای بسیار دارد معروف و مشهور است میگوبند که کان طلا در ولایت است بحمت طرح عمارت دو تنخانه لاهور خواجه جهان خواجه دوست محمد را که درین کار مهارت تمام دارد فرستادم چون مهلت در گذشت اتفاق سرداران و بے پروائی خان اعظم صورت خوبی پیدا نه کرد و شکست عبداللہ خان دست داد خواجه ابوالحسن که بحمت تحقیق این تضا یا طلبیده بودم بعد از تحقیق و تفحص بسیار ظاهر شد که شکست عبداللہ خان بارهه از عمر غرور و نیز جلوی میا و سخن

قشویا به او پاره بنصب نفاق و بی اتفاقی امرای واقع شده بود بمجلس قرار داد آن بود که عبد الله خان از جانب ناسک
 قمر هنگ باشکر گجرات و امرای که به همراه او تعیین یافته بودند روانه گردان فوج به سرداران معتبر و امرای کار طلب مثل راجه
 راجه اس و خان عالم و بیست خان و علی مردان بهادر و ظفر خان و دیگران که با آنرا سنگی تمام داشت عدد لشکر از ده هزار گذشته
 بود به چهارده هزار رسیده و از جانب برادر بود که راجه مان سنگه و خان جهان و امیرالامرا و بسیاری از سرداران متوجه شوند و این
 بود فوج از کوچ و مقام بگذر خبردار باشند تا در تاریخ معین از دو جانب غنیم را در میان گیرند اگر این ضابطه منظوری بود و ولسا
 متفق میگشت و غرضها دامن گیر نمی شد غالب ظن آن بود که الله تعالی فتح روزی کردی عبد الله خان چون از گهایها گذشت
 و به ولایت غنیم در آمد مقید نه شد که قاصدان فرستاده از آن فوج خبر بگیرد و بموجب قرار داد حرکت خود را با حرکت آنها
 موافقه نموده چنان کند که در روز و وقت معین غنیم را در میان گیرند بلکه تکیه بر قوت و قدرت خود کرده این معنی را در خاطر آورد
 که اگر به نهانی این فتح از جانب من شود بهتر خواهد بود این داعیه را در خاطر قرار داده هر چند راجه اس خواست که با د قرار دهد که
 بتانی و آهستگی پیش میرفته باشد فائده نکر غنیم که از ملاحظه تمام داشت جمعی کثیر از سرداران و ترکیان بر سر او فرستاده بودند و روز
 با نزد و خور و میکروند و شبها باندان ختن بان و اقسام آتش بازی تقصیری کردند تا آنکه غنیم نزدیک شد و اصلا از آن فوج با و خبری
 نرسید هر چند بدولت آباد که محل جمعیت و کینان بود نزدیک میرسد غیر سیاه روی که از اطفال را که نسبت قرابت به سلسله نظام الملکیه
 با عقدا و دار و بخت آنکه مردم از دل و جان سرداری او قبول کنند به سرور و برداشته دست او گرفته و خود را پیشوا و سردار قرار داد
 مرتبه مرتبه مردم بند بستند و کثرت و ازدحام شایم زمان زمان بیشتر میشد تا آنکه هجوم آورده باندان ختن بان و دیگر اقسام آتش بازی کار
 بردنک تر ساختند آخر الامر و نتوان ایان صلاح دیدند که از آن فوج مدد نرسید و کینان تمام رو بماناده اند مصلحت دولت
 در آنست که بالفعل بازگشته سرانجام دیگر نموده شود یکی یک دل و یک زبان شده پیش از طلوع صبح صادق روانه شدند تا سرحد
 ولایت خود و کینان همراه بودند و هر روز فوجی با فوجی رد و برگشته در نزد و خور و تقصیری نمی نمودند درین روز چند از جوانان
 مردانه کار طلب بکار آمدند علی مردان خان بهادر و د بهادر و مردانگی داده زخمهای منکر برداشت و زنده بدست غنیم افتاده
 معنی حلال نمکی و جان فشانی را به همراهان خود نمایان و ذوالفقار بیگ هم ترددات مردانه نموده بانی به پای او رسید و بعد از
 دور و در دیگر در گذشت چون بولایت راجه بهرجو که از دولتخواهان درگاه است داخل شدند آن جماعت بازگشتند و عبد الله خان
 متوجه گجرات گردید سخن این است که اگر در رفتن عنان کشیده میرفت و میگذاشت که آن فوج دیگر با و ملحق میشد کار خاطر خواه ادب

دولت قایم صورت می یافت بمجد آنکه خبر گشتن عبدالعزیز خان به سرداران فوج که از راه برادر متوجه بودند رسید دیگر توقف را مصلحت ندیده باز گشتند و در عادل آباد که حوالی برهانپور واقع است باز دوسه پر دیز ملحق شدند چون این اخبار در آگه بن رسید شورش تمام در طبیعت خود یافتیم و غریب نمودم که خود متوجه شده این ملازمان صاحب کشته را از پنج و بنیاد بر اندازیم اعراض و دلتخو امان بنیمنی اصلاً راضی نه شدند و خواه ابو الحسن بعرض رسانید که مهات آن طرف را برداشته که خانخانان نمیده دیگر نمیدهد و او را باید فرستاد تا این مهم از نظام او فدا شده را بنظام آورد و به مصلحت وقت صلحی در میان اندازد تا بمرد و سرانجام بر اصل نموده شود دیگر دلتخو امان باین مقدمه همراه گشته را بهای همه باین قرار یافت که خانخانان را باید فرستاد و خواه ابو الحسن نیز همراه برود و به همین قرار داد او دیوانیان مهم ساز می خانخانان و همراهیان او نموده روز یکشنبه هفت دهم اردی بهشت سنه هفت فرخ گشت شاه و خان و خواه ابو الحسن و زنان و برده و از یک و چند دیگر از همراهان در همین تاریخ تسلیم رخصت نمودند خانخانان به منصب شش هزاری ذات سرفرازی یافت شاه نواز خان سه هزاری ذات و سوار تسلیم نموده دارا به خان باضافه پانصدی ذات و سی صد سوار که مجموع دو هزار و یک سوار باشد سر بلند گردیده و بر حن و ادب سر خود او هم منصب لائق دادم خانخانان خلعت فاخره و خنجر مرغ و قیل خاصه با تلایر با واسپ عرانی عنایت نمودم و همچنین به پسران و همراهان او نیز خلعت و واسپ مرحمت کردم و در همین ماه مغر الملک با پسران از کابل آمده به سعادت آستان بوسی سرفراز گشت شام سنگه در اس سنگه بحد وید که از آیینات لشکر نگیش بود و بحسب التماس قلیج خان بزیادتی منصب سر بلند می یافت شام سنگه هزار و پانصدی بود پانصدی دیگر بر منصب او اضافه شد در اس سنگه نیز بزیادتی منصب مفتخر گردید بدین بود که اخبار بیماری آصف خان میر رسید و چند مرتبه رفع مرض شد و باز عود نمود تا آنکه در برهان پور در سن شصت و سه سالگی در گذشت فهم و استعدادش ببنایت خوب بود غایتاً چست و شکی طبعش غایب بود شعر هم میگفت خسرو شیرین بنام من نظم کرده مسمی به نور نامه دیز نامه و الد بزرگوارم بدرجه امارت و وزارت رسیده بود با آنکه در زمان بادشاه ز ادگی چند مرتبه از و سکیها به فعل آمده و اکثر مردم بلکه خسرو هم بر این مذاق بود که بعد از جلوس من نسبت با و ناخوشیها به فعل خواهد آمد بخلاف آنچه در خاطر او و دیگران قرار یافته بود در مقام رعایت شده و او را به منصب پنج هزار ذات و سوار سرفراز ساختم و بعد از آنکه مدتی در بر صاحب استقلال شد بعد رعایت احوال او دقیقه فردگداشت نه شد و بعد از فوت او فرزندان او را منصبها داده رعایتها کردم آخر الامر ظاهراً که نسبت و اخلاص او درست نبوده و نظر بر اعمال ناقص خود کرده همیشه از من توهمی در خاطر داشته از قضیه دشواری که در راه کابل واقع شد میگویند خبر دار بوده بلکه تقویت

آن تیره نجتان می نمود بارے مرابا ورنمی افتاد که در برابر این رعایت و شفقت مصدر ناد و نتخواهی و تیره نختی گرد و بانیک فاصله دست
 و پنجم همین ماه که اردی بهشت باشد خرفوت میرزاغازی رسید میرزاشارالیه از حاکم زاده های ٹھٹھ از ذات ترخاناست در زمان
 والد بزرگوارم پدر او میرزا جانی دولت خواهی اختیار نموده بهمرای خانخانان که بر سر ولایت اوقین یافته بود در قرب لاهور بشف
 ملازمت استعاده یافت و بکرم بادشاهانه ولایت او را بد و ارزانی داشتند و خود ملازمت در بار اختیار نموده مردم خود را بجهت
 حفظ و حراست ٹھٹھ رخصت کنانید تا بود در ملازمت گذرانید آخر الامر در بر پا پور وفات یافت میرزاغازی خان ولد او که در ٹھٹھ
 بود بموجب فرامین عرش آشیانے بابالت و حکومت آندیا رسر فراری یافت به سعید خان که در بهکر بود حکم شده که او را دلاسانموده
 بدرگاه آورد و خان مشارالیه کسان فرستاده او را بد و نتخواهی دلالت نمود آخر الامر او را به آگره آورده بشرف پا بس والد بزرگوارم
 سر فرار گردانید در آگره بود که حضرت عرش آشیانے شنقا رشتند و من بر تخت دولت جلوس نمودم بعد از آنکه خسرو را تعاقب
 نموده به لاهور داخل شدم خبر رسید که امرای سرحد خراسان جمعیت نموده بر سر قندهار آمده اند و شاه بیگ حاکم آنجا در قلعه قبی
 شده و نظر ملک است بالفور ورت فوجی به سرداری میرزاغازی و دیگر امراد سر داران به ملک قندهار تعین شدند این فوج چون
 بجوالی قندهار میرسد لشکر خراسان قوت توقف در خود نادیده معادوت نمود میرزاغازی به قندهار در آمده ملک و قلعه را
 به سردار خان که به حکومت آنجا مقرر گشته بود سپرده و شاه بیگ خان بجایگزین خود متوجه گشت و میرزاغازی از راه بهکر غریمت لاهور نمود
 و سردار خان بانیک مدتی که در قندهار بود وفات یافت و باز آن ولایت محتاج به سردار صاحب وجود سگشت درین مرتبه
 قندهار را اضافه ٹھٹھ نموده به میرزاغازی مرحمت نمودم از آن تاریخ تا زمان رحلت در آنجا به لوازم حفظ و حراست قیام و اقدام
 می نمود و سلوک او با مردمین به عنوان پسندیده بود چون عرض میرزاغازی سردار س به قندهار بایست فرستاد ابوالبنی اوزبک
 را که در ملتان دآن حدود واقع بود بدین خدمت مامور ساختم منصب او هزار و پانصدی ذات و هزار سوار بود سه هزاری ذات
 و سوار مقرر نمودم و به خطاب بهادر خانی و علم سر بلندی یافت و حکومت دہلی و حفظ و حراست آن ولایت به مقرب خان مقرر
 گشت و در پخواص را که از خدمتگاران نزدیک والد بزرگوارم بود خطاب خواص خانی و منصب هزاری ذات و پانصد
 سوار سر فرار ساخته فوجداری سرکار فوج را بد و مرحمت نمودم چون صبیحه اعقاد خان ولد اعتماد الدوله را بهمت خرم خواستگاری
 نموده بودم و مجلس کدخدائی او در میان بود روز پنجشنبه سید هم خورداد به منزل او رفته یک روز و یک شب آنجا بودم پیشکش
 گذرانید و بیگمان و مادران خود خادمان محل را توره با سامان داده با مراے سرو باها عنایت نموده عبد الرزاق را که بخشی در خانه بود

بجہت سرانجام ولایت ٹھٹھہ فرستادم کہ تا تعین سردار صاحب وجود سپاہی و رعیت آنجا را دلاسا نموده آن ولایت را در قید ضبط آورد
 باضافہ منصب و عنایت فیل و پریم نرم خاصہ سرفرازی یافتہ مرخص گشت مغرا ملک را بجای او بخشی ساختم و خواجہ جہان کہ بدین
 عمارت لاہور و قمرار طرح آن مرخص گشتہ بود در او آخر ہمین ماہ آمدہ ملازمت کرد مرزا عیسیٰ ترخان از خویشان مرزاغازی در لشکر
 دکن تعین بود بجہت مصاحبت ٹھٹھہ اورا طلبیدہ بودم در ہمین تاریخ بخیریت استعفا دیاقت چون قابل رعایات و تربیت بود بہ منصب
 ہزاری ذات و پانصد سوار ممتاز گشت خون پارہ بر فراج غلبہ کردہ بود باستصواب اطبا در چہار شنبہ ماہ مذکور قریب بیک آثار
 خون از دست چپ خود کشیدم چون خفت و سبکی تمام دست داد بخاطر رسید کہ اگر در محاورات خون کشیدن را سبک شدن
 میگفتہ باشند بہتر خواهد بود الحال ہمین عبارت گفتہ میشود بقرب خان کہ قصداً نمودہ بود و کچھوہ مرصع عنایت کردم کشن داس شریف
 فیل خانہ و اصطبل کہ از زمان حضرت عرش آشیانے تا حال متصدی آن دو خدمت بود و عمر ہا از دوسے خطاب را جلی منصب
 ہزاری ذات داشت و قبل ازین خطاب سرفرازی یافتہ بود الحال بہ منصب ہزاری کام روا گشت میرزا رستم ولد سلطان حسین
 میرزاے صفوی را کہ در لشکر دکن تعین بود حسب الاتماس اورا طلب نمودہ بودم روز شنبہ نہم ماہ تیر با فرزند ان آمدہ ملازمت کرد
 یک قطعہ لعل و چہل دیش دانہ مروارید بیشکیش گذرانید بہ منصب تاج خان حاکم بھکر کہ از امر اسے قدیم این دولت ست بانصدی
 ذات و سوار افزودہ شدہ قفصہ فوت شجاعت خان از امور غریبہ و عجیبہ است بعد از انکہ مصدر چنان خدمتی گشت و اسلام خان اورا
 بہ سرکار اوڈیسہ رخصت میکند در اثناے راہ شبی بر ماہہ فیل چو کندے دار سوار میشود و خواجہ سراے خود سالی را بر عقب خود
 جاے میدہد و قتیکہ از اردوے خود بر می آید فیل مستی بر سر راہ بستہ بودند آن فیل از آواز سم اسپان و حرکت سواران در صد دان
 میشود کہ زنجیر بگسلانہ بدین جہت شور و غوغاے بلند میشود چون این شور و غوغا بگوش خواجہ سرا میرسد مضطربانہ شجاعت خان
 را کہ در خواب یا در بے شعوری شراب بود بیدار می سازد و سے گوید کہ فیل مست باز شدہ و متوجہ این طرف است بجز
 شنیدن این سخن مضطرب شدہ از پیش چو کندی خود را بر بر می اندازد و بعد از انداختن انگشت پای او بہ شگل رسیدہ شکافتہ میشود
 و بہ ہمین زخم بعد از دوسہ روز در می گذرد مجلاً از شنیدن این مقدمہ حیرت تمام دست داد و جوان مردانہ بجز دفریادی کہ با و رسد
 یا سخنی کہ از خود سالی بشنود این قسم مضطرب شدہ بتیابانہ خود را از بالائے فیل اندازد و در واقع جاے حیرت است در ۱۹- ماہ
 تیر خبر این حادثہ بہ من رسید پسران اورا بنوازشات و منصبہا دلجوئی کردم اگر این قفصہ اورا دست نمی داد چون خدمت نمایانے
 کردہ بود بر رعایتها و شفقتها سرفرازی می یافت۔

باقضایرستے توان آمد	
<p>لیکھد و شصت زنجیر فیل زردادہ اسلام خان از بہنگالہ فرستادہ بود در بہین روز ہا از نظر گذشت و داخل فیل خانہ خاصہ شریفہ گشت راجہ ٹیک چند راجہ کما یون استدعا سے رخصت نمود چون بہ پدر او در زمان عرش آشیانے یک صدر اس اسب مرحمت شدہ بود بہمان دستور باد مرمت کردم و فیل نیز دادہ شدہ و تا اینجا بود بہ غلغہ سرفرازی یافت و خجھر مرغ ہم دادم بہ برادران او نیز خلق و اسبہا دادہ شد ولایت اورا بدستور سابق باد عنایت فرمودم شادمان و کامر دابجا و مقام خود باز گشت بہ تقریبے این بیت امیر الامرا خواندہ شد</p>	
گذر سچ از سرماشتگان عشق	یک زندہ کردن تو بھد خون برابرست
<p>چون طبع من موز دست گاہے با اختیار گاہے بے اختیار مصرعی در باغی یابینے در خاطر م سر نیزند این بیت بر زبان گذشت۔</p>	
از من شتاب رخ کہ نیم بے توقیتس	یکدل شکستن تو بھد خون برابرست
<p>چون خواندہ شد ہر کس کہ طبع نظمے داشت درین زمین بیتے گفتہ گذر ایند ملا علی احمد مہر کن کہ احوال او پیش ازین گذشت بد نہ گفتہ بود۔</p>	
اے محتسب زگر تیر پیرغان نبرس	یک خم شکستن تو بھد خون برابرست
<p>ابو الفتح دکنی کہ از امر اے معتبر عادل خان بود و قبل ازین بدو سال دولت خواہی اختیار نمودہ خود را داخل اولیاسے دولت قاہرہ ساختہ بود در دہم امر دادہ بہ ملازمت آمد و منظور عنایت در بیت گشتہ بہ شمشیر خاصہ و خلعت سرفرازی یافت و بعد از چند روز اسب خاصہ نیز بہ و مرمت نمودم خواجگی محمد حسین کہ بہ نیابت برادر زادہ خود بہ کشمیر رفتہ بود چون خاطر از مہمات انجام ساخت در بہین روز ہا آمدہ ملازمت نمود چون بہ حکومت پٹنہ و دارائی آنجا سردار سے بایست فرستاد بخاطر رسانیدم کہ مرزا رستم را فرستم منصب اورا کہ پنج ہزاری ذات و ہزار و پانصد سوار بود پنج ہزاری ذات و سوار ساختہ بتاریخ ۲۶ جمادی الثانی مطابق دوم شہر پور تسلیم حکومت پٹنہ نمودہ فیل خاصہ با اسب وزین مرغ و شمشیر مرغ و خلعت فاخرہ دادہ رخصت نمودم و پسران او و پسران منظر حسین خان مرزائی برادر او با اضافہ اسے منصب و فیل و اسب و خلعت سرفرازی یافتہ بہر اہی او مرخص گشتند راے دلیپ را بکو کے مرزا رستم نعین نمودم چون جا و مقام او نزدیک بان حد و است جمعیت خوب دران خدمت حاضر سازد پانصد ہی ذات و سوار بر منصب او افزودم کہ دو ہزاری ذات و ہزار سوار باشد۔ فیل ہم عنایت شد ابو الفتح دکنی در سرکار ناگپور روان حد و جاگیر یافتہ بود مرخص گشت کہ ہم سرانجام جاگیر خود ہم بہ حفظ و حراست آن ملک قیام نماید خسرو بے اوزبک بہ فوجہادی سرکار</p>	

میوات تعیین شد بنصب او هشتصدی ذات و سیصد سوار بود احوال هزاری ذات و پانصد سوار حکم شد و اسپ نیز در خدمت
 نمودم چون نظر بر خدمت قدیم مقرب خان نمودم بخاطر رسید که آرزو من در دل او جای پذیرفته شد بنصب او را کلان کرده بودم جاگیر
 خوب یافته بود آرزو من علم و تقاره داشت باین عنایت هم سرفراز و کامروا گشت و صلح پس خوانده خواهر بیک بیزا صفوی بسیار
 جوانک پرتو دود کار طلب است او را بخطاب خجور خان سرگرم خدمت رسانخ روز نهمین ۲۱ شهریور موافق ۱۰۸۰ هجری بنصب شد و منزل
 مریم الزمانی مجلس وزن شمسی منعقد گشت باین روش خود را وزن کردن طریق ستوده است حضرت عرش آشیانه که مشتمل بر
 کرم بودند این روش را پسندیده هر سال خود را دو مرتبه باقسام فلزات از طلا و نقره و غیره و اکثر اشیاء نفیسه وزن می نمودند باین
 مطابق سال شمسی و دیگر موافق سال قمری و مجموع آنرا که قریب بیک لک روپیه است بفقرا در باب احتیاج تقسیم میکردن بن
 این سنت سفید را مرعی میدارم و بهمان دستور خود را وزن نموده آن اجناس را به فقرا میدادیم منعقد خان دیوان بنگاله چون از آن
 خدمت معزول گشت پسران برادران و بعضی خدمتگاران عثمان را که اسلام خان به همراهی او بدرگاه فرستاده بود بعد از طاعت
 بنظر اشرف گذرانید و تعهد احوال هر یک از افغانان بعد از یک از بنده های معتبره نمودند و پیشکش خود را که بست و پنج زنجیر
 نایل و دو قطعه نعل و چوبل کتاره مرصع و خواهر سرایان معتبره را نشانه بنگاله و غیره ترتیب داده بود بنظر در آورید پسران پسر سلطان خان
 که در لشکر دکن تعیین بود به طلب سعادت آستان بوسی دریافت یک قطعه نعل و پیشکش گذرانید چون میان قلیج خان که سردار لشکر
 بنگلش بود که سرحد کابل است و میان امرای آن صوبه که بمرزهای دسر داری او تعیین یافته اند و بعضی خان دوران نزاع گفت و
 شنید و بود بجهت تحقیق آنکه ناسازی از جانب کست خواهر جهان را فرستادم یازدهم ماه مهر منعقد خان به منصب الاسه بخشی گری
 سرفرازی یافت و منصب او هزاری ذات و سیصد سوار معزول گشت دیگر مرتبه بنصب مقرب خان باره افزودم منصبش دو هزار
 و پانصدی ذات و هزار و پانصد سوار بود پانصدی دیگر اضافه شد که سه هزاری ذات و دو هزار سوار بوده باشد حسب الالتماس
 خانخانان قریه دن خان برلاس به منصب دو هزار و پانصدی ذات و دو هزار سوار از اصل و اضافه سرفراز گردید و اسه منوهر
 هزاری ذات و هشتصد سوار شد و راجه ز سنگ دیو به منصب چهار هزاری ذات و دو هزار و دوست سوار سرفراز شد بجات
 را که بمیره رام چند بندیده است بعد از گذشتن رام چند به خطاب راجگی سرفراز ساختم ظفر خان از صوبه گجرات بوجوب طلب
 در بست هشتم آبان آمده ملازمت کرد یک قطعه نعل و سه دانه مرصع و پیشکش گذرانید هشتم آذر مطابق سوم شوال از برهان پور
 خبر رسید که امیرالامرا در کیشنبه بست و هفتم آبان در پکنه نهال پور فوت کرد و بعد از بیماری که او را در لاهور دست داده بود

دیگر شعور و هوش از او کمتر ظاهر میشد. بحافظه اش نقصان تمام راه یافته بود اخلاص بسیار میداشت جفت که از او فرزندی نماند که قابل تربیت و رعایت باشد چنان قلی خان که از پیش پدر خود که در پیشاور بود آمده بستم آذر ملازمت کرد و یک عدد مرد و یک عدد روپیه نذر گذرانید و پیشکش خود را از اسب و آتش و دیگر اجناس که همراه داشت بنظر در آورد و ظفر خان را که از خانه زادان و کوکه زاده پاک معتبر است نواخته بصاحب صوبگی بهار سر فرار ساختم و منصب پانصدی ذات و سوار افروده سه هزاری ذات و دوهزار سوار مقر داشتیم و بابر اوران خلعت و اسب سر فراری یافته در آن صوبه رخصت شد همیشه آذر دس او این بود که بخد مت علیحد و سر فراری یابد تا جوهر خود را به نهانند من هم خواستم که او را بیازایم این خدمت را محک آزمایش او ساختم چون هنگام سپهر و شکار بود روز شنبه دوم ذی قعدة مطابق چهارم ماه دی از دار الخلافت آگره به قصد شکار برآمدم و در باغ دهره منزل شد و چهار روز در آن باغ توقف افتاد روز دهم ماه مذکور خبر فوت سلیمه سلطان بیگم که در شهر بیمار بودند شنیده شد. والدہ ایشان گلرخ بیگم حبیبہ حضرت فرودس مکانی بودند و پدر ایشان میرزا نورالدین محمد از خواجہ زاده های خواجہ نقشبند اند به جمیع صفات حسنہ آراستگی داشتند در زمان این مقدار هنر و قابلیت کم جمع میشد حضرت جنت آشیانی این خواهر زاده خود را از روی شفقت تمام نافرود و برام خان نموده بودند بعد از شفقار شدن ایشان در آغاز سلطنت حضرت عرش آشیانی این که خدائی واقع شده پس از کشته شدن خان مشارالیه والد بزرگوارم ایشان را به عقد خود در آوردند در سن شصت سالگی به رحمت خدا واصل گشتند همان روز از باغ دهره کوچ شد. اعتماد الدوله را بجهت سرانجام برداشتن ایشان فرستادم و در عمارت باغ منڈا اگر که بیگم خود ساخته بودند فرمودم که ایشان را نهادند در مہتمم ہم ماه دی میرزا علی بیگ اکبر شاهی از لشکر دکن آمده ملازمت نمود و خواجہ جهان که به صوبہ کابل مرخص شده بود در میست بیگم ماه مذکور بازگشته سعادت خدمت دریافت و مدت رفتن و آمدن او به سه ماه و یازده روز کشیده و دوازده مهر و دوازده روپیه نذر گویان آورد و در همان روز راجہ راند اس تیر از لشکر فیروزی اثر دکن آمده ملازمت کرد و یک عدد و یک مهر نذر گذرانید چون بامرای دکن خلعت زمستانی فرستاده نشده بود بدست حیات خان فرستاده شد و چون بند رسورت بجای اگر قلیج خان مقر بود چنان قلیج را بجهت ضبط و حراست آنجا التماس نمود که مرخص گردد در میست مہتمم دی به خلعت و خطاب خانی و علم سر فرار گشته مرخص شد بجهت نصیحت امراے کابل و ناسازی که میان ایشان و قلیج خان واقع بود راجہ راند اس را فرستادم و اسب و خلعت دسی هزار روپیه بدو چرخ عنایت شد در ششم بہمن که برگزیده باثری محل نزول بود خبر فوت خواجگی محمد حسین که از بنده های قدیم الخدمت ابن دولت بود رسید برادر کلان او محمد قاسم خان در زمان والد بزرگوارم رعایت کلی یافته بود و

خواجگی محمد حسین هم بخدمت که از مدعی اعتماد فرموده شود مثل بکاولی و اشال آن سرفراز میگشت از دفرزیدے نماز و کوسه بود که اصلا در محاسن و برت او یک موسی ظاهر نمی شد در وقت سخن کردن هم بسیار فریاد میکرد مثل خواجہ سرایان نمیده ی شد دیگر شاه نواز خان که خانخانان از برهان پور بخت عرض بعضی معروضات روانه ساخته بود در باز دهم ماه مذکور آمده ملازمت کرد یک صد و یک صد روپیہ نذر گذرانید چون معاملات دکن بخت نیز جلو میآید عبد الله خان و اتفاق امر صورت خوبی پیدا نکرد و کھنیاں راه سخن یافته با مراد و ونخواهان آنجا حکایت صلح در میان آوردند و عادل خان طریقه و ونخواهی اختیار نموده اتماس کرد که اگر هم دکن به من رجوع شود جهان کنم که بعضی محال که از تصرف او بیایم دولت برآمده باز به تصرف درآید و در آن نظر بر مصالحت وقت نموده این معنی را عرض داشت نمودند و بخیر یک گونه شد و خانخانان تعهد سرانجام مهمات آنجا کردند و آنجا که همیشه خواهان دفع و رفع رانای مقهور بود و این خدمت را بخت کسب ثواب اتماس می نمود حکم شد که به مالوه که بجایگیر او مقرر است رفته بعد از سرانجام توجه این خدمت گردد و بر منصب ابوالنبی اوزبک بزرگ میزاری ذات و پانصد سوار دیگر افزوده چهار هزار میزاری ذات و سه هزار و پانصد سوار بوده باشد بدت شکار بدواه و بیست روز کشید درین ایام همه روز توجیه شکار بودم چون به نوروز عالم افروز پنج شش روز پیش نموده بود بخیریت معاودت نموده بیست چهارم اسفند ار به باغ دهره محل نزول گشت و مقریان و جمعی از منصبداران که حسب الحکم در شهر مانده بودند درین روز آمده ملازمت کردند مقرب خان صراحی مرصع و کلاه فرنگی و کجشک مرصع پیشکش گذرانید سه روز در بلخ مذکور توقف واقع شد روز بیست و هفتم اسفند اردا خیل شهر شدم درین مدت دو بیست و بیست و سه راس آهو و غیره و نو و پنج نیکه گاو و دو خوک و سی و شش قطعه کاروانک و غیره و یک هزار و چهار صد و پنجاه و هفت ماهی شکار شد.

جشن یشتین نوروز از جلوس بهایون

سنه هشتم جلوس مطابق محرم سنه ۱۲۲۵

شب پنجشنبه بیست و هفتم محرم مذکور مطابق غره فردر دین شه جلوسی بعد از گذشتن سه نیم گمری حضرت نیر اعظم از برج حوت در برج حمل که خانه فرخی و فیروزی اوست نقل نمودند و صباح آنکه روز نوروز عالم افروز بود مجلس جشن به آئین همه ساله ترتیب و تزیین یافت و آخر بای آن روز بر تخت دولت جلوس واقع شد و امراء اعیان دولت و مقریان در گاه نسیم و مبارک باد

بجا آورند و درین ایام محنت فرجام همه روز بدو آغازه خاص و عام برمی آید و مطالب و مقاصد و مدعیات بعضی می رسند و شکیبای
 بنده های درگاه از نظر میگذشت ابوالنبی حاکم قندهار اسپان عراقی و سگان شکاری شکیبش فرستاده بودند و در نیم ماه مذکور
 افضل خان از صوبه بهار آمده ملازمت نمود و یک صد مرد و یک صد روپیه نذر گذرانید و یک زنجیر نایل بنظر آورد و در دوازدهم شکیبش
 اعتمادالدوله گذشت از جواهر و آئینه و دیگر اجناس آنچه خوش اوفاد بدو بجهت قبول پوست و از فیلان شکیبش افضل خان ده زنجیر دیگر درین
 روز دیده شد در سیزدهم شکیبش تربیت خان بنظر درآمد مقصد خان منزله در آگره خریداری نمود و چند روزی در آنجا بسر برد و بخت
 پی در پی او را دست داد و شنیده ایم که بر چهار چرخ حکم سعادت و نحوست میکنند اول بر زن دوم بر بنده سوم بر منزل چهارم بر سب
 بخت و آستین سعادت و نحوست خانه ضابطه قرار یافته بگویند که به صحت پوسته است اندک زمین را از خاک خالی باید کرد و باران
 خاک را در آن سزمین می باید ریخت اگر برابر آید میانه است آن خانه را نه سعد میتوان گفت نه نحس و اگر کم گردد بر نحوست آن حکم میکنند
 و اگر زیاده آید سعد و مبارک است در چهاردهم شکیبش اعتبار خان بنظر گذشت و آنچه بقبول اوفاد برداشته شد منصب اعتبار خان
 که هزارای دسی صد سوار بود و دویست و پنجاه سوار شد و پانصدی ذات و پنجاه سوار به منصب تربیت خان افزودم که دویست و هشتاد
 و هشت صد و پنجاه سوار بوده باشد بوشنگ پسر اسلام خان که در بنگاله پیش پدر خود بوده و درین روزها ملازمت کرد و چند روزی از
 مردم گمراه که ملک ایشان متصل بگو در جنگ است بلکه درینو لاین ولایت هم در تصرف آنهاست همراه آورده بود از کیش و روش
 آنها تعدمات تحقیق شد بمجمل حیوانی چند اند به صورت آدمی از حیوانات بری و بحری همه چیز میخورد و هیچ چیز در کیش ایشان منع نیست
 و با همه کس میخورد و خواهر خود را که از مادر دیگر باشد بگیرند و تصرف میکنند و هر تهاک ایشان بقرا فلماقی شبیه است اما زبان ایشان
 آتشی است و اصلا نبرکی نمی ماند و همین یک کو هست که کیسر آن ولایت کاشغر متصل است و سردیگر آن ولایت پیگودینی درست و
 آتشی که از آن تعبیر بدین می توان کردند از دین مسلمانان دور و از کیش هندو و مجور اند و دوسه روزی بشارت مانده فرزند خرم خوا
 نمود که به منزل او رفته شد تا بهما نجا شکیبش نوروز از نظر بگذرد التماس او در جهت قبول یافت یک روز و یک شب در منزل آن فرزند
 توقف نموده شد و شکیبشها خود را بنظر آورد و آنچه پسند خاطر اوفاد گرفته شد تمه را با و بخشیدم روز دیگر مرتضی خان شکیبش خود را
 گذرانید از هر جنس چیزی با سامان نموده بود تا روز شرف هر روز شکیبش یک از امر بلکه دوسه از نظر میگذشت و روز دوشنبه نوزدهم
 فروردین مجلس شرف ترتیب یافت در آن روز سعادت اندوز بر تخت دولت جلوس نمودم حکم شد که اقسام کینما از شراب غیر آن
 حاضر سازند تا هر کس به خواست خاطر خود آنچه خواهد بخورد بسیار از کتاب شراب نمودند شکیبش صابت خان درین روز گذشت

یک مهر هزار توله که به کوکب طالع موسوم است بیادگار علی ایچی والی ایران و ادم مجلس شگفته گشت بعد از برخاستن حکم کردم که اسباب
 و آئین را بار کنند چون در ایام نوروز پیشکش مقرب خان سامان نیافته بود از هر قسم نفایس و تحفای خوب بهم رسانیده بود و از
 جمله دوازده راس اسب عراقی و عربی که به جهاز آورده بود و دیگر زین مرصع کاری فرنگی از نظر گذشت بر منصب نوازش خان
 پانصد سوار اضافه شد که دویزاری ذات و سوار بوده باشد فیلی بنیسی بدن نام که اسلام خان از بنگاله فرستاده بود به نظر
 درآمده داخل فیلان خاصه شد روز سوم اردی بهشت خواجه یادگار برادر عبدالله خان از گجرات آمده ملازمت کرد یکصد مهر
 جهانگیری نذر گذرانید بعد از چند روز که در ملازمت بود به خطاب سردار خانی سرفروزی یافت چون بخشی صاحب استقلال به لشکر
 جنگش و آن حدود بایست فرستاد معتقد خان را بدین خدمت اختیار نموده و بر منصب ادسی معنی ذات و پنجاه سوار اضافه
 شده که هزار و پانصد می ذات دسی صد و پنجاه سوار بوده باشد رخصت نمودم مقرر شد که بزودی روانه گردد محمد حسین حلی که
 در خریدن جوایس و بهرسانیدن تحفه و قوت تمام داشت پاره زر داده رخصت نمودم که از راه عراق باستنبول رود و تحفای
 و نفایس که بهم رساند بحجت سرکار ما خریداری نماید درین صورت ضرور بود که والی ایران را ملازمت کند کتابته با و داده بودیم
 و یاد بودی بان همراه بود مجلا در حوالی مشهد بر ادم شاه عباس راحی بنید شاه از و نقض میکند که چه چیزها حکم است که بحجت سرکار
 ایشان خریداری نمائی چون مبالغه میکند حلی یاد داشته که همراه داشت ظاهر میسر از دوران یادداشت فیروزه خوب موبائی
 کانه استهبانات داخل بود میفرماید که این دو نفیس بخردن میسر نیست من بحجت ایشان میفرستم او بی توچی را که از ملازمان شناس
 او بود اختیار نموده شش آبنامچه خاکه فیروزه تخمیناً بیسره خاکه داشت و چهارده توله موبائی و چهار راس اسب عراقی که یک از آن
 ابلق بود حواله او میکند و کتابته شعر بر اظهار بحجت و دوستی بیش از پیش نوشته در باب ربونی خاکه و کمی موبائی غدر بسیار
 خواسته بودند و خاکها بسیار زبون بنظر درآمد هر چند حکاکان و نگین سازان نفیس گردن یک نگین که قابلیت انگشتری ساخته شده باشد
 ظاهر نه شد غالباً در این ایام خاکه فیروزه بطریق که در زمان شاه مرحوم شاه طماسپ از معدن بر سر آمده حالا بر نمی آید همین
 مقدمه را در کتابت ذکر کرده بودند در باب اثر موبائی از حکیمان سخنان شنیده بودم چون تجربه شد ظاهر نه گشت نیند انم که
 اطبا در اثر آن مبالغه از حد گذرانیده اند یا بحجت کهنگی اثر آن گم شده باشد بهر تقدیر بر روشنی که قرارداد اطبا بود پاسه مرغ
 را شکسته زیاده از آنچه میگفتند خورانیده پاره بر محل شکستگی ماییده شد و تا سه روز محافظت نمودند حالانکه مذکور میشد که از
 صبح تا شام کافیت بعد از آنکه ملاحظه نموده شد هیچگونه اثری ظاهر نشد و شکستگی بحال خود بود در کاغذ علحیده سفارشش

سلام الله عرب نوشته بودند همان لحظه منصب و علوفه جاگیر ادرا افزودم فیلی از فیلان خاصه با تلایر به عبد الله خان فرستادم و
 فیلی دیگر هم به قلیچ خان مرحمت شد و دوازده هزار سوار برادر عبد الله خان را به ضابطه سه اسپه و دو اسپه فرمودم که تنخواه دهند
 و چون سابق بجهت خدمت جوته گریه پانصدی ذات و سی صد سوار بر منصب برادر ادسردار خان افزوده شده بود و در
 ثانی الحال آن خدمت به کامل خان مقرر گشت حکم کردم که آن اضافه را برقرار داشته در منصب او اعتبار نمایند و سرافراز خان
 را که هزار و پانصدی ذات و پانصد سوار بود صد سوار دیگر اضافه فرمودم بست و نفقه اردی بهشت ماه مطابق بست و ششم ربیع الاول
 شد جلوس و ۲۲ هجری روز پنجشنبه مجلس وزن قمری در خانه مریم الزمانی ترتیب یافت و پاره از روزن مذکور بورات
 و مستحقان که در خانه والده ام جمع شده بودند فرمودم که بخش کردند و درین روز هزارری بر منصب مرتضی خان افزوده شد که شش
 هزارری ذات و پنج هزار سوار بوده باشد خسرو بیگ غلام میرزا خانی از پنه بهمه عبد الرزاق معمر رسیده آمده ملازمت نمود و سرافراز
 برادر عبد الله خان با احمد آباد گجرات رخصت یافت و دوز که باز بهر داشتند از کرناٹک افتان آورده بود همیشه شنیده میشد که هر
 جانور رسیده که باز هر میدارد بسیار لاغر و زبون میباشد حالانکه این بزها در نهایت فریبی و نازگی بودند یکی از آنها را که ماده بود فرمودم
 که گشتند چهار پا بر ظاهر شد و این معنی باعث حیرت تمام گشت یوز مقرر است که در غیر جاها که میباشد ماده خود جفت نمی شود
 چنانچه والد بزرگوارم یک مدتی تا هزار یوز جمع کرده بودند بسیار خواهان آن بودند که اینها با یکدیگر جفت شوند اصلاً نمی شد و باز
 یوزها که نر و ماده در باغات قلاده بر آورده سردانند در انجام بهم نه شد درین ایام یوز نر قلاده خود را گیسخته بر سر ماده یوزی
 میرود و جفت میشود بعد از دو نیم ماه سه بچه زایید و کلان شده چون فی الحمله غراتی داشت نوشته شد هرگاه یوز با یوز جمع نگردد شیر
 خود بطریق اولی هرگز نشیند نه شده بود که بعد از گرفتاری جفت شده باشد چون در عهد دولت من وحشت از طبیعت جانوران
 صحرائی برداشته شده چنانچه شیران بنوعی رام گشته اند که بے قید و زنجیر گله در میان مردم میگردند و ضرر ایشان ب مردم نمیرسد
 و نه وحشت در میدگی دارند بحسب اتفاق ماده شیر رسیده استن شد و بعد از سه ماه سه بچه زایید و این هرگز نه شده که شیر جنگلی بعد از
 گرفتاری به جفت خود جمع شده باشد از حکیمان شنیده میشد که شیر شیز بجهت روشنائی چشم بقایت فایده مند است هر چند سعی
 کردیم که نم شیر در پستان او ظاهر شود میسر نه گشت بخاطر میسر شد که چون جانور غضبناک است و شیر در پستان مادران از روی مهری
 که به بچه خود دارند چون در پستان او قرار خوردن و یکیدن بچه شیر میشد باشد تا در وقت گرفتن او بجهت بر آوردن شیر غضب
 او زیاده گشته شیر در پستان خشک میشود در آخر اردی بهشت خواجه قاسم برادر خواجه عبد الغزیز که از خواجه زاده های نقشبندیه اند

از مادر از انهر آمده ملازمت نمود و بعد از چند روز دوازده هزار روپیه بطریق انعام با و مرحمت شد چون خواجه جهان در حوالی شهر
 فالیز خرپوزه بعل آورده بود بعد از گذشتن دوپهر روز بیست و نهم خورداد بر کشتی سوار شده از راه دریای سیمرغ فالیز روانه شدم و مردم
 محل همراه بودند در دسسه گهری از روز مانده رسیدیم شب در سیمرغ فالیز گذر ایندم عجب تند باد و جلگه شد که خیمه و سراپرده برپا
 نمائده بر کشتی در آمده آن شب را بسر بردم پاره از روز جمعه در سیمرغ فالیز گذر ایندم در شهر باز گشت نمودم افضل خان که مدتی مدید
 باله دل دزخمه غریب گرفتار بود در دهم خورداد در گذشت جایگزین وطن را چه حکم را که در خدمت دکن تقصیر کرده بود تغییر نموده
 به محبت خان عنایت نمودم شیخ پیر که از دارندگان و بے تعلقات وقت است و خاص بجهت محبت و اخلاص که با من دارد و طبقه
 خدمتگاری و همراهی اختیار نموده است در پرگنه میر محمد که وطن اوست قبل ازین بناے مسجد نهاده بودند در نیولابه تقریب مذکور گشت
 چون خاطر او را متعلق با تمام این بناے خیر یا فتم چهار هزار روپیه با و دادم که خود رفته صرف او نماید و فرجه شال خاصه با و مرحمت نمود
 رخصت کردم در دیوانخانه خاص و عام و دو محراب از چوب ترتیب می یابند در محراب اول امرا و ایلچیان و اهل غت میباشند و درین
 دایره کسے بغیر حکم داخل نمی شود و در محراب دوم که وسیع تر از محراب اول است جمیع بندگان از منصبداران و احدیان و کسانیکه اطلاق نوکری
 توان کرد راه می یابند و در بیرون این محراب نوکران امیر و سایر مردمی که در دیوانخانه مذکور در می آیند می ایستند چون میان محراب اول
 و دوم تفرقه نبود بخاطر رسید که محراب اول را به نقره باید گرفت فرمودم که محراب مذکور و نردبانے را که ازین محراب به بالا خانه جهر و که نهاده اند
 و در فیل را که بهر دو دست نشین جهر و که که هنرمندان از چوب ترتیب داده اند و نقره گیرند بعد از اتمام بعرض رسید یک صد و بیست
 و پنج من نقره نوزن هندوستان که هشت صد و هشتاد من ولایت باشد صرف فرموده شد الحق که صفا نمود دیگر پیدا کرده چنانچه گویا
 چنین می بایست سوم ماه تیر مظفر خان از پشته آمده ملازمت کرد و دوازده هنر نذر گذر ایندم مصحف جلد مرصع و دو گل مرصع پیشکش گویان
 بنظر در آورد و در چهار دهم ماه مذکور صفدر خان از صوبه بهار آمده ملازمت کرد و یک صد و یک عدد هنر نذر گذر ایندم بعد از آن که
 مظفر خان روزی چند در ملازمت بود پانصدی ذات بر منصب سابق او افزوده علم عنایت فرمودم و شال خاصه داده رخصت
 پخته کردم مید انستم که سگ دیوانه هر جانورے و جاندارے را که بگذرد البته می میرد و غایتاً نفعی در فیل به صحت نه پوسته بود و در زمان
 من چنین واقع شد که شے سگ دیوانه بجای بستن یکے از فیلان خاصه کچی نام در آمده در پاسے ماده فیله که همراه فیل خاصه
 بود میگردد به یکبار ماده فیل بفریاد در می آید فیلبانان دوباره خود را میرسانند آن سگ رو بگریه نهاده بز قوم زاری که در آن سگ
 واقع بود در سے آید و بعد از زمانے باز در آمده خود را به فیل خاصه میرساند و دست او را میگردد فیل او را میکشد چون مدت یکماه

پانچ روز ازین مقدمہ میگذرد و روزی کہ بواسطہ ابرناک بود غریبن رعد بگوش ماده فیل کہ در عین چرا بود میرسد و بہ یکبار فریاد میکند و اعصاب او بلرزہ در آمدہ خود را می اندازد و باز برخاستہ ہفت روز آب از دہان او میرفت و ناگاہ فریادے میکند و بے آرامی داشت فیلبانان ہر چند در صد و علاج شدند نفع نہ کرد و روز ہشتم افتادہ مر و بعد از مردن ماده فیل بیک ماہ فیل کلان را بہ کنار آب بہ صحرائی بردند بہمان طریق ابر و رعد ظاہر شد فیل مذکور در عین مستی یکبار بہ لرزہ در آمدہ بزرگ نشست فیلبانان اورا بہزار مشقت بجا و مقام خود آوردہ بعد از بہمان مدت و بہمان حالت کہ ماده را دست دادہ بود این فیل نیزہ تصدق شد از وقوع این مقدمہ چرت تمام دست داد و الٹی جاے چرت ست کہ جانورے باین گلانے و بزرگی ہیکل و ترکیب باندک جراحے کہ از حیوان ضعیفی با درسد این مقدار متاثر گردید چون خانخانان مکرراستدعای رخصت شاہ نواز خان پسر خود نمودہ بود تیار شد ۴۷ - امر داد اسپ و خلعت دادہ رخصت دکن نمود و یعقوب بدخشی را کہ منصب او صدو پنجاب ہے بود بنا بر ترمودے کہ از دو وقوع آمدہ بود بہ منصب ہزار و پانصدی ذات و ہزار سوار سرفراز ساختہ بخطاب خانی اورا سر بلند گردانیدم و علم نیز کہ امت شد طوائف ہنود بر چار گروہ قرار یافتہ و ہر کدام بآئین و طریق خاص عمل مینماید و در ہر سال روزے معین دارند اول طائفہ برہمن یعنی شناسندہ ایزد و یچون و وظیفہ ایشان شش چیز است علم آموختن و دیگران را تربیت دادن و آتش پرستیدن مردم را دلالت بہ آتش پرستش کردن چیزے بہ محتاجان دادن و چیزے گرفتار این طائفہ را روزے معین است و آن روز آخر ماہ سادون است کہ ماہ دوم از برسات است این روز را مبارک دانستہ عابدان ایشان بہ کنار دریا یا دالابا میروند و فسونہا خواندہ بر ریسمان ہا و رشتہ ہاے رنگین میدنند و روز دوم کہ اول سال فواست آن رشتہ ہا را در دست را جہا و بزرگان عدمی بندند و شگون میدنند و این رشتہ را را کھی میگویند یعنی نگاہداشت این روزہ در ماہ تیر کہ آفتاب جہا تباب در برج سرطانست واقع میگردد و طائفہ دوم چھتری است کہ بہ کھتری معروف و مشہور است و مراد از چھتری طائفہ ایست کہ مظلومان را از شر ظالمان محفوظ دارند آئین این طائفہ سہ چیز است یکے آنکہ خود علم بخواند و دیگران را تعلیم دہد دوم آنکہ آتش را پرستش کند و دیگران را بہ پرستش دعوت نہ نماید سوم آنکہ بہ محتاجان چیزے بہد و خود با وجود احتیاج چیزے نگیرد و روز این طائفہ یکے و دہمین است درین روز سواری کردن و لشکر بر خر ہم کشیدن پیش ایشان مبارک است و رام چند کہ اورا بہ خدائی می پرستند درین روز لشکر کشیدہ بر خصم خود ظفر یافتہ است این روز را مقبری دانند و فیلان و اسپان را از ایشان کردہ پرستش می نمایند و این روز در ہر ماہ شہر و روستا کہ آفتاب در برج سنبلہ میباشد واقع میشود بہ نگاہ دارندہ ہاے اسپان و فیلان انعاما میدہند طائفہ سوم پیش است و این

جماعت این دو طائفه را که ذکر ایشان گذشته خدمت میکنند زراعت و خرید و فروخت و سود و سودا شغل ایشان مقرر است این طائفه را هم روزی معین است که آنرا دیوالی هم میگویند و این روز در ماه مهر که آفتاب در برج میزان است واقع میگردد و در میست و هشتم ماه پاسه قمری میباشد در شب این روز چراغهای می افروزند و دوستان و عزیزان در خانه پاسه یکدیگر جمعیت نموده هنگامه تمار بازی گرم میسازند چون نظر این طائفه بر سود و سودا است بردن و پاسه دادن را درین روز شگون میگیرند طائفه چهارم شود راست این گروه که قهرن طائفه نبودند همه را خدمت میکنند و ازین چیزها که مخصوص بر طائفه مذکور گشت بهره مند از روز این با هولی است که با اعتقاد ایشان روز آخر سال است این روز در ماه اسفند از آنکه حضرت نیر اعظم در برج حوت منزل دارند واقع میشود در شب این روز آتشها در سر کوچهها گذر با برمی افروزند و چون روز میشود تا یک پیران خاکستر با بر سر دروے یکدیگر می افشانند و شور و غوغا میکنند برے انگیزند و بعد از آن خود را شست و شو و داده رختهای پوشند و به سیر باغات و صحراها میروند چون ضابطه مقرر نموده است که مرده پاسه خود را می سوزانند آتش افروز حقن درین شب که شب آخر سال گذشته است کنایه از آن است که سال گذشته را که بمنزله مرده است بسوزانند در ایام دال و بزرگوارم امرای هند و دیگر طوائف به تقلید ایشان رسم را کھی بجای میسازند که علما و مرداریدها و گلهاسه مرصع به جو اسرگران بها در رشته با کشیده بر دست مبارک ایشان می بستند و تا چند سال این رسم معمول بود چون تکلف را از حد گذرانیدند انجمنی بر ایشان گران آمده منع فرمودند و بر بهمنان به شگون همان رشتها و ابریشم ها را که ضابطه ایشان است می بستند من هم درین سال بسنت پسندیده ایشان عمل نموده فرمودم که امرای هند و اعیان این طائفه را کھی بدست من نه بندگان روز را کھی که نعم امر داد و باز همان معرکه قایم شد و دیگر طوائف براه تقلید رفته دست ازین تعصب باز داشتند همین سال را قبول نموده فرمودم که بهمان ضابطه قدیم بر بهمنان رشته ها و ابریشمهای بسته باشند درین روز به حسب اتفاق عرس حضرت عرش آشیانی واقع شد و عرس از قاعده پاسه است که در هندوستان معمول است در هر سال در روز فوت پیر و عزیز خود طعامها و اقسام خوشبوئیا باندازد از حالت و قدرت خود ترتیب داده علما و صلحا و سائر مردم جمع میشوند و این مجلس گاه باشد که یک هفته یکشد درین روز با با خورم را فرستادم که بر روضه تبرکه ایشان رفته این مجلس را منعقد سازد و دوه هزار روپیه به ده کس از بنده پاسه معتبر داده شد که به فقر و ارباب احتیاج تقسیم نمایند در پانزدهم ماه امر داد پیشکش اسلام خان از نظر گذشته بسنت و هشت زنجیر قیل و جیل راس اسپ آن سرزمین که بپانگن مشهور است و پنجاه نفر خواجهر سرا و پانصد پیر کاهه نفیس ستارگانی فرستاده چون ضابطه شده که وقایع جمیع صوبها به تخصیص سرحد با بعضی می رسیده باشد و واقعه نویسان از درگاه بدین خدمت تعیین میشوند

داین از ضوابط است که پدر بزرگوارم کرده اند و من هم موافق آن عمل می نمایم و درین ضمن فواید کلی و نفع عظیم مشاهده میشود و اطلاع دیگر بر احوال عالم و عالیشان بهم میرسد اگر فواید آن مرقوم گردد سخن دراز میشود درین ایام وقایع نویسی لاهور نوشته بود که در او آخر ماه تیر و کس از شهر با من آباد که در دوازده کوسه و نفع است رفته اند چون هوا گرمی بهم میرساند پناه به سایه رختی میسرند مقدار آن باد و چکر به هم میرسد و آن باد چون به جماعت مذکور می وزد به لرزه در آمده نه کس از آنها هم در زیر درخت جان دادند و یک کس زنده ماند و آن زنده مدت ها بیماری داشت تا بعد از محنت بسیار خلاص شد و جانور آنی که بر درخت مذکور نشین داشتند یکی افتاد و مرد و در آن فوایدی بود این قسم خرابی پیدا کرد که جانوران صحرائی به کشت زار با آمده خود را می انداختند و بر بالاسه سبزه غلطید و جان میدادند و مجله جانوران بسیار هلاک شدند در روز پنجشنبه ۳۱ - از دوا و تسبیح نموده به قصد شکار به کشتی سوار شده متوجه موضع سمونگر که از شکارگاه های مقرر است گشتم در ۳ شهر یورخان عالم را که از دکن به مصلحت فرستادن عراق و همراهی ایلی دارا ایران طلب نموده بودم در پنجار سیده ملازمت کرد و صد منزل گذرانید و چون سمونگر به جاگیر مهابت خان مقرب بود منزله دلکش بغایت تکلف در کنار دریا ساخته بود بسیار خوش افتاد و یک زنجیر فیل و یک انگشتری نئین زمره و پیشکش نمود فیل را داخل فیلان خاصه نمودم تا ۶ شهر یور به شکار مشغول بودم درین چند روز چهل و هفت رأس آهوز داده و دیگر جانوران شکار شد و درین روزها و لا در خان یک قطعه لعل پیشکش فرستاده بود و مقبول افتاد و شمشیر خاصه جهت اسلام خان فرستادم بر منصب حسن علی ترکمان که بهزاری ذات و هفت صد سوار بود پانصدی ذات و یک صد سوار افزوده شد آخر های روز پنجشنبه ۲۰ ماه مذکور در منزل مریم الزمانی وزن شمسی به فعل آمد خود را با فلزات و دیگر خیر باید ستور معمول وزن نمودم درین سال سن چهل و چهار سال شمسی پوره شد و در همین یادگار علی ایلی دارا ایران و خان عالم که ازین جانب به همراهی او تعیین شده بود مرخص گشتند یادگار علی اسپ با زین مرصع و کمر شمشیر مرصع و چار قب طلا دوزی و کلتی و با پر و جیغه و سی هزار روپیه نقد مرحمت شد که مجموع چهل هزار روپیه بوده باشد و به خان عالم کپیوه مرصع یا پھول کتاره که علاقه از مردارید داشت شفقت نمودم در ۲۲ ماه مذکور به زیارت روضه مقدسه منوره والد بزرگوارم به پشت آباد فیل سواره متوجه گشتم در رفیق پنج هزار روپیه زر زرنگی افشاند و شد پنج هزار روپیه دیگر به خواجه جهان دادم که به درویش قسمت نماید و تسبیح نماز شام کرده به کشتی متوجه شهر شدم چون منزل اعتماد الدوله بر کنار آب جمنا واقع بود آنجا فرود آمدم و شب در منزل او گذرانیده تا آخر های روز دیگر آنجا بسر بردم و از پیشکش های او آنچه خوش آمد قبول فرموده متوجه دولت خانه گشتم منزل اعتقاد خان هم بر کنار آب جمنا بود حسب التماس او با مردم محل آنجا فرود آمده منازل او را که تازه ساخته بود سپردم

الحق جایها مطبوع و پسند بود بسیار خوش آمد پیشگاه لائق از آتشه و جواهر و دیگر اجناس سرانجام نموده بود بمجموع از نظر اشرف
گذشت و اکثر پسند خاطر افتاد و قریب به شام داخل دولت خانه هایون شدم چون منجان و انقشنا سان اشب ساعت توجه
بجانب اجیر اختیار نموده بودند هفت گھری از شب و شنبه ۱۲ شعبان مطابق ۲۴ شهریور گذشته به فیروزی و اقبال بقصد انصوب
از دارا خلافت اگره برآدم و درین غریمت و دخیر منظور خاطر بود اول زیارت روضه منوره خواجہ معین الدین چشتی که از برکات
روح بر فوج ایشان کتایشهاے بزرگ باین دودمان دالار سیده و بعد از جلوس زیارت مرقد بزرگوار ایشان بپسرن گشته
بود و دوم دفع و رفع رانا امرنگه مقهور که از زمیند اران و راجهاے معتبر هندوستان ست و سرورے و سرداری او و آبا و اجداد
او را جمیع راجها و رایان این ولایت قبول دارند و دیر نیست که دولت و ریاست در خانواده آنهاست مدتی در حد و مشرق
که پورب رویه باشد حکومت داشته اند دوران ایام بظاہر راجگی معروف و مشهور بوده اند بعد از ان یزین دکن افتادند و
بیشتر ولایات آنجا به تصرف درآوردند و بجای راجه لقب راول راجه و اسم خود ساختند پس از ان به کوستان میوات درآمدند
و رفته رفته قلعہ چیتور را به تصرف درآوردند از ان تاریخ تا امروز که هشتم سال از جلوس نست یکمزار چهار صد و هفتاد و یک سال
میشود بیست و شش کس دیگر ازین طائفه که مدت حکومت ایشان یک هزار و دویست سال است راول خطاب داشته اند و از راول
که اول شخصی ست که بر راول اختیار یافته تا رانا امرنگه که امروز رانا است بیست و شش نفر اند که در عرض چهار صد و شصت و
یک سال ریاست و سرورے داشته اند و درین مدت مدید گردن با طاعت بیج یک از سلاطین کشور هندوستان و دنیا ورده اکثر
اوقات در مقام سرکشی و فتنه انگیزی بوده اند چنانچه در عهد سلطنت حضرت فردوس مکرانی رانا سانگا جمیع راجها و رایان زمینداران
این ولایت را جمع ساخته بایک لک و ششاد هزار سوار و چندین لک پیاده در حوالی بیانہ جنگ صف نمود و بتأمید باری تعالی
و پادری نجت لشکر ظفر اثر اسلام بر افواج کفر غلبه کردند و شکست عظیمی با حوال او راه یافت تفصیل این جنگ در تواریخ معتبره
بخصوص در واقعات که از تصنیفات حضرت فردوس مکرانی ست مذکور و مسطور است دالند بزرگوارم که مرقد منورش محل فیوض
تا قنای باد و در دفع این سرکشان سیهاسے بلع بجا آوردند و چندین مرتبه لشکر بامر او تعیین نمودند و در سال دوازدهم از جلوس خود
به تسخیر قلعہ چیتور که از محکم قلعہ هاسے مقررہ معموره عالم است و برہم زدن ملک رانا غریمت نمودند و قلعہ مذکور را بعد از آنکه چهار ماه
وده روز و ریل داشتند از کسان پور رانا امرنگه به جنگ و جدال از روے قدرت و قوت تمام گرفتند و قلعہ را خراب نموده
برگشتند و در ہر مرتبہ افواج قاہرہ کار را بر دنگ ساختہ چنان می کردند کہ بدست و آید با خراب و تارہ گردد و در مقارن این امرے

روے میداد کہ ابن مہم انصرام نمی یافت تا در اواخر عید در یک روز در یک ساعت خود بہ تسخیر ملک دکن متوجہ گشتند و در بابا لشکر عظیم
و سرداران مقبض بر سر رانافرتاوند بحسب اتفاق این ہر دو کار بواسطہ اسبابی کہ ذکر آن طول تمام دارد و صورت پذیر نہ گشت تا آنکہ
زمان خلافت بہن رسید چون ابن مہم نیم کارہ من بود بعد از جلوس اولین لشکرے کہ بحدود ممالک فرستادم این لشکر و دفرزند پرور
را سردار ساختہ عظمای دولت کہ در پاسے تخت حاضر بودند بدین خدمت تعین گشتند و خانہ معمور و توپخانہ موفور بہرہ نمودہ روانہ
ساختم چون ہر کارے موقوف بر وقت ست درین اثنا قلعہ بد عاقبت خسرو توغ آمد مرا ناچار تعاقب او بجانب پنجاب بایند
و ولایت و پایہ تخت کہ در دار الخلافت اگرہ بود خالی میاندا بالقرورت نوشتہ شد کہ پر وزیر بالبعثہ امر برگشتہ بہ محافظت اگرہ روحانی و
ہو اشقی آن قیام نماید بجلال درین مرتبہ ہم مہم رانا چنانکہ بایست نشد چون بہ عنایت الہی خاطر از قلعہ خسرو جمع گردید و دیگر بارہ اگرہ محل
نزول را بات غایبات گشت افواج قاسرہ بسر کردگی مہابت خان و عجد احمد خان و دیگر سرداران تعین نمودہ شدہ و ازان تاریخ
تا وقت غریت ربات جلال با جمیر موستہ ولایات او پایمال عساکر فیروزی آثار بود غایتا مہم او صورت پسندیدہ پیدا نمی کرد بخاطر
گذرانیدم کہ چون در اگرہ کارے ندارم و یقین من گشت کہ تا من خود متوجہ نشوم این مہم صورتے پیدا نمی کند بہ ساعت مقرر از
قلعہ اگرہ برآمدہ و در باغ و صحرہ منزل واقع شد روز دیگر جشن دسرہ روے دادید ستور معمول اسپان و فیلان را آرایش دادہ
از نظر گذرانیدم چون کرد والدہ ما ہمیشہ باے خسرو بعض رسانیدند کہ از کردہ ہای خود بسیار نام و پشیمان ست عرق عطوفت
و شفقت پدرے در حرکت آمدہ اورا طلبیدم و مقرر کردم کہ ہر روز بہ کورنش می آمدہ باشد در باغ مذکور ہشت روز مقام شد در
ہست و ہشتم خبر رسید کہ راجہ رانداس کہ در نگیش وحد و کابل بہ ہمراہی قلیج خان خدمت می نمود وفات یافت غرہ ماہ مہراز باغ کوچ
شد و خواجہ جہان را برائے نگاہبانی دار السلطنت اگرہ و محافظت خزائن و محلہا خدمت فرمودم و فیل و فرگل خاصہ باو مرحمت
شد در دوم مہر خبر رسید کہ راجہ با سوزن خانہ شاہ آباد کہ سرحد ولایت امرے مقبور است وفات یافت دہم ماہ مذکور روپ باس
کہ الحال با من آباد موسوم شدہ منزل گشت سابق این محال بجا گیر روپ خواص مقرر بود بعد ازان بہ پسر مہابت خان کہ امان احمد
نام دار و مرحمت نمودہ فرمودم کہ بنام او بخواندہ باشند یا زودہ روز درین منزل مقام واقع شد چون از شکار گاہ ہاسے مقرر است
ہر روز بہ شکار سوار میشدم چنانچہ درین چند روز یک صد و پنجاہ و ہشت آہونرودادہ و سایر جانوران شکار شد بہت و نجسم
ماہ مذکور ازان آباد کوچ نمودہ شد و یکم این ماہ مطابق ہشتم رمضان خواجہ ابوالحسن را کہ از برہانور طلب نمودہ بودم
آمدہ ملازمت کرد پنجاہ مہرزد و پانزدہ پارہ مرصع آلات و یک زنجیر فیل کہ اورا داخل فیلان خاصہ کردم پیشکش گذرانیدم و ازان

مطابق دهم رمضان خبر فوت قلیچ خان رسید از قدیمان این دولت بود و به هشتاد سالگی به رحمت خدا رفت در پرتشاور بخداست
رفع و رفع افغانان بر تارکی نیام داشت منصب او شش هزار نفات و پنجاه سوار بود مرضی خان دکنی که در علم و ولایت بازی
که با اصطلاح دکنیان یک انگلی گویند و مغلان شمیر بازی میگویند بنظر بود که پیش او باین ورزش متوجه بودم و درین راه او را بخطا
ورزش خانی سرفراز گردانیدم چون ضابطه کرده ام که شبها در باب استحقاق و درویشان را از نظر من میگذرانیده باشند تا نظر بجا است
هر یک انداخته زمین در نقد و پوشش بآنها مرحمت نمایم در بیان آن مردم شخصی اسم جهانگیر را با اسم اعظم الله اکبر بحساب اجدد مطابق
یافته بود بعضی رسانید و بمعنی راه تفادول و شگون خوب گرفته به یابنده آن زمین و اسب در نقد و خلعت کرامت نمودم روز دوشنبه
پنجم شوال مطابق بیست و ششم آبان ساعت داخل شدن با جمیع قرار یافته بود صبح روز نهم که متوجه گشتم چون قلعه و عمارات روضه حضرت
خواجہ بزرگوار ظاهر گشت قریب یک کرده راه را پیاده طے کردم و از دو جانب راه معتمدان را تعیین نمودم که به فقرادار باب خضاب
از داده میرفتند چون چهار گھڑی از در گذشت داخل شهر معموره شدم و در گھڑی پنجم شرف زیارت روضه تبر که دست داد بعد از
در یافت زیارت بدو تخته هایون متوجه گشتم و در دیگر فرمودم که همه حاضران این بقعه شریف را از خود بزرگ شهر و در گذر
از نظر گذرانند تا فرخو را استحقاق بعطایاے جزیل خوشنود گردانند و منقسم آند به قصد سیر و شکار تالاب بیک که از معابد مقرر منسوب است
و در فضیلت آن سخنان میگویند که به بیج عقلی راست نمی آید و در سه کردی جمیع واقع است متوجه گشتم و دوسه روز در آن تالاب
شکار مرغابی کردم و با جمیع معاونت نمودم بعد از آن قدیم و جدید که با اصطلاح کفار دیو سهره میگویند در اطراف این تالاب نظر در آمد
از جمله را تا شکر که علم امری معهود است و در دولت ما از امرای بزرگ است و یوهره ساخته در غایت تکلف چنانکه یک لکھ روپیه
ند که ورشد که خرچ نموده به تماشاے آن عمارت در آمد صورتی دیدم از سنگ سیاه تراشیده از گردن بالا بهینت سرخوک و مانتی
شبیه به بدن آدمی عقیده ناقص نبود آنست که یک دفنی بنا بر مصلحتی که راے حکیم علیم اقتضا فرموده بدین صورت جاوه ظهور نموده است
این صورت را بدین جهت عزیز داشته پرستش بنمایند فرمودم که آن صورت گریه را و دهم شکسته در تالاب ند که و راند آفتند بعد از آن
این عمارت بر قله کوبے گنبدی سفید مشابیه گشت که مردم از هر طرف بدو انجای آمدند از حقیقت آن پرسیدم گفتند جوگے
در انجای باشد ساده لوحانیکه بدین او میرند گفت آدمی بدست بدو انجایید که در دهن انداخته آواز جانورے که از آن
سفا در یک وقت آنراے یافته باشد نمایند تا آن گناه بدین عمل زائل گردد فرمودم تا آن محل را خراب نموده آن جوگی را از انجای
اخراج نمودند و صورت بنی که در آن گنبد بود شکستند دیگر عقیده داشتند که این تالاب را عنق نیست بعد از تفحص ظاهر شد که بیج

جای آن از دوازده دربع زیاده عنق ندارد و در آن نیز میبایست یک دهنم کرده بودشان و دهم آذر خبر رسید که قراولان ماده شیر را قبل نموده اند و ساعت متوجه شده بجز رسیدن به تفنگ زده باز گشتم بعد از چند روز نیله گاو که شکار شد در حضور خود فرودم تا نزد پوست بر آورند و بجهت فقر اطعام بچند دوست و چند تفرج شده بودند از آن طعام خوردند و هر یک بدست خود زر یا دادم در همین ماه خبر رسید که فرنگیان کوه بقیو لے نموده چهار جہاز اجنبی را که از جہازات مفرقه بند رسورت بودند و در جہاز بند زماراج نمودند و جمع کثیر را از مسلمانان اسیر نموده مال و متاعی که در آن جہاز بود تصرف گشتند و بمعنی بر خاطر گران آمد و مقرر شد که بزرگواران او بود بجهت تدارک و طانی این امر اسب و فیل و خلعت داده بفر دهم آذر مرخص ساختم بنا بر حسن تردد و خدمت آن که از یوسف خان دیبدر الملک در صوبه دکن بوقوع آمده بود علم بجهت آنها فرستادم و نوشته شد که مقصد اصلی ازین غریبت بعد از زیارت حضرت خواجہ سرانجام مهم را نامشهور بود و بنا برین بخاطر گذرانیدم که خود در اجیر تو تعین نموده فرزند سعادت مند بابا خرم را پیش بفرستم و این اندیشه بغایت صواب بود و بنا برین ششم دی که اختیار ساعت شده بود بفرخی و فیروزی اورا مرخص ساختم و بنام طلا و دوزی گل مرصع که مرورید بر اطراف گلباس آن کشیده بودند و پیروز و دوزی رشته مرورید و نوطه زربفت مسلسل مرورید و فیل فتح گنج نام خاصه سه تلایر و اسب خاصه و شمیر مرصع و یکپوه مرصع مع پھول کتار و بدو مرحت نمودم سواست مردی که سابق بسرکردگی خان اعظم درین خدمت تعین بودند دوازده ہزار سوار دیگر بہ ہمراہی آن فرزند پشیمان ساختم و سران سپاہ را فرار خود ہر یک با سپاہان خاصه و فیلان و خلعتہاے خاصه فاخوہ سرفراز ساخته رخصت نمودم و در آن خدمت بخشی گری این لشکر تعین یافت در همین ساعت صفدر خان بہ حکومت کشمیر از تغیر ہاشم خان مرخص شد اسب خلعت یافت روز چہار شنبہ یازدہم خواجہ ابوالحسن را بخشی کل ساخته خلعت مرحت نمودم و یک کلانی در اگرہ حکم کردہ بودم کہ بجهت روضہ متبرکہ خواجہ بسازند در ہمین روز ہا آورده بودند فرودم کہ بجهت فقر اطعام در آن دیگ طنجہ نمایند و در ویشان اجیر را جمع سازند تا در حضور بانہا خورائندہ شود و پنچہ ایکس حاضر شدند و ہمہ ازین طعام بھر خوردند و بعد از خوردن طعام بدست خود ہر یک از در ویشان زر یا داده شد اسلام خان حاکم بنگالہ درین ایام بہ منصب شش ہزاری ذوات و سوار سرفرازی یافت و بہ کرم خان پسر عظم خان علم مرحت شد و غرہ اسفندارند مطابق دہم محرم سنہ ۱۰۲۳ بہ شکار نیلہ گاو از اجیر برآمد روز نهم سعادت نمودم و بہ چشمہ حافظ جمال کہ در دو کردہ شہر واقع است منزل نمودم و شب جمعہ را در آنجا گذرانیدہ آخر روز بہ شہر داخل شدم و درین بست روز دہ نیلہ شکار شد چون بیکو خدمت خواجہ جهان و کم جمعیت او بجهت حفظ و حراست اگرہ و آن نوای

بعضی رسید پانصدی ذات و یک صد سوار بر منصب او افزوده شد و در همین روزها ابو الفتح دکنی از جاگیر آمده شرف ملازمت
 دریافت در ۳ ماه مذکور خبر فوت اسلام خان رسید که در روز پنجشنبه پنجم رجب ۱۱۳۲ وفات یافته بود در یک روز بے سابقه
 بیماری و تشویش این امر ناگزیر بر او راست داد از خانه نادان و تربیت یافته این مقدمه هر کار دانی که از او بظهور رسید از
 دیگر ظاهریه شد حکومت بنگاله را از روی استقلال کرد و ولایات که در عمل پنج یک از جاگیر داران سابق و به تصرف ادیبای
 دولت قاهره در نیامده بود داخل ولایات عملی شد اگر اجل او را در نمی یافت مصدر خدمات کلی میگشت خان اعظم بآنکه
 خود اسند عانوده بود که شاهزاده فیروز مند باین خدمت امور گرد و با وجود انواع دلاسا و رضاجوی از جانب آن فرزند تن
 به سازگاری در نهاده به شیوه ناشدوده خود عمل می نمود چون این تقدیر سموع گشت ابراهیم حسین را که از خدمتگاران متعهد حضور
 بود همراه او فرستادم و سخنان لطیف آنیر مرا بگیرد و پیغام کردم که وقتی در برهان پور بودی بار و بار بای این خدمت را از من اتماس
 نمودی چون این خدمت را که سعادت دارین خود در آن پیدا استی و در مجالس و محافل مذکور میکردی که درین غربت اگر گشته شوم
 شبیه و اگر غالب آیم غازی خواهم بود تو توفیق نمودم آنچه از ملک و مدد تو بچانه خواستی سرانجام یافت بعد از آن نوشته که بجزکت
 رایات جلال بدین حدود و فیصل این مهم خالی از اشکای نیست بگنیش تو نزول اجلال در جمیع و واقع شد و این نواحی محل سرافرا
 جا و جلال گشت الحال که شاهزاده را بعبراض و جو معتقوله است عانمودی و مجموع مقدمات براسه و گنگش و صوابید تو به عمل
 آمده باعث چیست که باز مرا که یکبار میکشی و در مقام ناسازگاری در آمده با خرم را که درین مدت هرگز از خود جدا نه ساخته ام
 محض با اعتماد کار دانی تو فرستادم باید که طریقه نیکو اهی و نیک اندیشی منظور و مرعی داشته شب در روز از خدمت فرزند سعادت مند
 غافل نباشی و اگر بخلاف این سخنان عمل نموده از قرار داد خود قدیم بیرون نمی دانسته باش که زبان کا از خواهی بود ابراهیم حسین رفت
 و این سخنان را به همین تفصیل خاطر نشین او ساخت اصلاً بجهت نادان و جاهل و قرار داد خود باز نیامد با با خرم چون دید که وجود او درین
 کار خلل است او را ناگه بداشته عرض داشت نمود که بودن او هیچ وجه لائق نیست و محض بجهت نسبتی که با خرم دارد در مقام کار نیست
 به محابت خان فرمودم که رفته او را از او بپور بیاورد و در محله نقی دیوان بیوتات تعیین شد که بند سوز رفته فرزندان و متعلقان
 او را با جمیع رساند و پانزدهم ماه مذکور خبر رسید که دیب و دلدراسه سنگ که جلیت او سرشته نبی و فساد است از برادر کوچک خود
 را و سوز سنگ که بر سر او تعیین شده بود شکست عظیم خورده در سیک از محکمها سه سر کار چهار در قبل ست قرار این اشم خوشی
 فوهدار و جاگیر داران نواحی او را بدست در آورده مقید به نگاه رسانیدند چون که راز و باج سرزده بود به بیاسار رسید و گشتن

و باعث عبرت بسی از مفسدان شد و به جلد و سه این خدمت بر منصب را و سوره سنگه پانصدی ذات و دو بیست سوار افزود
گشت در چهاردهم ماه عرضه داشت فرزند بابا خرم رید که فیل عالم کمان که را نام را بدان نازش تمام بود با بنفقه فیل زنجیر دیگر
بدست بناداران لشکر فیروزی اثر افتاد و غنیمت صاحبش نیز که قمار خواهد گشت *

جشن یحیی نوروز از جلوس همایون

آغاز سال نهم از جلوس همایون مطابق سکه هجری

دو پیردیک گمری از شب جمعه ۹ شهر صفر گذشته آفتاب عالمتاب به برج حل که خانه شوکت و شرف ادست بر تو افکن
گشت و صبح آنکه غره فردری ماه بوده باشد مجلس جشن نوروزی در خطه دپندیرا جمیر دست داد و در وقت تحویل که ساعت
سعد بود جلوس بر تخت اقبال نمودم برسم مقرر دولت خانه همایون را با قمشه نفیسه و جواهر و مرغ آلات آئین بسته بودند و همین
وقت بخت فیل عالم کمان که لیاقت خاصه شدن داشت با بنفقه زنجیر فیل دیگر از نواده که فرزند بابا خرم از فیلان را نام فرستاد
بود و از نظر اشرف گذشته و باعث انبساط خاطر و تنوّه اهان گشت روز دوم نوروز در سواری آنرا تیمنا خوب دانسته بران سوار
شدم و در بسیار سوار شد و در تاریخ سوم منصب اعتقاد خان را که دو هزار و سیصد و پانصد سوار بود سه هزار و سیصد و
هزار سوار مقرر فرمودم و به خطاب آصف خانی که دو کس هم از سلسله آنها بدین خطاب سرفرازی یافته بودند سر بلند ساختم
و بر منصب دیانت خان تبر پانصدی ذات و دو بیست سوار افزود و شد و هم درین ایام اعتماد الدوله را به منصب پنجزاری
ذات و دو هزار سوار از اصل و اضافه سرفراز ساختم حسب الالتماس بابا خرم بر منصب سبت خان بار به پانصدی ذات و
دو بیست سوار و بر منصب دلاور خان پانصدی ذات و دو بیست سوار و بر منصب کشن سنگه پانصد سوار افزودم و بر منصب
سرفراز خان پانصدی ذات و سیصد سوار افزود و شد روز یکشنبه دهم پیشکشی آصف خان از نظر اشرف گذشته و در هم
اعتماد الدوله پیشکش خود گذرانید درین دو پیشکش نفایس بنظر آمد آنچه پسند خاطر افتاد اگر قسمتم را باز دادم چنان قلیچ خان با برادران
و نویشان و لشکر و جمعیت پدر خود از کابل آمده سعادت ملازمت دریافت ابراهیم خان که منصب بیعت صدی ذات و سیصد
سوار داشت به منصب هزار و پانصدی و فتنه سوار سرفرازی یافته بخدمت جلیل القدر بخشی گری ده خانه به شرکت خواجه
ابوالحسن مقرر گشت در ۱۵- این ماه مهابت خان که به آوردن خان اعظم و پسر او عبد الله مقرر گشته بود آمده ملازمت کرد و در مجلس

شرف ترتیب یافت درین روز پیشکش مهابت خان از نظر اشرف گذشت ذیل خاصه روپ سدر نام بحبت فرزند پریز فرستاده
بعد از گذشتن روز مذکور فرمودم که خان اعظم را با آصف خان به سپارند که او را در قلعه گویا رنگا بهار و چون غرض از فرستادن
او به قلعه آن بود که مبادا در مهم رانان بنا بر رابطه و جنتی که به خسر و دار و نفاق و فساد و از و بوقوع آید حکم فرمودم که او را در قلعه بطریق
بنیدیان نگاه دارند بلکه اسباب فراغت و آسودگی از خوردنی و پوشیدنی بحبت او آماده و میسر دارند چنین تبلیغ خان را در همین دژها
به منصب دویزار و پانصدی ذات و هفت همدسوار اصل و اعیان فرسوز ساختیم و بر منصب تاج خان که به دارا و ولایت بکمر
معین بود پانصدی ذات و سوار افزوده شد در ۱۸ اردی بهشت خسر و را منع کورنش نمودم و سبب آن بود که بنا بر شفقت و عطوفت
پدری و التماس والد و پایی و همشیره با او مقرر فرموده بودم که همه روز به کورنش می آمده باشد چون از سیما و آثار شگفتی و خوشحالی
ظاہر نمی شد همیشه طول و گرفته خاطر بنظر درمی آمد فرمودم که به کورنش در نیاید در زمان والد بزرگوارم مظفر حسین میرزا و رستم میرزا
پسران سلطان حسین میرزا برادرزاده شاه طماسپ صفوی که قندھار و زمین داور و آنحد و در تخت و تصرف داشتند بواسطه
قرب خراسان و آمدن عبداللہ خان اوزبک بدان ملک عرایض فرستادند که ما از عمده نگاهداشتن این ولایت بیرون نمی توانیم
اگر یک از بنده با درگاه را بفرستند تا این محال را بد و سپریم و خود را روانه ملازمت شویم چون انیمعی را که در عرض داشت نمودند
شاه بیگ خان را که الحال بخطاب خاندوران سرفراز است بدارائی و حکومت قندھار و زمین داور و آنحد و فرستادند
و فرامین عنایت آمیز به میرزایان نوشته ایشان را بد درگاه طلب فرمودند بعد از آمدن عنایات شامل حال هر یک نموده
ولایتی که دوسه برابر قندھار جمع داشتند بد آنها مرحمت شد غایتا سرانجامی که بایست از آنها نشد رفته رفته آن ولایت
تغییر یافت مظفر حسین میرزا هم در ایام حیات والد بزرگوارم بر محبت خدا رفت و میرزا رستم را به همراهی خانانان به صوبه
دکن فرستادند در آنجا اندک مایه جاگیر سے داشت چون تخت و سلطنت بوجود من آرایش یافت او را از دکن بقصد آنکه رعایت
نموده به یک از سرحد با بفرستم طلب نمودم مقارن آمدن او میرزا غازی ترخان که حکومت ٹھٹھ و قندھار و آن نواحی متعلق بدو بود
بر محبت خدا رفت بخاطر رسید که او را به ٹھٹھ فرستم تا آنجا جو سر ذاتی خود را خاطر نشان ساخته آن ملک را به عنوان پسندیده محال
آپاد و به منصب پنجزاری ذات و سوار سرفراز ساخته دو ملک بروچیه نقد مدخوج بدو مرحمت فرموده به صوبه داری ملک ٹھٹھ او را
رخصت نمودم عقیده آن بود که از دوران سرحد خدمت با بوقوع آید بخلاف توقع مصدر هیچگونه خدمت نشد ظلم و تعدی را بجای
رسانید که خلق بسیار از سلوک زشت او به شکوه درآمدند و خبر چند از و شنیده شد که آوردن او لازم گشت یکی از بنده

درگاه را به طلب اوقیعین نموده اورا بدرگاه طلبیدم در سبت و ششم اردی بهشت اورا آوردند چون ظلم و تعدی از او به خلق خدا بسیار رسیده بود باز خواست آن به مقتضای عدالت لازم گشته اورا بانی را سنگه و کن سپردم تا بحقیقت عمل او باز رسیده نشود و او فی الحقیقه یی یافته دیگران متنبه و عبرت پذیر گردند هم درین روز با خبر شکست احد او افغان رسید و حقیقتش آنکه معتقد خان در پو لم گذر که حوالی پرشاور واقع است با فواج قاهره پیوسته بود و خان دوران با جمعی دیگر در حدود کابل و آن نواحی سر راه آن و سیاه داشت درین اثنا نوشته از پیش بولایع به معتقد خان میرسد که احد او بکوت تیراه که در پشت کوه بی جلال آباد واقع است جمعیت بسیار از سوار و پیاده آمده است و از جماعتی که دو تنخواهی و اطاعت اختیار نموده بودند پاره را گشته و چندی را بندی کرده بخوابد که به تیراه فرستد و اراده تا محض جلال آباد و پیش بولایع دارد و بخورد رسیدن این خبر معتقد خان با جمعی که با او بودند به سرعت تمام روانه میشود چون به پیش بولایع میرسد جاسوسان جهت تفحص غنیمت میفرستند صبح چهارشنبه ششم خبر می آید که احد او در همان جا است تکیه بعنایت آبی که درباره این نیازمند درگاه آبی است نموده افواج قاهره را و فوج یسار و دو خود را به غنیمت میرساند غنیمت با چهار پنج هزار سوار پیاده و یکصد دینار غنیمت تمام شصت در گمان او نموده که بغیر از خان دوران و درین نواحی فوجی باشد که با و جیره تواند شد چون خبر رسید افواج بادشاهی بدان بخت برگشته میرسد و آثار و علامات لشکر ظاهر میگردد مضطربانه مردم خود را چهار توپ ساخته خود را ببلندی که یک بندوق انداز رفعت داشت و برآمدن بران بدشواری میسر میشد شصت مردم خود را به جنگ می اندازد و بر قندازان افواج قاهره آن مقهور را به شصت تفنگ گرفته جمعی کثیر را به جنم میفرستد معتقد خان با لشکر قول خود را بهراول رسانیده غنیمت را فرصت نیامده از انداختن دویست شصت تیر بند اوده پاک و پاکیزه بر میدارند و سه چهار کوه تعاقب نموده قریب هزار و پانصد نفر سوار و پیاده به قتل میرساند و بقیه السیف اکثر زخمی و مجروح و یراق انداخته قرار بر فرار میدهند افواج قاهره شب در جنگ گاه بسر پرده صبح آن شش صد سربد اگر ده بر پرشادری آورند و کله منارها در انجا میسازند و پانصد سراسپ و موشی پشمار و مال و اسلحه بسیار بدست می افتد و بنیدیان تیراه خلاص میشوند و ازین طرف از مردم روشناس کسی ضایع نمی شود شب پنجشنبه غره خور واد به غرم شکار شیر توجیه بکر شدم روز جمعه دو قلاوه شیر را به تفنگ نددم در همین روز معروض گشت که نقیب خان به رحمت خدا رفت خان مشارالیه از سادات سیفی و قزوینی الاصل است فرزند برادر میر عبد اللطیف هم در اجمیر بوده دو ماه پیش از آنکه وفات یابد کوچ او که با یکدیگر انس و الفت تمام داشتند و دوازده روزی در بیماری تب گذرانیده شربت ناگواری مرگ نوشید فرمودم که او را هم در پهلوسه زن او که در درون روضه متبرکه خواهم بر رگو از نهادن بودند چون از معتقد خان خدمت شنایتی در جنگ احد

بوقوع آمد بجلد دس این خدمت به خطاب لشکر خانی سرفراز گشت و دیانت خان که به او دس پور به خدمت بابا خورم و برسانیدن
 بعضی احکام مرخص گشته بود به پنجم ماه خورداد آمد و از سربازها و ترک بابا خرم مقدمات خوب بعرض رسانیدند آنسے خان که از توکل
 ایام شاهزادگی من بود بعد از جلد س رعایتهاے یافته درین لشکر اورا بخشی ساخته بودم و در دهم بهمن ماه و دیعت حیات سپرد
 میرزا رستم چون از کرده های ناخوش خود اظهار اندامت و پشیمانی میکرد و مردت و مردی تقضی آن شد که تقصیر است اورا به عفو
 مقبول و مقرون گرداند و در آخر بهمن ماه اورا به حصه طلبیده تلافی خاطر او نمودم و خلعت پوشانیده حکم کردم که به کورنش و سلام
 می آمده باشد و در یازدهم ماه تیر شب یکشنبه ماه نیل از فیالخانه خاصه حضور من رسید مکرر فرموده بودم که تحقیق بدست محل نمایند
 آخر الامر ظاهر شد که بچه ماهه یک سال و شش ماه و بچه فرزند زده ماه در شکم مادری مانده به خلافت تولد آدمی که اکثر بچه از شکم مادر بسر
 فردمی آیند و بچه نیل اکثر بیا برمی آید چون بچه از مادر جدا شد مادر بیا خاک بیالاسے او افشاند و آغاز مهربانی و مایه گری نمود و بچه
 لمح افتاده بعد از آن برخاسته متوجه پستان مادر شد هم المجلس گلاب باشی که از زمان قدیم به آب پاشی مشهورست و از رسوم
 مقرر پیشینیانست منعقد گشت در پنجم امرداد خیر فوت راجه مان سنگه رسید راجه مذکور از عمده های دولت والد بزرگوارم بود
 چون اکثر بنده های درگاه را مرتبه مرتبه بخدمت دکن فرستاده بودم او هم از تعینات این خدمت بود بعد از آنکه در آن خدمت
 وفات یافت مرزا بجا و سنگه را که خلف رشید او بود درگاه طلب نمودم چون از ایام شاهزادگی طریق خدمتگاری پیش از پیش
 به من داشت با آنکه ریاست و کلان تری سلسله آنها مطابق ضابطه که در هندوان معمولست به ما سنگه پدر جلالت سنگه کلان من
 اولاد راجه بود و در ایام حیات او وفات یافت میرسد من اورا منظورنداشته بجا و سنگه را به خطاب میرزا راجه ممتاز ساختم
 و به منصب چهار هزار ری ذات و سه هزار سوار سرفرازی یافت و انبیر که وطن آباد اجداد او بود با و مرحمت کردم تلافی و تراخی
 خاطر ما سنگه نموده پانصدی بر منصب سابق او افزودم و ولایت کره را به انعام او مقرر داشتم و مکر و خنجر مرصع و اسب خلعت
 بجفت او فرستادم در پنجم این ماه که امرداد باشد بغیر در مزاج خود یافتیم رفته رفته به تب و درد سر کشید به ملاحظه آنکه بسا و
 اختلاے باحوال ملک و بنده های خدا راه یابد انبغی را از اکثر محرمان و نزدیکان پنهان داشته حکما و اطباء را نیز آگاهانه ساختم چند
 روز چنین گذشت از محرمان حریم عصمت بغیر از نور جهان میگم که از خود مهربان تری گمان داشتم هیچکس را برین تفصیه محرم
 نه ساختم بر بنیر از خوردن خورشماے گران می نمودم و باندک مایه غذاے سبک قناعت کرده همه روز بقاعده مقرر بدو انجانه
 خاص دعام و جگر و کدو و غلخانه بطریق معتاد برمی آندم تا آنکه در بشره آثار ضعف ظاهر گشت بعضی از بزرگان مطلع گشتند و میگفتند

که اسلام خان درجیات خود از زمین داران کوچ که ملک او در انتهای ولایت شرق واقع است گرفته بود با پسر او نود و چهار زنجیر نعل
از نظر گذشت از فیلان مذکور چندے داخل فیلان خاصه شدند در همین تاریخ هوشنگ پسر اسلام خان از بنگاله آمد و سعادت
آستان بوس دریافت و دوزنجیر نعل پیشکش و یکصد مهر و یک صد روپیه نذر گذاریند در شبی از شبهای دی به خواب می بنیم که حضرت
عرش آشیانه بر من میگویند که بابا گناه عزیز خان را که خان اعظم است بجهت خاطر من به بخش بعد ازین خواب بخاطر فرار وادم که
او را از قلعه به ظلم در حوالی اجیر دره واقع است در نهایت صفا و در انتهای این دره چشمه ظاهر شده که آب آن در آبگیر دراز
و پهناء و جمع میشود و بهترین آبهای اجیر این آب است و این دره و این چشمه بجا فاطمه جمال معروف و مشهور است چون عبور درین مقام
واقع شد فرمودم که عمارت در خور این جابسا زنده چون محل مستعد و قابل ترتیب بود در مدت یک سال جابسا مقامی ترتیب یافت
که رونده های عالم مثل آن جابسا نشان نمی دهند و حوضی چهل گز در چهل گز ساخته بودند و آب چشمه را به فواره درین حوض جاری ساخته اند
فواره ده دوازده گز میجد و بر کنار این حوض شصت و هشت عمارت بانه و پنجین در مرتبه بالا که آن که تالاب چشمه در اینجا واقع است جابسا
موزون دایوانها و دکلش و آرامگاه های خاطر پسند بعضی از آن مصور و نقش بر عمل استادان ماهر و نقاشان جابسا
ساخته و پرداخته اند چون خواستم که نام آن مکان بنیسم بنام مبارک من داشته باشد نام آنرا چشمه نور نهادم محبلاً عیبی که دارد
اینست که بایستی اینجا و مقام در شهر عظیم یا گذرگاه است که خلایق را بران عبور و فتادی واقع می بود از آن تاریخی که تمام
یافته اکثر اوقات پنجشنبه یا جمعیه را درین میگذرانم فرمودم که بجهت اتمام آن شعر تاریخی فکر کنند سعید اے گیلانی زرگر باشی
این مصرعه را که ع

محل شاه نورالدین جهانگیری

تاریخ یافت خوب نوشت فرمودم که بر بالاس ایوان عمارت پایان آن قطعه را بر سنگ نقش کرده نصب کنند در اایل ماه دی
سوداگران از ولایت آمدند و انار نرود و خرپزه کارید که سرآمد خرپزه های خراسان است آوردند چنانچه جمیع بنده های درگاه و امرای
سرحد ازین میوه حصه یافته بلوازم شکر گذاری شمع حقیقی پرداختند تا غایت گو یا فردا علای خرپزه و انار را درین یافته بودیم تا آنکه همه سال
از بدخشان خرپزه و انار کابل اناری آوردند غایتاً آن خرپزه و انار هیچگونه مناسبته بامار نرود و خرپزه کار نرند داشته چون حضرت والد
بزرگوارم را انار رسد برهانه به میوه میل و رغبت تمام بود افسوس بسیار خورده شد که این میوه با کاشکی در ایام فیروزی بخش آنحضرت
از ولایت به هندوستان می آمد تا از آن بهره درو مخلوط میگشتند همین تا مسافت بقطر جهانگیری دارم که مشام شریف شان ازین نوع عطریا

نہ گشت این عطر اخر اعلیست که در زمان دولت ابد پیوند با به سعی والدہ نور جهان بیگم بطور آمد در ہنگامے کہ گلاب میگرفتند فی الجملہ
 چربی بر بالا سے خطر فمائے کہ گلاب را اگر کم از کوڑہ برمی آرد در انجا ظاہر میشود آن چربی را اندک اندک جمع ساختند چون از گل سیکر
 گلاب گرفتہ شود قدر محسوسے از آن چربی ہم میرسد در خوشبوئے و عطریت بدرجہ اہست کہ اگر یک قطرہ از آن بر کف دست مالیدہ
 شود مجلسی را معطر می سازد و چنان ظاہر میشود کہ چندین غنچہ گل سرخ میکبار در شگفتگی آمدہ باین شوخی و ملائمت بوئے نمی باشد دلہا
 رفته را بجای آورد و جانہا سے پرمردہ را شگفتہ می سازد و بجلد و سے این اختراع یک عقد مرداریدہ مخترع آن عطا فرمودم سلیم
 سلطان بیگم نور اللہ مرقدہ با حاضر و ندانین روغن را عطر جاگیر می نام نہادند در ہوا ہا سے ہندوستان اخلاف تمام مشاہدہ
 میشود در ہمین فصل دی در لاہور کہ واسطہ است میان ولایت و ہندوستان و رخت توت بار آورد و بہان شیرینی و لطافتیکہ
 در وقت خود میرساند رسانند مردم چند روز از خوردن آن محظوظ بودند این معنی را واقع نویسان آنجا نوشتہ بودند در ہمین ایام
 بخترخان کلاوت کہ بہ عادل خان نسبت تمام دار و چنانچہ برادر زادہ خود را بہ عقد آورد و آورده داور اورگویندگی و در پت گفتن خلیفہ
 خود ساختہ است در لباس درویشان و فقیران ظاہر گشت اورا طلبیدہ و استفسار احوال او نمودہ در رعایت خاطر ادکوشیدم در
 مجلس اول دہ ہزار روپیہ نقد و پنجاہ پارچہ از ہمہ قسم و یک عقد تسبیح مروارید با و بخشیدم داور اہمان آصف خان ساختہ فرمودم کہ بواجب
 از احوال او خبردار باشد این معنی ظاہر نہ گشت کہ خود بے اذن و رخصت عادل خان آمدہ بآنکہ عادل خان اورا باین لباس فرستاد
 تا حقیقت کنکایش انجا را در یافتہ خبر شخص بخت او بہر دو غالب ظن آنست کہ او باین ہمہ نسبت بے تجویز عادل خان بنامدہ باشد
 و دلیل بر صحت این معنی عرضداشت است کہ میرجمال الدین حسین کہ درین ایام بعنوان ایلچی گری در بیجا پور است نوشتہ بود کہ عادل خان
 اظہار نمودہ کہ انچہ نسبت بہ بخترخان از جانب بندگان حضرت بوقوع آمد گو یا آن شفقت و مرحمت در بارہ من از قوت فعل آمدہ است
 بدین جہت در رعایت ادافہ نمودہ تا انجا بود ہر روز بغایت تازہ سرفرازی می یافت شہابلازمست بسر میرد و در پتہا سے کہ عادل خان
 بستہ و مخترع آن طرز است و آنرا نورس نام نہادہ می شنو انہد تمہ احوال و تار بنی کہ رخصت یافتہ نوشتہ خواہد شد درین روز با جانور
 از ولایت زیر باد آورده بودند کہ رنگ اصل بدن او موافق بزرگ طوطی است لیکن در چشمہ از و کو چاک تراست یکے از خصوصیات
 این جانور آنست کہ تمام شب با سے خود را بر شاخ درختی و با چو پلے کہ اورا بران نشانیدہ باشند بند کردہ خود را سر شیب می سازد
 و با خود زمزمہ میکند چون روز شد بر بالا سے آن شاخ درخت می نشیند اگر چہ میگویند کہ جانور ان را ہم عبادتے میباشد اما غالب ظن
 آنست کہ این فعل طبعی او باشد آب مطلق نمی خورد و در طبیعت او کار زہر میکند یا آنکہ بقا سے حیوانات بآب ست در ماہ بہمن اخبار خوش

پایه رسید اول خبر اختیار کردن رانامرنگه اطاعت و بندگی درگاه را کیفیت این مقدمه آن است که چون فرزند سعادت مند بلند اقبال سلطان حرم از حجت نشاندن تهنات بسیار خصوصاً در جاسه چند که بواسطه زبوسنه آید و هوا و صعوبت مکان گمان اکثر مردم آن بود که در اینجا شستن تهنات ممکن نباشد و از بهت و واییدن افواج قاهره متعاقب یکدیگر بی ملاحظه شربت گرام و کثرت باران و اسیر شدن اهل و عیال اکثر سکنه آن دیار کار را بر آنما نوعی تنگ ساخته بود که معلوم داشتند که اگر زمان دیگر برین روش برونگذران ملک آواره و یا گرفتار نماندند لا علاج اختیار اطاعت و دستخواهی کرده سو به کرن نام خالوسه خود را با هر داس جماله که از مردم معتبر فریده او بود پیش آن فرزند اقبالند فرستاد و التماس نمود که اگر آن فرزند از جند التماس گذشتن مقرر قصیرات او نموده تسلی خاطر او شود و نشان نیجه مبارک از براسه او بگیرد و او خود آمده ملازمش آن فرزند نماید و پسر جان نشین خود را که کرن است بدرگاه والا فرستد با بطریق سابقه را بهمانسے در سلک بنده های این درگاه عظیم و در خدمت نماید و از حجت پیرست او را از آمدن بدرگاه معاف دارد و بنا برین آن فرزند نیز آنها را همراه ملاشکر احمد دیوان خود که او را بعد از تمام این مهم به خطاب افضل خانے سرخراز فرمودیم و سند داس میر سامان خود را که بعد از انصرام این کار به خطاب راسه رایان ممتاز شد بدرگاه والا فرستاد و حقیقت را معروض داشت چون پیوسته همت والا نعمت مصرفت آن است که ناممکن باشد خانواده پاسه قدیم را خراب نه سازیم غرض اصلی آن بود که چون رانامرنگه و آباسه او مغرور باشکام کوستان و مکان خود داشته هیچک با دشلمان بند و شان را ندیده اطاعت نه کرده اند در ایام دولت من این مقدمه انپیش نزد حسب التماس آن فرزند تقصیرات او متعرون بغفور نموده فرمان عنایت آئیر که سبب خاطر جمعی او میشد و نشان نیجه مبارک عنایت فرمودم و فرمان مرحمت عنوان بآن فرزند نوشتم که اگر نوعی نماید که این مقدمه وقوع آید این خدمت عمده را دلخواه ما کرده خواهد بود و آن فرزند نیز آنها را همراه ملاشکر احمد و سند داس پیش رانامرستاد تسلی او نموده امیدوارم بمرحمت عنایات شاهنشاهی ساختند و فرمان عنایت عنوان و نشان نیجه مبارک را با و دادند و قرار یافت که روز یکشنبه بیست و ششم ماه بهمن او با فرزندان آمده آن فرزند را ملازمست نماید و دم خبر فوت بهادر که از حاکم زاده های دلایت گجرات و خیمه آیه فتنه و فساد بود رسید که الله تعالی به کرم خود او را نیست و نابود ساخت با جل طبعی در گذشت سوم خبر شکست میرزائی که به قصد گرفتن قلعه دهندر سورت استعدا و تمام نموده آمده بود در خور میان بندر مذکور در میان انگریزان که پناه بدین بندر آورده و در آنجا جنگ افتاده اکثر جهازات و از آنشازی انگریزان سوخته شد تا چارتاب مقاومت نیاورده گریزان گشت و کس نزد مقرب خان که حاکم بنا در گجرات بود و دست و دودر صلح زد و اظهار نمود که ما بجهت صلح آمده بودیم نه به قصد جنگ انگریزان این جنگ بر آنمختند و دیگر خبر رسید که چندین از

را چوتان که زدن و کشتن عنبر را بخود قرار داده بودند و بهین تاریخ کین کرده فرصت جسته خود را باد میرسانند و زخمی نافص از دست یکی
 از آنها بد میرسد مردی که در گرد عنبر بودند آن را چوتان را کشته عنبر را بمنزل او میرسانند هیچ نمایند بود که مخدول و معدوم گردد و او آخر
 این ماه که در بیرونهای اجیر به شکار مشغول بودم محمد بیگ ملازم فرزند بلند اقبال سلطان خرم رسید و عرض داشت آن فرزند که زانیده
 معروض داشت که رانا با پسران خود آمده شاهزاده را ملازمت نمود و کیفیت این مقدمه از عرض داشت او معلوم میشود در حال ردی
 نیاز بدرگاه بے نیاز آورده سجده شکری بجا آوردم اسپ وفیل و خمر مرصع به محمد بیگ مذکور عنایت کرده و در انجذاب ذوالفقار خان
 سرفراز فرمودم از مضمون عرض داشت چنان معلوم شد که روز یکشنبه ۲۶ ماه بهمن رانا با آداب و توره کهنه یا ملازمت نمایند فرزند
 بلند اقبال را ملازمت کرد و یک لعل کلان مشهور که در خانه او بود با یاره مرصع آلات و هفت زنجیر فیل که بعضی از آن لائق خاصه بود
 و از فیلمان او که بدست نیفتاده بود بهین مانده بودند و راس اسپ و پیشکش گذرانید آن فرزند هم از ردی کمال عنایت نسبت با پیش
 آمدن پناجم و فیکه رانا پاسبان فرزند را گرفته غدر تقصیرات خود میخواست آن فرزند اقبال مندر سر او را در بر گرفته و در آتشی نوعی
 نمود که باعث خاطر جمعی او شد خلعت فاخره و شمشیر مرصع و اسپ با زین مرصع و فیل خاصه با یراق نقره با عنایت گرد و چون از حلقه
 مردمی که از جماعت او بودند بیشتر از صد کس نبود که قابل سرو پا دادن باشد صد دست سرو پا و پنجاه راس اسپ و دوازده کپه مرصع
 باندا و چون زودش زمینداران است که پسر جانشین با پدر یکجا بلازمت سلطان سلاطین نمی آیند او هم این شیوه را مرعی داشته
 کرن را که پسر صاحب بیگ او بود و همراه نیاورده بود از نجات که ساعت روانه شدن آن فرزند سعادتمند بلند اقبال از آنجا آخرهای
 همان روز بود و او را رخصت نمود تا رفته کرن را بلازمت فرستد بعد از رفتن او کرن آمده ملازمت کرد با و هم خلعت فاخره با شمشیر و خنجر
 مرصع و اسپ با زین طلا و فیل خاصه عنایت کرد و همان روز کرن را در رکاب خود گرفته روانه درگاه والا شد سوم اسفند از بند با جمیر
 از شکار معادرت واقع شد سیفت هم بهین تا غایت تاریخ مذکور که ایام شکار بود یک ماده شیر با سه پچه و سینه نیله گا و شکار شده بود
 شاهزاده کامگار روز شنبه دهم ماه مذکور در ظاهر موضع دیورانی که نزدیک شهر اجیر واقع است نزدل نموده و حکم شد که جمیع همراهان استقبال
 رفته هر یک در خور حالت نسبت خود پیشکش بگذرانند و فردا که روز یکشنبه یازدهم باشد به سعادت ملازمت مشرف گرد و در دیگر شاهزاده
 به کوکبه و شکوه تمام با جمیع عساکر منصوره که بهر اهی آن فرزند به خدمت تعین بودند داخل دو تخانه خاص و عام گشت و دوپرو و دگر گشتی
 از روز گذشته که ساعت ملازمت بود دولت کورنش دریافت و سجدات و تسلیات بجا آورده یکبار از شرفی و یکبار از رویه بطریق نذر و یکبار
 مهر و یکبار از رویه بعنوان تصدیق گذرانید آن فرزند را پیش طلبیده در آغوش گرفته و در ردی او را بوسیده به مهر پانینا و نواز شای

خاص اختصاص بخشیدم چون از لوازم خدمت و گذر آمدن نذر و تصدق باز پرداخت معروفه داشت که اگر حکم شود کرن به سعادت سجد
 کورنش سرفراز کرده فرمودم که اورا بیاورند و بنشینان با داب تقرر حاضر ساخته بعد از فراغ کورنش سجد نموده حسب التماس فرزند خرم حکم
 کردم که اورا بر جرگه دست راست مقدم ایستاده بکشد بعد از آن خرم حکم کردم که مارتقه والدہ ہائے خود را ملازمت نماید و خلعت خاصہ
 کہ مشتمل بود بر چار قب مرصع و قباے زربفت و یک تسبیح مروارید بآن فرزند عنایت شد و بعد از تقسیم خلعت خاصہ اسب خاصہ
 با زین مرصع و فیل خاصہ مرحمت شد و کرن را نیز بہ خلعت فاخرہ و شمشیر مرصع سرفراز ساختم و امر او منصب داران جماعت جماعت
 بہ سعادت کورنش و سجدہ سر بلندی یافتہ نذر گذارایند و ہر یک در خور خدمت و مرتبہ خود و عنایات سرفراز گشتند چون بدست
 آوردن دل کرن کہ وحشی طبیعت و مجلس نادیدہ در کوستان بسر بردہ بود ضرر و بوی تا بر آن ہر روز مرحمتی تازہ می نمودم چنانچہ
 در روز دوم ملازمت ختم مرصع در روز دیگر اسب خاصہ عراقی با زین مرصع بدو عنایت شد و در ہمین روز بدو بار محل رقتہ از جانب
 نور جهان یکم ہم بہ خلعت فاخرہ و شمشیر مرصع و اسب با زین و فیل سر بلندی یافت بعد ازین عنایات تسبیح مروارید گران بہا مرحمت
 نمودم روز دیگر فیل خاصہ با طایر مرحمت شد چون در خاطر بود کہ آبرہ خنس و ہر چیز باو داده شود سہ دست بازو سہ دست جودہ یک
 قبضہ شمشیر خاصگی و یک بکتر و یک جوشن خاصگی و دو انگشتری یکے نلین محل و یکے نلین زمرہ بدو عنایت نمودم و در آخر ماہ مذکور
 فرمودم کہ از جمیع اقسام آتشہ گرفتہ باقالے و منڈیکہ و از ہر قسم خوشبوئے باطر دفاسے طلا و دود منزل بھل گجراتی و آتشہ را در سہ
 خوان شادہ واحد بہا بدست و دوش گرفتہ و ردیو انخانہ خاص و عام حاضر ساختند و مجموع بدو مرحمت نمودم و ثابت خان ہمیشہ در
 مجلس بہشت آئین سخنان نالائق و کنایات ہائے صریح بہ اعتماد الدولہ و پسر او آصف خان میگفت یکدو مرتبہ اعتراف نمودہ اورا
 ازین گفت و شنود ناخوش منع نمودم بزنج و جہ با خود بس نیامد چون خاطر اعتماد الدولہ را بسیار غر زیندا شتم و با سلسلہ ایشان نسبتا
 و پیوند ہاشدہ بود یعنی بر طبع من گران می آمد یا آنکہ شبے بے تقریب و بے جہت باو سخنان ناخوش گفتن آغاز کرد و آن مقدار گفت
 کہ آثار رفت و از ردگی تمام در بشرہ اعتماد الدولہ ظاہر گشت مصلح آن بدست یکے از خدایتہاے در گاہ اورا بہ نزد آصف خان
 فرستادم کہ چون شب سخنان ہمزہ نسبت بہ بدرت مذکور ساختہ اورا تہ پسر دم خواہ در بخاوادہ در قلعہ گواہا بہر جا میخواید ہی نگاہدار و
 ما و امیکہ تلافی و تدارک خاطر بدرت نہ کند گناہ اورا نخواہم بخشید حسب الحکم آصف خان اورا بہ قلعہ گواہا فرستاد و در ہمین ماہ
 جہانگیر قلی خان باضافہ منصب سرفراز گشت و دوزار و پانصدی ذات و دوزار سوار اضافہ عنایت شد احمد بیگ خان کہ از
 بندہ ہای قدیم ابن دولت ست در سفر صوبہ کابل از دہیفے تقصیرات بوقوع آمد و مکرر از نفاق و نارسائیہاے اویلیج خان کہ

سوار لشکر بود شکوه نمود بانصورت اورا بدرگاه طلب نمودم و بجست تنبیه و تادیب به مهابت خان سپردم که در قلعه رختخبر رنگاه دارد قاسم خان حاکم ننگاه و قطعه محل پیشکش فرستاده بود و بنظر گذشت چون ضابطه کرده ام که در ویشانی و در باب حاجت را که در درگاه راجع شده باشند بعد از دوپهر شب بنظر ورا آورند و رین سال بهمن روش در ویشانی را بدست و حضور خود پنجاه و پنجاه روز و یک لک و نو و هزار بگیه زمین و چهارده موضع در دیست و است و شش قلیه زراعت و یازده هزار خردار شالی مرحمت نمودم و مقصد دسی و دودانه مر واریه به قیمت سی و شش هزار روپیه جمعی از بنده ها که از روس اخلاص گوش خود را سوراخ نموده بودند عنایت کردم در اواخر ماه مذکور خبر رسیده که چهار گهری و نیم از شب یکشنبه یازدهم بهمن ماه گذشته در بلده بر پا پیور آمد تعالی از دختر شاهزاده مراد فرزند ارجمند سلطان پرویز پسر که امت فرمود اورا سلطان دور اندیش نام نهادم *

جشن بهمن نوروز از جلوس هایون

از روز شنبه غره فروردی ماه شد مطابق هشتم شهر صفر سنه یجری پنجاه و پنج بل گذشته حضرت نیر اعظم از برج هوت بشر فغان محل نزول اجلال ارزانی داشت بعد از گذشتن سه گهری از شب یکشنبه بر نخت دولت جلوس نمودم جشن نوروزی و آئین بندی بر دستور سابق ترتیب یافت شاهزاده های و الاقدار و خوانین عظام و اعیان حضرت دارکان سلطنت تسلیم مبارکبادی بجای آوردند روز غره بر منصب اعتماد الدوله که پنج هزاری ذات و دو هزار سوار بود و هزاری ذات و سوار افزوده شد و به کنور کرن و جهانگیر قلی خان و راجه نرسنگه دیو اسپان خاصه مرحمت نمودم و روز دوم پیشکش آصف خان از نظر گذشت پیشکش پسندیده از جوهر و مرصع آلات و طلا آلات و انمشه از هر قسم و از هر جنس ترتیب داده بود و تفصیل دیده شد آنچه پسند خاطر افتاد و موزی هشتاد و پنجاه روز و یک لک و شمشیر مرصع مع بر حله و بند و بار به کرن و یک زنجیر فیل به جهانگیر قلی خان مرحمت شد چون اراده توجه بطرف دکن و آنحد و دقار داد خاطر بود به عبد الکریم معور که حکم فرمودم که به مند و رفته عمارات بجست سرکار خاصه از سر نو تعمیر نماید و عمارات سلاطین باضی مرحمت کند و روز سوم پیشکش راجه نرسنگه دیو بنظر درآمد و یک لک و چند دانه مر واریه و یک زنجیر فیل بدرجه قبول او فتاد و روز چهارم بر منصب مصطفی خان پانصدی ذات و دوهصد سوار افزوده شد که دو هزاری ذات و دوهصد و پنجاه سوار باشد و از پنجم علم و نقاره با اعتماد الدوله مرحمت نمودم و حکم شد که نقاره می نواخته باشد بر منصب آصف خان هزاری ذات و سوار افزوده شد که چهار هزاری ذات و دو هزار سوار باشد و هفت صد سوار نیز بر منصب راجه نرسنگه دیو افزوده رخصت وطن عنایت نمودم که بموعده مقرر بدرگاه حاضر شود و بهمن نوروز

پیشکش ابراهیم خان از نظر گذشت از هر قسم چیز پاسبان خاطر افتاد کشتن چنبره از راجه زاده های ولایت نگر کوٹ خطاب را حلی سرفراز
 گردید روز پنجشنبه ششم پیشکش اعتماد الدوله در چشمه نور از نظر اشرف گذشت مجلس عالی تشریف یافته بود و از رویه شگفتگی تمام
 پیشکش او دیده شد از جوهر و مرصع آلات و اقمشه نفیسه موازی یک لک روپیه مقبول افتاد و تهنه باز گشت شد روز هفتم بر منصب
 کشتن سنگ که دو هزار سی ذات و هزار و پانصد سوار بود هزاری ذات افزودم درین روز در حوالی چشمه نور یک شیر شکار شد در ششم کشتن
 بر منصب پنج هزار سی ذات و سوار سرفراز ساختم و یک تسبیح خرد از مرید و مرید که نعل در میان بود و با اصطلاح هندوان آنرا سحران گویند
 با رعایت شد و بر منصب ابراهیم خان هزار سی ذات و چهار صد سوار افزودم که اصل و اضافه دو هزار سی ذات و هزار سوار باشد و
 بر منصب حاجی بے ازربک سی صد سوار افزوده شد و بر منصب راجه شیام سنگه پانصد سی ذات اضافه نمودم که دو هزار و پانصد سی
 ذات و هزار و چهار صد سوار بوده باشد روز یکشنبه نهم کسوف شد و از ده گهری از روز مذکور گذشته از جانب مغرب آغاز گرفتار کرد و
 از پنج حصه چهار حصه حضرت نیر اعظم در عقده ذنب مشکف شد و از آغاز گرفتار شدن تا روشن شدن بهشت گهری گذشت تصدقات از
 هر جنس و هر خیر از فلزات و حیوانات و جموبات به فقر و مساکین و ارباب احتیاج داده شد درین روز پیشکش راجه سورج سنگه
 از نظر گذشت آنچه برداشته شد موازی چهل و سه هزار روپیه بود پیشکش بهادر خان حاکم قندهار درین روز گذشت مجموع چهارده
 روپیه رسید و پیر از شب گذشته مطابق شب دوشنبه سبت فخم صفی به طالع قوس در خانه بابا خرم از دختر آصف خان پسر سول
 شد و او را در اشکوه نام نهادم امید که قدم او برین دولت ابد پیوندد و بر پدر اقبال مندش مبارک و سیمون باشد بر منصب سی و
 باره پانصد سی ذات و سی صد سوار افزوده شد که هزار و پانصد سی ذات و هزار سوار بوده باشد و در تاریخ دهم پیشکش اعتبار
 از نظر در آمد از جمله پیشکش او موازی چهل هزار روپیه مقبول افتاد و درین روز بر منصب خسرو بے ازربک سی صد سوار و بر منصب
 منگلی خان پانصد سی ذات و دو صد سوار افزوده شد روز یازدهم پیشکش مرتضی خان از نظر گذشت از جمله جوهر و نفیسه قطعه نعل
 و یک تسبیح مرادید و دو صد و هفتاد و نه دیگر برداشته آنچه از پیشکش او مقبول افتاد موازی یک لک و چهل و پنج هزار روپیه بود و روز دوازدهم
 پیشکش مزار راجه بھاسنگه و راوت شکر از نظر گذشت در سیزدهم از پیشکش خواجه ابوالحسن یک قطعه نعل قطبی و یک الماس و یک عقده
 مرادید و پنج انگشتی و چهار دانه مرادید کلان و پاره اقمشه که مجموع سی و دو هزار روپیه باشد مقبول افتاد و روز چهاردهم بر منصب خواجه
 ابوالحسن که سه هزار سی ذات و هفت صد سوار بود و هزار سی ذات و پانصد سوار افزودم و بر منصب وفادار خان به قصد و پنجاهی ذات
 و دو صد سوار اضافه حکم شد که دو هزار سی ذات و هزار و دو صد سوار بوده باشد و در همین روز مصطفی بیگ فرستاده دارا س ابراهیم

سعادت و لازمت دریافت بعد از سرانجام مهم گرجستان برادر عالمقدار او را با کتابت مشتمل بر انواع محبت و اظهار صداقت فرستاده و
 با چند راس اسب و اشتر و چند آتشه طلب که از جانب روم بخت آن برادر کا مگار آمده بودند و نه قلاوه سگ فرنگی کلان درنده که
 در طلب آن ایمان رفته بود بدست او روانه ساخته بودند بنظر در آورده و مرتضی خان بخدمت تسخیر قلعه کانگه که در کوهستان پنجاب بود
 معمره عالم باستوار رسید و استحکام آن قلعه نشان نمیدهند درین روز رخصت یافت از ابتدای آنکه صیت اسلام بدیار هندوستان
 رسیده تا این زمان خجسته فرجام که اوزنگ سلطنت بوجود این نیازمند درگاه الهی آراستگی دارد و هیچ یک از حکام و سلاطین گذشته دست
 بر آن نیافته اند در ایام والد بزرگوارم یک مرتبه لشکر پنجاب بر سر این قلعه تعیین شد و مدت در قیل و محاصره داشتند آخر الامر منصوبه برست
 که قلعه بدست در نیامده آن لشکر به همی از آن فرود تر مقرر گشت و در وقت رخصت فیل خاصه با تلای مرتضی خان مرحمت نمودم در اجه
 سوچ مل و لدر اجه با سوم چون ولایت اکتصل بدین قلعه بود تعیین یافت و بر منصب سابق او پانصدی ذات دسوار افزوده شد
 و راس سوچ سنگه از جادو جاگیر خود آمده لازمت کرد و یکصد عدد اشرفی نذر گذر آید و بمقدیم پیشکش میرزا رستم بنظر درآمد و خنجر مرصع
 و یک تیسع مروارید با چند طاق پارچه و یک زنجیر فیل و چهار سب عراقی درجه قبول یافت تمه باز گردانیدم پانزده هزار روپیه قیمت
 آنما شد و درین تاریخ پیشکش اعتقاد خان که شصت هزار روپیه به قیمت در آمد از نظر گذشت روز میجدیم پیشکش جهانگیر قلی خان دیده شد
 از جواهر و آتشه به مقدار پانزده هزار روپیه قبول افتاد بر منصب اعتقاد خان که بقصدی ذات و دوست سوار بود هشت صدی
 ذات و سی صد سوار افزودم که اصل و اضافت هزار پانصدی ذات و پانصد سوار باشد خسرو بی اوزبک که از سپاهیان قرار داده بود درین
 اسب سال گذشته روز هشتم که پیشبینه بود بعد از گذشتن دوپهر و چهار نیم گهری آغاز شرف شد و درین روز فرخنده بر تخت به سعادت و
 غیر در می جلوس نمودم و مردم تسلیمات مبارکبادی بجا آوردند چون یک پیر از روز مذکور باقی مانده متوجه چشمه فر شدیم پیشکش مهابت خان
 بموجب قرار داد در آنجا بنظر درآمد از جواهر نفیس و مرصع آلات و آتشه و آنچه از هر قسم و از هر جنس بخاطر رسید ترتیب داده بود از جمله
 بچوبه مرصع که حسب الاتماس اوزر گرگان سرکار ساخته بودند و در دانه ردی قیمت مثل آن در سرکار خاصه من نبود یک لکه روپیه قیمت
 شد سواک آن از جواهر و دیگر اجناس یک لک دسی و هشت هزار روپیه برواشته شد الحی که پیشکشی نمایان بود به مصطفی بیگ فرستاده
 و اراسه ایران بیست هزار روپ که ده هزار روپیه باشد عنایت کردم و بیست و یکم خلعت بدست عبدالغفور به پانزده کس از احرار
 و کن فرستادم راجه بکر اجیت بجاگیر خود رخصت یافت و درم نرم خاصه با دو مرحمت شد و در بهمن روز با کمر خنجر مرصع به مصطفی بیگ لطفی
 عنایت نمودم بر منصب پوشنگ پسر اسلام خان که هزاری ذات و پانصد سوار بود پانصدی ذات و دو صد سوار افزودم و بیست و یکم

ابراهیم خان به صاحب صوبگی بهار سفر فرار شد و ظفر خان را حکم شد که متوجه درگاه شود و بر منصب ابراهیم خان که دو هزار سی ذات و هزار سوار بود پانصد سی ذات و هزار سوار افزودم سیف خان در همین روز با بجای گیر مخص شد و حاجی بی از یک خطاب از یک خانی سر بلند گشته بجای گیر رخصت یافت بهادر الملک از تعینات لشکر دکن که منصب دو هزار و پانصد سی ذات و دو هزار و یک سوار داشت باضافه پانصد سی ذات و دو سوار متناز گشت بر منصب خواجه تقی که هشتصد سی ذات و یک صد و هشتاد سوار بود و دو سوار دیگر افزوده شد در بیت و پنجم بر منصب سلام الله عرب دو سوار اضافه نفر گشت که هزار و پانصد سی ذات و هزار سوار باشد از اسپان خاصه اسپ سیاه ابلق که دارا کے ایران فرستاده بود به مهابت خان عنایت نمودم آخر روز پنجشنبه بخانه بابا خرم نهم دایا که شب آنجا بودم پیشکس دوم او درین روز از نظر گذشت در روز اول که ملازمت نموده یک قطعه لعل مشهور را ناکه در روز ملازمت بآن نرزد نگذرانیده بود و دو جهر بیان به شصت هزار روپیه قیمت نموده بودند گذرانید اما آنقدر که تعریف میکردند نبود و زن این لعل هشت نامک است و سابق را کے بالدیو که سردار قبیلہ را شور و از رایان عمده بنده دستان بود در تصرف پیدا شد و از دو به پسر او چند سوار منتقل گشت و او در ایام پریشانی و ناگامی به رانا اود کے سنگه فروخت و از دو بر رانا پرتاب رسید و از رانا پرتاب باین رانا امر سنگه انتقال یافت چون بهتر ازین تحفه در سلسله آنها نبود با تمام فیلان خود که با اصطلاح هندوان کچھتہ چار یگویند در روز ملازمت بفرزند اقبالند بابا خرم گذرانید و من حکم کردم که در آن لعل چنین نقش کنند که به سلطان خرم در حین ملازمت رانا امر سنگه پیشکش نمود و چند چیز دیگر هم در آن روز پیشکشهاے بابا خرم قبول او فتاد از آنجمله صندوقچه بلوری بود کار فرنگ که در غایت تکلف ساخته بودند با چند قطعه زمره و سه انگشتری و چهار راس اسپ عرافے و دیگر متفرقات که قیمت آنها هشتاد هزار روپیه میشد درین روز که بخانه او قسم پیشکش کلائے ترتیب داده بود و تخمینا چهار پنج لک روپیه اسباب و نفایس بنظر درآمد از مجموعه آنها موازی یک لک روپیه برداشته تحفه را با و مرحمت نمودم در بیت دهم بر منصب خواجه جهان که سه هزار سی ذات و هزار و هشت صد سوار بود پانصد سی ذات و چهار صد سوار افزودم در آخر ماه به ابراهیم خان اسپ و خلعت و خنجر مرصع علم و نقاره مرحمت نمودم در رخصت صوبه بهار از زانی دایم خدمت عرض مکرر که به خواجگی حاجی محمد تعلق داشت چون وفات یافت به تخلص خان که اعتمادی بود مرحمت فرمودم سی صد سوار بر منصب دلاور خان افزودم شد که هزار سی ذات و سوار باشد چون ساعت رخصت کنوکر کن نزدیک بود و پنجاه استم و در پایا به بر تنگ اندازیم خود آگاه سازم و درین اثنا قراولان خبر داده شیرے آوردند با آنکه قراولان آن ست که بغیر شیر زشکار نه کم به ملاحظه آنکه سباده اتا نقش او شیرے دیگر هم نرسد بهین شیراده متوجه شدم و دکن ما همراه برده اند و پرسیدم که هر جا که او را که گوی بر حکم نهم بعد از قرار داد

بجای که شیر را قبل داشتند رسیدم بحسب اتفاق باد و شورشی در میان سوار بودم و ایام شیر اورا مضطرب داشت
 و در یکجا قرار نمی گرفت با وجود این دو مانع قوی تفنگ را بجانب چشم او سر راست کرده آتش دادم و اسیر تمام شد به کرم خود مرا از آن
 راجه زاده فرستاده نه ساخت و چنانچه قرار داده بود در میان چشم او زده او را انداختم که در همین روز را تمام تفنگ خاند نمود تفنگ روی
 خاصگی با دمر حمت نمودم چون به ابراهیم خان روز رخصت میل عنایت نموده بودم میل خاصگی اتفاقات نمودم یک میل به بهادر الملک
 ذیل دیگر به وفادار خان عنایت نموده فرستادم ششم اردی بهشت مجلس وزن قمری ترتیب یافت و خود را به نقره و دیگر اجناس وزن کرده
 به مستحقان و محتاجان تقسیم فرمودم و نوازش خان به جای خود که در صوبه مالوه بود رخصت یافت در همین روز با فیلی به خواجه ابوالحسن حمت
 نمودم و در تاریخ نهم خان اعظم را که در آگره از قلعه گویا رانده بود و حکم طلب شده بود آوردند با آنکه از تقصیرات بسیار وقوع آمده
 و آنچه در باب او بعمل آورده بودم همگی حق با من بود و قنیکه او را بحضور من آوردند و چشم برد او قناد آثار خجالت در خود بیشتر از یاقم تمامی
 تقصیرات او بعفو مقرون ساخته شال که در کمر داشتم با دمر حمت شد به کنور کردن یک لک در ب عنایت نمودم در راجه سوچ سنگه
 در همین روز ذیل کلاسنه رن راوت نام که از فیلان نامی او بود آورده گذرانید الحق نادریلی است داخل فیلان خاصه ساختم در دهم
 پیشکش خواجه جهان که از آگره بجهت من بدست پسر خود فرستاده بود و بنظر اشرف گذشت از هر قسم چیزی با بود به چهل هزار روپیه قیمت شد
 در دوازدهم پیشکش خان دوران که پنج تا قوراسپ و دو قطار شتر و سگان تازی و جانوران شکاری بود بنظر درآمد در همین روز
 بهشت زنجیر فیلی دیگر راجه سوچ سنگه پیشکش گذرانید داخل فیلان خاصه شد تاجر خان بعد از آنکه مدت چهار ماه در ملازمت گذرانیده بود
 درین روز فرخ گشت سخنان به عادل خان پیغام داده شد و سود و زیان دوستی و دشمنی را خاطر نشان او نموده تعهدات کرده چنین قرار داد
 که مجموع ابن سخنان را معقول عادل خان ساخته او را در راه دو تنخواهی و اطاعت در آورد و در وقت رخصت بهم با دخیل عنایت شد
 بمجله درین مدت اندک چه از سرکار خاصه و چه از پادشاه زواید و امانت کلیات امر که حسب الحکم با و نموده بودند قریب به یک لک روپیه حساب شد
 که باور سیده است در چهار دهم منصب و جلد دس خدمت فرزند خرم شخص شد منصب او دوازده هزار و شش هزار سوار بود و منصب
 برادرش پانزده هزار و شش هزار سوار بود و فرمودم که منصب او را بر منصب پدر و نیز اعتبار نموده سوائی دیگر را به صیغه انعام
 و جلد دس خدمت با صافه منظور دارند و ذیل خاصه پنجمی گنج نام مع بران که دوازده هزار روپیه قیمت داشت به دمر حمت نمودم در
 شانزدهم فیلی به مهابت خان عنایت شد و در نهم دهم بر منصب راجه سوچ سنگه که چهار هزار و سیصد سوار بود و هزار و سیصد
 او را به منصب پنج هزار و سیصد سوار ساختم حسب الالتماس عبداله خان بر منصب خواجه عبداللطیف که پانصد و سیصد سوار بود

و بیست افزودم حکم شد که هزاری ذات و چهار صد سوار باشد عبدالعزیز خان اعظم که در قلعه رتختی و محبوس بود و با تماس پدرش و ارباب طلبید
بودم بدرگاه رسید و بند از پاس او برداشته بخانه پدرش فرستادم در بیست و چهارم راجه سو بر سنگه فیلی دیگر فوج سنگار نام بطریق
پیشکش گذرانید اگر چه این فیلی هم خوب است و داخل فیلان خاصه شد اما آن فیلی اول نسبتی ندارد از نوادر روزگار است و بیست
روپیة قیمت آن شده در بیست و ششم بر منصب بدیع الزمان ولد میرزا شاهرخ که به مقصدی ذات و پانصد سوار بود و صدی ذات اندک
مقرر گشت و در همین روز خواجه زین الدین که از خواجه زاده های نقشبندی است از ما و آرد اله آمده ملازمت نموده پیچیده راس اسپ
پیشکش گذرانید و فرمایش خان که از ملکبان صوبه گجرات بود چون به رخصت صاحب صوبه بدرگاه آمده بود حکم فرمودم که احدی ادرا
مقیم ساخته باز نزد حاکم گجرات برده رساند تا دیگران را این موس نشود بر منصب مبارک خان سزاولی پانصدی ذات افزوده شد
که هزار و پانصدی ذات و هفتصد سوار باشد در بیست و نهم یک لک روپیة بخان اعظم مرحمت نمودم حکم شد که برگشته داسنه و برگشته کاسنه
که موافق پنجزاری ذات میشود بجا گیر او مقرر باشد و در آخر همین ماه جهانگیر قلی خان را با برادران و خویشان به صوبه آله آباد که به جاگیر آنها
مقرر است رخصت فرمودم و درین مجلس بیست راس اسپ و قبا به پرم نرم خالصگی و دوازده راس آهوده و تلاوه سگ تازی بکرن
مرحمت شد و روز دیگر که غره خور داد و چهل راس اسپ و روز دوم چهل و یک راس و روز سوم بیست راس که در عرض سه روز صد و
یک راس بوده باشد با نعام کنور کرن مرحمت شد و در عرض فیلی فوج سنگار فیلی از فیلان خاصه که ده هزار روپیة قیمت داشت بر راجه
سویج سنگه مرحمت نمودم و در پنجم ماه مذکور ده چیره و ده قبا و ده کمر بند به کرن عنایت شد و در ششم یک زیخیر فیلی دیگر مرحمت نمودم درین
روزها واقعه نویس کشمیر نوشته بود که ملا گدائی نام درویشی مراض که چهل سال در یکی از خانقاه های بلده مذکور زندگی بود و دو سال قبل
از آنکه در بیعت حیات باز سپارد از در شان آن خانقاه استعفا نموده که اگر رخصت باشد بجهت محل دفن خود گوشه درین خانقاه اختیار
نمایم آنها گفتند که چنین باشد انقصه جاسه اختیار نموده چون مدت مذکور سپری میگردد به دوستان و عزیزان و آشنایان خود اخطار بنماید
که به من حکم رسیده که امانت که نزد من است سپرده متوجه عالم آخرت شویم چندی که حاضر بودند از گفت و شنود او تعجب بوده اخطار میکنند
که انبیار ابرین سر اطلاع نیست چگونه این سخن را باور توان نمود میگوید که بمن چنین حکم شده و بعد از آن به یکی از معتقدان خود که از
قاضی زاده های آن ملک است متوجه شده میگوید که مصحف مرا که به بهفت صد تنگه می ارزید به نموده صرف برداشتن من خواهی نمود
چون بانگ نماز جمعه بشنوی از من خبر خواهی گرفت و این گفتگو در روز پنجشنبه واقع میشود و همه اسباب حجره خود را به آشنایان و مریدان
قسمت نموده آخر همان روز به حمام رفته غسل مینماید قاضی زاده مذکور پیش از آنکه بانگ نماز بشنود به خانقاه آمده نفحص احوال ملامینماید

چون بدرجهره میرسد و درجهره را بنده کرده می بیند و خادمی بر در نشسته از خادم احوال را می پرسد او میگوید که ملا سفارش نموده که تا در این خانه
 بخودی خود باز نشود به جهره در نخواهی آمد ساسخه ازین سخن گذشته درجهره باز میشود و قاضی زاده بآن خادم درمی آیند می بیند که رو به قبله
 بر دوازده نشسته جان بحق تسلیم نموده است خوشحال و ارستگان که ازین دامگاه تعلق بدین آسانی پرواز توانند نمود بر منصب گرمین
 را تھور و دودھ می ذات و پنجاه سوار اضافه نموده هزاری ذات و سی صد سوار مقرر فرمود در باز دهم این ماه شیکش لشکر خان که سه قطار
 شتر و دلائی و میت پیاله در کابی خطائی و میت فلاده سگ تازی بود از نظر گذشت در دوازدهم خنجر مرصع با اعتبار خان مرحمت شد
 و بکرن کلکی که دوهزار روپیه قیمت داشت عنایت نمود در چهار دهم به پسر بلند راس خلعت مرحمت نموده رخصت و کن فرمود
 در شب جمعه پانزدهم امری غریب رویا دید بحسب اتفاق من درین شب در بجه بودم حاصل سخن آنکه کشن سنگه برادر حقیقی راجه
 سورج سنگه از گوبند داس که وکیل راجه مذکور بود بواسطه کشتن برادر زاده خود گوبالداس نام جوانی که پیش ازین به مدتی بدست
 گوبند داس مذکور ضائع شده بود از ار تمام داشت و سبب این نزاع طوطی و اردافه کشتن سنگه توقع آن داشت که گوبالداس
 چون در حقیقت برادر زاده راجه هم بود او با تمام این امر گوبند داس را بکشد راجه بواسطه کار دانی و سر بر اهی گوبند داس قطع نظر از
 بازخواست خون برادر زاده نموده به تغافل میگذاشت کشن سنگه چون این قسم اغماض از راجه دید بخاطر گذراندن که من انتقام برادر زاده خود
 میکشم نمی گذارم که این خون بچند مدتی انیمنی را در خاطر داشت تا آنکه در شب مذکور برادران و یاران و ملازمان خود را جمع نموده اظهار
 این مقدمه بنماید که امشب بقصد کشتن گوبند داس میرویم هر چه شود و بخاطر گذشت که به راجه ضرر دایم رسد راجه خود ازین مقدمه بخیر
 اقرب به صبح صادق با اتفاق کرن برادر زاده خود و دیگر همراهان روان میشود چون بدروازه حویلی راجه میرسد چندی از مردم آزموده خود
 پیاده ساخته بر سر خانه گوبند داس که متصل بخانه راجه بود میفرسند و خود همچنان سوار بر سر دروازه می ایستند آن پیاده با بدرون خانه گوبند داس
 و آمده چند کسی را که بطریق محافظت و چوکی بیدار بودند در تشریف کشیده میکشند در اثنا که این زد و خورد گوبند داس بیدار می شود
 و مضطربانه شمشیر خود را برداشته از یک طرف خانه بر می آید تا خود را به چوکیداران بیرون خانه رساند آن پیاده ها چون از کشتن چند نفر
 فارغ میشوند از خیمه برآمده تفحص و بحس گوبند داس میکنند درین اثنا با دوشخورند و کار او را تمام میسازند پیش از آنکه خبر کشتن گوبند داس
 شخص بکشن سنگه رسد میتا بانه از اسب پیاده شده بدرون حویلی در می آید هر چند مردم او را اضطراب میکنند که پیاده شدن لائق نیست
 اصلا گوش به سخن نمی کند که اگر اندک زمانه دیگر توقف میکرد و خبر کشته شدن غنیم بدو میرسد همچنان سواره ممکن که کار را تمام ساخته
 سالم دوازده برگردد چون قلم تقدیر بر دوش دیگر رفته بود مقدارن پیاده شدن و آمدن راجه که در بدرون محل خود بود از شور و غوغا

مردم بیدار می‌شود و به دروازه خانه خود برهنه شمشیر در دست می‌آیند مردم از اطراف و جانب خبردار شده برین مردم که پیاده شده اند
بودند متوجه می‌شوند پیاده شده با معلوم که چه مقدار کس بودند و مردم راجه از حد شمار بیرون بهر یک از مردم کشتن سنگ ده کس را در بر می‌شوند
مجموعاً کشتن سنگ و برادرزاده او کرن چون برابر خانه راجه می‌رسند مردم هجوم آورده هر دو را یکسان کشتن سنگ بهفت زخم و کرن نه زخم برپا دارند
همگی درین معرکه شصت و شش نفر از طرفین به قتل درمی‌آیند از طرف راجه سی نفر و از جانب کشتن سنگ سی و شش نفر چون آفتاب
عالم تاب سرزد و عالم را بنور خود منور ساخت این قضیه بروی کار افتاد و راجه برادر و برادرزاده و چنان نوکر که از خود عزیزتر
میدانست کشته دید و باقی مردم متفرق هر کس بجای بدر رفتند این خبر در بیک به بن رسید حکم کرد که کشتن را انبوی که رسم آنهاست
بسوزند و تحقیق این قضیه واقعی نمایند آخر الامر ظاهر شد که حقیقت نبوی بوده که نوشته شده و باز خواست دیگرند داشت در شتم
میران صدر جهان از وطن خود آمده ملازمت نمود یک صد هرنذر گذرانید و راس سوج سنگ به خدمت دکن مرخص گشت یک جفت
مردارید براس گوش او و پرم نرم خاصه مرحمت نمود بجبت خانجیان نیز یک جفت مردارید فرستاده شد در بیت و پنجم بنصب اعتبار خان
شش صد سوار اضافه نمود که پنجاهاری ذات و دوهزار سوار باشد در همین روز کرن بجای خود رخصت یافت اسپ و فیل خاصه با خلعت
و عقد مردارید که پنجاه هزار روپیه قیمت داشت و خنجر مرصع که بدو هزار روپیه تمام یافته بود و مرحمت نمود از روز ملازمت تا هنگام رخصت
مجموع آنچه از نقد و جنس و جواهر و مرصع آلات با و عنایت کردم دو لک روپیه و یک صد و ده راس اسپ و پنج زنجیر فیل بود و سوار
انچه فرزند خرم به دناعات بدو داده است و مبارک خان سزاوی را اسپ و فیل عنایت نموده به همراهی او مقرر ساختیم بعضی سخنان بانی
بر رانا پیغام نمود راجه سوج سنگ نیز بوعده دو ماه بوطن خود رخصت حاصل نمود در مسیت و هفتم پانیده خان مغل که از امرای قدیم این
دولت بود و دیعت جیات سپرد و در اواخر این ماه خبر رسید که دارای ایران پسر گلان خود صفی میرزا را به قتل رسانید انبوی باعث جبرانی
تمام گشت چون تحقیق نموده شد گفتند که درش که یک از شهرای مقرر گیلان است به بسود نام غلامی حکم فرمود که صفی میرزا را بکشتن غلام
نه کور وقت یافته در صبح نهم محرم سنه هزار و سیست و چهار که میرزا از حمام برآمده متوجه خانه بود و در زخم شمشیر خنجر کار او را تمام می‌سازد
بعد از گذشتن بسیار از روز که جسد او در میان آب و گل بود شیخ بهاء الدین محمد که بدانائی و پارسانی معروف و مشهور آن دیار است
و شاه را با و عقیده تمام این سخن را اظهار میکند و رخصت برداشتن گرفته نقش او را بار و پیل که گورخانه آبا و اجداد ایشان است
میفرستد هر چند از مردودین ایران تحقیق انبوی نمود هیچ کس حرفی نه گفت که خاطر از ان نسلی گردد چه فرزند کشتن را قوی سبب باید
تاریخ آن بدنامی نماید در غره تیراه یک زنجیر فیل رحمت تام با ملا بر به میرزا رستم مرحمت نمود و به بسد علی با به نیز یک زنجیر فیل عنایت

شد میرک حسین خویش خواجہ شمس الدین به بخشی گری و وقایع نویسی صوبه بهار مقرر گشت و رخصت یافت خواجہ عبد اللطیف نوشی یکی
 از اعیان و خلعت داده بجایگزین رخصت نمود و در نیم ماه مذکور شمشیر مرصع بخان دوران و خنجر بهجت اهداء و دلد جلاله افغان که طریقه
 دو تنواهی اختیار نموده فرستاده شد نیز و هم مجلس عید آب پاشان منعقد گشت و بنده های درگاه گلابها به یکدیگر پاشیده شگفتگیها کردند
 در مقدمه هم امانت خان به بند رکعت پات تعین شد چون مقرب خان اراده آمدن درگاه داشت بندر مذکور از و تغییر شد در همین روز
 که خنجر مرصع بفرزند پدر نیز فرستاد در پیچیدم پیشکش خانان از نظر گذشت از همه جنس چیزها ترتیب داده بود و جوهر مرصع آلات که سه قطعه
 لعل و یک صد و سه دانه مروارید و یک صد یاقوت و دو خنجر مرصع و کللی مرصع و یاقوت و مروارید و صراحی مرصع و شمشیر مرصع و ترکش و محمل بند
 و بار مرصع و یک انگشتری نگین الماس بود و قریب به یک لک روپیه قیمت شد سواکه جوهر در مرصع آلات پارچه دکنی و کرناٹکی و از
 بهر قسم دار و ساد و پانزده زنجیر فیل و یک راس اسب که یالش بر زمین میرسد نیز بنظر آمد پیشکش شد و از خان نیز پنج زنجیر فیل
 و سی صد عدد پارچه از هر قسم بود بنظر گذشت در هشتم هوشنگ را بخطاب اکرام خانی سرفراز ساختیم روز افزون که از راجه زاده هاسے
 متبرع صوبه بهار بود و از خودی باز بخدمت حضور قیام می نمود و او را به شرف اسلام شرف ساخته با آنکه پدرش راجه سنگرام در مخالفت
 به او بیاسے دولت قاهره کشته گشته بود و راجگی ولایت پدرش با و عنایت نموده و فیل مرحمت کرده رخصت و وطن فرمودم یک زنجیر فیل
 به جاگیر قلی خان عنایت نموده فرستاده شد بیست و چهارم جلست سنگه دلد کنور کن که در سن دوازده سالگی بود آمده ملازمت کرد و
 عرض داشت پدر کلان را اما سنگه و پدر خود گذرانید خیلی آثار نجات و بزرگ زادگی از چهره او ظاهر است و به خلعت و دلقوی خاطر
 او را خوش ساختیم بر منصب مرزا عیسی ترخان و در صدی ذات افزوده شد که هزار و دصدی ذات و سی صد سوار بوده باشد
 در اواخر همین ماه شیخ حسین رو بیله را به خطاب بهار از خانی سرفراز ساخته بود و مقرر رخصت جاگیر نمودم به خوشان میرزا شرف الدین خان
 کاشغری که در غول آمده سعادت آستان بوسی در یافتند ده هزار در ب مرحمت شد و در پنجم امرواد بر منصب راجه تھل که هزار و
 پانصدی ذات و یک هزار و یک صد سوار بود پانصدی ذات و یک صد سوار افزوده شد در هفتم کیشو مارو که به سرکار او دوسیم
 جاگیر داشت و به واسطه شکوه صاحب صوبه آنجا بدرگاه طلب داشته شده بود آمده ملازمت نمود چهار زنجیر فیل پیشکش گذرانید
 چون اشتیاق دیدن فرزند خان جهان بسیار داشتیم و بجهت تحقیق مهمات صوبه دکن بهم کمر تبه آمدن او ضروری بود او را طلبیده بودم
 روز سه شنبه هشتم ماه مذکور ملازمت نمود یک هزار و دویست و چهار قطعه لعل و بیست و دانه مروارید و یک قطعه زمر و دو پھول گلاب
 مرصع که قیمت آنها پنجاه هزار روپیه بود بطریق پیشکش گذرانید شب یثنبه چون عرس خواجہ بزرگوار بود به روضه متبرکه ایشان رفتیم

گذرانید و همین روز مجلس وزن شمس نیز منعقد گشت در بیت و ششم مصطفی بیگ ایلی رخصت یافت سواکه آنچه در مدت خدمت با و محبت
 شده بود بیست هزار روپیه دیگر نقد و خلعت عنایت نمود و در جواب کتابت که آورده بود محبت نامه شعر بر کمال دوستی نوشته شد در
 چهارم ماه مهر منصب میر جمال الدین حسین که دو هزاری ذات و پانصد سوار بود چهار هزاری ذات و دو هزار سوار مقرر گشت در پنجم
 محبت خان به همراهی خان جهان که به خدمت دکن نامزد شده بود به ملاحظه ساعته که محبت او اختیار نموده بودند رخصت یافت
 به خلعت و خنجر مرصع با پهل کتاره و شمشیر خاصه و قیل سر بلند گردید در نیم خانجهان مخلص گشت و خلعت و نادری خاصه و اسپ را بخوا
 با زین و قیل خاصه و شمشیر خاصه مرحمت نمود در همین تاریخ هزار و هفتصد سوار از تابینان محبت خان را حکم شد که دو اسپ
 و سه اسبچه بخواند و هندی مجموع مردی که درین مرتبه به خدمت دکن تعیین یافتند سی صد و سی نفر منصب دار و سه هزار افسر و ده هفتصد
 سوار ادیاق و سه هزار افغان و دوازده گله بود که همگی سه هزار سوار بود و شود با سی لک روپیه خزانة توپ خانه مستعد و فیلان جنگی
 به خدمت مذکور متوجه شدند بر منصب سر بلند را که پانصدی ذات و دو بیست و شصت نفر سوار افزوده شد که دو هزاری ذات
 و یک هزار و پانصد سوار بوده باشد با پنج برادر ناده قلیج خان به منصب هزاری ذات و هفتصد سوار از اصل و اضافی سرفراز گشت بر
 منصب راجه کشن داس بم پانصدی ذات اضافه نمود حسب التماس خان جهان منصب شهباز خان لودی که از تعینات
 دکن است از اصل و اضافی دو هزاری ذات و هزار سوار مقرر شد و دو بیست سوار به منصب وزیر خان افزوده شد و منصب میر
 پسر میرزا ارشم هزاری ذات و چهار صد سوار از اصل و اضافی قرار یافت در چهارم همین ماه هزاری دیگر بر ذات میر جمال الدین حسین
 و پانصد سوار افزوده او را به منصب والا که پنج هزاری و دو هزار و پانصد سوار سرفراز گردانیدم در نوزدهم راجه سورج سنگه با پسر خود
 گج سنگه که بوطن رخصت شده بود آمده ملازمت کرد و یک صد و یک هزار روپیه نذر گذرانید بسید کبیر فرستاده عادل خان یک عده
 مهر نور بهمانه که پانصد توپ و پنج وزن داشت مرحمت نمود و در بیست و سوم نوزدهم قیل از فیلان که ناسم خان از فتح ولایت کوچ و فتح
 گجه وزیند اران او دویله بدست آورده بودند نظر گذشت و داخل فیلانها را به خاصه شریفه گردید در بیست و ششم ارادت خان به منصب
 میر سامان و معتد خان به خدمت بخشی گری احدیان و محمد رضا که جابری به بخشی گری صوبه پنجاب دو آقعه نویسی آنجا سرفزاری
 یافتند سید کبیر که از جانب عادل خان بحسب التماس عفو تقصیرات وینا داران دکن و تعهد بازگذاشتن قلعه احمد نگر و ولایات
 بادشاهی که با فساد بفسخ مقصدان از تصرف او بپای دولت قاهره برآمده بود به ملازمت آمده بود درین تاریخ رخصت شد و خلعت
 و قیل و اسپ یافته روانه گردید چون راجه سورج سنگه کچوا به در دکن وفات یافت رام داس پسر او را به منصب هزاری ذات و

چهار صد سوار سرفراز ساختم در چهارم ماه آبان به سیف خان بار به نقاره مرحمت شد و بر منصب ادسی صد سوار اضافه نمودم که سه هزار
ذات و دو هزار سوار بوده باشد در همین تاریخ راجه مان را که در قلعه گوالیار در بند بود به ضامنیت مرتضی خان خلاص ساخته منصب
اورا برقرار داشته به خدمت قلعه کانگره نزد خان مذکور فرستادم حسب الالتماس خان دوران بر منصب صادق خان سی صد سوار
اضافه حکم شد که هزار ذات و سوار باشد میرزا عیسی ترخان از ولایت سنبل که به جاگیر او مقرب بود آمده ملازمت کرد و یک صد مهر
نذر گذرانید در شانزدهم راجه سورج سنگه به خدمت دکن رخصت شد و سی صد سوار بر منصب او اضافه کردم که پنج هزار ذات و سه هزار
وسی صد سوار بوده باشد خلعت و اسب یافته روانه گردید و بر عیدیم منصب میرزا عیسی را از اصل و اضافه هزار و پانصد ذات
و هشت صد سوار مقرب ساخته خلعت و قبل مرحمت نمودم و به دکن رخصت یافت در همین روزها خبر فوت چچین تلچ بدخت از مضمون
عرضداشت جهاگیر قلی خان مسعود گشت بعد از فوت تلچ خان که از بنده های قدیم این دولت بود من این بے سعادت را عتفا
کلی نموده از امر اساختم و شل جو پور و لانی را به جاگیر او مقرب داشتم و دیگر برادران و خویشان او را به همراه او ساخته همه را به نیابت او
دادم لاهوری نام برادری داشت در غایت بے اندامی و شرارت نفس به من رسید که بنده های خدا از سلوک او در عذاب انداخته
فرستادم که او را از جو پور بیاورند برسدن احدی بے سببی و باغی و احمق بر چچین تلچ غلبه کرده بخاطر میگذرانند که برادر خط خود را همراه گرفته
باید گرخت منصب و حکومت و جاو جاگیر و زروسامان و فرزندان و مردم خود را گذاشته پاره زر و طلا و جوهر بر می دارد و با صد و دس چند
ایمان زمینداران میرود این خبر چند روز پیش ازین رسید و تعجب تمام دست داد و محلا به زمیندار س که میرسد مبلغها از او گرفته او را از خود
میگذرانند تا آنکه خبر رسید که به ولایت جویت و آماد بخت اتفاق زمیندار آنجا روزی چند در میان نواحی میگذرانند چون این خبر
به جهاگیر قلی خان میرسد چند س از مردم خود میفرستد که آن بے عاقبت را گرفته بیاورند بجز در رسیدن او را بدست آورده اراده میکنند
که به جهاگیر قلی خان رسانند در همین اثنا به جنسم و اصل میگرد چند س که با او همراه بودند چچین تقریر کردند که چند روز قبل ازین بیماری
بهرسانیده بود و آن بیماری او را گشت داین مقدمه نیز مسعود گشت که خود به قصد نموده باشد تا بدین حال او را به نزد جهاگیر قلی خان
نیاورند بهر تقدیر جسد او را با فرزندان و خدمتگاران که همراه داشت به آله آباد آوردند اکثر زرها و او را ضایع ساختند و زمینداران
از او گرفته بودند حاشا که نمک مثل این نوع رویا مان را بر چچین عقوبت ها گرفتار نکند

از پس فرضی که بود بر احم

فرض بود حق ولی انعم

در بست و دوم حسب الالتماس خان دوران بر منصب ناد علی میدانی که از تعینات بنکش بود و بیست سوار افزوده شد که هزار و

پانصدی ذات و هزار سوار باشد و لشکر خان را که دویزاری ذات و نهصد سوار بود و صد سوار دیگر اضافه مرحمت شد در بست و چهارم
مقرب خان را که سه هزار ذات و دویزار سوار بود و پنجزاری ذات و دویزار و پانصد سوار مقرر داشتیم و در بهمن روز با قیام پسر
شاه محمد قندهاری که از امرزاده ها بود و خدمت فراوانی داشت بختاب خانی سرفراز شد در پنجم ماه آذر خنجر مرصع بدو ارباب خان غلام
شد بدست راجه سازنگاری و خلعت بجهت امرا و دکن مرحمت نمود چون از صفیر خان حاکم کشمیر بعضی مقدمات سموع گشت
او را از حکومت آنجا مغزول ساخته احمد بیگ خان را بنا بر سبق خدمت نواخته به صاحب صوبگی و ولایت کشمیر سرفرازی بخشیدیم و
منصب او را که دویزار و پانصدی ذات و هزار و پانصد سوار بود برقرار داشته به کمر خنجر مرصع و خلعت امتیاز یافت در نهشت شد و
بدست اهتمام خان خلعت زمستانی به قاسم خان حاکم بنگاله و امرا و تعینات آنجا فرستادیم پیشکش کنی والد افتخار خان که یک زنجیر
فیل و چهارده راس گوسفند و پاره اقمشه بود در پانزدهم ماه مذکور از نظر گذشت و به خطاب مردت خانی ممتاز گردید دیانت خان را که در
قلعه گوایار بود حسب التماس اعتماد الدوله طلب داشته بودم سعادت کورنش یافت و اموال او که بقید ضبط درآمده بود بدو مرحمت
شد و درینو لاخواجه هاشم ده بندی که در ماوراءالنهر از سلسله درویشیه گرم دارد و مردم آن ملک را نسبت بایشان اعتقاد تمام است
بدست یک از درویشان سلسله خود کتابی مبنی بر اظهار دعا گوئی قدیم و نسبت و اخلاص آبا و اجداد باین دودمان با فرجی و کمان
فرستاده بودند و بیتی که حضرت فردوس مکانی بجهت خواجگی نام عزیزه هم از ان سلسله در سلک نظم در آورده بودند و مصرع اخراک
خواجگی را بنده ایم و خواجگی را بنده ایم

در ان کتاب درج بود ما هم در برابر این کتاب سطر چند به قلم خاص مرقوم ساخته این رباعی را در بدیه گفته با هزار مهر جهانگیری
به خواجه مذکور فرستادیم

ای آنکه مرا مهر تو بیش از پیش است	از دولت یا دودنای درویش است	چند آنکه زمرده ات و لم شاد شود	شادیم از آنکه لطفت از حد پیش است
-----------------------------------	-----------------------------	--------------------------------	----------------------------------

چون فرموده بودیم که این رباعی را هر که طبع نظمی داشته باشد بگوید حکیم مسیح الزمان گفت و بسیار خوب گفت

وایم اگر چه شعل شاهی در پیش	هر خطه کنیم یا در درویشان پیش	اگر شاد شود ز ما دل یک درویش	آزادیم حرم حاصل شاهی خویش
-----------------------------	-------------------------------	------------------------------	---------------------------

هزار و دیگر به جایزه و وصله این رباعی به حکیم مذکور عنایت کردم و در هفتم ماه دی که از سیر بکله بازگشته متوجه اجیر بودم در راه چهل و دویست و یک
شکار شد در بیستم سیر میران آمده ملازمت نمود و محلی از احوال او و سلسله او مرقوم میگردد از جانب پدر پسرزاده میر غیاث الدین
محمد میر میران ولد شاه نعمت الله دلی است در دولت سلاطین صفویه غرت تمام یافته بودند چنانچه حضرت شاه طما سبب بشیره خود

را خودی است

جانش خانم را به شاه نعمت الله داد و از مشیخت و هدایت به نسبت داماد و خویشاوندی ممتاز گشت و از جانب مادر دختر زاده شاه اسمعیل خویش است بعد از فوت شاه نعمت الله پسر او میر غیاث الدین محمد میر میران رعایت تمام یافت و شاه غفران پناه دختری از کریم خانواده سلطنت و عظمت را به پسر گلان او عقد بستم و دختر شاه اسمعیل نیکو را به پسر دیگرش میر خلیل الله داد که میر میران از و تولد شد. میر خلیل الله نیکو در هشت سال قبل ازین از ولایت آمده در لاهور مرا ملازمت نمود چون از سلسله مردم غریز و عظیم بود باحوال او بسیار پرداختم و منصب و جاگیر و عزت او را معمور ساخته در صد تربیت و رعایت او بودم بعد از آنکه اگر مقام خلافت شد باندک مدتی به سبب افراط خوردن انبه او را بیماری اسهال کبیر و دود و عرض ده دوازده روز جان را بجان آفرین سپرد از فرقی او آزرده خاطر شدم باز گذشت ماهی او را از نقد و جنس فرمودم که به فرزند ان او که در ولایت بودند رسانیدند در بنو لا میر میران که در سن بیست و دو سالگی قلندر و درویش شده برداشته که او را در راه نشناختند خود را در اجیر بار رسانید جمع کلفت های خاطر و پیشانیها باطن و ظاهر او را اصلاح و تدارک نموده به منصب هزاری ذات و چهار صد سوار سرفراز ساختم دسی هزار در ب نقد با و عنایت کردم الحال در خدمت و ملازمت است در دوازدهم ظفر خان که از صوبه داری بهار تغییر یافته بود آمده ملازمت نمود و یک صد مهر نذر گذران و سه فیل پیشکش نمود در پانزدهم دی بر منصب قاسم خان صاحب صوبه بنگاله هزاری ذات و سوار افزوده شد که چهار هزاری ذات و سوار باشد چون از دیوان و بخشی بنگاله که حسین بیگ و طاهر باش خدمت پسندیده به وقوع نیامد مخلص خان را که از بنده های معتمد این درگاه بود به خدمات نیکو تعیین نموده شد منصب او را دو هزاری ذات و هفت صد سوار مقرر داشتیم و علم نیز عنایت کردم و خدمت عرض مکرر به دیانت خان حکم فرمودم در بیست و پنجم روز جمعه وزن فرزند خرم واقع شد تا سال حال که سنش به بیست و چهار سالگی رسیده و کد خدایها کرده و صاحب فرزند ان شده اصلا خود را به خوردن شراب آلوده نه ساخته بود درین روز که مجلس وزن او بود گفتم که بابا صاحب فرزند ان شده و بادشاهان و بادشاهزادگان شراب خورده اند امروز که روز جشن وزن تست تو شراب میخوری انیم و رخصت میدیم که در روزهای جشن و ایام نوروز و مجلسهای بزرگ میخورده باشی اما طریقه اعتدال مرغی داری که خوردن باندازه که عقل را زایل نکند و انایان روانداشته اند و بیاید که از خوردن آن عرض نفع و فائده باشد و بوعلی که بزرگ طبقه حکما و اطباست این رباعی را به نظم در آورده -

می دشمن هست و دوست هوشیار است	اندک تر باقی و بیش ز سر بار است	در بسیارش مفرت اندک نیست	در اندک او منفعت بسیار است
به مبالغه بسیار شراب با و داده شد من تا سن پانزده سالگی نخورده بودم مگر در ایام طفولیت که دوسه مرتبه والد و انکهای من تقریب			

علاج اطفال دیگر از والد بزرگوارم عرق طلبیدہ مقدار یک تولہ آنہم بہ گلاب و آب آمیختہ براسے دفع سرفہ دار و کفہ مرا خورائیدہ باشند
دران ایام کہ اردوسے والد بزرگوارم بخت دفع فساد افتادان یوسف زئی در قلعه ملک کہ ہر کنار آب بیلاب واقع است نزول اجلال
داشت روزے بغیر شکار ہشتیم چون تردد بسیار واقع شد و آثار ماندگی ظاہر گشت استاد شاہ قلی نام توپچی نادرے کہ سرآمد توپچی
عہد بزرگوارم میرزا محمد حکیم بود من گفت کہ اگر یک پیالہ شراب نوشجان فرمایند دفع ماندگی و کسالت خواہد شد چون ایام جوانی بود
و طبیعت مائل بہ ارتکاب این امور بہ محمود اکبر فرمودم کہ بہ خانہ حکیم علی رفتہ شربت کبوت ناک بیار حکیم مقدار یک نیم پیالہ شراب
از روز نگ شیرین فرہ در شیشہ خرد فرستاد آنرا خوردم کیفیت آن خوش آمد بعد ازان شروع در شراب خوردن کردم در روز ہر روزی افزودم
تا آنکہ شراب انگوری از کیفیت باز ماند و عرق خوردن گرفتہ رفتہ رفتہ در مدت نہ سال بہ بست پیالہ عرق و آتشہ کشیدہ چہارہ در روز باقی
در شب خوردہ میشد وزن آن شش سیر شد وستان کہ یک دہیم من ایران باشد و خورش من دران ایام مقدار یک مرغ بانان و ترب
بود دران حال بچکس را قدرت بر منع من نبود کار بجائے کشید کہ در خار ہا از بسیارے رعشہ دلزیدن دست پیالہ خود نمی توانستم
خور و بلکہ دیگران می خوراندند تا آنکہ حکیم ہمام برادر حکیم ابو الفتح را کہ از قربان والد بزرگوارم بود طلبیدہ بر احوال خویش اطلاع دادم
او از کمال اخلاص و نہایت دلسوزی بے حجابانہ بہ من گفت کہ صاحب عالم بدین روش کہ شما عرق نوش جان میکنید نعوذ باعدہ ناشاہ
دیگر احوال بجائے خواہد کشید کہ علاج پذیر نباشد چون سخن او از خیر اندیشی بود و جان شیرین عزیز است در من اثر کرد من ازان تاریخ
شروع در کم ساختن کردہ خود را بہ خوردن فلو نیانہ انجم ہر چند در شراب بسکاستم ہر فلو نیامی افزودم و فرمودم کہ عرق را بہ شراب انگوری
ممزج سازند چنانچہ دو حصہ شراب انگوری و یک بخش عرق بودہ باشد ہر روز از پنجہ میخوردم خبرے کم نمودہ در مدت ہفت سال ہش
پیالہ رسانیدم وزن ہر پیالہ ہر درہ مثقال و یک پاد الحال پانزدہ سال می شود کہ بہ ہمین دستور خوردہ میشود و ازین نہ کم میشود نہ زیادہ
و در شب میخورم مگر در روز پنجشنبہ چون روز جلوس مبارک من ست و شب جمعہ کہ از شبہائے متبرکہ ایام ہفتہ است در روز متبرکہ
در پیش دار و بہ ملاحظہ این دو چیز در آخر ہائے روز میخورم کہ خوش نمی آید کہ این شب بہ غفلت گذرائیدہ در ادائے شکر منعم حقیقی تقصیر
رود در روز پنجشنبہ و در یک شنبہ گوشت ہم نمی خورم در پنجشنبہ چون جلوس مبارک من واقع شدہ در روز یکشنبہ کہ روز ولادت والد بزرگوار
من ست و این روز را بسیار تعظیم میکردند و عزیز میداشتند و بعد از چند گاہ فلو نیار بافیون بدل ساختم اکنون کہ عمر من بہ چہل و شش
سال و چہار ہائیمسی و چہل و ہفت سال و نہ ماہ قمری رسیدہ ہشت سرخ افیون بعد از گذشتن پنج گھڑی از روز دش سرخ بعد از
یک ہر شب میخورم و پنجہ صبح بہ عید اعدہ خان مرحمت نمودم شیخ موسی خویش قاسم خان بہ خطاب خانی سرفرازا

گشته به منصب هشت صدی ذات و چهار صد سوار امتیاز یافت و به نگاره مرخص شد بر منصب ظفر خان پانصدی ذات و سوار اضافه
مرحمت شد و به خدمت بنگش تعیین یافت در همین روزها محمد حسین برادر خواجه جهان به خدمت نوجده اری سرکار حصار سرفراز گردید
مرخص شد و دوست سوار بر منصب او اضافه مرحمت نمودم که پانصدی ذات و چهار صد سوار باشد و قبل نیز عنایت کردم در چشم بهمن
به میر میران قبل عنایت شد خواجه عبد الکریم سوداگر چون از ایران روانه هندوستان بوده برادر عالی مقدارم شاه عباس بدست
او تسبیح عقیق مینی در کابی کاروند یک که بسیار تحفه و نادر بود فرستاده بودند در نهم ماه مذکور بنظر درآمد در شهر دهم بعضی پیشکشها از قسم مرصع
آلات و غیره که سلطان پرویز ارسال داشته بود بنظر درآمد به مقیم اسفند ارند صادق برادرزاده اعتماد الدوله که به خدمت بخشی گری
قیام داشت به خطاب خانی سرفراز گشت این خطاب را به خواجه عبد الغفر عنایت کرده بودم مناسبتهای امری داشته ادرا خطاب
عبد الغفر خان و صادق را خطاب صادق خان سرفراز ساختم در دهم جلست شکوه و کنور کرن که به وطن خود دستور یافت
در هنگام رخصت بست هزار روپیه و یک اسپ و یک زنجیر قبل و خلعت دشال خاصه بدو مرحمت نمودم و هر داس جهاله که از منعمان
برناست و آتالین بسر کرن بود با و هم پنجزار روپیه و اسپ و خلعت عنایت نمودم و بدست او شش پری از طلا بخت را نافرستادم
درستم بهمن ماه راجه سوپج مل و در راجه با سو که بنا بر نزدیکی جاد مقام بهمراهی مرتضی خان به گرفتن قلعه کانگره تعیین یافته بود بطلب
آمده ملازمت کرد خان مذکور را بعضی منظمه ها از او در خاطر قرار گرفته بود بدین جهت بهمراهی او داخل دانسته مکرر عرض بدرگاه فرستاد
و در باب او سخنان نوشت تا آنکه حکم طلب او صادر گشت در بست و ششم نظام الدین خان از ملتان آمده ملازمت کرد در آخر همین
سال اخبار فتح و فیروزی و ظفر و بهرزی از اطراف ممالک محروسه رسید اول قفقیه اهداد افغان که از دیر باز در کوستان کابل
در مقام سرکشی و فتنه انگیزی است و بسیار از افغانان آن سرحد بروجع شده اند و از زمان والد بزرگوارم تا حال که سال دهم از جلوس
نست افواج همیشه بر سر او تعیین بوده اند رفته رفته شکستها خورد و پریشانها کشید جمعیت او پاره متفرق شد و پاره کشته گشت و در جرنجی
که محل اعتماد او بود دهنه پناه برد و اطراف آنرا خانه و ران قبل نموده راه درآمد و برآمد و برست چون بخت حیوانات گاه وجود
خوراک در محله مذکور نماند شبها مواشی خود از گاو پایان آورده در دامنها پیرانید و خود نیز بخت آنکه مردم بهمراهی نمایند آمد تا آنکه
این خبر به خان دوران رسید جمعی از سرداران و مردم کار کرده را در شب معین تعیین کرد که بجوالی جرنجی رفته کین نمایند و آن جماعت
رفته شب خود را در پناه گاه پنهان ساختند و در دوش خان دوران بهمان طرف سواری نمود چون آن سربو بختان حیوانات خود را برادر
بچرا سر میدهند و احد ادبه نهاد با جماعه خود از کین گاه ها گذشته که یکبار گردے از پیش ظاهر میشود چون خبر میگردد معلوم میگردد که خان دوران

مستلاشی و مضطرب گشته قصد بازگشتن میکند. و قراولان خان مذکور نیز خبر کردند که اعداد است خان جلوه داده خود را با اعداد میرسانند
مردی که در کین گاه بودند آنها نیز سر راه گرفته حمله آور میشوند تا دوپهر بجبت قلبی و شکستگی جاد بسیار جنگل معرکه جنگ قائم بود آخر الامر
شکست بر افغانان افتاده خود را به کوه در میکنند و قریب سی صد کس از مردم کار به جهنم میروند و یک صد نفر اسیر میگردند اعداد
نمی تواند که دیگر باره خود را بدان محکم رسانیده. با قائم سازد با الفرورت خود را بجانب قندهار رد میکند افواج قاهره بحرخی و جاک
و خانهای آن تیره روزگار آن در آمده همه را میسوزند و خراب ساخته از پنج و بنیاد بر می اندازند خبر دیگر شکست خوردن غنیمت بخش
و برهنه دگی لشکر نکبت اثر اوست خلاصه کلام آنکه جمعی از سرداران معتبر و جماعه از برکیان که قومی اند در نهایت سخت جانی و مدار
قطره و تردد در آن ملک بر آنهاست از غنیمت رنجیده اراده و دلخواهی نمودند از شاه نواز خان که با فوجی از عساکر منصوره در بالا پور بود
استدعای قول نموده قرار دادند که خان مذکور را به بنیند و خاطر جمع نموده آدم خان و یاقوت خان و جمعی دیگر از سرداران و برکیان
جادو را و بابو کانتیه آمده دیدند شاه نواز خان بهر یک از آنها اسپ و فیل و زر و خلعت فراخور قدر و حالته که داشتند داده سرگرم
خدمت و دولخواهی ساخت و از بالا پور کوچ نموده بهمراهی این مردم بر سر غنیمت محمود روانه شدند در اثنای راه به فوجی که از دکنیان
که محله اردانش دلاور و بکلی و غیره و چند دیگر از سرداران باشد برخورد آن فوج را تار مار ساختند و آن مقهوران

شکسته حلاج دگسته کمر | نه یارای گفت و نه پردای سر

خود را بار دو سه آن بد اختر رسانیدند و او از غایت غرور درین مقام شد که با فوج قاهره جنگ نماید مقهور اینک با او بودند و لشکر عادل
و قطب الملکیه جمع ساخته و توپخانه و استعداد خود را سرانجام نموده و در روی لشکر ظفر اثر روانه شد تا آنکه فاصله پنج شش کر و بی بیش ماند
و در کین شب بیست و پنجم بهمن افواج نور و ظلمت بهم نزدیک شده فوجها و یسا و لمانایان گشتند سه پیر از روز گذشته آغاز بان کار و
توپ اندازی شد آخر الامر در اب خان که سردار هراول بود با دیگر سرداران و کار طلبان مثل راجه ز سنگ و درای چند و علی خان
ستاری و جهانگیر قلی بیگ ترکمان و سائر شیران بیشه دلاوری شیر ها کشیده بر فوج هراول غنیمت یافتند و داد مردی و مردانگی داده
این فوج را بنات انوش و از هم پراگنده ساختند و مقید بطرقت دیگر نشده خود را به فوج قول رسانیدند و همچنین بر فوج رو بر
نموده متوجه شده و چپش دست داد که دیده نظار گیان از مشاهده آن خیره مانده تا دو گهری تخمیناً این زد و خورد در کار بود از کشته ها
پشتم با هم رسیده و غنیمت تیره بخت تاب مقاومت نبوده رو به گریز نهاد اگر تارکے و ظلمت به فریاد آن به بختان نه رسید به یکی را از
راه لوادی سلامت نبود و ننگان دریا به هم چسبید و گر بختگان نهاده و دسه کرده را تعاقب نمودند چون در اسپ وادی رسید

حرکت نماند و شکست یافتند متفرق گشتند جلو باز کشیده بجای مقام خود معاودت نمودند و پنهان غنیمت یک قلم باسی هدیه شکر بآن باریشت
و فیلان جنگی و اسپان تازی و یراق و اسلحه از اندازده حساب بیرون بدست اولیای دولت افتاد و کشته و افتاده را حساب و شمار
نمود و جمعی کثیری از سرداران زنده بدست افتاده بودند و دیگر افواج قاهره از منزل فتح کوچ نموده متوجه کرکی که آشیانه آن
بوم صفتان بودند گشتند و اثر از انجماع ندیده هماغذا دایره کردند و خبر یافتند که هر یک از آنها در آن شب در دروازه بجای افتاده بودند چند روز
عساکر مشغوره در کرکی توقف نموده عمارت منازل مخالفان را بنجاک تیره برابر ساخته آن معموره را سوختند و بواسطه حدوث بعضی
امور که تفصیل آن درین مقام باعث طول کلام است از انجا بازگشته از گکائی روین کهنه فرو درآمدند به جلد و سه این خدمت بر نهیها
جمیعکه ترددات و خدمات نموده بودند اضافه حکم فرمودم به خبر سوم فتح ولایت که کهره و بدست آمدن کائنات الماس است که حسن بی ابراهیم خان
گرفته شد این ولایت از توابع صوبه بهار و پشته است و رودخانه در انجا جاری است که بردش خاص الماس از انجا برمی آورند و طریقی
آن است که در ایام کمی آب گور اربابا آب کند معاہم میرسد و جمعی را که باین کار مشغول دارند بطریق تجربه معلوم شده که مریلا سے هر گویای
که الماس دارد پشته پشته جانورگان ریزه پرزده از عالم پشته که اهل هند آنرا جھینگه میگویند هجوم آورده و پرده از اند طول رودخانه را تا جائیکه
راه توان یافت بنظر در آورده اطراف گور ارباب را سنگین می سازند بعد از آن به پیل و کلند ان گور ارباب را تا یک گز و یک نیم گز پایان برد
دور آن را می کاوند و تفحص نموده در میان سنگ در یک ریزه که از انجا برمی آید الماس خور و دکلان برمی آورند گاه باشد که پارچه الماس
بدست در آید که به یک لک روپیه قیمت کنند بجلای این ولایت داین رودخانه را هند و سه زمیندار درین سال نام تصرف بود و هر چند
حکام صوبه بهار بر سردار فوجی بنفر ستانند و یا خودها متوجه میگشتند بنا بر استحکام راه و جنگل بسیار به گرفتن دوسه الماس قناعت نموده او را
بحال خود میگذاشتند چون صوبه ندکور از ظفر خان تفریافت و ابراهیم خان بجای او مقرر گشت و وقت رخصت فرمودم که بر سر ولایت
رفته آن زمین را از تصرف آن مردک مجبول بر آورند ابراهیم خان مجبور درآمدن بولایت بهار جمعیت کرده بر سر آن زمینداران بشود
بدستور سابق کسان فرستاده تعدد دادن چند دانه الماس و چند زنجیر فیل می نماید خان ندکور بدین معنی راضی نگشت و تیر و تند بولایت
او در می آید پیش از آنکه آن مردک جمعیت خود را جمع سازد و ابراهیم پید ساخته ابلغاری نماید مقارن آنکه خبر بدیده رسیده که دره که
مسکن مقرر او بود فیل میکند و کسان به تفحص او پریشان ساخته او را در غارے با چند از عورات که بک مادر حقیقی او و دیگران از زنان پیر
بودند با برادری از برادران او بدست در می آورند و تفحص نموده الماس با که همراه داشته اند از آنها میگیرند بدست و مندر زنجیر فیل نزد داده
هم بدست می افتد به جلد و سه این خدمت منصب ابراهیم خان از اصل و اضافه چهار هزار ری ذات و سوار و خدمت شدند و بختاب

فتح جنگی سرفرازی یافت و همچنین بر منصبهای جمیع که درین خدمت همراهی کرده تردیات مردانه نموده بودند اضافات حکم شد الحال نوبت در تصرف اولیای دولت قاهره است و دران رودخانه کاری میکنند و هر قدر که الماس برمی آید بدرگاه می آورند درین نزدیکیها یک الماس گلان که به پنجاه هزار روپیه می ارزد برآمد چون پاره کار کنند تخمیل که الماس های خوب داخل جواهرخانه خاصه من گردد.

جشن یازدهمین نوروز از جلوس همایون

از روز یکشنبه آخر اسفند از مد مطابق غره ربیع الاول پانزده گهری روز گذشته حضرت نیر اعظم از برج عت بدو قسری حل بر تو سعادت افکند درین ساعت نخبه لازم بندگی و نیاز مندی بدرگاه حضرت باری تقدیم رسانیده در دیوانخانه خاص و عمام که صحن آنرا به بارگاه بادشایمانه با و اطراف آنرا به پرده های فرنگی و زربفتها مصور و آئینه های نادر مرتب و آراسته ساخته بودند بر تخت دولت جلوس نمود شاهزاده ها و امرا و اعیان حضرت دارکان دوات و سایر بنده های درگاه تسلیمات مبارکبادی بجا آوردند چون حافظ ناو علی گوینده از بنده های قدیم بود فرمودم که آنچه در روز دوشنبه هر کس از نقد و جنس پیشکش کند بانعام او مقرر باشد و در دوم پیشکش بعضی از بنده ها بنظر گذشت و در روز چهارم پیشکش خواجه جهان که از اگره فرستاده بود شعل بر چند قطعه الماس و چند دانه مردارید و بعضی مرصع آلات و آئینه از هر قسم یک زنجیر نیل که مجموع آن پنجاه هزار روپیه باشد بنظر درآمد چشم کنور کن که بجا و مقام خود رخصت شده رفته بود آمد ملازمت نمود یک صد و یک هزار روپیه نذر یک زنجیر نیل مع براف و چهار راس اسب پیشکش گذرانید و در هفتم بر منصب آصف خان که چهار هزار سی ذات و دو هزار سوار بود و هزار سی ذات و دو هزار سوار اضافه نموده بغایت تقاره و علم او را سر بلند ساختم درین روز پیشکش میر جمال الدین حسین بنظر درآمد آنچه گذرانید همه مستحسن و پسند افتاد از آنجمله خنجر مرصعی خود بهر کاری نموده با تمام رسانیده بود و بر بالا دسته آن یا قوت زردی نشانیده بودند در غایت صفا و لطافت در حجم مقدار نصف بیضه مرغی چنانچه بان لطافت و کلان از قسم یا قوت زرد دیده نشده است با دیگر یا قوتها بزرگ پسندید و در مرد های کینه بطرح و اندام خاص صورت اتمام یافته بود و میمان به پنجاه هزار روپیه قیمت نمودند بر منصب میرنده که هزار سوار افزودم که پنجهزاری ذات و سه هزار و پانصد سوار بوده باشد در هفتم بر منصب صادق حادق سی صدی ذات و سوار و بر منصب ارادت خان سی صدی ذات و دو بیست سوار اضافه مرحمت نمودم که هر یک به هزار سی ذات و پانصد سوار ممتاز باشند در نیم پیشکش خواجه ابو الحسن بنظر گذشت از جواهر مرصع آلات و آئینه مواری چهل هزار روپیه درجه قبول یافت تمه را با و مرحمت نمودم پیشکش تا نار خان بکا دل بگی یک قطعه

لعل و قطعه یا قوت و یک عدد نشتی مرصع و دو عدد انگشتری و چند پارچه اتمشه قبول افتاد و در دهم سه نرنگه نعل که راجه هاسنگه از دکن
 و یک صد و چند طاق زر رفت و غیره که مرتضی خان از او مور فرستاده بود از نظر گذشت و یانت خان هم پیشکش خود را که دو نیم مرصع
 و دو قطعه لعل و شش دانه مروارید طاق و یک عدد خوانچه طلا بود و بیست و هشت هزار روپیه قیمت شد درین تاریخ گذرایسد
 آخر های روز نهمین یازدهم محبت سرفرازی اعتماد الدوله به خانه او رتقم پیشکش خود را بهمانجا بنظر آورد و اسباب و اثاث پیشکش او را
 که اکثر در کمال نفاست بود و تفصیل دیدم از جو اسرود و دانه مروارید که سی هزار روپیه قیمت داشت و یک قطعه لعل قطعی که بیست و نه هزار
 روپیه به بیع درآمد و بود دیگر مرواریدها و لعلها که مجموع قیمت آنها یک لک و ده هزار روپیه میشد درجه قبول یانت و اندامشه و غیره
 نیز سرفرازی پانزده هزار روپیه برداشته شد چون از ملاحظه و مشاهده پیشکش باز پرداختم قریب یک پیر شب را به صحبت و نوش و قتی
 گذرانیده بامرا و جده ها فرمودم که پیاله دارند مردم محل نیز همراه بودند مجلس خوبی منعقد گشت بعد از تمام صحبت اعتماد الدوله را بعد از
 بنموده متوجه دولت خانه شام و دهمین روز با فرمودم که نور محل یکم را نور جهان یکم میگفته باشند در دهم پیشکش اعتبار خان بنظر گذشت و نیز
 به شکل ماهی مرصع به جو اسر نفیسه در غایت نکلف و اندام باندازه سخاوت من ساخته بودند از یاد دیگر جو اسر و مرصع آلات و اتمشه که قیمت مجموع
 اینها پنجاه و شش هزار روپیه میشد قبول نمودم و تمه را باز دادم بهادر خان حاکم قندهار بهفت راس اسپ عراقی و نه تن نور اتمشه فرستاد و نیز
 پیشکش ارادت خان و راجه سویم مل و در راجه با سو در سیر دهم بنظر گذشت عبد السبحان که به منصب هزار و دصدی ذات و شش صد و
 سرفرازی و به هزار و پانصدی ذات و بیست صد و سوار امتیاز یافت در پانزدهم صاحب صوبگی ولایت مکه و آنند و از شمشیر خان اوزبک
 تغیر یافته به مظفر خان مرحمت شد در شانزدهم پیشکش اعتماد خان و لد اعتماد الدوله بنظر درآمد آن بکله موزی سی و دو هزار روپیه برداشته
 تمه را با و عنایت فرمودم در بیست و یک پیشکش تربیت خان دیده شد از جو اسر و اتمشه بنفده هزار روپیه پسند افتاد و در سیر دهم بخانه آصف خان
 رتقم پیشکش او همان جانبظر درآمد از دولت خانه تابه منزل او نچینا یک کرده مسانت بود نصف راه را نخل زر رفت و زر رفت و ازانی با
 و نخل ساده پاسک انداز نموده بود چنانچه ده هزار روپیه قیمت آن بعرض رسید آن روز تا نصف شب ابل محل در منزل او بسر برده
 پیشکش هاسک که سر انجام نموده بود و تفصیل از نظر گذشت از جو اسر و مرصع آلات و طلا آلات و اتمشه نفیسه موزی یک لکه و چهارده هزار
 روپیه و چهار راس اسپ و یک راس اشتر پسند خاطر اشرف افتاد و در دهم که روز شرف نیر عظم بود در دو تنخانه مجلس عالی ترتیب یافت
 بنا بر ملاحظه ساعت دهم گهری از روز مذکور مانده بر تخت جلوس نمودم فرزند بابا خرم درین ساعت متبرکه لعل در غایت آب و صفا
 گذرانید که هشتاد هزار روپیه قیمت نمودند منصب آن فرزند را که پانزده هزار و دشت هزار سوار بود به بست هزار و دشت و

ده هزار سوار مقرر داشتیم و دین روز در زن قمری به عمل آمد و اعتماد الدوله را که به منصب شش هزاری ذات و سه هزار سوار ممتاز بود به
 بهشت هزاری ذات و پنجاه سوار سرفراز ساخته تومن و توغ باد غنایت نمودم و حکم کردم که نقاره او بعد از نقاره فرزند خرم می نواخته
 باشند بر منصب تربیت خان پانصدی ذات و سوار افزوده شد که سه هزار و پانصدی ذات و هزار و پانصد سوار بوده باشد اعتقاد خان
 باضافه هزاری ذات و چهار صد سوار سرفراز گشت نظام الدین خان از اصل و اضافت به منصب بهشت صدی ذات و سی صد سوار
 ممتاز گردیده به خدمت صوبه بهار تعین شد و سلام الله عرب به خطاب شجاعت خانی سر بلندی یافت و به حلقه مروارید سرفراز گشته
 از حلقه گویان درگاه شد میر جمال الدین انجور را خطاب عضد الدوله سرفراز ساختم و در بست و یکم الله تعالی از دختر مقیم و دلا مترا فصل
 رکابدار پسر به به خسر و داد با کنداد افغان که طریقه بندگی اختیار نموده از روی اخلاص تمام از احداد بد نهاد جدا شده بدرگاه آمده
 است بیست هزار در بمرحمت شد در بست و پنجم خرفوت را سه منوهر که از قیقات لشکر خفر اثر دکن بود رسید پسر او را به منصب پانصدی
 ذات و سی صد سوار سرفراز ساخته جاد مقام پدر او را باد غنایت کردم و در بست و ششم پیشکش یاد علی میدانی که نه راس اسب و چند و ماهی گیش
 و چهار شتر دلا تپی بود از نظر گذشت در بست و هشتم یک زنجیر فیل به بهادر خان حاکم قندهار و یک زنجیر فیل به میر میران و دلا خلیل احمد و
 یک زنجیر فیل به سید بایزید حاکم بهکر مرحمت نمودم در غره اردی بهشت حسب الالتماس عبد الله خان به برادر او سردار خان نقاره عتبات
 نمودم در سوم کپوه مرصع با کنداد خان افغان مرحمت نمودم در هجدهم روز با خبر رسید که قدم بگانه بگانه از افغانان آفریدی که دو تنخوا
 و فرمان بردار بودند و راهداری کتل خبر بد و تعلق داشت بانکه توهمی قدم از دایره اطاعت بیرون نهاده سر به فساد بر آورده بر سر
 هر تهمانه جمعی را فرستاد و هر جا که او مردم او رسیدند بنا بر غفلت آن مردم دست بقتل و غارت بر آورده خلق کثیر را ضلوع ختنه
 مجمل از حرکت شینع این افغان بے عقل شورے مجدداد کو بهستان کابل رویداد چون این خبر رسید بارون برادر قدم و جلال
 پسر او را که در دربار بودند فرمودم که گرفته به آصف خان سپازند که در قلعه گویا را محبوس سازد از امارات رحم و شفقت سبحانی و علامات
 غنایات یزدانی امرے دین روز با مشاهده افتاد که خالی از غریبی نیست لعل در غایت لطافت و صفافزند خرم بعد از فتح رانادر جمیر
 به من گذرانید که به شصت هزار و دویست قیمت نموده و در خاطر گذشت که این لعل را در بازو سے خود باید بست غالباً دودم و ارید نادر
 خوش آب یک از ام که هم آغوشی این نوع لعل را سزدی بایست تا آنکه یک دانه مروارید اعلی به قیمت بست هزار و دویست مقرر جان بدست
 آورده در پیشکش نور دزدی گذرانید بخاطر مرسد که اگر همتاے این بهر سید بازو بند مکمل خواهد شد خرم که از خوردی بار شرف ملازمت
 حضرت دالد بزگوارم دریافت شب و روز در خدمت بود و بعضی رسانید که در مروارید با سه سر بند قدیم بهین وزن و اندام مروارید

بنظر من درآمده است مزین کلان قادی را حاضر ساختند بعد از ملاحظه بهمان مقدار دوزن و اندام مرداریدے ظاهر شد که در وزن یک
 ذره تفاوت نداشت چنانچه جوهریان از نهمینی تعجب بنمودند و در قیمت و آب و قباب موافق بود گویا از یک قالب ریخته
 شده است مرداریدها بر اطراف لعل کشیده بر بازوے خود بستم و سر به شکرانه خداوند بنده نواز بر زمین نیاز و فرستنی نهاده زبان
 به شکر گویا ساختم

از دست وزبان که برآید | از عهده شکرش برآید

در پنجم سی راس اسپ عراقی و ترکی که مرضی خان از لاهور فرستاده بود بنظر گشت شصت و سه راس اسپ پانزده نفر شتر نر داده و یک
 پر کلکی و نه عدد و عاقری و نه جینی خطائی و نه عدد دندان ماهی جوهر دار و سه قبضه بندوق با دیگر پیشکش های خاندوران که از کابل فرستاده بود
 منظور نظر گشت و یک زنجیر فیل خور و از فیلان حبشه که از راه دریای بهار آورده بودند تقرب خان پیشکش گذرانید نسبت به فیلان و ستان
 در خلقت بعضی تفاوت ها دارد از جمله گوشهای او کلان تر از گوشهای فیلان اینجا است خرطوم و دم او دراز تر واقع شده و در زمان
 و اندیز گو ارم یک فیل بچه اعتماد خان گجراتی پیشکش فرستاده بود رفقه رفقه کلان شد بسیار تند و تیز بدو و در مقام خنجر مرصع به مظفر خان
 بهرام کتفه مرحمت شد و در همین روزها خبر رسید که جمعی از افغانان پگانه بنگانه بر سر عبد السبحان برادر خاندان که در یکی از تها نا مقرر بودند
 تهمانه او را قیل کرد و عبد السبحان با چندے دیگر از منصبه ایران بنده با که بهمراسی او تعیین بودند و ادراکی داده و درو و خور و تقصیر از خوا
 راضی نگشته آخر به مقضای آنکه پشته چو پرسد بزند فیل را و آن سگان دست بر آنها یافته عبد السبحان را با چندے از مردم آن تهمانه
 بد رجه شهادت رسانیده اند بحجت یرش این قصیه فرمان مرحمت عنوان و خلعت خاصه به خاندان که به ایچی گری ایران تعیین شده بود
 عنایت نموده فرستادم در چهار دهم پیشکش کرم خان و لد معظم خان از بنگاله آمده بود از اجناس و اشعه که در آن ولایت بهمرسد بنظر و آمد
 بر منصب چنایے از جاگیر داران گجرات اضافه حکم نمودم از جمله سردار خان که هزاری ذات و پانصد سوار بود به منصب هزار و پانصدی
 ذات و سی صد سوار سرفراز گشت و علم نیز با و مرحمت شد سید قاسم و لد سید دلاور با برهمه از اصل و اضافه به منصب هشت صدی و
 چهار صد و پنجاه سوار دیار بیگ برادر زاده احمد قاسم کو که به منصب شش صدی و بیست و پنجاه سوار ممتاز گردیدند در بنقد هم خبر فوت
 و نفاق مردی از یک که از تعینات لشکر دکن بود شنیده شد به کنکش سپاگیری خوب میرسد و از امرای مقرر ما و ارانهر بود در مسیت ویم
 اکند اد افغان را به خطاب خانی سرفراز ساخته منصب او که هزاری ذات و شش صد سوار بود و هزاری ذات و هزار سوار ساختم
 سه لک روپیة از خزانه لاهور بانعام و مدد خرج خاندوران که در شورش افغانان سعی بلیغ بجای آورده بود و مقرر گشت در مسیت ششم کنور کن

بجست کہ خدائی بجا و مقام خود رخصت شد خلعت و اسب عرائس خاصہ معزین و فیل و کمر خنجر مرصع با و مرحمت نمود در سوم این ماه
تبر فوٹ مرتضی خان رسید از قیامان این دولت بود حضرت والد بزرگوارم اورا تربیت نموده بدرجہ اعتماد و اختیار رسانیده بودند
وزیران دولت من نیز توفیق خدمت نمایان یافت کہ آن زیر کردن خسرو بود و پلہ منصب او بہ شش ہزاری ذات و پنچہزار سوار رسید
درینو لا چون صاحب حدید پنجاب بود تہجد گرفتن قلعہ کاٹکرہ کہ در کوہستان آن ولایت بلکہ در عمورہ عالم بہ استحکام آن قلعہ نمی باشد نمود
بدان خدمت رخصت یافتہ مشغول داشت ازین خبر ناخوش خاطر آزدگی تمام بہر رسانید یعنی بجست فوٹ پنچمین دولتخواہی آزدگی
آگنجایش داشت چون در دولتخواہی رزرگا گذرانیدہ بکار آمد مغنرت اورا از اندلعالے مسالت نمودم در چہارم خور و او منصب سید نظام
از اصل و اضافہ نہ صدی ذات و شش ہزار و پنچہ سوار مقرر گشت و خواست مہانداری ایلمچیان اطراف را بنور الدین علی فرمودم در
ہفتم خبر فوٹ سیف خان بارہہ رسید بسیار جوان مردانہ و کار طلب بود در جنگ خسرو تردد ہائے نمایان کرد در صوبہ دکن بہ علت
سیفہ جہان خانی را دلع نمود پسران اورا رعایت فرمود علی محمد کہ بزرگ و ارشد اولاد او بود بہ منصب سہ صدی ذات و چہار ہزار
سوار و برادر دیگرش بہادر نام چہار صدی ذات و دو بیست سوار سرفراز گردیدند و سید علی کہ برادر زادہ او بود باضافہ پانصدی ذات
و سوار ممتاز گشت و در پنجم روز با خوب السہ پسر شہباز خان کہنو بہ خطاب رہنماز خانی امتیاز یافت در ششم منصب ہاشم خان از
اصل و اضافہ بد و ہزار و پانصدی ذات و یک ہزار و بیست سوار مقرر شد درین تاریخ بیست و ہزار در بآکہ داد خان انخان حجت
نمودم بکہ حاجت راجہ ولایت ماندھون کہ آباد اجداد او از زندہ اراکان معتبر ہندوستان آمد و سید فرزند اقبال مند بابا خرم سعادت
کویش در یافتہ نقصیرات او بغفور مقرر گشت در نہم کلیان حبلیگیری کہ راجہ کشن داس بہ طلب او رفتہ بود آمدہ ملازمت نمود و کھید
ہمرو ہزار روپیہ بطریق بند گذرانید برادر کلان او را دل بیجم صاحب جاد مقام بود چون او در گذشت از و طفل دو ماہہ ماند و او ہم
چند روزست پیش نزلیست صبیہ او را در ایام شاہزادگی بجست خود خواستگاری نمودہ بہ خطاب ملکہ جہان خاٹب نمودم چون آبا
واجداد این طائفہ از قدیم دولتخواہ آمدہ اند این چونہ نیز بمیان آمدہ بود کلیان مذکور را کہ برادر اول بیجم بود طلب داشتہ بہ شیکہ
را جلی و خطاب را ولی سرفراز ساقم خبر رسید کہ بعد از فوٹ مرتضی خان از راجہ مان دولتخواہی بطور آمد و دلاسائے مردم قلعہ
کاٹکرہ نمودہ قرار دادہ است کہ راجہ زادہ آن ولایت را کہ در سن بیست و نہ سالگی است بدرگاہ آورد بتا بزر یادتی سرگرمی او در
خدمت مذکور منصب اورا کہ ہزاری فوات و بیست ہزار بود و ہزار و پانصدی ذات و ہزار سوار مقرر داشتیم خواہ جہان از اصل
و اضافہ بہ منصب چہار ہزاری ذات و دو ہزار و پانصد سوار سرفراز گردید درین تاریخ واقعہ رونمود کہ ہر چند خواستیم کہ در سلک تحریر

در ششم دست و دلم یارے ند او هرگاه قلم گر فتم حال تنغیر شد ناگزیر با اعتماد الدوله فرمودم که بنویسد -

پیر غلام با اخلاص اعتماد الدوله حسب الحکم درین جریده اقبال ثبت بنماید تاریخ یازدهم خرداد صبیحه قدسیه شاهزاده بلند اقبال
شاه خرم را که بندگان حضرت بآن نوباوه بوشان سعادت غایت تعلق و نهایت الفت داشتند اثر پی بهم رسید و بعد از سه روز آبله
ظاهر شد و بتاسیخ ۲۶ - ماه مذکور مطابق چهارشنبه ۲۹ - شهر جمادی الاولی ۱۲۵۵ طایر روحش از قفس غصری پر داز نموده بریاض رضوان
خرامید ازین تاریخ حکم شد که چهارشنبه را کم فتنه میگفتند باشند چه نویسم که ازین واقعه جانسوز و سانه عم اندوز بذات مقدس حضرت
خلل آئی چه گذشته باشد هرگاه آن جان جهان را حال بدین منوال بوده دیگر نمیده بار که جیات بآن ذات قدسی صفات بسته احوال
چون خوابد بود و در زندیه با باریا فتنه دخانه که جاسه شست و برخواست آن طایر بستی بود حکم شد که دیوارے از پیش بر آوند تا بنظر
در نیاید معنداد در دو تخانه نیارستند روز سوم بنیابانه به منزل شاهزاده والا قدر تشریف فرمودند و بنده با به سعادت کورنش سرفراز شده
جیات زیاده یافتند در آشنای راه حضرت هر چند میخواستند که ضبط خود فرمایند بے اختیار اشک از چشم مبارک میریخت و مدتها
برید چنین بود که بجز شبنم حرنے که بوئے دردی از آن آمدی حال آنحضرت تنغیر میشد چند روز در منزل شاهزاده عالیخان گذرانیده
روزه دو شنبه تیر ماه آئی بخانه آصف خان تشریف بردند از آنجا بازگشته چشمه نور توجه فرمودند و دوسه روز دیگر خاطر مبارک خود را آنجا
مشغول داشتند لیکن تا امیر که معسکر اقبال بود ضبط خود ملی توانستند فرمود هرگاه سخن آشنای بگوش میرسد بے اختیار اشک
از چشم میچکید و دل مخلصان فدائے شرح شرح میشد چون بهفت موکب اقبال به صوبه دکن اتفاق افتاد قدری تسکین حاصل شد
درین تاریخ بر تھی چند ولد راے منور خطاب رائے و منصب پانصدی ذات و چهار صد سوار و جاگیر در وطن یافت روز شنبه
یازدهم از چشمه نور توجه دو تخانه امیر گشت شب یکشنبه دوازدهم بعد از گذشتن سی و هفت پل در وقتیکه است و هفتم درجه قوس طالع بود بحساب بخان بند
یازدهم درجه جدی بحساب یونانیان از ششم صبیحه آصف خان وری گرانایه بعالم وجود آمد بشادمانی و خوشدلی این عطیه الانقاره با بلند آوازه گردید
و در عیش و خرمی بر روی خلاق کشوده شد بے مایل و تفکر نام او شاه شجاع بزبان من آمد امید که قدم او بر باد برادر او مبارک و فرخنده باشد و دوازدهم
یک تبصره منع و یک تبخیر فیل بر اهل کلیمان حبلی میری محبت نمودم و بهمن روز با خرفوت خواص خان که جاگیر او در سرکار منوچ بود رسید فیل برا کور و
اجرات محبت نمودم و دست و دوم بهمن با نصدی بر ذات و سوار راجه ماسکه اضافه محبت افزودم که چهار هزاری ذات و سه هزار سوار باشد
منصب علی خان تناری که قبل ازین خطاب نصرت خانی سرفراز گشته بود و دوهزار و سی ذات و پانصد سوار مقرر گردید علم نیز محبت
شد بخت بر آمدن بعضی مطالب نذر نموده بودم که محجری از طلا شکم دار بر مرقد منوره خواجہ بزرگو از ترتیب دهند در دست و هفتم

این ماه اتمام یافت فرمودم که پرده نصب نمایند یک لک و دوهزار روپیه تمام شد چون سردار سوسرکردگی لشکر ظفر اثر
و کن چنانکه خاطر منخواست از فرزند سلطان پرویز نشد بخاطر رسید که فرزند مذکور را طلبیده آشته بابا خرم را که آثار رشد و کاردانی
از احوال او ظاهرست هر اول لشکر فیروزی اثر ساخته بنفس نفیس از عقب اورده اند گردیم و این مهم در ضمن همین پورشش با تمام
رسد بنا برین قرار داد قبل ازین فرمان با ستم پرویز صادر گشته بود که روانه صوبه آله آباد که در وسط ممالک محروسه واقع است گزیده
در ایامیکه مادران غریت با شتم بحفظ و حراست آن ملک قیام و اقدام نماید در تاریخ بستم دهم ماه مذکور عرض شد اشت بهار
واقع نویس برهان پور رسید که شاهزاده در تاریخ بستم بخیریت و خوبی از شهر برآمده عازم صوبه مذکور شد و در غره امر و ادطره مرصع
بجست میرزا راجه بهاد شکله عنایت نمودم بدرگاہی کشتی گیر فیصل مرحمت شد در هجدهم چهار راس اسپ را بهوار لشکر خان ارسال
داشتند بود از نظر گذشت میفرماید به فوجداری سرکار سنبل از تغییر سید عبد الوارث که بجایه خواص خان به حکومت سرکار قنوج تعیین
یافته بود مقرر گشت و منصب او بشرط خدمت مذکور با نصدی ذات و سوار قرار گرفت و بستم و یکم پیشکش راول کلیان حبیبگیری
از نظر گذشت سه هزار مهر و نه راس اسپ و بستم و پنج نفر شتر و یک زنجیر فیصل بود منصب قزلباش خان از اصل و اضافیه هزار
و دوهصدی ذات و هزار سوار مقرر شد و بستم و سوم شجاعت خان خصمت جاگیر یافت که رفته سرانجام نوکر و ولایت خود نموده
در موعد مقرر حاضر شود درین سال بلکه در آشنای سال دهم جلوس و با آن عظیم در بعضی از جاها به هندوستان ظاهر گشت و اغا
این بلیه از برگنات پنجاب ظهور نموده رفته به شهر لاهور سرایت کرد و خلق بسیار از مسلمان و هند و بدین علت تلف شدند
بعد از آن بسرهند و میان دو آب تادلی و برگنات اطراف آن رسیده و بهادر گنهار اضراب ساخت درین ایام تحفیف تمام
وارد و از مردم در از عمر و از قوارخ پیشینیان ظاهر شد که این مرض در ولایت هرگز رخ نه نموده سبب آن از حکما و دانایان پیر
بعضی گفتند که چون دو سال پله در پله خشکی رویداد و باران بر ساسه کمی کرد بعضی گفتند که بواسطه عفونت هوا که از مر خشکی و
کمی بهر سیده این حادثه رویداد بعضی حواله با مور دیگر میکردند و علم عند الله تقدیرات الهی را گردن باید نهاد.

چکند بنده که گردن نه ند فرمان را

در پنجم شهر یور پنجه از روپیه به صبغه مدخرج و الله میر میران که صید شاه اسمعیل ثانی بود مصحوب سوداگران بولایت عراق فرستاد
شد تاریخ ششم عرض شد عابد خان بخشی و واقع نویس احمد آباد آمد یعنی بر آنکه عبد الله خان بهادر فیروز جنگ بجست آنکه بعضی
مقدمات که مرضی خاطر او نموده داخل واقع ساخته ام با من در مقام سفیره در آمد و جمعی را بر سر من فرستاد و مرا به عزت ساخته
پنجه

بخانه خود برد چنین و چنان کردیم یعنی بخاطر من گران آمد میخواستیم که یکبارگی او را از نظر انداخته ضایع مطلق سازیم آخر الامر بخاطر رسیدن که دیانت خان را با احمد آباد فرستیم تا این قضیه را در آنجا از مردم بغرض تحقیق نموده اگر این امر واقع باشد عبد الله خان را همراه گرفته بدرگاه آورد و حفظ و حرمت احمد آباد و بعد سر در خان برادر او باش پیش از روان شدن دیانت خان این خبر بخان فیروز جنگ میرسد او از نهایت اضطراب و اضطراب خود را گناهیگار قرار داده پیاده روانه درگاه میگردد دیانت خان در آنجا راه بخان مذکور میرسد و او را بحال عجیب مشاهده نمود چون پیادگی با بار ابرود و آزرده ساخته بود تکلیف سواری میکند و همراه گرفته روانه ملازمت میشود و مقرب خان که از خدمتگاران قدیم این درگاه است از زمان شاهزادگی مکرر استدعای صوبه گجرات از من میکرد چون این نوع حرکت از عبد الله خان توقع آمد بخاطر رسیدن که آرزوی خدمتگار قدیمی خود برآورده او را بجای خان مذکور با احمد آباد فرستیم در همین روزها ساعت اختیار نموده به تسلیم حکومت و صاحب صوبگی صوبه مذکور او را کامروای صورت و معنی ساختم در دهم بر منصب بهادر خان حاکم قندهار که چهار هزار و سیصد نفر سوار بود پانصد نفر از خود فرستاده شد شوقی ظهوره نواز را که از نادرهای روزگار است و نعمات هندی و پارسی را بر دوش می نوازد که رنگ از دلهای زواید به خطاب آند خانی دل خوش و مسرور ساختم آند بزرگان هندی خوشی در حثت را میگویند ایام بودن آند در ولایت هندوستان تا او آخر تیر ماه پیش نیست مقرب خان در برگشته کرانه که وطن آباد اجداد او است و باغات احداث نموده انبه بار تا دو ماه دیگر زیاده بر ایام بودن آن نوعی محافظت نموده و سامان کرده بود که همه روز انبه تازه به میوه خانه خاصه میرساند چون این امر فی الجمله غایتی داشت نوشته شد و در ششم اسب عراقی نادری لعل بے بهانام جهت پردیز بدست شریف خدمتگاران فرزند فرستاده شد صورت را نادر کن پسر او را به سنگ تراشان نیز خنک فرموده بودیم که از سنگ مرمر بقدر ترکیب که دارند تراشند درین تاریخ صورت تمام یافت و بنظر در آمد فرمودم که به آگره برده در باغ باین جهر و که در شن نصب کنند در بست و ششم مجلس وزن شمسی بطریق مفرغ عقد گشت وزن اول شش هزار و پانصد و چهارده توپچه طلا بود و تا دو دانه وزن هر وزن بیک خسته میشود چنانچه وزن دوم به سیما و وزن سوم ابر ششم وزن چهارم اقسام عطریات از عنبر و مشک تا صندل و عود و پان دهمین روش تا دو دانه وزن تمام میباشد و از حیوانات بعد و هر سالی که گذشته یک گوسفند و یک قطعه مرغ بدست نهاده به فقرا و درویشان میدهند این ضابطه از زمان والد بزرگوارم تا امروز درین دولت ابد چون معمول جاری است و بعد از وزن مجموع آن اجناس را که قریب به یک لک روپیه میشود به فقرا و ارباب حاجات تقسیم می نمایند درین روز لعل که مهابت خان در برهان پور به مبلغ شصت و

۵۰۰ انوس که الحال ازین تصاویر اثر رسیده در آگره نیست اگر می بودند از نوروز گاری بودند ۱۲

پنج هزار روپیه از عجد ابدخان فیروز جنگ خریدارے نموده بود از نظر گذشت دستحسن افتاد و خیل لعل خوش اندام است منصب
 خاصه خان اعظم از قرار هفت هزار و سیصد و پنجاه و یکم شد که دیوانیان مطابق آن جاگیر تنخواه دهند و آنچه از منصب دیانت خان
 بواسطه تعدمات گذشته کم شده بود حسب التماس اعتماد الدوله برقرار ماند و عصف الدوله که جاگیر دار صوبه مالوه یافته بود در خص گشت
 بدین تایت اسب و خلعت سرفرازی یافت منصب دایر کلبان جلیلی بدو هزار و سیصد و پنجاه و یکم شد که دیانت
 اند کور را بجای گیر او تنخواه دهند و چون ساعت رخصت او در همین تاریخ بود اسب و فیل و شمشیر مرصع و کپوه مرصع و خلعت و پریم نرم
 خاصه یافته به دل خوشی و سرفرازی تمام ولایت خود رخصت یافت درسی و یکم مقرب خان به احمد آباد در خص گشت و منصب او که
 پنج هزار و سیصد و پنجاه و یکم شد و سوار قرار گرفت و به خلعت خاصه و نادری معتمده مرید سربندی یافت
 و در اسب از طوبه خاصه و یک زنجیر فیل خاصه و یک قبضه شمشیر مرصع و بدو رحمت نمود و به خوشحالی و شادگامی متوجه صوبه مذکور
 گردید در یازدهم ماه مهر جلست سنگه و لک کور کران از وطن خود آمده ملازمت نمود در شانزدهم میرزا علی بیگ اکبر شاهی از ولایت ادره
 که به جاگیر او معمر بود آمده ملازمت کرد و هزار روپیه نذر گذاریند و خیل که یکی از زمینداران آن نواحی داشت و حکم شده بود که از زمیندار
 مذکور به گیر دآن فیل را به نظر در آورد و در دست و یکم پیشکش قطب الملک حاکم کوکند که مشتمل بر بعضی مرصع آلات بود دیده شد و منصب
 سید قاسم بار به از اصل و اضافت هزار و سیصد و پنجاه و یکم شد و در شب جمعه بست و دوم میرزا علی بیگ که سنش از بیست و پنج
 و پنج در گذشته بود و بیعت جیات سپرد درین دولت ترددات و تعدمات خوب از دو وقوع آمد به منصبش رفته رفته به چهار هزار و سیصد و پنجاه و یکم
 رسید از جو انان قرار داده کریم الطبع مردانه ابن الوش بود از دو فرزند و نسل نماذج طبع نظمی بهم داشت چون در روزی که بزیارت
 روضه منوره خواجه بزرگوار خواجه معین الدین رفته بود و حالت ناگزیر او را دست داد فرمودم که او را در همان مقام متبرکه مدفون سازند
 در وقتیکه البچیان عادل خان بیجا پوری را رخصت می نمودم سفارش کرده بودم که اگر در ولایت مذکور کشتی گیر سرآمدی یا شمشیر بازنامی
 بوده باشد به عادل خان بگویند که جهت مافرت بعد از مدتی که البچیان باز آمدند شیر علی نام مغل زاده که در بیجا پور تولد یافته بود و
 در روز شش کشتی گیری نموده درین فن مهارت تمام داشت با چند نفر شمشیر باز آورده بودند شمشیر بازان خود سهل ظاهر شدند اما شیر علی را
 با کشتی گیران و ببلوانان که در ملازمت بودند به کشتی انداختم بیکم ام با دو مقامت نتوانستند که خلعت و هزار روپیه و فیل بدو رحمت
 شد پس از خوش بست و خوش ترکیب و زور آور ظاهر گشت و در ملازمت خود نگذاشته به ببلوانان پاس تحت مخاطب ساختم
 منصب و جاگیر داده رعایت تمام نمودم در محبت و چهارم دیانت خان که به آوردن عجد ابدخان بهادر فیروز جنگ تعیین یافته بود

اورا آورده ملازمت نمود و یک صد مهر نذر گذرانید در همین تاریخ را مداس ولد را به راج سنگه از امرای راجپوت که خدمت
دکن وفات یافته بود به منصب یزاری ذات و پانصد سوار سفر گزارید چون از عبداللہ خان تفصیرات بتوقع آمده بود بابا خرم را
تشیع گناہان خود ساخت در بیت و ششم بحبت خاطر بابا خرم حکم کورنش نمودم از روی خجالت و شرمندگی تمام ملازمت نمود یکصد مهر
و یکمزر در پیہ نذر گذرانید چون قبل از آمدن ایچیان عادل خان قرارداد خاطر آن بود کہ بابا خرم را ہرا دل ساخته خود متوجہ دکن شوم
و این مهم را کہ بحبت بعضی امور در کشال افتادہ صورتی ہم بنابرین حکم کردہ بودم کہ مهم دینا داران دکن را بغیر از شاہزادہ دیگرے
بعضی نہ رساند درین روز شاہزادہ ایچیان را بہ ملازمت آورده عرایضی کہ داشتند گذرانید ند بعد از وفات مرضی خان راجہ مان و اکثر
سرداران ملکی خان مذکور بدرگاہ آمدہ بودند درین تاریخ راجہ مان را حسب التماس اعتماد الدولہ بہ سرداری گرفتن قلعہ کانگرہ نعین
فرمودم مجموع مردم را بہ ہمراہی او مقرر داشتیم و بہر کدام را فراخور حالت و منزلتے کہ داشتند با نعام اسب و خیل و خلعت و زر و دل خوش
ساختہ رخصت دادم بعد از چند روز بہ عبداللہ خان کہ بسیار دل شکستہ و آزرده خاطر بود بہ نیابت و التماس بابا خرم خیمہ مرغ عنایت
نمودم و حکم شد کہ منصب او بہ دستور سابق برقرار بودہ در ملازمت فرزند مذکور از تعینات خدمت دکن باشد در سوم آبان منصب ذری خان
را کہ در ملازمت بابا پر دیزی بود بد و ہزاری ذات و ہزار سوار از اصل و اضافہ حکم نمودم در چہارم خسرو را کہ این راے سنگ دکن بجات
و خبر داری او مقرر بود بنا بر بعضی ملاحظہ با آصف خان سپردہ شال خاصہ با عنایت نمودم در ہفتم مطابق ہفدہم شوال محمد رضا بیگ نام
شخصی کہ دارای ایران بطریق حجاب فرستادہ بود ملازمت نمود بعد از اداے مراسم کورنش و سجده و تسلیم کتابتے کہ داشت گذرانید مقرر
گشت کہ اسبان و ہدیہ کہ ہمراہ آورده از نظر بگذرانند انجہ نوشتہ و گفتہ فرستادہ بودند ہنگی از روی یارے و برادری و صداقت بود با یچی
مذکور در ہمین روز تاج مرغ و خلعت عنایت نمودم چون در کتابت اظہار دوستی و محبت بسیارے نمودہ بودند خوش آمد کہ بغض آن
کتابت داخل جهانگیر نامہ گردد.

نقل کتابت دارای ایران

نصارت سرا بوستان اخلاص و عقیدت و طراوت بہارستان اعتقاد و عبودیت در بنایش مہودے موجود است کہ آن سر دولت
و اقبال برگزیدگان عرصہ فرمانروائی و ہمیم سلطنت اجلال فارسان مضار جہان کشائی را بہ جوہر توفیقات نامتناہی آراستہ بہ بدرتہ
توفیق بہ شاہراہ ترویج دین و دولت و تسلیق ملک و ملت ہدایت نمود لیکن چون وسعت آباد خاطر را گنجائی شمر از مراتب تالیف شایستہ

پریش نیست بهتر آنست که پاس اندیشه از طے این بیدارے حیرت افزا باز دارد و دست استشفاع را در اذیال مقارن حضرت سلطان رسل و مادی سبل سید الکل فی الکل و حضرات ائمہ ہدی و شفیعان روز جزا سیماشاد اولیاء و سرور اعینا علیہم من الصلوٰۃ از یکہما کہ غواصان بحار مکرمت ربانی و جوہریان دیار محبت یزدانی اند استوار نمود و شمع از خصایص نسبت معنوی و قرب باطنی کہ پیش نہاد ہمت حقیقت شناسان دور بین و آگاہ دلائل حق گزین سست بہ جللیہ گاہ ظہور آورد بر مرآت ضمیر نور و آیینہ خاطر فیض گستر کہ مقبلس از انوار ولایت و تجلی از اشعہ ہدایت است مخفی و محتجب نیست کہ درین عالم خیرے بر محبت فائق نیست و امری چون موت لائق نہ چہ مدار نظام کون بر تود و تالف آمدہ خوشادلی کہ پذیر اسے پروا آفتاب محبت گشتہ جهان جہان و عالم روح را از ظلمت و حشت پر دازد لعل الحمد کہ این شیوہ رضیہ و شیمہ رضیہ ارثاً و اکتساباً میان این دو سلسلہ علیہ استقرار یافتہ نیست اتحاد و آوازہ و داد چون ہبوب صبا و فروغ ذکا و بسیط غبر افواج و لایح گشتہ مسرت افزا سے خاطر نیکو امان عاقبت اندیش و حقیقت گزینان و فائز گزینان بنا بر آفتاب سے وحدت حقیقی و تالف ازلی کہ میانہ این اخلاص شعار و آن برادر نامدار کامگار راست بر تہ است حکام یافتہ کہ

اندو غلظم کہ من تو ام یا تو منے

توافق صورت و معنی بحد سے انجامید کہ دولی و جدائی را در دنیا و عقبی کنجائی نہاند از ظہور انیمنی گلزار دوستی سرسبزی گرفتہ غنچہ آرزو نہ آنچنان شکفتن آغاز کرد کہ عندلیب جان مشتاق و مرغ روح کثیر الاشقیاق ہزار دستان از عمدہ شکر بے ازان بیرون تو آمد آمد خواہش ضمیر محبت تاثیر آنست کہ من بعدیکے از طرز دانان بساط عزت پیوستہ مجلس مجلس انس باشد چون رفعت پناہ عزت دستگاہ محمد حسین جلیلی کہ سبق ارادت و اخلاص این دو دمان را با نسبت خدمت و اخفصاص آن آستان ارتباط دادہ ہو فور عقل و کیا است متصف و از طرز خامت سلاطین واقف ست و اوضاع او پسندیدہ خاطر اشرف افتادہ از جانب عالی بانجام بے مہام کہ بہ تاخیر افتادہ مامور بہ خدمات دیگر مترصد بود شایستہ این امر دانستہ چند روز سے توقف فرمودیم بنا بر آن کہ جمع مملکت و تاعین مخلص طفیل ملازمان عالی ست و تکلفات رسمی بالکلیہ مفقود است مشار الیہ را کہ مرد آگاہ و مزاجدان آن بادشاہ عالیجاہ است مقرر نمودہ ایم کہ ہرچہ در سر کار محب بے ریا باشد با امتعہ و اجناس این ولایت بنظر در آورد کہ انچہ پسند خاطر اقدس داند فرستادہ شود بعد از آنکہ خدمات برجسب و نحوہ بتقدیم رسد اگر توقف او موافق مزاج اقدس باشد مقرر فرمایند کہ بخت فصل مہمات آنحضرت درین ولایت باشد و الاشخصے دیگر کہ قابل این خدمت باشد تعیین فرمایند و سفارشے کہ در باب خریداری جوہر نفیسہ خصوصاً چند قطعہ لعل کہ درین دو دمان بود و یکے از آہنہا باسم سامی آبا و اجداد آن والا نر از دفرین است و بموجب وقف شرعی بہ سرکار تقدیم بخت آنست

تعلق گرفته به چلی ندکوز فرموده بودند چشم داشت آن بود که هر چند سنی که درین دیار داشته باشد از روی بے تکلفی و بیگانگی بدین جشن رجوع دارند که هر چند ولایت ایران را مختصر شمارند و قابل رجوع خدمات نباشند از عمده این گونه خدمت بیرون می آید علما به ندکوز به صلت علما و صد و راز سرکار فیض آثار گرفته صند و تپه از فرنگ جهت مخلص آورده بودند که یراقیت طرفیت آنها داشت چون صند و تپه را که چلی ندکوز بهت سرکار آنحضرت بهم رسانیده دیده داشتیم که خاطر عاظم به خیر با کفایتی داشته باشد مائل است بادستادان کاردان دادیم که ترتیب نمایند انشاء الله تعالی بعد از اتمام بالعلما به خدمت سامی میفرستیم چون خاطر محبت و خاتر بافتح ابواب بے تکلفیها متعلق است و از انجانب استشمام روح این التفات نمی شد بخلاف ذمه تدبیری محمد رضا بیگ را که از ایام صبی الی بزرگسالی در ملازمت بسر برده بحجت تحقیق این معنی به ملازمت عالی فرستاده بعضی سفارشات ربانی نموده ایم که در وحدت سراسر آنس بهر حال و سعادت آثار اخلاص شمار محمد قاسم بیگ برادر چلی ندکوز را که ملازم خاصه شریفه است بواسطه سامان بعضی مهات فرستایم و چون بخلاف گذشته بالیکه رفع حجاب دوی و جدائی فرموده مرغوبات خاطر خورشید مآثر را بے تکلفانه اشاره فرمایند و مشار الیهم را بنزدی مرخص فرموده باعلام احوال و مکونات ضمیر میمال مسرور و خوشحال سازند همواره تأییدات ربانی و توفیقات سبحانی قرین ایام دولت قاهره و رفیق و وزیر کار خلافت باهره باد.

روز یکشنبه هجری دهم شوال مطابق بستم آبان پیشخانه فرزند باباخرم به غزیت تسخیر ولایات دکن از اجمیر برآمد و قرار یافت که فرزند ندکوز بطریق هراول از پیش روان شده رایات جلال نیز از عقب او متوجه گردد و روز دوشنبه نوزدهم مطابق نیم آبان سه گهری از روز گذشته دو تنجانه همایون بر همان سمت حرکت نمود در دهم منصب راجه سو بچ مل که به همراهی شاهزاده مقرر شده از اصل و اضافت دویزاری ذات و سوار مشخص گشت در شب نوزدهم آبان بعاود محمود در غلخانه بودم بعضی از امرای خدمتگاران و حسب اتفاق محمد رضا بیگ ایلمی دارا که ایران هم حاضر بودند بوی بعد از گذشتن شش گهری بالاسه بام بلند از باهماه محل آمده شست و بسیار کم بنظر درمی آمد چنانچه اکثر مردم از تشخیص آن عاجز بودند تفنگ طلبد به برستی که اورا می نمودند سر راست ساخته کشاد دادیم تفنگ چون قضا که آسمان بران جانور شوم رسیده پاش پاش گردید فریاد از حاضران برخاسته بے اختیار لب به تحسین و آفرین کشادند در همین شب از فرستاده برادر شاه عباس سخنان پرسیده شد تا آنکه سخن به کشتن صفی میرزا پسر کلان ایشان کشید چون این عقده در خاطر گره بود انیمنی را از و پرسیدم چنین اظهار نمود که اگر در همان روز با کشتن او از قوه به فعل نمی آمد البته او قصد شاه میکرد چون این مقدمه از آثار و علامات نسبت به ملک او ظاهر گشت شاه پیشدستی نموده حکم به کشتن او نمودند منصب مرزا حسن ولد میرزا ششم در همین روز با از اصل و اضافت دویزاری ذات و

سوار شخص شایسته منصب مقدم خان که بخدمت نجفی گری لشکر که بهمراسی باباخرم مقرر بودند تعیین یافته بود بهزاری ذات و دولت و پناه
سوار قرار یافت روز جمعه سیم ساعت رخصت باباخرم بود آخر ماه این روز در دیوانخانه خاص و عام خلاصه مردم خود را سلاح و کمل
سواره بدرون در آورده از نظر گذرانید از عنایات نمایانیکه بفرزند مذکور واقع شد خطاب شاهی بود که جزو اسم او گردانیده فرمود
که اورا من بعد شاه سلطان خرم میگفته باشی و خلعت و چارقب مرصع که اطراف دامن و گریبان بمر وارید ترتیب یافته بود و یک
اسب عراقی بازین مرصع و یک اسب ترکی و فیل خاصه منسی بدن نام و رتبه طرز رنگ انگریزی که بران شسته متوجه گرد و شمشیر مرصع
با پرده خالصگی اول که در فتح قلعه احمد نگر بدست افتاده بود و پرده بسیار نامی و مشهور است و خنجر مرصع بد و مرصع نمودم و با استعداد
تمام متوجه گشت امید از کم واجب تعالی آنست که درین خدمت سر خود گرد و بد بهر یک از امراد منصبداران بقدر حالت و منزلت
اسب و خلعت و مرصع شایسته مرصع خاصه از کم خود باز کرده به عبدالله خان فیروز جنگ مرصع نمودم چون دیانت خان بهمراسی شاهزاده
فعیین یافته بود خدمت عرض مکرر را به خواجیه قاسم قلیج خانی فرمودم پیش ازین تمبی از دزدان بر خزانہ از خزان بادشاهی که در حوالی
چوتره کوتوالی بود ریخته مبلغی برده بودند بعد از چند روز بهت نفر از انجاءه با سرداران آنها که نول نام داشت بدست افتادند و پاره از ان
از بهانیر پیدا شد بخاطر رسید که چون مصدر این قسم دلیری شدند آنها را به سیاستها عظیم باید رسانید هر یک را به سیاست خاص رسانید
نول را که سردار همه بود فرمودیم که به پای فیل اندازند و بعضی رسانید که اگر حکم شود به فیل جنگ میکنم فرمودم که چنین باشد فیل بدستی حاضر
ساخته مقرر نمودم که خنجر بدست اوداده به فیل رو برو ساختند چند مرتبه فیل اورا انداخت و در هر مرتبه آن متهور بیباک با آنکه آن
سیاستها رفیقان خود دیده و مشاهده کرده بود پای خود قائم ساخته همان طور قوی دل و مردانه خنجر بخرطوم فیل رسانید چنان کرد که
فیل از حمله کردن بجانب او باز ایستاد چون این دلیری و مردانگی او مشاهده شد فرمودم که از احوال او خبردار باشند بعد از اندک
مدتی به تهنیتها بد ذاتی و دون طبعی بواسطه جاد مقام خود نموده گریخت انمعنی بر خاطر بغایت گران آمده بجا گیر داران آن نواحی
فرمودم که تفحص نموده اورا بدست در آورند به حسب اتفاق دیگر باره گرفتار گشت درین مرتبه فرمودم که آن ناسپاس قدر ناشناس
از خلق برگزیدند مضمون گفته شیخ مصلح الدین سعدی مطابق حال او آمده

عاقبت گرگ زاده گرگ شود	اگر چه با آدمی بزرگ شود
------------------------	-------------------------

روزی سه شنبه غره ذیقعد مطابق بیست و یکم آبان بعد از آنکه دوپه در پنج گهری از روز مذکور گذشته بخیریت و غایت درست از بلده با احمیر
بر رتبه فرنگی که بچار اسب بسته بودند سوار شده برآمد و حکم کردم که اکثر امرای رتبه سوار شده در ملازمیت باشند و قریب بزروب

نیر اعظم به منزله که دو کرده پا و کم بود در موضع دیورائی نزول نمودم قرار داد اهل هند آنست که اگر سبوت شرق بادشاها و بزرگان حرکتی به قصد ملک گیری واقع شود بر فیل دندان دار سوار شوند و اگر حرکت بجانب مغرب باشد بر اسب یک رنگ و اگر شمالی بود بر بالی و سنگاسن و جانب جنوب که دکن رویه است بر نه که از عالم اریه است و بهل سواری میکنند مدت سه سال پنج روز کم در اجیر توقف واقع شده معوره اجیر را که محل مرقد تبرک خواجه بزرگوار خواجه معین الدین است از اقلیم دوم دانسته اند وایش قریب به اعتدال شرق آن دارا خلافت اگر واقع شده و شمال قصبات دہلی و جنوب آن صوبه گجرات است و مغرب آن طمان و دیپالپور و مین ولایت همه ریگستان است آب بشواری از زمین آن برمی آید و در کشت و کار این صوبه بر زمین تر و درختن باران است زستانش اعتدال تمام دارد و تابستانش از اگره ملایم تر است ازین صوبه بهشتاد و شش هزار سوار و سه لک و چهار هزار پیاده را اجپوت بهنگام کار با برمی آیند درین معوره دو مال کلان واقع است یک را نیل تال و دیگر را انا ساگر میگویند نیل تال خراب است و بند آن شکسته در نیلا حکم کردم که آنرا به بندند و انا ساگر درین مدت که ربات جلال درین مقام نزول داشت همیشه پر آب و موج بود تال مذکور یک نیم کرد و پنج طناب ست در بهنگام توقف نه مرتبه زیارت روضه معوره خواجه بزرگوار شرف استعدا دیافتم و پانزده مرتبه به تماشا ساع تال بهکر مشو جگشتم و سی و هشت مرتبه به چشمه نور حرکت واقع شد پنجاه مرتبه به قصد شکار شیر و غیره سواری نمودم پانزده قلاعه شیر یک قلاعه چینه و یک قلاعه سیه گوش و پنجاه و سه راس نیله گا و سی و سه راس گوزن و نو در اسر آمو و بهشتاد و اسر خوک و سی صد و چهل قطعه مرغابی شکار کردم در منزل دیورائے بهفت مقام شد درین مقام پنج نیله گا و دو دوازده قطعه مرغابی شکار گشت در میت نیم از دیورائے کوچ نموده به موضع واسه والی که از دیورائے تا اینجا دو کرده یک و نیم پا و بود نزول اجلال واقع شد فعلی درین روز به معتمد خان مرحمت کردم که دیگر درین موضع مقام افتاد درین روز با یک نیله شکار شد و دو دست باز خاصه بجهت فرزند خرم فرستادم در سوم آذر از موضع مذکور کوچ واقع شد به موضع ماو بل که دو کرده و یک پا و بود نزول اجلال رویداد و راناسه راه شش قطعه مرغابی و غیره شکار شد در چهارم یک و نیم کرده راه رفته حوالی راسر که تعلق نور جهان بیگم دارد محل نزول جلوه و جلال شد هشت روز درین منزل مقام رویداد میر تو زکی از تغیر خدمتگار خان به هدایت اندر فرمودم روز پنجم بهفت آمو و یک قطعه کلنگ و پانزده ماهی شکار شد روز دیگر جگت سنگه و لکنور کرن اسب و خلعت یافته و طن خود مرخص گشت به کشید داس لاهم اسب شفقت شد یک زنجیر نیل به آلهه ادخان اققان عنایت شد بهین روز یک گوزن و سه آمو و بهفت ماهی و دو مرغابی شکار کردم خبر فوت راجه سیام سنگه که از نینات لشکر بگش بود همد درین روز هاشمید شد روز هفتم سه آمو و پنج مرغابی و یک قشقه مرغ شکار گردید روز نهمین شب جمعه چون راسر جاگیر نور جهان بیگم بود مجلس جشن

عه شعله داغ در ترکی نام پرنده ایست آبی که از داغ و زغ آب و بهندی جل کو گویند ۱۷ اشهر اللغات

و مهمانی ترتیب یافت و از جواهر مرصع آلات و آئینه نفیسه و رنوت و دخت و مهر خنجر و هر قسم شیکشها از نظر گذشت و در شب اطراف
 و میان تالاب را که بغایت وسیع افتاده چراغان نموده بودند بسیار مجلس خوبی ترتیب یافته بود آخر روز پنجشنبه مذکور امر ایرانیز طلبداشته
 حکم پیاله به اکثر بنده بانمودم در سفرهای خشکی همیشه چند منزل کشتی همراه اردوئی ظفر قرین میباشد که طاحان آنها را به اربابا همراه میکنند
 روز دیگر این مجلس به کشتیها نشسته متوجه شکار ماهی شدم در اندک مدتی دو سبت و هشت ماهی کلان بیکدام در آمد که نصف آن از
 قسم ره بود شب در حضور خود بنیده با قسمت نمودم در سیزدهم اذر از راه مسرک کوچ واقع شد و چهار کرده راه شکار کنان به موضع بلوده
 منزل اردوئی گهوان پوسه گشت و دور در دیگر درین منزل مقام فرمودم شانزدهم سه کرده و یک پا در راه رفته در موضع نهال محل
 نزول اجلال گردید هجدهم کوچ شد و دو کرده و یک پا قطع نموده شد درین روز فیلی به محمد رضا بیگ ایلی دارای ایران عنایت شد
 موضع جوتسه محل سرافات عظمت و اقبال گشت و روز بیستم کوچ نموده منزل دیو گاون بود مسافت سه کرده راه شکار کنان قطع شد
 و دور در درین منزل مقام افتاد و آخرهای روز به قصد شکار سواری دست داد درین منزل امر عجیب مشاهده گشت پیش از آنکه ران
 عالیات بدین منزل و مقام رسیده خواجه سراسر بکنار تال عظمی که درین موضع واقعست میرسد و دو بچه سارس را که از عالم کلنگاتوز
 میگردد و شب که به منزل مذکور نزول افتاد و دو سارس کلان فریاد کنان در حوالی غسلخانه که بر لب همین تال زده بودند ظاهر شدند چنانچه
 کسی نظمی داشته باشد بی وحشت و وحشت آغاز فریاد کرده پیش آمدند بخاطر رسید که البته باینها شمشیری رسیده است بیشتر آنست که
 بچه اینها را گرفته باشند بعد از تفحص خواجه سراسر که بجای سارس را گرفته بود آورده بنظر گذرانید چون سارسها فریاد داد از این
 بچه ها را شنیدند قیابانه خود را بر سر آنها انداختند و به گمان آنکه شاید طعمه باینها رسیده باشد هر یک ازین دو سارس طعمه در دهان آن
 بچه های نهادند و انواع غمخواری میکردند آن دو بچه را در میان گرفته بال افشانان و شوق کنان به آشیانه خود متوجه گشتند بیست و دوم
 کوچ نموده سه کرده سه پا قطع نموده موضع بهاس محل نزول اجلال گردید دور در درین منزل مقام شد هر روز به شکار سواری دست
 داد و در سبت و ششم ریات جلال در حرکت آمد و ظاهر موضع کامل محل بعد از قطع دو کرده منزل و مقام شد بیست و هفتم منصب بیع از
 ولد میرزا شاه رخ از اصل و اضافت هزار و پانصدی ذات و هفت صد و پنجاه سوار مقرر شد در سبت و نهم کوچ شد و دو کرده و سه پا
 قطع نموده موضع لاسه که در نزدیکی برگنه بوده است محل اقامت گشت این روز مطابق عید قربان بود فرمودم که لوازم آن بحال
 آورند از تاربخ برآمدن اجیر تا آخر ماه مذکور که سوم آذر باشد شصت و هفت راس پله گاو و دوازده خیره دسی و هفت قطعه مرغابی
 و غیر آن شکار شده بود و دوم دیماه از لاسه کوچ واقع شد سه کرده دده جریب شکار کنان قطع نموده حوالی موضع کاره منزل و

مقام شد در چهارم کوچ واقع شده که یک پاورفته موضع سوتر که منزل گردید در ششم چهارم کرد و قطع نموده در ظاهر موضع بر دروازه
نزول واقع شد در هفتم که مقام بود پنجاه قطع مرغابی و چهارده قشقلانغ شکار گشت روز دیگر هم مقام دست داد و درین روز بیست و هفت
قطع مرغابی صید گردید و در نهم کوچ واقع شد چهار کرده و نیم پادشکار کنان و صید انگلستان به منزل خوش تال فرود آمد و درین منزل
عرض داشت معتمد خان رسید که چون حوالی ولایت رانامحل نزول شاه خرم گردید با آنکه قرار داد نه این بود هیئت و صلابت افواج قاهره
آنزلزل در ارکان صبر و ثبات ادا نداشتند در منزل اودس پور که سرحد جاگیر بود آمده ملازمت نمود و جمیع شرائط و آداب بندگی را
بجا آورده دقیقه فرو گذاشت نه کرد شاه خرم مراعات خاطر او نموده به خلعت چار قب و شمشیر مرصع و کچوه مرصع و اسب عراقی و
حرکی و فیل اورا خوشدل ساخته به غرت تمام مرخص ساخت و فرزند ان و نزدیکان اورا نیز به خلعت نواخت و از پیشکش او کبچ زنجیر
فیل و بست و هفت راس اسب و خواجه پراز جو اسب مرصع آلات بود سه راس اسب گرفته تخته را با و باز داد و قرار یافت که پسرش کرن دین
یورش با هزار و پانصد سوار در رکاب بابا خرم بوده باشد در دهم پسران راجه هاشم از جاگیر و وطن خود آمده در حوالی رتختیور ملازمت
نمودند و سه زنجیر فیل و نه راس اسب پیشکش گذر ایندند و هر یک فرخور حالت خود به منصب سرفرازی یافتند چون حوالی قلعه مذکور محل
نزول ربابات جلال گشت بنایان را که در آن قلعه مقید بودند چند سوار آزاد ساختیم درین منزل دو روز مقام افتاد و هر روز به شکار
سواری روید و سی و هشت قطع مرغابی و شش قلعه مرغابی و شکار شد و در دهم کوچ آمده بعد از قطع چهار کرده موضع کویله محل نزول گردید
در آنجا سه راه چهارده قطع مرغابی و یک آهوشکار نمودم چهار دهم سه کرده و سه پاوراه قطع نموده حوالی موضع ایکتوره منزل گشت
و یک راس بیل گاو و دو دوازده قطع کرد و آنک و غیره در آنجا سه راه شکار شد.

در همین تاریخ آغا فاضل که به نیابت اعتماد الدوله به حکومت لاهور معین است خطاب فاضل خانی سر بلند گردید درین منزل دوستانه
همایون را برکنار تالاب ایستاده کرده بودند که نهایت صفای لطافت داشت بنا بر خوبی منزل دو روز مقام افتاد آخر با سه روز به شکار
مرغابی توجه نمودم پسر خرد مهابت خان بهره در نام درین منزل از قلعه رتختیور که جاگیر پادشاه است آمده ملازمت کرد و در زنجیر فیل آورده بود
هر دو داخل فیلان خاصه گردید صنی پسر امانت خان را به خطاب خانی و اضافت منصب سرفرازی ساخته بخشی و واقعه نویسی صوبه گجرات ساختم
به هفتم چهارم کرده در نور دیده موضع سایه محل اقامت گشت در روز مقام یک قطع مرغابی و بیست و سه دراج شکار شد چون شکار خان
بجست ناسازی که میان او و خان دوران روس داده بود پدر گاه طلب نموده بودم درین منزل عابد خان را بجای او به خدمت
بخشی گری واقعه نویسی تعیین نموده شد و در دهم کوچ روید او دو کرده یک پاور نوشته حوالی موضع کوراکه برکنار آب چیل واقع است

محل نزول گردید بنا بر خوبی جادو لطافت آب و هوا سه روز درین منزل توقف دست داد هر روز در کشتی سوار شده به شکار مرغابی و سایر گشت
دریا به مذکور توجه واقع شد در میست و دوم کوچ افتاد و چهار و نیم کرده شکار افگنان قطع نموده موضع سلطانپور و چیله به محل نزول
اردو و طفر قرین گشت روز مقام بهیران صد جهان پنج هزار روپیہ داده او را بجای مقام او که بجایگزینش مقرر بود رخصت نمود و هزار
روپیہ دیگر به شیخ پیر محبت شد در میست و پنجم کوچ دست داد و نیم کرده شکار کنان قطع کرده موضع مانپور محل نزول گردید بنا بر ضابطه
مقرر یک مقام یک کوچ مقرر شد روز بیست و پنجم کوچ فرمود چهار کرده یک نیم باو شکار کنان در نور دیده موضع رود با منزل مقام
گردید و در روز درین منزل توقف افتاد درین ماه دی چهار صد و شانزده قطعه جانور شکار شد و دویست دراج یک صد و نود و دو
تشفله مرغ یک قطعه سارس و بیست قطعه کرونک یک صد و بیست و مرغابی و یک خرگوش و غره بهمن مطابق دوازدهم محرم شد
با محل در کشتی نماند متوجه منزل پیش شدم یک گهری از روز مانده در حوالی موضع رویا پیر که محل اقامت بود رسیده شد چهار کرده
و پانزده جریب راه قطع کرده شد و پنج قطعه دراج شکار کردم و دهمین ایام به بیست و یک کس از امرای تعینات دکن خلعت زمستانی
به دست یکجمله فرستاده شد و ده هزار روپیہ مقرر گشت که از امرای مذکور به شکار خلعت بگیرد این منزل طراوت و لطافت تمام داشت
روز سوم کوچ شد باز بدستور روز پیشین بر کشتی سوار شده بعد از قطع دو کرده یک نیم باو ظاهر موضع کا کھا داس محل نزول اردو
طفر قرین گشت در آنجا راه که شکار کنان می آمد در اجی پریده در بوته افتاد پس از آنکه نفحص بسیار نموده شد یک از قراولان را امر کردم
که اطراف آن بوته را قبل کرده دراج را بدست آورد و خود گذاره شدم درین افتاد را بجای دیگر برخاست آنرا باز گیرانیدم مقارن
آن قراول آمد آن دراج آورده بنظر گذرانید فرمودم که باز را باین دراج میرگردانیده آن دراج را که ما گیرانیده ایم چون جوانه است
نگاهدارند تا رسیدن این حکم میر شکار این باز را بهمن دراج میر کرده بود بعد از ساعتی قراول معروض داشت که اگر دراج را نمی کشم
می میرد فرمودم که اگر چنین باشد بکشند چون تیغ بر حلقوم او نهاد باندک حرکتی از زیر تیغ خلاص نموده به پرواز درآمد بعد از آنکه از کشتی
بر اسب سوار شدم ناگاه کنجشکی از آسبیب باد بر پیکان تیریک از قراولان که در دست داشت و در جلو من میرفت خود را زد و در ساعت
افتاده جان داد و از زیر گنجهای زمانه حیرت و تعجب نمودم آنجا دراج وقت نمانده را حفظ نموده در اندک زمانی از سه مظاهر چناناش
خلاص داد و اینجا کنجشک اجل رسیده را این چنین به پیکان تقدیر در نیجه ملاک اسیر گردانید -

اگر تیغ عالم به جنبد ز جاسه | نیز در گه تا نخوابد خداے

بامرای کابل نیز خلعت زمستانی بدست قراول فرستاده شد بواسطه لطافت جادو خوبی هوا درین منزل مقام افتاد درین روز

خبر فوت یاد علی خان میدانی از کابل رسید پسران او را به مناصب سرفراز ساقم بر منصب رادش شکر حسب التماس ابراهیم خان
 غیر وزیر جنگ پانصدی ذات و هزار سوار افزوده شد ششم کوچ وقوع یافت و چهار کوه و یک نیم پاد از دره که به گهائی چاند مشهور است
 گذشته موضع امحار محل نزول اردو علی گردید این دره بغایت سبز و خرم خوش درخت بنظر درآمد تا این منزل که انتها دلایت
 صوبه اجیر است هشتاد و چهار کرده راه قطع شد این منزل هم از منازل خوب بود و نور جهان بیکم فرشته اینجا به بندوق نزد که تاحال
 بان کلائے خوشترنگ دیده نشده بود فرمودم وزن نمودن نوزده توله پنج ماشه بوزن درآمد موضع مذکور ابتدا دلایت مالوه است
 مالوه از اقلیم دوم است درازی این صوبه از پایان دلایت کره تا دلایت بانسواله دلیست و چهل و پنج کرده میشود و پنهان بش از
 برگنه چند بری تا برگنه ندر بار دلیست و سی کرده شترت و دلایت ماند هو و شمالی قلعه نرور جنوبی دلایت بگلانه غربی صوبه گجرات
 و اجیر بسیار دلایت پر آب و خوش هوا است پنج دریا بغیر از نر بار و جویها و چشمهها در و جاری است گوداوری و بیما و کالی سند و
 تیرا و نریدا و هوا بیش باعتدال نزدیک است زمین این دلایت نسبت باطراف پاره بلند است در قصبه دهار که از جاهاست مقرر
 مالوه است تاک در سالی دوم تر به انکو رسید در اول حوت در ابتدا اسد امار حوت انکو شیرین تر است کشتا و زر و محترفه اش
 بے سلاح نمی باشند نسبت و چهار کرده و وقت یک دام جمع این دلایت است و در وقت کار نه هزار و سی صد و چند نفر سوار و چهار لک
 و هفتاد هزار و سی صد و بیست و چهار نفر فیل ازین دلایت بر می آیند ششم سه کرده و دو نیم پاد قطع نموده حوالی خیر آباد منزل و مقام گردید
 در اثنا سه راه چهارده قطعه دراج و سه قطعه کردانک شکار شد و سه کرده شکار کنان در نور دیده حوالی موضع سند هار محل نزول
 گردید در یازدهم که مقام بود آخر با سه روز به شکار سوار شده نیکه گاوی را ششم دوازدهم بعد از قطع چهار کرده و یک پاد ظاهر موضع
 بجھیاری منزل گشت در همین روز رانا امر سنگه چند سبد انجیر فرستاده بود الحق که میوه خوش است و تا غایت من انجیر سبد باین نظر
 ندیده بودم اما کمتر میتوان خورد در پیش خوردن مضرت دارد چهاردهم کوچ دست داد چهار کرده و یک نیم پاد قطع نموده موضع بلبل
 محل اقامت گردید راجه جانبا که از زمین اران معتبر این حدود است و وزیر فیل بیشکش فرستاده بود از نظر گشت در همین منزل
 خبر پره بسیار از کار نیز که در نوامی هرات واقع است آوردند خان عالم هم پنجاه شتر فرستاده بود و مجلا باین فرادانے در سالها
 پیش بنادرده بودند در یک خوان چندین قسم میوه حاضر آوردند و خبر پره کار نیز و خبر پره بدخشان و کابل و انکو سمرقند و بدخشان و سیب
 سمرقند و کشمیر و کابل و جلال آباد که از توابع کابل است و اناس که از میوه با بے بنادر فرنگ است و در اگره و تہ آن را نشانیده بودند
 هر سال چندین هزار دباغات اگره که متعلق بخالصه شریفه است بر میداد و کوله که در شکل و اندام خود تر از نارنج است و چاشنی آن

به شیرینی مائل تر است و در صوبه بنگاله خوب میشود شکر این نعمت به کدام زبان ادا تواند نمود و والد بزرگوارم را به میوه میل تمام بود به خصوص
 به خرپزه و انار و انگور چون در عهد دولت ایشان خرپزه کاری که فردا علی خرپزه و انار یزد که معروف و مشهور عالم است و انگور سمرقند
 به هندوستان نیارده بودند هرگاه که آن میوه با بنظر درمی آید تا سفت تمام رود میسیدند که کاش این میوه با دران عهد و ایام
 می آمد تا ادراک لذت آن میفرمودند در پانزدهم که روز مقام بود خبر فوت میر علی دلد فریدون خان برلاس که از امرزاده های
 معتبر این اوش بود شنیده شد روز شانزدهم که کوچ دست داد چهار کرده و نیم پا و قطع نموده حوالی موضع گری محل نزدل اردو
 فلک شکوه گردید در اثنا راه قراولان خبر آوردند که بر سر درین نواحی هست به قصد شکار او متوجه ششم و یک بندوق کاراورد
 تمام ساختیم چون دلاوری شیر برقرار داده شده است خواستیم که احشای درون او را ملاحظه نمایم بعد از بر آوردن ظاهر شد
 که بخلاف حیوانات دیگر که زهره آنها خارج جگر واقع است زهره شیر بر درون جگر جا دارد بخاطر میرسد که دلاوری شیر بر این عمر خواهد بود
 ششدهم بعد از قطع دو کرده و سه نیم پا و موضع امر یا منزل گشت در نوزدهم که مقام بود به قصد شکار سوار شدم بعد از قطع دو کرده موضع
 بنظر درآمد در غایت لطافت و نراست و قریب بعد درخت انبه در یک باغ مشاهده گشت که بان گلخانه و سبزی و خرمی درخت انبه
 کم دیده شده بود در همین باغ درخت بری بنظر درآمد در غایت عظمت و گلخانه فرمودم که طول و عرض و بلندی آن را به گز و آوردم
 بلندی آن از روی زمین تا سر شاخ بنفاد و چهار درع و در تنه آن چهل و چهار نیم درع و پهنای آن یک صد و هفتاد و پنج نیم
 گز در آمد چون غریب تمام داشت نوشته شد روز بیستم که کوچ دست داد در اثنا راه نیله گاوبه تفنگ زده شد روز بیست و یکم
 که مقام بود آخر راه روز به قصد شکار سوار شده بعد از معاودت بخانه اعتماد الدوله بجهت جشن خواجہ خضر که آنرا خضر میگویند
 آدم و تایک پیر شب در اینجا بسر برده به طعام میل نموده بدو تسراعی همایون مراجعت اتفاق افتاد درین روز اعتماد الدوله را
 به نسبت محرمیت نواخته به قیام حرم سرا غرت فرمودم که از روی پوشند و بدین عنایت والا و اسر بلند جاوید ساختیم
 بیست دوم حکم کوچ شد و سه کرده و نیم پا و قطع نموده موضع بول گری محل اقامت گردید در اثنا راه دو نیله گا و شکار شد
 روز بیست و سوم تیر که مقام بود یک نیله گا و به بندوق زدیم بیست و چهارم بعد از قطع پنج کرده ظاهر موضع قاسم پیکره منزل گشت
 در اثنا راه جانور سفیدی شکار شد که از عالم کوتاه پای بود غایتا چهار شاخ داشت دو شاخ که به محاذی دنباله چشم اودا واقع بود
 و دو انگشت بلندی داشت دو شاخ دیگر به فاصله چهار انگشت که بجانب قفا و چهار انگشت بلندی داشت اهل هند این جانور
 را دو دهم به گویند و مقرر است که نران چهار شاخ داده آن شاخ ندارد و چنین ندکور شد که نوع این آهو زهره نمیدارد چون

احساس درون او را ملاحظه کردند هر چه ظاهر شد معلوم گردید که این سخن اصلی نداشته است روز بیست و پنجم که مقام بود آخر با سه روز به شکار سواری دست داد یک نیل ماده به بند و قی زدم با لاجو برادرزاده قلیج خان را که به منصب هزارگی ذات و مقصد و پنجاه سوار سرفراز بود و در صوبه اوده جاگیر داشت دو هزارگی ذات و ده هزاره و بیست سوار ساخته به خطاب قلیج خانی سر بلند گردانیده به صوبه بنگال تعین نمودم بیست و ششم کوچ واقع شد چهار کرده و سه پاد قطع مسافت نموده ده قاضیان که در نواحی اوچین واقع است منزل شد درخت انبه بسیار درین منزل گل کرده بود و دیر را بر کنار آبی ایستاده نموده جاے نشین ترتیب داده بودند و چهار دلد و غریز خان درین منزل به سیاست رسید این بے سعادت را بعد از فوت پدر نو اخته قلعده ولایت جالور را که جاو مقام پدران او بود با دمرحمت ساختم چون خرد سال بود مادرش او را از بعضی قبایح منع میکرد آن رویه ازل و ابد با چندے از ملازمان خود شب به درون خانه درآمده و او را حقیقی خود را به دست خود می کشد این خبر به من رسید حکم فرمودم که او را حاضر ساخته بعد از آنکه گناه او به ثبوت رسید فرمودم که به بیاسار ساینند و درین منزل درخت خرماے به نظر در آمد که اندام او و وضعیتش خیلی قریب داشت اصل این درخت یک تنه دارد چون شمش گز بالا رفته و شاخ شده یک شاخ آن ده گز و شاخ دیگر نه گز و نیم فاصله میان هر دو شاخ چهار و نیم گز از زمین تا جاے که شاخ و برگ برآمده از طرف یک شاخ کلان شانزده گز از طرف شاخ دیگر پانزده و نیم گز و از جاے که شاخ و برگ منبر شده تا سر درخت و نیم گز و دور آن دو نیم گز و یک پاد فرمودم که چوب تره به بلند می سه گز بدور آن بنهند و در نهایت راستی و موزونی بود و مصوران را گفتیم که در مجالس جهانگیر نامه شبیه آنرا بکشند بیست و پنجم کوچ شد دو کرده و نیم پاد و در نور دیده ظاهر موضع هند وال نزول واقع گردید در آشنای راه یک نیل شکار شد بیست و ششم دو کرده راه قطع نموده منزل کا یاده محل نزول گشت کا یاده عمارتے است از بنا باے ناصر الدین بن سلطان غیاث الدین بن سلطان محمود خلجی که حاکم مالوه بود در ایام حکومت خود در حوالی اوچین که از شهر باے مشهور معروف صوبه مالوه است ساخته میگوند که حرارت بر طبیعت او غالب گشته بود چنانچه در آب بسیر میکرد این عمارت را در میان رودخانه بر آورده و آب این رود را تقسیم نموده جوئے با ترتیب داده است و در اطراف و جوانب و بیرون و اندرون این عمارت آب مذکور در آورده و حوضهاے خرد و کلان مناسب جا و مقام سرانجام نموده بسیار نشین و فروع انگیز جائزست و از عمارات و منازل مقرر هندوستان است پیش از آنکه این منزل محل نزول گردد معماران فرستاده فرمودم که آنجا را از سر نو صفادهند سه روز بجهت خوبی و لطافت درین منزل مقام شد شجاعت خان از جاگیر خود در همین جا آمده ملازمت کرد اوچین از شهر باے قدیم است و از هفت معابد مقرر هندو یکے این شهر است

و راجہ بکرماجیت کہ رصد افلاک و ستارگان در ہندوستان او نمودہ درین شہر ولایت می بودہ از رصد او تا حال کہ ہزار و بیست و شش ہجری و یازدہ سال از جلوس تخت یکمزار و شش صد و ہفتاد و پنج سال گذشتہ و مدار استخراج پنجان ہند برین رصد است این شہر بر کنار آب سپہر واقع است اعتقاد ہندوان اینست کہ در سالے یکبار بے تعین وقت آب این دریا شیر می گردد در زمان والد ہر گو ارم در وقتیکہ شیخ ابوالفضل را بخت اصلاح احوال برادر م شاہ مراد فرستادہ بودند او از بلکہ مذکور عرض داشت نمودہ بود کہ جمعی کثیر از ہندو مسلمان گواہی دادند کہ چند روز قبل ازین شبے این آب شیر شدہ بود چنانچہ مردی کہ در ان شب آب را از ان دریا برداشتہ بودند صلاح ظہر و آنہا بر شیر شدہ بود چون این سخن شہرت تمام داشت نوشتہ شد اما عقل من اصلاً قبول نمیکنند تحقیق این سخن را العلم عند اللہ تا بحال دوم اسفند ازند از منزل کا زیادہ بر کشتی سوار شدہ متوجہ منزل پیش شدم مکرر شنیدہ بودم کہ سنا سنی مرتاضی جدر و پ نام کہ چندین سال است کہ نزدیک بہ معمورہ او جین در گوشہ صحرا از آبادانی دور متوجہ مشغول پرستش معبود حقیقی است خواہش صحبت او بسیار داشتم و قتیکہ در دارا خلافت اگر ہ بودم بنحو آستم کہ او را طلبیدہ بہ بنیم غایتاً ملاحظہ تصدیع او کردہ نہ طلبیدم چون جہا شہر مذکور رسیدم از کشتی برآمدہ نیم پا و کردہ پیادہ بدیدن او متوجہ گشتم جائیکہ بودن خود اختیار نمودہ سوراخے است کہ میان پشہ کندہ دروازہ درآمد اول آن محرابے شکل افتادہ بہ طول یک گز بعرض دہ گزہ و فاصلہ ازین دروازہ تا سوراخے کہ اصل نشیمن گاہ اوست دو گز و پنج گزہ طول و یازدہ گزہ و یک پا و عرض دارد و ارتفاع از زمین تا سقف یک گز سہ گزہ و سوراخیکہ درون آن نشیمن گاہ جاسے درمی آید طولش پنج و نیم گزہ و عرضش سہ نیم گزہ است شخص ضعیف جثہ بصدتش بدرون آن تواند درآمد طول و عرض آن سوراخ ہمین مقدار بودہ باشد نہ پوریاے دارد نہ فرش گاہے و تنہا در ان سوراخ تنگ و تیرہ می گذرانند در ایام زمستان و سہا سرد بانکہ بر مہنہ محض است و بجز پارچہ لٹہ کہ پیش و پس خود را پوشیدہ لباسی ندارد ہرگز آتش ہم نمی افروزد و چنانچہ ملاکے روم از زبان درویشے بہ نظم درآوردہ

پوشش مار و زتاب آفتاب | شب نہالے دلجات از ماہتاب

در آبیگہ نزدیک بہ محل بودن اوست ہر روز دوبار رفتہ غسل میکند روز یکبار بدرون معمورہ او جین درے آید و بجز خانہ سہ نفر برہمن کہ از جملہ ہفت نفر اختیار کردہ است و صاحب زن و فرزند اند و اعتقاد درویشے و قناعت بانہا دارد در آمدہ پنج نغمہ از خوردنی کہ آنہا بخت خوردن خود ترتیب دادہ اند بطریق گداےے بر کف دست گرفتہ بے خابیدن فرو میرد تا ذائقہ ادراک لذت آن نہ کند بشرطیکہ درین سہ خانہ مصیبتے روزدادہ باشد و ولادت واقع نہ گشتہ وزن حایض درین خانہ نباشد طریق زیست و زندگانی او برین

نہج است کہ نوشتہ شد خواہان ملاقات مردم نیست لیکن چون شہرت تمام یافتہ مردم بدیدن او میروند خالی از دانش نیست علم
 بیدانت را کہ علم تصوف باشد خوب و زریدہ تاشش گھڑی باو صحبت داشتہ سخنان خوب نہ کور ساخت چنانچہ خیلے درمن اثر کرد اورا
 ہم صحبت من در افتادہ و حالتیکہ والد بزرگوارم قلعہ اسیر و ولایت خاندیس را فتح نمودہ متوجہ دارالخلافہ اگرہ بودند و ہمین جا و
 مقام اورا دیدہ بودند و ہمیشہ خوب یاد میکردند و انایان بہند برائے زیست و زندگانی طائفہ برہمن کہ اشرف طوائف ہنود اند چہار
 بردش قرار دادہ اند و مدت عمر چہار قسم ساختہ اند و این چہار طور را چہار اسرم میگویند در خانہ برہمن پسرے کہ متولد میگردد مدت
 ہفت سال کہ مدت طفولیت است اورا برہمن نمی گویند و تکلیف برد نیست بعد از آنکہ بہ سن ہشت سالگی رسید مجلسی را ترتیب
 دادہ برہمنان را جمع می سازند و رشی از گاہ موج کہ آنرا موجی گویند بہ درازی دو گزد یک پاوی باشد دعا و افسونہا بران خواندہ
 و سہ گرہ بنام سہ تن از پاک نہادانی کہ بآنها اعتقاد دارند بران زدہ در میان اومی بندند و زتارے از ریشمان خام تافتہ حامل دار
 بردوش راست اومی اند از ند چوبے بدرازی یک گزد کسرے کہ بخت محفوظ داشتن خود از آسیب موزیات و ظرفے از سن بخت
 خوردن آب بدست او دادہ اورا بہ برہمن داناسے می سپارند کہ تا دوازده سال در خانہ او بسر بردہ بخواند بید کہ آنرا کتاب آلمی
 اعتقاد دارند مشغول نماید و ازین روز باز اورا برہمن میخوانند و درین مدت میباید کہ مطلق گردد لذات جسمانی نگردد چون نیمہ روز بگذرد
 بطریق گدائے بخانہ برہمن دیگر رفتہ انچہ باو دہند نزد استاد آورده بہ رخصت او تناول نماید و از پوشش بغیر تنگی کہ پاسی کہ ستر حورت
 کند و سہ گزد کہ پاس دیگر کہ بردوش اند از دچیرے دیگر اختیار نہ نماید این حالت را برہمن چرچ گویند یعنی مشغولے بہ کتاب آلمی بعد از
 گذشتن مدت مذکور بہ رخصت استاد و پدر کہ خدا شود درین وقت اورا رخصت است کہ از جمیع لذات حواس پنجگانہ خود را بہرہ مند
 گرداند تا وقتیکہ اورا فرزندے بہر سدا کہ سنش بہ شانزدہ سالگی رسیدہ باشد و اگر اورا فرزند نشود تا سن چہل و ہشت سالگی در بک
 تعلق بسر برد این ایام را اگر بہت خواند یعنی صاحب منزل انگاہ از خویشان و اقربا و بیگانہ و آشنا جدائی گزیدہ و اسباب عیش
 و عشرت را فرود ہستہ از تعلق آباد کثرت بہ مقام تنہائی نقل نمودہ در جنگل بسر برد این حالت را مان پرست نامند یعنی سکونت جنگل
 و چون مقرر ہنود است کہ بیج عمل خیر از اہل تعلق بے شرکت و حضور زن کہ اورا نیمہ مرد گفتہ اند تمام نمی شود و ہنوز بعضے اعمال عبادت
 اورا در پیش است زن را ہمراہ بہ جنگل ببرد و اگر او حاملہ باشد رفتن را موقوف دارد تا وقتیکہ بزاید سن بچہ بہ پنج سالگی رسد انگاہ
 فرزند را بہ پسر گلان یا دیگر خویشان سپردہ غریبت خود را بہ فعل آورد و ہمچنین اگر زن حایضہ باشد توقف نماید تا وقتیکہ پاک گردد
 بعد ازین باو مباشرت نہ نماید و خود را بہ ملاقات او آلودہ نہ سازد و شبہا قطعے در میان آلت نہادہ خواب کند تا دوازده سال

درین مقام بسر برد و خورش او از نباتات باشد که در صحرا و جنگلها خود رسته باشد و ز نار با خود میدارد و عبادت آتش بجای آورد و اوقات را به گرفتن ناخن و مو و اصلاح ریش و برودت ضائع نمی سازد چون این مدت برداشتی که مذکور گشت بانهتا رسانند دیگر باره بخانه خود بیا بدوزن را با فرزندان و برادران و خویشان او سفارش نموده شود ببلایزمت مرشد کامل رفته هر چه باو باشد از ز نار و مو و سر و غیره در حضور او در آتش انداخته بسوزد و بگوید هر تعلقی که داشتم حتی که ریاضت و عبادت و اختیار از دل خود بیرون کردم و راه خواطر را بر دل ببندد و در مراقبه حق همیشه مشغول باشد و هیچ چیز را بغیر از موجود حقیقی صاحب وجود نداند و اگر سخن از علم کند علم بیدانت باشد که حاصل آنرا با بافتن درین بیت به نظم در آورده :

یک چراغ ست درین خانه که از بر تو آن
هر طریقی نگریم انجمنی ساخته اند

و این حالت را سرپ بیاس گویند یعنی همه گذشتن و صاحب این مقام را سرپ بیاسی نامند بعد از ملاقات جد و پدربزرگ سوار شده از میان معموره او چنان گذشتیم و مواری سه هزار و پانصد و پیمه زر زرینگی در گذشتن بردست راست و چپ خود افشاندم و یک کرده و سه پا قطع نموده بظاهر دایره و کثیر که محل نزول از دوشه ظفر قرین بود فردا آمدیم در روز سوم که روز مقام بود بزم اشتیاق صحبت جد و پدربزرگ از نیم روز بدیدن او توجه گشتم و داشتم گفتمی به ملاقات او مسرور خاطر بودم درین روز هم سخنان خوب مذکور گشت قریب به شام داخل دولت سراے خاص گشتم روز چهارم سه کرده و یک پا و نور دیده شد حوالی موضع جواد در باغ پرانیه نزول اجلال گشت این منزل هم بغایت خوش و نورم و پر درخت جا بود در ششم کوچ واقع شد بعد از قطع مسافت چهار کرده و سه پا و بر کنار تال دیبال پور بهرینه نزول افتاد بنا بر خوبی جاد مقام و لطافت مال درین منزل چهار روز مقام نموده شد و آخر کار هر روز بر کشتی سوار شده به شکار مرغابی و دیگر جانوران آبی مشغولی می نمودم درین منزل انگور فخری از احمد نگر آورده بودند اگر چه در بزرگی با انگور فخری کابل نمی رسید اما در لطافت از آن بیچ کمی نداشت منصب بدیع الزمان و لد میرزا شاه رخ بالتماس فرزند بابا خرم هزار و پانصدی ذات و هزار سوار مقرر گشت یازدهم کوچ نمودم بعد از قطع سه کرده و یک پا حوالی برگنه دولت آباد محل افتادیم دیدم در دوازدهم که مقام بود به قصد شکار سواری دست داد و در موضع شیخ پور از مصافات برگنه مذکور درخت بری بنظر درآمد درخت بزرگی و تنادری و در تنه آن سزده گز و نیم و بلندی از بیخ تا سر شاخ یکصد و بیست و هشت درع و یک پا و اطراف شاخها که از تنه جدا شده سایه گستر گردیده است دویست و سه درع و نیم و شاخه که میبست دندان فیل بران ظاهر ساخته اند چهل گز درازی آن در و قبلی که حضرت والد بزرگوارم از اینجا میگذشته اند سه گز و سه پا و با از تنه بیخ که سر بر زمین نهاده نیچ خود را بطریق نشانه بر آنجا نهاده

من بر شاخ پنج دیگر هشت گز بالا فرمودم که پنجه مرا نیز نقش کنند و بجبت آنکه بمرور زمان این نقش فرسوده نگردد صورت هر دو پنجه را بر سنگ مرمر نگار نموده بر همان تنه درخت نصب سازند و فرمودم که بر اطراف آن درخت چو تیره به صفات ترتیب دهند چون در ایام شاهزادگی به میر ضیاء الدین فردینی که از سادات سیفی است و در زمان دولت من به خطاب مصطفی خانی سرفرازی یافته و عده نموده بودم که پرگنه مالکده را که از پرگنهات مشهور صوبه بنگاله است بطریق التماس با دو فرزند آن او مرحمت نمایم درین منزل این عطیه عظمی در شان او از قوه آل تمغا به فعل آمد در سیزدهم کویج واقع شد از منزل مذکور به قصد سیر و شکار با بعضی از محکما و چند سوار نزدیکان و خدمتگاران از آمد و جدا شده به موضع حاصل پور متوجه گشتم دارد و در حوالی بالچھے فردا آمد و ما در موضع سانگور منزل فرمودیم از خوبی و لطافت این موضع چه نویسد درخت انبه بسیار و زمین ها سرسبز و خرم مجلا درین منزل به بار سبز و دومی جاسه روز مقام شد و این موضع از تغییر کیشو مار و به کمال خان فردول مرحمت نمودم و حکم شد که بعد ازین موضع مذکور را کمال پور میگفتند باشند در همین منزل شب شیو را واقع شد جوگی بسیار جمع آمده بودند و لازم این شب به فعل آمد و بارانایان این طائفه صحبتها داشته شد درین روزها سه نیله گاو شکار نمودم خبر گشته شدن راجه مان در پنجارسید او را به سردار س لشکر که بر سر قلعه کانگڑه تعیین بود معین ساخت و دم چون به لاهور میر رسید می شنود که سنگرام کیکی از زمینداران کوستان پنجاب ست بر سر جا و مقام او آمده بعضی از ولایات او را به نصرت در آورد است دفع او ادلی دانسته بر سر او متوجه میشود چون سنگرام مذکور را قوت مقاومت با او نمود و ولایات نصرت شده را میگذازد و به کوه های صعب و محکم های شکل پناه میرد راجه مان سردر پئے او نهاده بهمان محکمه یا در می آید و از غایت غرور و ملاحظه پیش و پس در آمد و برآمد خود نا کرده به اندک جماعتی خود را با و میرساند سنگرام چون می بیند که جاسه که زیر محل بدر روند و در بقع ضای این بیت

وقت ضرورت چونماند گویند دست بگیرد شمشیر تنیر

در مقام مقابله و مدافعه در می آید به حسب تقدیر سنگی به راجه مان میرسد و جان بجان آفرین می سپرد و شکست بر مردم ادلی نصرت و جمع کثیره کشته میشوند بقیه مردم زخمی اسب و براق انداخته بعد تشویش نیچانے بر می آورند و هفدهم از سانگ پور کوچ نموده بعد از قطع سه کرده به موضع حاصل پور رسیدم در آنجا سه راه یک نیله گاو شکار شد موضع مذکور از جاها به مقرر معین صوبه لاهور است انگور افرادان و درخت انبه بیرون از حساب و شمار دارد آنها به روان بر اطراف آن جاری و قتی رسیدم که انگور آن به خلاف موسم انگور ولایت رسیده بود به آن ارزانی و فرادانے که ادنی باجی آن مقدار که خواهد و بپسیر باشد بخرد و خشاش گل کرده بود و قطعه قطعه برنگاهای گوناگون بنظر در می آمد مجلا باین لطافت دیهی کم میباشد سه روز دیگر درین موضع مقام افتاد سه نیله گاو و برنگاه

انداخته شد. در بست و یکم از حاصل پور بد کوچ بار دوس بزرگ داخل گشتم در انشای راه یک میل شکار شد روز یکشنبه بست دوم از حوالی علیچہ کوچ کرده تالی که در پایان قلعه ماند و واقع بود محل نزول گشت درین روز قراولان خبر آوردند که شیر را درین سه روز در قبل داریم یا آنکه روز یکشنبه بود و درین دوروز که روز مذکور پنجشنبه بوده باشد به شکار بند و متوجه نمی شوم بخاطر رسید که چون از جانوران موزی ست دفع باید کرد متوجه شدم چون بجای مقام اورسیدم در سایه درختی نشسته بود از بالا فیمل دهن ادراکه نیم باز بود در نظر داشته بند و ق را کشاد دادم به حسب اتفاق بدرون دهن او در آمده در گله و مغزا و جا کرد و بهین یک بند و ق کار اورا تمام ساختم بعد از ان جمعی که همراه بودند هر چند تفحص نمودند که محل زخم را بیابند نتوانستند یافت چه بحسب ظاهر بر سنجیک از اعضاے او علامت زخم بند و ق نبود آخر الامر فرمودم که دهن او را ملاحظه نمایند بعد از ان ظاهر شد که گولی بدین اورسید بود و بدین زخم از پا در آمده گرگ نرے میرزا رستم شکار کرده بود و در دستجو استم که ملاحظه نمایم که زهره او بطریق زهره شیر در درون جلگر واقع است یا مانند جانوران دیگر در برون جلگر دارد بعد از تفحص ظاهر شد که زهره او هم در درون جلگر میباشد روز دوشنبه بست و سوم یک پیر گذشته به طالع سعد ساعت فرخ به مبارکی بر فیمل سوار شده به قلعه ماند و متوجه گشتم یک پیر و سه گھڑی از روز مذکور گذشته داخل منازل که جهت نزول اجلال ترتیب داده بودند شدم یک هزار و پانصد روپیہ در راه افشاندم از اجمیر تا ماند و که یک صد و پنجاه ونه کرده بود در عرض چهار ماه و دو روز به چهل و شش کوچ و هفتاد و هشت مقام نور دیده آمد درین چهل و شش کوچ منازل به حسب اتفاق در جاهاے دلکش برکنار تالابها یا جوپها و نهرهاے عظیم که پر درخت ها و سنبرها و خشتخاش زارها گل کرده داشت واقع میگشت و روزے نه گذشت که در مقام و کوچ شکار نه شده باشد تمام راه بر اسب و فیمل سوار سیر کنان و شکار افغانان می آمدیم و مشقت سفر اصلا ظاهر نشد گویا که از باغی به باغی نقل می افتاد درین شکارها آصف خان و میرزا رستم و میر میران و انیراے و بدایت احمد و راجه سارنگ دیو و سید کاسو و خواص خان همیشه در جلوسن حاضری بودند چون پیش از آنکه رایات جلال متوجه این حد و دگر و دعبد الکرم معمرے را که بحبت تعمیر عمارات حکام سابق در ماند و فرستاده بودم مشارالیه در آنکه که رایات اقبال در اجمیر نزول داشت بعضی از عمارات قدیم که قابل تعمیر بود مرمت نموده بعضی جاها را مجدداً احداث نمود مجملًا منزله ترتیب داده که تا غایت در پیچ جا بد ان نزاهت و لطافت عمارتے معلوم نیست که با تمام رسیده باشد قریب سه صد یک روپیہ که دو هزار تومان ولایت بوده باشد صرف آن شده بایستے که این عمارت رفیع در شهرهاے رفیع که قابلیت نزول اجلال میداشت واقع می بود این قلعه بر بالاے کوچه واقع است دو سال آن ده کرده به مساحت در آمده در ایام برسات جائے

به خوش هوای و لطافت این قلعه نمی باشد شهرها در قلب الاسد بمرتبہ سرد میشود که بے حاجت نمی توان گذراند و روزها احتیاج
 ببادزن نمی شود گویند که پیش از زمان راجه بکر باجیت راجه بود چه سنگ دیو نام در زمان او شخصی بجهت آوردن گاه به صحرا برآمده بود
 در آثنا و در ویدن داسی که در دست داشت بزرگ طلا ظاهر گشت و او داس خود را چون متغیر دید نزد آمدن نام آهنگر که آورد
 که اصلاح آن نماید آهنگر دانست که این داس طلا شده قبل ازین شنیده بود که درین دیار سنگ پارس که به ملاقات آن آهمن دس
 طلا میگردد هست در ساعت آن گاه که راه را همراه گرفته بدان جا و مقام آمد و آن سنگ را بدست آورد بعد از آن این گوهر بے بهار
 بنظر راجه گذراند راجه بوسیله این سنگ زر را حاصل نموده پاره ازان صرفت عمارات این قلعه نموده در عرض دوازده سال
 با تمام رسانید و به خواش آن آهنگر بیشتر سنگها که در دیوار این قلعه تعبیه نموده اند بهیئت سندان تراشیده فرموده که بکار بردند در آخر
 عمر که دل از دنیا برگرفته بود بر ساحل دریای نزدیک که از معابد مقرر بنود است مجلسی ترتیب داد و بر بهمنان را حاضر ساخته بهر یک لطفها
 و شفقتها از نقد و جنس نمود چون نوبت برهنه که نسبت قدیم باو داشت رسید این سنگ را بدست او داد و از ناشناسی خوشگین شده
 آن گوهر بے بهار در آب انداخت بعد از آنکه بر حقیقت او مطمئن گشت به حسرت جاوید گرفتار آمد هر چند تفحص نمود اثری از آن ظاهر
 نه گشت این مقدمات کتابی نیست از زبان شنیده شد اما این حکایت را اصلا عقل من قبول نمی کند و در پیش من یتالی می نماید
 ماند و سرکاریست از سرکارها مقرر صوبه مالوه یک کرد و سی دنه لک دام جمع اوست مدتها تختگاه سلاطین این دیار بود عمارات
 و اثرهای سلاطین قدیم بسیار در او برپا و برجاست و تا حال نقصانی بدانجا راه نیافته در مبیت و چهارم به قصد سیر عمارات سلاطین
 سابق سوار شدم اول به مسجد جامع که از بناهای سلطان هوشنگ غوریست در آدم بغایت عمارات عالی بنظر درآمد تمام از سنگ آشفیده
 ساخته اند و با آنکه یک صد و هشتاد سال از زمان ساختن آن گذشته چنان مشاهده می شود که گویا امروز بنا و دست از عمارت
 آن کشیده است بعد از آن به عمارت مقبره حکام خلجیه در آدم که قبر روسیاه ازل و ابانصیر الدین ابن سلطان غیاث الدین
 نیز در آن جا واقع بود چون مشهور است که آن بے سعادت به قتل پدر خود سلطان غیاث الدین که در سن هشتاد سالگی
 بوده اقدام نموده و مرتبه زهر داد و او به زهر مرده که در بازو داشت دفع آن نمود در مرتبه سوم کاسه شرابی به زهر آمیخته
 به دست خود به پدر داد که این را می باید نوشید پدر چون ایتهاام او درین کار فهمید اول زهر مره از بازو خود باز کرده
 پیش او انداخت و ردی بخور و بناز مندی بدر گاه خاقی بے نیاز آورده بر زبان راند که خداوند عمر من به هشتاد سال رسیده
 و این مدت را بدولت و عشرت و کامرانی گذرانیدم چنانچه هیچ بادشاهی را بمیر نه گشته و اکنون که زمان باز پسین من ست امید دارم

کہ نصیر را بہ خون من نہ گیری و موت مرا با جل تقدیر حساب نموده باز خواست آن نہ نمائی بعد از ادا سے این کلمات این کاسہ شربت زہر آمیختہ را لا جرعه در کشید و جان بجان آفرین سپرد مقصود او از ذکر این مقدمہ آن بود کہ ایام و دولت را بہ عیش و عشرت گذرانندہ ام کہ پیچیک از سلاطین را ہیست نہ گشتہ است کہ چون در سن چہل و ہشت سالگی با درنگ حکومت نشست بجرمان دزدیکان خود اظہار نمود کہ در خدمت پدر بزرگوار خود مدت سی سال است کہ لشکر کشی نمودہ در لوازم تردد سپاہگیری تقصیر نہ کردہ الحال کہ فوت دولت بمن رسید ارادہ ملک گیری ندارم و میخواہم کہ بقیہ عمر را بہ عیش و عشرت بگذارم میگویند کہ پانزدہ ہزار زن در محل خود جمع نمودہ شہرے ازین طائفہ ترتیب دادہ مشغول جمع طوائف از اقسام و اصناف پیشہ کار و حاکم و قاضی و کو تو ال و انچہ بخت نظام شہر در کار است از زنان تعیین نمودہ بود و ہر جا خبر کنیرے صاحب جمال شہندی تا بدست نیادردی از پانہ نشستے اقسام صنائع و علوم بہ کنیزان آموخت و بہ شکار میل بسیار داشت آہو خانہ ساختہ بود و در انجا اصناف جانوران جمع آوردہ اکثر اوقات با زنان در ان آہو خانہا شکار میکرد و مجلا در مدت سی و دو سال زمان حکومت خود چنانچہ قرار دادہ بود بر سر بیخ غنیمی سواری نکرد و این مدت را بغارت و آسودگی و عشرت گذرانندہ بچہنیں تحکیم بر سر ملک او نیامد بزر با نہا است کہ چون شیر خان افغان در ایام حکومت و سلطنت خود با وجود حیوان طبعی بر سر قبر نصیر الدین رسید بخت ہمین عمل شایع بہ جمعی کہ با و ہمراہ بودند فرمود کہ جو بہا بر سر قبر او زدند من نیز چون قبر او رسیدم لگدی چند بر گور او زدہ بہ بندہ ہاکہ در ملازمت بودند فرمودم تا قبر او را لگد کارے نمودند چون خاطر را بدین تسلی نشد گفتم کہ گور او را شگانتہ اجزائے ناپاک او را آتش اندازند باز بخاطر رسید کہ چون آتش فوریت از نورانی جفت ست کہ بہ سوختن جسد کیفیت او آن جو بہر لطیف آلودہ گرد و نیز مباد کہ ازین سوختن در نشاء دیگر تخفیفی در عذاب او رود فرمودم کہ استخوانہاے فرسودہ او را با جزائے خاک شدہ در دریا سکنہ نریزد انداختند چون در ایام جہات بواسطہ حرارتے کہ در طبیعت او غالب بود ہمیشہ در آب بسیر میکرد چنانچہ مشہور است کہ در حالت مستی یکبار خود را در یکی از حوضہاے کالیادہ کہ عمق تمام داشت انداخت چندے از خدمتکاران محل سعی نمودہ موی او را بدست در آوردند و از آب بیرون کشیدند بعد از آنکہ بہ ہوش آمدند کہ رساختند کہ چہنیں امرے واقع شد از شنیدن این مقدمہ کہ موے سر او را کشیدہ بر آوردند بسیار غضبناک گشتہ فرمود کہ دست آن خدمتکار را بریند بار دیگر کہ این قسم حالتی دست داد پیچکس بہ بر آوردن او جرات نکرد تا در آب غوطہ خوردہ جان داد بحسب اتفاق بعد از گذشتن یک صدودہ سال از فوت او این مقدمہ بہ وقوع آمد کہ اجزائے فرسودہ او ہم بآب پیوست و بہیت و ہشتم عبد الکرم را بہ جلد و سے عمارات ماند کہ بہ حسن سعی و اہتمام او با تمام رسیدہ بود بہ منصب ہشت صدی ذات و چہار صد سوار از اصل و اضافہ سرفراز ساختہ خطاب معنوی

بلند نام گردانیدم در جهان تاریخ که ریات جلال به قلعه ماند و درآمد فرزند بلند اقبال سلطان خرم با عسا کر منصوره به شهر برهان پور که حاکم نشین ولایت خاندیس است داخل میشود بعد از چند روز عزرائض افضل خان و اسے رایان که در وقت برآمدن اجمیر فرزند مشار الیه آنها را به همراهی ایلچی عادل خان مرخص ساخته بود میسر شد مشعر بر آنکه چون خبر آمدن مایان به عادل خان رسید هفت کرده با استقبال فرمان و نشان شاهزاده بلند اقبال برآمده در لوازم تسلیم و سجده و آدابے که معمولی در گاه است سر موئے فرد گدازشت نه نموده در همین ملاقات اظهار دو تنخواهی بیش از پیش نموده تعهد کرد که دلاپاتیکه از تصرف ادلیاے دولت قاهره برآمده مجموع را از عنبر تیره بخت استخراج نموده بمصرف بندهاے بادشاهی باز گذارد و تقبل نمود که بیشکیش لائق به همراهی ایلچیان به غرت تمام روانه در گاه سازد بعد از ذکر این مقدمات ایلچیان را به غرت تمام بجا و مقامی که بحجت آنها ترشیب یافته بود فردومی آوردند در جهان رز کس به عنبر فرستاده مقدماتیکه با و اعلام می بایست نمود پیغام میداد این اخبار از عزرائض افضل خان و اسے رایان به مسامع جلال رسید از اجمیر تا روز دوشنبه بست و سوم ماه مذکور در مدت چهار ماه و قلاوه شیر و بست و هفت راس نیله گادوش راس چیتل و شصت راس آهو و بست و سه خرگوش و دوا و دیگر از دو بست قطعه مرغابی و سایر جانوران شکار شده بود درین شها حکایت شکارهاے ایام پیش و شوق خواهشی که خاطر اربابین شغل بود با ستادهاے پای سریر خلافت مبعثر نقل می نمودم بخاطر رسید که آیا شماره شکاره که از ابتداے سن نیز تا حال واقع شده است توان آورد بنابرین مقدمه بواقع نویسان و مشرفان شکار و قمر اولان علمه دفعه این خدمت افر نمودم که در صد تحقیق شده آنچه از هر جنس جانور شکار شده مجموعه را فراهم آورده به من بشنو انند ظاهر شد که از ابتداے سن دوازده سالگی که سه نهصد و هشتاد و هشت سال هجری لغایت آخر همین سال که یازدهم سال ست از جلوس جمایون دسن من به پنجاه سال قمری رسیده بست و هشت هزار و پانصد و سی و دو شکار در حضور واقع شده ازین جمله هفده هزار و یک صد و شصت و هفت جانور بدست خود به بندوق و غیره برین موجب شکار نموده ام جانوران چرنده سه هزار و دو بست و سه از قلاوه و راس و غیره شیر و شتادوش قلاوه و خرس و چیت و دوا و دلا و دکنار و نه قلاوه نیله گاد و شتاد و هشتاد و نه راس ماکه از عالم گوزنست غایتا در بزرگی و کلانے برابر نیله گاد و میش و سی و پنج راس آهوے نرداده و چکاره و چیتل بزرگویی و غیره یک هزار و شش صد و هفتاد و راس و قوچ و آهوے سرخه و بست و پانزده راس گرگ شصت و چهار راس گاد میش و صحرانی سی و شش راس خوک نود و راس نرنگ بست و شش راس قوچ که بی بست و ذوراس از غلی سی و دود راس گور خر شش راس خرگوش بست و سه راس جانوران بزرده سیزده هزار و نه صد و شصت و چهار کیو تروه هزار و سی صد و چهل و هشت قطعه لکرو و جگر سه قطعه عقاب و دو بست و قلیو اوج بست و سه قطعه چند سی و نه قطعه قوطان و دوازده قطعه موش و پنج قطعه کنجشک چهل و یک قطعه فاخته بست و پنج قطعه بوم

سی قطعه مرغابی و قاز و کاروانک و غیره یک صد و پنجاه قطعه زراغ سه هزار و دویست و هشتاد و هشت قطعه جانور آبی گرچه که ننگ ازان
لقبیر توان نموده عدد ۴۰۰

جشن دوازدهمین نوروز از جلوس بهایون

یک گفتری از روز و شب سیم ماه مذکور مطابق دوازدهم ربیع الاول ۱۲۶۶ مانده حضرت نیر اعظم از برج حوت به عشرت سراے
حل که خانه شرف و سعادت دوست انتقال فرمودند در همین وقت تجوید که ساعت سعد بود بر تخت جلوس نمودم بدستور سابق معتد
فرموده بودم که دیوانخانه خاص و عام را در آئینه نقیسه گرفته آئین بندی نمایند با وجودیکه اکثر امارادایان دولت در خدمت فرزند خرم
بودند مجلس ترتیب یافته که از سنوات سابق هیچ کی نداشت پیشکش روز سه شنبه به اند خان مرحمت نمودم در همین روز که غره فروردین
سنه دوازده است عرض شد اشت شاه خرم رسید مضمون آنکه جشن نوروزی بدستور سالهای گذشته ترتیب یافت اما چون ایام سفر
و یساق در میان ست پیشکش همه ساله به بندها معاف شود این معنی بغایت مستحسن افتاد فرزند دلبند را بدعاے خیر مندی یاد آورده
از درگاه آنی خیریت دارین بحبت او مسالت نمودم و حکم کردم که درین نوروز هیچکس پیشکش نگذارد و بواسطه افساد دنیا که در اکثر فرما
و طبیعتا مقرر است فرموده بودم که هیچکس متوجه به کشیدن آن نشود و برادر من شاه عباس نیز بفرمان مطلع گشته در ایران میفرمایند
که هیچکس متکلم کشیدن آن نگردد چون خان عالم به مداومت کشیدن تنباکو بے اختیار بود در اکثر اوقات بدین امر قیام و اقدام می نمود
یا دگار علی سلطان ایچی داراے ایران انیمنی را به شاه عباس عرض نمایند که خان عالم یک لحظه بے تنباکو نمی تواند بود و جواب عرض شد
او این بیت مرقوم می سازد:

رسول یار میخواست که اظهار تنباکو
من از شمع و قاروشن کنم بازار تنباکو

خان عالم نیز در جواب بیته گفته فرستاده است

من بیچاره عاجز بودم از اظهار تنباکو
از لطف شاه عادل گرم شد بازار تنباکو

در سوم ماه مذکور حسین بیگ دیوان بنگاله سعادت آستان بوسی در یافته دوازده زنجیر نعل نرو ماده پیشکش گذارند ظاهر بخشی بنگاله
که مخاطب و معاتب به بعضی قصصیرات بود سعادت کورنش در یافته فیلان او که بست و یک زنجیر بود از نظر اثرات گذشته دوازده زنجیر
پسند افتاده تمه را با و مرحمت نمودم درین روز مجلس شراب ترتیب داده با کثر بندهایم که در ملازمت بودند شراب مرحمت نموده همه را مست
۵۰

باده اخلاص ساختم در چهارم فردلان خبر رسانیدند که ببری در حوالی سکر تالاب که درون قلعه از عمارات مقرر حکام مالوه است قبل
 داریم همان لحظه سوار شده توجه آن شکار گشتم چون ببرد کور ظاهر گشت بر اعدایان و جا چکه در جلو بودند حمله آور گشته ده دوازده
 نفر را مجروح و زخمی ساخت آخر الامر به سه تیر بنادوق کار او ساخته شر او را از بند های خدا در ساختم در هشتم منصب میر میران
 که هزاری ذات و چهار صد سوار بود هزار و پانصدی ذات و پانصد سوار مقرر گشت در نهم حسب الاتماس فرزند خرم بر منصب
 خان جهان هزاری ذات و سوار افزوده شد که شش هزاری ذات و سوار بوده باشد و یعقوب خان که به هزار و پانصدی ذات
 و هزار سوار سر فرزند بود به دو هزاری ذات و یک هزار و پانصد سوار سر بلند گردید بر منصب بهلول خان بیانه پانصدی ذات و سی صد
 سوار افزوده شد که هزار و پانصدی ذات و هزار سوار بوده باشد و منصب میرزا شرف الدین حسین کاشغری که در صوبه کن
 ترددات مردانه از او و پسر او وقوع آمده بود از اصل و اضافان به هزار و پانصدی ذات و هزار سوار مقرر گشت در دهم
 ماه مذکور مطابق بست و دوم ربیع الاول سه هزار و بست و شش وزن قمری منعقد گشت درین روز دور اسب عراقی
 از طویل خاصه و خلعت بفرزند خرم مرحمت نموده مصحوب بهرام بیگ فرستاده شد هزار سوار بر منصب اعتبار خان افزودم
 که به پنجمی ذات و سه هزار سوار سر فرزند باشد در یازدهم حسین بیگ تبریزی که دارای ایران او را نزد حاکم گلکنده بطریق رسالت فرستاده بود چون بواسطه
 نزاع فرنگیان با قزلباشان راه بر میسر و دود با ایلی حاکم گلکنده ملازمت نمودند و در اسب و چند غور پارچه دکن و گجرات پیشکش و گذشت و درین
 تاریخ اسب عراقی از طویل خاصه به خان جهان مرحمت نموده شد در پانزدهم هزاری ذات بر منصب میرزا احمد بهادری افزوده شد که پنج هزاری ذات
 و سه هزار سوار بوده باشد در هفتم پانصد سوار دیگر بر منصب میرزا شتم افزوده پنجمی ذات و یک هزار سوار کردم و منصب صادق خان
 هزار و پانصدی ذات و هفت صد سوار از اصل و اضافان مقرر گشت و ارادت خان به منصب هزار و پانصدی و شش صد سوار بهمین
 دستور سر فرزند گردید بر منصب انبراسه پانصدی و یک صد سوار افزوده گشت که هزار و پانصدی ذات و پانصد سوار بوده باشد سه
 گهری از روز شنبه نوزدهم مانده آغاز شرف شد و در بهمین وقت مجدداً جلوس نمودم از گرفتاران لشکر غیر متغیر که سی و دو نفر بودند در
 جنگ شنوا از خان و شکست آن بد اخبر بدست او بیایست دولت قاهره اقتاده بودند یک رابه اعتقاد خان سپرده بودم محافظانیکه
 بجهت حفظ او معین بودند غفلت ورزیده او را میگردانند این معنی بر خاطر من بسیار گران آمد اعتقاد خان را در مدت سه ماه از کورنش
 منع نموده بودم چون مجبوس مذکور بے نام و نشان بود هر چند تردد نمودند بدست در نیامد آخر الامر فرمودم که سردار آن جماعه را که در
 محافظت او غفلت نموده بودند بسیار است رسانیدند اعتقاد خان درین روز حسب الاتماس اعتماد الدوله سعادت کورنش

و ریافت چون مدتی بود که احوال بنگاله و سلوک قاسم خان خوب شنیده نمی شد بخاطر رسید که ابراهیم خان فتح جنگ را که مهیات
 صوبه بهار را یک گونه صورتی داده کان الماس را که به صرفت و عمل بندهای درگاه در آورده است به صوبه بنگاله فرستاده جهانگیری
 را که در صوبه آله آباد جاگیر دارد بجای او به بهار روانه سازم و قاسم خان را بدرگاه طلب دارم در همین ساعت در روز متبرک
 حکم شد که درین باب فرامین مطاعه بقلم در آورند و سزا دلان تعیین شوند که جهانگیری قلی خان را به بهار برده ابراهیم خان فتح جنگ را
 روانه بنگاله سازند و سکندر جوهری را نو اخته بهزاری ذات دسی صد سوار سرفراز ساختم و در بیت و یکم محمد رضا ایلمچی دارائی ایران
 را رخصت نمودم شصت هزار در ب که سی هزار روپیه بوده باشد با خلعت با و محنت شد در برابر یاد بودی که برادر شاه عباس
 بخت من فرستاده بود تحفه چند از قسم مرصع آلاتی که دنیا داران دکن فرستاده بودند با دیگر پارچه و نفایس بر خنس و هر قسم که تحفگی را
 شایان بود و از سی یک لک روپیه همراه ایلمچی مذکور روانه ساختم از آنجمله پیاله بلوری بود که چلیپای از عرق فرستاده بود آن پیاله را شاه
 دیده بودند به ایلمچی گفته باشند که اگر درین پیاله برادرم شراب نوشیده بخت من بفرستند شفقت تمام خواهد بود چون ایلمچی اینی را
 اظهار نمود در حضور او چند مرتبه ازین پیاله شراب خورده فرمودم که سروپوش در کابی بخت آن تیار ساختند و داخل سوغاتا نموده
 فرستادم سروپوش مینا کاری بود به فشیان عطار در رقم فرمودم که جواب کنایت که آورده بود بروجه ثواب مرقوم سازند در بیت دوم
 قراولان خبر شیر آوردند همان لحظه سوار شده خود را بسر شیر رسانیدم و به سه تیر بندوق خلق را از شراد و او را از شرف نفس خیس خلاص
 ساختم مسیح الزمان که به آورده گذرانید که این گره خشی است در منزل من بچاهیم از نو ولد یافت و هم به گره دیگر خفت شده بچه از و بهر سید
 در بیت پنجم فوج اعتماد الدوله در میدان جهر که در شن از نظر گذشت دو هزار خوش اسپه که اکثر مغل بودند و پانصد پیاده تیر انداز
 و توپچی و چهارده زنجیر فیل فوج را بخیشان به شمار در آورده بعضی رسانیدند که فوج مذکور بسیار آراسته و بتوزک بنظر در آمد در بیت
 هشتم شیر ماده شکار شد روز پنجشنبه غره اردی بهشت الماسی که مقرب خان به مصحوب قاصد آن فرستاده بود بنظر در آمد بیت و سه
 سرخ وزن داشت جوهریان بے هزار روپیه قیمت نمودند فردا علی الماس بود بغایت پسند افتاد فرمودم که انگشتی ساختند
 در سوم منصب یوسف خان حسب التماس بابا خرم از اصل و اصنافه بهزاری ذات و هزار پانصد سوار شخص شد و همچنین منصب
 چند دیگر از امراد منصبداران به بنجو نیز فرزند مذکور اضافه حکم شد در بنفتم چون قراولان چهار شیر در قتل داشتند بعد از گذشتن
 دو پیر و سه گھڑی با محل متوجه شکار آنها شدم چون شیران بنظر درآمدند نور جهان یکم از من التماس نمود که اگر حکم شود من شیران را
 به بندوق بزنم فرمودم که چنین باشد دو شیر را به بندوق و دوئی دیگر را به هر یک بد و تیر زده انداخت تا چشم بر هم زدیم قالب این

چهار شیر را به پیشش تیر از جیات پرداخت تا حال چنین تفنگ اندازی مشاهده نه شده بود که از بالا سیل از درون عمارت
شش تیر انداخته شود که یک خطا نیفتد و چهار دو فرصت جستن و حرکت جنبدن نیابند به جلد وی این کمنداری هزار اشتر فی شمار
نموده یک جفت پیونجی الماس که یک لک روپیه قیمت داشت مرحمت نمود در همین روز معمور خان با تمام عمارات و دو تن خانه لا به
مرخص گشت در دهم فوت سید و ارشاد که فوجدار صوبه اودھ بود بعرض رسید در دوازدهم میر محمود چون استدعای فوجدار سی
می نمود او را بختاب مهر خانی و اضافه منصب سرفراز ساخته به فوجدار سی بعضی از برگزینان صوبه ملتان تعیین نمود در بیست و
دوم طاهر بخشی بنگاله که منع کورنش او شده بود ملازمت نمود و پیش کشی که داشت نذر گذرانید و هشت روز بنجر فیل پیشکش قاسم خان
حاکم بنگاله با دوز بنجر فیل شیخ مودھو درین روز از نظر گذشت و بیست و هشتم به التماس خان دوران پانصدی بر منصب عبدالغفر خان
اضافه حکم شد در پنجم خرداد خدمت دیوانه صوبه گجرات از تغیر کشید به میرزا حسین مقرر گشت او را به خطاب کفایت خانی سرفراز ساختم
در هشتم لشکر خان که به خدمت بخشی گری بنکش تعیین بود آند ملازمت کرد یک صد مهر و پانصد روپیه نذر گذرانید چند روز قبل ازین
اوستا محمد نائی را که در فن خود از بنظر ان بود و فرزند خرم بموجب طلب فرستاده بود چند مجلس ساز از و شنیده شد و نقشه که در
غزل بنام من بسته بود گذرانید در دوازدهم ماه مذکور فرمودم که او را به روپیه وزن نمودند شش هزار دسی صد روپیه و فیل خوضه دار
بنیرا و عنایت نموده مقرر فرمودم که بران قبل سوار شده و زربا بر اطراف و جوانب خود چیده و پاشیده به منزل خود برود و ملاسد
قصه خوان از ملازمان میرزا غازی در همین روز با از حشم آند ملازمت نمود چون بر نقل و شیرین حکایت و خوش بیان بود صحبت او
به من در افتاد او را بختاب مخطوط خانی خوشدل ساخته یکمزار عدد روپیه و خلعت و اسب و یک زنجیر فیل و پالکی بدو عنایت نمود بعد
چند روز فرمودم که به روپیه او را برکشند چهار هزار و چهار صد عدد روپیه شد و به منصب دوصدی ذات و بیست سوار سرفراز گردید و فرمودم
که همیشه در مجلس گپ حاضر می آید و هشتاد و هجدهمین تاریخ لشکر خان جمعیت خود را در جھو که در شن بنظر در آورد پانصد سوار و چهارده زنجیر فیل
و یک صد نفر بند و پیچی بود در بیست و چهارم خبر رسید که مهاشکه بنیره راجه مان سنگه که داخل امرای کلان بود در بالا پور ولایت برار
با فراطراب در گذشت پدر او هم درین سن سی و دو سالگی بخوردن شراب بیرون از انداز و حساب ضایع شده در همین روز درگذشت

عنه میگنند که شاعری فی البدیهه این بیت خواند

دو صف مردان زن شیر افکن است

نور جهان گرچه لبوت زن است

لطف ابن شعر این است که قبل از آن که نور جهان داخل محل جهانگیر شود زوجه شیر افکن خان بوده است ۱۲

بسیار سے از اطراف ولایات دکن دبر ہا پروردگرات دپر گنات ملوہ بر میوہ خانہ خاصہ شریفہ آورده بودند با آنکہ این ولایت بہ خوش
انگی معروف و مشہورند در شیرازی و کم رنگی و کلائے انہ کم جاسے برابری بہ انہ این ولایت میکند چنانچہ مکر در حضور فرمودم کہ بوزن
وزن آورند یک سیر و یک پا و دہلکہ خیرے زیادہ ظاہر گشت غایتا بہ خوش آبی دلالت و چاشنی و کم نقلی انہ چھرا نو کہ در حوالی آگرہ واقع
است زیادتی بر جمیع انہ ہاسے این ولایت و سایر جا ہاسے ہندوستان وارد در بست ششم نادری خاصہ کہ تا حال باین نفاست
نادری زر دوزی در سرکار من و دختہ نہ شدہ بود بہت فرزند با خرم فرستادم و حکم شد کہ برندہ آن مذکور سازد کہ چون این نادری
این خصوصیت داشت کہ در روز برآمدن از اجیر بہ قصد تسخیر ولایات دکن پوشیدہ بودم بہت آن فرزند فرستادہ شد در ہمین تاریخ
و سارے کہ از سر خود بر داشتہ بودم بہمان طور پیچیدہ بر سر اعتماد الدولہ گذار شتم و اورا بدین عنایت سر بلند ساختم سہ قطعہ زمرد و یک قطعہ
اوربسی مربع و انگشتی نگین یا قوت مہابت خان بطریق بیشکیش فرستادہ بود از نظر اشرف گذشت مبلغ ہفت ہزار روپیہ بہ قیمت
رسید در روز مذکور باران کرم و عنایت الہی متفاوٹ گشت آب در ماند و نیلے روے بہ کمی نہادہ بود خلق ازین مہر مضطرب احوال بودند
چنانچہ بہ اکثر نہ ہا حکم شد کہ بہ کنار دریا سہ نر برداروند و امید بارش و باریدن درین روز ہا بنود بہت اضطراب خلاق از روی نیارند
متوجہ بدرگاہ باری گشتم اللہ تعالیٰ بکرم و فضل خود بارانے عطا فرمود کہ در عرض یک شبانہ روز تا لا بہادر کھا دنا لہا پر گشت و آن
اضطراب خلاق بہ آرامش تمام تبدل گردید شکرانہ این عنایت را بہ کہ ام زبان ادا توان کرد غرہ ماہ تیر علم بوزیر خان مرحمت شد
و بیشکیش رانا کہ مشتملہ دور اس اسب و پارہ پارہ گجراتی و چند کوزہ اچار و مر با و دہنظر درآمد رسوم معراج خبر گرفتاری عبد اللطیف نا
از حاکم زاد ہاسے ولایت گجرات کہ ہمیشہ در ان صوبہ فساد قنہ و فساد بود و چون گرفتاری او باعث رفاهیت خلق بود حمد و سپاس
باری بجا آورده شد فرمودم کہ مقرب خان اورا بدست یکے از منصبہ اران تعینات آنجا بدرگاہ فرستد زمینداران نواحی مانند واکشہ
آمدہ لازمست نمودہ بیشکیش ہا گذرانند در ہستم راہ اسب سہ راہہ راج سنگہ کچو اہمہ راٹیکہ راٹلی کشیدہ اورا بدین خطاب سرفراز ساختم
یادگار بیگ کہ در ماوراء النہر بہ یادگار توریچی مشہورست دزد حکام آنجا خالی از نسبت و حالت نمودہ آمدہ لازمست کردار جملہ بیشکیش
ادبیا لہ سفید خطائی پایہ داری متحن افتاد و بیشکیش بہادر خان حاکم قندھار کہ نہ را اس اسب و نہ تغور افسہ نفیسہ و دو دانہ پوست
روباہ سیاہ و دیگر خیر ہا بود از نظر گذشت ہم درین تاریخ راجہ کدینہ ہم نراین نام سعادت لازمست دریافت و ہفت زنجیر فیل نزد
مادہ بیشکیش گذرانند در ہم اسب و خلعت بہ یادگار توریچی مرحمت شد در سرفراز ہم عید گلاب پاشان بود لوازم آن روز بجا آورده شد
و شیخ مود و دشتی کہ از تعینات صوبہ بنگالہ است بختاب چشتی خانی سرفراز گشت و اسب بد و مرحمت شد در چہار دہم راول سمرسی

پسر اول او دس سنگ زینندار با نسوا له ملازمت نمود سی هزار روپیه دس زنجیر فیل و یک عدد پاندان مرصع و یک کمر مرصع پیشکش
گذاشتند و در پانزدهم نه قطعه الماس از حاصل کان و از انداخته های زینندار آنجا ابراهیم خان فتح جنگ حاکم صوبه بهار مصحوب
محمد بیگ فرستاده بود از نظر اشرف گذشت از جمله یک قطعه چهارده و نیم تانک بود و یک لک روپیه قیمت شد در همین روز به یادگار
خورچی چهارده هزار در ب انعام مرحمت شد و او را به منصب پانصدی ذات دسی صد سوار سر فرزند کردم منصب تانار خان بکادل بیگی
از اصل و اضافت دو هزاری ذات دسی صد سوار مقرر داشتیم و پسران او علحدده هر یک با اضافت منصب سر فرزند شدند حسب الاتماس
شاهزاده سلطان پرویز پانصدی بر منصب ذات وزیر خان افزوده شد در بیست و نهم که روز بهارک نخبینه بودید عید الله بار بهر متباد
فرزند بلند اقبال بابا خرم به ملازمت رسید و عرائض آن فرزند رسانید مشتمل بر اخبار فتح ولایات دکن که جمیع دنیا داران آنجا سرحدت
بر رقبه اطاعت نهاده بندگی و فرمانبرداری قبول نمودند و مقابلت قلعه و حصنها به تخصیص قلعه احمد نگر را بنظر در آورند به شکرانه این
نعمت عظمی و عطیه کبری سر نیاز مندی به درگاه بے نیاز نهاده لب بشکر کشادم و داد عجز و نیاز مندی داده فرمودم که تقاضای شادی
نمودنش در آورند لعل الله که ولایات از دست رفته تصرف اولیای دلت قاهره در آمد مقصدانی که دم سرکشی و استکبار میبرد و بجو
تا توانی خود اعتراف آورده مالی سپارد و خراج گذار گشتند چون این خبر به سبیل نور جهان حکیم به سامع جلال رسید برگشته بوده که دو لک روپیه
حاصل دارد با و عنایت نمودم انشاء الله تعالی چون افواج قاهره ولایت دکن و قلاع آنجا در آیند و خاطر فرزند ارجمند بابا خرم از تصرف
آنها جمع گردد پیشکش دنیا داران دکن را که درین مدت این چنین پیشکش بهیچیک از سلاطین عهد و عصر خود نداده اند همراه گرفته به اطمینان آنها
روانه ملازمت خواهد شد امرای که درین صوبه جاگیر دارند خواهند بود مقرر است که همراه آورند تا سعادت ملازمت دریافتن مخلص گردند
در ایات جلال با فتح و فیروزی عازم پایتخت میرگرد و چند روز قبل از آنکه اخبار فتح مذکور برسد شبی به دیوان خاص حافظ تفتاوی
نمودم که عاقبت این کار چه نوع خواهد شد این غزل برآمد:

روز بهار شب فرقت یار آخر شد / ز دم این فال گذشت آخر کار آخر شد

چون لسان الغیب حافظ چنین امان نمود مرا امید واری تمام دست داد و چنانچه بعد از بیست و پنج روز اخبار فتح و فیروزی رسید در
بیاره از مطالب به دیوان خواجه رجوع نموده ام و بحسب اتفاق آنچه برآمد نتیجه مطابق همان بخشیده و کم است که خلعت نموده باشد
در همین روز هزار سوار بر منصب آصف خان افزوده او را به پنجاهی ذات دسی صد سوار سر فرزند ساختیم و آخر با سه روز بامدم محل به سیر عمارت
هفت منظر متوجه شدیم و ابتدا سه شام بدو تخته باز گشتم این عمارت از احداث بافتها حکام سابق مانده است که سلطان محمود خلجی

باشد ہفت طبقہ قرار داده و در ہر طبقہ چار صفہ ساختہ مشہر چار در یک بلند می این یینار پنجاہ و چہار صرع و نیم است و دور پنجاہ گز زمین
 از سطح زمین تا طبقہ ہفتم یک عدد و ہفتاد و یک در رفتن و آمدن یک ہزار و چہار عدد و پوہ شمار شد در سی و یکم سید عبد اللہ را خطاب
 سیف خانی سرفراز ساختہ و بہ خلعت و اسب ذیل و خنجر مع سر بلند گردانیدم و بہ خدمت فرزند بلند اقبال مرخص ساختم و خط
 کہ از سی ہزار مدیہ زیادہ می ارز و بدست او بہجت فرزند بلند اقبال فرستادم و نظر بر قیمت آن نہ کردہ چون مدتی مدید بر سر خود
 می بستم اورا مبارک دانستہ بطریق شگون فرستادہ شد سلطان محمود خویش خواجہ ابوالحسن بخشی را بہ خدمت بخشی گری و دوا و توشیہ
 صوبہ بہار تعین نمودم و در وقت رخصت فیلہ باو عنایت نمودم آخر ہای روز پنجشنبہ امر داد بامردم محل بہ قصد سیر نیل کنند کہ از
 جاہای دلکش قلعہ ماند و است متوجہ گشتم شاہ مذاق خان کہ از امر اسے معتبر والد بزرگوارم بود در وقتیکہ این ولایت را بہ جای گیر
 داشت عمارتے در اینجا ساختہ بغایت دلنشین و فرح بخش تادو سہ گھڑی شب توقف نمودہ بعد از ان متوجہ دولت خانہ مبارک
 گشتم چون از مخلص خان کہ دیوان بخشی صوبہ بنگا کہ بود بعضی سکیہا بعضی رسید از منصب او ہزاری ذات و دولت سوار کم نمودم
 در ہفتم فیل سستی از فیلان پیشکش عادل خان گجراج نام بہجت را ناامر سنگہ فرستادہ شد در یازدہم بہ قصد شکار متوجہ گشتم دیک منزل
 از قلعہ پائین آدم غایتا کثرت باریدگی دگل بدرجہ بود کہ مطلق تردد و حرکت بسر نہ شد بنا بر رفاہیت مردم داسودگی جوانات
 فتح ابن عربیت نمودہ روز پنجشنبہ در سیردن گذرانیدہ شب جمعہ باز گشتم در پین روز ہدایت اللہ کہ در خدمت توزک و ترددات
 حضور بسیار چہان ست بہ خطاب فدای خانی سرفراز گشت درین برسات بارش بدرجہ شد کہ پیران کمن سال گفتند کہ این قسم بارانے
 و باہج عمد و عصر یادند از ہم فریب بہ چل روز ابر و باران بود چنانچہ گاہے حضرت نیر اعظم ظہور میفرمودند باد و کثرت باران بہر تہ
 رسید کہ اکثر عمارتہاے قدیم جدید از یاد آمدند در شب اول باران و برقی و صاعقہ چندے افتاد کہ بآن علامت خدا کم
 گوش رسیدہ بود در یہاں بیت کس از زن و مرد ضائع شدند در بعضی عمارتہا سنگین رسیدہ شکست در بنا ہاے آن راہ یافت پیچ صدا پیش ازین کہ بیت
 نیست تاہ سلاہ مذکور شدت باد و باران در ترے بود بعد از ان رفتہ رفتہ رو بہ کمی نہاد و از کثرت سبزہ و ریاحین خود روچہ نویسد و
 دشت و کہ و صحرا فرو گزشتہ است و معمورہ عالم معلوم نیست کہ مثل ماند و جاے از حیثیت خوبی ہوا و لطافت جا و صحرا بودہ باشد بہ تخصیص در
 فصل برسات درین فصل کہ از ماہ ہاے مقرر تا بتاست شہا و در و زون خانہاے لحاف نمی توان خوابید و روز ہا بنوعی کہ مطلق ببا و زون
 دغیر جا و منزل احتیاج نمی افتد انچہ ازین عالم نوشتہ شود ہنوز اندکے از بسیارے خوبہاے آنجا است و چیز مشاہدہ افتاد
 کہ در پیچ جا از ہندوستان ندیدہ بودیم یکے درخت کیلہ جنگلی کہ در اکثر صحرا ہاے این قلعہ رستہ است دیگر آشیانہ ممولہ کہ بزبان

برانی

فارسی و منشیچه میگویند تا حال هیچیک از حیدرآبادیان خبر از ایشان اونداده بودند به حسب اتفاق در عمارتیکه بسری بردیم آشیانه او ظاهر شد و هیچ برآورده بود سه پیر از روز پنجشنبه نوزدهم گذشته با مردم محل به قصد سیر و تماشا به محله و عمارت سکر تالاب که از احداث یافتنای حکام سابق مانده است سوار شام چون به جهت دارائی و حکومت صوبه پنجاب به اعتمادالدوله قیل مرحمت نه شده بود در آشنای راه فیلی از فیلان خاصه که جگت جوت نام داشت با و مرحمت نمودم و تا شام در آن عمارت دلکش بسر برده از خوشی و سبزی صحرای اطراف بغایت مخطوط گشتم و بعد از ادای عبادت و تسبیح شام میوه مستقر دولت گردیدیم و روز جمعه فیلی رنبا دل نام که جهانگیر قلی خان بطریق پیشکش فرستاده بود از نظر گذشت بعضی لباسها و قماشها را مخصوص پوشش خود ساخته حکم فرمودم که هیچکس نبوشد مگر آنکه من عنایت کنم اول دگل نادری که بر بالاسه قبا پوشند درازی قد آن از کمر بایان سرین آستین ندارد پیش آن به تکه بسته میشود مردم ولایت آنرا که دی میگویند من نادری نام نهادم دیگر جامه شال طوس است که داله بزرگوارم خاصه کرده بودند دیگر قبا به تو گریبان و سر آستین چکن دوزی پوشیدن آنرا نیز مخصوص خود ساخته بودند دیگر قبا به حاشیه که علمای پاره محرمات را بریده بر دور دامن و گریبان و سر آستین میدوزند دیگر قبا به اطلس گجراتی دیگر جیره مکرند ایشان است که کلاتون طلا و نقره را در آن بافته باشند چون ماهیانه پاره از سواران مهابت خان مطابق بر بست سه اسپه دوا سپه محبت سرانجام خدمت دکن اضافه شده بود و در ثانی الحال آن خدمت بانصرام نرسیده حکم کردم که دیو اینان آن تفاوت را از جا گیرد باز یافت نمایند آخر ماه روز پنجشنبه بیست و ششم موانق چهاردهم شهر شعبان که شب برات بود در یکی از منازل و عمارات محل نور جهان سیکم که در میان تالابها به کلال واقع است مجلس جشن نمودم و امراد و قربان را درین مجلس که ترتیب داده بگیم بود طلب داشت حکم کردم که بر مردم پیاله و انعام کیفیات به مقتضای خواهش هر کس بدهند بسیار پیاله اختیار نمودند فرمودم که هر کس که پیاله بخورد به شل منصب و حالت خود نشیند و انعام کبابها و میوه با بطریق گزک مقرر شد که در پیش هر کس بنهند عجب مجلسی منعقد گشت در آغاز شام بر اطراف تال و عمارات فانوسها و چراغها روشن ساخته چراغانی بهم دست داد که تا این رسم را معمول ساخته اند شاید در هیچ جا مثل این چراغانی نشده باشد جمیع چراغها و فانوسها عکس در آب انداخته نوعی منظر درمی آید که گویا تمام صحن این تالاب یک میدان آفتابست بسیار شگفته مجلسی گذشت و پیاله خواران زیاد از حوصله طاقت پیاله تا دل نمودند

دل افروز نمیشد آراسته	بخوبی بد انسان که دل خواسته	نگذند در پیش این سبزه کاخ	بسایه چو میدان بهت فراخ
ز بس نکست بزم میرفت دور	فلک نافه مشک بود از بخور	شده جلوه گر نازنینان باغ	رخ افروخته هر یک چون چراغ

بعد از گذشتن سه چهارگه‌ری از شب مردم را زخمت نموده اهل محل را طلب نمودم تا یک پرشب درین موضع نزه بسر برده داد
 خرمی و عیش دادم چون درین شبیه بعضی از خصوصیات و ست بهم داده بود اول آنکه روز جلوس من بود دیگر آنکه شب برات بود دیگر
 روز را کمی بود که پیش از آن شرح داده شد و نزد هندو از روزهای مقبر است بنا بر این سه سعادت این روز را مبارک شبیه نام نهادم
 در سبت و منتهی سید کا سو خطاب پرورش خانے سرفراز گردید دیگر روز چهار شبیه بهمان رنگ که مبارک شبیه به من نیک افتاده است
 این روز بر عکس به من افتاده است بنا بر این نام این روز شوم کم شبیه نهادم که دایم این روز از جهان کم باد و روز دیگر خنجر مرصع بیادگار
 تو رچی مرحت شد و فرمودم که او را بعد ازین یادگار بیگ میگفته باشند چه سنگی پسر راجه هما سنگه را که درس بست سالی است طلب
 نموده بودم درین روز با ملازمت نمود و یک زنجیر فیلی پیشکش گذراند یک پیرده گه‌ری از روز مبارک شبیه ددم شهر پور ماه به قصد سیر
 بجانب نبل کند و آنحد و دسوار می دست داد و از آنجا به محرابی عیدگاه بر بالائے پشته که نهایت سبزی دخرمی دارد گذر افتاد گل ضیا
 و دیگر ریاحین محرابی بدرجه شکفته بود که بر سر طرف که نظری افتاد عالم عالم سبزه و گل مشابده می‌گشت یک پیر از شب گذشته بدو
 بجا و ن داخل گشتم چون مکررند که می‌شد که از کلبه محرابی یک قسم شیرینی بهم میرسد که اکثر درویشان و ارباب احتیاج آنرا قوت
 خود می سازند در صد و نهم آن شدم ظاهر شد که میوه آن چیزے زخمت بے حلاوت است غایتا در پابان طرف صنوبری شکل
 که اصل میوه کلبه از آن بردن بر می آید یک پارچه شیرینی بسته که بعینه طعم دفره و توام پالوده دارد و ظاهر میگرد که مردم آنرا تناول
 می نمایند و ذائقه از ادراک لذت آن بسیار محفوظ میشود در باب کبوتر نامه برخنان نیز گوش رسیده بود که در زمان خلایقی نبی عجل
 کبوتران بغدادے ساکن نامه بر میگویند و الحق که از کبوتران محرابی ده پانزدهی کلان پرستند آموخته میگردند به کبوتران از آن فرمودم
 که اینها را آموخته کنند و این کبوتران از آن چند جفتی را چنان آموخته گردند که در اول روز که از ماند و پرواز آنها می نمودیم اگر کثرت باران
 بسیاری شد نهایتش تا دینیم هر بلکه تا یک دینیم پیر به برانچور میرسیدند و اگر جو ابغایت صاف می بود اکثرے در یک پیر میرسیدند و بعضی
 کبوتران در چهار گه‌ری هم میرسیدند و در سوم عرض داشت با با خرم مشعر بر آمدن افضل خان و راسے رایان رسیدن ایلیان خان
 و آوردن پیشکش های لائق از جواهر و مرصع آلات و نیلان و اسپان که در پنج حدے و عصرے انجمن پیشکش نیامده بود و ظاهر شکوفا
 بسیارے از خدمات و دولت خواهی خان مشارالیه و وفا بقول و عهد خود نمودن و اتماس فرمان عنایت عنوان در باره او مزین
 بخطاب مستطاب نرزدے و دیگر عنایات که تا حال در شان او صادر نه گشته بود رسید چون خاطر فرزندند که در بغایت عزیز و اتماس او
 بجا بود حکم فرمودم که نشان عطا در رقم فرمائی با سم عادل خان مرقوم ساختند یعنی بر انواع شفقت و مرحمت و در تعریف القاب

اوده دوازده هراچه درایام سابق نوشته میشد افزوده و قید شد که او را در فرامین مطاعه فرزند می نوشته باشند و در صدر فرمان بقلم خاص این بیت مرقوم گردید +

افزند می مامشور عالم

شدی از التماس شاه خرم

در روز چهارم فرمان مذکور با نقل فرستاده شد تا فرزند شاه خرم نقل را ملاحظه نموده اصل را روانه سازد و در مبارک شنبه نهم با اهل محل بخانه آصف خان رفتم منزل او در حوالی دره واقع بود در نهایت لطافت و صفاد چندی دره دیگر با طرافت دارد و چند جا آبشار جاری و درختان انبه و غیره در نهایت سبزی و خرمی سایه افکن گشته قریب بدو سست دسی صد گل کیوژره در یک دره رسته است مجللاً روز مذکور در نهایت شگفتگی و خرمی گذشت و مجلس شهربان منعقد گردید با مراد از دیکان پیا لیا محنت شد و شیکش آصف خان بنظر در آمد اکثر نفایس بود آنچه پسند خاطر افتاد برداشته تمهید را با و عنایت کردم در همین روز خواجه میر ولد سلطان خواجه که از خدمت بنکش موجب طلب آمده بود ملازمت نمود یک قطعه لعل و دو دانه مروارید و یک زنجیر فیل شیکش گذرانید و خیمه نراین زمیندار ولایت گدیده به منصب بزاری ذات و پانصد سوار سرافراز گردید و حکم شد که جایگزین از وطن او تنخواه دهند و روز دهم عرضداشت فرزند خرم رسید که راه سوچ مل ولد را به با سو که زمین ولایت او متصل به قلعه کانگره است تعهد نمایند که در عرض یک سال آن قلعه را به تصرف او بیاورند دولت قاهره در آور و دو خط تعهد او را نیز فرستاده بود و حکم شد که مطالب و مدعیان که دارند نموده و خاطر نشان خود ساخته را به مذکور را روانه ملازمت سازد تا سرانجام ممانعت خود نموده بخایست مذکور متوجه گردد و در همین روز که گیشنبه دوازدهم باشد مطابق غره رمضان بعد از گذشتن چهار گهری و بخت بل صبیحه فرزند مذکور از مادر شاهزادای دیگر که دختر آصف خان باشد تولد یافت دسی به روشن آرا بیگم گردید و فرزند جیت پور که در حوالی ماند و واقع است چون به تقضای بی سعادتیما ادراک آستانبوسی نه نمودند اسفان خان را فرمودم که با چند سوار منصبداران و چهار صد پانصد نفر برقی انداز بر سر درفته ولایت او را بتا زنده در سیر دهم یک فیل به فداسفان خان و یک فیل به میر قاسم ولد سید مراد محنت شد در شانزدهم بجای سنگه ولد را به مها سنگه که در سن دوازده سالگی بوده باشد به منصب بزاری ذات و پانصد سوار سرافراز گردید میر میران ولد میر خلیل الله یک زنجیر فیل که خود پسند نموده شد و یک فیل به ملا عبدالستار عنایت کردم به جوج پسر را به بکر حاجیت به فیل بعد از فوت پدرش از صوبه دکن آمده ملازمت نمود و یک صد مرز را گذرانید در بخت دهم بعرض رسید که راه کلیان از ولایت ادریس آمده اراده آستانبوسی دارد چون در باب او حکایات ناخوش بعرض رسید بود حکم شد که او را با پسرش به آصف خان به سپارند تا تحقیق سخنانی که در باب او مذکور شده است نماید در روز دهم یک زنجیر فیل بجای سنگه محنت شد و در سیم سوار به منصب

کیشو مار و مرحمت گردید که منصب او از اصل و اضافہ دو ہزاری ذات و ہزار و دو سیست سوار بودہ باشد و در بست و سوم الہداد
 و فغان را بخطاب رشید خانی امتیاز دادہ بر م نرم خاصہ عنایت نمودم فیلمان شیکش را جہ کلیان سنگہ کہ ہر روزہ زنجیر فیل بود از نظر
 گذشتہ شانزدہ زنجیر فیل داخل فیل خانہ خاصہ شد و زنجیر را با و مرحمت کردم چون از ولایت عراق خبر وفات والدہ میر میران
 و خورشاہ اسمعیل ثانی از طبقہ سلاطین صفویہ رسیدہ بود خلعت بخت او فرستادہ اورا از لباس لغزیت بر آوردم در میت و خیم
 فدائے خان خلعت یافتہ با اتفاق برادرش روح الہد دیگر منصبہ ایران بہ تنبیہ زمیندار حبت پوری مرخص گشتند در بست و خیم
 بہ قصد تماشا کے نہاد و شکار آئندہ و از قطعہ فرود آمدہ با اہل محل متوجہ گشتیم و بدو منزل کنار آب مذکور محل نزول اجلال گشت
 چون پشہ و یکک بسیار داشت زیادہ از یک شب توقف نیفتاد روز دیگر بہ تاراپور آمدہ روز جمعہ سی و یکم مراجعت واقع شد
 در غرہ مہراہ بہ محسن خواجہ کہ در نیولا الہاد و الہیہ آمدہ خلعت و پنجزار روپیہ مرحمت شد در دوم بعد از نفیض تقدما تیکہ در باب
 را جہ کلیان بعض رسانیدہ بودند و اصفت خان بہ نفیض آن مامور بود چون بیگناہ ظاہر گشت سعادت آستانہ سی و ریافتہ یکصد
 مہر و یکزار روپیہ مذکور گذاریند و شیکش او کہ یک سلک مرادید بود مشتمل بر شادانہ و دو قطعہ لعل و یک پہونچی کہ یک قطعہ لعل و دو دانہ
 مرادید داشت و صورت اسب طلا مرصع جو اہر از نظر گذشت عرضہ داشت فدائے خان رسید کہ چون افواج قاہرہ ولایت
 حبت پور در آمدند زمیندار آنجا فرار بر قرار اختیار نمودہ تاب مقاومت نیاورد و ولایت او بتاراج حادثات رفت الحال از
 کہ دہ خود پشیمان ست دارادہ دارد کہ بدرگاہ جہان پناہ آمدہ طریقہ بندگی و اطاعت اختیار نماید روح الہد را با فوجی بہ عقب
 او فرستادہ شد کہ اورا بدست آوردہ بدرگاہ آید یا آدرہ وادی ادبار سازد و زندان و متعلقان اورا کہ بمیان ولایت زمینداران آید
 در آمدہ اند بہ بندہ را آورد در ہشتم خواجہ نظام چارہ عدہ دانا کہ از بندہ موخا بود آورده گذاریند از بندہ کور بہ سورت در عرض چارہ
 روزہ آورده بودند و از سورت بماند و بہ ہشت روز آمدہ بود کلا نے انارند کور برابر انارٹھٹہ است غایتاً انارٹھٹہ ہیدانہ و این اناربادانہ
 و ناز کے دار در شادابی بر انارٹھٹہ زیادتی میکند در نہم خبر رسید کہ روح الہد بدیہی از دیہات آن نواحی میرسد و بدو خبر میرسانند
 کہ زندان و متعلقان حبت پوری درین دیہہ است بہ قصد نفیض در بردن دیہہ فرود آمدہ کسان میفرستد و مردے را کہ درین دیہہ بودہ اند
 حاضر سازد در اثنا کے تحقیق و نفیض کے از قدویان زمیندار مذکور بہ میان مردم دیہہ در حینیکہ مردم جا بجا فرود آمدہ بودند
 و روح الہد با چندے رخت بر آوردہ بر بالائے قالیچہ نشستہ بودہ است آن فدوی خود را بہ عقب سر اورا رسانیدہ بر چہ باد میرسانند
 و آن بر چہ کار گر افتادہ سر از سینہ او برمی آورد و کشیدن بر چہ و اصل گشتن روح الہد مقارن یکدیگر واقع میگردد و چندے کہ حاضر

بودند آن مردک را به جهنم میفرستند و مجموع مردمی که متفرق فرد آمده بودند سلاح پوشیده بر سر دیبه روانه میشوند آن خون گرفتار
 به شامت جادادن مخالفان و منحردان در یک ساعت نجومی به قتل میرسند زنان و دختران آنها به بند گرفتار میگرددند و آتش در دیبه
 زده چنان میکنند که بجز قتل خاکسری بنظر نمی آید و تمامی آن مردم جسد روح الهه را بر داشته خود را به فدائے خان طغی می سازند و طغی
 و کار طلبی روح الهه سخن نمود غایتاً غفلت این شعبده انگشت چون آثار آبادانی در آن ولایت نمائند زبند او آنجا به کو، و جنگل در آمده
 خود را پنهان و گنایم ساخت و به فدائے خان کس فرستاده التماس عفو گناهان خود نموده حکم شد که او را قتل داده بدرگاه آورد و منصب
 مردت خان از اصل و اضافت بشر طایست و نابود ساختن هر بیان زبند از چند رکو که مشردین از و آزار تمام می یابند به دویزاری ذات
 و هزار پانصد سوار مقرر گشت در سیزدهم راجه سو بچ مل به همراهی تقی بخشی ملازم با با خرم آمده ملازمت کرد مطالبه که داشت مجموع بعرض
 رسانید سرانجام خدمتیکه تعهد نموده بود به واجبی شد حسب التماس فرزند شازایه به عنایت علم و تقاریر سر بلندی یافت به تقی که
 همراهی او معین بود و کچوه مرصع شفقت شد و مقرر گشت که سرانجام کار خود نموده بزودی روانه گردد و منصب خواجه علی بیگ میزرا که بحفظ
 و حراست احمد نگر تعین یافته بود و پنجزاری ذات و سوار حکم شد بنور الدین قلی و خواجگی طاهر رسید خان محمد و مر نضی خان دولی بیگ
 بهر که ام یک زنجیر فیل مرحت نمودم در بغداد هم منصب حاکم بیگ از اصل و اضافت دویزاری ذات و دویست سوار مقرر گردید و در هجدهم روز راجه
 سو بچ مل را خلعت و فیل و کچوه مرصع و تقی را خلعت داده بخدمت کا نگره مرخص ساختیم چون فرستاده های فرزند بلند اقبال شاه
 خرم با ایچیان عادل خان و پیشکشهاییکه فرستاده بود داخل بر پا نور شدند و خاطر آن فرزند بالکلیه از مهلات صوبه دکن جمع گشت حسب
 صوبگی برادر خاندیس و احمد نگر به سپه سالار خانان التماس نموده شایه از خان پسر او را که در حقیقت خانخانان جوان ست باد و او
 هزار سوار موجود به ضبط ولایت مفتوحه فرستاد و هر جا در محل را بجا گیری که از معتبران قرار داده بند دبست آنجا بر دشنه که لائق و مناسب
 بود سرانجام نموده و از جمله لشکر که به همراهی آن فرزند مقرر بود دویزاری سسی هزار سوار بخت هزار پیاده برق انداز در آنجا گذاشته تتمه مردم
 را که بیست و پنج هزار سوار و دو هزار توپچی بود همراه گرفته روانه ملازمت شد و بتاریخ روز مبارک شنبه بیستم مهر ماه اقلی سنه دوازده جلوس
 موافق یازدهم شهر شوال ۱۲۸۵ هزار بست و دش بیجری بعد از گذشتن سه پیر و یک گهری در قلعه ماند و به مبارکے و فرخی سعادت ملازمت
 دریافت مدت مفارقت پانزده ماه و یازده روز کشید بعد از تقدیم آداب کورنش و زمین بوس بالاسی جهر و که طلبیدم و از غایت محبت
 و شوق بے اختیار از جای خود برخاسته در آغوش عاطفت گرفتیم چند آنکه او در آداب و فرد تنی بیافه نمودن در عنایت و شفقت افزودم
 و نزدیک خود حکم نشین فرمودم هزار اشرفی و هزار روپیه به هیفته نذر و هزار اشرفی و هزار روپیه بر رسم تصدیق معروض داشت و جواب

مقتضی آن نبود که پیشکش با س خود را تمام به نظر آورد و فیل سرناک را که سر حلقه فیلان پیشکش عادل خان بود با صند و قچه از جواهر
نقیص درین وقت گذرانید بعد از آن به بخشیان حکم شد که امرائے که همراه آن فرزند آمده اند به ترتیب منصب ملازمت نمایند
اول خان جهان به سعادت ملازمت سرفرازی یافت او را بالا طلبیده بدولت قدوس امتیاز بخشیدم هزار مهر و هزار روپیه
تقدیر و صند و قچه پرازد جواهر و مرصع آلات پیشکش گذرانید و از پیشکشهای ادا آنچه مقبول افتاد چهل و پنج هزار روپیه قیمت شد بعد از آن
عبدالعزیز خان آستانخوس نموده صد مهر نذر آورد و آنگاه مهابت خان زمین بوس سر بلندی یافت صد مهر و هزار روپیه نذر دیگری
از جواهر و مرصع آلات پیشکش گذرانید یک لک و سیست و چهار هزار روپیه قیمت آن شد از آنجمله علی سست بوزن یازده مثقال که
ساگندشته در اجمیر فرنگی بحیثیت فرد خن آلوده بود و دو لک روپیه بهای میگردید و در جویان هشتاد هزار روپیه قیمت می نمودند بنا بر این سودا
راست بنام بادگر دانیله برد چون به برهانپور رسید مهابت خان یک لک روپیه از دمیخ و بعد از آنکه راجه بهادرسنگه ملازمت
نموده هزار روپیه نذر تقدیر از جواهر و مرصع آلات پیشکش گذرانید و همچنین داراب خان پسر خانخانان و سردار خان برادر
عبدالعزیز خان و شجاعت خان عرب و دیانت خان و شباز خان و معتمد خان بخشی و او دارام که از سرداران عمده نظام الملکی بودند
بقول فرزند شاه خرم آمده در سلک دو تنخواهان فتنه گشته و دیگر امرای ترتیب منصب ملازمت نمودند بعد از آن دلائے عادل خان
دولت زمین بوس دریافت عرصه داشت و اگر گذرانیدند پیش ازین بجلده و سنج رانا منصب بست هزاری دود هزار سوار به فرزند
اقبال مند مرحمت شده بود چون به تسخیر و کن شنافت خطاب شاهی اختصاص یافت الحال بجلده و سنج این خدمت شایسته منصب
سی هزاری و بست هزار سوار خطاب شاه جهان عنایت فرمودم و حکم شد که بعد ازین در مجلس بهشت آئین صندلی نزدیک به تخت
می نهاده باشند که آن فرزند نشیند و این عنایت محض بآن فرزند که پیش ازین در سلسله مارسم نبود و خلعت خاصه با چار قب
زربفت دوزگر بیان و سرآستین و حاشیه دامن مردارید و ختمه که پنجاه هزار روپیه قیمت داشت و شمشیر مرصع با پر و لمر مرصع و خنجر مرصع
مرحمت شد بحیثیت سرفرازی او خود از جهر و که پائین آمده و آنچه از جواهر و خونی زر بر سر او تار کردم و فیل سرناک را از یک طلبیده دیدم
بے تکلف آنچه از تعریف و خوبی این فیل شنیده شد بجای خود است در کلانے داراشکی و جمال و خوش فعلی تمام چهار است و باین
خوبی فیل کنز دیده شد از بسکه در نظر مقبول افتاد و خود سوار شده تا درون و دو تنخانه خاص به مهبله زر بر سر او تار کردم و حکم
فرمودم که درون دولت خانه می بنده باشند و باین نسبت نور بخت نام او نهاده شد روز جمعه بست و چهارم راجه بهرجو زیندار بکلان
آمده ملازمت نمود نام او پرتابست و راجه آنهارا هر کس که بوده باشد بهرجو میگنند قریب هزار روپیه نقد سوار واجب خوار است

در وقت کارنامه هزار سوار هم سامان می‌تواند کرد ولایت بگلانه در میان گجرات و خاندیس و دکن واقع است و دقله مستحکم دهد و سایر و
 البیرو چون بالیر در میان معموره است خود را بنجایب باشد ملک بگلانه چشمه‌های خوش و آب‌های روان دارد و آنجا بقایای لطیف
 و بایده بشود از ابتدا غورگی تا آخر بنه ماه می‌کشد انگور و شکر فراوان است اما فردا علی نیست راجه مذکور با حکام گجرات و
 دکن و خاندیس سر رشته مدارا و ولایت از دست نداده غایتاً خود بدیدن هیچکدام نمی‌رفتند و چون ازینها خواستی که دست تهرن
 به ملک او دراز سازد به حمایت دیگر از آسیب دیگر محفوظ ماندی بعد از آنکه ولایت گجرات و دکن و خاندیس تهرن حضرت
 عرش آشیانه در آمدند به برپا نمود آمده سعادت زمین دوس دریافت و در سلک بنده با نظم گشته به منصب سه هزار سوار شد
 در نیولا که شاه جهان به برپا نمود رسید یازده زنجیر فیل پیشکش آورد ملازمت نمود در خدمت آن فرزند بدرگاه آمد و در غور اخلای
 و بندگی بود اطفال و مراحم خسروان سر بلندی یافت و به عنایت ششمر مرغ ذیل و اسپ خلعت ممتاز گشت بود از چند روز به انگشتی
 از یاقوت و الماس و لعل بد و مرحمت نمود روز مبارک شنبه بیست و نهم نو جهان حکیم جشن فتح فرزند شاه جهان کرده به شاه جهان
 خلعت‌های گران بها بآورد که به گل‌های مرغ و مروارید های نفیس آراسته بود و سرچ مرغ و بکاو هر نادر و دستار با طره مروارید
 و کمر سبیل مروارید و شمشیر با پرده مرغ با پهل کتاره دهنده مروارید و دو اسپ که یک زین مرغ داشت
 ذیل خاصه با دو ماده ذیل عنایت نمودند و همچنین بفرزندان و اهل حرم او خلعت‌های و تنویر های آتشه با قسام
 زرین بخشیدند و بنده های عمده او را اسپ و خلعت و خنجر مرغ انعام فرمودند همه جهت سه ملک روپیه صرفت این جشن
 شده باشد در همین روز عبدالعزیز خان و سردار خان برادر او را خلعت و اسپ عنایت نموده بکاو کار کاپی که بجایگزار آنها
 مقرر شده بود رخصت فرمود و شجاعت خان را نیز بجایگارش که در صوبه گجرات تنخواه یافته رخصت داده خلعت و ذیل
 مرحمت شد و سید حاجی را که جایگزین او در بهار بود اسپ بخشیده رخصت نمود چون مکرر بفرزند که خاندوران پیر و ضعیف
 شده چنانکه باید تاب قطره و تردد ندارد و صوبه کابل و بنکش سرزمین فتنه خیز است و محبت استیصال افغانان پیوسته
 سواری و حرکت لازم دارد از آنجا که احتیاط شرط جهاندار است مهابت خان را بصاحب صوبگی کابل و بنکش تسلیم
 فرموده خلعت عنایت کرد و خاندوران بکومت ولایت طحله سرفرازی یافت ابراهیم خان فتح جنگ چیل و نه زنجیر فیل
 از بهار پیشکش فرستاده بود بنظر گذشت درین ایام محبت بن سون کیده آوردند تا امروز ازین قسم کیده خورده نشده بود
 و در کانی مقدار یک انگشت بوده باشد خیل شیرین و راست مزه است هیچ نسبت بدیگر اقسام کیده ندارد و غایتاً خالص

از شکی نیست چنانچه دو عدد از آن من خوردم اثر گرانی در خود یافتیم و دیگران میگویند که تا هفت و هشت میتوان خورد
 اگر چه کیک در اصل قابل خوردن نیست اما از اقسام او آنچه توان خورد همین است و بس اسباب تابست و سویم
 ماه مهر مقرر بخان ابنه گجرات را بزرگ چوکی رسانید درین تاریخ شنیده شد که محمد رضا ایلی برادرم شاه عباس در آگره
 بمرض اسهال و دلعت حیات سپرد و محمد قاسم سوداگر را که از پیش برادرم آمده بود و وصی خود ساخته حکم فرمودم که بوجوب
 وصیت اسباب و اشیای او را بخدمت شاه رساند تا ایشان در حضور خود بفرشته مرحوم لطف نمایند بید کسیر و بخت حسان
 و کلاسه عادل خان خلعت و فیل مرحمت شد روز مبارک شنبه سیزدهم آبان ماه آلی جهانگیر قلی بیگ ترکمان که بخطاب
 جانسپار غانی سرفراز است از دکن آمده ملازمت نمود پدرش در سلک امرای ایران انتظام داشت در زمان عرش
 آشیانی از ولایت آمده بود منصب عنایت نموده بصوبه دکن فرستادند و در آن صوبه نشو و نما یافت اگر چه غایتا مکرر بمراس
 خدمت او شده بود درینوقت که فرزند شاه جهان بملازمت رسید و از اخلاص و جانپاری او معروض داشت حکم فرمودم
 که جریده بدرگاه آمده سعادت ملازمت دریابد و باز مراجعت نماید درین روز او دارام را بمنصب سه هزار و هزار
 پانصد سوار سرفراز ساختم ذات او بر همین است و پیش عنبر اعتبار تمام داشت در وقتیکه شاهنواز خان پسر عنبر میرفت
 آدم خان حبشی و جاووراسی و بابوراسی کایتیه و او دارام و چندی از سرداران نظام الملک جدا شده نزد شاهنواز خان
 آمده بودند و بعد از شکست عنبر باز بملامتها عادل خان و فریب عنبر از راه رفته ترک بندگی و دولتخواهی نمودند عنبر
 بآدم خان سوگند مصحف خورده او را غافل ساخت و بفریب گرفته در قلعه دولت آباد محبوس گردانید و آخر او را کشت
 بابوراسی کایتیه و او دارام برآمده بسرحد عادل خان رفتند عادل خان در ملک خود راه نداد و در همان چند روز بابور
 کایتیه بفریب و عذری که از آشیایان نقد بستی و در باخت و عنبر فوجی بر سر او دارام فرستاد او جنگ خوب کرده فوج عنبر را
 شکست داد بعد از آن در آن ملک نتوانست بود خود را بسرحد ولایت بادشاهی انداخت و قول گرفته با ابل و عیال
 خوشی و پیوند بخدمت فرزند شاه جهان آمد و آن فرزند او را با انواع عنایت و اقسام رعایت سرفراز ساخت و منصب
 سه هزار نیات و یک هزار سوار اسیدوار گردانیده همراه بدرگاه آورد و چون بنده کار آمدنی بود پانصد سوار دیگر اضافه
 مرحمت نمودم و شهباز خان را که منصب دو هزار نیات و هزار و پانصد سوار داشت پانصد سوار دیگر افزوده بفرجیاری
 سرکار سازگی و بعضی از صوبه ماهه تعیین فرمودم بخان جان اسپ خاصه و فیل مرحمت شد روز مبارک شنبه دهم ماه

مذکور فرزند شاه جهان پیشکشهای خود را بنظر در آورد و بخواهش و مرصع آلات و نقشه نفیسه و دیگر نفایس و نوا و تمام
در صحن جبر و که تبریب چیده میدان و اسپان را با سازها و طلا و نقره آراشته و برابر داشته بود و بجهت خاطر جوئی او خود
از جبر و که پائین آمده تبصیل دیده شد از آنجمله لعلی است نفیس که در بندر کوده بجهت آنفرزند مبلغ دو لک روپیه اتیاع نموده اند
و زنی نوزده تانک که هفده مثقال و پنج و نیم سرخ باشد و در سرکار سن لعل از دو اوزده تانک بیشتر نبود و هر یان نیز بهمان
قیمت منظور داشتند - دیگر نیلی است از بابت پیشکش عادل خان شش تانک و هفت سرخ یک لک روپیه قیمت شده
تا حال باین کلان و تقاست و خوش رنگی و شادابی نیم در نظر نیامده و دیگر الماس جکوره است از بابت عادل خان وزن
یک تانک و شش سرخ چهل هزار روپیه بها کرده اند و به نسیم جکوره آنکه در دکن سبزی است که آن را ساگ جکوره میگویند
در وقتیکه مرتضی نظام الملک برار راج کر در روزی با اهل حرم خود بسیر باغ رفته بود یکی از عورات در میان ساگ
جکوره این الماس را یافته پیش نظام الملک برد از آن روز با الماس جکوره شهرت گرفت و در فقرات احمد نگر تبصره ابراهیم
عادل خان که الحال هست در آمده و دیگر مردیست هم از پیشکش عادل خان اگرچه از کان نواست اما بغایت خوش رنگ
و نفیس چنانچه تا حال این طور دیده نشده و دیگر دو مردارید یکی بوزن شصت و چهار سرخ که دو مثقال و یازده سرخ
باشد بمیت و پنج هزار روپیه قیمت شده دویم شانزده سرخ در نهایت غلطانی و لطافت دو اوزده هزار روپیه قیمت نموده
و دیگر الماسی است از بابت پیشکش قطب الملک بوزن یک تانک سی هزار روپیه قیمت نمودند و پنجاه فیل از آن جمله سه
فیل با سازها طلا از زنجیر و غیره و نه فیل با ساز نقره اگرچه بمیت فیل داخل حلقه خاصه شد اما پنج فیل بغایت کلان و ناسی
است اول نور بخت که آن فرزند روز لازمست گذرانید یک لک و بمیت و پنج هزار روپیه قیمت قرار یافت و دیگر هویج از
بابت عادل خان یک لک روپیه قیمت نموده و در جن سال نام نهادم و دیگر پنج بلند هم از پیشکش او یک لک روپیه قیمت
نمودند چنانچه گرانبار نام نهادم و دیگر فیل قد و سخا و فیل امام رضا از بابت قطب الملک اینها را نیز هر کدام یک لک روپیه
بها شد و دیگر یکصد و اسب عربی و عراقی که اکثر اسپاها خوب بود از آن جمله سه اسب زینها مرصع داشت اگر
پیشکشهای آن فرزند آنچه از خاصه خود داد دنیا داران دکن گرفته است تبصیل مرقوم گرد و بطل می کشد مجلا آنچه از
پیشکشهای او مقبول افتاد و سوازی بمیت لک روپیه می شود سوازی این قریب بدو لک روپیه بوالده خود نور جهان
پیشکش نمود و شصت هزار روپیه بدیگر والد و بیگمان گذرانید مجموع پیشکش آنفرزند بمیت و دو لک و شصت هزار روپیه

که هفتاد و پنج هزار تومان راجی ایران و شصت و هفت لک و ششصد هزار خانی راجی توران باشند چنین پیشکش درین دولت
ابد پیوند از نظر گذشته بود توجه و عنایت بسیار بد و نمودم در حقیقت غرض ندی که شایان لطف و شفقت باشد دست
نهایت رضامندی و خوشنودی از و دارم اسر تعالی او را از عمر و دولت برخوردار گرداند چون در مدت عمر شکار فیل نموده
بودم دلیل دیدن ولایت گجرات و تماشای دریای شورهیم داشتم و مکرر قراولان رفته فیلماسه صحرائی دیده جان شکار
قرار داده بودند بخاطر رسید که سیر احمد آباد و تماشای دریای نموده وقت برگشتن که هوا گرم شود و موسم شکار فیل شود شکار
کرده متوجه بارالکافه اگر شوم باین عزیمت حضرت مریم الزمانی و دیگر یگان و اهل محل را با سباب و کارخانه خات زیادت
روانه اگر ساخته خود با جمعی که از همراهی آنها گزیر نیست برسم شکار متوجه صوبه گجرات شدم و شب جمعه آبان ماه بمبارکی
و فرخی از ماند و کوچ کرده در کنار تال علم فرود آمده شد صبح بشکار رفته یک نیله گاوی بندوق زد و شب شنبه به تاجان
را اسپ فیل خاصه عنایت نموده بخدمت صوبه کابل و بکشی بخدمت فرمودم بالتامس او رشید خان را خلعت و اسپ
وفیل و مخمر صحرایت نموده بکابل و تین کردم ابراهیم حسین را بخدمت بخشگری دکن سر فرار ساختم و میرک حسین بواقع
نویسی صوبه مذکور مقرر شد راجه کلیان پسر راجه لودرل که از صوبه او رسیه آمده بود بجهت تقصیرات که بایه نسبت می کردند
روزی چند از سخاوت کورنش محرومی داشت بعد از تحقیق بیگناهی او ظاهر شد اسپ و خلعت عنایت نموده همراه
جابت خان بخدمت بکشی تعیین نمودم روز دوشنبه بکلاسه عادل خان طره ای که مرصع بطرح دکن مرصع شد
کلیه پنج هزار روپی و دیگر چهار هزار روپی قیمت داشت چون افضل خان و راسه رایان و کلاسه قرزند شاه جهان
این خدمت را چنانچه شرط بندی است و خدمتگاری بتقدیم رسانیده بودند هر دو را بزیادتی منصب سر فرار فرموده راسه
رایان را بختاب بکرماجیت که در هندوان خطاب عمده است ممتاز ساختم و لحن بنده شائسته قابل تربیت است روز
شنبه دوازدهم بشکار رفته دو نیله گاوی را به بندوق زد و چون ازین منزل شکار دور بود روز دوشنبه چهار و نیم کرده
کوچ فرموده در موضع کید حسن فرود آمد روز شنبه پانزدهم سه نیله گاوی زد و یک از آنها که کلان تر بود دوازده سن بوزن دوازده
درین روز از میرزا رستم غریب خطا گذشت ظاهر بندوق را به نشان سر راست کرده اول یک تیری اندازد باز بندوق را
میرسیکنند چون جرش بسیار روان بوده بندوق را بر سینه خود کیه داده غلغل را زیر دندان می کند که درست شود و اگر شکلی
داشته باشد قضا را درین وقت قبیل به آتشانه میرسد و بالاسه سینه جای که سر بندوق نهاده بود مقدار کف دست می سوزد

چنانچه ریزه های دار و در پوست و گوشت فرو می نشیند و خیلی جراحت می شود و الم بسیار بسیار سید روز یکشنبه شانزدهم
چهار نیکه شکار شد سه ماه نیکه گاؤ و یک بکره نیکه گاؤ و روز مبارک شنبه سیر دره کوه است که آبشاری داشت و
نزدیک به اردو واقع بود رفته شد اگر چه درین ایام آب کمتر داشت اما چون دوسه روز پیشتر محراب آب از بالا بسته
بودند و نزدیک رسیدن من گذاشتند بغایت خوب میرنجت ارتقا عش بست گز بوده باشد از فراز کوه جدا شده
سیر نزد درین قسم سر راهی غنیمت است پالماے معقار را بر لب آب و سایه کوه خورده شب به اردو آمدم درین
روز زمیندار حجت پوری که بالتاس فرزند شاهجهان گناه او بخشیده شده بود دولت آستانه بوس دریافت روز جمعه
هزدهم یک نیکه گاؤ و کلان یک بکره و روز شنبه نوزدهم دو ماده شکار شد چون قرارداد آن عرض کردند که در پرگنه
حاصلپور شکار فرادانست اردوی کلان را درین منزل گذاشته روز یکشنبه بیستم با جمعی از بنده های نزدیک بجای
که سه کوه مسافت داشت شتاقم میرحسام الدین ولد میرجمال الدین حسین انجو که بخطاب عقد الدوله اختصاص دارد
بمنصب هزار و یزات و چهار صد سوار از اصل و اضافه سرفرازی یافت یادگار حسین قوش بیگی و یادگار تورچی را که
بخدمت بنگش تعیین شده اند فیل مرحمت نمودم درین تاریخ انگور حسینی بیدانه از کابل رسید بغایت تروتازه آمده بود
زبان این نیازمند درگاه ایزدی از ادای شکر نعمتهای او قاصر است که با وجود سه ماه مسافت راه انگور کابل در
دکن تازه بتازه میرسد روز دوشنبه بست و یکم سه راس نیکه گاؤ خورد روز شنبه بست و دویم یک نیکه گاؤ و نرو سه
ماده و روز یکم شنبه بست سویم یک ماده شکار شد روز مبارک شنبه بست و چهارم در کنار تال حاصلپور نرم پیال
ترتیب یافت بفرزند شاهجهان و چند از امرای عظام و بنده های خاص پیاله عنایت شد یوسف خان پسر حسین خان را که از خانزادان لائق
ترتیب است منصب سه هزار و یزات و چهار صد سوار از اصل و اضافه مرحمت نمودم و بفرجاری گونبد وانه رخصت نمودم و بانعام خلعت و
فیل سرفرازی یافت راس بهاری داس دیوان صوبه دکن بسعادت آستانه بوس ممتاز گشت روز جمعه جانشینار خان را بغایت علم
سر بلند ساخته اسپ و خلعت مرحمت نموده به صوبه دکن رخصت فرمودم امروز بنده قیامیانی انداختم قنار اور درون دولت خانه و رخت
کمرنی واقع شده بود قریشه آمده بر سر شلخ بلندی نشست و همین میان سینه اش بنظر درمی آمد بنده قی را برده است
گرفته در میان سینه او زدم و از جایکه ایستاده بودم تا سر شاخ بست و دو گز بود روز شنبه بست و ششم قریب بدو کوه
کچ کرده در موضع کمال پور منزل شد یک نیکه درین روز به بنده قی زدم رستم خان که از بنده های عمده سندنند

شاه جهان ست و از برهان پور با جمعی از بندها به درگاه بر سر زمین باران گونڈوانه تعیین نموده بود و صد و ده زنجیر نخل و یک لک و ست هزار روپیہ پیشکش گرفته درین تاریخ آستان بنوس رسید و از هر ولد شجاعت خان بمنصب هزار زیات و چهار صد سوار از اصل و اضافہ سرفراز شد و روز یکشنبه بخت و بهنم شکار باز و جره کردم و روز دوشنبه نیلہ گاوکلان و یک بوکرہ شکار شد نیلہ دو از دهن و نیم بوزن در آمد و روز سه شنبه بخت و بهنم یک نیلہ شکار شد بابلول سیانہ والہ یار کوکہ از خدمت گونڈوانہ آمدہ سعادت ملازمت دریافت بابلول خان پیر حسین میانہ است و میانہ الوشی است از افغانان در مبادی حال حسن بوکرہ صادق خان بود اما بوکرہ بادشاہ شناس و آخر در سلک بندها به بادشاہی نظام یافت و در خدمت دکن فوت شد بعد از او پسرانش بمناسب سرفراز گشتند اگر چه پشت پسر داشت اما دو پسرش هر دو بچہ شمشیر و شناس آمدند برادر کلان و در آغاز جوانی و دلالت حیات سپرد بابلول رفته رفته بمنصب ہزار سی سر ملندی یافت و درین وقت فرزند شاه جهان بہ برهان پور رسیدہ اورا قابل تربیت دانستہ بمنصب ہزار و پانصدی ذات و ہزار سوار امیدوار ساخت و چون تا حال مرا ملازمت نکرده بود و بسیار آرزوی آستان بنوس داشت بدرگاہ طلب فرمودم بجہ کلن خوب خانزادی است ہچنانکہ باطنش بحسن شجاعت آراستگی دار و دلاہرش ہم خالی از نمودی نیست منصبی کہ فرزند شاه جهان بخواہد بود بالتاس اود مرحمت شد و بخطاب سر بلند خانی سرفراز گشت الہ یار کوکہ نیز جوان مردانہ و بنده لائق تربیت است اورا بخدمت مناسب و حسیان یافته بدرگاہ طلب فرمودم و روز کم شنبہ غره ماہ آذر بشکار رفته یک نیلہ گاو بہ بندوق زدیم و درین تاریخ واقعات کشمیر بعرض میرسد کہ در خانہ ابرشیم فروشی دو دختر دندان دار بوجہ آمدہ کہ پشت تا کمر ہم متصل بود اما سر و دست و پا سے ہر کدام جدا اندک زلمنے زندہ بودہ فوت شدند و روز مبارک شنبہ دویم در کنار تالے کہ دیرہ شدہ بود بزم پیالہ ترتیب یافت لشکر خان را خلعت و فیل مرحمت نمودہ بخدمت دیوانی صوبہ دکن سرفراز ساختم منصبہ از اصل و اضافہ دو ہزار پانصد زیات و ہزار و پانصد سوار حکم شد بکلا سے عاقلخان ہر کوکب طالع کہ ہر کدام بوزن پانصد ہر دستوری میشود انعام شد بسر بلند خان اسپ و خلعت عنایت نمودم چون از آلہ یار کوکہ ہم خدمات غایستہ و ترادوات پسندیدہ بوقوع آمدہ بود بخطاب بہت خانی سرفراز گشتہ خلعت مرحمت شد و روز جمعہ سہ چار کردہ و یکپا کوکب چہ نمودہ پرگنہ و کنان محل نزول را یات اقبال گشت روز شنبہ نیز چار کردہ و یک پاؤ کوکب چہ نمودہ در قصبہ دھار منزل شدہ دھار از شہر ہا سے قدیم است و راجہ بھوج کہ از راجہا سے معتبر ہندوستان است و درین شہر مے بود و از محمد اہزار سال گذشتہ در زمان سلاطین مالوہ نیز مدتہا حاکم نشین بودہ و قلعہ سلطان محمد تغلق بعزم تغیر دکن مے رفت

قلعه از سنگ تراشیده بر فراز پیشه اساس ساخته ظاهرش غایت نمود و صفادار و درون قلعه از عمارات خالی است فرمودم که طول و عرض و ارتفاعش را ساحت کنند طول درون قلعه دوازده طایب و هفت گز عرض هفت طایب و سیزده گز و عرض دیوار قلعه نوزده و نیم گز و ارتفاع تا کنگره هفده و نیم گز ظاهر شد و در برون قلعه پنجاه و پنج طایب بود و عمیدش غوری مخاطب به دلاورخان که در زمان سلطان محمد پسر سلطان فیروز با دوشاه دلی حکومت ولایت مالوه با استقلال داشت و معموله برون قلعه مسجدی جاسی بنا نهاده در مقابل در مسجد میل آینهی مربع نصب کرده بود چون سلطان بهادر گجراتی ولایت مالوه را بطرف در آورد و خواست که این میل را بگجرات لقل نماید کار نمایان در وقت فرود آوردن احتیاط نکرد و بر زمین افتاده و دیار شد یک از آن هفت و نیم گز دیگر سه چهار گز و یک پا و دو و درش یک گز و یک پا است چون در اینجا ضایع افتاده بود حکم کردم که تخت نکلان را با گره برده در صحن روضه حضرت عرش آشیانه نصب کنند که شبها چراغ بر بالاسه آن میسوخته باشد کسی مذکور در دربار و بر پیش طاق یک در فقره از تشریح سنگی نقش کرده اند مضمون آنکه عمیدش غوری در سنه سبعین و ثمانمائه این مسجد را اساس نهاده و بر پیش طاق دیگر قصیده ای سنستند اند که این چند بیت از آنجا است -

خدا یحیی زمان کوب سپهر جلال	مادر اهل زمین آفتاب این کمال	پناه پشت شریعت عمید شه داود	که افتخار کن بهور الان حمید فصالح
معین دنا صردین نبی دلاورخان	که برگزیده خداوند ایزد مشال	بشهر دهار بنا کرد مسجد حساب مع	بوقت سعد خجسته بروز فرخ فال
	گذشته بود زمان پنج هشتصد و سیصد	که شد تمام زاقبال در گره آمال	

چون دلاورخان و دعیت حیات سپرد و در آنوقت هندوستان با دوشاه با استقلال نداشت و ایام هر پنج و مرج بود و هوشنگ پسر دلاورخان که جوان رشید و صاحب بهت بود قاپودانسته بر سر پر سلطنت مالوه جلوس نمود بعد از فوت او بحسب تقصیر سلطنت محمود خلجی پسر خان جهان که وزیر هوشنگ بود منتقل شد و از دوبر پسرش غیاث الدین رسید و بعد از آن به ناصر الدین پسر غیاث الدین که پدر را زهر داده بر مسند زشت نامی نشست و از دوبر فرزندش محمود انتقال یافت و سلطان بهادر گجراتی ولایت مالوه را از محمود گرفت و سلسله سلطین مالوه محمود مذکور منتفی شد و روز و شب ششم بشمار برفته یک نیکه داده را به بندوق زوم بمیرزا شرف الدین حسین کاشغری فیله عنایت نموده بخدمت صوبه بنگش خطب نموده باد و او را خم خمر مرصع و مهر صد توله و بیست هزار در رب انعام شد و روز سه شنبه هفتم در تال و هار یک مگر میچ به بندوق زوم بآنکه معین سونی او بنظر درمی آید و باقی تنه اش در آب نهان بود و بقیاس و قرینه بیان شش زوم و یک زخم تمام شد مگر میچ از عالم تنگ

۹
در
پنج
میهن
هر
ک

بعث
کنده
است
و
بعض
۱۱

جائز نیست و در اکثر آبهای هندوستان می باشد و بغایت کلان می شود این چندان کلان نبود مگر مگرچندیده شد یکمشت
 گز پیل و یک گز عرض داشته روز یکشنبه چهار و نیم کرده کوچ کرده سعد پور منزل شد درین موضع رودخانه ایست که
 ناصرالدین خلجی بالای آنرا پل بسته و نشیمنها ساخته است از عالم کالیاده جائز است و هر دوازده ساله و اثرهای
 اوست اگرچه عمارتش قابل تعریف نیست چون در میان رودخانه ساخته شده جوئیهای و حوضها ترتیب داده اند
 یک طوری بنظر در می آید شب فرمودم که بر دوران جوئیها و آبها چراغان کردند روز مبارک شنبه نهم بزم پیاپی ترتیب یافت
 درین روز بفرزند شاهان یک قطعه لعل یک رنگ بوزن نه تانگ و پنج سرخ که یک لاک و سبست و پنج هزار روپیجه
 داشت باد و مرورید انعام شد و این لعلی است که در زمان ولادت من حضرت مریم مکانی والدۀ حضرت عرش آشتیانی
 برسم رونما بن اتفاقات نموده بودند و سالها در سر بیچ خاصه آنحضرت بود بعد از ایشان من هم تبرک کا خود در سر بیچ میداشتم قطع
 نظر از مالیت و نفاست چون بحسب شگون برین دولت ابد مقرون مبارک و بجا یون آمده بآنفرزند مرحمت شد مبارک خان
 را بنصب هزار و پانصد یزات و سوار از اصل و اضافه سر بلند ساخته بفوجدارسی سرکار میوات تعیین فرمودم با انعام خلعت
 و شمشیر و فیل ممتاز گشت بهمت خان و لدرستم خان شمشیر مرحمت شد که مال خان قراول که از خدمتگذاران قدیم است و همیشه در شکار یا
 حاضر می باشد خطاب شکار خانی عنایت نمودم و او دارام بنجد مست صوبه دکن تعیین شد و با انعام خلعت و فیل و باد و پایان
 عراقی سرفرازی یافت و خنجر زر نشان خاصه مصحوب او سپه سالار خانخانان آتالیق مرحمت شد روز جمعه دهم مقام سرمدوم روز
 شنبه یازدهم چهار کرده پا و کم کوچ نموده در موضع خلوت نزول اقبال افتاد و روز یکشنبه دوازدهم پنج کرده کوچ کرده در
 برگنه مذکور منزل شد این برگنه از زمان پدرم بجایگیر میشو داس مار و مقبره است و در حقیقت طور وطن ادا شده عمارات و بناات
 ساخته از جمله باوئی در سر راه اساس نهاده بغایت خوش طرح و اندام بخاطر رسید که اگر در جائی باوئی در سر راه ساخته
 شود بهین طرح باید فرمود که بسازند اما اقلاد و برابر این باید ساخت روز دوشنبه سیزدهم بشکار رفته یک نیله گاؤ به بندوق زوم
 از تارینگی که فیل نور بخت فیل خانه خاصه آمده حکم است که در دو تخانه خاص و عام می بسته باشد چون از حیوانات فیل را آب
 افست تمام است با وجود زمستان و سردی هوا از در آمدن آب مخطوظ میشود و اگر آبی نباشد که تواند برآمد آب را از مشک بخوروم
 گرفته بر بدن خود میریزد بخاطر رسید که بهر چند فیل از آب مخطوظ است و بالطبع بآن مجبور اما یقین که در زمستان از آب سرد متاثر
 خواهد بود فرمودم که آب را شیر گرم کرده در خوروم او میرغی باشد روزهای دیگر که آب سرد بر خود میرغیت اثر عشته دلزده

برو ظاهر می شد و از آب گرم بخلاف آن آلوده و مخطوط می گشت و این تصرف خاصه نیست روز سه شنبه چهاردهم شش کرده کوچ کرده در مقام سیلکده منزل شد روز کم شنبه پانزدهم از دریا می گذشته نزد یک رام گدازه منزل گشت شش کرده کوچ واقع شد روز مبارک شنبه شانزدهم تمام نموده در سرآبشاری که قریب بارود واقع است بزم پیاله ترتیب یافت سر بلند خان را بعبانیت علم ممتاز ساخته و قیل بخشیده بخدمت صوبه دکن رخصت فرمود و منصب او از اصل و اضافه هزار و پانصد نیا و هزار دو عدد سوار حکم شد راجه بهیم زائن زمیندار که به منصب هزار ری سرافراز است رخصت جاگیر یافت راجه بهوجو زمیندار بگلانه را بمنصب چهار هزار ری سر بلند ساخته و بطن او رخصت فرمود و حکم شد که چون ملک خود برسد سپر کلان را که جانشین اوست بدرگاه فرستد که در خدمت حضور می بوده باشد حاجی بلوچ که سردار قزاقانست و نسبت سبقت و بندگی قدیم دارد خطاب بلوچ خانی سرسند را گشت روز جمعه هفت و دهم پنج کرده کوچ نموده در موضع دهاوله نزول فرمود روز شنبه هزدهم که عید قربان بود بعد از فراغ قربانی دلوازم آن سه کرده و یکپا و کوچ نموده در کنار تال موضع ناگور منزل شد روز یکشنبه نوزدهم قریب پنجگوده مسافت طی نموده در کنار تال موضع سمریه رایات اقبال برافراخت روز دوشنبه بیستم چهار کرده و یکپا و کوچ نموده برگشته و در محل نزول رایات حلال گشت این برگشته سرحد است میان ولایت مالوه و ملک گجرات تا از بدو عبور واقع شد تمام راه جنگل و انبوهی درخت و زمین سنگ لایخ بود روز سه شنبه بیست و یکم مقام کردم روز کم شنبه بیست و دویم پنج کرده و یکپا و کوچ نموده در موضع رنیا و نزول نمود روز مبارک شنبه بیست و سوم مقام نموده در کنار تال موضع مذکور بزم پیاله ترتیب یافت روز جمعه بیست و چهارم دو نیم کرده کوچ نموده در موضع جالوت رایات اقبال برافراشت درین منزل باز یکران ملک کرنا ملک ده قنون بازی خود نمودند یک از آنها زنجیر آهنی را که پنج و نیم گز طول و یک سیر و دوام وزن داشت یکسر آنرا در حلق نهاده آهسته آهسته تمام را بعد از آب فرو برد و ساعته و ششگام او بود بعد از آن بر آورد و روز شنبه بیست و پنجم مقام شد روز یکشنبه بیست و ششم پنج کرده کوچ نموده بوضع بنده فرود آمد روز دوشنبه بیست و هفتم نیز پنج کرده کوچ کرده در کنار تالابی نزول فرمود روز سه شنبه بیست و هشتم چهار کرده پا و دهم کوچ نموده نزدیک بقصبه صحرا در کنار تال و رود رایات اقبال اتفاق افتاد گل نیلوفر را که بزبان هندی کودنی گویند به رنگ می شود سفید و کبود و سرخ پیش ازین کبود و سفید دیده شد اما سرخ تا حال بنظر در نیامده بود درین تال سرخ گل تازه و سبز رنگ مشاهده شد به تکلف گلست بنایت نادر و لطیف چنانچه گفته اند *

زسرخ و تری خواص چکیدن

گل کنول از کودنی کلان تری باشد رنگش سرخ چهره است و من در کشمیر کنول صد برگ بهم بسیار دیده ام و مقرر است که کنول روزی ششگند و شب غنچه میشود و کودنی بخلاف آن روز غنچه میگردد و شب ششگند و زنبور سیاه که اهل هند آنرا بجوڑا میگویند همیشه برین گلهاست نشیند و بجبت خوردن شیر که در میان این هر دو گلست بدرون میبرد و بسیار زمین واقع میشود که گل کنول غنچه میگردد و تمام شب بجوڑا در آن غنچه میماند و بهین طور در گل کودنی هم بعد از شگفتن از میان برآمده پرواز میکند و چون زنبور سیاه ملازم دایمی این گلهاست شعراست هند آنرا چون بلبل عاشق گل اعتبار نموده مضامین عالی در سلاک نظم کشیده اند از جمله تان سین کلاوت که در خدمت پدرم بے نظیر زمان خود بوده بلکه در بیچ عهد و قرن معنی مثل او نگذاشته در یک از نقشه‌ها روے جواز بافتاب چشم کشودن او را بشگفتن گل کنول و برآمدن بجوڑا از میان آن تشبیه داده و در جای دیگر بگوشت چشم نگریستن محبوب را بجرکت گل کنول و در هنگام شستن بجوڑا نسبت کرده درین منزل انجیر از احمد آباد رسید اگر چه انجیر برهان پور هم شیرین و بالیده می شود اما این انجیر کم دانه و شیرین تر است و ده دوازده بهتر توان گفت روز کم مشبه بست و نسیم و مبارک شبیه سیم مقام شد درین منزل سرفراز خان از احمد آباد آمده سعادت آستانوس دریافت از پیشکشهای او تسبیح مرواریدی که به یازده هزار روپیه خریده بود باد و فیل و دوا سپ و هفت راس گاؤ و دبل و چند تغور پارچه گجراتی مقبول افتاد تتمه را با و بخشیدم سرفراز خان بنیره مصاحب بیگ است که از امرای حضرت جنت آشیانی بود حضرت عرش آشیانی او را بنام جدش مصاحب بیگ میخواندند و من در آغاز خلوص منصب او را افزوده بصوبه گجرات تعین فرمودم چون نسبت خان زادی موروثی باین درگاه داشت و در خدمت صوبه گجرات هم خود را نفرزک ظاهراً ساخت لایق تربیت دانسته بختاب سرفراز خانی در عالم سر بلند گردانیدم و منصب او بدو هزار سی ذات و هزار سوار رسیده روز جمعه غره دیاه چهار کرده پا و کم کوچ نموده در کنار تال جسد و نزول فرمودم و دین منزل را سے مان سردار پیاده های خدقیه ماهی رو و شوکا ر کرده آورد چون طعم گوشت ماهی رغبت تمام و در خصوصاً ماهی رو که بهترین اقسام ماهی هندوستان است و از تایخ عبور کافی چند تا حال که یازده ماه گذشته با وجود دنیا ص قفص بهم نرسیده بود امروز بدست آمد بغایت مخطوطا شدم و اسی براے مان عنایت فرمودم اگر چه پرگنه و دود داخل سرحد گجرات است غایتاً ازین منزل در همه چیز اختلاف صریح ظاهری شود و صحرا و زمین نوعی دیگر مردم بوضع دیگر زبانها

بروش دیگر جنگلی که درین راه بنظر در آمد درخت میوه دار مثل انبه و کرنی و تخم پندری داشت و مدامی فطرت زراعت برقرار بست
 ز قوم است مزارعسان بر دور مرزعه خویش ز قوم نشایند هر کدام قطعه زمین خود را جدا ساخته اند و در میان کوچه
 راه تنگ بجست آمد و شد گذارشته اند چون تمام این ملک ریگ بوم است باندک تر و دواژ و حامی که واقع شود و چندان گردد
 و غبار بهم میرسد که چهره آدم بدشواری بنظر ورنی آید بخاطر رسید که احمد آباد را بعد ازین گرد آباد باید گفت نه احمد آباد و در شنبه
 دوم چهار کوه پاؤکم کوچ کرده در کنار دریای می منزل شد روز یکشنبه سویم باز چهار کوه پاؤکم کوچ نموده در موضع
 بردن نزل نمودم درین منزل جمعی از منصبداران که بخدمت صوبه گجرات تعین بودند سعادت آستانه بوس دریافت روز
 دوشنبه چهارم پنجکده کوچ کرده چتر سیان نزل رایات اجلال اتفاق افتاد و روز سه شنبه پنجم پنج و نیم کرده مسافت طی نموده در پرگنه
 موده رایات اقبال برافراشت درین روز سه نیک گادو شکار شد یک از همه کلان تر بود و سیزده من و ده سیر بوزن و در روز
 کم شنبه ششم شش کرده کوچ فرموده در پرگنه نیلا و منزل شد و از میان قصبه گذشته سوازی یک هزار و پانصد روپیه نثار
 کردم روز مبارک شنبه هفتم شش و نیم کرده کوچ نموده در پرگنه نیلاب نزل فرمودم و در ملک گجرات کلان تر ازین پرگنه
 نیست هفت لک روپیه که بست دسه هزار تومان رایج عراق باشد حاصل دارد و معموره قصبه مذکور هم خیلک است در وقت
 آمدن از میان قصبه گذشته هزار روپیه نثار کردم بیک هست معروف بران است که بهو بنانه فیضی بخلق خدا برسد چون مدار
 سواری مردم این ملک به عرابه است مراهم میل سواری عرابه شده تا دو کوه بر عرابه ششم اما از گرو و غبار بسیار آزار
 کشیدم بعد از آن تا آخر منزل بر اسب سواری کردم در اثنای راه مقرب خان از احمد آباد رسیده سعادت ملازمت
 دریافت و یک دانه مراد یکدسی هزار روپیه خریده بود پیشکش گزرا نید روز جمعه ششم شش کرده و نیم کوچ نموده محل
 دریای شور محل نزل بارگاه اقبال گشت به کنه بایت از بندر باقی قدیم است بقول برهمنان چندین هزار سال
 از بناسه این گذشته در ابتدا نامش تر نباده بود و در راجه ترنبک کنوا حکومت این ملک داشته اگر تفصیل احوال
 راجه مذکور بشرحی که برهمنان میگویند نوشته شود بطول میکشد بجزا چون نوبت زیاست بر اجه ابهی کمار که از بنای او بود
 میرسد بقصه آسانی بلاسه درین شهر نازل می شود چندان گرد و خاک میریزد که تمام منازل و عمارات شهر در زیر
 این خاک پنهان میگردد و دنیا و حیات بسیاری از مردم زیر دیر میگرد و دو غایت پیش از نزل بلاسته که راجه آنرا پرتش
 میکرد و خواش آمده ازین حادثه آگاه میسازد و راجه با حیا خود بجا ز در می آید و آن بت را با ستونی که در پس بت بجست تکیه

داشته بودند با خود همراه سیردقنصارا جہانم از طوفان بلا می شکند چون مدت حیات راجہ باقی بود بعد وہاں ستون کشتی
وجودش بساحل سلامت میرسد و بازار اودہ تعمیر این شہری نماید و آن ستون را بحجت علامت آبادانی و فراہم
آمدن درجہ نصب میکند چون بزبان ہندی ستون را استہنہ و کمنہ ہر دو سگویند باین نسبت استہنہ نگری و
کمنہاوتی می گویند و گاہ بنا بہ نسبت نامش تر بناوتی نیز می گفتند و کمنہاوتی رفتہ رفتہ بکثرت استعمال کنہایت شد
و این بند را از عظم بنا در ہندوستان ست متصل بجوری از جورہاے دریائے عمان واقع شدہ عرض جو بہفت کردہ
و چل قریب پھل کردہ تخمیناً مقرر کردہ اند بہا ز بدرون جو در نمی آید و در بندر کوکہ کہ از توابع کنہایت است و نزدیک
بدریا واقع گشتہ لنگری کنند و از انجا اسباب را بوزاب بانداختہ بہ بندر کنہایت می آرند و حین طور در وقت پر ساختن
جہاز اسباب را در غرابہا کردہ می برند و بجای در می آرند پیش از ورود موکب منصور چند غراب از بنا و فرنگہا کنہایت
آمدہ خرید و فروخت نمودہ ارادہ مراجعت داشتند روز یکشنبہ وہم غرابہا را آراستہ بنظر در آورند و رخصت گرفتہ
متوجہ مقصد شدند روز دوشنبہ یازدہم سن خود بر غراب نشستہ تخمیناً یک کردہ بروئے آب سیر کردم روز سہشنبہ
دوازدهم بشکار یوز رفتہ دو آہو گیرانیدہ شد روز کم شنبہ سیزدہم بہ تماشائے تال تارنگ سرسوار شدہ از میان راستہ
و بازار گذشتیم و قریب بہ پنج ہزار روپیہ تار کردم در زمان حضرت عرش آشیانی انار اسد بر بانہ کلیان راے مقصدی بندر
مذکور حکم آنحضرت حصار ی نچتہ از خشت و آہک برد و در شہر ساختہ و سوداگر بسیار از اطراف آمدہ درین شہر وطن گزیدہ اند و خانہا
بصفا و متال نیک اساس نہادہ و مرفہ الحال روزگار بہر میر بند بازارش اگرچہ مختصر است غایتاً پاکیزہ و پر جمیعت و کثرت
است در زمان سلاطین گجرات تنگای این بندر ببلغہ کلے بودہ و الحال درین دولت حکم است کہ از چل یک زیادہ بگیرند
در دیگر بنا و در عشور گویان وہ یک دہشت یک بگیرند و انواع محالیف و مزاحمت تجار و مترودین میرسانند و در جدہ کہ بندر
مکہ است چار یک می گیرند بلکہ بیشتر ہم و از اینجا قیاس می باید نمود کہ تنگای بنا و در گجرات در زمان حکام سابق چہ مبلغ بودہ و
لہذا الحمد کہ این نیازمند در گاہ ایزدی توفیق بخشایش تنگای کل مالک محروسہ کہ از حساب و شمار بیرون است یافتہ
و نام این تنگہ از قلمرو من افتادہ بہ دریو لا حکم شد کہ ٹنکہ طلا و نقرہ بہست وزن مہر و روپیہ محمول سکہ کنند سکہ ٹنکہ طلا یک
طرحہ لفظ (جہانگیر شاہی شٹلہ) و جانب دیگر (عرب کنہایت سٹلہ جلوس) مقرر شد و سکہ ٹنکہ نقرہ یکرو در میان ٹنکہ لفظ
(جہانگیر شاہی شٹلہ) و بر دو را بن مصرع -

بزرگ این سکه ز شاه جانگیر ظفر پیر تو

و بروی دیگر در میان سکه (حزب کنبایت سلسله جلوس) و بر دو مصرع دوم -

پس از فتح دکن آمد چو در کجرات از ماندو

در هیچ احدی سکه غیر از من سکه نشده و سکه طلا و نقره اختراع ننست تا من سکه جانگیری فرمودم روز مبارک شبته چهارم پیشکش امانت خان متصدی بندر کنبایت در محل نظر گذشته منصب او از اصل و اضافت هزار و پانصد نیت و چهار صد سوار حکم شد نورالدین قلی بنصب سه هزار نیت و شش صد سوار از اصل و اضافت سرفرازی یافت روز جمعه پانزدهم بر فیل نورنجبت سوار شده بر اسب دو اینهم بنایت خوب دید در وقت نگاه داشتن هم خوب استاد این مرتبه سویم است که من خود سوار می شوم روز شنبه شانزدهم را مداس و ده جیسنگه منصب هزار و پانصد نیت و هفتصد سوار از اصل و اضافت سرفراز شد روز یکشنبه هفتم بدار باب خان و امانت خان و سید بانیزید بار سهیل عنایت شد درین چند روز که ساحل دریای شور مسکراقبال بود از سوداگر و اهل حرفه و در باب استحقاق و سایر متوطنان بندر کنبایت را بنظر آورده فراخور حال هر کس خلعت و اسب و خرجی و مدد معاش مرحمت فرمودم دهم درین تاریخ سید محمد صاحب سجاده شاه عالم و فرزندان شیخ محمد غوث و شیخ حیدر بنبره میان وجیه الدین و دیگر مشایخ که در احمد آباد و تون دارند باستقبال آمده ملازمت نمودند و چون غرض تماشای دریاد و جزایر آب بوده ده روز مقام نموده روز سه شنبه نوزدهم رایات عزیمت بصوب احمد آباد و برافراشت بهترین اقسام ماهی که در اینجا هم میرسد نامش عربیت و ماهی گیران مکرر بجهت من گرفته آوردند بجهت تکلیف نسبت دیگر اقسام ماهی که درین ملک میشود لذت و ترو بهتر است اما بلذت ماهی به نیست ده نه بلکه ده هشت توان گفت و از غذاها که مخصوص اهل کجرات است کپڑی با جره است و آنرا لذت نیز میگویند از اقسام ریزه غله آنست و این غله غیر از هندوستان در دیار دیگر نمی شود و نسبت بسایر بلاد هند و کجرات بیشتر است و از اکثر جو بات از زنان تر چون برگزیده بودم فرمودم که تیار ساخته آورند خالی از لذت نیست مرا خود یکی در افتاد حکم کردم که در ایام صوفیانه که التزام ترک حیوانی نموده ام و طعامهای بگوشت می خورم اکثر ازین کپڑی می آورده باشند روز سه شنبه مذکور شش کرده و یکپا و کوچ نموده و موضع گوساله منزل شد روز کم شبته بستم از پرگنه بابر گذشت و در کنار دریاد فرود آمدم این منزل شش کرده بود روز مبارک شبته بستم و یکم مقام نموده بزم پیاله ترتیب یافت و همین آب ماهی بسیار شکر کرده بجهت از بند حاکم داخل

مجلس بودند قسمت شد روز جمعہ بست و دہم چهار کدہ مسافت طے نموده در موضع باریجہ سعادت نزول اتفاق افتاد و دین
 راہ دیوار بہ نظر درآمد و نویم گز تا سہ گز بعد از تحقیق معلوم شد کہ مردم بقصد ثواب ساختہ اند کہ چون ہمارے در راہ ماندہ شود
 بار خود بران دیوار نہادہ نفسے راست سازد و باز بے پردہ غیر بغاغت برداشتہ متوجہ مقصد گردد و این تصرف خاصہ
 اہل گجرات است بسیار مرا این دیوار ساختن خوش آمد فرمودم کہ در جمیع شہر ہائے کلان بہمن دستور دیوار ہا از طرف
 باد شاہی بسازند روز شنبہ بست و سویم پنج کدہ پاؤ کم کوچ نمودہ کنار تال کا کریم محل نزول آمد و گئے گیہان شکوہ شد
 این تال را قطب الدین محمد بنیرہ سلطان احمد بانی شہر احمد آباد ساختہ و بر دورش زینہ پایا از سنگ و آہک بستہ اند و
 در میان تال باغچہ مختصر و یکدست عمارت بنا نہادہ و از کنار تال تا عمارت میان پل بستہ اند کہ راہ آمد و شد باشد و چون
 مدتہا برین گذشتہ اکثر از ہم ریختہ و ضائع شدہ و جائیکہ قابل نشستن باشد ماندہ بود و در نیولا کہ موکب اقبال بصبوب احمد آباد
 توجہ فرمود صفی خان بخشی گجرات از سرکار بادشاہی شکست و ریخت آزار مست نمودہ و باغچہ را صفا دادہ عمارتی تو مشرف
 بر تال و باغچہ ساخت بے تکلف منزلیست بغایت مطبوع و دلنشین طرحش مرا خوش در افتاد و دور ضلعے کہ پل واقع است
 نظام الدین احمد کہ در زمان پدرم یک چندی بخشی گجرات بود باغے ساختہ بر کنار تال مذکور درین وقت بعرض رسید کہ
 عبداللہ خان بجبت نزاعے کہ با عابد سپہ نظام الدین احمد داشتہ درخت ہائے این باغ را بیدہ است و نیز شنیدہ
 شد کہ در ایام حکومت خود در مجلس شراب مرد نامردوی را کہ خائے از طغلی و مضحکی بودہ مجبور آنکہ درستی و بے شعوری مرتج
 نا طایم از روے مطایبہ گفتہ بے طریق شدہ بیکے از غلامان خود اشارت کرد کہ در ہان مجلس گردش زدہ است از
 شنیدن این دو مقدمہ خاطر عدالت آئین بغایت آشفٹہ گشت و حکم فرمودم کہ دیوانیان عظام ہزار سوار دو اسب و
 سہ اسبہ اورا موافق یک اسبہ مقرر داشتہ تفاوت آنرا کہ ہنقاد کلام میشود از محال جاگیر او وضع نمایند چون درین
 منزل مزار شاہ عالم بر سر راہ واقع بود فاتحہ خواندہ گذشتہ تخمیناً یک لک روپیہ خرج عمارت این مقبرہ شدہ با سبب
 شاہ عالم سپہر قطب عالم است و سلسلہ ایشان بخدمت جہانیاں منتہی می شود و مردم این ملک را از خاص و عام غریب
 اعتقاد ی با ایشان است چنانچہ می گویند کہ شاہ عالم احیائے اموات می کرد و بعد از آنکہ چندین مردہ را زندہ ساختہ
 بود پدرش بر نیچے دیوخت یافتہ مانع آمدہ است کہ دخل در کار خانہ الہی گستاخے است و شرط بندگی نیست قصداً شاہ عالم
 خادمے داشت و اورا فرزند نمی شد و بدعاے ایشان حق تنائے پسری باو کر است فرمود چون بہ بست و ہفت سالگی

رسید و رگدشت و اتحادم گریه و زاری کنان بخدمت ایشان آمده معروض داشت که پسر من فوت شده و مرا همین یک
فرزند بود و چون توجبه شامحق تقاضای گرامت فرموده بود امیدوارم که بدعا شما زنده شود شاه عالم لحظه متفکر گشته بدیون
حجره رفتند و خادم مذکور بخدمت پسر ایشان که او را بسیار دوست میداشت رفته الحاح نمود که شما از شاه التماس کنید که
فرزند مرا زنده سازند و پسر ایشان چون خرد سال بود بدیون حجره در آمده درین باب مبالغه میکند شاه عالم می گوید که اگر
راضی باشی عوض او جان بحق تسلیم کنی شاید التماس من قبول افتد و او عرض کرد که در آنچه رضا شما و خواست
خدا باشد عین رضا منست شاه عالم دستهای پسر خود را گرفته از زمین برداشته روئے سوی آسمان کرده
گفت که بار خدا یا عوض آن بزغال این بزغال را بگیر در ساعت پسر جان بحق تسلیم کرد و شاه او را برابر بالای پانگ خود
خوا بانیده چادر بر روی او پوشانید و خود از خانه بر آمده بآن خادم گفته اند که بخانه برو و از پسر خود خبر بگیر شاید سکت
کرده باشد و نمرده باشد چون او بخانه می آید پسر را زنده می بیند مجمل در ملک گجرات این قسم حرفهای بسیار بشاه عالم
نسبت می کنند و من خود از سید محمد که صاحب سجاده ایشان است و خال از فضیلت و معقولیت نیست پرسیدم که این حرف
چه صورت دارد و گفت من هم از پدر و جد خود همین طور شنیده ام و بتواتر رسیده و العلم عند الله اگرچه این مقدمه از آئین
خود دور است غایتا چون در مردم شهرت تمام داشت بحجت عزابت نوشته شد و رحلت ایشان ازین سرای فانی
بعالم جاودانی در سنه هشت صد و هشتاد و پنج شده در زمان سلطنت سلطان محمود بیکره و عمارات مقبره ایشان از آثار
تاج خان ترابانی است که از امرای سلطان مظفر ابن محمود بوده چون روز دوشنبه ساعت بحجت در آمدن شهر اختیار
شده بود روز یکشنبه بیت و چهارم مقام فرمودم درین مقام خرپزه کاریز که قصبه ایست از توابع هرات رسید و مقرر است که
در خراسان بیج جا خرپزه بخوبی کاریز نمی شود با آنکه یک هزار و چهار صد کرده مسافت داشت و قافله به پنج ماه می آمد
بسیار درست و تازه آمده و آنقدر آورو و ند که بجمع بندها کفایت میکند و مقارن این کونله از بنگال رسید و با وجود هزار کرده مسافت
اکثر تر و تازه آمده چون بغایت میوه لطیف و نازک است همانقدر که بحجت خاصگی کفایت باشد پیاده با سوار کوچکی دست
بدست میرسانند زبان از آدای شکر آبی قاصر است -

شکر نعمتهای تو چند آنکه نعمتهای تست

درین تاریخ امانت خان دو دندان فیل گذرانید بغایت کلان که یکی از آن سه درج و هشت طسوط و شانزده

طوبہ صحت و اشتیاق من و دو سیر بوزن در آمد که بیت و چارونیم من عراق باشد روز دوشنبه بیت و پنجم بعد از
گذشتن شش گھڑی در ساعت مسعود مبارکی و فرسخ متوجه شهر شدم و بر فیصل صورت گنج که از فیسلان دوستدار است
و در صورت و سیرت تمام عیار با آنکه مست بود چون اعتماد بر سواری خود و خوش جلوی او داشتم سوار گشتم خلقه انبوه
از مردوزن در کوچه و بازار و در و دیوار بر آید منتظر بودند تعریف شهر احمد آباد چنانکه شنیده و خنده بودند و نظر در نیامد اگر چه
میدان راسته بازار را عرض و وسیع گرفته اند غایتاً دکانها را در خور وسعت بازار ساخته اند عمارتش همه از چوب است و
ستون دکانها با یک وزون و کوچه بازار پر گرد و غبار از مال کاگریه تا درون ارک که با صطلح این ملک بدر گویند
نثار کنان ششتم و بدر یعنی مبارک است منازل سلاطین گجرات که در و درون بدر واقع بود درین پنجاه شش سال
خراب شده و اثری از آنها نمانده غایتاً جمیع از بندهاے مالک بکومت این ملک تعیین بودند عمارت ساخته اند ورنیولا
که از ماند و متوجه احمد آباد شدم مقرب خان منازل قدیم را از سر نو تعمیر نموده نشینماے دیگر که ضروری بود مثل جبر و عام و
خاص و غیره ترتیب داد چون امروز مبارک و زن فرزند شاه جهان بود برسم معهود او را بطلا و دیگر اجناس و زن فرمودم
و سال بیت و هفتم از سولود مسعود و بخرنی و نشاط آغاز شد امید که حضرت و اسباب العطا یا اورا باین نیازمند درگاه خود
ارزانی دارد و از عمر و دولت خود بر خوردار کند و همدین روز ولایت گجرات را بجا گیر آن نرند مرحمت فرمودم از قلعه ماند
تا بندر کنبایت بر اهی که آیدیم یک صد و بیست و چهار کرده است بیت و هشت کوچ و سی مقام واقع شد و در کنبایت
تا ده روز مقام اتفاق افتاد و از اینجا تا شهر احمد آباد بیت و یک کرده بود و پنج کوچ و ده مقام طے شد مجلاً از ماند و تا کنبایت
و از کنبایت تا احمد آباد بشرحی که گذارش یافت یک صد و چهل و پنج کرده مسافت بدو ماه و پانزده روز آیدیم ورنیت
هنگامی که در کوچه و چهل و دو مقام شد روز سه شنبه بیت و ششم بدین مسجد جامع که در میان بازار واقعست رفته
بچندے از فقر که در اینجا حاضر بودند قریب پانصد روپیه بدست خود خیرات کردم این مسجد از آثار سلطان احمد بانی شهر احمد آباد
است مثل بر سه در و در هر طرف بازاری و مقابل در یک بجانب مشرق واقع شده مقبره سلطان احمد مذکور است و در آن
گنبد سلطان احمد و محمد پسر او و قطب الدین نبیره او آسوده اند طول صحن مسجد غیر از مقصوره یک صد و سه در عست و عرض ششاد
و نه در و دو آن ایوان ساخته اند بعض چهار و سه پاؤ فرش صحن از خشت تراشیده و ستونهاے ایوان از سنگ
خشت و مقصوره مثل است بر سیصد و پنجاه و چهار ستون و بالاے ستونها گنبد زده اند طول مقصوره ششاد و پنج در و عرض

سے و ہفت درع است از فرش مقصورہ و محراب و لمبر از سنگ مرمر ترتیب یافته است و در دو بازو سے پیشاق و دینار بر کار
از سنگ تراشیدہ مثل برہہ آشیانہ در غایت اندام نقاشی و نگارے کردہ اند و بجانب دست راست منبر متصل بکنج مقصورہ
شاہ نشینے جدا کردہ اند و از میان ستونہا بہ تختہ سنگ پوشیدہ اند و در آن راتا سقف مقصورہ بہ پنج در سنگ نشانیہ اند و غرض
اکہ چون بادشاہ بہماز جمعہ وعید حاضر شود با جمیع از مخصوصان و مقربان خود بران بالا رفتہ اداے صلوٰۃ نماید و آنرا اصطلاح
این ملک ملوکچانہ گویند و ہماکہ این تصرف و اعتیاد بچند ہجوم عام شدہ باشد و الحق این مسجد بناے ایست بغایت عالی
روز یکشنبہ بہت و ہفتم بخانقاہ شیخ و بیہ الدین کہ نزدیک بدو تخانہ بود رفتہ بر سر مزار ایشان کہ در حین خانقاہ واقع است فاتحہ
خواندہ شد این خانقاہ را صادق خان کہ از امرائے عمدہ پدرم بود ساختہ است شیخ از خلفائے شیخ محمد غوث است ابوالخلفہ
کہ مرشد بخلافت اوساجات کند و ارادت ایشان برہانی است روشن بر بزرگی شیخ محمد غوث و شیخ وجیہ الدین بفضائل صدیقی و کمالات معنوی آراستگی و ہمت
پیش ازین سبے سال درین شہر و دیست حیات سپردہ بعد از ان شیخ عبدالعزیز وصیت پدر بر سندان شاہ شستہ بغایت درویشی متراض بود چون
مشاہیر الیہ بجا رحمت ایزدی پیوستہ زہدش شیخ اسد اللہ جانشین گشت و ہمدان زدودی بجا لم بقاشافت و بعد از وہرادرش شیخ حیدر صاحب سجادہ شد و
احمال در قید حیات است و بر سر مزار جدہ آبائی خود بخدمت درویشان و بیمار حال ایشان مشغول و اثر صلاح از انصافیہ روز نگارش ظاہر چون عرس شیخ
وجیہ الدین در میان بود یکمزار و پانصد روپیہ بکبت خرچ عرس شیخ حیدر عنایت شد و یکمزار پانصد روپیہ دیگر بکبتے از فقر کہ وہ خانقاہ
ایشان حاضر بودند بہت خود خیر کردم و پانصد روپیہ بہ برادر شیخ وجیہ الدین لطف نمودم ہمچنین بہر کدام از خویشان و سواں ایشان
در خور استحقاق خرچی و زمین مرحمت شد و شیخ حیدر فرمودم کہ سببے از درویشان و مستحقان را کہ معرفتے بجال آنها داشتہ باشند
بجصور آوردہ خرچے و زمین التماس نمایند روز مبارک شنبہ بہت و ہفتم بر سر رستم خان باڑی رفتہ یکمزار و پانصد روپیہ بہ
راہ تار کردم باڑی باصطلاح اہل ہند باغ را گویند و این باغیت کہ برادرم شاہ مراد بنام پسر خود رستم ساختہ بود یک
جشن مبارک شنبہ درین باغ کردہ بچندے از بندہ ہاے خاص پایا عنایت کردم و آخر روز باغچہ حویلی شیخ سکندر کردہ
جو ایں باغ واقع است و انجیرش بغایت خوب رسیدہ بود رفتہ شد چون میوہ را بہت خود چیدن لذتی دیگر دارد و من تا حال
انجیرے بہت خود بخیدہ بودم درین ضمن سرفرازی او ہم منظور بود بے تکلفانہ رقم شیخ سکندر بجاتی الاصل است و خالصے از
معتقے نیست و براحوال سلاطین گجرات استخار تمام دارد و مدت ہشت نہ سال است کہ در سلک بندہا منتظم است چون
فرزند شاہ جهان رستم خان را کہ از عمدہ بندہ ہاے اوست بحکومت احمد آباد مقرر فرمودہ بود و بالتاس آن فرزند رستم باڑی را

بناست اسے باد بخشدم درین روز راجہ کلیان زمیندار ولایت ایدر سعادت آستانہ نوی در یافتہ یک زنجیر فیل و نہ اسپ
 پیشکش گدرا نید فیل را باد بخشدم این از زمینداران بقبر سرحد گجرات است و ملک او متصل بکوهستان را نا واقع شد و سلاطین
 گجرات پیوستہ بر سر راجہ انجا لشکر کشیدہ اند اگرچہ بعضی اطاعت گوئی کرده اند و پیشکش میدادہ غایتاً خود بدین بیج
 کدام نرفتہ اند بعد از آنکہ حضرت عرش آشیا سنہ فتح گجرات فرمودہ اند افواج منصورہ بر سر او تعین شد چون خلاصی خود را منحصر
 در اطاعت و فرمان پذیرے یافت تا گزیر بندگی و دولتخواہی اختیار نمودہ سعادت آستانہ نوی شافت و از ان تاریخ در ملک
 بندہ با منظم است و ہر کس بجاکوست اسکا آباد تعین می شود بدین او آمدہ در وقت کار و خدمت با جمعیت خود حاضرے شود
 روز شنبہ غرمای ۱۱ سنہ چندین کہ از عمرہ زمینداران این ملک است دولت آستانہ نوی در یافتہ اسپ پیشکش گدرا نید روز یکشنبہ دوم بر راجہ کلیان
 زمیندار ایدر رسید مصطفیٰ و میر فاضل فیل عنایت شد و شنبہ لشکار باز جہ سوار شدہ قریب بہ پانصد روپیہ در راہ شمار کردم درین تاریخ
 ناشیاتی از بدخشان رسید روز مبارک شنبہ ششم سیر باغ فتح کہ در موضع سیر خرو وقعت شافتہ مکنزار و پانصد روپیہ در راہ شمار کردم چون مزار
 شیخ احمد کٹو بر سر راہ واقع بود تخت بدانجا رفتہ فاتحہ خواندہ شد کٹو نام تہبہ ایست از سرکار ناگور و مولد شیخ از انجا است شیخ در عمد سلطان احمد کہ بانی شہر احمد آباد
 بودہ اند و سلطان احمد بایشان ارادت و اخلاص تمام داشت و مردم این ملک را با بغیر اعتقاد است ایشان را از اولیائے کبار می دانند و در ہر شب
 جمعہ خلق انبوه از وضع و شریف بزیارت ایشان حاضرے شوند سلطان محمد پسر سلطان احمد مذکور عمارات عالی از مقبرہ
 مسجد و خانقاہ بر سر مزار ایشان بنا نمادہ و متصل بمقبرہ در ضلع جنوب تالی کلان ساختہ و دور آن را سنگ و آہک ریختہ بر آورده و
 با تمام این عمارات در زمان قطب الدین ولد محمود مذکور شدہ مقبرہ چندی از سلاطین گجرات بر کنار تال در طرف پاسے شیخ واقع
 است و دوران کنند سلطان محمود بیکرہ و سلطان مظفر پسر او و محمود شہید بنیرہ سلطان مظفر کہ آخرین سلاطین گجرات است آسودہ
 اند بیکرہ بزبان اہل گجرات بروت برگشتہ را گویند و سلطان محمود بروت ہلے کلان برگشتہ داشت باین نسبت بیکرہ میگفتہ اند
 و متصل بمقبرہ ایشان گنبد خوانین آنهاست و بے تکلف مقبرہ شیخ بنایت عمارت عالی و جائے نفیس است و از رویے
 قیاس تخمیناً پنجاک روپیہ صرف این عمارت شدہ باشد و اسرار علم بالصواب بعد از فراغ زیارت بہ باغ فتح رفتہ شد
 لے شیخ احمد کٹو لقب جمال الدین در دہلی سال ہفتصد و سے دہشت بزاہ از بزرگ زادگان انجا است مرید خلیفہ بابا اسحاق مغربی است نام او نصیر الدین از
 نیرنگی پسر نیلہ در وفات باد از بنگاہ خود جدا شدہ پس از روزگار خدمت بابا اسحاق مغربی سعادت اندوخت و دانش صوری و ہنوی گرد آورد و در زمان سلطان احمد
 گجرات دت و خرد و بزرگ او را پذیرفتند و بنیانش گری برخاستند پس سفر عرب و عجم نمود و بے بزرگان را در یافت خواجہ میر گنج احمد آباد ۱۲ آئین اکبری

این باغ در زمینی واقع است که سپه سالار خانان آتالیق بانو که خود را بمظفر خان مخاطب ساخته بود جنگ صفت کرده شکست داده ازین جهت باغ فتح نام نهاده و اهل گجرات فتح باطری می گویند و تفصیل این اجمال آنکه چون بمیان اقبال حضرت عرش آشیانه ملک گجرات مفتوح گشت و بنوبست افتاد و اعما و خان بعض رسائید که این پسر بلبیا نیست و چون از سلطان محمود فرزند نامد و از اولاد سلطین گجرات نیز هیچ کس نبود که بسلطنت بر داریم ناگزیر صلاح وقت را منظور داشته چنین ظاهر ساختیم که این پسر محمود است و سلطان مظفر نام کرده بسلطنت بر داشتیم و مروم بنا بر ضرورت قبول این حسنه کردند چون آنحضرت قول اعما و خان را درین سواد مستبر میدانستند او را وجودی ننهادند و مدت ها در میان خواصان خدمت میکرد و توجه بجال او می فرمودند بنا برین از فقیر گر بخت گجرات آمده چند سال در پناه زمینداران روزگار بسر برد با آنکه شهاب الدین احمد خان را از حکومت گجرات معزول ساخته اعما و خان را بجای او تعیین فرمودند جمعی از نوکران شهاب الدین خان که دل نهاد گجرات بودند از وجدائی گزیده بامید نوکری اعما و خان در احمد آباد ماندند بعد از آن که اعما و خان بشهر درآمد بدو رجوع آورده اقبال از جانب او نیافتند نه ریه رفتن نزد شهاب الدین خان داشته نه راس ماندن در احمد آباد چون از همه جهت ناامیدی دست داد چاره کار منحصر بر آن دیدند که خود را به بنور ساینده او را دوست آورفته و فساد سازند و باین عزیمت ششصد هفتصد سوار از آن جماعت نزد بنور قه او را با لوبند کاتھی که بنور پناه او بود برداشته متوجه احمد آباد شدند و تا رسیدن بجای شهر بسیاری از بید و لمان واقع طلب با و پیوستند و قریب هزار سوار از مغول و اهل گجرات جمع شدند چون اعما و خان ازین سانحه وقوف یافت شیر خان نام پسر خود را در شهر گذاشته خود بطلب شهاب خان که متوجه درگاه شده بود شتافت تا بامداد او تسکین این شورش دهد با آنکه اکثر از مردم خوب از وجدان شده بودند از نقوش پیشانی باز ماند جانیر حرف بیوفائی میخواند تا چار بر فاقه اعما و خان عطف عنان نموده قضا را پیشتر از رسیدن اینها بنور حصار احمد آباد در آورده بود و ولتخواهان در سواد شهر به ترتیب صفوف پرداختند و مفسدان از قلعه برآمده به بعضی کارزار شتافتند و چون فوج اهل ادبار نمودار شدند بچ از نوکران شهاب خان باز مانده بودند همه بیکبار راه حقیقه سپرده بغنیم پیوستند و شهاب خان شکست خورده بصوب طین که در تصرف بند حاسی بادشاهی بود شتافت حشم و نگاه او بگارت رفت و بنو باین مفسدان منصبها و خطاها داده بر مقتضای الدین محمد خان که در پرگنه برده بود رفت و نوکران مشارالیه نیز بروش نوکران شهاب خان طریق بیوفائی سپرده جدائی اختیار نمودند چنانچه شرح این وقایع در اکبرنامه تفصیل مسطور است آخر قطب الدین محمد خان را قول داده بدرجه شهادت رسانید و مال و اموال او که در برابر

خزانہ مروی باشوکتے پور بتا مارچ حادثات رفت و آمد سیرینگیل پنج ہزار سوار در اندک مدت برگردا فرام آمدند چون صورت وقوع
بعرض حضرت عرش آشیا نے رسید میرزاخان خاصہ بیروم خان را با بجه از بہادران زرم جوئے بر سر او تعین فرمودند و روزیکہ
میرزاخان کوالی شہر رسیدہ منووت اقبال آراستہ تختی بشت نہ ہزار سوار داشت و جو با سہ ہزار سوار در برابر آمدہ عسا کر او بار
اثر خود را ترتیب داد و بعد از قتال بحال بسیار شہر فتح و فیروزی بر علم و دلچاہی ان وزیر و پوشکت خوردہ بحال تباہ راہ او بار
پیش گرفت پریم بجای و سہ این فتح منسوب بہ بی ہزاری و خطاب خان خانانی و حکومت ملک گجرات میرزاخان عنایت نمودن باقی
کہ خان خانان در عرصہ کارزار ساختہ بر کنار دیار سہ سامتری واقع است و عمارت عالی با صفہ در خور آن مشرف بر دریا
بنا نمادہ و اطراف باغ را دیوار سہ از سنگ و آہک در غایت استحکام کشیدہ و این باغ یکصد و بیست جریب است و تکلف
سیرگاہ خوشی است لکن کہ دولک رو بہ خروج شدہ باشد مرا خود نیکے را وقتا تو ان گفت کہ در تمام گجرات شل این باغے نباشد
جشن مبارک شنبہ کردہ بہ بندھاسے خاصہ پیاز عنایت نمود و شب در آنجا بسر بردہ آخوھاسے روز جمعہ شہر و آدم قریب ہزار
روپیہ و راہ تبار شد و رین وقت باغبان اجرض رسانید کہ چند درخت گل چنیہ از بالاے صفہ کہ مشرف بر دریا است نو کر مقرب خان
بریدہ از شنبہ ان این حرف خاطر آزدہ گشت و خود متوجہ تحقیق و باز خواست شدم چون ثبوت پیوست کہ این نعل زشت از و سزرد
حکم فرمودم کہ ہر دو انگشت ابہام او را قطع کردند تا موجب عبرت دیگران شود و ظاہر انیت کہ مقرب خان را ازین معنی اطلاعی
بنودہ والا در بہان وقت بسزا میرسانید روز سہ شنبہ پانزدہم کووال شہر و سہ را گرفتہ آورد کہ پیش ازین چند دفعہ ادرامزدی
گرفتہ ہر بار عضو سہ از اعضایش بریدہ بود کہ تیرہ دست راست و بار دوم انگشت ابہام دست چپ و دفعہ سوم گوش چپ
و نوبت چارم پے ہر دو پا و بار آخر بینی و معزدا ترک کار خود و مکر وہ دوش بخانہ گاہ فروشی برزدیدن آمدہ بود و قضا را صاحب خانہ
خبردار شد و او را گرفت و زو چند زخم کار و بگاہ فروش زدہ او را ہلاک میا زد و درین شور و غوغا خویشان او ہجوم آوردہ دزد
را می گیرند فرمود کہ دزد را بخویشان مقتول کوال نہا بندہ را اورا قصاص رسانند۔

ہم در سہ آن روسے کہ در سرداری

روز یک شنبہ دوازہم مبلغ سہ ہزار روپیہ بخلعت خان و محمد خان سپردہ شد کہ فروا بر سر مزار شیخ احمد کھٹور رفتہ بہ فقرادار باب استحقاق کہ
در آن بقعہ توطن دارند قسمت نمایند و در مبارک شنبہ سیزدہم بمترل فرزند شاہ بہان فتح جشن مبارک شنبہ در آنجا ترتیب یافت و مجمعے از
بندہ مالے خاصہ پیار محبت شد و قبل سدر متمن را کہ در فیلان خاصہ بجلدی و سبک پائی و خوش جلوی امتیاز تمام داشت و بہ سہ

هم خوب میدیدند و از فیلمان اول اول بود و حضرت عرش آشیانی بغایت این را دوست میداشتند چون فرزند شاه جهان بسیار مایل بود و مکرر التماس نمود بیچاره شده با ساز طلا از زنجیر و غیره با یک ماده فیل درین روز بآن فرزند مرحمت فرمودم و یک لک در ب و د کلاسه عادل خان انعام شد و درین دلا بعضی رسید که مکرّم خان و معظم خان کل صاحب صوبگی ارژومیه سمرقرازا است فتح ولایت خورده کرده و راجه آنجا گرنجته برج مندره رفته است و چون از خانزادان لایق تربیت بود منصب او را از اصل و اضافه سه هزار نیت و دویست هزار سوار حکم فرمودم و بغایت تقاره واسپ خلعت سرفراز ساختم در میان سرحد ولایت او دلیسه و کولکنده و وزمیندار واسطه بودند یک راجه خورده دوم راجه مندره ولایت خورده خود تبصره بندها در گادو درآمد بعد ازین نوبت راج مندره است بکرم آئی امید جهان است که قدم هست پیشتر هم بگذرد و درین وقت عرض داشت قطب الملک بفرزند شاه جهان رسید که چون ملک من بسرحد بادشاهی قریب شده و مرا نسبت بندگی باین درگاه است امید دارم که بکرم خان فرمان شود که دست نصرت ملک من دراز نسازد و این دلیله است بر جرات و جلالت او که مثل قطب الملک همسایه از دور حسابست و درین تاریخ اگر ام خان پسر اسلام خان به فوجداری قفقور و نواحی آن سرفراز ساخته خلعت و فیل مرحمت نمودم چند رسیدن زمیندار بلو و خلعت واسپ و فیل ممتاز گشت و بلاچین قاقشال فیل عنایت شد و هم درین وقت مظفر پسر سیرز باقی ترخان سعادت آستان بنوس دریافت والد او دختر بار هم زمیندار کج بود چون میرزا باقی رحمت حق پیوست در یاست طمّنه بمیرزا جانی رسید از تو هم میرزا جانی پناه زمیندار مذکور برده از طفولیت تا حال در آن حدود گذرانیده و در نیولا که نزدل سوکب اقبال با حمد آباد اتفاق افتاد آمده ملازمت نمود اگرچه در میان مردم صحرائی نشو و نما یافته و از رسم و عادت بیگانه است غایتاً چون اسلحه انبیا را نسبت خدمتگارس و حقوق بندگی از زمان حضرت صاحبقران ثانی انارالند بر پناه باین و دودمان عالیشان ثابت است رعایت احوال او لازم شمرده بالفعل و دویست و دویست خریجه خلعت عنایت فرمودم و منصبی که در خور حال او باشد مرحمت خواهم شد شاید که در سپاه بکرم یا خود را خوب ظاهر سازد و در مبارک شنبه بستان دوم باغ فتح رفته سیر گل سرخ کرده شد یک تخمه خوب شکفته بود و درین ملک گل سرخ کمتر میشود در یاب جانانقدر غنیمت بود شقایق زارش هم بدیند و انجیر با سینه رسیده هم داشت چند انجیر بدست خود چیدم آنکه از همه گلان تر بود و وزن فرمودم هفت و نیم توله وزن در آمد و درین تاریخ هزار و پانصد خرپزه کاریز که خان غظم پیشکش فرستاده بود رسید هزار خرپزه به بند با سینه که در رکاب بودند انعام شد و پانصد خرپزه باهل محل و چهار روز درین باغ بعیش و کامرانی گذرانیده شب دوشنبه بستان دچهارم بشهر آمدم ازین حشر پزه چند سینه بشناخ احمد آباد عطا شد و باعث تعجب آنها گشت که در ملک گجرات خرپزه بغایت زیاده دیده میشود

از خوردن این خیر پزیران ماندند که در عالم چنین نعمتی هم بوده است روز مبارک شنبه بست و هفتم در باغچه بکینه نام که در درون
 دو تخته واقع است و آنرا یکی از سلاطین گجرات ساخته اند بزم پیاله ترتیب یافت و بنده های خاص بساغر های لبریز عنایت
 سرخوش گشتند یک تخته انگور درین باغچه به کمال رسیده بود حکم فرمودم که جمعی از بنده ها که پیاله خورده اند خوشه های انگور بدست
 خود چیده مزه سازند و روز دوشنبه غره اسفندارند از احمد آباد کوچ فرموده رایات مراجعت بصوب مالوه برافراشت و تاد و تخان
 که در کنار تال کا که به ترتیب یافته بود شکارکنان شافتم سه روز درین منزل مقام واقع شد روز مبارک شنبه چهارم شیکش مقرب خان
 بنظر گذشت تخته که نفاست داشته باشد و خاطر بآن رغبت کند نبود و از بهین خجالت شیکش را از فرزندان خود داده که در درون محل
 گذرانند از جواهر و مرصع آلات و اقمشه موازی یک لک روپیہ را قبول نموده تتمه را با و بخشیدم از اسپان کچی هم قریب بعصر راس گرفته شد
 اما سپهر جسته نبود که تعریف توان کرد روز جمعه پنجم شش کرده کوچ کرده برکنار دریا ای احمد آباد نزول اجلال اتفاق افتاد چون فرزند
 شاه جهان رستم خان را که عمده بندہ ای اوست بجکوست گجرات میگذشت بالتماس آن فرزند علم و تقارہ و خلعت و خنجر مرصع عنایت
 فرمودم تا حال درین دولت رسم نبود که بنوکر شاهزادہ با علم و تقارہ مرحمت شود چنانچه حضرت عرش آشیانی با کمال شفقت و مهربانی که بمن داشتند
 تجویز خطاب و علم و تقارہ بامراے من فرموده بودند چون توجه و التفات من نسبت بآن فرزند نه بدست که در هیچ مرتبه از مراعات خاطر جانی
 او را از دست تو انم داد و در واقع فرزند نیست شایسته و بهمه عنایتی زمینده و در عنفوان عمر و دولت بهر جانب که روے هست نباده
 آن هم را خاطر خواه من صورت داده و بهرین روز مقرب خان رخصت وطن یافت چون مزار قطب عالم پدر شاه عالم بخاری که در موضع
 بنوه واقعت بر سر راه بود خود با بخارفته پانصد روپیہ بمقیان آنتقام خیر کردم روز شنبه ششم در دریا ای محمود آباد بکشتی کشتی شکار
 ماهی کرده شد برکنار آب مذکور مقبره سید مبارک بخاری واقعت که از امراے عمده گجرات بوده و این عبارت را بعد از وفاتش سید
 میران ساخته و بنایت گنبد نیست عاے بر دور آن حصار نیست از سنگ و آجر در بنایت استحکام ترتیب یافته تخمیناً از دو لک روپیہ بیشینچ
 شده باشد مقبره ای سلاطین گجرات که بنظر درآمده هیچکدام ده یک این نیست هر چند آنها صاحب ملک بوده اند و این نوکر غایتا همت و توفیق
 خدا داد است هزار آفرین بر فرزندی که مقبره پدر خود را چنین ساخته -

گزو مانده بستی یا دگارسے *

روز یکشنبه مقام فرموده شکار ماهی کرده شد چهار صد ماهی بدام اوقاد و از آنجا یک ماهی بے پولک بنظر درآمد که آن را سنگ ماهی گویند شیکش
 بنایت کلان در آب می نمود فرمودم که در حضور چاک کردند از میانش ماهی پولک داری برآمد که تازه فرو برده بود و هنوز تغییر در او نرفته

حکم کردم که هر دو را وزن کنند سنگ ماهی شش و نیم سیر بنظر درآمد و آنرا که فرو برده بود قریب بدو سیر ظاهر شد روز دوشنبه ششم چهار کرده
 و یک پاؤ کوچ فرو برده در موضع بوده منزل شد مردم اینجا ترفیت برسات گجرات میگردند قضا را شب گذشته و امروز تا چاشت خیلکے باران
 شد و گرد و خاک فرو نشست چون این ملک ریگ بوم است یقین که در برسات گرد و خاک نباشد و گل و لاله نشود صحراها سبز و خرم
 گرد و غوغا ابر بهر حال نمونه از برسات هم دیده شد روز شنبه پنج و نیم کرده کوچ نموده در کنار موضع جرسیمازول اقبال افتادین
 منزل خبر رسید که مانسنگه سیوڑه جان بالکان جنم سپرده تفصیل این اجمال آنکه سیوڑه گروہی ماند از ملاحدہ ہنود و ہمیشہ سرد پا برہنہ می باشند
 جمعے سوے سرویش و برتے کے کنند و بعضے تراشد و لباس دوختہ نمی پوشند و مدار اعتقاد آنها برین است کہ هیچ جاندار را آزرده
 بناید ساخت و طایفہ بانیہ آنها را پیر و مرشد خود میدانند ملک سجدہ و پرستش می نمایند و این سیوڑہ با دو فرقه اندیکے راپتاگویند و دیگر
 کہ کھل مانسنگه مذکور سردار طایفہ کہ کھل بود و بالچند کلان کرده پتاہر دو پیوستہ در خدمت حضرت عرش آشیانی می بودند چون آنحضرت شفقار
 شد ندو خسرو گر نخت دمن از پے او ایثار کردم راے سنگہ برینہ زمیندار بیکانیر کہ بین تربیت و لوازش آنحضرت مہربانہ امارت رسید و بود
 از مانسنگه مذکور مدت سلطنت و پیش آمدن احوالی مرا می پرسید و آن سیاہ زبان کہ خود را در علم نجوم و تسخیرات ماہر میگفت باومی گوید کہ
 نہایت سلطنت ایشان تا دو سال است و آن خوف مہوٹ با اعتماد این سخن بیرخصت بوطن خود رفت و بعد ازان کہ حق جل سبحانہ این
 نیاز مند را بکرم و لطف خود برگزیدہ ہمخان فتح و فیروزی بمستقر خلافت شکر گشتم شرمندہ و سرافگندہ در گاہ آمد و خاتمت احوال او در
 جاکے خود گذارش بافتہ آنقصہ مانسنگه مذکور در پتان سہ چار ماہ بعلت جذام مبتلا شد و اعضائش از ہم رخت تا حال بنزدگانی کہ مرگ
 ازان ہر اتب بہتر است در بیکانیر روزگار بسر می برد و در نیولا اورا بیا د آورده حکم طلب فرمودم در اثناے ماہ کہ بدرگاہ می آورند
 از غایت توہم زہر خورده جان بالکان جنم سپرد و ہر گاہ نیت این نیاز مند در گاہ ایزدی مصروف بر عدالت و خیر باشد یقین کہ ہر کس کہ در
 حق من بداندیشہ در نوریت خود خواہ یافت طایفہ سیوڑہ در اکثر بلاد ہندی باشد غایتا در ملک گجرات چون مدار سودا و خرید و فروخت
 بر بانیانست سیوڑہ بیشتر می باشد و غیر از تجانہ منازل بحجت بودن و عبادت کردن آنها ساختہ اند کہ در حقیقت دارالفساد است وزن
 و دختر خود را پیش سیوڑہ ہائے فرستند و اصلاحا و ناموس در میان نیست و انواع فساد و بیباکے از آنها توہمے آید بنا برین حکم
 باخرج سیوڑہ ہا فرمودم و فرامین باطراف فرستادہ شد کہ ہر جا سیوڑہ باشد از قلمرو من بر آوردند روز کم شنبہ دہم بشکار رفت
 و ونیلہ گاؤیکے نزویکے آدہ بہ بندوق زدم درین روز پسر دلاور خان از پٹن کہ بجایگیر پیش تنخواہ بودہ آمدہ سعادت زمین بوس
 دریافت داسپ کچی پیشکش گذرانیدہ نہایت خوش شکل است و خوش سواری تا ببلک گجرات در آمدہ ایم باین خوبی اسب بیکشیش کش

نیاورده قیمتش هزار روپیه حکم شد روز مبارک شنبه یازدهم در کنار تال مذکور بزم پیاپی ترتیب یافت و جمعی از بندها که در گاه را
 که بخدمت این صوبه تعیین شده بودند مشمول عطا و نوازش بیدریغ ساخته رخصت فرمودم از جمله شجاعت خان عرب را بمنصب
 دو هزار و پانصد یزات و دو هزار سوار از اصل و اضافہ سرفراز فرموده تقاریر و سپ و خلعت عنایت شد و بهت خان را بمنصب هزار
 و پانصدی و بهتصد سوار سرفراز ساخته خلعت و نایل لطف نمودم کفایت خلن که بخدمت دیوانی صوبه مذکور اختصاص دارد و هزار و دو
 صدی و سیصد سوار از اصل و اضافہ متارگشت عفی خان بخشی با سپ و خلعت سرفراز شد و حاجه باقل را بمنصب هزار و پانصدی
 و شش صد و پنجاه سوار از اصل و اضافہ اختصاص بخشید و بخدمت بخشی گری احدیان تعیین فرمودم و بختاب باقل خانے ممت از
 یافت و سه هزار و بیست و یک قطب الملک که پیشکش آورده بود انعام مرحمت شد و درین تاریخ فرزند شاهجهان اتاروبه که از فراد بهت
 او آورده بودند بنظر گذارند که تا حال باین کلائے دیده نشده بود فرمودم که وزن کنند بقی میت و نه ماشه و اتاروبل و نیم تو
 یوزن در آرد و در جمیع دوازدهم بشکار رفته و نیکه گاوی که نزدیکی کرده شکار شد و روز شنبه سیزدهم سینه گاؤ و دوز و یک ماده
 به بندوق زوم روز یکشنبه چهاردهم شیخ اسمعیل و شیخ محمد غوث خلعت و پانصد روپیه خراج عنایت فرمودم روز و دو شنبه پانزدهم
 بشکار رفته و دو ماده نیکه گاؤ به بندوق زوم روز سه شنبه شانزدهم مشایخ گجرات را که بشتاعت آمده بودند مرتبه دیگر خلعت و خرمی
 با اراضی مدو معاش داده رخصت فرمودم و به هر یک از آنها کتابی از کتاب خانه خاصه مشتمل تفسیر کشاف و تفسیر حسینی در وصف الحجاب
 مرحمت شد و بر پشت آن کتب تاریخ آمدن گجرات و مرحمت نمودن کتاب مرقوم گشت درین مدت که شهر احمد آباد از نزول رایات
 جلال آراستگی داشت شغل شبان روزی من این بود که از باب استحقاق را بنظر آورده زو زمین عنایت فرمایم و با آنکه شیخ احمد
 صدر و چندے از بندها که مرا احداث تعیین شده بودند که در ویشان و مستحقان را بلا زمستی آورده باشند و با فرزندان شیخ محمد غوث
 و نمیره شیخ وجیه الدین و دیگر مشایخ نیز حکم فرموده بودم که از باب استحقاق هر جا گمان داشته باشند بخدمت حاضر سازند و همچنین در محل
 چندے از عورات بهمین خدمت مقرر بودند که ضعیف بار بنظر بگذرانند و بکے بہت مصروف آن بود که چون بعد از سالماشل
 من بادشاہی بطالع فخرای این ملک آمده باشد باید که هیچ احدی محروم نماند و حق تعالی شایع است که درین غزیت کوتاہی
 نکرده ام و بیچ وقت ازین شغل فارغ بنوده ام اگر چه از آمدن احمد آباد اصلا محظوظ نشده ام غایتا خاطر حقیقت شناس را باین خوبند
 دارم که آمدن من موجب رفاهیت حال محبے کثیر از درویشان شد و خلقی بنوار سید روز سه شنبه شانزدهم کوکب پسر قمر خان را که
 در بر بانپور بلباس فقر درآمده سر لہجراے غربت نہادہ بود گرفته آوردند و شرح این برسم اجمال آنکہ کوکب نمیره میر عبد الطیف قزوینی

است که از سادات سیفی بوده و نسبت خانزادی موروثی باین درگاه دارد از تعینات لشکر دکن بود گو یار و زبے چند دوران لشکر به ننگدستی و پریشانی میگذرانید و چون دستے بود که باضافه منصب سرقراری نیافته بود تو هم بے عنایتی من علاوه آن میشود و از آشوب خاطر و تنگ حوصلگی بلباس تجرد درآمده سر بسجراے آوارگی می نمود و در عرض شش ماه تمام ملک دکن را از دولت آباد و سید رو بجا پور و کرناٹک و گل کنده سیر کرده به بندر دایل میرسد و از آنجا کبشتی نشسته در بندر که می آید و بندر سورت و بروج و دیگر قصبات را که در سیر راه واقع بود سیر نموده باجمه آباد میرسد درین وقت زاهد نام یکی از نوکران فرزند شاهجهان او را گرفته بدرگاه آورد حکم فرمودم که باین بزرگان بجنور آورده چون بنظر درآمد پرسیده شد که باوجود حقوق خدمت پدیدر وجود و نسبت خانزادی گشت این بے سعادتے چه بود عرض کرد که در خدمت قبل و مرشد حقیقی دروغ نمی توان گفت راستی آنکه پیش ازین امیدوار مرحمت بودم و از نیک طالع موافقت نکردم و ترک تعلقات ظاهری نموده بهر اسیمه روی وادی غربت نهادم چون از گفتارش آثار صدق ظاهر بود و در دلم اثر کرد و از ان شدت فرو آمدم و پرسیدم که درین گشتگی عادل خان و قطب الملک و علینر بیج کدام را دیده معروض داشت که هرگاه طالع من درین درگاه مدونکرده باشد و ازین دولت که بحرست بیکران لب نشنه مراد مانده باشم حاشا که بحشمه سارا آفتاب بهمت تر سازم و بریده باد سرے که بسجود این درگاه رسیده باشد و دیگرے فرو آید از روزیکه قدم بوادی غربت نهاده ام تا حال و قایل خود را بطریق روزنامه بر بیاضی ثبت نموده ام حقیقت احوال من از آنجا ظاهر خواهد بود این حرف بیشتر موجب تحرم گشت و مسودات او را طلبیده خواندم معلوم شد که درین گشتگی و غربت محنت دریا صفت بسیار کشیده و اکثر پیاده گردیده و بقوت ناگزیر عاجز گردیده ازین جهت خاطر من با و مهربان شد و روز دیگر بجنور طلبیده بند از دست و پایش فرمودم که بردارند و خلعت واسپ و هزار روپیہ خرچے عنایت شد و منصب ادا نچه بوده پانزده اضافه مرحمت نمود و چندان اظهار لطف و عنایت فرمودم که هرگز در محله او نگذشته بود بزرگان حال این بیت میگفت -

اینکه می بینم به بیدار است یارب یا بنجواب	خویشتن را در چنین نعمت پس از چنین غلاب
<p>روز کم شبیه هفتم شش کرده کوچ فرموده در مقام باره سید نور زول اقبال اتفاق افتاد پیش ازین مذکور می گشت که در کشمیر اثر و بانے ظاهر شد و درین تاریخ عرض داشت واقعه نویس آنجا رسیده نوشته بود که درین ملک علت و باشته اتمام یافته و کس بسیار تلف میشود باین طریق که روز اول در دسروپ بهم میرسد و خون بسیار از بینی می آید روز دوم جان بحق تسلیم می کند و از خانه که یک کس فوت شد تمام مردم آن خانه در معرض تلف اند و هر که نزد بیماری یا مرده بر دو بهان حال بتلامی گرد و از حمله شخصی مرده بود او را</p>	

بربالا کاه انداخته شسته اند آفتابا کاه و آه از آن کاه می خورد می میرد و بعد از آن سگ چند از گوشت آن گاو خورده
تمام مرده اند و کار تا بجای رسیده که از توهم مرگ پدر نزد یک پسر و پسر نزد یک پدر نمی رود و از غریب آنکه در محله که ابتدا
بیماری از آنجا شده بود آتش در گرفته قریب بسه هزار خانه در آن محله می سوزد و در آشنای طغیان این حادثه صبحی که اهل شهر
و مواضع و نواحی بر می خیزند شکل مستدیری بر در حائ خانه ظاهر شده می بینند سه دایره کلان بر روی هم و دوازده دایره کوچک
و آنکه خود دیگر دوازده میان آن بیاض ندارد و این اشکال در همه خانه ها بهر سیده و در مساجد نیز ظاهر میگردد و از روز یکم آتش افتاده
و این اشکال نمایان گشته فی الحقیقه در و با میگویند که شده است چون این مقدمه غرابت تمام داشت نوشته شد غایتاً
بقانون خود راست نمی آید و عقل من قبول این معنی نمی کند و العلم عند الله امید که حق جل سبحانه تعالی بر بنده های گناه کار
خود مهربان گردد و دوازدهمین بلیه با نکیه نجات یا بند روز مبارک شنبه هفدهم و نهم کرده کوچ نموده در کنار آب می منزل شد درین
روز زمیندار جام دولت زمین بوس دریافت پنجاه راس اسب پیشکش و صد مهر و صد روپیه نذر گذر آیند نامش حساب است و
جام لقب است هر کس که جانشین شود او را جام میگویند و این از زمینداران عمده ملک گجرات است بلکه از راجاهای نامی هندستان
است ملکش بدریای شور متصل است پنج شش هزار سوار همیشه میدارد و در وقت کار تاده دوازده هزار سوار هم سلمان میتواند داد
در ولایت ادا سپ بسیار هم میرسد چنانچه تاده هزار روپیه اسب کچی خرید و فروخت میشود براج مذکور خلعت عنایت
فرمود و همدین روز پنجمی زنان راجه ولایت کوچ که در اقضا بلاد بنگاله واقعت سعادت آستان بوس دریافت پانصد مهر نذر
گذر آیند و بقاییت خلعت و خنجر مرصع سرفراز گشت نوازش خان پسر سعید خان که بجاوست ولایت چونکره تعیین بود بدولت زمین
بوس استعفا یافت روز جمعه نوزدهم مقام شد روز شنبه بستم چهار کرده پاکو کم کوچ نموده بر کنار تال هینود نزل نمودم روز یکشنبه
بست و یکم چهار کرده و نهم کوچ کرده در کنار تال بدروال فرود آمده شد درین روز خبر فوت عظمت خان گجراتی که بجهت بیماری
در احمد آباد مانده بود بمساجد جلال رسید و از بندهای مزاحدان بود و خدمات نیک از وی می آمد و از حقیقت ملک دکن و
گجرات و قوت تمام داشت خاطر حق شناس از خبر فوت او گرانی پذیرفت در تال مذکور گیسایه بنظر درآمد که بچند رسیدن انگشت و
پاسر چوبه برگمائش نیز بهم می آرد و بعد از زمانه باز شگفته میگردد و در گیش از عالم برگ درخت ترهندی است نامش بعلی شجر الحیاء
است و بهندی لجنوتی میگویند و لاج بعضی حیا است چون از رسیدن دست و انگشت سر بهم می آرد و ازین جهت به حیا نسبت کرده اند
بجمله کلفت خالی از غریبی نیست و نامش را هم نقرک یافته اند و میگویند که در خشکی هم میشود روز دوشنبه بیست و دوم مقام شد قراولان خبر

آوردند که درین نزدیکی شیربیت که بمردم را گذری مزاحمت و آسیب میرساند و در پیشه که میباشند کله و استخوان چندس از آدمیان که تازه خورده بودند دیده شد بعد از دوپچر روز بشکاران شیرسواری نموده بیک زخم بدوق کارش ساقتم اگرچه شیرکلان بود غایتا از نیمسم کلان تر بار بار زده شد از جمله شیرکے که در قلعه ماند و زده بودم هشت و نیم من بود این هفت و نیم من بوزن درآمد مگین از آن کتر و زده شنبه بیت و سویم سه و نیم کوه و کسرے کوچ نموده برب آب بایب نزول نمودم روزم شنبه بیت و چهارم قریب بخشش کرده طے نموده در کنار تال ہمد منزل شد روز مبارک شنبه بیت و پنجم مقام فرموده بزم بیالہ ترتیب یافت و بندہ حاکمے خاص مبالغہ عنایت بخش گشتند نوازش خان را بمنصب سه ہزاری و دو ہزار سوار کہ اضافہ پانصدی ذات باشد سرفراز ساخته و خلعت و میل مرحمت نموده رخصت جاگیر فرمودم و محمد حسین سبزک را کہ بجت اتباع اسپان را وارد بلخ فرستاده شده بود درین تاریخ بدرگاہ رسیدہ سعادت زمین بوس دریافت از اسپان آورده او یک اسپا برش بغایت خوش رنگ و خوش بست است تا حال باین رنگا برش دیده نشده بود و چند راہ دارد دیگر خوب آورده بود بنابران او را بخطاب تجارت خانی سرفراز فرمودم روز جمعه بیت و ششم پنج کوه و یک پاو طے نموده و موضع جالو منزل شد و راجہ چھی نرائن عموی راجہ کوچ کہ الحال ملک گجرات را باد عنایت فرمودہ ام اسپا عنایت کردم روز شنبه بیت و ہفتم سه کوه کوچ کرده در مقام بودہ نزول اجلال اتفاق افتاد و زکیشنہ بیت و ہفتم پنج کوه طے نموده کنار قصبہ و دھکہ این قصبہ سرحد گجرات و مالوہ است محل نزول را یات جلال گشت پہلوان بہادار مین برق اندازیدہ لنگوری را با بڑی بہ مازمت آورده عرض نمود کہ در راہ یکے از تو پچیان این بندہ لنگور مادہ را کہ بچہ خود را در سینہ گرفته بر بالائے درختی نشسته بود میدید و آن سنگ دل رحم نکرده مادہ لنگور را بہ بندوق میزند بجز در سیدن بندوق بچہ را از سینہ جدا کرده بر شاخے میگذارد و خود بر زمین افتادہ جان می سپارد و درین اثنا سے من رسیدم و آن بچہ را فرود آورده بجت شیر خور دن نزدیک این بزرگم و مقالی بزرگ و مہربان ساخته شروع در رسیدن و مہربانی کرد و با وجود ہم خستیت با ہم چنان الفت گرفته اند کہ گویا از شکم او برآمدہ فرخوم کہ بچہ را از و جدا سازند بجز و جدا ساختن بزرگ آغاز فریاد و بیطاعتی کرد و بچہ لنگور نیز بے تابے بیافرود اما الفت بچہ لنگور بجت شیر خور دن چندان تعجب ندارد و مہربانی بزرگان بچہ جابے تعجب بسیار است لنگور جانور نیست از عالم میمون غایتا موے میمون بزرگ و میمون و روش سرخ و موے لنگور سفید و روش سیاہ و دم لنگور دو چندان از دم میمون دراز است بنا بر غایت این مقدمہ نوشتہ شد روز دوشنبه بیت و ہفتم مقام نموده بشکار نیلہ گاؤں رقم و دینلہ گاؤں یکے نزدیکہ اودہ بندوق روزم روز شنبه سے ام نیز مقام واقع شد :

تمام شد جلد اول توژک جهانگیر

حکم جهانگیر

حکم فرمودم که این دوازده ساله احوال را یک جلد ساخته نسخه های متعدد ترتیب نمایند که به
 پنده های خاص عنایت فرمایم و بسایر بلاد فرستاده شود که از باب دولت و اصحاب سعادت
 دستور العمل روزگار خود سازند



شب کیشنبہ بیت وسوم ربیع الاول سالہ ہجری بعد از گذشتن چہار دہ نیم ہجری تحویل آفتاب بیست و نہ حضرت نیر عظم عظیمہ بخش عالم بہ برج عمل اتفاق افتاد و تا این نوروز جهان افروز دواز دہ سال از جلوس ہمایون این نیاز مند در گاہ الہی بخیر و خوبی گذشتہ سال نو مبارک کے وفرخے آغاز شد روز مبارک شنبہ دویم ماہ فروردی ماہ الہی جشن وزن قمری النجم افروز گشت سال بجاہ دیکم از عسکراین نیاز مند در گاہ ایزدی مبارک کے آغاز شد امید کہ مدت حیات در مرضیات الہی صرف شود و نفسی بے یاد او نگزد و بعد از فراغ وزن تازہ بتازہ بزم نشاط ترتیب یافت و بندہ ہاسے خاص بساغر لبریز عنایت سرخوش گشتند درین روز آصف خان کہ بمنصب پنج ہزاری ذات و سہ ہزار سوار سرفرازی داشت بعنایت چہار ہزار سوار و واسپہ و سہ اسپہ ممتاز شد و ثبات حسان بخیرت عرض کرد سرفرازی یافت خدمت تو بہ خانہ بمقتدر خان مرحمت نمودم واسپہ کچھی کہ سپرد لا و رخاں پیشکش آئندہ بود با لگہ تا در ولایت گجرات نزول موکب اقبال اتفاق افتادہ مثل این اسپہ سہر کار نیامدہ چون میرزا رستم بسیار انہار میل و خواہش نمود و خاطر او را عزت میداشتیم باد عنایت نمودم بجام چہار انگشتی از الماس و یاقوت و زمرد و نیلم و دودست باز مرحمت شد و برابرہ کچھی نرائن نیز چہار انگشتی از نعل و عین الہرہ و زمرد و نیلم نیز عنایت شد مروت خان از بنگالہ سہ زنجیر نیل شیکش فرستاد بود و دو نیل ظلمہ شد شب جمعہ فرمودم کہ دور تال را چراغان کردند بنایت خوب شدہ بود روز یکشنبہ حاجی رفیق از عراق آمدہ سادات آستان بوس و دریافت و مکتوبے کہ برادر م شاہ عباس مصحوب او ارسال داشتہ بود گذرانید شتار الیہ غلام میر محمد امین خان قافلہ باشی ست و سیرا و از عالم فرزندان تربیت کردہ در واقع خوب خدمتگار است مکر ابرق آمد و رفت نمودہ بہ برادر م شاہ عباس آشنا شدہ درین دفعہ از اسپان بچاق و اقمشہ نفیسہ آوردہ بود چنانچہ از اسپہا سے او چند اسپ و اخل طوایل خاصہ شد چون بندہ کار آمدنی و خدمت گاہ لایق عنایت است بخطاب ملک التجار سرفراز ساختم روز دوشنبہ برابرہ کچھی نرائن شمشیر خاصہ و تسبیح مرصع و چہار دانہ مروارید بحبت حلقہ گوش مرحمت نمودم روز مبارک شنبہ میرزا رستم کہ بمنصب پنج ہزاری ذات و سہزار سوار سرفراز بود باضافہ پانصد سوار استیاز یافت اعتماد خان بمنصب

چهار هزاری و هزار سوار ممتاز شد سرفراز خان به منصب دو هزار و پانصدی و هزار و چهار صد سوار سرفراز گشت معتمد خان به منصب هزار و
 صد و پنجاه سوار سرفرنبدی یافت به اینرا سکه بدین و فدائی خان اسپ صد مری عنایت شد چون صوبه پنجاب بحفظ و حراست
 اعتماد الدوله مقرر است حسب المائتاس او میر قاسم بخشی احدیان را که نسبت و سلسله ایشان دارد و حکومت صوبه مذکور سرفراز فرمود
 و منصب هزار زیات و چهار صد سوار و خطاب قاسم خانی مرحمت کرد پیش ازین بر وجهی نرائن اسپ عراقی عنایت نموده بود
 درین تاریخ فیل و اسپ ترکے بخشیده رخصت بنگال فرمودم جام بانعام کمر شمشیر مرصع و شمع مرصع و اسپ یکے عراقی دیگرے ترکے
 و خلعت سرفرازی یافته رخصت و طن شد صلح برادرزاده آصف خان مرحوم را به منصب هزار و سیصد سوار ممتاز ساخته رخصت صوبه
 بنگال فرمودم و اسپ بمشارالیه مرحمت شد و درین تاریخ میر حله از عراق آمده دولت زمین بوس دریافت مشارالیه از سادات مستبر
 اصقان است و سلسله اینها در عراق همیشه حرم داشته اند و الحال برادرزاده او میر رضی در خدمت برادرش شاه عباس به منصب
 صدارت اختصاص دارد و شاه صبیح خود را با و نسبت کرده میر حله پیش ازین بمبارده سال از عراق برآمده نزد محمد قلی قطب الملک
 بنگال و در قهوه و نامش محمد امین است و قطب الملک او را میر حله خطاب داده بود و در صده سال مدار علیه او بوده و صاحب سالان شده
 بعد از آنکه قطب الملک مذکور و ولایت حیات سپرده و نوبت ریاست به برادرزاده او رسید میر سلوکی که خاطر خواه او باشد نکرده و میر
 رخصت گرفته بطن تشافه و شاه بنا بر نسبت میر رضی و عنقه که حرم صاحب سالان را در نظر مای باشد بمیر مذکور توجه و شفقت
 بسیار ظاهر فرموده و او نیز پیشکشمالایق گذرانیده مدت سه چهار سال در عراق بسر برده و ملک ما بهم رسانیده چون مکرر معروض
 گشت که او اراده خدمت این درگاه دارد و فرمان فرستاده بدرگاه طلب فرمودم و مشارالیه بجز در سیدن فرمان ترک تعلقات نموده جرید
 روئے اخلاص بدرگاه نهاد و درین تاریخ بغزلباطوس مفتخر گشته و از ده راس اسپ و نه تلو و قماش و دو و انگشتی پیشکش گذرانید
 چون از روئے عقیدت و اخلاص آمده مشمول عواطف و مراحم ساخته بالفعل بمیت هزار درپ خرچے و خلعت عنایت شد و درین
 روز خدمت بخشے گرمی احدیان را از تغیر قاسم خان بنایت خان مرحمت فرمودم و خواجه عاقل را که از بنده ماے قدیم است ب خطاب
 عاقل خانے سرفراز فرموده اسپ عنایت نمودم و روز جمعه و ملا و در خان از دکن آمده سعادت آستان بوس دریافت صد مهر و هزار روپیہ
 نذر گذرانید باقر خان فوجدار صوبه ملتان به منصب بهشتی ذات و بهیصد سوار سرفراز گشت تجارت خان و با هوئے زمیندار صوبه
 ملتان بانعام فیل ممتاز شدند و در شنبه یازدهم بزم شکار فیل از دوحه کوخ فرموده در موضع کرده باره نزول اجلال اتفاق افتاده و در یکشنبه
 دوازدهم موضع سوار محل و رود و موبک منصور گشت انداختا و دوحه بهشت کرده است و تا شکارگاه یک و نیم کوه صبح روز و شنبه سیزدهم

با جمعی از بنده های خاصه اشکافیل متوجه شدم چراگاه فیل در کوهستانی واقع است و فراز و نشیب بسیار گذار سیاده بصورت میسر است
پیش ازین جمعی کثیر از سوار و پیاده بطریق قمرغه دو جنگل را احاطه نموده بودند و بیرون جنگل بر فراز درختی بجبهت نشستن من سختی از چوب
ترتیب داده در اطراف آن بر چند درخت دیگر نشستن با بخت امر ساخته بودند و دست فیل زبانه های من را میزدند و بسیاری از ماده فیلان
آگاه داشته و بر هر فیل دو نفر فیلان از قوم جرگه که شکار فیل مخصوص آنهاست نشسته و مقرر شده بود که فیلان صحرائی از اطراف
جنگل بحضور بیارند تا آنها شکار آنها کرده شود و قضا را در وقتی که مروم از اطراف جنگل درآمدند از انبوهی درخت و پست
و بلند بسیار سلسله انتظام از هم گسیخت ترتیب قمرغه بر جانمان فیلان صحرائی سر اسیمه بر طرف رودی نهادند و دو از ده زنجیر فیل
از نزد ماده باین ضلع افتادند چون بیم آن بود که مبادا در روز فیلها میخانه را پیشتر از ماده هر جایافتند بستند اگر چه فیل بسیار
بدست نیامدند غایتاً دو فیل نفیس شکار شد بغایت خوب صورت و صیل و تمام عیار چون کوهست را که در میان جنگل واقع است
داین فیلان در آن جنگل می بودند را کس بهای می گویند یعنی دیو کوه باین نسبت را در آن سر و پا و منکر که نام دیوهاست این هر
دو فیل را نام کردم روز سه شنبه چهارم و کم شنبه پانزدهم مقام فرمودم شب مبارک شنبه شانزدهم کوچ نموده بمنزل که به باره نزل
اجلال اتفاق افتاد حاکم بیگ که از خانزاده درگاه است بخطاب حاکم خانی سرفراز گشت و مبلغ سه هزار روپیه بنگرام زمیندار
کوهستان پنجاب انعام شد چون گرمانایت اشتداد داشت و سواری روز متعذر بود کوچ شب قرار یافت روز شنبه بیستم و در پرگنه
و دو حد منزل شد روز یکشنبه نوزدهم حضرت نیر عظم علیه بخش عالم در شرف خانه محل جلوه جهان افروزی فرمود و درین روز جشن عالی
ترتیب یافته بر تخت مراد جلوس فرمودم شهنواز خان را که بمنصب پنج هزار ذوات سرفرازی داشت بغایت دو هزار سوار و دو سپه
سه اسپه تان ساز ساختم خواجه ابوالحسن میر خجسته بمنصب چهار هزار ذوات و دو هزار سوار اصل و اضافه سرفرازی یافت چون
احمد بیگ خان کابلی که بجکومت کشمیر سرفرازی داشت تعهد نموده بود که در عرض دو سال فتح ولایت تبست و کشتور نماید و آن
و عده منقضی گشت و این خدمت از و بانصرام نرسید بنا برین او را معزول ساخته و لا در خان کاکر را به صاحب ضوگی کشمیر بلندی
نخستینم و خلعت و فیل مرحمت نموده رخصت فرمودم و او نیز خط تعهد سپرد که در عرض دو سال فتح تبست کشتور نماید بدیع الزمان
پسر شاه پنج میرزا از جاگیر خود که در سلطان پور داشت آمده سعادت آستانوس دریافت قاسم خان را بغایت خجسته
و فیل سرفراز ساخته بجکومت صوبه پنجاب رخصت فرمودم شب سه شنبه بیست یکم از منزل مذکور کوچ فرموده غنان موکب
اقبال بصوب احمد آباد معطوف داشتم چون از شدت گرما و عفونت هوا محنت بسیار کشیدند و تا رسیدن باگه مسافت

بعید یا سستے پیو دنجاطرم گذشت کہ ایام تابستان بیستم بدرمخلافه توجہ فرمائیم چون تعریف برشکال ملک گجرات بسیار شنیده میشد و شهرت احمد آباد را نسبتے نامندہ بود قصد گجرات بخمال گذشت آخر راے بودن احمد آباد قرار گرفت و از انجا کہ حمایت و حراست از دحق سبحانہ ہمہ جا دہمہ وقت حافظ و ناصر این نیاز مند است مقارن این حال خبر رسید کہ باز در آگرہ اثر و باعظا ہر شد و مردم بسیار تلف میشوند بنا برین فسخ غریمت آگرہ کہ بالہام غیبی در خاطر پر تو انگندہ بود مصمم گشت جشن مبارک شنبہ بیست سویم بمنزل جالود ترتیب یافت پیش ازین ضابطہ سکہ چنان بود کہ یک روے زر اسم مرا نقش می کردند و بر روے دیگر نام مقام و ماہ و سنہ جلوس در نیولا بخاطر رسید کہ بجای ماہ صورت بر جے را کہ بآن ماہ منصوب باشد نقش بکنند مثلاً در ماہ فروردی صورت برہ و در اردی بہشت شکل نوز و چون ہمچنین در نہر ماہ کہ سکہ شود یک طرف صورت آن برج را بنوعی نقش کنند کہ حضرت نیر غظم از ان طالع باشد و این تصرف خاصہ من است و تا حال نشدہ بود

درین روز اتفاقاً خان بے نایت علم سرفرازی یافت بہ مروت خان کہ از تعینات صوبہ بنگالہ است نہر علم رحمت شد و شب شنبہ بیست و ہفتم در موضع بدروالہ از پرگنہ سہرا نزول اقبال اتفاق افتاد و درین منزل آواز کوئل شنیدہ شد کوئل مرغی است از عالم زاغ غایتاً در جنبہ خرد تر ہر دو چشم زاغ سیاہ می باشد و از کوئل سترخ آوہ او خالماے سفیدی دارد و ز سیاہ یک رنگ است زاوہ بے نایت خوش آوازے باشد بلکہ آواز او را ہیچ نسبتے با آواز ماہہ او نیست کوئل در حقیقت بلیل ہندی است بچنان کہ مستے و شورش بلیل در بہار می باشد آشوب کوئل در آمد برسات کہ بہار ہندوستان است می شود و مالاش بے نایت و لنتشین و منورست و آغازستی او مقارن است بر سیدن انہ اکثر بر درخت انہ می نشیند و از رنگ و بوے انہ مخطوط است و از عرایب آنکہ کوئل خود یکے از بیضہ برنی آرد و در وقت بیضہ ندادن ہر جا آشیانہ زاغ را خالی می یابد بیضہ آن را بہمقار شکستہ بیرونے اندازد و خود بجایے آن بیضہ می نهد و می پرد و داغ آن را بیضہ خود تصور کردہ یکے بہے آرد و پرد و رش میدہد و این امر غریب را من خود در الہ آباد مشاہدہ کردم شب کم شنبہ بیست و نہم کنار دریاے مے منزل شد و جشن مبارک شنبہ در ان محل ترتیب یافت دو چشمہ در کنار دریاے مے ظاہر شد بے نایت آب صاف داشت چنانچہ کہ اگر دانہ خشکاش ہم در او افتد تمام ظاہری شود تمام آن روز بہر اہی اہل محل گذرانیدہ شد چون سیر منزل و کش بود فرمودم کہ بر لب ہر چشمہ صفاتہ روز جمعہ در دریاے مے شکار ماہے کردہ شد و ماہی ہاے کلان پولک دار بدام افتاد و تخت بفرزند شاہ جہان شد کہ شمشیر نم و بیازناید بعد از ان بامراستہ فرمودم کہ شمشیر ہاے کہ در کمر بستہ اند منید از مذ شمشیر آن فرزند بہتر از منید

اینست نقش اسکه عهد جهانگیری که یک طرف آن شکل بروج دوازده گانه نقش
می شد و من سعی بسیار اصل آن سکه اس که دوازده گانه را بهر سانیده نقل
آن با بعینه درین مقام نقش می کنم

نقش سکه صورت ثور مطابق ماه اردی بهشت



نقش سکه صورت حمل مطابق ماه فروردین



نقش سکه صورت سرطان مطابق ماه تیر



نقش سکه صورت جوزا مطابق ماه خرداد



نقش سکه صورت سنبله مطابق ماه شهریور



نقش سکه صورت اسد مطابق ماه مرداد



نقش سکه صورت میزان مطابق ماه مهر



نقش سکه صورت عقرب مطابق ماه آبان



نقش سکه صورت توس مطابق ماه آذر



نقش سکه صورت جلدی مطابق ماه دی



نقش سکه صورت دلوفی مطابق ماه بهمن



نقش سکه صورت حوت مطابق ماه اسفند یار



ماهی پانجمی از بند ها که حاضر بودند قسمت نموده شب شنبه غره اردی بهشت ماه از منزل مذکور کوچ فرموده به سیاهلان
 و تواچیان حکم کردم که از مواضع که بر سر راه و نزد یک براد واقع است بیوه و بیجاره آنجا را جمع ساخته بجنور بسیارند که دست
 خود خیر کنم که هم باعث مشغولیت و هم نامردان بغیض میرسد کدام مشغول به ازین خواهد بود روز و دوشنبه سویم شجاعت خان
 عرب و بهشت خان و دیگر بنده های که از تعلیمات صوبه دکن و گجرات بودند دولت آستان بوس دریافتند مشایخ و ارباب معلوت
 که در احمد آباد وطن دارند ملازمت نمودند روز سه شنبه چهارم کنار دریا به محو و آباد محل نزول عساکر اقبال گشت رستم خان را
 که فرزند شاه جهان بکومت گجرات گذاشته بود و سعادت زمین بوس سرفراز شد جشن مبارک شنبه ششم در کنار تال کاکریه ترتیب
 یافت نا هر خان حسب الحکم از صوب دکن آمده سعادت کورنش فرق عزت برافراخت بفرزند شاه جهان انگشتری الماس از
 بابت پیشکش قطب الملک که هزار قیمت داشت مرحمت شد اتفاقاً دران الماس سه خط در برابر یکدیگر و خط حرکت در زیر
 آن واقع بود چنانچه نقش مد ظاهیر میشد این الماس را از نوادر روزگار دانسته فرستاده بود حالانکه رگ و تراش در جوهر عیب
 است لیکن بظاهراً فریب بود و معذرت از سعدی که معتبر است نبود چون فرزند شاه جهان می خواست که از غنائم فتح دکن
 یا بود به بخت برادرم شاه عباس فرستد این الماس را با دیگر تحفه با بخت ایشان ارسال میداد و درین روز هزار روپیه
 و روجه انعام بر کمرای باد فروش عنایت فرمودم مشارالیه گجراتی الاصل است و از نقل و سرگذشت احوال این ملک
 استحضار تمام دارد نامش بونته بود یعنی نهال بخاطر رسید که پیر مردی را بونته گفتن به نسبت است خصوص الحال که بحاجت بکرم
 ماسر سبزو بار و روده باشد بنا بران حکم فرمودم که بعد ازین او را بر کمرای میگفته باشند بر کمرای بربان هندوی درخت را میگویند روز
 جمعه هفتم ماه مذکور موافق غره جمادی الاولی در ساعت مسعود مختار مبارک که و فرخه بشهر احمد آباد درآمد وقت سواری فرزند
 بلند اقبال شاه جهان بیست هزار چرن که پنج هزار روپیه باشد بخت تشار آورده بود و تدار دو تختانه تشارکنان شرافت هم چون
 بدو تختانه نزول اقبال فرمودم طره مرصع که بیست و پنج هزار روپیه قیمت داشت برسم پیشکش گذاریند و از بنده های که ادک دین
 صوبه گذاشته بودند پیشکشها آورند به بهجت قریب بچهل هزار روپیه شده باشد چون اعراض رسید که خواجه بیگ میزرای
 صفوی در احمد نگر بجوار سفرت ایزدی پیوسته خنجر خان را که بفرزند می برگزیده بود بلکه از فرزند صلیبی گرامی تر میداشت و حقیقت
 جوان رشید خدمت طلب و بنده قابل تربیت است بمنصب دو هزار می ذات و سوار از اهل و اضافه سرفراز ساخته حراست قلعه
 احمد نگر بعد از او مقرر فرمودم درین ایام از شدت گرما و عفونت هوا بیماری در میان مردم شایع شده و از اهل شهر دارد و کم کسی باشد

که دوسه روز باین بلا مبتلا نشده باشد تپ محرق یا در اعضا بهم میرسد و در عرض دوسه روز از تمام میرساند چنانچه بعد از صحت
دست از ضعف و سستی باقی می ماند غایتا عاقبت بخیر است و حذر جان بکس کم میرسد و از مردم کن سال که درین ملک
توطن دارند شنیده شد که پیش ازین به سه سال همین قسم تپ بهم رسیده بود و بخیر گذشت بهر حال در آب و هوا ای گجرات
ز بولنے ظاهراً هر شد و ازین آمدن بغایت پشیمانم امید که حق جل و علی بفضل و کرم خویش این گران را که سبب نگرانی خاطر
است از میان مردم بردارد و روز مبارک شنبه سیزدهم بدیع الزمان پسر میرزا شاه رخ بمنصب هزار و پانصدی ذات و سوار
و عنایت علم سرفراز سے یافته بخدمت فوجداری سرکار شین آتین شد سید نظام فوجدار سرکار لکهنو بمنصب هزار و پانصدی ذات و هفتصد
سوار ممتاز گشت منصب علی قلعه درمن که از تعینات صوبه قندهار است بالتماس بهادر خان صاحب صوبه قندهار هزار ریذات
و هفتصد سوار حکم شد سید هزار بر خان باره بمنصب هزار و پانصدی ذات و چهار صد سوار سرملندی یافت زبردست خان را بمنصب شصتصدی
ذات و سه صد و پنجاه سوار سرفراز فرمودم و درینو لاقامم حاجه ده بندی پنج دست باز تو بغون از ما و از انتر بصوب یکے از
اقوام خود برسم نیاز از سال داشته بود یک دست در راه ضایع شد چهار دست سلامت در او چین رسید ند حکم فرمودم که مبلغ
پنج هزار روپیه حواله کس ایشان نمایند که از هر قسم متاع که مرصعه حاجه داند اتیاج نموده بر دو هزار روپیه بمشار الیه انعام شد
و بهدرین وقت خان عالم که نزد دار اسے ایران باطلی گرمی رفته بود یک دست باز آشیانی که بزبان پارسی اکنه سے گویند
پیشکش فرستاده بود از نظر گذشت بظاہر علامتے که از باز دمی تمیز توان کرد و در بعد از پرانیدن تفاوت ظاہر میشود و روز
مبارک شنبه سیزدهم میر ابو الصالح خویش مرحومی میرزا یوسف خان حسب الحکم از دکن آمده سعادت آستان نبوس دریافت صد مهر
نذر و کلگی مرصع پیشکش گذرانید میرزا یوسف خان از سادات رضوی شہد است و سلسله انبیا در خراسان همیشه معزز و مکرم
بوده اند و بالفعل برادرم شاه عباس صبیہ خود را به برادر خرد میر ابو الصالح مذکور نسبت کرده پدرش مرزا اتغ خادم با شے
روح و رضیہ امام هشتم است و میرزا یوسف خان بیامن تربیت حضرت عرش آشیانی بمرتبہ امارت و منصب پنج هزار و پانصدی رسید بود
بے تکلف خوب میرے بود و نوکر را بسیار بزرگ میداشت و بسیاری از خویشان او برگردا و فراہم آمده بودند در صوبه دکن بر حمت
حق پیوست اگر چه فرزند بسیار از و ماند و نظریہ حقوق قدیم رعایتها یافتند خصوص و تربیت پسر کلانش نهایت توجہ مبذول گشت و در اندک
مدت بمرتبہ امارت رسانیدم غایتا از و تا پدر فرق بسیارے است و روز مبارک شنبه سبت و ہفتم حکیم سیح الزمان بیست هزار در بل انعام
مرحمت شد و حکیم روح الله صد مهر و هزار روپیه عنایت فرمودم چون مزاج مرا بسیار خوب و ریاضت بود دید که ہواے گجرات بغایت

ناسازگار است حکیم مذکور گفت همین که شما در شراب و افیون معتاد اندک کمی نوبت فرمود تمام این کوفت شما بیکبارگی بر طرف خواهد شد و همین که من در یک روز هر دو از اینها کم کردم در همان روز اول بسیار فائده کرد و روز مبارک شنبه سویم خورد و او ماه قمری باش خان بمنصب هزار و پانصد بذات و هزار و دوست سوار از اصل و اضافی سرفرازی یافت و عرض داشت چپیت خان دار و نه خیل خانه و بلوچ خان قراول سگی رسید که تا حال شصت و نه زنجیر فل از نواده شکار شده بود و بعد ازین هر چه شود عرض داشت خواهد شد حکم کردم که فل پسر دایچه خرد باشد ز نهار نگیرند و غیر ازین دو قسم از نواده هر چه بنظر در آید شکار کنند روز دوشنبه چهارم و پنجم و ششم و هفتم و هجدهم و بیست و یکم عرس شاه عالم بسید محمد صاحب سجاده ایشان عنایت نمودم و اسب خاصگی کچی که از اسپان سره جام بود پیشکش نمود و دو برابره ز سنگ و دیو مرمت شد هزار و پیم به بلوچ خان قراول سگی که بخد مت شکار فیل تعین است انعام فرمودم روز سه شنبه پانزدهم از گرانی در دسر در خود یافتیم آخر به تب منجر شد شب پیاله با ع معتاد را بخوردم و بعد از نیم شب آذرخار بر محنت تب افتخودم و تا دم صبح بر بستره طپیدم آخر روز کم شنبه شانزدهم تب تحقیق یافت و باستصواب حکما شب ثلثان مقدار پیاله خورده شد و بجهت خوردن شور باس ماش و برنج هر چند تکلیف میکردند و مبالغه می نمودند نتوانستم بخورم و قرار داد تا بخد نمیرسیده ام یاد ندارم که هرگز شور باس بوغان خورده باشم امید که بعد ازین هم حاجت نه افتد چون درین روز غذا آوردند طبیعت رغبت نه نمود و مجلا سه روز و دو شب بفاقد گذشت با آنکه یک شبان روز تب کشیده ام و ضعف و بی طاقتی بخد است که گویا مدت صاحب فراش بوده ام اشتها مطلق نمانده و بطعام رغبت نمی شود و در حیرتم که بانی این شهر را چه لطافت و خوبی منظور بوده که در چنین سرزمین بے فیض شهر ساخته بعد از و دیگران نیز عمر عزیز خود را درین خاکدان بر همه چیز گذرانیده اند و بایش مسوم و زمینش کم آب و رنگ بوم و گرد و غبار بخد که پیش ازین شرح داده شد آب بغایت زبون و ناگوار و در و خانه که در کنار شهر واقع است غیر از ایام برسات همیشه خشک می باشد چاهها اکثر شور و تلخ تالابها که در سواد شهر واقع است بصوابون گاواران و غاب شده مردم اعیان که بقدر سامان دارند در خانه باس خود بر کما ساخته اند و در ایام برسات از آب باران پرمی سازند و تا سال دیگر از آن آب میخورند و مضرات آبی که بهرگز هوا با و نرسد و راه بزرگ ندارد داشته باشند ظاهراست بیرون شهر بجای سبز و دریا حین تمام صحرا قوم زار است و نسیمی که از روی قوم و زو فیض او معلوم مصرع

ای تو مجموعه خوبی بحیه نامست خوانم

پیش ازین احمد آباد را گرد آباد گفته بودم الحال نمی دانم که سموتان نام نم یا بیارستان خوانم یا ز قوم زار گویم یا جنم آباد که شامل جمیع صفات است اگر موسم برسات مانع نبوده که یکر و زورین محنت سرا توقف نمی فرمودم و سلیمان دار بر تخت باو نشسته بیرون میشتانم و خلق خدا را

ازین پنج و محنت خلاص میساختم چون مردم این شهر بنایت ضعیف دل و عاجزانده بخت احتیاط که سبب بعضی از اهل اردو به تعدی و تهم در خانه کئے آنها فرود آیند و مزاحم احوال فقر و مساکین شوند و قاضی و میر عدل بخت رودیدگی مداهنت نمایند تا نتوانند بآن ستم پیشیا پس آمد از تاریخ که درین شهر نزول سعادت اتفاق افتاد با وجود جدت و حرارت هوا هر روز بعد از فراغ عبادت دو پر کجبر و که طرف دریا که هیچگونه حایله و مانعی از درو و یوار و یساول و چو بدار ندارد بر آرد و دو سه ساعت نجومی می نشینم و بمقتضای عدالت بفریاد داد خواهان رسیده ستم پیشیه بار آور خور جایم و تقصیرات سیاست میفرمایم حتی در ایام ضعف با کمال درد و الم هر روز بدستور محمود کجبر و که بر آفتاب آسانی بر خود حرام داشته ام

برنگهبانی حسیق حسدا | شب نغمه دیده بخواب آشنا | از پے آسودگی جسد تن | پنج پسندم به تن خوشیشتن |
 بکرم الهی عادت چنان شده که در میان شبانروزی پیش از دو سه ساعت نجومی نقد وقت بتاراج خواب نیرود و درین ضمن دو فایده منظور است یک آگاهی از ملک و دوم بیدار دلی بیاد حق و حقیقت باشد که این هر چند روزه بفتلت بگذرد چون خواب گرانی در پیش است این بیداری را که دیگر در خواب نخواهم دید غنیمت شمرده یک چشم زدن از یاد حق غافل نباید بود

باش بیدار که خواب بے عجبی در پیش است

و همان روز که تپ کردم فرزند بجان پیوند شاه جهان تپ کردم و گوشت او با مقدار انجامید و تا ده روز بکورتش نتوانست رسید روز سبک شنبه بیست و چهارم آمده ملازمت نمود بنایت ضعیف و ناتوان بنظر درآمد چنانچه اگر کسی بگوید که این کس بیاری یک ماه بلکه بیشتر هم کشیده باشد شکر که عاقبت بخیر گذشت روز مبارک شنبه سیم و یکم میر حله که درینولا از ایران آمده مجله از احوال و رفوزه ملک و قالی نگار شده بمنصب هزار و پانصد نجات و دو لیست سوار فرق عزت برافراخت درین روز بخت ضعیفی که کشیده ام یک زنجیر فیل و یک راس اسب و اقسام چهار پایه با مقدار س از طلا و نقره و دیگر اجناس برسم تصدق بمستحقان عنایت شد اکثر از بنده با در خور سرمایه خویش تصدقات آورده بودند فرمودم که اگر غرض اظهار اخلاص و مجراست مقبول نیست و اگر از صدق حقیقت است چه حاجت با درون حضور غایبان خود بفقرا و ارباب استحقاق قسمت نمایند روز مبارک شنبه بیستم تیر ماه الهی صاوق خان بنحش بمنصب دو هزار ذوات و سوار از اصل و اصنافه سرفرازی یافت ارادت خان میر سامان بمنصب دو هزار ذوات و سوار ممتاز گشت میر ابو صالح رضوی بمنصب دو هزار ذوات و سوار خطاب رضوی بخانان و عنایت علم و فیل سرفراز شده بصوبه دکن رخصت یافت درینولا بعرض رسید که سپهسالار آملیق خان خانان در نتیج این مصرع مشهور که ع

بریک گل زحمت صد خاری باشد کشید

غزلی گفته و میرزا رستم صفوی و میرزا مراد پسر او نیز طبع آزمائی نموده اند مطلع در دیده بخاطر رسید

ساغری بر رخ گلزاری باید کشید | ابر بسیار است می بسیار می باید کشید

از ایستاد پاس بزم حضور هر که طبع لطیف داشت غزلی گفته گذرانید این مصرع ظاهر شد که از مولانا عبدالرحمن جامی است غزل او تمام بنظر در آمد غیر از آن مصرع که بطریق مثل زبان زور و روزگار شده و دیگر کار سه نسخه لغایت ساده و بهوار گفته درین تاریخ خبر فوت احمد بیگ خان حاکم کشمیر رسید پسران او که از خانه زادان این درگاه اند و اثر رشد و کار طبع از انصاف احوال آنها ظاهر بود بنا حسب مناسب سرفرازی یافته بخدمت صوبه بگش و کابل تعیین شدند منصب او و هزار و پانصدی بود پسرکان او بمنصب سه هزار و سیصد و دیگر بمنصب نهصدی ممتاز گشتند روز مبارک شنبه چهاردهم خواجه باقیخان که بجوهر اصالت و شرافت و نجابت و شجاعت آراستگی دارد و یکی از نهانچات ملک برار بعد از دست بمنصب هزار و پانصدی و هزار سوار از اصل و اضاف و بخطاب باقیخان علم عزت برافراخت را سه کمند که سابق دیوان صوبه گجرات بود دیوانی صوبه مالوا ممتاز گشت در غولاجفت شدن سارس که تا حال دیده نشده بود و در مردم شهرت دارد که هرگز بهیچکس ندیده بنظر در آمد سارس جانوریست از عالم کلنگ فاتی از کلنگ ده دوازده برکان ترومیان سر بر نهاده و پوستان است بر استخوان سر کشیده و از پشت چشم تا مقدار شش انگشت از گردن او سرخ می باشد که در صحرای جفت بهری بر دو حیوانا خیل خیل هم بنظر در می آیند و جفت آن را از صحرای آورده در خانه با نگاه می دارند و بامروم هم می گاهند قصه جفت سار سه است و سرکار من که ایله و مجنون نام نهاده ام روز سه یکم از خواجه سرایان عرض کرد که در حضور من اینها با هم جفت شدند حکم فرمودم که هرگاه بازار او جفت شدن داشته باشند مرا آگاه سازند و هنگام سفیده صبح آمده عرض کرد که بازمی خواهند که جفت شوند در لحظه خود بجهت تماشا شافتم ماده پاهای خود را راست گذاشته اند که خم کرد و زانول یک پاهای خود را از زمین برداشته بر پشت او نهاد و بعد از آن پاهای دوم را و لحظه بر پشت او نشسته جفت شد آنگاه فرو آمد و گردن را و از ساخته نول را بر زمین رسانیده یک مرتبه برگرداده گشت یکمن که بیضیه نهاده بچه هم بر آرد و از الفت و محبت سارس با جفت خود قلعها غریب و عجیب بسیار شنیده شد چون بتواتر رسیده و غایت تمام دارد نوشته می شود از جمله قیام خان که از خانه زادان این نگاه است و در فن شکار و قزاقی و قوت تمام دارد و عرض کرد که روز سه یکم که روز سه یکم است با هم جفت شدند چون نزدیک تر شافتم از جای خود برخاسته روان شد و از رفتار او انریضه و ایله یافته شد جاک که نشسته بود رستم استخوانی چند با شسته بر بنظر

در آمد که در زیر خود گرفته نشسته بود و در آن دام چیده خود را بگوشه کشیدم خواست که بجای خود آمده بنشیند پایش بدام مضبوط شد پیش رفته گرفتم بنایت سبک به نظر در آمد چون نیک دیدم در سینه و شکم اصلا پر نموده گوشت و پوست از هم ریخته و گرم افتاده بلکه در تمام اعضا اثری از گوشت نمانده هشت بری با استخوانی چند بدست در آمد ظاهر شد که حبش مرده و از فراق او باین روز نشسته

بگذاختن از بهر دل افروز مرا | افزونست چو شمع آه جانوز مرا | روز طربم سیاه شد چون شب غم | بنشانند فراق تو بدین روز مرا

هست خان که از بنده های خوب سن است و سخن ادا اعتماد را می نماید عرض کرد که در پرگنه دو حد جفت سارے بر کنار تال بنظر در آمد از بند و قچیان من کیے راز و جهان جاسرش بریده پاک ساخت تقصیر او را در آن منزل دوسه روز مقام واقع شد جفت او پیوسته در آن گرد و پیش میگشت و فریاد و فغان میکرد و مرا از بقراری او دل بد روی آمد و غیر از ندامت چاره نبود چون از آن منزل کوچ شد بحسب اتفاق بعد از صیبت و پنج روز جهان مقام عبور افتاد از متوطنان آنجا مال و حال و خاست احوال آن سارے پرسیدم گفتند که در همان روز جهان داد و هنوز اثری از استخوان و پروبال او بر جاست من خود با آنجا رفته دیدم بنوعی که گفته بودند نشان یافتن این عالم قتلها و در میان مردم بسیار است نوشتن آنها طوطی دارد و روز شنبه شانزدهم خبر فوت را و تمشکر که از تعینات صوبه بهار بود بعضی رسید و مانسنگه پسر کلان او بمصب دو هزار و دشت شصت سوار سرفراز گشت و دیگر فرزندان و اقوام او باضافه منصب سرفراز شدند و بتابعیت او مامور گشتند روز مبارک شنبه بست و یکم نیل باون سرشکار خاصه که بحبت رام شدن در پرگنه دو حد گذاشته شده بود بدرگاه رسید حکم فرمودم که نزدیک بجزو که طرف دریای نگاه دارند که همیشه در مد نظر باشد و در نیل خانه حضرت عرش آشیانی کلان تر از نیل در خیال که مدتها سر حلقه فیلمان خاصه بود بنظر من در نیل مدارقاع آن چهار درع و سه نیم پاگز آتی بود که هشت درع و سه انگشت شرعی باشد و بالفعل در فیلمان سرکار من از سبه کلان تر بهلوان عالم گراج است که عرش آشیانی خود بدولت شکار فرموده بودند و سر حلقه فیلمان خاصه هست ارتعاش چهار درع و نیم باست که هفت درع و هفت انگشت شرعی باشد که شرعی بعضی بست و چهار انگشت آدم متساوی الحلقه قرار یافته و اگر آتی بعضی چهل انگشت است درین تاریخ مظفر خان که بنجدست صاحب صوبگی ولایت ٹھٹھ سرفراز شده بود سعادت آستانوس دریافت صدهر و صدهر و پیه نذر و موازی یک لک روپیه از جواهر و مرصع آلات پیشکش گذرانید در نیل و لا خبر رسید که حق سبحانه تعالی بفرزند پرویز پسر از صبیله مغفوری شاه مراد کرامت فرمود امید که قدش برین دولت مبارک باشد روز یکشنبه بست و چهارم راسه بهاره دولت آستانوس دریافت و در ملک گجرات کلان تر ازین زمینداری نیست ملکش

سورت

بدریا کے شور پیوستہ است بہارہ و جام از یک حد اند و بدہ پشت بالاتر ہم میرسند غایتاً بجبت ملک جمعیت اعتبار بہارہ از جام
 بیش است مے گویند کہ بدین پنج یک از سلاطین گجرات نیامدہ سلطان محمود فوجی بر سر او فرستادہ بود جنگ صف کرد و شکست
 بر فوج محمود افتاد القصد در وقت کہ خان اعظم بہ تسخیر قلعہ جونا گڑھ ملک سورتہ شتافت تنو کہ مخاطب سلطان مظفر بود و خود را
 وارث ملک میگرفت بحال تباہ و در پناہ زمینداران روزگار بسر می برد بعد از ان جام با فوج منصورہ جنگ صف کردہ شکست خورد
 و تنو بہ پناہ راے بہارہ در آمد خان اعظم نور از راے بہارہ طلب نمود مشارالیه چون تاب مقاومت با شکر منصور نہ داشت
 نور اسپرہہ باین دو تنخواہی از خدمات افواج قاہرہ محفوظ ماند در ان وقت کہ احمد آباد پورہ در کبہ اقبال آراستگی یافت و بزودی
 کوچ شد بلازمست نرسید زمین او ہم خیلے راہ بود و فرصت نیز مقتضی تعیین افواج نمود چون کسب اتفاق باز مراجعت واقع شد زمین
 دفع فرزند شاہجہان راجہ بکر مہاجیت را با فوجی از بندہ ہائے درگاہ تعیین فرمود و نجات خود را منحصر در آمدن دانستہ خود بسعادت
 آستانوس شتافت و دوست ہر دو ہزار روپیہ نذر و صداسپ پیشکش گذرانید غایتاً از اسبان او کیے انچنان نبود کہ خاطر پسند
 باشد عمرش از ہشتاد زیادہ بنظر مے و درآمد خود میگوید کہ نود سال دارم کہ در حواس و قوای ظاہر فتورے زفتہ از مردم او
 پیری بنظر در آمدہ موسے ریش و برت و ابروے اوسیفہ شدہ میگوید کہ ایام طفولیت مرا راے بہارہ یاد دار و در پیش او
 از خردی کلمان شدہ ام درین تاریخ ابو الحسن منصور بختاب نادر الزمانی سرفراز گشت مجلس جلوس مراد و دیباچہ ہانگری نامہ کشیدہ
 بنظر در آورد چون سزاوار تحسین و آفرین بود مور و الطاف سیکر ان گشت کارش بعیار کامل رسیدہ و تصویر او از کارنامہ ہائے
 روزگار است درین عصر نظیر و عدیل خود ندارد اگر درین روز او ستاد عبدالحی و استاد بہزاد در صفحہ روزگار می بودند انصاف کار
 اوسے دادند پدرش آقا رضائی مروی در زمان شاہزادی من بخدمت من پیوستہ اورا نسبت خانزادی باین درگاہ است غایتاً
 اورا ہیچ آشنائی و مناسبت بکار پدرش نیست بلکہ از یک عالم نمیتوان گفت و مرا نسبت با و حقوق تربیت بسیار است اچھن من
 تا حال خاطر ہمیشہ متوجہ تربیت او بودہ تا کارش بدین درجہ رسیدہ الحق ناوردہ زمان خود بودہ و همچنین استاد منصور نقاش کہ بختاب
 ناو العصری ممتاز است و در فن نقاشی یگانہ عصر خود است و در عہد دولت پدر من و من این دو من ثالث خود ندا زید مراد و قی
 تصویر و ہمارت تمیز او بجائے رسید کہ از استادان گذشتہ و جلال کار ہر کس بنظر در مے آید بے آنکہ نامش مذکور شود بدیہہ دریا ہم کہ
 کار فلان است بلکہ اگر مجلسی باشد مشتمل بر چند چہرہ و ہر چہرہ کاریکے از استادان باشد می توانم یافت کہ ہر چہرہ کاریست و اگر در یک
 صورت چشم و ابرو او گیرے کشیدہ باشد در انصورت می فہم کہ اصل چہرہ کاریست و چشم و ابرو را کہ ساخت شب یکشنبہ سے و نیم

تیسر ماه باران عظیم شد تا روز سه شنبه غره امر دوا ماه الهی بشدت هر چه تمام تر بارید و تا شانزده روز پیوسته ابر و باران بود چون
این ملک رنگ بوم است و بناهاش در غایت زبونی عمارات بسیار و قفا و اساس حیات جمعی از پادشاه و امرا و متوطنان این شهر
شنیده شد که نسل باران امسال یاد ندارد که در هیچ منه شده باشد و دخانه سانهبرسته اگر چه بظاہر بر آب می نماید غایتاً اکثر
جایا یا بسط فیل خود همیشه آمد و رفت میکنند همین که یکروز اساک باران شد اسب و آدم نیز با پای میگزدند سرخشته این رودخانه در
کوهستان و در ملک رانما واقع است از کوه کوه برمی آید و یک ونیم کوه طے نموده از ته میر لور میگزد و در آنجا این رودخانه را
دریا س و اکل میگویند چون سه کوه از میر لور گذشت سانهبرسته نماند روز مبارک شنبه دهم را و بهار و بغایت فیل نرواد
فیل و خمر مرغ و چهار انگشتی از یاقوت سرخ و یاقوت زرد و نیلم و زمر و سرفرازے یافت پیش ازین التالیق جان سپار خان خانان
سپه سالار حسب الحکم فوجی بسر کرده پس خود امر الله بجانب کوه و دانه بخت گرفتن کان الماس که در تصرف پنجوز میندار خاندیس است تعیین
نموده بود درین تاریخ عرض داشت اورسید که زمیند رنکور مقاومت با لشکر منصور زیاده از اندازه و مقدار خویش دانسته کان را
پیشکش نمود و داروغه بادشاهی بضبط آن مقرر گشت الماس آنجا باصالت و نفاست از سایر اقسام الماس امتیاز تمام دارد و نزد
جو هر یان بغایت معتبر و همه نیک اندام و بهتر تر و برتر میشوند و دوم کان کوه که در حدود ملک بهار واقع است و الماس آنجا از کان
بر نمی آید رودخانه ایست که در ایام بیات سیل از فراز کوه می آید و پیش آن رومی بندند و چون سیل از روی بند گذشت و آب کم
شد جمعی که درین فن مهارت دارند و مخصوص این کار اند برودخانه درآمده الماس می آرند و الحال سه سال است که این ملک
تصرف اولیاے دولت ابد قرین درآمده و زمیندار آنجا مجوس است غایتاً آب آنسر زمین بغایت مسوم است و مردم بیگانه
و آنجا نمی توانند بسر برد و سویم در ولایت کرنا ملک متصل بسرحد قطب الکک در پنجاه کوه مسافت چهار کان واقع است و در
تصرف زمینداران است و الماس آنجا اکثر پنجه بهم میرسد روز مبارک شنبه دهم نا هر خان بمنصب هزار و پانصدی ذات و هزار سوار
سرفراز گشت و یک زنجیر فیل با و عنایت شد که کتب خان داروغه کتب خانه بمنصب هزار و پانصدی ذات سر ملندی یافت چون حکم
فرموده بودم که شب برات بر دور تال کا کر یہ چراغان ترتیب نمایند آخر ماے روز دو شنبه چهار دهم ماه شعبان بقصد تماشای
آن توجه فرمودم اطراف تال را با عمارت میان بقانوس الوان و اقسام صنایع که در چراغان مقرر است آراسته آتش بازیها ترتیب
داده بودند بغایت چراغان عالی شد و آنکه درین مدت پیوسته ابر و باد و باران بود بغایت آبی از اول شب هوا صاف شد و
اثرے از ابر نماند و بر حسب دلخواه تماشای چراغان میر گشت و بنده های خاص بساغر نشاط و خوشوقت گردیدند حکم کردم که

شب جمعه باز بهمن دستور چراغان کنند از غریب اتفاقات آنکه آخر روز مبارک شنبه مقدم متصل باریدگی بود و در وقت روشن شدن
چراغ باران استاد و تماشاچه چراغان خاطر خواه شد درین روز اعتماد الدوله بقطعه نیل قطب و رعایت نفاست و یکزنجیر فیصل
بیدندان باریاق نقره شکیش نمود چون خوب صورت و خوش ترکیب بود داخل فیضان خاصه مقرر شد و رکنا زمان کار به مناسه که از قرائن
طایفه هندواند کلبه درویشان ساخته منروی بود چون خاطر همواره صحبت درویشان راغب است بکلفانه ملاقات او شاقم و
زمانه مستر صحبت او را در یافتن خالی از آگاه به معقولیت نیست و آبیین دین خود از مقدمات صوغیه و قوت تمام دارد و ظاهر
خود را بردش اهل فقر و تجرید موافق ساخته و خود را از طلب و خواهش گذرانیده توان گفت که ازین طایفه بهتر از و س به نظر
نیامده روز دوشنبه بست و یکم سار س که جفت شدن آنرا در ادراک سابقه ثبت کرده ام در باغچه خس و خاشاک فراهم آورده
اول یک بیضه نهاده روز سوم بیضه دوم نهاده این جفت سارس را در یک ماهی گرفته شده بود و پنج سال در سرکار مانده است
بعد ازین پنج و نیم سال جفت شدند و تا یک ماه جفت میشدند و در بیست و یکم ماه امر داد که با صلیح اهل هند ماه ساون گویند بیضه
نهاده ماده تمام شب تنها بر بیضه می نشیند و ز نزدیک ماده استاد پاس میدارد و چنان آگاه می باشد که هیچ جائزای را مجال آن
نیست که نزدیک با و توان گذشت یکمرتبه را سوکلا نه نمودار شد بشدت هر چه تمام تر بجانب او دیده تارا سو خود را بسور اخ
نرسانید دست از او باز نداشت چون نیر اعظم جهان را بنور خویش نوزانی ساخت نر بر سر ماده آمده بمنقار پشت او را سینه خار و
و بعد از آن ماده بر می خیزد و نمی نشیند و باز ماده نیز بهمن دستور آمده او را بر می خیزد و خود می نشیند مجمل تمام شب ماده تنها بر بیضه
نشسته پرورش می دهد و روز زاده به نوبت می نشیند و در وقت نشستن و برخاستن نهایت احتیاط بجای آورد که سباده
آسیبه بر بیضه رسد و در هنگام مراجعت از شکار فیل چون موسم شکار بانی بود گچیت خان دار و جبه و بلوچ خان قراول بیگ را
گذاشته شده بود که تا ممکن و مقدور باشد فیل بگیرند و همچنین جمعی از قراولان فرزند شاه جهان نیز باین خدمت مامور و تعیین شده
بودند درین تاریخ آمده ملازمت نمودند بیگ یکصد و هشتاد و پنج زنجیر فیل از زاده شکار شده هفتاد و سه زنجیر نر و یکصد و دوازده ماده
ازین جمله چهل و هفت زنجیر نر و هفتاد و پنج ماده که یکصد و بیست و دو زنجیر باشد قراولان و فوجداران باو شاه بی شکار کردند و بیست و
شش زنجیر نر و سه و هفت ماده که شصت و سه زنجیر باشد قراولان و فیل بانان فرزند شاه جهان گرفتند روز مبارک شنبه بیست و چهارم
بسیار باغ فتح رفته دور و در آنجا بعیش و نشاط گذرانیده شد آخر روز شنبه بدو تخانه معاودت اتفاق افتاد چون نصف خان
بعض رسانید که باغچه حلی بنده بغایت سبز و خرم شده انواع گل دریا حین شگفته حسب الاتماس مشاور الیه روز مبارک شنبه سی یکم

بمنزل اور رقم الحق خوب سرمنزل بہ نظر در آمدہ و خوش وقت گشتم از جواہر مرصع آلات واقمشہ ہوا زے سے و پنج ہزار
 روپیہ پیشکش و قبول افتاد مظفر خان بغایت خلعت و فیل سرفرازی یافتہ بدستور سابق خدمت حکومت صوبہ ٹھٹہ بعدہ
 او مقرر شد خواجہ عبدالکریم گیلانی کہ برسم تجارت از ایران آمدہ بود برادر مر شاہ عباس مکتوبے با محقر تحفہ مصحوب او ارسال داشتہ
 بودند درین تاریخ مشارالیه را خلعت و فیل عنایت نمودہ رخصت الخطاف ارزانی فرمودم و جواب کتاب شاہ بابا و بودے
 مرسل گشت و خان عالم نیران مرحمت عنوان و خلعت خاصہ سرفرازی یافت روز جمعہ غرہ شہر یورماہ شد از روز یکشنبہ سویم
 تاشب مبارک شنبہ باران بارید از غریب آنکہ روز ہاے دیگر جفت سارس پنج شش مرتبہ بنوبت بالاے بیضہ می نشیند
 درین شبانہ روز کہ پیوستہ باران بود و ہوا بقدر برودت داشت بخت گرم داشتن بیضہ ہا از اول صبح تا نصف النہار متصل زرخشت
 و ازین روز تا صبح روز دیگر بے فاصلہ مادہ نشست کہ مبادا از برخاستن و نشستن بسیار برودت ہوا تاثیر کند و نم بہ بیضہ ہا
 رسد و ضایع شوند بجز آنکہ آدمی بہ ہنموئے عقل و ادراک می کند و حیوان بمقتضای حکمت از لے مجبول بآن شدہ و غریب تر آنکہ
 در اوایل بیضہ ہا را متصل ہم در زیر سینہ نگاہ میداشت بعد از آن کہ چارہ پانزدہ روز گذشت در میان بیضہ ہا بقدرناصلہ
 گذاشت کہ مبادا از اتصال آنہا حرارت بافراط شود از گرمی بسیار فاسد گردند روز مبارک شنبہ ہفتم مبارکی و خیر می پیشخانہ بجانب
 اگرہ برآوردہ شد پیش ازین نمجان و اختر شناسان بخت کوچ ساعت مذکور اختیار نمودہ بودند چون باران بافراط شد از روزخانہ
 محسود آباد دریاے می عبور لشکر منصور متعذر بود ناگزیر درین ساعت پیشخانہ را برآوردہ روز بست و یکم شہر یور ساعت کوچ مقرر
 گشت چون فرزند شاہجہان خدمت فتح قلعہ کاکڑہ کہ کند تسخیر بیچ یک از سلاطین والا شکوہ بر فرزند لنگرہ آن نرسید بر دست بہت
 خویش لازم شمرده فوجی بسبر کردگی راجہ سورجبل پسر راجہ باسو و نقی کہ از بندہ ہاے روشناس اوست پیش ازین فرستادہ بود
 و رینو لا ظاہر شد کہ فتح آن حصن متین بحجے کہ پیش ازین تعیین فرمودہ صورت پذیر نیست بنابرین راجہ بکراجیت را کہ از بندہ ہا می
 عمدہ اوست باد و ہزار سوار موجود از ملازمان خاصہ خود و جمعے از بندہ ہاے جاگیریں شل شاہباز خان لودی و دہروی ازین
 ہاڈا در اے پرتھی چند و پسران رام چند و دوست فقر برق انداز سوار و پانصد نفر توپچی سپاہ سواے فوج کہ سابقا فرستادہ تعیین
 فرمودند و چون ساعت رخصت او درین روز مقرر گشتہ بود مشارالیه تسبیح زمرہ کہ وہ ہزار روپیہ قیمت داشت برسم پیشکش گذرانیدہ بغایت
 خلعت و شمشیر سرفرازی یافتہ بانحد مست رخصت شد چون در انصوبہ جاگیر نہاشت فرزند شاہجہان پرگنہ بر جہانہ را کہ بست دولکھ
 دام جمع دارد و خود بانعام الناس نمود کہ بجایگز او مقرر دارد و خواجہ نقی دیوان بیوات کہ بخدمت دیوانی صوبہ کون مقرر گشتہ بود بخلاف بمعتمد خانے

وفیل دخلعت متناز شد و بهت خان را به فوجداری سرکار بهرونج دکن حدود ریخت فرموده اسپ و پریم نرم خاصه عنایت نمودم
 و برکنه بهرونج بجای آورد و محنت شد و راهی پستی چند که بخیرست کانگروه مقرر گشته بمنصب بهنقد صدی و چهار صد و پنجاه سوار غرق غوث
 چهار فاخت چون عرس شیخ مهر غوث در میان بود هزار و در بجهت خروج آن بفرزند آن ایشان لطفت شد مظفر ولد بهادر الملک که از
 اعیان صوبه دکن است بمنصب هزارمی ذات و پلنصد سوار سر بلندی یافت چون وقایع دوازده سال از جهانگیری نامه به بیاض
 برده شده بود بمقتضایان کتاب خان خاصه حکم فرمودم که این دوازده سال احوال را یک جلد ساخته نسخه های متعدد ترتیب نمایند
 که به بنده های خاص عنایت فرمایم و بسایر بلاد فرستاده شود که از باب دولت و اصحاب سعادت دستور العمل روزگار خود سازند
 روز جمعه هشتم سیکه از واقعه نویسان تمام را نوشته و جلد کرد و بنظر در آور و چون اول نسخه بود که ترتیب یافته به فرزند شاه جهان
 که او را در همه چیز از همه فرزندان خود اول میدانم مرحمت نمودم و بر پشت کتاب بخط خاصم تو مگشت که در فلان تاریخ و فلان مقام آن
 فرزند عنایت شد امید که توفیق در یافتن این مطالب که باعث رضا جوئی خالق و دعا گوئی خلق است نصیب در روزی باد
 روز سه شنبه دوازدهم سحان قلی قراول سیاست رسید و تفصیل این جمال آنکه اول سپر حاجی جمال بلوچست که از قراولان خوب
 پدرم بود و بعد از شفا رفتن آنحضرت نوکر اسلام خان شده همراه او به بنگلارفته بود و در اسلام خان بنا بر نسبت خان زادگی
 این درگاه مراعات احوال بواسطه نموده و محل اعتماد دانسته پیوسته در سواری و شکار نزدیک بخود می داشت عثمان افغان که سالها
 به ترم و عصیان در آن صوبه گذرانیده و خاتمت احوال او را و اراق گذشته گذارش یافته چون حراس بقیاس از اسلام خان
 داشت کس نزد این بے سعادت فرستاده بجهت قتل تعیلات می نماید و او تعیلات کار کرده و در کس دیگر را با خود مشتاق می سازد و قضا را
 پیش از آنکه اراده باطل این حق ناشناس از حیرت و بغض آید سیکه از آنها آمده و در آگاه میکند اسلام خان در لحظه آن حرام ملک را گرفته
 متعبد و مجوس می گرداند و قصه بعد از فوت مشارالیه بدرگاه آمد چون برادران و خویشان او در سلک قراولان اشتغال داشتند حکم شد
 که او نیز در زمره قراولان تنظیم باشد درین وقت پسر اسلام خان بطریق معارض کرد که لایق خدمت نزدیک من نیست بعد از
 شکار فتن ظاهر شد که چنین مقدمه با نسبت کرده بودند معذرا چون برادرانش بمبالغه عرض نمودند که محض تمت بوده و بلوچخان
 قراول بیکه ضامن شد از قتل و سیاست او در گذشت و حکم فرمودم که همراه بلوچ خان خدمت می کرده باشد باین کرامت و جلان
 بخش بے سبب و جهت از درگاه گریخته بجانب اگره و آنخند و رفت به بلوچ خان حکم شد که چون ضامن بود اول او
 را حاضر سازد و او کسان به تفحص فرستاده و در سیکه از مواضع آگره که خاصه از ترموی نیست و هجده نام دارد و برادر

بلوچ خان که به تفحص او رفته بود او را دریافت هر چند بهلاست خواست که بدرگاه آورده و بهیچ وجه راضی نشد و مردم بحمایت برخاستند تاگزیر نزد خواجه جهان باگه رفته حقیقت را باز نمود مشارالیه فوجی بر سر آن ده تعیین فرمود که حیراً و قهراً او را گرفته بیاورند مردم آن موضع چون دیرانی و خرابی خود را در آئینه حال مشاهده نمودند او را بدست او دادند درین تاریخ مقید و مسلسل بدرگاه رسید حکم بقتل او فرمودم میر غضب بسرعت هر چه تمام تر او را بیاست گاه برو بعد از زمانه بشفاعت یکے از نزدیکان جان بخشی فرموده حکم به بریدن پاسبان او شد و بحسب سر نوشت پیش از رسیدن حکم بیاست رسیده بود هر چند آن خون گرفته استحقاق کشتن داشت مع هذا خاطر حق شناس ندانست گزیده مقرر فرمودم که بعد ازین حکم بقتل هر کس شود با وجود تاکید و مبالغه تا وقت غروب آفتاب عالمتاب نگذارند و نکشند و اگر تا آن وقت حکم نجات نرسد ناگزیر بیاست رسانند روز یکشنبه در پاسبان می عظیم طغیان نمود و موج های کلان کلان بنظر درآمد با وجود بارانهای گذشته هرگز باین شدت بلکه نصف این نیامده بود از اول روز آغاز آمدن بیل شد و آخر روز رو بکجه نهاد مردم کهن سال که درین شهر توطن دارند عرض کردند که یک مرتبه در ایام حکومت مرتضی خان جنین جلوی ریزیل آمده بود و غیر از این بخاطر نمیرسد درین ایام یکے از تصاید مغری که مداح سلطان سحر و ملک الشعراء او بود و اجتماع افتاد بقایب سیلیس و هموار گفته مطلعش نیست -

ای آسمان منجر حکم روان تو	کیوان پیر بنده بخت جوان تو	
سعد از زرگر باشی که طبع نظمی داشت قصیده مذکور را تصنیف نموده بعضی رسانید خوب گفته بود این چند بیت از آن قصیده است	اقل این کلان است	
ای نه فلک نمونه از آستان تو جانها همه فداے دل مهربان تو یار بچه گوهری تو که افروخت در ازل ورسایه تو خرم شاه جهان تو	دوران پیر گشته جوان در زمان تو از باغ قدرت است فلک یک تیغ سحر جان های قدسیان همه از نور جان تو اے سایه خدا ز تو پر نور شد جهان	بخشد دل توفیق و تجوید سبب چو مسر انداخته بروے هوا باغبان تو باد اجهان بکام تو اے باد شاه عهد باد همیشه نور خدا ساسان تو
روز مبارک شنبه چهاردهم بصله این قصیده حکم فرمودم که سعید را بزرگواران کنند آخر روز بسیر باغ رستم باطری رفته شد بحایت سبز و خرم بنظر درآمد وقت شام بر کشتی نشسته از راه دریای دولتخانه معاودت نمودم روز جمعه پانزدهم لامیری نام پیر مردی از طوفان باد و انهر آمد و سعادت آستانه بوس دریافت و چنین بعرض رسانید که از قدیمان عبداللہ خان اوزبک بودم و از ایام جوانی و عفتوان نشوونما تا وقتے که خان شمتا ر شد ندور سلک خدمتگاران قدیم و نزدیک امتیاز داشته در خلا و ماحرم بوده و بعد از گذشتن خان تاجا حال دران		

ملک آبرو گدازانیدہ و بنیولا بقصد زیارت خانہ مبارک از وطن بالوفہ برآمدہ خود را بلا زمست رسانیدم اورا در بودن و رفتن مختار ساختم عرض نمود کہ روزی چند در خدمت خواہم بود ہزار روپیہ خرچہ و خلعت مرحمت شد بنایت پیر شگفتہ دوستی پر نقل و سخن است فرزند شایہجان نیز پانصد روپیہ و سرو پا لطف کرد در میان باغچہ دولتخانہ خورم صفہ و جوئے واقع است و یک ضلع آن صفہ درخت موہر بیت کہ پشت بران دادہ می توان نشست چون یک طرف تنہ او مقدار سہ ربع گز کاواک شدہ بد نما بود فرمودم کہ لوح سنگ مرمر تراشیدہ در انجا مضبوط سازند کہ پشت بران نہادہ می توان نشست درین وقت بیتہ بدیہ بر زبان جاری گشت و سنگ تراشان حکم شد کہ دران لوح نقش کنند تا بطریق یادگار در صفحہ روزگار بماند و آن بیت اینست - بیت

نشین گاہ شاہ ہفتہ کشور | جہانگیر این شاہ ہند شاہ اکبر

شب سہ شنبہ نوزدہم در دولتخانہ خاص بازار ترتیب یافت پیش ازین ضابطہ چنان بود کہ ہر چند گاہ اہل بازار و محترفہ شہر حسب الحکم و رجحان و دولتخانہ دکان ہا آراستہ از جواہر مرصع آلات و انواع اقمشہ و اقسام متعہ انچہ در بازار ہا بفروخت میرود حاضر ساختہ بنظر در آرد و ند بخاطر رسید کہ اگر در شب این بازار ترتیب یابد و فانوس بسیارے در پیش دکانہا چیدہ شود بطور نمودی خواہد داشت بے تکلف خوب برآمد و غیر مکرر بود کجج دکانہا سیر کردہ انچہ از جواہر و مرصع آلات و ہر قسم چیزے خوش آمد خریدیم از ہر دکان متاعے بلا امیری انعام شد و چندان جنس باورید کہ از ضبط آن عاجز آمدہ بود روز مبارک شنبہ بیست یکم شہر پور ماہ آبی سنہ ۱۰۳۱ جلوس مبارک مطابق بیست و دوم رمضان سنہ ہزار و بیست و ہفت بھری بعد از گذشتن دو نیم ساعت نجوی مبارکی و فرنیہ رایات عزیمت بصوب دارالخلافہ اگرہ برافراشتہ شد و از دولتخانہ تا تال کا کہ یک محل نزول رایات اقبال بود بدستور معہود شاہ کنان شتافتم در بہین روز جشن وزن شمس معقد گشت و بجاہ سنہ شمس سال پنجاہم از عمر این نیازمند در گاہ ایزدی مبارکے آغاز شد و بضابطہ مقرر خود را بطلا و دیگر اجناس وزن نمودہ مروارید و گل زرین نثار کردم و شب تماشاے چراغان نمودہ در حرم سرے دولت بایش و عشرت گزارانیدہ شد روز جمعہ بیست و دویم حکم کردم کہ جمع مشایخ و ارباب سعادت را کہ درین شہر توطن دارند حاضر سازند کہ در ملازمت اطفا را نمایند و سہ شب برین وتیرہ گذشت و ہر شب تا آخر مجلس خود بر سر پا ستادہ بزبان حال میگفتم - ۵

خداوندگار تو نگر توئے	توانا و درویش پرور توئے	نہ کشور کشایم نغمہ زمان دہم	یکے از گدایان این در گم
تو بر خیر و نیکی دہم و دسترس	و گر نہ چہ خیر آید از من کہیں	منم بندگان را خداوندگار	خداوند را بندہ حق گذرا

جمعے از فقرا کہ تا حال بلا ازمت نرسیدہ بودند التماس مدد معاش داشتند در خور استحقاق ہر یک زمین و خرچہ مرحمت شدہ

کامیاب خواہش گردانیدم شب مبارک شنبہ بیست و یکم سارس یک بجہ برآورد و شنبہ بیست و یکم یک بجہ بعد از سنی چار روز
دوم بعد از سنی شش روز برآمد و رجبہ از یکچہ تازوہ یا زوہ کلان تر یا برابر یکچہ طماوس یک ماہ توان گفت ششمین نیلہ رنگ است روز
اول پنج نخورد و از روز دوم مادرش ملکہ خرد را بمقتار گرفتہ گاہ مثل کبوتری خوراند گاہ بردش مرغ پیش بجہ نے
انداخت کہ خود بچیند اگر ملکہ ریزہ بود درست میگذاشت و اگر کلان تر بعضی را دو پارہ و بعضی را سه پارہ نے کرد تا بغایت بچای
او تواند خورد چن بیا بیمل دیدن آنها داشتیم حکم فرمودم کہ با احتیاط تمام چنانچہ آزاری و آسیبہ بآنها نرسد بحضور بیارند و بعد از
دیدن باز فرمودم کہ بہان باغچہ درون دو تخانہ بردہ بجا فطرت تمام گاہ وارد ہر گاہ نقل و حرکت توان فرمود بلا زنت خواہند آورد
درین روز حکیم روح اللہ بانعام ہزار روپیہ سرفراز شد بدیع الزمان پسر میرزا شاہر رخ از جاگیر خود آمدہ ملازمت نمود و روز
سہ شنبہ بیست و ششم از تال کا کہ یہ کیج کردہ و موضع کیج منزل گزیدیم روز کم شنبہ بیست و ہفتم برکنار و ریاسے محمود آباد کہ ایزک نام دارد
نزول اقبال اتفاق افتاد چون آب و ہوا سے احمد آباد بسیار زبون بود محمودہ بیکرہ باستصواب حکما بر ساحل و ریاسے مذکور
شہری اساس نہادہ اقامت گزیدہ بود بعد از آن کہ جا پانیر رانج کرد آن جا را دارالملک کرد و تا زمان محمود شہید حکام گجرات اکثر
اوقات در انجائے بودند محمود و مذکور کہ آخرین سلاطین گجرات است باز در محمود آباد نشین گاہ خود قرار و ثوابے تکلف آب و ہوا سے
محمود آباد را پنج سبتی با احمد آباد نیست بخت امتحان فرمودم کہ گو سفندے را پوست کندہ در کنار تال کا کہ یہ بیا ویزند و چہین
گو سپندے را در محمود آباد اتفاقات ہوا ظاہر گرد و اتفاقاً بعد گذشتن ہفت گھڑی روز در انجا گو سفندی را آویختند چون سہ
گھڑی از روز ماند بزمہ متعفن و متغیر گشت کہ عبور از حوالے آن دشوار بود و در محمود آباد وقت صبح گو سفند را آویختند تا وقت شام ہلا
متغیر شد و بعد از گذشتن یک و نیم ہزار شب تعفن پیدا کرد و مجملہ در سواد شہر احمد آباد بعد از شبت ساعت نجومی متعفن گشت در محمود آباد
بعد از چاروہ ساعت روز مبارک شنبہ بیست و ششم رستم خان را کہ فرزند اقبال مند شاہجہان بکومت و حراست ملک گجرات مقر
نمودہ بنایت اسپ و فیل و پریم نرم خاصہ سرفراز ساختہ رخصت فرمودم و بندہ ہا سے جہانگیری کہ از تعینات صوبہ مذکور اند
در خور رتبہ و پایہ خویش با اسپ و خلعت ممتاز گشتند روز جمعہ بیست و نہم شہر یوہ مطابق غرہ شوال را سے بارہ خلعت و شمشیر صغ و
اسپ خاصہ فوق عزت را برابر افرختہ بوطن خود منحصر گشت و فرزند ان او نیز با اسپ و خلعت سرفرازی یافتند روز شنبہ بسید محمد نیر
شاہ عالم فرمودم کہ ہر چہ میخواستہ باشد بے حجابانہ التماس نماید و بر طبق این سوگند مصحف داوم موسے الیہ عرض کرد کہ چون
بمصحف قسم میدہند التماس مہمے می نمایم کہ پیوستہ با خود داشته باشم و از تلاوت ثواب بجنرت رسد تا برین مصحف بخط

یا قوت لقطع مطبوعه مختصر که از تفایس و نوادر روزگار بود میرزا کور عنایت شد و بر پشت آن بخط خاص مرقوم گشت که در فلان تاریخ و فلان مقام بسید محمد این کرامت بنظور رسید پس الامر آنکه میرزا بابت نیک نهاد و منتقم است با نجابت ذاتی و فضائل کسی با خلاق حمیده و اطوار پسندیده آراسته بسیار شگفته رو و کشاده پیشانی است و از مردم این ملک بخوش ذاتی میر کس دیده نشد بمشارالیه فرمودیم که مصحف بعبارت سلیس خالی از تکلف و تصنیع ترجمه نماید و اصلاً بشرح و بسط و شان نزول آن مقید نشده بلغات ریخته قرآن را لفظ بلفظ فارسی ترجمه کند و یک حرف بر معنی تحت اللفظ نیفزاید و بعد از تمام آن مصحف مصحوب فرزند خویش جلال الدین سید روانه درگاه سازد و فرزند میرزا جوآنکه است بغنون ظاهری و باطنی آراسته آثار صلاح و سعادت مندی از ناصیه احوالش ظاهر و میرزا بفرزند می او می نازد و الحق شایستگی این دارد و نذرک جوآنکه است با آنکه مکرر بمشایخ کجرات موہبتہا بنظور رسیده بود و مجدداً در غور استحقاق هر یک از نقد و جنس رعایتها کرده رخصت الغلات ارزانی داشتیم چون آب و هواے این ملک بمزاج من ناسازگار بود حکما چنین صلاح دیدند که قدرے از مقدار پیاله کم باید کرد و بصواب دید آنها شروع در کم ساختن پیاله نموده شد و در عرض یک هفته بوزن یک پیاله کم کردیم اول هر شب شش پیاله بود و هر پیاله هفت و نیم توله که مجموعه آن چهل و پنج توله باشد شراب معزج مقدار بود و الحال شش پیاله هر پیاله شش توله و سه ماشه که در کل سی و هفت نیم توله باشد خورده می شود از بدایع و قالیح آنکه پیش ازین بشانزده و هفتده سال در الہ آباد با خداے خود عهد کرده بودیم که چون سنین عمرم به خمیسین رسد ترک شکار تیر و بندوق نموده هیچ جاندارے را بدست خود آزرده نساظم و مقرب خان که از منظوران محفل قدس بود ازین نیت آگاهے داشت القصه درین تاریخ که عمرم به سن مذکور رسیده آغاز سال پنجاه است روزے از کثرت دود و بخار نفسم تنگے کرد آزار بسیار کشیدم در آن حالت با لہام غلبی از عہدی که با خداے خود کرده بودم بیادوم آمد و غریمت سابق در خاطر تصمیم یافت و بان خود قرار دادم که چون سال پنجاهم باختر رسیده مدت و عہدہ بسر آید بتوفیق اللہ تعالیٰ روزے که سعادت زیارت حضرت عرش آشیانی انا را بدر بر حانہ مشرف گردم استمداد و ہمت از یو اطن قدسی موطن آنحضرت جتہ دل را از ان شغل باز دارم بجزو خطور این نیت در خاطر آن کلفت و آزر دگی رفع شد خود را خوش وقت و تازہ یافتم و زبان را بحد و سپاس پس از دو جلسہ شاد و شکر مواہب ادجاشنی بختیدم امید که توفیق میسر گردد

چہ خوش گفت فردوسی پاک زاد | کہ رحمت بران تربت پاک باد | میا زار مورے کہ دانہ کش است | کہ جاندار و دجان شیرین خوش است |
روز مبارک مشنبہ چارم ماہ الہی سید کبیر و بخترخان و کلاے عادل خان را کہ پیشکش او بدر گاہ والا آورده بودند رخصت الغلات

ازانی داشتیم سید کبیر خلعت و خنجر مرصع و اسب سرفرازے یافت و مختار خان با اسب و خلعت و اوربسی مرصع کہ اہل آن ملک در گرون می آویزند ممتاز گشت و مبلغ شش ہزار درہم خریدے بہر دو انعام شد و چون عادل خان مکرر بوسیلہ فرزند اقبال منہ شاہجہان التماس شبیہ خاصہ شریفیہ نمودہ بود شبیہ خود را با یک قطعہ لعل گران بہا و فیل خاصہ بمشارالہ عنایت فرمودم و فرمان جمیت عنوان صادر گشت کہ از ولایت نظام الملک و قطب الملک ہر جا و ہر قدر تواند تصرف نمود بانعام او مقرر باشد و ہر گاہ ملک و مدو میخواستہ باشد شاہ نواز خان فوجے آراستہ ملک او تعیین نماید در زمان سابق نظام الملک کہ کلان ترین حکام دکن بود و ہمہ در ہنگام بگلانے قبول داشتند و برادر ہمین میدانستند در نیولا عادل خان مصدر خدمات شایستہ گشت و خطاب والاے فرزند می شرف اختصاص یافت اورا بسر داری و سری تمام ملک دکن بلند مرتبہ ساختم و بجت شبیہ این رباعی بخط خاص مرقوم گشت ۔

اے سوے تو دایم نظر رحمت ما	آسودہ نشین بسایہ دولت ما
سوے تو شبیہ خویش کردیم روان	تامنے ما بہ بیسی از صورت ما

و فرزند شاہجہان حکیم خوش حال پسر حکیم بہام را کہ از خانہ زادان خوب این درگاہ است و از صغرس در خدمت آن فرزند کلان بودہ بجت رسانیدن نوید مراحم جاگیریں بمراقت و کلاے عادل خان تہذیب و فرستاد و بہرین روز میرجلہ بخدمت عرض مکرر فرق عزت برافراخت چون کفایت خان دیوان صوبہ بگوات را در ہنگامیکہ بدیوانی صوبہ بنگالہ اختصاص داشت بعضے حوادث روے دادہ بود از سامان اقتادہ بنا برین مبلغ پانژدہ ہزار روپیہ بانعام او مرحمت شد و در نیولا دو جلد جاگیر نامتہ قریب پانژدہ بنطہ گذشت یکے را چند روز پیش ازین بمبارالملکی اعتماد الدولہ لطف فرمودم و درین تاریخ دیگرے بفرزند می آصفخان عنایت نمودم روز جمعہ پنجم بہرام پسر جاگیر قلی خان از صوبہ بہار آمدہ دولت زمین بوس دریافت و الماسے چند از حاصل کان کوکرہ آورده گذرانید چون دران صوبہ از جاگیر قلی خان خدمت شایستہ بطور زریسدہ بود معہ ذلک بعض مکرر رسید کہ چندے از برادران و خویشان او دران ملک دست تسلط و تعدی دراز ساخته بندہ ہاسے خدا را مزاحمت و آزار میرسانند و ہر یکے خود را حاکمی تراشیدہ جاگیر طلیخان را تمکین نمی نهند بنا بران مقرب خان کہ بندہ قدیم الخدمت مزاحبان است فرمان بتخط خاص صادر گشت کہ بصاحب صوبگی بہار سرفراز ممتاز بودہ بچہ در سپدن فرمان قضا جہان بدانصوب شتاب از الماس ہای کہ ابراہیم خان فتح جنگ بعد از فتح کان مذکور بدرگاہ ارسال داشتہ بود چند قطعہ بجت تراشیدن حوالہ حکاکان سرکار شدہ بود و در نیوقت کہ بہرام نگاہ باکرہ رسید بنگاہ درگاہ سے شد خواجہ جہان چندے را کہ طیار شدہ مصوب او بدرگاہ فرستاد یکے از انہا بانقش است و بظاہر از نیلم قیصر

نمی‌توان کرد تا حال الماس باین رنگ دیده نشده چند سرخ بوزن در آمده جوهریان سه هزار روپیه قیمت کردند و عرض کردند که اگر
سفید و تمام عیار می بود بیست هزار روپیه می ارزید اما سال تا نایخ ششم همراه ابنه خورده شد و درین ملک لیمون فراوان است
و بالیده می شود و از باغ کا کونام هند و کچند لیمون آورده بودند بنایت لطیف و بالیده یکے را که از همه کلان تر بود فرمودم که وزن
کنند هفت توله برآمد روز شنبه ششم جشن و سهره ترتیب یافت اول اسپان خاصه را آراسته بنظر در آورند بعد از آن فیلیان خاصه
را آراسته گذرانیدند چون دریای می هنوز پایاب نشده بود که اردو کے گیهان شکوه عبور توان نمود و آب و هوا کے محمود آباد در آن
بسیج نسبتی دیگر منازل نمود باز ده روز درین سر منزل مقام واقع شد روز دو شنبه هشتم از منزل مذکور کوچ کرده در موده نزول و قبل
افتاد و خواجہ ابوالحسن بخشے را که با جمعی از بنده های کارگذار ملاح و خادہ بسیار پیشتر فرستادم که دریای می را پل بندند که انتظار
پایاب بناید کشید و اردو کے ظفر قرین بسهولیت عبور توان نمود و روز سه شنبه نهم مقام شد روز کم شنبه دهم موضع این محل نزول و ایات
جلال گشت در اوایل سارس زربای بچه خود را بمنظار گرفته سرنگون آویزان می ساخت و بیم آن میشد که مبادا از اثر بیمی که باشد و
صانع سازد بنا بر آن حکم فرموده بودم که نمر را جدا نگاه دارند و پیش بچه ها نگذارند و در نیوا بجبت امتحان فرمودم که نزدیک بچه ها
نگذارند تا حقیقت بیمی و محبت ظاهر گردد و بعد از گذشتن نهایت تعلق و مهر دریافت شد و محبت او بچ گستر از محبت مانده نیست
و معلوم می شود که آن ادا هم از رو کے دوستی بوده روز مبارک شنبه یازدهم مقام شد و آخر بهر بشکار روز رفته سه آهوی سیاه
و چهار ماده آهو و چکاره بیوز گیرانیده شد روز یک شنبه چهاردهم تیر بشکار روز رفته پانزده راس آهو از نر و ماده گیرانیده شد
بسیز ارستم و سهراب خان پسر او حکم فرموده بودم که بشکار نیندگاه و رفته هر قدر که توانند باندوق بزنند هفت راس از نر و ماده پرور
بشکار کردند چون بعض رسید که درین نواحی شیر می است مردم آزار که گوشت آدم عادت کرده و آسیب او بخلق خدا میرسد بغیر از
شا بهجان حکم شد که شر او را از بنده های خدا کفایت کند آن فرزند حسب احکم بندوق زده شب بخطر در آورده فرمودیم که در حضور پوست
کنند اگر چه بظاہر بر کلان می نمود چون لاغر بود از شیر های کلان که من خود انداخته ام در وزن کمتر برآمد روز دو شنبه پانزدهم و
روز سه شنبه شانزدهم بشکار نیندگاه و شتافته هر روز و نیندگاه و به تفنگ زده شد روز مبارک شنبه بیست و دوم برکتا رتالے که مخیم بارگاه قبال
بودیم پال آراشگی یافت گلهای کنول بر رو کے آب نوزک شکفته بودند بنده های خاص بساغر شادمان خوشوقت گشتند جابگیر قلیخان
بست و مخیم فیل از صوبه بهار و مروت خان هشت زنجیر از بنگالہ پیشکش ارسال داشته بودند بنظر گذشت یک فیل از جابگیر قلیخان و دو فیل از
مرو قلیخان داخل فیلیان خاصه شدند و بنده بخلقا تقسیم یافت میرخان پسر میرزا ابوالقاسم تمکین که از خان زادان ملوک درگاه است بنصب

هشت صدی ذات و ششصد سوار از اصل و اضافی سرفرازی یافت قیام خان بخدمت قراول بیگی و منصب ششصدی ذات و
صد پنجاه سوار تا زگشت عزت خان که از سادات بارهه و بزمی شجاعت و کار طلبی امتیاز دار و از تعینات صوبه بنگلش است حسب التماس
هابت خان صاحب صوبه مذکور منصب هزار و پانصدی ذات خاصه و هشت صد سوار فرق عزت برافراخت کفایت خان دیوان صوبه بجات
بغایت فیل سرفراز شده مخص گشت بعینه خان بخشه صوبه مذکور شمشیر محنت نمودم روز جمعه نوروز و هم بشکار رفته یک نیکه گاو زرد دم در
مرت العریبا و ندادم که تیر بندوق از نیکه گاو نر کلان پران گذشته باشد از ماده بسیاری گذر و درین تاریخ با آنکه چل و پنج قدم مسافت بود
از دو پوست آزاد گشت به مطلق اهل شکار قدم عبارت از دو گام است که پیش و پس نهاده شود روز یکشنبه بست و یکم خود بشکار باز
و جره خوشوقت گشته بمیرزا رستم و داراب خان و میر سیران و دیگر بنده با حکم فرمودم که بشکار نیکه گاو رفته هر قدر توانند به بندوق بزنند
نوروزه راس از نزد ماده شکار کردند و ده راس آه و هر کس از هر قسم بوزگیرانیده شد ابراهیم خان بخشی صوبه دکن حسب التماس
خانخانان سپه سالار منصب هزاری ذات و دو لیست سوار سرفرازی یافت روز دوشنبه بیست و دوم از منزل مذکور کوچ واقع شد
روز سه شنبه بست و سویم باز کوچ فرمودم قراولان عرض کردند که درین نواسه ماده شیرے با سه بچه بنظر آورده چون نزدیک
براه بود خود بقصد شکار متوجه گشته هر چهار راسه تفنگ زدیم و از آنجا بمنزل پیش تشافته از پله که بر بالا سیه می بسته شده بود عبور
فرمودم با آنکه درین دریا گشتی نبود که پل توان بست و آب بغایت عمیق بود و نرسید گشت بحسن اهتمام خواجه ابوالحسن میر بخشی پیش از
دو سه روز پله در نهایت استحکام که طول یکصد و چهل درعه و عرض چهار درعه است مرتب گشته بحجت استخوان فرمودم که فیل کن بند
خاص را که از فیلمان کلان قوی و پیکل است با سه ماده فیل از روی پل گذرانیدند بنوعی مستحکم بسته شده بود که توانیم او را با فیل
کو به پیکر اصلا متزلزل نگشت از زبان معجز بیان حضرت عرش آشیانی انار آمد بر بانه شنیده ام که میفرمودند که روزی در عنفوان
جوانی دو سه پیاله خورده بودم و بر فیل سوار شده با آنکه هشیار بودم و فیل در غایت خوش جلوی باراده و اختیار سن می گشت خود
بیوش و فیل را بدست و سرکش و اندوه بجانب مردم میدوانیدم بعد از آن فیل دیگر طلبیده هر دو را بجنگ انداختم و آنها جنگ کنان
تا سر پل که بر دریایه جنبایه شده بود شافتند و تنار را آنفیل گرخت و چون از طرف دیگر راه گریز نیافت ناگزیر بر بست پل روان
شد و فیل که من پرده سوار بودم از پله او تشافت هر چند عنان او بدست اختیار من بود و با ندرک اشارت می ایستاد و بخاطر رسید که اگر فیل
را از رفتن بالا سیه پل باز دارم مردم آن ادا می ستانند را محمول بر خاشاکی خواهند داشت و ظاهراً خواهد شد که نه من مست بخود
بوده ام نه فیل بدست و خود سرو این ادا را از بادشاهان ناپسندیده است لاجرم بتایید این بجهان استعانت جسته فیل خود را

از تقاب ادباز نداشتیم و هر دو بر روی پل روان شدند چون پل بکشتی ترتیب یافته بود هرگاه فیل دستهای خود را بر کنار کشتی می نهاد و نصف کشتی بآب فرو می رفت و نصف دیگر بلند می ایستاد و هر کدام گمان آن سس شد که چون کشتی باز هم گمخته گردد و مردم از مشاهده این حال عریق بجز اضطراب و شورش می بودند چون حمایت و حراست حق جل و علا همه جا و همه وقت حاضر حاضری این نیازمند است هر دو فیل در زمان سلامت از آن پل عبور نمودند و روز مبارک شنبه بست و پنجم بر کنار آب می بزم پیاله ترتیب یافت و چندی از بنده های خاص که درین قسم مجالس و محافل راه دارند بسیار که بر بزرگ عنائیت با سسر شام بیکام دل برگرفتند بے تکلف مترس است بنایت دل نشین بدو وجه در آن منزل چهار مقام واقع شد یکم خوبه جا و دوم آن که مردم در گذشتن اضطراب نمایند روز یکشنبه بست و هشتم از کنار آب می کوچ فرمودم روز دوشنبه باز اتفاق کوچ افتاد و درین روز غریب تماشا شایه مشاهده شد جفت سارس که بچه کشیده بودند روز مبارک شنبه از احمد آباد آورده بودند و صحن دولتخانه که بر کنار تال ترتیب یافته بود با بچه های خود سس گشتند اتفاقاً نزد او هر دو آواز کردند و جفت سارس صحرانی آواز اینها را شنیده از آن طرف تال فریاد برآورد و بر اثر آن پرواز کنان آمد و نر باز و ماده با ماده بکنگ افتاد و با آنکه چند کس ایستاده بودند هلاک ابا و ملاحظه مردم نکردند و خواجه سرایانی که محافطت آنها مقررنه بقصد گرفتن شتافته سیکه بر زور او نیت و دیگری با ده آنکه نر را گرفته بود بتلاش بسیار نگا به اشت و آنکه با ده دست انداخته نتوانست نگا به داشت و از جنگ او بدر رفت سن بدست خود حلقه در منی و پا با سس او انداخته آنرا و ساختم و هر دو بجای و مقام خویش رفته قرار گرفتند غایتاً هر دفعه که سارس با سس خانگی نر یا دیگر نر آنها نیز در برابر آواز می دادند و هم ازین عالم تماشا سس آهوس صحرانی دیده شد و بر گنه کر نال بشکار رفته بودم قریب به سسی کس از پل شکار و خدمت گار و ملازمت حاضر بودند آهوس سس با با دو آهوس چند بنظر در آن یک مرتبه آهوس آهوس گیر راجبگ او سردادیم و دوسه شاخ جنگ کرده پس پا برگشته آمد و دفعه دیگر خواستم که ایچاند بر شاخ آهوس آهوس گیر بسته بگذاریم تا گرفتار شود و درین اثنا آهوس صحرانی از شدت غضب و غیرت هجوم مردم را و نظر نه آورده بے محابا دیده آمد و دوسه شلخ با آهوس خانگی جنگ در گریز کرده از میان بدر رفت درین تاریخ خبر فوت عنایت خان رسید او از خانیگاران و بنده های نزدیک بود با آنکه آفون میخورد و هنگام فرصت مرکب پیاله هم میشد رفته رفته شیفته شراب گشت چون ضعیف می بود زیاد و عاز حوصله و طاقت خویش از تکاب می نمود و مرض اسهال مبتلا شد و درین ضعف دوسه دفعه از عالم صحرانی بریزش ستولی گشت حسب الحکم حکیم که با سس او و پر خدمت هر چند تدبیرات بکار بردن نفی بران مرتب نگشت مع ذلک غریب جو می بمرسانید و با آنکه حکیم مبالغه و تاکید می نمود که در شبان روز سس

بیش از یک نوبت مرکب غذا نشود ضبط احوال خود نے توانست کرد دیوانہ وار خود را بر آب و آتش سے زود تا آنکہ بسور القینہ و سہ شقا
مخبر شد بسیار زبون و ضعیف گشت چند روز پیش ازین التماس نمود کہ خود را پیشتر با گروہ رساند حکم فرمود کہ کہنہ را آمدہ رخصت شود
و ریا لگی انداختہ آوردند بعدی نحیف و ضعیف نظر درآمد کہ موجب حیرت گشت سع

کشیہ پوستے براستخوانے

بلکہ استخوان ہم بہ تحلیل رفتہ با آنکہ مصوران در کشیدن شبیہ لاغر نہایت اعراق بکار می برند اما ازین عالم بلکہ نزدیک باین ہم نظر
درینامہ سبحان اللہ آدم زادہ باین ہیات و ترکیب ہم میشود این دو بیت اوستا درین مقام مناسب افتادہ ہے

سایہ من گرم نگیرد پاسے | اما قیامت نثار دم بر جاے | ناله از بسکہ ضعف دل بیند | تا بلب چند جاے بشیند

از غایت عزائب فرمودم کہ مصوران شبیہ اورا کشند القصہ حال اورا بسیار متغیر یافتیم گفتیم کہ زہنا رو در چنین وقت نفسی از یاد حق غافل
بناید شد و از گرم او نا امید بناید شد اگر مرگ امان بخشد آن را و تنگاہ مغذرت و فرصت تدارک بادیہ شمر دو اگر مدت حیات بسر آمدہ
ہر نفس کہ بیاد او بر آید غنیمت باید دانست از بازار ماند پاسے خویش دل مشغول مباش کہ اندک حق خدمت پیش ما بسیار است چون
از پریشانی او بعض رسیدہ بود و ہزار روپیہ خرج راہ باد دادہ رخصت کردم روز دوم مسافر راہ عدم گشت و در سہ شبہ سے ام کار
آب مانب محل نزول اُردو کے گہان پوسے گردید جشن نوروز مبارک شبہ ویم ابان ماہ الکی درین منزل آراستگی یافت امان اللہ
پہرہ مات خان حسب لالہ التماس او بمنصب ہزاری ذات و سیصد سوار سرفراز شد کہ دھردلہ راے سال بمنصب ہزاری ذات و سیصد
سوار سربندی یافت عبداللہ سپہر خان عظم ہزاری ذات و سیصد سوار ممتاز گشت دلیر خان کہ از جاگیر داران صوبہ گجرات است
بر حمت اسب و فیل سرفراز نمودم رنبار خان سپہر شہباز خان کنبو حسب الحکم از صوبہ دکن آمدہ بخد مت بخشگری و واقعہ نویسی
لشکر بخش سرفراز گشت و منصب او بہشتقدی ذات و چہار صد سوار مقرر شد روز جمعہ سویم کوچ فرمودم درین منزل شاہزادہ
شجاع جگر گوشہ فرزند شاہجہان کہ در دامن عصمت نور جہان بگیم پرورش مے یابد مرا نسبت باو تعلق خاطر و دل بستگی بر تہ
ایست کہ از جان خود عزیز میدارم بیماری کہ مخصوص اطفال است و آنرا ام الصبیان میگویند بہرسانید و زمانے تمتد از جوش رفت
ہر چند اہل تجربہ تدبیرات و معالجات بکار بردند سود نداد و بیوشی او ہوش از من رہود چون از تداوی ظاہری ناہمدی دست داد و از
روی خضوع و خشوع فرق نیاز بدرگاہ کریم کار ساز و رحیم بندہ نواز سودہ صحت اورا مسألت نمودم درین حالت بخاطر گذشت کہ
چون با خدای خود عہد کردہ بودم کہ بعد از تمام سن خمیسین از عمر این نیازمند ترک شکار تیر و بندوق نمودہ بیچ جاندار سے را بدست

خود آزرده نسازم اگر به نیت سلامتی او از تانیخ حال دست ازان کار باز دارم مکن که حیات او وسیله نجات چندین جاندار شود
حق سبحانه تعالی اورا باین نیازمند از لای دار و القصد بجزم درست و اعتقاد صادق با خدا حمد کردم که بعد ازین هیچ جاندار سے را
بدست نیاز دارم بکرم الهی کوفت او تخفیف تمام یافت و دوران هنگام که این نیازمند در بطین والده بود بدستور که دیگر اطفال در شکم
حرکت می کنند و ناله اثر حرکت ظاهر نشد پرستاران مضطرب و متلاطم گشته صورت حلال را بعضی حضرت عرش آشیانی رسانیدند
و در این ایام پدرم پیوسته شکار یوز سیر فرمودند چون آنروز جمعه بود به نیت سلامتی من نذر فرمودند که در مدت عمر روز جمعه شکار یوز
نکنند تا آنها سے حیات برین عزیمت ثابت قدم بودند و من نیز متابعت آنحضرت نموده تا حال شکار یوز روز جمعه نکرده ام محکم بحجت
ضعف و زحمتی شاه شجاع سه روز و درین منزل توقف واقع شد امید که حق تعالی او را عمر طبعی کرامت فرماید روز سه شنبه هفتم کوچ
اتفاق افتاد و روز یک سپهر حکیم تعریف شیر شتر میگرد و بخاطر رسید که اگر روز یک چند بدن ما و مست نماند مکن که نفقه داشته باشند و بمرج من
گوارا باشد اصفت خان ماده دلائیته شیر دار داشت قدری ازان شیر تناول کردم بخلاف شیر دیگر شتران که خالے از شور نیست
بذائق من شیرین و لذیذ آمد و الحال قریب یکماه است که هر روز پایا که مقدار نیم کاسه آن بخور می باشد ازان شیر می خورم و نفی ظاهراً
شده رافع تشنگی است غریب آنکه دو سال پیش ازین اصفت خان این مایه را خرید بود و دوران وقت بچ نداشت و اصلاً اثر شیر ظاهر
نمود و درین ایام بحسب اتفاق از پستان او شیر برآمد هر روز چهار سیر شیر کا و پنج سیر گندم و یک سیر قند سیاه و یک سیر بادبان بخورد
اومی دهند که شیرش لذیذ و شیرین و مفید باشد بملکف بذائق من خیلکه در افتاد و گوارا آمده و بحسب امتحان شیر کا و شیر پیش را
طلبیده هر سه را جشیدم در شیرینی و عذوبت شیر این شتر را نسبتی نیست فرمودم که چند مایه دیگر را بهم ازین قسم خوراک بدهند تا ظاهر
شود که اثر غذا اکی لطیف عذوبت است یا در اصل شیر این شتر شیرین است روز یکم شنبه هفتم کوچ فرمودم روز سبک شنبه
نهم مقام واقع شد دولت خانه بر مقام تال کلانے ترتیب یافته بود فرزند شاه جهان کشتی طرح کشمیر که نقشین گاه آن را از نقد ساخته
بودند پیشکش نمود آخر با سه آن روز بران کشتی نشسته سیر تال کرده شد عابد خان بخشی بنگش را که بدرگاه طلبیده شده بود و درین روز
سعادت آستانه موس در یافته بخدمت دیوانی بیواتات سرفراز گشت سرفراز خان که از گلکیان صوبه گجرات است بعنایت علم و
اسپ پنجاق خاصه و فیل فرقی عزت برافراخته رخصت یافت عزت خان که از تعینات شکر بنگش است بعنایت علم سر بلند
گردید روز جمعه دهم کوچ فرموده شد میر میران بمصب دو هزار دی ذات و شش صد سوار سرفرازی یافت روز شنبه یازدهم
پرگنه دو محل در و دهم کب مسود گشت شب یک شنبه دوازدهم آبان ماه آبی سنه سیزده جلوس مطابق پانزدهم ذیقعه هزار

و هیست و هفت پهری بطالع نوزده درجه میزان بخشده به سنت بفرزند اقبالند شاه جهان از صیغه آصف خان گرامی فرزند کرامت
فرمود امید که قدش برین دولت ابد قرین مبارک و فرخنده باد و سه روز در منزل مذکور مقام ننوده روز یکشنبه پانزدهم در موضع
نمره نزول اقبال اتفاق افتاد چون التزام شده که جشن مبارک شبته تا مقدر و ممکن باشد در کنار آب و جایی بصفا ترتیب یابد
درین نزدیکی سرزمینی که قابلیت آن داشته باشد نبود ناگزیر قریب نیمی از شب مبارک شبته شانزدهم گذشته باز سواری فرمودم
و هنگام طلوع نیز اعظم فروغ بخش عالم در کنار تال پاکو نزول اجلال واقع شد آخر با سه روز بزم پایال آراسته بچندی از بنده های
خاص پایال عنایت نمودم روز جمعه هفدهم کوچ فرمودم کیشوداس مار و جاگیر دار آن نواحی است حسب الحکم از دکن آمده بسعادت زمین
بوس سر بلندی یافت روز شبته سیزدهم حوالی رام گڑھ معسکر اقبال گشت چند شب پیش ازین سه گڑھی بطلوع مانده بود در کره و دو
ماده بخار و دخانی تشکل عمودے نمودار شد و هر شب یک گڑھی پیشتر از شب دیگر ظاهر میگشت و چون تمام نمود صورت حرب پیدا کرد و هر دو
سرباد یک و میان گنده خمدار مانند دهره پشت بجانب جنوب و در سه بسوے شمال الحال یک پهلوی طلوع مانده ظاهری گرد و بجمان و
اختر شناسان قد و قامت او را با سطلاب معلوم کردند که بست و چهار درجه فلکی را با اختیارات منظر ساز است و بحرکت فلک عظم متحرک و
حرکت خاصه نیز در جهت حرکت فلک عظم در وظا هر می شود چنانچه اول در برج عقرب بود آنرا گذاشته بمیزان رسید و حرکت عرض
در جهت جنوب بیشتر دارد و انا یان فن نجوم در کتب این قسم را حرب نامیده اند و نوشته اند که ظهور این دلالت میکند بر ضعف ملوک
عرب و استیلا دشمنان ملوک عرب بر ایشان و العلم عند الله تا ما یخ مذکور بعد از شانزده شب که علامت ظاهری شده بود در بهان
سمت شاره نمودار گشت که سرش روشن داشت و تا دو سه گزوم او درازی نمود و اما در دم اصلا روشن نشد و در خشنگی نبود
الحال قریب هشت شب است که نمودار شده هرگاه که منتفی گردد مرقوم خواهد نمود و از آثار او آنچه بطور رسد نوشته خواهد شد روز
یکشنبه نوزدهم مقام کرده روز دوشنبه در موضع سیتل کبیره نزول فرمودم روز سه شبته بست و یکم باز مقام شد بر شید خان افغان
خلعت و فیاض محبوب رنبا ز خان مرحمت نموده فرستادم روز یکشنبه بست و دوم برگنده پور مخیم اردوی گیهان شکوه گشت روز مبارک شبته
بست و سیوم مقام کرده بزم پایال ترتیب یافت و در آب خان خلعت نادری سرفراز شد روز جمعه مقام ننوده روز شبته بست و پنجم
برگشته از ای مخیم معسکر اقبال گشت روز یکشنبه بست و ششم در کنار آب چنبل نزول فرمودم و روز دوشنبه بست و هفتم بر لب
آب کنر منزل شد روز سه شبته بست و هشتم سواد بلده اجمین مورورایات فیروزی گردید از احمد آباد تا اوچین نود و هشت
کرده مسافت را به بست و هشت کوچ و چهل و یک مقام که دو ماه و نه روز باشد آمده شد روز یکشنبه بست و نهم با جدر و پ

که از مرغان کیش هندو است و تفصیل احوال او در اوراق سابق نگاشته کلک قالی نگار گوید صحبت داشته بسیر و تماشا کایه توجیه
 فرمود بکلیف صحبت او از مقتضیات است درین تاریخ از مضمون مرض داشت بهادر خان حاکم قندهار بوضوح پیوست که
 در سنه هزار و سبست و شش هجری که عبارت از سال پارس باشد در قندهار فواید آن کثرت موش بحدی رسید که جمیع محصولات و
 غلات و مزرع و دوی و سرور خیمه های آن ولایت را صنایع ساخته اند تا زراعت در و نشده بود خوشه بار را بریده میخورد و چون رسایا
 مزرعات خود را بخرن در آورند تا کوفتن و پاک ساختن نصف دیگر تلف شده بود چنانچه ربعی از محصولات شاید بدست در
 آمده باشد و همچنین از فالینر ها و از باغات اثر نماند مگر در چند آواره و معدوم شدند چون فرزند شاه جهان جشن ولادت پسر خود
 را نکرده در او چین که محال جاگیر دست التماس نمود که بزم روز مبارک شبیه سی ام در منزل او آراستگی یابد لاجرم آن فرزند را
 کامروای خواست ساخت در منزل او بعیش و طرب گذرانیده شد و بنده های خاص که درین قسم مجالس و محافل باری یا بند
 بسا غریب بریز غنایت سه خوش گشتند و فرزند شاه جهان آن مولود مسود را به نظر در آورده خوانی از جواهر و مرصع آلات و
 پنجاه زنجیر فیلی سی و دو بیت داده برسم پیشکش گذرانیده التماس نام نمود انشاء الله بسماعت نیک نهاده خواهد شد و از فیلیان او
 هفت زنجیر فیلی داخل حلقه خاصه شد تته به فوجداران تقسیم یافت و در کل آنچه از پیشکشهاست او مقبول افتاد و کلک پیه خواهد بود
 درین روز عضد الدوله از جاگیر خود رسیده سعادت آستان بوس دریافت هشتاد و یک عدد مهر بصیغه نذر و فیلی برسم پیشکش
 گذرانید قاسم خان که از حکومت بنگاله معزول ساخته بدرگاه طلب داشته شده بود بدولت زمین بوس مستعد گشته هزار مریز
 گذرانید روز جمعه غره آذر ماه بشکار باز و جره خاطر را رغبت افزود و در اثنا سوار سوار بقطع زراعتی از جوار گذر افتاد با آنکه هر تنه
 یک خوشه باری آورد تنه بنظر درآمد که دوازده خوشه داشت موجب حیرت گشت درین حال حکایت بادشاه و باغبان بخاطر گذشت

حکایت بادشاه و باغبان

یکی از سلاطین در هوای گرم بدر باغی رسید پیر باغبانی دیر بردار استاده پرسید که درین باغ انار هست گفت هست سلطان
 فرمود که قدحی آب انار بیاور باغبان را دختر بود بجمال صورت و حسن سیرت آراسته با و اشارت کرد تا آب انار حاضر سازد و دختر رفت و
 فی الحال قدحی پر آب انار بیرون آورد و برگی چند بر روی آن نهاده سلطان از دست او گرفت و در کشید انگاه از دختر پرسید که متعشوار گشته
 این بر گمار روی آب چه بود دختر زبان فصیح و اداسی طبع معوض داشت که در چنین هوای گرم غرق از عرق قطره و سوازی رسیدن آب را بیکدم در کشیدن فی

حکمت است بنا برین احتیاط بر گمارا بر روی آب و قدح نهادن تا آب هتکلی و تانی نوش جان فرماید سلطان را این حسن ادا بقایت خوش آمد و بخاطر گذاریند که این دختر را داخل خدمه محل خود سازم بعد از آن از باغبان پرسید که هر سال حاصل تو ازین باغ چیست گفت سیصد دینار گفت بدیوان چه میدی گفت سلطان از سر درختی چنبره نمی گیرد بلکه از زراعت عشره می ستاند سلطان را بخاطر گذشت که در ملک من باغ بسیار و درخت بسیار است اگر از حاصل باغ نیز عشری و ده مبلغ کفایت می شود و رعیت را چندان زیانی نمی رسد بعد ازین بفرمایم که خراج از محصول باغات نیز بگیرند پس گفت قدری آب دیگر هم از انار بیا و دختر گرفت و بعد از ویری آمد و قدحی آب انار آورد و سلطان گفت که آن نوبت که رفتی زود آمدی و بیشتر آوردی و این مرتبه انتظار بسیار داده و کمتر آوردی دختر گفت که آن نوبت قدح را از آب یک انار مال مال ساخته بودم و درین دفعه پنج شش انار افشردم و آنقدر آب حاصل نشد سلطان را حیرت افزد و باغبان معروض داشت که برکت محصول از آخر نیت نیک بادشاه است مرا بخاطر میرسد که شما بادشاه باشید در وقت که حاصل باغ را از من پرسیدید نیت شما دیگر گون شده باشد لاجرم برکت از میوه رفت سلطان متاثر گشت و آن اندیشه از دل برآورد پس گفت یک نوبت دیگر قدحی از آب انار بیا و دختر باز رفت و بزودی قدح را بالالب برون آورد و خندان می شدان بدست سلطان و او سلطان بر فرشت باغبان آفرین کرده صورت حال ظاهرا ساخت و آن دختر را از دور خواست و خواستگاری نمود این حقیقت از آن بادشاه حقیقت آگاه بر صغیر و زنگار یادگار ماند القصه ظهور این امور سینه آنا نیت نیک و ثمرات عدالت است هرگاه بنگه همت و نیت سلاطین معدلت آئین مصروف و معطوف بر آسودگی خلق و رفاهیت رعایا باشد ظهور خیرات و محصول زراعت و باغات مستبعد نیست و الله الحمد که درین دولت ابد قرین بر سر درختی هرگز محصول رسم نبوده است و نیست و در تمام ممالک محروسه یکدام و یکجه باین صیغه داخل خزانه عامره و دواصل دیوان اعطانی شود بلکه حکم است که هر کس در زمین مزرعی باغ سازد حاصل آن معاف باشد امید که حق سبحانه این نیازمند را همواره بر نیت خیر موافق دارد

چونیت بخیر است و خیرم ده

در روز شنبه دوم بار صحبت جد روپ خاطر شوق افزد و بعد از فراغ عبادت نیمروز بکشتی نشسته بقصد ملاقات او شافتم که در آخر روز در گوشه انزوایی او دیده صحبت داشتم بسا سخنان بلند از حقایق و معارف استماع اقتاد بے اغراق مقدمات تصوف منقح بیان می کند و از صحبت او محظوظ میتوان شد شصت سال از عمرش گذشته است و دو ساله بود که قطع تعلقات ظاهری کرده است و همست بشاهراه تجرید نهاده و سه و هشت سال است که در لباس بے لباسی بسر میرود و در وقت رخصت گفت که شکر

این موہبت الہی بکدام زبان ادا نمایم کہ در عہد دولت چنین بادشاہ عادل جمعیت وقت و آرامش خاطر بعبادت معبود و خوشنویس
 و از بیچ رہگذر غبار تفرقہ برداشتن غزیت من نمی نشیند روز یک شنبہ سویم از کالیادہ کوچ فرمودم و در موضع قاسم کپڑہ نزول واقع
 شد در اثنائے راہ بشکار باز و جہ مشغولے داشتم اتفاقاً کاروانگی برخاست باز تو بغون را کہ نہایت توجہ بآن دارم از پی
 او پراویدم کاروانک از چنگ او بدر جست و باز ہوا گرفتہ بمرتبہ بلند شد کہ از نظر ما غائب گردید ہر چند قراولان و میر شکاران از پی
 او با طراف تا ختند اثرے از دنیا قند و محال نمود کہ در چنین صحرائی باز بدست آید و لشکر میر کشمیری کہ سردار میر شکاران کشمیر
 است و باز مذکور حوالہ او بود و سراسیمہ بے سراغ و نشان در اطراف صحرائے شتافت ناگاہ از دور درختے دید چون نزدیک
 رسید باز را بر سر شاخ نشستہ یافت مرغ خانگی را نمودہ باز را طلبید سہ گھڑی بیشتر گذشتہ بود کہ گرفتہ بحضور آورد و این موہبت غیبی
 کہ در گمان و خیال ہیچکس نبود مسرت افزائے خاطر گشت بانعام این خدمت منصب اورا افزودہ اسب و خلعت مرحمت نمودم
 روز دوشنبہ چارم دسہ شنبہ پنجم و کم شنبہ ششم پے در پے کوچ واقع شد روز مبارک شنبہ ہفتم مقام نمودہ در کنار تال حش نشاط
 آراستگی یافت نور جان بگیم بیاری داشت کہ مدتہا بران گذشتہ بود و اطباءے کہ بعبادت خدمت اختصاص دارند از مسلمان و
 ہند و ہر چند تدبیرات بکار بردند سودمند نیقاد و از تدوی آن بجز معترف گشتند در نیولاک حکیم روح اللہ بخدمت پیوست و تصدی
 علاج آن شد بتایید ایزد عزاسمہ در اندک مدت صحت کامل رونمود و بصلۃ این خدمت شائستہ حکیم را بمنصب لائق سرفراز
 ساختہ سہ موضع از وطن او بطریق ملکیت عنایت فرمودم و حکم شد کہ مشارالیہ را بنقرہ وزن کردہ و در وجہ العام او مقرر دارند روز جمعہ
 ہشتم تاروز یکشنبہ میر دہم پے در پے کوچ اتفاق افتاد و ہر روز تا آخر منزل بشکار باز و جہ مشغول بودہ و راج بسیار گیرانندہ شد
 روز یکشنبہ گذشتہ کنور کرن پسر رانا امر سنگہ بدولت زمین بوس سرفراز گذشتہ تسلیمات مبارک با دفع و کن تقدیم رسانیدہ صد ہزار
 روپیہ بصیفہ نذر و موازی بست و یک ہزار روپیہ از قسم مرغ آلات با چند اسب و فیل شیکش گذرانید انچہ از قسم فیل و اسب بود باو
 بخشیدم و تتمہ بمعرض قبول مقرون گشت و روز دیگر باو خلعت مرحمت شد میر شریف کیل قطب الملک یک زنجیر فیل و باراد حخان
 میر سامان نیز یک زنجیر فیل عنایت شد سید ہزبر خان بغوجہاری سرکار میوات سرفراز شد منصب او از اصل اضافہ ہزار ریات
 و پانصد سوار مقرر گشت سید مبارک راجہ است قلند رہتاس ممتاز ساختہ منصب پانصدی ذات و د صد سوار مرحمت فرمودم روز
 مبارک شنبہ چار دہم در کنار تال موضع سندھارا مقام کردہ بزم پیالہ ترتیب یافت و بندہ ہائے مخصوص بساغر ہای نفاط خوشوقت
 شدند جانوران شکاری کہ در آگرہ بکریہ بستہ بودند خواجہ عبداللطیف قوش بیگی درین روز آوردہ بنظر گذرانید انچہ لائق سرکار

خاصہ بود انتخاب نموده تتمہ را بامراد دیگر بندہ ہانچشیدہ شدورین تایخ خبر بے و کافر نعتی راجہ سورجمل ولد راجہ با سو بسامع جلال
رسید راجہ با سو چند سپرداشت مشارالیه اگرچہ بسال از ہمہ کلان تر بود غایتاً بد و بخت بد اندیشی و فتنہ جوئی پیوستہ اورا محبوس
و مضبوط میداشت ہچنان از دنا راضی و آزر وہ خاطر گذشت بعد از فوت او چون این بے سعادت از ہمہ کلان تر بود دیگر فرستند
قابل در شید نہ داشت حقوق خدمت راجہ با سو ملحوظ و منظور فرمودہ بخت انتظام سلسلہ زمینداری و محافظت ملک و وطن او
این بیدولت را بخطاب راجگے و منصب دو ہزاروی سر قرا از ساختہ جاوہا گیر پیش را کہ بسی خدمت و دولخواہی بدست آورده
بود و مبلغاے کلے از نقد و جنس کہ بسالماے دراز اندوختہ بود با و از زانی داشتند و در ہنگامیکہ مرحومے مرتضیٰ خان بخدمت
فتح کا نگرو دستورے یافت چون این بیدولت زمیندار عمدہ آن کو ہستان بود بطا ہر تہمد خدمات و دولت خواہی ہانود بکمالت شایم
مقرر گشت و بعد از آن کہ بمقصد پیوست مرتضیٰ خان محاصرہ را بر اہل قلعہ تنگ ساخت و این بدسگال از صورت حال دریافت
کہ عنقریب مفتوح خواہد شد و در مقام ناسازی و فتنہ پردازے درآمدہ پردہ آزر م از پیش رو برگرفت و با مردم مشارالیه کار را
بنازحت و مخاصمت رسانید مرتضیٰ خان نقش بیدولتے و او بار از صفحہ جبین آن برگشتہ روزگار خواندہ شکایت اورا بدرگاہ
والاعرض داشت نمود و لکہ صریح نوشت کہ آثار بے و نادولت خواہی از احوال اظہار است و چون مثل مرتضیٰ خان سردار عمدہ
بالشکر گران دران کو ہستان بود آن بے سعادت وقت را بمقتضیٰ ترتیب اسباب شورش و آشوب نیافتہ بخدمت فرزند شاہجہان
عرض داشت نمود کہ مرتضیٰ خان تحریک ارباب غرض با سن سوی مزاجی ہجر ساینده در مقام خراب ساختن بر انداختن سن شدہ
بہ حصیان و بغی شتم می سازد امید کہ سبب نجات و باعث حیات سن گشتہ مرا بدرگاہ طلب فرمایند ہر چند کہ بر سخن مرتضیٰ خان نہایت
اعتماد داشتیم غایتاً این کہ او التماس طلب خود بدرگاہ نمودہ شبہ بخاطر رسید کہ مبادا مرتضیٰ خان بہ تحریک ارباب فساد و شورش درآمدہ
و غور ناکردہ اورا شتم می ساختہ باشد مجاہد التماس فرزند شاہجہان از تقصیرات او گذشتہ بدرگاہ طلب فرمود و مقارن این حال مرتضیٰ خان
بجوار رحمت از دی پیوست و فتح قلعہ کا نگرو تا فرستادن سردار دیگر در عقدہ توقف او فدا و چون این فتنہ سرشت بدرگاہ والا رسید
نظر بطا ہر احوال او انگندہ دران زودی مشغول و مشغول ہوا طع بیدریغ ساختہ در ملازمت شاہ جہان بخدمت فتح دکن فرصت نمود کہ
بعد از آن کہ ملک دکن بہ تصرف اولیاے دولت ابد قرین درآمد در خدمت آن فرزند و سائل برانگیختہ مقصدی فتح قلعہ کا نگرو گشت
ہر چند این بے حقیقت حق ناشناس را باز دران کو ہستان راہ داوین از آئین حرم و احتیاط دور بود لیکن چون این خدمت را آن فرزند
بہرہ خویش گرفتہ بود ناگزیر بر ارادہ و اختیار او گذاشتہ شد و فرزند اقبال مند اورا بالقی نام بہ یکے از بندہ ہاے خود و نوبے شایستہ از

منصبداران و احدیان و برق اندازان بادشاهی تعیین فرمود چنانچه این احوال برسم جمال در اوراق گذشته سمت ذکر یافته
چون بمقصد پیوست باقی نیز آغاز خصوصت و بهانه جوئی نموده جوهر ذاتی خود را ظاهراً ساخت و مکر رشکایت او را عرض داشت
نمود حتی که صریح نوشت که صحبت من با و راست نمی آید و این خدمت از و متمشئ نمی شود اگر سردار دیگر مقرر نمایند فتح این قلع
برزوی خواهد شد ناگزیر تلقی را بحضور طلب داشته راجه بکرماجیت را که از بنده پائے عهده اوست با فوجی از مردم تازه رود
باین خدمت رخصت نمود چون این بے سعادت دریافت که زیاده برین حیل و تدویر از پیش نخواهد رفت تا رسیدن بکرماجیت
همچو از بنده پائے درگاه را به بهانه آنکه مدت های ساق کشیده بے سامان شده اند رخصت نمود که بجاگیر پائے خود شتافته تا آمدن
راجه بکرماجیت به سامان خود پردازند چون بظاہر تفرقه در سلسله جمعیت دو لخواهان راه یافت و اکثر بے جمال جاگیر خود رفتند
و معدود از مردم روشناس و رانجامانند تا بودانسته آثار بے فساد ظاهراً ساخت سید صفی بار به که بمزید شجاعت و جلالت
اختصاص داشت با چند از برادران و خویشان پائے همت افشوده شربت خوشگوار شادان و چشید و بعضی را به زخمهای
کاری که پیرایه شیران کارزار است آن بد ذات از عرصه بنزد برگرفته بنگیت سر پائے خود بردجسته از جاده دوستی به تنگ پا خود را
بگوشه سلامت کشیدند و آن بد بخت دست تعدی و تصرف به پرگنات دامن کوه که اکثر از آن بجاگیر اعتماد الدوله مقرر است دراز ساخته
از تاخت و تاراج سر بونے فرو نگذاشت امید که سبهرین زود بے سزای اعمال و جزای افعال قبل از گرد و دگر این دولت
کار خود بکند انشاء الله تعالی روز یکشنبه هفدهم از گھاٹی چانڈا عبور واقع شد روز و شنبه سیهی هم اتالیق جان سپار خانخانان سپاه
به سعادت آستان بوس منفر گشت چون مدت های مدید از حضور دور بود و موکب منصور او را خواجی سرکار خاندیس و برهانپور عبور میفرمود
التماس دریافت ملازمت نمود حکم شد که اگر خاطر او از همه جهت جمع باشد جریده آمده برزوی سعادت نماید بنا برین حسب احکم
بسرعت تا متر شتافته درین تاریخ دولت زمین بوس دریافت و با انواع نوازش خسروانه و اقسام عواطف شاهانه فرق عزت
برافراخته هزار مرد و هزار روپیہ بصیغه نذر گذرانید چون اُردو در گذشتن گھاٹی صعوبت بسیار کشیده بود بکجایت رفاست احوال مردم
روز سه شنبه نوزدهم مقام فرموم روز یکشنبه بیستم کوچ کرده روز مبارک شنبه بیست و یکم باز اتفاق مقام افتاد در کنار دریای که به سند ستمار
دار و بزم پال مرتب گشت اسپ سمنده خاصه سمیر نام که از اسپان اول بود بنجائخانان عنایت نمود سمیر باصطلاح اهل هند کوه طاراکویند
و بکجایت مناسب رنگ و کلانے جته باین اسم موسوم گشته روز جمعه بیست و دوم و شنبه بیست و سوم پے در پے کوچ شد درین روز مجیب
البشار مشاهد افتاد آب در غایت صفای جوش و خروش از جاسه مرتفع می ریزد و بر اطراف نشین های خدا فرین بے محکف درین نزدیکی

باین خوبے آبخاری بنظر درینا مدنا در سیرگاہے است لحظه از تماشاے آن محفوظ گشتم روز یک شنبه بیست و چهارم مقام نموده و تالابی
 که پیش دو تخته واقع شد بر کشتی نشسته تکار مرغابی کرده شد روز دوشنبه بیست و پنجم و سه شنبه بیست و ششم و کشتی بیست و هفتم پے
 در پے کویج افتاد و بجانخانان پوستین خاصه که در برداشتم لطف نمود و هفت راس اسب از طویله خاصه که بر هر کدام سواری کرده
 شد نیز بآن اتالیق مرحمت نمود روز یک شنبه دوم و یاه آلتی قلعه رن تمبور محل را بایات جلال گشت این قلعه از اعظم قلاع ہندوان
 است در زمان سلطان علاء الدین خلجی راے تیمبر دیو متصرف بود سلطان مدتهاے مدید محاصره نموده بجنبت و ترود و بسیار
 مفتوح ساخت و در آغاز سلطنت حضرت عرش آشیانی انار الله بر حانہ راے سرحن باڈا در تصرف داشت و پویش شش ہفت
 ہزار و پانچ سو اومی بودند و آنحضرت بیاسن تائید از دیوسجان در عرض یکماہ و دو روز فتح کردند و راے سرحن بر ہمنوی بخت عادت
 آستانوس دریافتہ در سلک دو تنخواہان منتظم گشت و از امر اے معتبر و بندہ ہاے معتمد شد بعد از دلپیش راہی بہوج نیز در
 زمرہ امر اے عظام انتظام داشت الحال بنیرہ او سر بلند راے داخل بندہ ہاے عمدہ است روز دوشنبه سوم بعزم تماشای
 قلعه توجہ نمود و کوہ در برابر یکدگر واقع است یکی را رن میگویند و دیگری را تمبور قلعه بر فراز تمبور اساس یافتہ و این ہر دو
 اسم را ترکیب داده رن تمبور نام کردہ اند اگرچہ قلعه در غایت استحکام است و آب فراوان دارد غایتاً کوہ رن حصے است قوی و
 فتح این حصار بخصر است از ان جانب چنانچہ والد بزرگوارم حکم فرمودند کہ توپ ہا را بر فراز کوہ رن بر آورده و عمارات و درون
 حصار را بمجر اگر ننداول توپے راکہ آتش دادند بچو کنندگی محل راے سرحن رسید و از افتادن آن عمارت زلزلہ در بنائے بہت
 اورہ یافتہ و توہم عظیم بر باطن او مستولی گشتہ و نجات خود را منحصر در سپردن قلعه دانستہ فرق عبودیت و خاکساری بدگاہ شہنشاہ
 جرم بخش عذر پذیر سو و القصد قرار داد و خاطر چنان بود کہ شب در بالائے قلعه گذرانیدہ روز دیگر با ر و مراجعت فرمایم چون منازل
 و عمارات درون حصار بر دوش ہندوان اساس یافتہ و خانہ را بے ہوا و کم فضا ساختہ اند و نشین نیفتاد و خاطر نیز توقفت ماضی نشا
 حامی بنظر در آمدہ کہ یکے از نوکران رستم خان متصل بحصار قلعه ساختہ باغچہ و نشینی مشرف بر صحرای خالی از فضاے و جوانی نیست و در
 تمام قلعه بہ ازین جانی نہ رستم خان از امر اے حضرت عرش آشیانی بوہ از صغرن در بندگی آنحضرت تربیت یافتہ نسبت
 محرمیت و قرب خدمتی داشتہ از غایت اعتماد این قلعه را حوالہ با و فرمودہ بودند بعد از فراغ تماشای قلعه و منازل آن حکم شد کہ جمعاً بزمجر
 راکہ درین حصار مجوس اند حاضر سازند تا بجمیت حال و حقیقت احوال ہر یک واریدہ بمقتضای عدالت حکم فرمودہ شود و مجملہ غیر از
 معاملہ خون یا شخصے کہ از ہائے او فتنہ و آشوب در ملک راہ می یافت دیگر ہمہ را آزاد ساختم و بہم کہ ام در خور سال ۱۰۲۰

خبرچه خلعت عنایت شد و شب سه شنبه چهارم بعد از گذشتن یکپرسه گهاری بدولت خانه مراجعت فرمودم روز یکشنبه پنجم قریب
 به پنج کرده کوچ نموده روز مبارک شنبه ششم مقام واقع شد درین روز خانخانان پیشکش خود بنظر در آورده از قسم چهارم جمع
 آلات و اقمشه و قیل و نیل آنچه پسند افتاد برگزیده تتمه را بمشاورانیه مرحمت فرمودم مجموع پیشکش و آنچه بدرجه قبول رسید موزنی یک لک
 پنجاه هزار در پیقیمت شد روز جمعه هفتم پنج کرده کوچ نمودم پیش ازین سارس را به شاهین گیرانیده بودم لیکن شکار ورنه نامطل
 تماشا نکرده بودم چون فرزند شاهجهان ذوق شکار شاهین بسیار دارد و شاهین همی او خوب رسیده حسب التماس آن فرزند
 صبح بگاه سوار شدم یک درنا بدست خود گیرانیدم و درنا دیگر را شاهین که آن فرزند در دست داشت گرفت بے تکلف از
 شکار ربابے خوب خوب است بغایت الغایت مخلوط هشتم اگرچه سارس جانور کلان است غایتا سست پر کاواک واقع شد
 شکار و درنا را هیچ نسبتی بآن نیست باز مایل و جگر شاهین را که این قسم جانور آن قوی جثه را سیگه و دروز و سر نخه بهت زبون
 میسازد حسن خان قوشچی آن فرزند بجله وی این شکار بغایت فیل و اسب و خلعت سرفرازی یافت و پسرش نیز با سپه خلعت
 ممتاز گشت روز شنبه هشتم چهار کرده و یکپا و کوچ کرده روز یکشنبه نهم باز مقام نمودم درین روز خانخانان سه سالار خلعت خاصه و کتیر شیر
 مرصع و فیل خاصه با تالار فرق عزت برافراخته مجدداً البصاحب صوبه گئے ملک خاندیس و دکن سر بلندی یافت منصب آن کن به سلطنت
 از اصل و اضافه هفت هزاری ذات و سوار مرحمت شد چون صحبت او بالشکر خان راست نیامد حسب التماس مشاورانیه عابد خان
 دیوان بیوتات را بخدمت دیوانی بیوتات مقرر فرمودم و منصب هزاری ذات و چهار صد سوار عنایت شد اسب و فیل و خلعت
 مرحمت نموده بدان صوب فرستادم و پسر درین روز خاندوران از صوبه کابل رسیده دولت زمین بوس دریافت هزار مهر و هزار پیر
 بصیغه نذر گذرانید و سیج مروارید با پنجاه راس اسب و ده قطار شتر نو ماده و ولایتی و چند دست جانور شکاری و چینی و خطائی غیره
 برسم پیشکش معروض داشت روز دوشنبه دهم سه کرده و یکپا و روز سه شنبه یازدهم پنج کرده و سه پا و کوچ شد درین روز خاندوران
 مردم خود را آراسته بنظر در آورده هزار سوار مغل که اکثر اسب ترکی و بعضی عراقی و محس و آشتند بشمار داد بآنکه جمعیت او اکثر متفرق گشته
 بعضی ملازم هما تجمان شده در همان صوبه مانده اند و جمیع از لاهور جدائی گزیده با طراف مالک رفته اند انیقدر سوار خوش پیشه نیست نمود
 بے تکلف خاندوران در شجاعت و دلآوری و جمعیت آری از یکتایان روزگار است اما افسوس که پیر منحنی شده و کبر سن او را در یافته و
 با صبره اش بسیار ضعیف و زبون گشته و پسر جوان و رشید دارد خالی از معقولیتی نیستند غایتاً خود را در برابر خاندوران نمودن کاری است مشکل و
 عظیم درین روز بمشاورانیه و فرزندان او خلعت و شمشیر مرحمت شد روز یکشنبه دوازدهم سه نیم کرده و در نور دیده بر کنار تال مانده و نزد

سعادت اتفاق افتاد در میان تال نشین از سنگ واقع است بر یکی از ستونها این رباعی شخصی ثبت نموده بود بنظر در آمد و مرا از جادو آورو الحق از شعر اے خوب است - رباعی

یاران موافق همه از دست شدند | در دست اجل یگان یگان پست شدند | بودند تنگ شراب و مجلس سر | یک لحظه را با پیشتر گشت شدند

درین وقت رباعی دیگر هم ازین عالم شنیده شد چون بسیار خوب گفته آن را نیز نوشتم - رباعی

افسوس که اهل خود و هوش شدند | از خاطر بهمان فراموش شدند | آنان که بصد زبان سخن میگفتند | آیا چه شنیدند که خاموش شدند

روز مبارک شنبه سیزدهم مقام کرده شد عبید الغریز خان از صوبه بنگش رسید سعادت آستان بنوس دریافت اگرام خان که بفرموداری فقور و اطراف آن متعین بود بدولت ملازمت سر بلند گشت خواجه ابراهیم خان بخشی صوبه دکن بخطاب عقیدت خانے سرفراز شد میر حلج از کومکمان صوبه مذکور از جوانان مردانه است بخطاب شوره خانی و علم سر بلند ی یافت روز جمعه چهاردهم پنج کرده و یکپا و کوچ شد روز شنبه پانزدهم سه کرده طے نموده در سوادیانہ نزول اجلال اتفاق افتاد خود با اهل حرم به تماشاے بالاک قلعه شافتم محمد بخشی حضرت جنت آشیانے که حراست قلعه بعهده او مقرر بود منزله ساخته مشرف بر صحرا بلبایت مرتفع و خوش هوا و مزار شیخ ببلول نیز در جوار آن واقع است و خالی از فیضی نیست شیخ برادر گلکان شیخ محمد غوث است و در علم دعوت اسما بد طے داشته و جنت آشیانی را بشیخ مذکور را بطه محبت و حسن عقیدت بر وجه کمال بوده در هنگامیکه آنحضرت تسخیر ولایت بنگاله فرموده یک چندی در آن ولایت اقامت گزیدند مرزا بهندال حکم آنحضرت در آگره مانده بود جمعی از قلعچیان زر بنده که سر شبت آنها به فتنه و فساد مجبول است راه بیوفائی سپرده از بنگاله نزد میرزا آمدند و سلسله جنبان حبش باطن میرزا شده به لغی و کافر عتیه و ناحق شناسی بنهونی کردند و میرزا سبے عاقبت خطبه بنام خود خوانده صریحا اعلام لغی و عناد مرتفع گردانید چون صورت واقعه از عرضداشت دولتخواهان بمسامع جلال رسید آنحضرت شیخ ببلول را بجهت نصیحت فرستادند که میرزا را از اراده باطل گردانیده بشا هراه اخلاص و اتفاق ثابت قدم سازد چون آن بید و تان فتنه سرشت چاشنی سلطنت را در کام میرزا شیرین ساخته بودند میرزا باندیشه باطل خام طمع شده بموافقت و متابعت راضی نگشت و تخریک از باب فساد شیخ ببلول را در چار باغ که حضرت فردوس مکانی با بر باد شاه بر لب آب چون ساخته اند به تیغ میاکی شهید گردانید و چون محمد بخشی را بشیخ مذکور نسبت را و ت بود نقش او را در قلعه بیانہ برده مدفون ساخت روز یک شنبه شانزدهم چهاردهم کرده طے نموده در منزل بره رسیده شد چون باغ و باولی که بحکم مریم زمانی در پرگنه جوست اساس یافته و در سر راه واقع بود تماشاے آن توجه فرمودم بی تکلف

باولی عمارتی است عالی و بغایت خوب ساخته اند از کار فرمایان تحقیق شد که مبلغ بست هزار روپیه صرف این عمارت شد و چون
 درین حوالی شکار خیلک بود روز دوشنبه هفت و هم مقام فرمودم روز سه شنبه سیزدهم سه کرده و یک نیم پاؤ گذشته در موضع دایره سوز
 و رود موکب سعود اتفاق افتاد و روز کم شنبه نوزدهم دو کرده و نیم طی نموده در کنار کول فچور را یات منصور برافراشت و چون هنگام
 غریبمت فتح دکن ازین تنبور تا او جین آسامی منازل و بعد مسافت آنها نوشته شده بود درین مرتبه به تکرار نوشتن مناسب ندیدم
 و از راه رن تنبور تا فتح پور براسه که آمده شد و بیست و سی و چهار کرده مسافت به شخصت و سه کوچ و پنجاه و شش مقام که
 مجموع یکصد و نوزده روز بوده باشد طی نموده شد بحساب شمس چهار ماه و یک روز کم گذشته و قمری چهار ماه کامل و از تاریخی که موکب
 اقبال بزم فتح رانا و تسخیر ملک دکن از مستقر الخلافه حضرت فرموده تا حال که رایات جلال بهمنان نصرت و اقبال باز بر کز سلطنت
 قرار گرفت پنج سل و چهار ماه شد بخان و اختر شناسان روز مبارک شنبه بیست و هشتم دیماه آبی سنه سیزدهم مطابق سلخ محرم
 سنه یک هزار و بیست و هشت بھری ساعت در آمدن بدار الخلافه اگره اختیار فرموده بودند و درینو لا کمر از علیض و دولتخواهان معین
 گشت که علت طاعون در شهر اگره شایع است چنانچه در روزی قریب بصد کس کم و زیاده و در زیر بغل و یا کش ران یا در نه گلو و آن
 برآورده ضائع می شوند و این سال سیوم است که در موسم زمستان طغیان میکند و در آغاز تابستان معدوم میگردد و از غرائب آنکه
 درین سه سال جمیع تصبات و قریات نواحی اگره سرایت کرده و در فچور اصلا اثر این ظا هر نشده حتی در آمان آباد تا فچور و در نیم
 کرده مسافت است مردم آنجا از بیم و با ترک وطن داده بدیگر مواضع پناه برده بودند تاگزیر مراعات خرم و احتیاط از ضرر پنا
 دانسته مقرر شد که درین ساعت سعود بهایر که دفرخه و معموره فچور نزول موکب منصور اتفاق افتد و بعد از تخفیف بیماری و گرانی سلامت
 دیگر اختیار نموده بدولت و سعادت و روز رایات جهان کشا بمستقر الخلافه ارزانی فرمایم انشاء الله تعالی و تقدس جشن مبارک شنبه در
 کنار کول فچور ترتیب یافت چون ساعت داخل شدن معموره بست و هشتم قرار یافته هشت روز در بهمن منزل توقف مقرر گشت
 حکم فرمودم که در در تال را پیرو دند هفت کرده برآمد درین منزل غیلا حضرت مریم الزمانی که بقدر تکسر میداشته اند و دیگر جمیع بیگمان و
 غلو نشینان ساداتی عفت و سایر بنده های درگاه دولت استقبال در یافتند صبحان مرحوم که در خانه عبداللہ خان پسر
 خا اعظم است نقل عجیب و غریب که درانیده نهایت تاکید در هیچ آن نمود بجهت غرابت مرقوم گشت گفت روزی در محن خانه موشی
 بنظر در آمد سر اسیمه اقدان و خیزان بطرز مستان هر سو میرفت و نمی دانست که کجا میرود و بیکه از کنیزان گفتم که دم آن را
 گرفته پیش گر به انداخت گر به بشوق و میل از جا بستم موش را بدهن گرفت و فی الفور گذاشت نفرت ظا هر ساخت

رفته رفته آثار ملال و اندوهی از چهره او پیدا شد روز دیگر نزدیک مردن رسید بخاطر گذشت که آنک تر یاق فاروق باید داد چون
و هانش کشوده شده کام و زبان سیاه منظره آمد تا سه روز بحال تباه گذرانیده در چهارم مهبوش آمد بعد از آن کنیز کے را دانه طاعون
ظا هر شد و از افراط سوزش و فزونی در و آرام و قرار و روانه و زنگش متغیر گشت زردی بسیار بی مایل و تب محرق کرد روز دیگر
از پایان اطلاق شده و رگ گشت و همین روش هفت و هشت کس در انخانه ضائع گشتند و چندی بیمار بودند که از آن منزل برآمده
بباغ رفتیم آنها نیکه بیماری داشتند و رباغ فوت شدند و در اینجا دیگرے دانه بر نیامد و مجله در عرض هشت و نه روز بنده کس
مسافر راه عدم شدند و تیر گشت آنها که دانه بر آورده بودند اگر آب جبت خوردن یا غسل کردن از دیگرے طلبیدندے فی الفور در بیم
سرایت کردے و آخر چنان شد که از غایت توهم بیکس نزدیک آبنامی گشت روز شنبه ببت دوم خوابه جهان که بجا است آگره
مقرر بود سعادت آستانوس دریافتی پانصد مریضی که در چهار صد و پویه بسم تصدق گذرانید روز و شنبه ببت و چهارم بشار الیه
خلعت خاصه مرحمت شد روز مبارک شنبه ببت و هشتم بعد از گذشتن چهار گهری که قریب بدو ساعت نجومی باشد س ع

بسا عتے که تو لا کند بد و تقویم

مبارکی و فرستے ریایات منصوصه و مجبوره فچوره نزول سعادت ارزانی فرمود در همین ساعت جشن فرزند ارجمند اقبالند شاه جهان ترتیب یافت
و اورا بطلا و دیگر اجناس و زن فرمودم و سال ببت و هشتم بحساب ماه هائے شمسی مبارکی آغاز شد امید که بمرطبی رسد و بهدین تاریخ
حضرت مریم از زانی از آگره تشریف گرامی ارزانی فرمودند و بد ریافت دولت ملازمت ایشان سعادت جاوید اند و ختم امید که ظل
تربیت و شفقت ایشان بر سر این نیازمند مخلص با و چون اکرام خان پسر اسلام خان خدمت فوجدارای این حدود را چنانچه باید بقید
خطب در آورده بود منصب او را از اصل و اضافه هزار و پانصد غلات و هزار سوار مرحمت شد سهراب خان پسر میرزا رستم صفوی بمنصب
هزار غلات و سیصد سوار ممتاز گشت و درین روز عمارت و دو تخانه حضرت عرش آشیانی را به تفصیل سیر کرده بفرزند شاه جهان نموده شد
و درون آن حوض کلانی از سنگ تراشیده در غایت صفا ترتیب یافته کپورتها و نام سی و شش دره و دویشت و ربع و شش چهار و نیم دره حکم آنحضرت
متصدیان خزانه ناهمه اغلوس و روپیه ملو ساخته بودند سی و چهار کرو و چهل و هشت لک و چهل و شش هزار و دهم که شازده لک و هفتاد و
نه هزار و چهار صد روپیه باشد که مجموع یک کرو و سه لک بحساب هندوستان و سیصد و چهل و سه هزار تومان مطابق ایران بوده باشد و تمام آتشه بان
با و پیه طلب را از آن چشمه سار کمرست سیراب امید می ساختند روز یک شنبه غره همین ماه بحافظه یا علی گوینده هزار و رب الفانم محط
پسر بدخان چکنی و ابوالقاسم خان جیلانی که دارا سے ایران چشم جهان بین آنها را سیل کشیده سر سجراے آوار گے واده مدته است

که در پناه این دولت روزگار بفرایغ خاطر بسر می برند و هر کدام در خور حال آنها وجه معیشت مقرر گشته درین تاریخ از آگره آمده سعادت آستانوس دریافتند و هر یک هزار روپیه انعام شدین مبارک شنبه پنجم در دولتخانه بآراستگی ترتیب یافت و بنده های خاص بساغر های نشاط خوشوقت گشتند و نصرت الله که فرزند سلطان پرویز بود فل کوه دمان را مصحوب او بدرگاه فرستاده بود و خدمت معاودت یافت جلد جاگیر نامه با اسپ نیاق خاصه عنایت شد که بجبت آنفرزند به برادر و یکشنبه ششم بکنور کن پسر رانا امر سنگ اسپ و فیل خلعت و کپوه مرصع با پول کثاره مرحمت نموده شد و بجای جاگیرش رخصت فرمودم و مصحوب او اپسی برانا فرستاده شد و همدین روز بفرم شکار امان آباد توبه نمودم چون حکم بود که آهوان آن سرزمین را یکجکس شکار نکند درین شش سال آهوبسیار فراهم آمده و بغایت رام شده اند تا روز مبارک شنبه دوازدهم بدولتخانه معاودت نمودم و روز مذکور بدستور محمود بزم پالیه ترتیب یافت شب جمعه سیزدهم بر وضه غفران پناه شیخ سلیم حشتی که شمه از محمد ذات و محاسن صفات ایشان در ویاچه این دولتخانه ثبت افتاده رفته فاخته خوانده شد هر چند اظهار کرامات و خوارق عادات نزد برگزیده های درگاه ایزدی پسندیده نیست بدون مرتبه خود دانسته از اظهار آن اجتناب می نمایند لیکن وقتی از اوقات در جذب بهستی بے اراده و اختیار یا بقصد هدایت شخصی ظاهر شد جلد آن که پیش از ولادت من حضرت عرش آشیانی را بنوید قدوم این نیازمند و دو برادر دیگر امیدوار ساخته بودند دیگرانکه نوی بتقریب حضرت عرش آشیانی پرسیدند که عمر شایسته است و زمان ارتحال بدارالملک بقاکی خواهد بود در جواب گفتند که حق جل و علی عالم السرائفیات است و بعد از سالفه و اغراق اشارت باین نیازمند فرمودند که هرگاه شاهزاده بتعلیم معلم یا دیگر چیزی یاد گیرند و بآن تکلم می شوند نشان وصال است لاجرم آنحضرت مجمعی که در خدمت من مقرر بودند تاکید فرمودند که یکجکس بشاهزاده از تعلیم و شری چیزی تعلیم نکنند تا آنکه دو سال و هفت ماه گذشت و روزی یکی از عورات مستحقه که در آن محله بود اسپند همیشه بجبت دفع عین الکمال می سوخت باین بهانه در خدمت من راه داشت و از خیرات و تصدقات بهره مند می شد مرا تنها یافته فاخته غافل از آن مقدمه این بیت را بمن تعلیم نمود - بیت

آلشی غنچه امید بکشای | گله از روضه جاوید بنای

من بخدمت شیخ رفته این بیت را خواندم شیخ بی اختیار از جای خود برجسته بلازمست حضرت عرش آشیانی شافقتند و از ظهور این واقع چنانچه بود آگاه به بخشیدن قضا را بهان شب آثار تب ظاهر شد و روز دیگر کس بخدمت آن حضرت فرستاده تا نسین کلا لوت را که از گوینده های بنیظیر بود و طلب داشتند تا نسین بلازمست ایشان رفته آغاز گویندگی نمود بعد از آن کس بطلب حضرت عرش آشیانی

فرستادند چون آنحضرت تشریف آوردند فرمودند که دعه وصال رسید و از شما وداع می شویم و دستار از سر خود برداشته بر سر من
 نهادند گفتند که ما سلطان سلیم را جانشین خود ساختیم و او را بجای حانطه و ناصر سپردیم و زنان و بایان ضعف ایشان استدعا و می یافت و اثر
 گذشتن بیشتر ظاهر میشد تا بکمال محبوب حقیقی پیوستند یکی از اعظم آثار که در عهد دولت و زمان خلافت حضرت عرش آشیانه
 بطور آید این مسجد و روضه است بے اغراق عمارتی است نهایت عالی تمکین که مثل این مسجد در هیچ بلادی نیست عمارتش همه
 از سنگ و رکمال صفا اساس نهاده پنج لک روپیه از خزانه عامه صرف شده تا با تمام رسیده و آن که قطب الدین خان کوکلتاش مجر
 و دور روضه و فرش گنبد و پیشطاق مسجد را از سنگ مرمر ساخته سوائے این است این مسجد مشتمل است بر دو دروازه کمان برست
 جنوب واقع است در غایت ارتفاع و نهایت تکلف پیشطاق و دوازه در عرصه و شانزده طول و پنجاه و دو عرض ارتفاع دارد
 بے و دوزینه بالا باید رفت تا با آنجا رسید و در دیگر خردتر ازین رو بمشرق واقع است طول مسجد از مشرق و بمغرب با عرض دیوارها
 دو صد و دوازده در ع است از آنجه مقصوره بیست و پنج و نیم در ع پانزده در پانزده در ع گنبد میان است و هفت در ع عرض و
 چهارده طول و بیست و پنج در ع ارتفاع پیشطاق است و بر دو سیلوی این گنبد کمان دو گنبد دیگر در هفت در ع در ده در ع
 تته ایوان ستون دار ساخته اند و عرض مسجد از شمال بجنوب یک صد و هفتاد و دو در ع است و بر اطراف نو و ایوان و هشتاد و چهار
 حجره است عرض حجره چهار در ع و طول پنج در ع است و ایوان بعرض هفت و نیم در ع است و صحن مسجد سوائے مقصوره و ایوان
 و در یک صد و شصت و نه در ع طول و یک صد و چهل و سه در ع عرض است و بالای ایوان با دو رو بالای مسجد گنبد هاسه خرو
 ساخته اند که در شب بے عرس و ایام متبرکه که شمع در آن میان نهاده دور آن را با چراغ ایوان میگیرند و از عالم فانوس می نماید و زیر صحن مسجد
 را بر که ساخته اند که باب باران ملو میسازند و چون فچو و گرم آب و بد آب است و یا بل این سلسله و در پیشانی که چوپسته مجاور این مسجد اند
 تمام سال کفایت می کند و در مقابل دروازه کمان برست شمال مایل بمشرق روضه شیخ است میان گنبد هفت در ع و دور
 گنبد ایوان سنگ مرمر که پیش آنرا نیز حجره سنگ مرمر ساخته اند در غایت تکلف و مقابل این روضه برست مغرب باندک فاصله گنبد
 دیگر واقع است که خویشان و فرزندان شیخ در آنجا آسوده اند از عالم قطب الدین خان و اسلام خان و معظم خان و غیره که
 همه نسبت این سلسله و مراعات حقوق برتبه امارت و پای عالی رسیده اند چنانچه احوال هر یک در جای خویش مذکور گشت
 الحال پسر اسلام خان که بن خطاب اکرام خانے سرفرازی دارد و صاحب سجاده است و آثار سعادت مندی از احوال او
 ظاهر و خاطره تربیت او متوجه بسیار است روز مبارک شنبه نوزدهم عبد العزیز خان را بنصب دو هزار ری ذات و هزار سوار

سرفراز ساخته بخدمت فتح قلعه کانگروه و استیصال سور جبل کافر نعمت تعیین فرمودم و قیل و اسب و خلعت بشار الیه مرحمت شد
 ترسون بهادر نیز بهان خدمت دستوری یافت و منصب او هزار و دویست و صدی ذات و چهار صد و پنجاه سوار مقرر گشت و اسب
 عنایت نموده رخصت فرمودم چون منزل اعتماد الدوله در کنارتال واقع بود و بغایت جاے لطیف و مقام و نشین تعریف می نمودند
 حسب الماتاس آن مشار الیه جشن روز مبارک شنبه بستم و ششم در آنجا ترتیب یافت و آن رکن السلطنت بلوازم پائے
 انداز و پیشکش پرداخت و مجلس عالی آراست و شب بعد از خوردن طعام بدو تنجانه معاودت واقع شد روز مبارک شنبه
 سویم ماه اسفند از اندک سید عبدالوهاب بارهه که در صوبه گجرات خدمت و ترو دات از و لظهور رسیده بود بمنصب هزاری ذات و
 پانصد سوار سرفرازی یافته بخطاب دلیر خانی فرق عزت برافراخت روز شنبه دوازدهم بقصد شکار مان آباد و نضت موکب اقبال
 اتفاق افتاد تا روز یکشنبه با اهل محل به نشاء شکار مشغول بوده شب مبارک شنبه بستم و بنفتم بدولت خانه مراجعت
 واقع شد قضا را روز سه شنبه در اثناے شکار عقده مرادید و لعلی که نور جهان بیگم در گردن داشت گیسفیه یک قطعه لعل که بده هزار
 روپیه می ارزید یا یکیدانه مرادید که هزار روپیه بهاداشت گم شد روز یکشنبه هر چند قراولان تفحص و محسوس نمودند بدست نیقاد
 بخاطر رسید که هرگاه نام این روز یکشنبه است پیدا شدن آن درین روز از محالات است بخلاف آن چون روز مبارک شنبه همیشه
 بر من نجسته و مبارک آمده است باندک تفحص قراولان هر دو را در آن صحراے بے سرو بن یافته بملازمست من آوردند و اتفاقات
 حسیه آنکه درین روز فرخنده جشن و زن قمری و بزم بسنت بارے آراستگی یافت و بشارت فتح قلعه مؤشکت سور جبل سیاه بخت
 نیز رسید تفصیل این اجمال آنکه چون راجه بکر باجیت با افواج منصور بدان حدود پیوست سور جبل برگشته روز خواست که روزے
 چند به تنبال و یاوه و رانی بگذراند مشار الیه که از حقیقت کار آگاهی داشت بنخن او نه پرداخته قدم جرات و جلالت پیش نهاد و آن
 مندر دل الحاقیت سر رشته تبریز دست داده نه بچنگ صفت پای بهمت قایم داشت و نه بلوازم قلعه داری بهمت گماشت باندک زود و خورده
 کس بسیار بکشتن داده راه آوارگی پیش گرفت و قلعه مؤشکر که اعتضاد قوی آن برگشته بخت بود بے محنت و تعب هر دو مفتوح گشت و لعلی
 که با عن جد و در تصرف داشت پامال عساکر اقبال شد و آن سرگشته با دی ضلالت و ادبار بحال تباہ پناه بگریه های دشوار گذار برده
 خاک مذلت و خواری بر فرق روزگار خویش بخت راجه بکر باجیت ملک او را پس سرگذاشته با فوج قاهره بتعاقب و شتافت چون صورتحال
 بمسامع جلال رسید بجلد وے این خدمت شایسته تقاره بر راجه مرحمت فرمودم و فرمان قضا جو یان از فرمان جلال شرف ارتقاء یافت که
 قلعه و عماراتی که ساخته و پراخته او و پدر او باشد از بنج و بنیاد بر انداخته اثرے ازان بر روی زمین نگذارند و از غایب آنکه سور جبل برگشته روزگار

برادری داشت جگت سنگه نام چون او را بختاب راجگی و پایہ امارت سر بلند ساختیم و ملک را نادر و سامان و شتم و خدم بے شریک و
 و سیم بشار الیه عنایت نمودم بحجت مراعات خاطر او جگت سنگه را که با او سر سازگاری نداشت منصب قلیله تجویز فرموده بصوبہ بنگالہ
 فرستاده بودم و آن بجایرہ دور از وطن در غربت روزگار بے بخواری دشمن کامی گذرانیده انتظار لطیفہ غیبی داشت تا آنکہ بطالع او چنین
 منصوبہ نشست و آن بے سعادت تیشہ بر پایہ خود و جگت سنگه را بسرعت ہرچہ تمامتر بدرگاہ طلب داشتہ بختاب راجگے
 و منصب ہزاری فات و پانصد سوار سرفراز ساختہ بہت ہزار دربار مد و خرج از خزانہ عامرہ عنایت شد و کچھوہ مرصع و خلعت اسپ
 و فیل مرحمت فرمودہ نزد راجہ بکر حاجیت فرستادم و فرمان گیتی مطاع شرف صدور یافت کہ اگر مشارالیه بر ہمنوی طالع مصدر
 خدمات شایستہ گردد و دولت خواہی از دلہور رسد و ست تصرف او را در ان ملک قومی مطلق گردانہ چون تعریف باغ نور منزل
 و عمارتے کہ بتازگے احداث یافتہ مکرر بعرض رسیدہ بود روز دوشنبہ بہ بارگی شوق سوار شدہ در باغ بوستان سرا
 منزل گزیدم و در روز شنبہ در ان مجلس دلکشاییش و فراغت گذرانیدہ شب کم شنبہ باغ نور منزل بور و دو موکب مسعود آرشیکی یافت
 این باغے است متشکلہ بر سیصد و سے جویب بہ گز آکی و دوران را دیوار عریض رفیع از خشت و آہک ریختہ بر آورده در غایت
 استحکام و در میان باغ عمارات عالی و نشین گاہ بہ تکلف و حوضہاے لطیف ساختہ شدہ و در بیرون دروازہ چاہ کلانی ترتیب
 یافتہ کہ سے و دو حجت کا و متصل آب بے کشند و شاہ جوئی در میان باغ در آمدہ بحوضہا میہرزیہ و غیر ازین چندین چاہ دیگر است
 کہ آب آنها بحوضہا چمن با تقسیم یا بدیا نواع و اقسام فوارہ و آبشار زینت افزودہ و تالابی در میان حقیقی بلوغ وقع است کہ آب باران پر میشود اگر احياناً
 در شدت گر آب آن رو بکی نہد از آب چاہ مد میرسانند کہ پیوستہ بہرزیہ باشد قریب یک لک و پنجاہ ہزار روپیہ تا حال صرف این باغ شدہ و ہنوز ناتمام
 است و مبلغا بساختن خیابانہا و نشاندن نہالہا صرف خواہد شد و نیز قرار یافتہ کہ میان باغ را از سر نو حصر نمودہ راہ داخل و خارج آب را
 بنوعے استحکام بخشند کہ ہمیشہ پر آب باشد و آب آن از بیج راہے بہر رود و نقصان نہ پذیرد لیکن کہ قریب بدولت و سیم
 بہمہ جہت صرف شود تا با تمام رسد روز مبارک شنبہ بیست و چہارم خواہم جہان پیشکش کشید از جواہر و مرصع آلات و اقمشہ
 و فیل و اسب موازی یک لک و پنجاہ ہزار روپیہ انتخاب نمودہ تہم بشار الیہ عنایت نمودم تا روز شنبہ در ان گلزار نشاء با بخت
 و انبساط گذرانیدہ شب یکشنبہ بہت و ہنقم بہ فقیر عنان مراجعت معطوف داشتیم و حکم شد کہ امر اعظام بدستور ہر سال
 دو لختانہ را آئین بندہ نماید روز دوشنبہ بہت و ہشتم بقدر آشوبی و چشم خود یا قتم چون از غلبہ خون بودنی النور بلبل اکبر جراح
 فرمودم کہ قصد گیرد و روز دویم نفع آن ظاہر شد و ہزار روپیہ با و مرحمت شد روز سہ شنبہ بہت و نہم مقرب خان از وطن

خود آمده سعادت آستانوس دریافت و با نواع مراسم سرفراز ساختم

جشن چهاردهمین نوروز از جلوس بهایون

صبح مبارک شنبه چهارم شهر ربیع الآخر سنه هزار و بیست و هشت هجری حضرت نیر عظم فروغ بخش عالم بهیت الشرف
 محل شرف و سعادت تحویل ارزانی داشت و سال چهارم از سباده جلوس این نیازمند مبارکی و فرخی آغاز شد و در روز
 مبارک شنبه غره نوروز گیتی فروز فرزند اقبال مندر شاه جهان که غره ناصیه مراد است و فروغ جبهه سعادات است جشن عالی ترتیب
 داده منتخب تحف روزگار از نفایس و نوادر هر دیار برسم پیشکش معروض بساط اخلاص گردانید و از آن جمله یاقوتی است بوزن
 بیست و دو سیرخ خوش رنگ و آبدار و با ندام جوهریان چهل هزار روپیه قیمت نمودند دیگر قطعه است قطعه که وزن آن سه ٹانگ
 بغایت نفیس قیمت آن نیز چهل هزار روپیه شد دیگر شش دانه مروارید یکیک از آنها یک ٹانگ و هشت سیرخ وزن دار و قطعه
 آن فرزند در گجرات به بیست و پنج هزار روپیه اتباع نمودند و پنج دانه دیگر بے وسه هزار روپیه و یک قطعه الماس که هر دوه
 هزار روپیه ارزش آن شده و همچنین پر دله مرصع با قبضه شمشیر که در زرگر خانه آن فرزند با تمام رسید و اکثر جواب آن را تراشیده
 نشاند و آن فرزند نهایت دقت تصرف طبیعت بکار برده پنجاه هزار روپیه قیمت قرار یافته و این تصرفات خاصه اوست
 که تا حال بخاطر هیچکس نرسیده بود و بے تکلف خوب یافته یک جفت نقاره مرسل نواز را از طلا ساخته همه کور که و نقاره و کرنا
 و سحرنا و غیره آنچه لازم نقاره خانه بادشاهان ذی شوکت است تمام را از نقره ترتیب داده در ساعت فرخنده و مسعود که بر تخت مراد
 جلوس نمودم به نوازش در آورند مجموع به شخصت و پنج هزار روپیه برآمده دیگر تخت سوار می فیل که اهل زمان هووه گویند از طلا
 ساخته بے هزار روپیه مرتب گشته دیگر و زنجیر فیل کلان با پنج زنجیر طلا پیراز بابت پیشکش قطب الملک حاکم گولکنده فیل اول
 واداهی نام داشت چون در نوروز داخل فیلیانه خاصه شد نوروز نام کردم الحق فیل است بغایت عالی در کلانی و
 جمال و شکوه هیچ کاسته ندارد چون در انظم خوش نمود خود سوار شده در صحن و در تپانه گردانیدم قیمت این فیل هشتاد هزار روپیه متقرر گشت
 و بهای شش زنجیر دیگر بیست هزار روپیه و درخت طلا از زنجیر و غیره که بحبت فیل نوروز آن فرزند ترتیب داده بود بیسی هزار روپیه
 قیمت شد فیل دوم با درخت نقره گذشت و ده هزار روپیه دیگر از جواب متفرقه برگزیده شد و از پارچه های نفیس گجرات که کرگزان
 آن فرزند ترتیب داده فرستاده بودند اگر تفصیل مرقوم گردد بطول می انجامد القصه مجموع پیشکش او چهار لک و پنجاه هزار روپیه شد

امید کہ از عمر و دولت برخوردار و زوجه دوم شجاعت خان عرب و نور الدین قلی کو تو ال پیشکش گذرانیدند روز شنبه سیوم داراب خان
پسر خانخانان روز یکشنبه چارم خانجمن التماس ضیافت نمود از پیشکشها سه او یک مروارید که بابت هزار روپہ خریدہ بود
با دیگر نقایس کہ مجموع آن یک لک و سہ ہزار روپہ قیمت شد قبول افتاد تمہ بمشار الیہ بخشیدہ شد روز و شنبه ششم راجہ کشنداس
و حاکم خان روز سہ شنبه ششم سردار خان روز کم شنبه ہفتم مصطفی خان و امانت خان پیشکش گذرانیدند از ہر کدام اقلیہ بخت
سرفرازے آنها قبول نمودہ شد روز مبارک شنبه ہشتم مدار الملکی اعتماد الدولہ در منزل خویش جشن ملوکانہ آراستہ التماس ضیافت
نمود مقبول این متمس پایہ قدر او افزودہ شد الحق در آراستن مجلس و افزایش پیشکش نہایت اغراق و تکلف بکار بردہ اطراف
تال را تا جائیکہ چشم کار میکرد و کوچہاے کہ از دور و نزدیک می نمود باقسام چراغان و فالوس الوان زینت بخشیدہ بود از جملہ
پیشکشهاے آن مدار السلطنت تختہ است از طلا و نقرہ در نہایت تکلف و تصنع و پاپیایے آن را بصورت شیر نمودہ کہ تخت
را برداشته اند و مدت سہ سال با ہتمام تمام با تمام رسیدہ بود و بچار لک و پنجاہ ہزار روپہ مرتب گشت و این تخت بہر مند نام
فرنگی ساختہ کہ در فنون زرگری و حکاکی و انواع بہر مندی عدیل و نظیر خود ندارد و بغایت خوب ساختہ و این خطاب را من
باو عنایت فرمودم و سواے آن پیشکشی کہ بخت من آوردہ موازی لک روپہ از مرصع آلات و اقمشہ بہ بیگان و اہل محل گذرانید
بے اغراق از ابتداے زمان دولت حضرت عرش آشیانی انا را سہ ہزار تا حال کہ سال چار و دہم از عہد سلطنت این نیازمند است
بسیچکے از امرایان عظام چنین پیشکشے نکشیدہ الحق اورا بدیگران چہ نسبت درین روز اکرام خان پسر اسلام خان منصب دو
ہزار زیات و ہزار سوار از اصل و اضافہ سرفرازے یافت و اسنے راے سنگدن منصب دو ہزاری ذات و ہزار و شصت سوار
از اصل و اضافہ سرفرازی یافت روز جمعہ ہم اعتبار خان پیشکش گذرانید و ہمدین تاج خان دران بغایت اسپ و فیل سرفراز
شدہ بہ ایالت ولایت طہرہ نصرت یافت و منصب او بدستور سابق شش ہزار زیات و پنج ہزار سوار مقرر گشت روز شنبه دہم
خان خان روز یکشنبه یازدہم میر میران روز و شنبه دوازدهم اعتقاد خان روز سہ شنبه سیزدہم تاجار خان و اسنے راے سنگدن روز
کم شنبه چار و دہم میرزا راجہ بجا و سنگہ پیشکش کشیدند و از ہر کدام پنجہ نقایس و تازگی داشت برگزیدہ تمہ با ہنا حرمت فرمودم روز مبارک شنبه
پانزدہم آصف خان و در منزل خود کہ بغایت جاے بصفاد و نشین بود مجلس عالی و جشن بادشاہانہ آراستہ التماس نیافت نمود متمس و راپایہ
قبول بخشیدہ با اہل محل تشریف بردہ شد و آن رکن السلطنت این عطیہ را از مواہب غیبی شمرودہ در افزونی پیشکش و ترتیب مجلس غایت
اغراق بکار بردہ بود از جواہر گران بہا و زلفیت ہاے نقیس و اقسام تحف آنچہ پسند افتاد برگزیدہ تمہ بمشار الیہ عنایت فرمودم از جملہ پیشکشهاے

اولی است بوزن دوازده نیم تانک که یک لک و بیست و پنج هزار روپیه خرید و بدو قیمت مجموع پیشکش ادا پنجه مقبول افتاد یک لک و شصت و هفت هزار روپیه شده درین تاریخ خواجه جهان بمنصب پنج هزاری ذات و دو هزار و پانصد سوار سرفراز شد لشکر خان حسب الحکم از دکن آمده بدولت ملازمت سرمنبندی یافت چون در خاطر قرار گرفته که بعد گذشتن ایام برسات در آغاز غوبی هاسه هوا بفضل ایندو جل و علی موکب گیمان نظیر سیر گلزار همیشه بهار کشمیر منضت فرماید لاجرم محفط و محارست قلعه و شهر آگره و فوجدارای اطراف و نواحی بدستور یک خواجه جهان داشت بشکر خان مناسب دیده او را بنیوید این مرحمت ممتاز ساختن امانت خان نخدمت دار و ننگه داغ و گذرانیدن سواران خود و محله سرفراز گشت روز جمعه شانزدهم خواجه ابوالحسن میر بخشی و روز شنبه هفدهم صادق خان بخشی و روز یکشنبه هشتدهم ارادت خان میر سامان و روز دوشنبه نوزدهم که جشن روز شرف بود عضد الدوله پیشکش گذرانیدند و از هر کدام پنجه پسند افتاد و بجیت سرفرازی نیا پای قبول یافت و درین نوروز قیمت پیشکشها که بنده هاسه درگاه گذرانیده اند و بمعرض قبول افتاده است لک روپیه شده روز شرف بفرزند سعادت مند شاهزاده سلطان پرویز منصب بیست هزاری ذات و ده هزار سوار از اصل و اضافه مرحمت نمود و عماد الدوله بمنصب هفت هزاری ذات و سوار شرف اختصاص یافت عضد الدوله را بنخدمت اتالیقی قرة العین خلایف شاه شجاع امتیاز بخشیدم امید که بعمر طبعی برسد و از اهل سعادت و اقبال با وقاسم خان منصب هزار و پانصد نیک و پانصد سوار و باقر خان بمنصب هزاری ذات و چهار صد سوار سرفراز شدند چون هما بت خان التماس کمک نموده بود پانصد سوار احدی بصوبه ننگش تعین فرمودم و عزت خان را که و ران صوبه مصدر خدمات شائسته شده بود و بنایت فیل و کپوره مرصع سرفراز ساختم در نیولا عبدالستار مجموعه بخط خاص حضرت جنت آشیانی امارت بر بانه مشتمل بر بعضی از دعوات و مقدمه از علم تجیم و دیگر امور غریبه که اکثری را آفروده و بحقیقت دار سیده و ران جویده ثبت فرموده اند برسم پیشکش گذرانید بعد از زیارت خط مبارک ایشان ذوقی و نشاطی در خود مشاهده نمودم که خود را کم بآن حال ایل دوام بنایت النایت مخطوط گشتم بخدا که هیچ تخفیه پیش من آبانها نمیرسد بجلد و سکه این خدمت منصب ادا از پنجه در تمجید او نگذاشته بود افزوده هزار روپیه انعام فرمودم بهر سنده فنگی که تحت مرصع را ساخته بانعام سه هزار و رب و اسب فیل سرفراز شد بخواجه خاند محبوبه که سالک طریق خواجهاست و خالی از درویشی و نامرادی نمی نماید هزار روپیه لطف فرمودم لشکر خان بمنصب سه هزاری ذات و دو هزار سوار سرمنبندی یافت معمور خان بمنصب نه صدی ذات و چهار صد و پنجاه سوار و خواجگی طاهر بیست صدی ذات و سه صد سوار و سید احمد قادری بیست صدی و شصت سوار سرفراز گشتند براج سارنگی و منصب هفت صدی ذات و سه سوار میر خلیل الله پسر عضد الدوله بمنصب شش صدی ذات و دو صد و پنجاه سوار

فیروز خان خواجہ سرانم نصب ششصدی و یکصد و پنجاه سوار و خد متجان بمنصب پانصد و پنجاهی و یکصد و سی سوار و مخرخان
پانصدی و یک صد و بیست سوار عزت خان بمنصب ششصدی ذات و یکصد سوار رے نیوالید اس مشرف قیل خان بمنصب
ششصدی ذات و یکصد و بیست سوار و رے مانید اس مشرف محل بمنصب ششصدی ذات و یکصد سوار سربندی یافتیل
جگل پسران کفن سنگ هر کدام بمنصب پانصدی و دود صد و بیست و پنج سوار امتیاز یافتند اگر اصفافه منصب داری آنها که از
پانصدی کمتر اند گماشته شود بطول انجا به خضر خان متعینه خاندیس دو هزار و پیر انعام شد روز کم شنبه بیست و یکم بقصد شکار متوجه
امان آباد گشتم پیش ازین بنجید روز حسب الحکم خواجہ جهان و قیام خان قراول باشی بجبت شکار قمرغ فضاے وسیعی اختیار
نموده بدوران سراپردہ کشیدہ آہوے بسیار از اطراف صحرا رانده بدرون سراپردہ آورده بودند چون حمد کردہ ام کہ بعد ازین
بسیج جاندارے را بدست خود دنیا زارم بخاطر رسید کہ ہمہ را زندہ گرفته در میان چوکان فچور گذاشته شود کہ ہم ذوق شکار دریافته
باشم و هم آسبہ آہنا نزد بنا برین ہفتصد راس در حضور گرفته بہ فچور فرستاده شد چون ساعت در آمدن بدار الحلا و منز و یک و
برائے مان خد قتیہ حکم فرمودم کہ از شکار گاہ تا میدان فچور دور و پیش کوچہ سراپردہ می کشیدہ باشند و آہوان را از انجا رانده
بمیدان رسانند و قریب ہشتصد آہو باین طریق فرستاده شد کہ مجموع کینار و پانصد راس بودہ باشد شب کم شنبه بیست و ہشتم
از امان آباد کوچ فرمودہ در بوستان سرے منزل گزیدہ شد و از انجا شب مبارک شنبه بیست و نہم باغ نور منزل نزول
اقبال اتفاق افتاد و در جمعہ سی ام والدہ شاہجہان بچار رحمت ایزدی پیوست روز دیگر خود بمنزل آن فرزند گرامی رفته با انواع
واقسام دلنوازی و خاطر جوئی اوریدہ ہمراہ خود بدولت خانہ آوردم روز یکشنبہ غرہ اردی بہشت ملہ آئی بساعت سعادت قرین کہ
منجان و اختر شناسان اختیار نمودہ بودند بر فیل خاصہ دلیر نام سوار شوہمبار کے و فرسخے بشرد را دم خلق انہوہ از مرد و زن و کوچہ
و بازار و در و دیوار فراہم آمدہ انتظار داشتند بآئین محمود تادرون دولت خانہ شاکر کنان شاقم از تارخیکہ نوک مسعود باین سفر
عاقبت نمود و نہضت فرمودہ تا حال کہ قرین سعادت و اقبال مراجعت نمودہ پنج سال و ہفت ماہ و نہ روز است ورنیولا بفرزند
سلطان پرویز فرمان شد کہ چون مدتہای مدید گذشتہ کہ از خدمت حضور محروم است و با وراک سعادت زمین بوس مستعد نگشتہ اگر
آرزو من بازست باشد بوجوب حکم متوجہ در گاہ شود و بعد از ورود فرمان مرحمت عنوان آن فرزند بطور این کمرست را از مواہب غیبی دانستہ
روے امید بدر گاہ سپہر اشتباہ نہاد درین شمال بفقرا و ارباب استحقاق چیل و چہار ہزار و ہشتاد و شش بگیہ و دو دیہہ در دست
و سیصد و بیست خردار غلہ از کشمیر و ہفت قلمبہ زمین از کابل مدومعاش لطف نمودم امید کہ ہموارہ توفیق کام بخشے و خیر سگالے

نصیب و روزی باد از سواخ این ایام باغی شدن اله و ادبیر جلال افغان است تفصیل این احوال آنکه چون مهابت خان بعبط
نگلش و استیصال افغانان و ستوری یافت بگمان آنکه شاید این بے سعادت و برابر مراحم و لوازش با مصد ر خد متی تواند شد التماس نموده
همراه بر و چون سرشت این کافر نعمتان حق ناشناس بنفاق و بداندیشی مجبول است بنا بر حرم و احتیاط مقرر شد که فرزند و برادر
او را بدرگاه فرستد که بطریق یرغمال در خدمت حضور باشد و بعد از آنکه پسر و برادر او بدرگاه رسید بحجت تسلی و دلاسامی او با انواع مرحمت
و لوازش سرفراز ساختم لیکن از آنجا که گفته اند —

گلیم بخت کسے را که بافتند سیاه | آباب زمزم و کوثر سفید توان کرد

از تاریخ آنکه بآن سرزمین پیوست انار بی دولتی و حق ناشناسی از وجبات احوال او ظاهراً هر شدن گرفت و مهابت خان بحجت نظام
کا در سرشته مدارا از دست نیندا تا آنکه در نیولا فوجی بسپرداری پسر خود بر سر طایفه از افغانان فرستاده بود و او را همراه ساخت چون
بمقصد پیوستند از نفاق و بداندیشی مومی الیه آن یورش خاطر خواه با انجام نرسید و بے حصول مقصود مراجعت نمودند اله و ادبیر نهاد
توهم آن که مباد و دین مرتبه مهابت خان ترک مدارا نموده در مقام تحقیق و باز پرس در آمده به پاداش کردار خود گرفتار شود پاره آرم
از میان برگرفته بغی و حرام نمکی را که درین مدت پوشیده میداشت بے اختیار ظاهر ساخت و چون حقیقت حال از عرض داشت
مهابت خان بمساع جلال رسید حکم فرمودم که پسر او را با برادرش در قلعه گولیار محبوس دارند اتفاقاً پسر این بے دولت نیز از خدمت
حضرت عرش آشیانے گریخته بود و سالها بدزدی و راهزنی روزگار بسر می برد تا بمنزله کردار زشت خود گرفتار شد امید هست که
این بی سعادت هم درین زودی بیاداش اعمال خویش متبلا گردد و روز مبارک شنبه پنجم مانسنگه ولد را دیت شنکر که از ملکبان صوبه بهار
است بمنصب هزاری ذات و ششصد و اربعه سرفرازی یافت عاقلان را بحجت و دین محله و تحقیق جمعیت منصب دارانی که بخدمت نگلش متعلقند
رخصت فرمودم و فیله بمشار الیه عنایت شد مهابت خان خنجر خاصه طرح ماژندران مصوب دوست بیگ مرحمت نموده فرستادم شکیش
روز و شنبه به محمود آبدار که از زمین شاهزادگی و ایام طفولیت بلد انوم زندگی و خدمتگاری اشتغال دار و انعام مقرر شد بیزن خویش
پاییده خان مشول بمنصب هفت صدیات و چهار صد و پنجاه سوار ممتاز گشت محمد حسین برادر خواجه جهان را که بخدمت بخشگیری کا نگار متعلقند
و از منصب ششصدی ذات و چهار صد و پنجاه سوار مرحمت نمودم درین تاریخ تربیت خان که از خانزادان مورد وثی این گاه بود و همین نیت است
در سلک امر الانعام داشت و دویعت حیات سپرد خالی از نامرادی و سلامت نفس بنو جوانی عیاش طبیعت بود تمامی عمر خود را میجو است
که بغیر غلبه بگذرانند بغمه بندی بسیار ایل داشت و بدین منفعه مرد بے بدی بود و راجه سور جنگ بمنصب دو هزار یات و سوار سرفراز شد

بکرم اللہ ولد علی مردان خان بہادر و باقر خان فوجدار ملتان و ملک محب افغان و مکتوب خان فیل مرحمت شد سید بازید بخاری کی
 حراست قلعہ بہکڑہ و فوجداری آنحضرت و لہجہ اوست نیز بغایت فیل سرفرازی یافت امان اللہ سپہرہایت خان بانگام خیر مرصع ممتاز گشت
 بشیخ احمد حافی و شیخ عبد اللطیف سنبل و فراست خان خواجہ سراے و راے کنور چند ستونی فیل مرحمت نمود محمد شفیع بخشی صوبہ
 پنجاب بمنصب پانصدی ذات و سیصد سوار فرق عزت برافراخت ہونٹس سپہرہایت خان کہ حراست قلعہ کالنجر لہجہ اوست منصب
 پانصدی ذات و یکصد و پنجاہ سوار عنایت شد درین تاریخ خبر فوت شاہ نواز خان سپہرہ سالار خان خانان سبب گرانی خاطر گشت
 و رہنگا سیکہ آن تالیق از ملازمت رخصت می شد بتاکید تمام فرمودہ شدہ بود کہ چون مکرر بمساح جلال رسیدہ کہ شاہ نواز خان شفیع
 شراب گشتہ و پیالہ با فراط میخورد اگر در واقعہ این سخن فروغ صدق دار و حیف باشد کہ درین سن خود را ضایع سازد و باید کہ او را بطور او
 نگذارد و ضبط آن احوال بواسطہ نماید اگر خود از عمدہ او بیرون نتواند آمد صریح عرض داشت نماید کہ بخنور طلبہ داشتہ باصلاح حال او
 توجہ فرمایم چون بہ برہانپور رسید شاہ نواز خان را بغایت ضعیف و زبون دریافتہ تبدبیر علاج او پرداخت قضا را بعد از روزی
 چند صاحب فراش گشتہ بر بستر تاوانے افتاد ہر چند اطبا معالجات و تدبیرات بکار بردند سودمند نشد در عین جوانی و دولت در سنہ
 سے و سہ سالگی با جہان جہان نگرانی و حسرت بجا رحمت و مغفرت ایزدی پیوست از شنیدن این خبر ناخوش تاسف بسیار
 خورد و ملحق خوب خانہ زادے رشید بود بایستہ درین دولت مصدر خدمات عمدہ شدی و اثر ہائے عظیم ماندے اگرچہ ہمہ را این شاہ
 در پیش است و از فرمان گیتی مطاع تھا و قدر بچکیس را چارہ و گریزے لیکن باین روش رفتن گران می نماید امید کہ از اہل آفرینش
 باوراجہ سار نگدیور کہ از خدمتگاران نزدیک و بندہ ہائے مزاجدان است نزد آن تالیق فرستادہ بانواع مراحم و نوازش پریش و
 دلجوئی فرمود و منصب پنج ہزاری شاہ نواز خان را بر منصب برادران و فرزندان او افزودہ شد و ارباب خلق برادر خورد و اورا بمنصب
 پنج ہزاری ذات و سوار از اصل و اضافہ سرفراز ساختہ بغایت خلعت و فیل و اسب و شمشیر مرصع امتیاز بخشید و نزدیکترین شخصیت
 فرمود کہ او را بجای شاہ نواز خان سپہرہایت صوبہ برادر احمد نگر مقرر نماید رحمت داد برادر دیگرش بمنصب دو ہزاری و ششصد
 سوار سرطنبدی یافت منوچہر سپہرہ شاہ نواز خان بمنصب دو ہزاری ذات و ہزار سوار و ششصد طغرل ولد شاہ نواز خان بمنصب
 ہزار و بیست و پانصد سوار ممتاز شد روز مبارک شنبہ دوازدهم قاسم خان خولیش اعتماد الدولہ بہ عنایت علم فرق برافراخت ہند
 سپہرہ حاجی را کہ بارادۂ بندگی و خدمت آمدہ بود منصب پانصدی ذات و یکصد و ارعنایت شد صدر جہان خولیش مرحومے
 مرتضی خان بمنصب ہفت صدی ذات و ششصد سوار بخدست فوجداری سنبل سرفرازی یافت و فیل مرحمت نمودہ رخصت

فرمودم بهارچه بندلیه را بمنصب ششصدی ذات و چهارصد سوار امتیاز بخشیده فیل عنایت شد بنگرام راجه جو نیز فیل مرحمت شد و در احمدآباد و دیکه مارخور همراه داشت چون ماده در سرکار نبود که جفت توان کرد بخاطر رسید که اگر با بز بر بری که در عربستان مخصوص که از بندر شهر و خرمی آرد جفت کرده شود اما نتاج آنها آنچه شکل و شمایل بهر صد القصه با هفت بر بری ماده جفت فرموده شد و بعد از انقضای مدت ششماه در پنجهور بهر کدام یک بچه آوردند چهار ماده و سه نر و بغایت خوش صورت و خوش ترکیب و خوش رنگ و درین رنگها آنچه بیکه مشابعت و مناسبت دارد مثل سمنه خطاه سیاه در پشت داشته باشد و سرخ نیز از دیگر الوان خوشتر و خوشتری نماید و اصلت در و بیشتر ظاهری شود و از شوخ و دیگر آدای مضحک و انواع جست و خیز چه نویسد آدای چند مشاهده می شود که بے اختیار خاطر را بتماشای آن رغبت افزاید و اینکه در مردم شهرت گرفته که مصور آدای بے جست و خیز بزغال خوب نمی تواند کشید اینجا یقین شد اگر حیانا آدای بزغال را یک طریقه توان کشید در کشیدن آدای فریب و انواع جست و خیز و شوخیهای این شک نیست که بجز اعتراض خواهد نمود از جمله بچه یکماه بلکه بست روزه بنوعی از جا بای مرتفع حسته خود را بر روی زمین میگیرد که اگر غیر بزغال بجهد یک عضو در دست نخواهد ماند از بسکه مرا خوش آمده فرمودم که همیشه نزدیک نگاه دارند و هر کدام را نامی مناسب آنها نموده شد بغایت مخطوظم و در فراهم آوردن بکه مارخور و بزاصل نهایت توجه دارم و می خواهم که نتاج اینها بسیار شود و در مردم انتشار یابد بعد از آن که نتاج اینها را با یک دیگر جفت کرده شود ظن غالب آن است که نفیس تر بهر صدویک از خصوصیات و امتیاز اینها نسبت به بزغال آنکه بزغال بجز در آئیدن تا پستان بدن نگیرد و شیر نخورد و فریاد و اضطراب بسیار ظاهری کند و این بخلات آن اصلا آواز بر نمی آرد و در غایت استغناء بے نیازی استاده می باشد شاید که گوشت اینها در غایت خوش مزگی بوده باشد قبل ازین فرمان شده بود که مقرب خان بصاحب صوبگی بهار سرفراز گشته بدانصوب شایسته مشارالیه خود را بدرگاه رسانند که زمین بوس نموده متوجه مقصد گردد و بنا برین روز مبارک شنبه دوم خرداد و فیل با تملایر و دواسپ و کپوه مرصع عنایت نموده رخصت فرمودم و پنجاه هزار روپیه بسم سعادت مرحمت شد و بهرین تاریخ سردار خان بخلعت و فیل و اسپ سرفراز گشته بجایگزینی سرکار منگیر که در ولایت بهار و بنگاله است رخصت یافت میر شرف وکیل قطب الملک که در درگاه بود رخصت شد و فرزند اقبال منند شاه جهان برادر افضل خان دیوان خود را بمرافقت او تعیین نموده چون قطب الملک اظهار اخلاص و ارادت نموده مکرر التماس شبیه کرده بود حسب التماس مشارالیه شبیه خود را با کپوه مرصع و پھول کثاره مرحمت فرمودم و بست و چهار هزار در ب و خنجر مرصع و اسپ و بخلعت بمیر شریف مذکور عنایت شد فاضل خان

دیوان بیوتات بمنصب هزاری ذات و پانصد سوار سرفراز شد حکیم رگنا تهر بمنصب ششصدی ذات و شصت سوار سرفراز شد چون درین
ایام عرس حضرت عرش آشیانی بود پنج هزار و سیصد و چهل چندی از بنده های معتبر شد که بقدر ارباب استحقاق قسمت نمایند حنعلیخان
را که جاگیر دار سرکار شکر بود بمنصب دو هزار و پانصدی ذات و سوار افتخار بخشیده بکمال ابراهیم خان فتح جنگ صاحب صوبه ولایت
بنگاله مقرر فرمود و شمیری بمشارالیه عنایت شد چون میرزا شرف الدین حسن کا شغری در خدمت بگش جان نثار گشت ابراهیم حسین
سپهسالار بمنصب هزاری ذات و پانصد سوار سرفراز ساختم درین ابراهیم خان دو منزل کشتی که باصطلاح آن ملک گوشه گویند نشین گاه
یکه را که از طلا و دوم را از نقره ساخته برسم پیشکش ارسال داشته بود از نظر گذشت بجهت تکلف در قسم خود از فردا علی است یک را
بفرزند شاه جهان لطف نمودم روز مبارک شنبه نهم سادات خان بمنصب هزاری ذات و شصت سوار سربندی یافت درین تاریخ
عضدالدوله و شجاعت خان عرب بحال جاگیر خود رخصت شدند روز مبارک شنبه بیست و هشت خان کچده مرصع مع پهل کتاره عنایت
فرمودم چون فرزند سعادت مند سلطان پرویز متوجه درگاه والا شده التماس خلعت نادری خاصه نموده بود که در روز ملازمت بمبارکی
پوشیده سعادت زمین بوس دریا بد حسب التماس و خلعت نادری و چیره و فوطه خاصه حواله شریف وکیل آن فرزند فرمودم که نزد
روان ساز و روز مبارک شنبه بیست و سویم میرزا والی سپهر عمه این نیازمند حسب الحکم از صوبه دکن آمده دولت آستان بوس دریافت
پدرش خواجه حسن نالدار از خواجه زاده های نقشبندی است عم من میرزا محمد حکیم بشیر خود را بخواجه نسبت کرده بودند تعریف خواجه
از مردم بسیار شنیده شد حسب و نسب با هم جمع داشت و مدت ها حل و عقد سرکار میرزا محمد حکیم عموی من بقبضه اختیار خواجه بود و مرا
خاطر خواجه بسیاری فرمودند پیش از شفق شدن میرزا و ولایت حیات سپرد از دو و پسرانند میرزا بدیع الزمان و میرزا والی سیه زار
بدیع الزمان بعد از فوت مرزا اگر بخت با وراء النهر رفت و در آن غربت مسافراهم عدم شد و بگیم با میرزا والی بدرگاه آسمان جاده پیوست
و حضرت عرش آشیانی مراعات خاطر بگیم بسیاری فرمودند میرزا هم جوان سنجیده آرمیده است خالی از معقولیت و فیهبگی نیست از
علم موسیقی و قوت تمام دارد و درین احوال بخاطر رسید که صبیله شاه زاده مرحوم و انیال را بمیرزا نسبت فرموده شود و باعث طلب میرزا
بدرگاه همین بود این صبیله از دختر قلیچ محمد خان است امید که توفیق رضا جوئی و خدمتگاری که وسیله سعادت مسندی و
برخورداری است نصیب و روزی با و درین تاریخ سربندی را که بخدست صوبه دکن معین است بمنصب دو هزار
و پانصدی ذات و هزار و پانصد سوار سرفراز شد درین ایام بحرین رسید که شیخ احمد نام شیا دے در سمرقند و ام
زرق و سا بوس غر و حیدر بسیار بے از ظاهرا هر پرستان بے معنی را صید خود کرده و بر شهر و دیار بے یکم از مردیان

خود را که آئین دکان آرائی و سعادت فردشی و مردم فریبی را از دیگران بختی و بخت خلیفه نام نهاده فرستاده و مزخرفانے که بمریدان و معتقدان خود نوشته کتابی فراهم آورده مکتوباتی نام کرده و در آن جنگ و محلات بسا تعدادات لاطایل مرقوم گشته که بکفر و زندقه و منکر می شود از آنجمله در مکتوبی نوشته که در اثنا رسوای گزاری بمقام ذی النورین افتاد مقامی ویدم بغایت عالی و خوش بصفا از آنجا دور گذشتم بمقام فاروق پیوستم و از مقام فاروق بمقام صدیق عبور کردم و هر کدام را تعریفی و درخور آن نوشته و از آنجا بمقام محبوبیت واصل شده مقامی مشاهده افتاد بغایت متور و متون خود را با انواع انوار و الوان منعکس یافتیم یعنی استغفر الله از مقام خلفا و در گذشته بجا لیرت جمع نمودم و دیگر گستاخها که در گذشته آن طوطی دار دو از ادب و در راست بنا برین حکم فرمودم که بدرگاه عدالت آئین حاضر سازند حسب الحکم بلا زست پیوست و از هر چه پرسیدم جواب معقول نتوانست سامان نمود و با عدم خرد و دانش بغایت مغرور و خود پسند ظاهر شد صلاح حال او منحصر درین دیدم که روزی چند در زندان ادب محبوس باشد تا شوریدگی مزاج و اشتها و دماغش قدری تسکین پذیرد و شورش عوام نیز فرو نشیند لاجرم بانے راے سنگدلان حواله شد که در قلعه گوالیار مقید و او روز شنبه بهشت و تخم خور داد فرزندان و چند شاهزاده سلطان پرویز از آل آباد رسیده بسجود آستان خلافت حسین اخلاص نورانی ساخت بعد از ادای رسوم زمین بوس بنوازش بیکران مخصوص گشته حکم نشستن فرمودم دو هزار مرد و دو هزار روپی بصیغه نذر و الماسه برسم پیشکش وقت ملازمت گذرانید چون فیلمای او هنوز نرسیده بود وقت دیگر بنظر خواهد گذشت راجع کلیان زمیندار رتنبور را که آن فرزند حسب الحکم فرج بر سر او فرستاده هشتادفیل و یک لک روپی پیشکش گرفته همراه بدرگاه گیتی پناه آورده بود و دولت آستان بوس دریافت و در میان دیوان آنفرزند که از قدیم بنده های این درگاه است بسعادت کورنش سرافراز شده بهشت و بهشت زنجیر فیل با نر و ماده پیشکش گذرانیده از آنجمله نه زنجیر فیل مقبول افتاد و تتمه بمشارالیه عنایت شد چون بعضی رسید که مروت خان پسر افتخار خان که از خانه نادان و تربیت یافته های این درگاه است و راقصای بلاد بنگاله با طایفه تگه جنگ کرده جان نثار شد آلایار برادر او را بمنصب هزاروی ذات و پانصد سوار سرافراز ساختم برادر دیگرش بمنصب چهارصد یزات و سوار سربلندی یافت تا باز ماند حاکم را گنده نشود و روز دوشنبه سوم حیراه آلمی در سواد شهر چهار آهوی سیاه و یک ماده و یک آهوی بهر شکار شدند چون از پیش منزل فرزند سعادت مند سلطان پرویز عبور اتفاق افتاد و در زنجیر فیل و ندان دار با تالار برسم پیشکش گذرانید هر دو زنجیر داخل فیضان خاصه حکم شد روز مبارک شنبه نیز هم سید حسن الهی برادر کامکار شاه عباس فرمان رواے ایران سعادت آستان بوس دریافت مراسله آن برادر گرامی را با سپاه آنجوری بلورین که علیه برپوش آن نشانیده بودند گذرانید چون از فرط محبت و واد و خلوص مودت و اتحاد و دوستی و ارتباط گشت درین روز از آنجا

بمنصب ہزاری ذات و پانصد سوار سر بلندی یافت نصر اللہ ولد فتح اللہ کہ محافظت و محارست قلعہ انبر بعدہ دوست بمنصب ہزار و پانصدی ذات و چار صد سوار سرفراز شد روز مبارک شنبہ سیم امان اللہ سپہ ماہیت خان بمنصب ہزار و پانصدی ذات و ہشتصد سوار سرفراز شد وزیر خان را بنجد دست دیوانی صوبہ بنگالہ اختصاص بخشیدہ اسپ دخلعت و خجمر صغ مرحمت فرمود بمیر حسام الدین وزیر بدست خان فیل عنایت شد وین تاریخ حافظ حسن ملازم خان عالم باکتوب مرغوب گرانی برادر م شاہ عباس و عرض داشت آن رکن السلطنت بدرگاہ پیوست و خجمر قبضہ و ندان ماہی جوہر در سیاه البلق کہ برادر م بخان عالم لطف نموده بودند چون نفاس تمام داشت بدرگاہ فرستادہ بود از نظر گذشت بغایت پسندیدہ افتاد الحق تحفہ ایست تا در تاحال اصدا البلق دیدہ نشدہ بود و بسیار خوش آمد روز مبارک شنبہ سبت و ہفتم میرزا والے بمنصب دو ہزاری ذات و ہزار سوار سر بلندی یافت سبت و چہارم ہزار در ب در وجہ انعام بسید حسن الہی عنایت شد بعد اللہ خان بہادر فیروز جنگ فیل مرحمت نمود روز مبارک شنبہ دوم امرداد ماہ الہی باعتبار خان اسپ عنایت شد عاقل خان بمنصب ہزاری ذات و ہشتصد سوار سرفرازے یافت شب شنبہ چہارم امرداد ماہ الہی مطابق با نزد م شعبان جشن شب برات بود حسب الحکم لب دریا کے کشتی بار با انواع چراغان و اقسام آتش بازی آراستہ بنظر در آوردند الحق چراغانے ترتیب یافتہ بودند بغایت خوش می نمودند مدت متد از سیر و تماشا کے آن محظوظ شدم روز سہ شنبہ سیرن پسر ناد علی میدانی کہ از خانہ زادان قابل تربیت است بمنصب ہفتصدی ذات و پانصد سوار امتیاز یافت بخواجه زین الدین منصب ہفت صدی ذات و سید سوار مرحمت فرمود و خواجہ محسن بمنصب ہفتصدی ذات و یکصد سوار سرفراز گشت روز مبارک شنبہ نہم بشکار موضع سمونگر رفتہ شد تا روز دو شنبہ در ان صحرائے دلکش اسیر و شکار خوشوقت بودہ شب سہ شنبہ بدولت خانہ معاودت اتفاق افتاد و روز مبارک شنبہ شانزدہم بشوقن بنیرہ شیخ ابو الفضل بمنصب ہفتصدی ذات و سید صد و پنجاہ سوار سرفرازی یافت روز مبارک شنبہ بسیر باغ گل افشان کہ بر لب آب جمہ واقع است رفتہ شد و را شملے راہ باران فروریخت و خوب بارید حسین را بتازگی طراوت و لغزارت بخشید اناس کمال رسیدہ بود سیر مستونی کردہ شد از عماراتی کہ مشرف بر دریا اساس یافتہ چندان کہ نظر کاری کرد و غلہ سبزہ و آب بہج محسوس نمی شد این ابیات انوری مناسب مقام افتاد۔ ابیات

روز ہمیش و طرب بستان است	روز بازار گل و ریحان است	تودہ خاک عمیر کیست است
و امن باد گلاب افشان است	از ملاقات صبا روے غدیر	راست چون آرزو سہان است
چون باغ مذکور بعدہ تربیت خواجہ جان مقرر است پارچہ کے زلف طح تازہ کہ درینولا از عراق بحبت او آورده بودند		

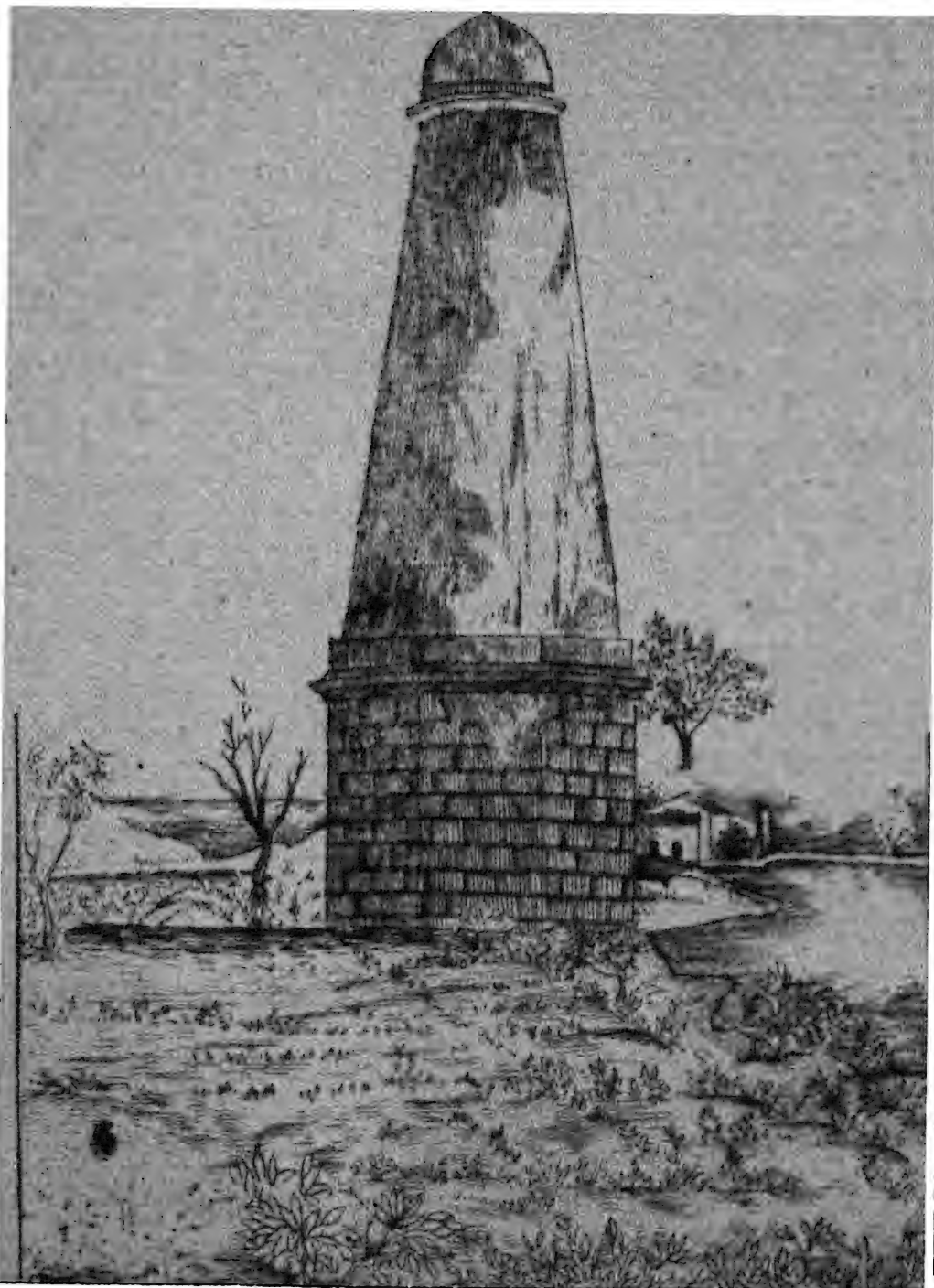
برسم پیشکش گذرانید آنچه پسند افتاد برگزیده تمه با و مرحمت فرمودم باغ را هم خوب ترتیب داده بود منصب او از اصل و اصنافه پنج هزار ذوات و سه هزار سوار حکم شد از اتفاقات غریبه آنکه با خان عالم خیر قبضه دندان البلق جوهر دار که از پیش برادر کا مگار عالی مقدار شاه عباس یافته فرستاده خاطر بحدس راغب مایل دندان البلق شده که چندے از مردم صاحب وقوف بجانب ایران و توران تعیین فرمودم که در نقض و تبس کوشیده از هر جا و هر کس بهر روش و هر قیمت که بدست افتد تقصیر نکنند بسیاری از بنده های مزاجدان و امراء و ایشان بجهت مجرا خود پیوسته در طلب و نقض می باشند قضا را در همین شریکے از مردم اجنبی بیوقوف دندان البلق در غایت لطافت و نفاست بقلیلے در سر بازار می خرد و اعتقادش اینکه مگر در وقتے از اوقات در آتش افتاده و سیاهی اثر سوختن است بعد از مدتی بیکے از بخاران سرکار فرزند اقبال مند شاه جهان می نماید که یکپارچه ازین دندان بجهت سستی بلید بر آورده و چنان باید کرد که اثر تنگی سیاهی نماند غافل از آن که سیاهی قدر قیمت سفیدی را افزوده و این خال و خط است که مشاطه تقدیر پیرایه جمال او نموده بخار فی القور نزد دار و نه کارخانه خود شتافته این مژده را با و میرساند که چنین جنبی کیاب و تحفه و نادر که خلقه در طلب او سرگردانند و مسافتمایر بعید طے نموده و باطراف و اکناف بلاد شتافته اند مفت و رایگان بدست یکے از مردم مجهول افتاده قدر قیمتش نمی شناسد سهل و آسان از توان گرفت مشارالیه بمرافقت او رفته در ساعت بدست می آرد و روز دیگر بخدمت آنفرزند می گذراند چون فرزند شاه جهان بملازمت پیوست نخست اظهار شگفتگی بسیار نمود بعد از آنکه دماغ از فشار بادیه آراستگی یافت بنظر در آور و بعبادت مرا خوش وقت گردانید - ع

اسے وقت تو خوش که وقت ما خوش کردی

پندان دعا به خیر و رحق او کردم که اگر از صد یک آن با جابت مقرون گردد بجهت بر خور داری دین و دولت او کافی است درین تاریخ بهلیم خان یکے از نوکران عمده عادل خان آمده ملازمت نمود چون از روی اخلاص اختیار بندگی نموده بود بمبراهیم بیدریغ اختصاص بخشید خلعت و اسب و شمشیر و ده هزار دروب العام شد و منصب هزار ذوات و پانصد سوار عنایت فرمودم درینو لاء عرض داشت خان دوران رسید نوشته بود که آنحضرت از کمال مرحمت و قدر دانی پیر غلام خود را با وجود کبر سن و ضعف با صره بکجاست ملک عظمه سرفراز فرموده بودند چون این ضعیف بغایت نخوت پیرو منحنی شده و در خود قوت و مددست تر و دوسواری نمی یابد التماس دارد که از سپاه گری معاف نموده و رسلک لشکر دعا انتظام بخشند حسب التماس و حکم شد که دیوانیان عظام برگنه خوشاب را که سے لک و امم جمع اصلی اوست و مدتهاست که در وجه جاگیر مشارالیه نخواه است و بغایت معذور و مزرع شده بجهت مدد فرج او مقرر دارند که آسوده و

مرزہ الحال روزگار بسر برد و پسر کلان ادشاہ محمد نام منصب ہزاری ذات و ششصد سوار سرفرازی یافت و پسر دوم یعقوب بیگ
 بمنصب ہفت صدی ذات یکصد و پنجاہ سوار فرق غت برافراخت سویم اسد بیگ بمنصب سیصدی ذات و پنجاہ سوار متاثر گشت و ز
 شنبہ غزہ شہر یو راہ الی بخت اتالیق جان سپار خانخانان سپہ سالار و دیگر امر اعظام کہ بخدمت صوبہ دکن مقرر اند خلعت بارانے
 مصحوب یزدانی عنایت فرمودم چون عزیمت سیر کلزار ہیشہ بہار کشمیر و ر خاطر تقصیم یافتہ نورالدین قلی رخصت شد کہ پیشتر شتافت
 نشیب و فراز راہ پونج راحتی الامکان علاج نماید و نوے سازو کہ عبور چارواہاے بار بردار از کرپوہ ہاے دشوار گذار بہر بہت
 میسر شود و مردم محنت و تعب نکشند و جمع کثیر از علمہ و فعلہ انیکار شل سنگتراش و نجار و بیلدار و غیرہ ہمراہی او رخصت یافتند و فیلی ہشار الیہ
 عنایت شد شب مبارک شنبہ سیزدہم بیلغ نور منزل رفتہ تا روز یکشنبہ شانزدہم در ان گلشن نشاط بعیش و انبساط گذشت راجب
 بکرامیت ہگیدہ از قلعہ ماند پور کہ وطن ما لوفہ دوست آمدہ سعادت آستانہوس در یافت فیلے و کلگے مرصع برسم پیشکش گذرانید
 مقصود خان بمنصب ہزاری ذات و یکصد و سی سوار سرفراز گشت روز مبارک شنبہ بستم فرزند شاہ پرویز و دو زنجیر نیل پیشکش آورد
 و داخل حلقہ خاصہ حکم شد تباریخ بست و چہارم ماہ مذکور در دولت خانہ حضرت مریم زمانی جشن وزن شمس انجمن افزو ز گشت سال
 پنجاہ و یکم بحساب ماہ ہاے شمس بفرخے و فیروزئی آغاز شد امید کہ مدت حیات در مرضیات ایزد جل سبحانہ مصروف باد سید جلال
 خلف سید محمد نیرہ شاہ عالم بخاری را کہ محلے احوال او و ضمن وقایع سفر گہات مرقوم گشتہ رخصت انعطاف از زانی داشتہ مادہ فیلی
 بخت سواری او با خرچ راہ عنایت شد شب یکشنبہ سی ام مطابق چہار دہم شہر شوال کہ قرص ماہ بعیار کامل رسیدہ بود در عمارات
 باغ کہ مشہر بر دریاے جمن واقع است جشن ماہتابی ترتیب یافت و بقایت مجلس آر میدہ و بزم پسندیدہ گذشت غزہ ماہ الی باز
 دندان ابلق جو ہر دار کہ فرزند سعادت مند شاہجہان پیشکش کردہ بود فرمودم کہ مقدار دو قبضہ خنجر و یک ششست ازان بریدند
 بقایت خوش رنگ و نفیس برآمد با ستاد پورن و کلیان کہ در فن خاتم بندمی عدیل و نظیر خود ندارند حکم شد کہ قبضہ خنجر را باندامی کہ در نیو لا پسند
 افتادہ و بطرح جہانگیری شہرت یافتہ بسازند بچنین تیغہ و غلاف گیری و بند و بان را با ستادانے کہ ہر کدام در فن خود از یکتا یان
 روزگار اند فرمودہ شد الحق چنانچہ خاطر میخواست ترتیب یافت یک قبضہ خود انطور ابلق برآمدہ کہ از دیدنش حیرت افزد و از جملہ
 ہفت رنگ محسوس میشود و بعضی گہا چنان می نماید کہ گوی نقاش صنع بکک بایع نگار از خط سیاہ بر دور آن تحریر کردہ نفس الامر آنکہ
 بحدے نفیس است کہ یک نفس نمی خواہم کہ از خود جدا سازم و از جمیع جواہر گران بہا کہ در خزانہ است گرامی تر میدارم روز مبارک شنبہ
 بہار کے و فرخے در کمرستم و استادان نادرہ کار کہ در تمام آن نہایت صنعت و وقت لعل آوردہ کارنامہ ظاہر ساختہ بودند

تعلق سفینه ۲۰۰



نقشه کوس ضامه که بحکم جهانگیر بادشاه از آگره تالاهه نقل شده است
دایع بیرون شهر دلی

بالغات سرفراز گشتند استاد پور بن بنایت فیل و خلعت و حلقه طلا بجست سردست که اهل هندان را که طوطی گویند و کلیان خطاب عجائب
دست و اضافت و خلعت و پوچی مرصع و همچنین هر کدام و نور حالت و مهر مندی خود و نوازشات یافتند چون بعرض رسید که امان الله میر
مهابت خان به احد او بدینا و جنگ کرده فوج او را شکست داده بسیار از افغانان سیاه رو و باطن را علف تیغ خون آشام ساخته شمشیر
خاصه بجست سرفرازی او فرستاده شد روز شنبه پنجم خبر فوت راجه سور جنگ رسید که در وکن با جل طبعی در گذشت او نیره ولد یوست
که از زمینداران عمده هندوستان بود و زمینداری که باران ادم از تقابل و مساوات میزد این است بلکه در یکی از جنگها بر رانا
غالب آمده و احوال او در اکبر نامه شرح و بسط مذکور است راجه سور جنگ بمیان تربیت حضرت عرش آشیانی و این نیازمند
درگاه سجانی براتب بلند و مناصب ارجمند رسید ملکش از پدر و جد در گذشت پسرش گجنگ نام دارد و پدرش در زمان حیات همت
ملک و ملی خود را بقبضه اقتدار او سپرده بود چون قابل تربیت و نوازش دانستم او را بمنصب سه هزار و بیست و دو هزار سوار و علم
و خطاب راجه و برادر خود را بمنصب پانصد و بیست و دو هزار سوار سپرده و در وکن با جل طبعی در گذشت او نیره ولد یوست
و هم همراه حسب التماس آصف خان بمنزل او که در کنار جبالا ساس یافته رفته شد جماعی ساخته در نهایت صفا و وفا است بنایت
مخوطه گشتم بعد از فراغ غسل بزم پیاله ترتیب یافت و بنده های خاص بساغر های نشاط خوشوقت شدند از پیشکشهای او
انچه پسند افتاد برگزیده تمه بشارا لیه بخشیدم قیمت مجموع پیشکش او که گرفته شد مبلغ سه هزار و پیم بوده باشد باقر خان فوجدار
ملتان بنایت علم سر بندی یافت پیش ازین حسب الحکم از دار الخلافه اگره تا دریای آنک دو طرفه درخت نشاندند خیابان تربیت
داده اند و همچنین از اگره تا بنگاله و در نیولا حکم کردم که از اگره تا لاهور بر سر هر کوه سیله بسازند که علامت کرده باشد و بقاصد کرده
چاه آب تا مترودین آسوده و مرفه الحال آمد و رفت نمایند از تشکی و تابش آفتاب محنت و صعوبت نکشند روز مبارک شنبه
بیت و چهارم همراه حش و سمره ترتیب یافت بآئین هند اسپان را آراسته بنظر در آورند و بعد از دیدن اسپان چند بخیر
فیل بنظر گذشت چون معتمد خان در نوروز گذشته پیشکش نگذاریده بود درین حش تخت طلا بایک انگشتری یا قوت و یک بسد
دیگر جزویات پیشکش کرد تخت نقره ساخته شده قیمت مجموع آن شانزده هزار و پیم باشد چون از صدق عقیدت و اخلاص
آورده بعرض قبول مقرون گشت درین روز زبردست خان بمنصب هزار و بیست و چهار صد سوار سرفرازی یافت چون
ساعت کوح روز دهم مقرر شده بود وقت شام مبارکی و فرخی بر کشتی نشسته متوجه مقصد گشتم و هشت روز در منزل دلالت
افتاد تا مردم بفراغ خاطر سامان نموده بر آیند ما بتخان از انگش بذا کوچکی سیب فرستاده بود بسیار تر و تازه آمد لطافت تمام داشت از

از خوردنش مخطوط گشتم با سبب خوب کابل کہ در ہما نجا خورده شد و سبب سمرقندی کہ ہر سال می آرد طرف منہی تو ان ہناد و ر شیرینی و
 نزاکت و راست مزگی بسیج نسبت با ہما نذا در احوال باین نفاست و لطافت سبب ندیدہ شدہ بودمی گویند کہ در نگلش بالا متصل
 بشکر درہ وہی است سیوران نام دران تودہ سہ درخت ازین سبب است و ہر چند سعی نمودند جاے دیگر باین خوبی نشد بسید حسن
 ایچی برادر م شاہ عباس ازین سبب الوش عنایت کردم تا معلوم گرد کہ در عراق بہتر ازین می شود یا نہ عرض کرد کہ در تمام ایران
 سبب اصفہان ممتاز است نہایتش بہین قدر خواہد بود روز مبارک شنبہ غرہ ماہ آبان الی زیارت روضہ حضرت عرش آشیانے
 انار انشر بر ہمانہ رفتہ فرق نیاز بر آستان ملائک آشیان سووہ صد مرتبہ رگزرا نیدم جمیع بیگمان و اہل محل بطوان آن آستان ملائک
 مطاف استسجاد جتہ نذورات گذاریدند شب جمعہ مجلس عالی آراستہ شد از مشایخ و ارباب عیام و حفاظ و اہل نعمہ بسیارے فراہم
 آورده و جد و سماع کردند و ہر کدام در خور استحقاق و استعداد آنہا از خلعت و فرجی و شال عنایت شد عمارات این روضہ متبرکہ بغایت عالی
 اساس یافتہ درین مرتبہ باز بخاطر رسید از انچہ بود بسیار افزود شب سویم بعد از گذشتن چار گھڑی از منزل مذکور کوچ اتفاق افتاد و
 منج و نیم کردہ براہ دریا نور ویدہ چار گھڑی از روز برآمدہ بود کہ بمنزل رسیدہ شد بعد از دوپہر روز از آب گذشتہ ہفت دراج شکار کردیم
 آخر ہاسے روز بسید حسن ایچی بیست ہزار روپیہ انعام شد خلعت طلا ووز با جیفہ مرصع و فیل مرصع نمودہ رخصت انعطاف ارزانی
 داشتیم و بحبت برادر م صراحی مرصع کہ بشکل خروس ساختہ بودند و مقدار معقار من شراب درومی گنجید برسم ارغمان فرستادہ شد امید
 کہ سلامت بمنزل مراد برسد لشکر خان را کہ بچکو مست و حراست دار الخلافہ اگرہ اختصاص یافتہ خلعت واسپ و فیل و نقارہ و خنجر
 مرصع عنایت نمودہ رخصت فرمودم اکرام خان بنصب دو ہزاری ذات و یک ہزار و پانصد سوار و خدمت فوجداری سرکار دیوات
 سرفرازی یافت پسرا سلام خان است و او نبیرہ صاحب سجادہ غفران پناہ شیخ سلیم است کہ محامد ذات و محاسن صفات و نسبت
 دعا گوئی ایشان باین دودمان والا در اوراق گذشتہ نگاشتہ کلک صداقت رقم گشتہ در نیولا از شخصے کہ سنن او بفروغ صدق آراستہ شد
 استماع افتاد کہ در زمانے کہ مرا بقدر تکسری و ضعفی در اجبیر دستداد پیش از ناگاہ این خبر ناخوش بولایت بنگالہ رسد روزے
 اسلام خان در خلوت نشستہ بود ناگاہ او را بخودی دست میدہد چون بخودی آید بیکے از معتمدان خویش کہ بھیکن نام داشت و از
 محران او بودہ می گوید کہ از عالم غیب مرا چنین نمودند کہ پیکر مقدس حضرت شاہنشاہی بقدر گرانی دارد علاج آن منحصر و روضہ
 ساختن چیزے است بغایت عزیز و گرامی نخست بخاطرش گذشت کہ فرزند ہوشنگ را فداے فرق مبارک آنحضرت سازم لیکن
 چون خرد سال بود و ہنوز تہمتے از حیات نیافتہ ہ کام دل بر نگرفتہ مرا بر حال او رحم آمد خود را فداے صاحب و مربے خود کردم امید

که چون از عیسم القلب و صدق باطن است بدرگاه الکی مقبول افتد فی الفور تیر دعا بدهد و اجابت رسد و در بهان زود سے اثر
منفعت و عارضه بیاری در خود احساس نمود آنرا فائدا مرض اشتداد می یافت تا بجوار رحمت ایزدی پیوست و حکیم علی الاطلاق صحت
عاجل و کامل از شفا خانه غیب باین نیازمند گرامت فرمود اگر چه حضرت عرش آشیانی انار الله بر بهانه با ولاد و احداث شیخ الاسلام
توجه فرما داشتند و هر کدام را در غور قابلیت و استعداد تربیت با در عایت با فرموده بودند لیکن چون نوبت سلطنت و خلافت
باین نیازمند رسید بحجت ادبے حقوق آن بزرگوار رعایتهاے عظیم یافتند و اکثر از ایشان بجای مرتبه امارت رسیدند و بصاحب
صدیقی با ترقی و تصاعد کرد و چنانچه احوال هر کدام در جای خود گذارش نمود چون درین موضع بلال خان خواجه سمر که از خدمتگاران
زمان شاهزادگی است سمره و بلبے ساخته بود پیشکش گذرانید بحجت سرفرازی او قلیله گرفته شد ازین منزل بچهار کوچ در
ظاهر متهرا و روه بیک مسعود اتفاق افتاد و روز سبارک شنبه ششم تها شایے بندراین و دیدن تجا نهاے آنجا رفته شد اگر چه
در عهد سلطنت حضرت عرش آشیانی امر اسے راجپوت عمارات به طرز خود ساخته و از بیرون به تکلفات افزوده غایتا در ورون چندان
شیره و ابابیل و روخانه ها کرده که از بے بر آنها یک نفس بند نمی تواند شد -

از بیرون چون گور کا مسدود بر حلال | از ورون قمر خداے عزوجل

درین روز مخلص خان حسب الحکم از بنگاله آمده سعادت آستا بنوس دریافت صد مهر و صد روپیہ بصیغه نذر و لعل و طره مصرعی بر رسم
پیشکش گذرانید و زوجه نهم شش لک روپیہ خزانة بحجت ذخیره قلعه آسیر نرد سپهسالار خانانان فرستاده شد و در اوراق گذشته
تقریبات از کیفیات احوال گسائین چه روپ که در ادجین گوشه انزو داشت مرقوم گشته ورنیو لا از ادجین بتهر که از اعظم معابر
هندو است نقل مکان نموده بر کنار دریاے جتنا لعبادت مسعود حقیقی اشتغال دارد چون صحبت او پیرامون خاطری گشت بقصد ملاقات
او شتافتم و زمانے ممتد در خلوت بیزحمت غیر صحبت داشته شد الحق که وجودش بغایت معتنم است و در مجلس او محظوظ و مستفید می توان
شد و ز شنبه و هم قراران بعرض رسانید که درین نزدیکی شیرے است که آزار و آسیب از دبر علایا و مترودین میرسد فی الفور حکم
فرمودم که فیل بسیار برده میشه رانیک محاصره نمایند و آخر باے روز خود با بل محل سوار شدم چون عهد کرده ام که هیچ جاندارے را
به دست خود نیارم بنور جهان بیگم فرمودم که بنندوق بیندازید با آنکه فیل با بے شیر قرار دآرام نیگیر و دو پیوسته در حرکت است از بالای
عماری فلنگ بے خطا انداختن کار است عظیم مشکل چنانچه میرزا رستم که در فن بندوق اندازی بعد از من شل او دوتی نیست که چنان
شده که سه تیر و چهار تیر از بالاے فیل خطا کرده نور جهان بیگم تیر اول چنان زد که بهمان زخم تمام شد و روز دوشنبه و او از دم باز خاطر را

بلاعات گسائین چدر و پ رغبت افزوده بے تکلفانه بکلبه او شتافته صحبت داشته شد سخنان بلند و میان آمد حق جل و علی غریب توفیق کرامت فرموده فهم عالی و غطرت بلند و در که تندر را بادانش خدا و اد جمع و دل از تعلقات آزاد ساخته پشت پا بر عالم وافیها زده و در گوشه تخرید مستغنی و بے نیاز نشسته از اسباب دنیوی نیم گز کمنه کر پاس که ستر عورت شود و پارچه از سفالین که دم آبی توان خورد اختیار نموده در زمستان و تابستان و برسات عریان و سر و پا برهنه سبزی برده سوراخی که بصدر محنت و شکنجه توان گردیده در آمد بنوعی که طفل شیر خواره را بر حمت توان در آور و محبت بودن قرار داده این دوسه بیت حکیم ثنائی علیه الرحمه مناسب حال افتاده

داشت آفتاب کی کریمه تنگ	چون گلوگاه نای و سینه جنگ	با الفضولی سوال کرد از وی	احسبیت اینجا بخش بخت دوی
بادم گرم و چشمم گریان پیر	گفت هذا لمن یوت کثیر		

روز یکشنبه چهاردهم باز بلاعات گسائین رفته از دودار و شدم بے تکلف جدائی از صحبت او بر خاطر حقیقت گزین گرانی نمود روز مبارک شنبه پانزدهم کوچ فرموده در برابر بندر ابن منزل گزیدم درین منزل فرزند سعادت مند سلطان پرویز رخصت شده باله آباد و محال جاگیر خود شتافت اراده خاطر چنان بود که او درین یورش بسعادت همراهی اختصاص یا بد چون پیش ازین اظهار پریشانی نمود ناگزیر بجدائی از رخصت و اوم واسپ پنجاق و کمر خنجر بسته المتی جوهر دار و شمشیر خاصه و سپر خاصه مرحمت شد امید که باز بروی و خوبی و دولت حضور یا بد چون مدت جس خسرو بطول انجامیده بود بخاطر صواب اندیش رسید که پیش ازین او را محبوس داشتن و از سعادت خدمت محروم داشتن از مرحمت و در راست لاجرم بحضور طلبیده حکم کورنش کردم مجدداً نقوش جلالیم او برلال عفو مشست و شویافت و غبار نجالت و زلات از ناصیه او زدوده شد امید که توفیق رضا جوئی و سعادت بندگی نصیب و روزی او باد و روز جمعه شانزدهم غلام خالص خانرا که بجهت خدمت دیوانی سرکار فرزند شاه پرویز طلبیده بودم در خدمت آن مستخدم رخصت یافت و منصب او بدستوری که در بنگاله داشت دو هزار ری ذات و به قصد سوار مرحمت فرمودم روز شنبه هفتم هم مقام شده درین منزل سید نظام پسر میر سیران صدر جهان که بفوجدار ی سرکار فوج اختصاص داشت دولت ملازمت دریافت و زنجیر فیل و چند دست جانور شکاری پیشکش گذرانید یک زنجیر و دو دست باز گرفته شد روز یکشنبه سیزدهم کوچ اتفاق افتاد و در نیولا دارای ایران مصوب پری بیگ سیر شکار یک دست شتقار خوش رنگ فرستاده بود و یک دست دیگر خان مالک داده مشارالین نیز با شتقار شاهی که بدرگاه ارسال داشته خود در راه ضایع می شود و شتقار شاهی نیز از غفلت میر شکار بجنگ گری افتد اگر چه زنده بدرگاه رسانیدند لیکن یک هفته پیش نماند و تلف شد چه نویسم از حسن و رنگ این جانور خالهای سیاه بر هر بال و بر پشت پهلوی

بسیار خوشنما بود و چون خالی از غریب نبود بآستانه منصور نقاش که بخطاب نادان عصر سرفراز است فرمودم که شبیه آن را کشیده نگاهدار و دو هزار روپیه بمرکشکار مذکور لطف نموده رخصت فرمودم و در عهد دولت حضرت عرش آشیانی انا را اندر بر بانه وزن سیر سے دام بود مقدار این حال بخاطر گذشت که خلاف ضابطه ایشان چرا باید کرد ادلی آنکه بدستور سابق سی دام باشد و روزی گسائین جدید و پ تبقری گفت که در کتاب پیدا که احکام دین ما در اینجا ثبت است وزن سیر راسی و شش دام نوشته اند چون از اتفاقات فیعی حکم شما بانچه که در کتاب ما است مطابق اقتاد اگر همان سی و شش دام مقرر فرمایند بهتر خواهد بود حکم شد که بعد ازین در تمام مالک سی و شش دام معمول باشد و روز دوشنبه نوزدهم کوح شد راجه بجاو سنگه را بکبک لشکر و کن تعیین فرمودم اسب و خلعت مرحمت نموده شد ازین تاریخ تا روز یکم شنبه بست و هشتم پے در پے اتفاق کوح واقع شد روز مبارک شنبه بست و نهم دارا البرکت دہلی بور و دو کواقبال آراشگی یافت تخت بافرزندان و اہل محل زیارت روضہ منورہ حضرت جنت آشیانی انا را اندر بر بانه شتافتہ نذورات گذرانیدہ شد و از اینجا بطواف روضہ متبرکہ سلطان المشایخ شیخ نظام الدین چشتی رفته استمداد بہت نمود و آخر ہائے روز بدولت خانہ کہ در سلیم گدہ ترتیب یافته بود نزول سعادت اتفاق اقتاد روز جمعہ سی ام مقام شد چون درین مدت شکار گاہ پرگنہ پالم را حسب الحکم محافظت نموده بودند بعضی رسید کہ آہو بسیار جمع شد و روز شنبہ غرہ آذر ماہ آئی بغزم شکار یوز سواری نموده شد آخر ہائے روز در اثنا شکار ڈالہ با فرط بارید در کلانی مقدار سیبی بود ہوا را بغایت سرد ساخت و درین روز سہ آہو گیرانیدہ شد و در یک شنبہ دوم چل و شش آہو شکار کردم روز دوشنبہ سویم بست و چار آہو بیوز گیرانیدہ شد و دو آہو فرزند شاہجہان بہ بندوق زد و روز سہ شنبہ چارم پنج آہو گیرانیدہ شد و روز یکم شنبہ پنجم بست و ہفت آہو شکار شد و روز مبارک شنبہ ششم سید بہوہ بخارے کہ کو حکومت و حراست دارال ملک دہلی اختصاص داشت سہ زنجیر فیل و ہمیزہ راس اسب و دیگر جزویات برسم پیشکش گذرانیدہ یک زنجیر فیل و دیگر جزویات مقبول باقتاد تمہ باونجشیدم با ششم خوشی فوجدار بعضے پرگنات میوات بسعادت آستان بوس سرفرازے یافت تا روز مبارک شنبہ سیزدهم در حد و پالم بشکار یوز مشغول بودم و در عرض وازارہ روز چار صد و بست و شش آہو گیرانیدہ بدہلی مراجعت واقع شد و در خدمت حضرت عرش آشیانہ شنبہ بودم کہ آہو را کہ از جنگ یوز خلاص سازند با آنکہ آسیبہ از ناخن و دندان با و زسیدہ باشد زندہ ماندن آن از محالات است و درین شکار بجهت مزید احتیاط آہوے چند مخصوص قومی جنہ پیش ازان کہ زخمی از دندان و ناخن با نا برسہ خلاص ساختہ فرمودم کہ در حضور نگاہ داشته نہایت محافظت نماید و بکار بند یک شبانروز بحال خود بودہ آرام و قرار داشتند روز دیکم تغیر فاحش در احوال آنها مشاہدہ رفت از عالمستان دست و پا زیبا و

بے قانون انداخته می افتادند و برینجا ستند هر چند تریاق فاروقی و دیگر دواهای مناسب داده شد تاثیر نکرد و تا یک پاس باین کیفیت گذرانیده جان دادند و برین تاریخ خبر ناخوش رسید که فرزند کلان شاه پرویز در آگره و دلحیت حیات سپرد چون گلزننگ شده بود و آن فرزند نهایت تعلق و دل بستگی داشت ازین ساخته و لحراش بنایت متاثر و آزرده خاطر گشته اضطراب و بیطاعتی بسیار ظاهر ساخته است بجهت و لنوازی و خاطر جوئی او عنایت نامه با فرستاده ناسور درونی او را برهم لطف و عاطفت دوا فرمودم امید که حق جل و علا صبر و شکیب که است کند که درین قسم تضایا بهتر از تحمل و بردباری غمگساری نمی باشد روز پنجم چهاردهم بالتماس آغائی آغامان بمنزل او رفته شد و او را بنسب سبقت خدمت و طریق بندگی موردی باین دو دوان رفیع الشان ثابت است و حضرت عرش آشیانی انار اندر بر مانده و هنگامیکه مرا کتخدا ساختند آغائی آغامان را از بهشیره من شاه زاده خام گرفته بخدمت محل من مقرر فرمودند از آن تاریخ سی و سه سال است که در خدمت من می باشد و خاطر ایشان را بغایت عزیز و گرامی میدارم و ایشان با خلاص خدمت سلسله ناکرده اند و در هیچ سفره و یورشی باراده و اختیار خویش از ملازمت من محروم نمانده اند چون کبریا ایشان را دریافت التماس نمودند که اگر حکم شود در دلی اقامت گزیده آنچه از عمر باقی باشد بدعا گوئی صرف سازم که دیگر مرا طاقت نقل و حرکت نمانده و از آمد و شد محنت و صعوبت می کشم و از سعادت مند یار ایشان آنکه بحضرت عرش آشیانی همسال واقع شده اند مجلا آسودگی ایشان را منظور داشته حکم فرمودم که در دلی توقف نمایند و در آنجا بجهت خود باغی و سراے و مقبره ساخته اند مدتی است که تمهید آن مشغول اند انقصه مراعات خاطر آن قدیم الخدمت را مطلع نظر داشته بمنزل ایشان رسیده شد و بسید بهوه حاکم شهر تاکید فرمودم که در لوازم خدمتگاری و پاس خاطر ایشان چنان تاکید نماید که از هیچ رگدز غبار کلفتی بر حواشی خاطر ایشان نه نشیند و برین تاریخ راجه کشند اس بمنصب دو هزاری ذات و سیصد سوار از اصل و اضافه سرلندی یافت چون سید بهوه خدمت فوجداری دلی را چنانچه باید تقدیم رسانیده بود و مردم آنحد و از حسن سلوک او نهایت رضامندی داشتند بدستور سابق محافظت و محارست شهر دلی و فوجداری اطراف آن بشا را لیه مقرر فرموده بمنصب هزاری ذات و سیصد سوار از اصل و اضافه سرفراز ساخته فیل مرحمت نمود و خدمت نمودم روز شنبه پانزدهم میرزا دالے را بمنصب دو هزار و سیصد سوار و عنایت علم و فیل امتیاز بخشیده بصوبه دکن تعین فرمودم شیخ عبدالحق دلهوی که از اهل فضل و ارباب سعادت است و برین آمدن دولت ملازمت دریافت کتابی تصنیف نموده بود و مشتمل بر احوال مشایخ هند بنظر درآمده خیلکه زحمت کشیده مدتهاست که در گوشه دلی بوضع توکل و تجرید بسر نهاده بود و مردم گرامی است صحبتش بے ذوق نیست با انواع مراحم و لنوازی که کرده رخصت فرمودم روز یکشنبه شانزدهم از دلی کوچ کرده شد

روز جمعه بستم و یکم برگشته کرانه نزول سعادت اتفاق افتاد برگشته مذکور وطن مالوف مقرب خان است آب و هوایش معتدل و زمینش قابل مقرب خان در انجا باغات و عمارات ساخته چون مکر تعریف باغ او بعرض رسیده بود خاطر البیر آن رغبت افزود روز شنبه بیت دوم با اهل حرم از سیر آن باغ مخطوط گشتم به تکلف باغی است بغایت عالی و دلنشین آنچه دیوار بخت دور آن بر کشیده و خیابانها را فرش بسته یکصد و چهل بیگانه است و در میان باغ حوضی ساخته است طول و ویست و بیست و سه عرض و ویست و سه و در میان حوض صفه ما بتابی بیت دوم و در عرض مربع درخت گرم سیر و سرد سیر نیست که در آن باغ بنا شد از درختهای میوه دار که در ولایت میشود حتی نخل پسته سبز شده سرو های خوش قد با نام دیده شد که تا حال باین خوبی و لطافت سرو بنظر در نیامده باشد فرمودم که سرو های را بشمارند سیصد درخت بشمار و در آمد در اطراف حوض عمارات مناسب اساس یافته هنوز در کارند روز دوشنبه بستم و چهارم خنجر خان که حراست قلعه احمد نگر بعد از دست بنصب دو هزار و پانصدی فات و هزار و ششصد سوار متماز گشت روز یکم شنبه بستم و ششم حضرت و اهب العطا یا فرزند شاه جهان نالپیر از صبیح آصف خان کرامت فرمود هزار هفتاد و یک را بنده التماس نام نمود امید بخش نام کردم امید که قدش برین دولت مبارک و فرخنده باد و در مبارک شنبه بستم هفتم مقام شد درین چند روز از تسکین جزو تو غدری مخطوط بودم جزو بودم که وزن کردند و سیر و یک پا و جهانگیری بر آمد و ابلق و دوسیر و نیم پا و تو غدری کلان یک پا و از جزو بود کلان تر شد روز مبارک شنبه پنجم و پناه آلی در مقام اکبر پورا ز کشتی بر آمد و براه خشکی بنصرت موکب اقبال اتفاق افتاد و از اگر تا منزل مذکوره که در و در که برگشته بود به واقع است یکصد و بیست و سه کوه براه دریا که نو و یک کوه براه خشکی است بجه و چهار کوچ و هفده مقام طی منزل شد سوا که این یک هفته در بر آمدن شهر و دوازده روز در پالم بجهت شکار توقف نموده بودم که مکی بنقاد و وزیر باشد درین تاریخ جهانگیری علی خان از مبار آمده دولت زمین بوس دریافت صدر و صدر و پیه بریم نذر گذرانیده از روز مبارک شنبه گذشته تا روز یکم شنبه یا زدهم پیه و در پیه کوچ واقع شد روز مبارک شنبه دوازدهم از سیر باغ سهرند خوش وقت گشتم از باغهای قدیمی است و در وقت با سه سال رسیده دار و طراوتی که پیش ازین داشت نمانده بعد از غنیمت است خواهی و یسی که از زراعت و عمارت صاحب و قوت است محض بجهت مرمت این باغ او را کردی سهرند ساخته پیش از ساعت کوچ از دارا انخلا فیه اگر خست فرموده بودم و بعد ترتیب و مرمت نموده مجدداً تاکید کرده شد که اکثر درختهای کهنه بے طراوت را او در ساخته نماندنی تازه بنشان و عاقبتی را از سر نو بنماداده عمارت های قدیم را تعمیر نمایند و دیگر عمارات از حمام و غیره در جای مناسب حکم شد که اساس بنه و بن تاریخ دوست بیگانه

که از کمکیان عبداللہ خان است بمنصب مقتصدی ذات و پنجاه سوار سرفراز گشته مظفر حسین سپروزیر خان بمنصب ششصد و نیت و سیصد سوار متماز گشت شیخ قاسم نجم دست صوبہ دکن رخصت شد روز مبارک شنبہ نوزدهم حسب الالتماس فرزند سعادت مند شاہجہان بہنزل او تشریف از رانی فرمودم بحبت ولادت فرزند می کہ حق جل و اعلیٰ کرامت فرمودہ جشن عالی آراستہ پیشکش کشید ازان جملہ شمشیر نیمہ یک آویز کہ کارزندگیست و قبضہ و بند باز آن از نیلم فرنگ تراش ترتیب یافته الحق پاکیزہ و مطبوع ساخته شدہ دیگر فلیت کہ راجہ بگلانہ و برہان پور بآن فرزند گذرانیدہ بود چون آن نیل خوش صورت و خوش فعل است داخل فیلان خاصہ حکم شد مجموع قیمت پیشکش آنچه قبول و مقبول افتاد یک لک و سہ ہزار روپیہ باشد و قریب بچہل ہزار روپیہ بوالدہ ما و ولی نعمت ما سہ خود گذرانید و رین ایام سید بایزید بخاری نو چندار صوبہ بکریک اس رنگ کہ در خر دی از کوہ آورده در خانہ پرورش دادہ پیشکش فرستادہ گشت بود بنظر گذشت بغایت خوش آمد از قسم ما و غور و قوچ کوہی بسیار دیدہ شد کہ در خانہ پرورش یافتہ اما رنگ بنظر در نیامد بود فرمودم کہ باز بربری کیجا بنگاہ دارند تا جفت شود و نتاج ہم رسد بے تکلف نسبتی با غور و قوچا رندار و سید بایزید بمنصب ہزار نیت و مقتصد سوار سرفراز شد روز دوشنبہ نسبت و سوم مقیم خانرا بخلعت و اسب و نیل و کبوتر مرصع سرفراز ساختہ بصوبہ بہا لکین سوم روز یک شنبہ نسبت نہم بر لب آب بیاہ جشن فرزند اقبال مند شاہجہان تر حیب یافت و ہمدین روز راجہ بکر حاجت کہ محاصرہ قلعہ کانگرہ اشتغال دار و بحبت عرض بعضی مدعیات حسب الحکم بدر گاہ آمدہ سعادت آشا بنوس در یافتہ روز دوشنبہ سہم فرزند شاہجہان بحبت دیدن عمارات دولت خانہ کہ تبارگی احداث یافتہ وہ روز رخصت گرفتہ بلا ہور شتافت و راجہ بکر حاجت بنایت خنجر خاصہ و خلعت و اسب سرفراز گشتہ نجم دست محاصرہ قلعہ کانگرہ مراجعت نمودہ روز کم شنبہ دوم مہین ماہ الکی باغ کلانور بود و موکب مسعود آراستگی یافت درین زمین حضرت عرش آشیانے بر تخت خلافت جلوس فرمودہ اند چون خبر نزد یک رسیدن خان عالم بدر گاہ رسید ہر روز یکے از بندہ ہارا بحبت سرفرازی او برسم استقبال فرستادہ با انواع و اقسام مراحم و نوازش پایہ عزت و منزلت او افزودم و عنوان فراہمین را بصرعی یا بتی بدیہ مناسب مقام زینت بخشیدہ بہ عنایت ما سہ سرشار مخصوص ساختہم از جملہ یک مرتبہ عطر جاگیر فرستادہ این مطلع بر زبان قلم آمد سہ

بصوبت فرستادہ ام بے خویش اگر آدم تر از و تر سہ خویش

روز مبارک شنبہ سوم در باغ کلانور خان عالم سعادت آشا بنوس سرفرازی یافت صد و ہزار روپیہ بصیغہ نذر آورد و پیشکش خود را بمرور خواہد گذرانید و نیل بیگ ایچی برادر ام شاہ عباس با مرسلہ شاهی و نقایس آن دیار کہ ہر کم سوغات ارسال داشتہ اند متعاقب می رسد ان

عنایات و مرحمت کہ برادریم بخان عالم می فرمودند اگر تفصیل مرقوم کرد و جل بر خرق خواہد شد ہوا رہ در محاورات خان عالم خطاب میکردند و ہر لحظہ از خدمت خود جدا نمیداشتند بحسب اتفاق اگر روزی یا شبی در خانہ خود خواستے بسر بود بے تکلفانہ بمنزل او تشریف بردہ بیش از بیش اظہار محبت می فرمودند روزی در فرخ آباد شکار قمرغہ طرح افکند بخان عالم حکم تیر اندازی فرمودند و اشارہ الیہ از راہ ادب کمانے باد و تیر پیش آورد و شاہ پنجاہ تیر دیگر از ترکش خاصہ لطف نمودند قضا را ازین تیر با پنجاہ تیر بجا می رسید و تیر خطامی شود و انگاہ بچندے از ملازمان او کہ در مجالس و محافل راہ داشتند حکم تیر اندازی میفرمایند اکثرے خوب می اندازند از جلد محمد یوسف قراول تیرے زدہ کہ از دو نوک پران گذشتہ و استاد ہاے بساط قرب بے اختیار آفرین ہا کہ زدند و در ہنگام رخصت خان عالم را در آغوش عزت گرفتہ التفات بسیار اظہار نمودند و بعد از آنکہ از شہر برآمدہ باز بمنزل او تشریف آوردہ عذر ہا خواستہ و ذایع کردند از نقایس و نوادر روزگار کہ خان عالم آوردہ الحق از تائیدات طالع او بود کہ چنین تحفہ بدست افتاد و مجلس جنگ صاحبقران است با نقیش خان و شبیہ آنحضرت و دادا و امجد و امرا و عظام را کہ در آن جنگ بسجادت ہمراہی اختصاص داشتند کشیدہ و نزدیک ہر صورتی نوشتہ کہ شبیہ کیست و این مجلس مشتعل است بر دو لیست و چہل صورت و مصور نام خود را غیل نرا شاہ رخنے نوشتہ کانش با بیت پختہ و عالی است و بقلم استاد ہذا و مناسبت و مشابہت تمام دارد اگر نام مصور نوشتہ نوشتے گمان می شد کہ کار ہزار باشد و چون بحسب تاریخ او پیشتر است اغلب نطن آنکہ ہزار از شاگردان دوست و بردش او متفق گشتہ این گراہی تحفہ از کتابخانہ علیین مکانی شاہ اسمعیل یاضی و یا از حضرت شاہ عالم سبب برادر برادریم شاہ عباس اتحال یافتہ و ہادی نام کتاب دار ایشان و زویدہ بدست شخصی فروختہ قضا را در صفا ہاں این مجلس بدست خان عالم می افتد و شاہ نیز خبر میرسد کہ او چنین تحفہ بدست آوردہ و ہم رسانیدہ بہ بہانہ تماشا از و طلب میفرمایند خان عالم ہر چند خواست کہ بطلان لغت الجمل بگذرانند چون مکرر بہا لعل اظہار فرمودند تا گزیر بخدمت ایشان فرستادہ شاہ بجز و دیدن شناختہ اند روزی نزد خود نگاہ داشتہ غایت چون توجہ خاطر مارا با مثال این نقایس میداند کہ در چہ مرتبہ است از خواستن نیز در کھ و جزوی بجا آید کہ مضائقہ نیست حقیقت را بخان عالم ظاہر ساختہ باز بمشارالہ لطف نمودند و در وقتیکہ خان عالم را بھراق میفرستادم بشناس نام مصورے را کہ در شبیہ کشاں زکیا یان روزگار است ہمراہ دادہ بودم کہ شبیہ شاہ و عہدے دولت ایشان را کشیدہ یا در شبیہ اکثرے را کشیدہ بود و نظر در آو و خصوصاً

۱۰ نقیش خان آنچہ ہمچنین در نسخہا بنظر آمد و صواب آنکہ نقیش یا توغتمش نویسد مرا و از ان مصاف امیر تیمور صاحبقران یا توغتمش خان با و شاہ شہت تہجاتی است کہ احسان فرماستے کردہ بر مالک صاحبقران تا خفت آوردہ بود ۱۱ میر علی

شبیه شاه برادر را بسیار بسیار خوب کشیده بود چنانچه بر کس از بندها ایشان نمودم عرض کردند که بسیار خوب کشیده بهرین تاریخ قاسم خان بادلیان و بخشی لاهور دولت زمین بوس دریا قندیشند اس مصور بغایت فیل سرفراز شد بابا خواجه که از لکیان صوبه قندهار است بنصب هزاری ذات دپانصد و پنجاه سوار ممتاز گشت روز سه شنبه ششم دارالمهامی اعتماد الدوله لشکر خود را با امانک صوبه پنجاب بعهد و کلا ایشان مقرر است و در هندوستان نیز جاگیر متفرقه دارند پنج هزار سوار بنظر در آورده چون دست کشمیر آتقد نیست که محمولش بجعی که همواره ملازم موکب اقبال اند و فاکنده از طغنه نهضت رایات جلال نخی غلات و جوبات به تغیر اعلی رسیده بود بجهت رفاهیت عامه خلایق حکم شد که بندها که در رکاب اند سامان مردم خود نموده معدودی که ناگزیر اند همراه گرفته تتمه بحال جاگیر خود را خصص نمایند و همچنین در تخفیف دادن چارواها و شاگرد همیشه نهایت تاکید و احتیاط مری دارند روز مبارک شنبه دهم فرزند اقبال منداش بهمان از لاهور آمده سعادت قد بوس دریافت جاگیر قلچان را بجلعت اسپ و فیل سرفراز ساخته با برادران و فرزندان بصوبه دکن رخصت فرمود و درین تاریخ طالب آسے ب خطاب ملک الشعرا خلعت امتیاز پوشیده صل او از امل است یک چندی با اعتماد الدوله می بود چون رتبه سخنش از همگنان در گذشت در ملک شعرا پای تخت منظم گشت این چند بیت از دست -

ز غارت چنیت بر بهار ختم است	اگر گل بدست تراز شلخ تازه تراند	لباز گفتن چنان بستم که گوئی	و دهان بر بهر زخمی بود و بشد
عشق در اول و آخر همه ذوق است و سماع	این شرابے است که هم بچته و هم خام خوش است		
گرسنجای جوهر آئینه بودی	بے رونما تر اتوبه کی می نمودی	دولب دارم کی در می پرستی	کی در عذر خواهی برای بیستی
روز دوشنبه چهارم حسین پسر سلطان قوام رباعی گفته گذرانید *			
گر دے که ترا ز طر دامان ریزد	آب از رخ سر سیه سلیمان ریزد	گر خاک درت با متحان بفشارند	از دی عشق جبین شاهان ریزد
مستدخان در نیوقت رباعی خواند مر بغایت خوش آمد و در بیاض خود نوشتم -			
نهرم بفراق خود چشانی که چه شد	خون ریزی و سیتن فشانی که چه شد	ای غافل از آنکه تیغ بجز توجیه کرد	خاکم بفشار تا بانی که چه شد
طالب صفای اصل است در عفو ان شباب بلباس تجرید و قلندری گذارش بکشمیر افتاد و از خوبه جا و لطافت آب هوا دل نهادن ملک شده توطن و تامل اختیار کرد بعد از نفع کشمیر بخدمت عرش آشیا بی پیوسته در ملک بندها در گاه انتظام			

یافتہ الحال عمرش قریب بصد رسیدہ و در کشمیر بفرارغ خاطر با فرزند ان و متعلقان بدعاسے دولت ابد قرین مشغول است چون بعرض رسید کہ در لاہور میان شیخ محمد سیر نام و روشی است سندی الاصل بغایت فاضل و متراض و مبارک نفس و صاحب حال و در گوشہ کوکل و عزلت منزوی گشتہ از فقر غنی و از دنیا مستغنی نشسته است بنا برین خاطر حق طلب بے ملاقات ایشان قرار نگیرد و بدین ایشاں رغبت افزود چون بہ لاہور رفتن متعذر بود ورقہ نجمت ایشان نوشتہ شوق باطن را ظاہر ساختم و آن عزیز باد خود کبریا وضعف بنہا تصدیعہ کشیدہ تشریف آورد و مدت ممتد تنہا با ایشان نشستہ صحبت مستوفی داشتہ شد الحق ذات تشریف است و درین عہد بغایت غنیمت و عزیز الوجود این نیازمند از خود برآمدہ با ایشان صحبت داشت و بسا سخنان بلند از حقایق و معارف استماع افتاد ہر چند خواستم نیاز سے بگذرانم چون پایہ ہمت ایشان را ازان عالی تر یافتم خاطر با ظہار این مطلب رخصت نداد و پست آہو سفید بخت جاسے نماز با ایشان گذرانیدم فی الفور وداع شدہ بہ لاہور تشریف برد و در روز کم شنبہ بیست و سویم در حوالے دولت آباد نزول سوکب اقبال اتفاق افتاد و دختر باغبانے بنظر درآمد با بروت و ریش انبوه مقدار یک قبضہ ظاہر شہر بردان مشتبہ در میان سینہ ہم موسے برآمدہ اما پستان ندارد و بتفرس در یافتیم کہ باید فرزند نشود گفت کہ مراتب حال حیض نشدہ و این دلیلست بران بچہ پی از عورات فرمودم کہ بگوشہ بروہ ملاحظہ نمایند کہ مبادا خفشی باشد معلوم شد کہ از دیگر عورات سبزد کے تفاوت ندارد بنا بر عہدت درین جریدہ اقبال ثبت افتاد و روز مبارک شنبہ بیست و چہارم باقرخان از ملتان آمدہ سعادت زمین بوس دریافت در اوراق گذشتہ مرقوم گشتہ کہ الہ داد پسر جلال بارکی از لشکر عفر اثر فرار نمودہ راہ او بارپیش گرفت و رینولانداست گزیدہ آشنائی باقرخان با اعتماد الدولہ ملتجی شد کہ شفاعت گناہ من نمایند حسب الالتماس ایشان حکم فرمودم کہ اگر از کردہ خود پشیمان گشتہ روی امید بدرگاہ ہند زلات جبرائیم او بعفو مقرون گردد و درین تاریخ باقرخان او را بدرگاہ آورد و مجدداً شفاعت اعتماد الدولہ آثار خجالت و غبار نداست بزلال عفو از ناصیہ احوال او شست و شو یافت سنگرام زمیندار جو بختاب راجگی و منصب ہزاری ذات و پانصد سوارہ عنایت فیل و خلعت سرفراز شد غیرت خان فوجدار میانہ دو آب بمنصب ہشتصدی ذات و پانصد سوار ممتاز گشت خواجہ قاسم بمنصب ہفتصدی ذات و دودھ و پنجاہ سوار فرق عزت برافراخت بہ تہمتن بیگ پسر قاسم کو کہ بمنصب پانصدی ذات و سیصد سوار محنت شد بہ خانقاہ لم فیل خاصہ معہ تلایر عنایت نمودم ازین منزل باقرخان را بمنصب ہزار و پانصدی ذات و پانصد سوار سرفراز فرمودہ باز بصوبہ داری رخصت فرمودم روز ووشنبہ بیست و ہشتم برگنہ کردہی کہ بر ساحل بہت واقع

است نخل نزول موکب اجلال و اقبال گشت چون این کوستان از شکارگاه های مقرر است حسب الحکم قراولان پیشتر آمده
 هر که ترتیب داده بودند روز کم شنبه غره اسفندارند ماه آگهی شکاری را از شش گروه مسافت رانده روز مبارک شنبه دوم شنبه
 در آورده بودند و یکصد و یکصد اسب از قوچ و چکاره شکار شد چون مهبت خان مرتبا بود که از سعادت حضور محرومی داشت بالماس
 او حکم فرموده بودم که اگر از نسق آن هم اطمینان حاصل کرده باشد و از هیچ رگبزد دل نگرانی ندارد و افواج را در تناسبات
 گذاشته جریده متوجه درگاه شود درین روز سعادت آستانه بس دریا فته صدر مندرگزار ایند خان عالم بمنصب پنجزار زیات
 و سه هزار سوار سرفراز گشت مقارن این حال عرض داشت نورالدین قلی از راه لپنج رسید نوشته بود که گریوهار اخی الامکان
 اصلاح داده هموار ساخته بودم قضا را چند شبانروز بارندگی شد و بالای کوتل بار تفلع سه دایع برت افتاده هنوز
 می بارد اگر بیرون که تا یک ماه توقف نمایند عبور ازین راه میسر است و الا دشواری نماید چون عرض ازین عنایت
 دریافت موسم بهار و شکوفه زار بود از توقف فرصت از دست می رفت ناگزیر عطف عنان نموده براه پگلی و دستور
 نهضت را بات اقبال اتفاق افتاد و روز جمعه سوم از دریای بهت عبور واقع شد با آنکه آب تا کمربود چون بغایت تند
 میرفت و مردم در گذشتن محنت می کشیدند حکم فرمودم که دو رست زنجیر فیل بر سر گذار با برده اسباب مردم بگذرانند جمعی که
 ضعیف و زبون باشند غیر سواره عبور نمایند تا آسیب جانی و مالی به نامرادی نرسد درین تاریخ خبر فوت خواجه جهان رسید او
 از بنده های قدیم و خدمتگاران زمان شاهزادگی بود اگر چه در آخر از ملازمت من جدا شده روزی چند بخدمت
 عرش آشیانی پیوست چون بجای بیگانه زنده بود بر خاطر من چندان گران نیامد چنانچه بعد از جلوس رعایتی که در محله او
 نگذاشته بود فرمودم تا آنکه بمنصب پنج هزار ذوات و سه هزار سوار سرفرازی یافت و شرح احوال او به تقریبات درین جریده
 اقبال ثبت افتاده خدمات عمده را منتهی شد و در کار با طرفه کدی داشت غایتا از کسب قابلیت و استعداد ذاتی او و
 دیگر جزئیات که پیرایه جوهر انسانی است بے نصیب بود درین راه ضعف قلبی بهر ساینده روزی چند با وجود کوششهای
 در رکاب سعادت بسر برد چون ضعف او اشتداد یافت از کلاوز رخصت گرفته بلا هوشتافت و در انجا با جل طبعی و در
 گذشت روز شنبه چهارم ماه مذکور قلعه رهناس مخیم اردو بے ظفر قرین گشت قاسم خان را بغایت اسب و شمشیر و
 پریم نرم خاصه سرفراز ساخته رخصت لاهور فرمودم با غنچه بر سر راه واقع بود سیر شکوفه کرده شد درین منزل تیهو بهر سید
 گوشت تیهو از کباب لذیذ تر است روز یکشنبه پنجم میرزا حسن پسر میرزا رستم بمنصب هزار ذوات و چهار صد سوار ممتاز

گشت بصوبه دکن تعین شد خواجه عبداللطیف قوش بیگی نیز بمنصب هزاری ذات و چهار صد سوار سرفرازی یافت درین شهرین
گلے نظر درآمد درون سفید و بیرون سرخ و بعضی درون سرخ و بیرون زر و بفراسی لاله بیگانه میگویند و بهندی تمل بمعنی
زمین است چون گل کنول مخصوص آب است این را تمل کنول نامیده اند یعنی کنول صحرائی روز مبارک شنبه نهم عرض شد
ولا در خان حاکم کشمیر نوید رسان فتح کشتوار گشت تفصیل این اجمال بعد از رسیدن او بپایه سر بری جاده و جلال ر قمرده
کلاک و قالیچ نگار خواجه شد فرمان مرحمت عنوان با خلعت خاصه و خنجر مرصع فرستاده محصول یکساله ولایت مفتوحه بجله دی
این پسندیده خدمت عنایت شد روز سه شنبه چهارم مقام حسن ابدال محل نزول رایات جلال گشت چون کیفیات راه و
خصوصیات منازل در ضمن و قالیچ پورش کابل مرقوم شده به تکرار پیرداخت ازین جا تا کشمیر منزل بمنزل نوشته خواهد شد
انشاء الله تعالی از تاریخ که بمنزل اکبر پور مبارکی و خیریت از کشتی برآمده تا حسن ابدال یکصد و هفتاد و هشت کوه سافت
در عرض شصت و نه روز بچل و هشت کوچ و یک مقام طو شد چون درین منزل چشمه پر آب و آبشاری و حوضی در قایت
لطافت واقع است دو روز مقام فرموده روز مبارک شنبه شانزدهم جشن و زن قمری ترتیب یافت سال پنجاه و
سوم بحساب شهر قمری از عمر این نیازمند درگاه مبارکی آغاز شد چون ازین منزل کوه کوتل و نشیب و فراز بسیار در پیش
بوده بیک دفعه عبور آورد و گه گمان پوے دشواری نمود مقرر گشت که حضرت مریم زمانی با دیگر بیگانه روزی چند
توقف فرموده با سودگی تشریف آرند مدار الملک اعتماد الدوله الخاقانی و صادق خان بخشی و ارادت خان میرسامان با علمه
بیوتات و کارخانجات بمردور عبور نمایند و همچنین رستم میرزای صفوی نخلان عظم و حیمه از بنده با برادر پوچ رخصت یافتند
و موکب اقبال جریده با چندے از منظوران بساط قرب و خدمتگاران ضروری روز جمعه هفتادم سه و نیم کوه کوچ نموده
در موضع سلطان پور منزل گزید درین تاریخ خبر فوت رانا امر سنگ رسید که در او دیو پر با جل طبعی مسافر راه عدم شد جلالت سنگ
نمیره و بهیم پسر او که در ملازمت می باشند بجلت سرفرازی یافتند و حکم شد که راجه کشد اس فرمان مرحمت آئین با خطاب
رانا و خلعت و اسپ و فیل خاصه بجهت کنور کرن برده مراسم تعزیت و تنهیت بتقدیم رساند از مردم این مرز و بوم ستیاع
افتاد که در غیر ایام برسات که اصلا اثرے از ابر و صاعقه نباشد آوازے مانند بصدای ابرازین کوه بگوش میرسد و این
کوه را گرج می نامند بعد از یک سال و دو سال البته چنین صدای ظاهری شود و این حرف را مکرر خدمت حضرت
عرش آشیانے نیز شنیده بودم چون خالی از غائبے نیست نوشته شد و العلم عند الله روز شنبه هیزدهم چهار کوه و نیم

گذشته در موضع سنجی نزول اجلال واقع شد ازین منزل داخل پرگنه هزاره اتار لغست روز یکشنبه نوزدهم سه کرده دسه پاؤ در
نور دیده موضع نوشهره منزل شد ازینجا داخل دهنطور است چند آنکه نظر کار میکرد و چلک با سه سبز در میان گل تهل
کنول و قطعه گل سرشت شگفته بود و بغایت خوش می نمود روز دوشنبه بستم سه ونیم کرده کوچ کرده در موضع سله و رود
موکب مسعود اتفاق افتاد و مهابت خان از قسم جواهر و مرصع آلات موازی شصت هزار روپیه پیشکش گذرانید
درین سرزمین گلی بنظر در آمد سرخ آتشین با ندام گل ختمی اما از خوردن و چندین گل یکجا نیک بیکدیگر شگفته از دور
چنان نماید که گویا یک گل است درختش مقدار درخت زرد آلودی شود و درین دامن کوه خود و نیز بسیار بود و بغایت
خوشبودنی رنگش از بنفشه کمتر و از سه شنبه بست و یکم سه کرده طے نموده در موضع ملک نزول اقبال واقع شد درین
روز مهابت خان را بنجد بست بگلش رخصت فرموده اسپ و فیل خاصه و خلعت با پستین مرحمت نمودم امروز تا آخر
منزل تقاطر بود شب کم شنبه بست و دوم نیز باران شد و وقت سحر برف بارید و چون اکثر راه بسته بود از باران لغزیدگی
بهر ساینده چارواکے لاغر جا افتاد برخواست بست و پنج زنجیر فیل از سرکار خاصه شریفه تصدیق شد بجهت باریدگی
دور در مقام فرمودم روز مبارک شنبه بست و سوم سلطان حسین زمیندار پگلی دولت زمین بوس دریافت اینجا داخل
ملک پگلی است از غریب اتفاقات آنکه در وقتیکه حضرت عرش آشیانی میرفتند درین منزل برف باریده بود و
الحال نیز باریده درین چند سال اصلا برف نبارید ملک باران هم کم شده بود و از جمعه بست و چهارم چار کرده
طے نموده در موضع سوادنگر محل نزول موکب منصور گشت درین راه هم آنچه بسیار بود و درخت زرد آلود و شفتالو
صحرا اشگوفه کرده سراپا در گرفته بود و درختها صحرای صحرای چون سرد دیده را قریب میداد روز شنبه بست و پنجم
قریب بسه ونیم کرده در نور دیده ظاهر پگلی بود و موکب مسعود آراستگی یافت روز یکشنبه بست و ششم بشکار
کبک سوار شده آخر با سه روز بالتماس سلطان حسین بمنزل او تشریف برده پای عرش در اشال و اقران اقوام
حضرت عرش آشیانی نیز بمنزل او تشریف برده بودند از قسم اسپ و خمر و بازو جبهه پیشکش کشید اسپ و خمر با و بخشیده
فرمودم که بازو جبهه را کمر بسته آنچه بر آید بنظر خواهد گذرانید سرکار پگلی سه و پنج کرده در طول و بست و پنج در عرض
است مشرق رویه کوستان کشمیر و بر سمت مغرب اٹک بیارس و بجانب شمال گنور و بجانب جنوب گلهر واقع است
وزمانی که صاحبقران گیتی ستان فتح هندوستان نموده بدارالملک توران عمان اقبال معطوف داشته اند میگویند

که این طایفه را که ملازم رکاب نصرت قباب بودند درین حدود مقام مرحمت گذاشته اند میگویند که ذات اقدس را قافله است
 نمیدانند که در آن وقت کلان ترانیا که بود و چه نام داشته الحال خود لاهوری محض اند و زبان چنان تنگم و حقیقت مردم و هفتاد و نه برین
 قیاس است و زمان عرش آشیانی شاه رخ نامی زمیندار و هفتاد و نه برین قیاس است و چه نام داشته الحال بهادر سپهسالار است اگر چه با هم نسبت خویشی و پیوند دارند
 لیکن نزاعی که لازم از زمینداران است همیشه بسرحد و حد و میباشند آنها پیوسته و لخواه آمده اند سلطان محمود پدر سلطان حسین شاه رخ
 هر دو در وقت شاهزادگی در ملازمت سن رسیده بودند با آنکه سلطان حسین هفتاد و نه ساله است در قوامی ظاهری او اصلا فتوری راه
 نیافته و تاب و طاقت سواری و تردد و چنانچه باید دارد درین ملک بوزه می سازند از زنان و برنج که آن را سر میگویند غایتا
 از بوزه بسیار تند تر و مدار خوراک این مردم بر سر است و هر چند گفته تر باشد بهتر است و این سر را در خرم کرده و سر خرم را
 محکم بسته دو سال و سه سال در خانه نگاه می دارند و بعد از آن زلال روغن خرم را گرفته آنرا آنچه می نامند و آنچه ده ساله
 هم می باشد و پیش آنها هر چند کن سال تر بهتر و اقل مدت یک سال است سلطان محمود کاسه کاسه ازین سر می گرفت و لاجرم
 می کشید سلطان حسین هم ملایم است و بجهت سن از فردا علایش آورده یکبار برای امتحان خوردم پیش ازین هم خورده شده
 بود کفش مشی است اما خال از کشته نیست معلوم شد که اندک بنگی هم همراه می سازند در خمارش غلبه میکند اگر شراب
 نباشد بالضرورت بدل شراب تواند شد از میوه باز رد آلود و شفا بود و امر دمی شود چون تربیت نمی کنند همه خود دوست و
 همه تریش و ناخوش می باشد از سر شگوفه آنها مخطوط می توان شد خانه و منازل هم از چوب است بر دوش اهل کشمیر میسازند
 جانور شکاری هم میرسد اسب و استروگا و گاو میش می دارند و بز و مرغ فراوان است استریش ریزه می شود و بجهت
 بارگران بکار نمی آید چون بعضی رسید که چند منزل پیشتر آبادانی که غله آنجا بار و دو سه طفر قرین کفایت کند نیست حکم شد
 که پیشخانه مختصر بقدر احتیاج و کار خانجات ضروری همراه گرفته فیلمان را تخفیف دهند و سه چهار روز آنوقت برگیرند از ملازمان
 رکاب سعادت چند بهرایی گزیده بقیه مردم بسر کردگی خواجه ابوالحسن بخشی چند منزل عقب می آمده باشند و با کمال
 احتیاط و تاکید هفتصد و پنجاه فیل بجهت پیشخانه و کار خانجات ناگزیر نمود و منصب سلطان حسین چهار صدی ذات و سیصد
 سوار بودند درین وقت بمنصب ششصدی ذات و سیصد و پنجاه سوار سرفرازان یافت و خلعت و خنجر مرصع و فیصل
 مرحمت فرمودم بهادر و هفتاد و نه برین قیاس است منصب او را از اصل و اضافه دو صدی ذات و یک صد
 سوار محکم شد و روزگرم شنبه بیست و نهم پنج کرده و یکپاؤ کوچ نموده از پل رودخانه نین سکته گذشته منزل گزیدم این نین سکته

از طرف شمال بجانب جنوب میرو و این رودخانه از میان کوه واروکہ مابین ولایت بدخشان و تبت واقع است برآمدہ
 بون در نیجا آب مذکور و شاخ شد بجهت عبور لشکر منصور حسب الحکم دو پل از چوب مرتب ساخته بودند یکے در طول ہر دوہ
 درعہ و دویم چاروہ و در عرض ہر کدام پنج درعہ و درین ملک طریق ساختن پل آن کہ درختماے شاخدار بروی آب
 می اندازند و ہر دو سر آن را بسنگ بستہ استحکام میدہند و تختہ چوب ہاے سطر بروی آن انداختہ بخیج و طناب توے
 مضبوط می سازند و باندک مرتے سالہا سال بر جاست القصہ فیلان را پایاب گذرانیدہ سوار و پیادہ از روی پل
 گذشتہ سلطان محمود نام این رودخانہ را نین سکھ کردہ یعنی راحت چشم نام نہادہ روز مبارک شنبہ سے ام قریب
 و نیم کردہ در نور دیدہ بر لب رودخانہ کشن گنگا منزل شد درین راہ کوتلے واقع است بغایت بلند ارتفاع آن یک ونیم
 کردہ سر نشیب یک ونیم کردہ و این کوتل را پیم درنگ می نامند و جہ تسمیہ آن کہ زبان کشمیری پنبہ را پیم میگویند
 چون حکام کشمیر داروغہ گماشتہ بودند کہ از بار پنبہ تمغا بگیرند و درین جا بجهت گرفتن تمغا درنگ می شد بنا برین پیم
 درنگ شہرت یافتہ و از گذشت پل آبشار سے است و در نہایت لطافت و صفا پیالہ ہاے معادرا بر لب آب
 و سایہ درخت خوردہ وقت شام بمنزل رسیدم برین رودخانہ پلے بود از قدیم نیجاہ و چار و درعہ و در طول و یک ونیم
 در عرض کہ پیادہ می گذشتند حسب الحکم پل دیگر در محاذی آن ترتیب یافتہ طول نیجاہ و سہ درعہ و عرض سہ درعہ
 چون آب عمیق و تند بود فیلان را برہنہ گذرانیدہ سوار و پیادہ و اسب از روی پل گذشتہ حسب الحکم
 حضرت عرش آشیائے سرائے از سنگ و آہک در غایت استحکام بر فراز پشتہ مشرف بر آب اساس یافتہ
 یک روز بہ تحویل ماندہ معتمد خانرا پیشتر فرستادہ شدہ بود کہ بجهت تخت نشستن و آراستن جشن نوروز
 سرزینے کہ ارتفاع و امتیاز داشتہ باشد اختیار نماید اتفاقاً از پل گذشتہ مشرف بر آب
 پشتہ واقع بود و سبز خرم بر فراز آن سطحے نیجاہ درعہ گویا کار فرمایان قضا و قدر بجهت چنین روزے میا
 داشتہ بودند مشا را الیہ لوازم جشن نوروزے را بر فراز آن پشتہ ترتیب دادہ بود بغایت مستحسن اتفاقاً معتمد خان
 مورد تحمین و آفرین گشت رودخانہ کشن گنگا از طرف جنوب سے آید و بجانب شمال میرو و آب بہت از سمت مشرق
 آمدہ برودخانہ کشن گنگا پیوستہ بطرف شمال جاری است۔

جشن پانزدهمین نوروز از جلوس همایون

تخیل نیر عظم مراد بخش عالم بشر فغان جمل روز جمعه پانزدهم شهر ربیع الثانی سنه یکهزار و بست و نه هجری
بعد انقضاے دوازده و نیم گهری که پنج ساعت بخوبی باشد اتفاق افتاد و سال پانزدهم از جلوس این نیازمند
درگاه آبی بمبارکی و فرخی آغاز شد روز شنبه دوم چهار کرده و نیم پاو کوچ نموده در موضع بکر منزل گزیدیم درین راه
کوتل بود بقدر سنگلاخ داشت طاووس و دراج سیاه و لنگور که در ولایت گرم سیر می باشد دیده شد ظاهر در سوسیم
هسم می تواند بود از نیجاتا کشمیر هر جا راه بر کنار دریای است است دو جانب کوه واقع شد و از ته دره آب غایت
تندی پر جوش و خروش میگذرد و هر چند فیل کلان باشد نمی تواند پاے خود را قایم ساخت فی الفور می غلط و می برد و
سگ آبی هم دارد و روز یکشنبه سیوم چهار کرده و نیم طی نموده در موسران نزول فرموده شب جمعه سوداگران که در پرگنه باره مول
توطن دارند آمده ملازمت نمودند و وجه تسمیه باره موله پرسیده شد عرض کردند که باره بزبان هندی خوک را میگویند
و موله مقام را یعنی جائے باره و از جمله اوتار که در کیش بنو و مقرر است یکے اوتار باره است و باره موله بکثرت
استعمال باره موله شده روز و شنبه چهارم و نیم کرده گذشته در بهولباس منزل گزیدیم چون این کوها را بعباسیت
تنگ و دشوار نشان می دادند و از بهجوم مردم عبور بصعوبت و زحمت میسر میشد بمحمد خان حکم فرمودم که غیر از آصفخان
و چندی از خدمتگاران ضروری هیچ کس را نگذارند که در رکاب سعادت کوچ کنند و آورد و راهم یک منزل عقب
می آورده باشند اتفاقا مشارالیه دیر خود را پیش ازین حکم روانه ساخته بود بعد از آن بمردم خود می نویسد که در باب
من چنین حکم شده شما هر جا که رسیده باشید توقف ننماید برادران او در پاے کوتل بهولباس این خبر را شنیده همانجا
دیر خود را فرود می آورند و روز مانیکه موکب اقبال قریب بمنزل او رسید برفت و باران باریدن آغاز کرد و هنوز
یک میدان راه طے نشده بود که دیر او نمایان شد ظهور این موهبت را از اتفاقات غیبی شمرده با اهل محل
منزل مشارالیه فرود آمده از آسیب سرما و برفت و باران محفوظا ماندیم برادران او حسب الحکم کس بطلب او نیند

در وقتیکہ این مژده باد میرسد کہ فیلمان و پیشخانہ بر فراز کوتل برآمده راہ را تنگ ساخته اند چون سوار گشتن متعذر نمود از غایت شوق و ذوق پیاده سراز پانٹاختہ در عرض دو ساعت و دو نیم کر وہ مسافت طے نموده خود را ہلازمست رسانید و بزبان حال این بیت میخواند۔

آمد خیالت نیم شب جان دادم گشتن قبل | انجلیت بود در ویش مرا تا کہ چو همان دور رسد

انچہ در بساط او بود از نقد و جنس و مناطق و صامت تفصیل کر وہ برسم پانڈاز معروض داشت ہمہ را با و بخشیدم و فرمودم کہ متاع دنیا در چشم ہمت ماچہ نماید جوہر اخلاص را بہاے گران خریداریم این اتفاق را از اصل اخلاص و تائیدات طالع او با بد شمر د کہ مثل سن بادشاہی با اہل جرم خود یک شبان روز و رختا کہ او براحت و آسودگی بسر برد و او را در اشال و اقراں و ابناءے جنس سر فرازے نصیب شود روز سہ شنبہ پنجم دو کر وہ گذشتہ در موضع کمائی نزول اجلال اتفاق افتاد سر و پاے کہ در برداشتم بہ معتمد خان مرحمت فرمودم و منصب او اصل و اضافہ ہزار و پانصدی ذات و ہزار و پانصد سوار حکم شد و ازین منزل داخل سرحد کشمیر است و در بہمن کوتل بہو لباس یعقوب پسر یوسف خان کشمیری با فواج منصورہ حضرت عرش آشیا نے کہ راجہ بھگوان داس پدر راجہ مان سنگھ سردار بود جنگ کر وہ اند درین روز خبر رسید کہ سہراب خان پسر رستم میرزا و آب بہت غریق بحر فنا گشت تفصیل این اجمال آنکہ اوجب الحکم یک منزل عقب می آید و در راہ بخاطرش میرسد کہ بدریاد راندہ غسل کند با آنکہ آب گرم میسر بود ہر چند مردم مانع آمدند و گفتند کہ درین قسم ہوائے سرد بے ضرور در چین دریاے زخار خوشخوار کہ فیل مست رائے غلطاند و راندن از آئین حرم و احتیاط دور است بحرف آنها مقید نمی شود و چون وقت ناگزیر در رسیدہ بود از غایت خود رانی و غرور و جہالت با اعتقاد و اعتماد شاور می خود کہ درین فن بے نظیر بود بجد ترمی شود و با یک نفر خدمتیہ و یک کس دیگر کہ شاورے میدانستند بر فراز سنگے کہ برب آب بود برآمده خود را بدریائی اندازد و بگردن از تلاطم امواج نمی تواند خود را جمع ساخت و بشاورے پرداخت افتاد و ہمان بود در رفتن ہمان سہراب خان با خدمتیہ خست حیات بسیل فنا و در او دشتی گیر بعد جان کندن کشتی و جوہر با حل سلامت رسانید میرزا رستم را غریب الفتی و تعلقے و محبتے باین فرزند بود و در راہ پونچ از شنیدن این خبر جہانگاہ جامہ شکیبائی چاک زوہ بتیا بے واضطراب بسیار ظاہری سازد با جمیع متعلقان خویش لباس ماتم پوشیدہ سر و پا برہنہ متوجہ ملازمست می شود و از سوز و گداز مادرش چہ نویسند اگر چہ میرزا دیگر فرزندان ہم دارد غایت پیوند

ذیل باین فرزند داشت عمر آن بیست و شش ساله بود در بدوق اندازی شاگرد رشید پرورش بود سواری فیل و ارابه خوب
 میدانست در پرورش گجرات اکثر اوقات حکم می شد که در پیش فیل خاصه سوار شود و در سپاه گمری خیل چپان می بود روز
 یکم شنبه ششم سه گروه طی نموده در موضع ریوند منزل شد روز مبارک شنبه هفتم از کوتل کواریست عبور فرموده در موضع دهنه نزول
 اقبال اتفاق افتاد مسافت این منزل چهار گروه و یک پاؤ است کوتل کواریست از کوتل باسے صعب است و آخرین کوتل
 این راه است روز جمعه هشتم قریب بجایار گروه طی نموده در موضع بلتا منزل شد درین راه کوتل بنو و بقدر وسعت
 داشت صحرا صحرای چین شگوفه و الواع ریاحین از نرگس و بنفشه و گلهاے غریب که مخصوص این ملک است به نظر درآمد
 از جماعلی دیده شد که به هیات عجیب پنج شش گل نارنجی رنگ سرنگون شکفته و از میان گلهاے برگه چندی
 سیفر برآمده از عالم انناس نام این گل بولانیگ است و گل دیگر مثل پونی بر دو ران گلهاے ریزه با ندام یا سن
 رنگ و بعضی بود و بعضی سرخ و در میان نقطه زرد بغایت خوشنما و موزون نانش له و پوش و پوش علی العموم رامی گویند رغوان
 زنده هم درین راه فراوان است گل کشمیر از حساب دشوار بیرون است کدام بارانولیم و چند توان نوشت آنچه اقیانازی
 و بار در قوم می گرد و درین راه آبشاره بر سر راه واقع است بغایت عالی و نفیس از جاے بلندی ریزد درین راه
 آبشاره باین خوبی دیده نشده لحظه توقف نموده چشم و دل را از جاے بلند به تماشاے آن سیراب ساختم روز شنبه
 هم چهار گروه و سه پاؤ کوچ فرموده باره موله عبور موکب منصور اتفاق افتاد باره موله از قصبه باسے مقرر کشمیر است و از اینجا
 تا شهر چاروه گروه مسافت است و بر لب آب بهت واقع شده جمعی از سوداگران کشمیر درین قصبه توطن گزیده مشرف
 بر لب آب منازل و مساجد ساخته اند آسوده و مرفه الحال روزگار بسر می برند حسب الحکم پیش از ورود موکب مسعود
 کشتی باسے آراسته درین مقام میا داشته بودند چون ساعت در آمدن روز و شنبه اختیار شده بنا برین دوپهرا از
 روز یکشنبه و هم گذشته بشهاب الدین پور در آمد درین روز دلاور خان کاکر حاکم کشمیر از کشتوار رسیده دولت آستانوس دریافت
 بفضیون عواطف روز افزون بادشاهانه و گوناگون لوازش خسروانه سرفرازی یافت الحق این خدمت را چنانچه باید تقدیم
 رسانیده امید که حضرت و اهب العالیایا جمیع بند حاسے با خلاص را جبین افزوز عزت گردانا و کشتوار برست جنوب کشمیر واقع
 است از معوره کشمیر تا منزل الکه حاکم نشین کشتوار است شصت گروه مسافت پیوده آمد بتاریخ دهم شهر پور راه آلی سنه چهار دهم دلاور خان
 باوه بزار نفر سوار و پیاده جنگی غزیت فتح کشتوار پیش نهاد بهت ساخته حسن نام میسر خود را با گرد و علی میر بحر بجا قفلت شهر و حراست

سرحد ہا مقرر داشت و چون گوہر چک و ایبہ چک بدعوی وراثت کشمیر در کشتوار و نواحی آن سرگشتہ وادی ضلالت و اوبار بودند بہت نام کی از برادران خود را با جمعی در مقام دیسوکہ متصل بکوئل پیرنچال واقع است بجت احتیاط گذشتہ و از منزل مذکور تقسیم افواج نموده خود با فوجی براہ سنگین پورشتافت و جلال نام پسر رشید خود را با نصر اللہ عرب و علی ملک کشمیری و جمعے از بندہ های جاگیر پیر براہ دیگر تعین فرمودہ و جلال نام پسر کلان خود را با گروہی از جوانان کار طلب بہر ادلی فوج خود مقرر نموده بہچنین دو فوج دیگر بدست راست و چپ خود قرار دادہ کہ میرفتہ باشند چون راہ برآمد اسب نبود چند اپسی بجت احتیاط ہمراہ گرفتہ اسپان سپاہی را در کل باز گذرانیدہ کشمیر فرستاد و جوانان کار طلب کہ بہ دست میان جان بستہ پیادہ بر فراز کوہ برآمدند و غازیان لشکر اسلام با کافران بدسرا انجام منزل بمنزل جنگ کنان تا زکوٹ کہ یکی از محکمہ اے غنیم بود شتافتہ در انجا فوج جلال و جلال کہ از راہما کے مختلف تعین شدہ بودند با ہم پیوستند و مخالفان برگشتہ روزگار تاب مقاومت نیاوردہ راہ فرار پیش گرفتند و بہادران جان نثار شیب و فراز بسیار پیامدی بہت پیمودہ تا دریا کے مرو شتافتند و بر لب آب مذکور آتش قتال اشتعال یافت و غازیان لشکر اسلام ترودات پسندیدہ بطور رسانیدند و ایبہ چک برگشتہ بخت با بسیارے از اہل اوبار قبیل رسید و از کشتہ شدن ایبہ راجہ بے دست و دل شدہ راہ فرار پیش گرفت و از پل گذشتہ در ہند زکوٹ کہ بران طرف آب واقع است توقف گزید جمعی از بہادران تیز جلو خواستند کہ از پل بگذرند بر سر پل جنگ عظیم واقع شد و چندے از جوانان بشہادت رسیدند و بہچنین مدت بہت شبان روز بندہ های درگاہ سعی و در گذشتن آب داشتند و کافران تیرہ بخت ہجوم آوردہ بدافہ و مقابلہ تقصیری نہ کردند تا آنکہ حلا و در خان از استحکام مخا نجات و سرانجام آذوقہ خاطر جمع نمودہ بہ لشکر فیروز سی اثر پیوست و راجہ از حیلہ سازی و روباہ بازی و کلار خودمانند دلا و در خان فرستادہ التماس نمود کہ برادر خود را با پیشکش بدرگاہ میفرستم چون گناہ من بعفو مقرون گردد و ہم دہراس از خاطر من زایل شود و خود نیز بدرگاہ گیتی پناہ رفتہ آستانہ بنوس نمایم دلا و در خان سخن فریب آمیز گوش نینداختہ نقد فرصت را از دست ندادہ فرستادہ های راجہ را بے حصول مقصود رخصت فرمودہ و در گذشتن از آب اہتمام شایستہ کار برد جلال پسر کلان او با جمعی از ہنگام بھر شجاعت و جلاوت بالاے آب رفتہ بشہادری و دلاوری از ان دریا کے زخار خو نخواستہ نمودند و با مخالفان جنگ سخت در پیوست و بندہ های جانباز از ان طرف ہجوم آوردہ کار براہل اوبار تنگ ساختند آنہا چو طلب مقاومت در خود نیافتند تخته پل را شکستہ راہ گریز پیش گرفتند و بندہ های نصرت قرین با زپل را استحکام دادہ بقیہ لشکر را گذرانیدند

دلاور خان در بہند رکوٹ مسکراقبال آراستہ و از آب مذکور تا در پاسے چناب کہ اعتضاد قوی این سیاہ بختان سپٹ و تیر انداز
مسافت بودہ باشد و در کنار آب چناب کوسہ ہے است مرتفع عبور از ان آب بدشوار ہی میسر و بخت آمد و رفت پیادہ با طمانہا بر
سبطر تعبیہ نمودہ در میان دو طناب چوب با مقدار یک یکدست پہلو کے یک دیگر مستحکم بستہ یک سر طناب را بقلعہ کوه و سر دیگر
را بدان طرف آب مضبوط میسازند و دو طناب دیگر یک گز از ان بلند تر تعبیہ می نمایند کہ پیادہ با پاسے خود را بر ان چوب ہانہادہ
بہر دو دست طمانہا ہاسے بالا را گرفتہ از فراز کوه بنشیب میرفتہ باشند تا از آب بگذرند و این را با اصطلاح مردم کوہستان زم زم
گویند ہر جا مظنہ بستن زم زم ہواشتند بہ بند و فچی و تیر انداز و مردم کار سے ہجھام دادہ خاطر جمع نمودند دلاور خان جالہ با ساختہ شبی
ہشتاد نفر از جوانان دلیر کار طلب بر جالہ نشانیدہ میخواست کہ از آب بگذرانند چون آب در غایت تند ہی و شورش میگشت جالہ
فخارت و شخصت ہشت نفر از ان جوانان عزیز بقدر عدم شدن و آب رو کے شہادت یافتند و وہ نفر بدست و بازو کے
شناوری خود را با محل سلامت رسانیدند و دو کس بر ان طرف آب اقتادہ و در جنگ ارباب ضلالت اسیر شدند و آنقصہ
دلاور خان تا چار ماہ و وہ روز در بہند رکوٹ پاسے ہمت افشردہ سعی در گذشتن داشت تیر تہ میر بہدف مقصد
نہیں رسید تا آنکہ زمینداری راہ بری نمود از جا کے کہ مخالفان را گمان گذشتن بنو زم زم پہلستہ و رول شب جلال پسر دلاور خان
با چندے از بندہ ہاسے در گاہ و جمعے از افتاتان قریب بدو لیست نفر از ان راہ بسا امت گذشتہ ہنگام سحر بے خبر بر سر راہ
رسیدہ کہ نامے فتح بلند آوازہ ساختند چندی کہ برگرد پیش راہہ بودند در میان خواب و بیداری سر اسیمہ بر آمدہ اکثری علت
تغ خون آشام گشتند بقیہ السیف جان سبک پا از ان در طہ بلا بر آوردند در ان شورش کی از سپاہیان بر راہ رسیدہ خواست کہ بنجم شیر
کاوش با تمام رساند راہہ فریاد بر آورد کہ من راہہ ام مرا زندہ نزد دلاور خان ببرید مردم بر سر ادجوم آوردہ و شکر ساختند بعد از گرفتار شدن
راہہ از متنبان او ہر کس کہ بود خود را بگوشہ کشید دلاور خان از شنیدن این فرد فتح و فیروزی سجدات شکر الہی بتقدیر سانیدہ بالشکر منصور از
آب جو رہنودہ بمبدل بد ملک کہ حاکم نشین آن ملک است درآمد از کنار آب تا آنجا سہ کروہ مسافت بودہ باشد و خبر سترام راہہ جوہ و دختر بچہ
مرد و پسر راہہ با سو در خانہ راہہ است و از دختر سترام فرزند ان وار و پیش از ان کہ فتح شود عیال خود را از رہے احتیاطا بہ پناہ راہہ
جسوال و دیگر زمینداران فرستادہ بود چون موکب منصور نزد یک رسید دلاور خان حسب الحکم راہہ را ہمراہ گرفتہ متوجہ آستانوس گشت و ہر لشکر
عرب را با جمعے از سوار و پیادہ ہواست این ملک گذشتہ و اگر گندم و جو و عدس و ماش و ارزن فراوان میشود بخلاف کشمیر شالی کمتر دارد و
زعفران از زعفران کشمیر بہتر و قریب بہ صد دست از باز جہہ گرفتہ می شود ناخن و تسنخ و ہندوانہ از فردا علی ہم میرسد خبر پزہ اش از عالم

خرپزه کشمیر است و دیگر سیوه با از انگور و شفتالو و زرد آلو و امرود و ترش می شود اگر تربیت کنند بکن که خوب شود سنسے نام زر
 مسکوک که از حکام کشمیر مانده یک و نیم آن را بیک روپیه میگیرند و در سواد او معامله پانزده سنسے که ده روپیه باشد بیک
 مر بادشاهی حساب کنند و دو سیر بوزن هندوستان را یکین ناسند و رسم نیست که از محصول زراعت راجه خراج بگیرد بر سر
 هر خانه در سالی شش سنسے که چهار روپیه باشد میگیرد و زعفران را در کل ببلوفه جمعی از راجپوتان و به مقصد نفر توپچی که
 از قدیم نوکرانند تنخواه نموده غایتاً در وقت فروختن زعفران از خریدار بر سر سنی که عبارت از دو سیر باشد چهار روپیه میگیرد
 و کلیه حاصل راجه بر جریمه است و باندک تقصیر سے مبلغ کلی نمی ستاند و هر کس را قبول و صاحب جمعیت یافتند بهانه
 انگخته آنچه دارد پاک میگیرند همه جهت لک روپیه تخمیناً از حاصل حصه او باشد و در وقت کارشش هفت هزار پیاده جمع
 می شود و اسب در میان آنها کم است قریب پنجاه اسب از راجه و عده های او بوده باشد محصول یک ساله در وجه
 انعام دلاور خان مرحمت شد از روئے تخمین جاگیر هزار سی ذات و هزار سوار بضابطه جاگیر بود و باشد چون دیوانیان
 عظام و کرام نسق بسته بجایگزین و از تنخواه نمایند حقیقت باز قرار واقعی ظاهر خواهد شد که چه مقدار جاست روز و شبینه یا زدهم
 بعد از دو پیر و چهار گطی مبارکی و فرخندگی و در عمارت است که مجدداً بر کنایه احوال احداث یافته و روه مرکب مسعود اتفاق افتاد
 بحکم حضرت عرش آشیانی قلعه از سنگ و آهک و رعایت استحکام احداث یافته غایتاً هنوز ناتمام است یک ضلع آن مانده امید
 که بعد از این با تمام رسد از مقام حسن ابدال تا کشمیر بر اسی که آمده شد بهشتا و پنجکروه مسافت به نوزده کوچ و شش مقام که
 بست و پنج روز باشد قطع شد و از دار الخلافه اگر تا کشمیر در عرض صد و پنجاه و هشتاده روز سه صد و هشتاد و شش کره مسافت
 به یکصد و دو کوچ و شصت و سه مقام طے شده و بر آه خشکی که ممر عام در راه متعارف است سیصد و چهار و نیم کرده است روز شش و نیم
 دوازدهم دلاور خان حسب الحکم راجه کشتوار را مسلسل بجنور آورده زمین بوسی فرمو و خالی از راجا هست نیست پوشش بروش
 اهل هند و زبان کشمیری و هندی هر دو میداند بخلاف دیگر زمینداران این حدود و فی الجمله شهری ظاهر شد حکم فرمودم که با وجود
 تقصیر و گناه اگر فرزندان خود را بدرگاه حاضر سازد از حبس و قید نجات یافته در سایه دولت ابد قرین آسوده و فارغ البال
 روزگار بسر خواهد برد و الا در یک از قلاع هندوستان بحسب مصلحت قرار خواهد بود عرض کرد که اهل و عیال و فرزندان خود را
 بلا زست می آرم امیدوارم حضرت ام بهر چه حکم شود اکنون مجلاً از احوال و اوضاع و خصوصیات ملک کشمیر مرقوم میگردد
 کشمیر از اقلیم چهارم است عرض از خط استوا سی و پنج درجه است و طولش از جزایر سیفید عد و پنج درجه از قدیم این ملک در تصرف

راجہ ہا بودہ مدت حکومت آنا چار ہزار سال است و کیفیت احوال و آسائی آنها در تاریخ راجہ ترنگ کہ حکم حضرت عرش آشیانی
 از زبان ہندی بفارسی ترجمہ شدہ است تفصیل مرقوم است و در تاریخ سنہ ہفتصد و دوازدہ ہجری بخوار اسلام رونق دہان پذیرفتہ
 سی و دو نفر از اہل اسلام مدت دو لیست و ہشتاد و دو سال حکومت این ملک داشتند تا آنکہ بتلیخ نہصد و نو و دو چار
 ہجری حضرت عرش آشیانی فتح فرمودہ اند از ان تاریخ تا حال سی و پنجاہ سال است کہ در تصرف اولیائے دولت ابد قرین
 ماست ملک کشمیر در طول از کوتل ہبلو لباس تا فرو تر پنجاہ و شش کروہ جاگیر است و در عرض از بست و ہفت کروہ
 زیادہ نیست و از دہ کم نیش ابوالفضل در اکبر نامہ بتخمین و قیاس نوشتہ کہ طول ملک کشمیر از دریائے کشن گنگا تا فرد تر یک صد
 و بست کروہ است و عرض از دہ کم نیست و از بست و پنج زیادہ نہ من بخت احتیاط و اعتماد جمعے از مردم معتمد کار دان مستر
 فرمود کہ طول و عرض را طاب بکشند تا حقیقت از قرار واقع نوشتہ شود بالحدکہ انچہ شیخ یکصد و بست کروہ نوشتہ بود شخصت و
 ہفت کروہ برآمد چون قرار داد است کہ حد ہر ملکہ تا جائے است کہ مردم بزبان آن ملک متکلم باشند بنا برین از ہبلو لباس کہ
 یا زدہ کروہ ازین طرف کشن گنگا است سرحد کشمیر مقرر شد باین حساب پنجاہ و شش کروہ باشد و در عرض دو کروہ بیش تفاوت
 ظاہر نگشت و کردہی کہ در عہد این نیازمند محمول است موافق ضابطہ ایست کہ حضرت عرش آشیانی نسبتہ اند ہر کردہی پنجاہ
 درع و یک ربع و درع شرعے بشود کہ ہر درع بست و چار انگشت باشد و ہر جا کروہ یا گزند کوگرد و مراد از ان کروہ و گنو محمول است
 و نام شہر سری نگر است و دریائے بہت از میان ممورہ میگذرد و سر چشمہ آنرا ویرناک میگویند از شہر چار دہ کروہ بر سمت
 جنوب واقع است و حکم این نیازمند بر سر آن چشمہ عمارتے و باغے ترتیب یافتہ در میان شہر چار پل از سنگ چوب در غایت استحکام بہتہ
 شدہ کہ مردم از روے آن تر و دمی نمایند پل را اصطلاح این ملک کنڈل میگویند در شہر مسجدے است بغایت عالی از آثار سلطان سکندر
 در ہفتصد و نو و پنج اساس یافتہ بعد از مدتی سوختہ و باز سلطان حسین تعمیر نمودہ ہنوز با تمام نرسیدہ بود کہ قصر حیات او از پا
 در افتاد و در نہصد و نہ ابراہیم باکرے وزیر سلطان حسین جن انجام و آراستگی بخشید از ان تاریخ تا حال یکصد و بست سال
 است کہ برجاست از محراب تا دیوار شرقی یکصد و چہل و پنج درع و عرض یکصد و چہل و چار درع است شتہ چار طاق
 و بر اطراف ایوان و ستونہائے عالی نقاشی و نگارے کردہ الحق از حکام کشمیر اثرے بہتر ازین نماندہ میر سید علی ہمدانی قدس سرہ
 روزے چند درین شہر بودہ اند خانقاہے از ایشان یادگار است متصل شہر دو کول بزرگ واقع است کہ ہمہ سال پرب آب
 مے باشد و طمش متغیر نمی گیرد و مدار آمد و رفت مردم و نقل و تحویل غلہ و ہمہ برکشتی است در شہر و پرب گنگا پنج ہزار و ہفتصد

کشتی است هفت هزار و چهار صد طاح بشمار آمده ولایت کشمیر سے و هشت پرگنه است آنرا دو نصف اعتبار کرده اند
بالاے آب را آمراچ گویند و پالان آب را کامراچ نامند ضبط زمین و داد و ستد زیر ویم درین ملک رسم نیست مگر جزوی
از سایر جهات و نقد و جنس را بخوار شالی حساب کنند هر خردار سے سن و هشت سیر وزن حال است کشمیر پان دو سیر را
یکم اعتبار کرده اند چهار من را که هشت سیر باشد یک ترک و جمع ولایت کشمیر سے لک و شصت و سه هزار و پنجاه خرد و یازده
ترک است که بحساب نقدی هفت کرو و چهل و شش لک و هفتاد هزار دام سے شود و بصابطه حال جاے هشت
هزار و پانصد سوار است راه و درآمد کشمیر متعذر بهترین راه با بھیر و گچھے است اگر چه راه بھیر نزدیک تر است لیکن اگر کسی
خواهد که بهار کشمیر را در یا بدین شهر در راه گچھے است و دیگر راهها درین موسم از برف مالا مال سے باشد اگر به تعریف و
توصیف کشمیر پردازد دفتر باید نوشت ناگزیر بچله از اوضاع و خصوصیات آن رقمزده کلاک بیان می گیرد و کشمیر باغی
است همیشه بهار یا قلعه ایست آهینین حصار بادشاها را گلشنه است عشرت افرا و درویشان را خلوتکده و دلکشا چنها سے
خوش و آبشار باے دلکش از شرح و بیان افزون آهائے روان و چشمه سار با سے از حساب و شمار بیرون چند آنکه نظر کار
کنده سبزه است و آب روان گل سرخ و بنفشه و زنگس خود و صحرای انواع گلها و اقسام ریاحین از آن بیشتر است که بشمار
در آید در بهار جان نگار کوه و دشت از اقسام شکوفه مالا مال در و دیوار و صحن و بام خانها از شعل لاله زم افزون و چلکامه سے
سطح و سه برگلها سے مبروج را چه گوید - **منظر**

شده جلوه گر ناز نینان باغ	رخ آراسته هر یکے چون چراغ	شده مشکبو غنچه در زیر پوست
چو تویند شکین ببار وے دوست	غزلخانی لبیل صبح خیزند	آمنای می خوارگان کرده تیند
به چشمه منقار بط آب گیر	چو مستراض زین بقطع حریر	بساط گل و سبزه گلشن شده
چراغ گل از با و روشن شده	بنفشه سوزلف را حشم زده	گره و رول غنچه حکم زده *

بهترین اقسام شکوفه بادام و شفتالو است برون کوستان ابتدا سے شکوفه در غره اسفندار ندمی شود و در ملک
کشمیر اوایل فروردین در باغات شهر درنم و دهم ماه مذکور و انجام شکوفه تا آغاز یا سمن کبود پیوسته است در خدمت
والد بزرگوارم مکرر سیر زعفران زار و تماشا سے خزان کرده شده بود بجهت اندر درین مرتبه جو اینها سے بهار را در یافت
خوبها سے خزان در موش نوشتن خواهد شد عمارات کشمیر همه از چوب است دو آشیانه و سه آشیانه و چهار آشیانه می سازند

و باش را خاکپوش کرده پیا ز لاله چو غاشی می نشانند و سال بسال در موسم بهار می شکفتد بغایت خوشنماست این تصرف مخصوص
اہل کشمیر است امسال در باغچہ دو تنخانہ و بام مسجد جامع لالہ بغایت خوب شکفتہ بود یا سمن کہ دو در باغات فراوان است و یا سمن
سفید کہ اہل ہند چنبیلی گویند خوشبوی شود قسم دیگر صندلی رنگ است آن نیز در غایت خوشبوی و این مخصوص کشمیر است
گل سرخ چند قسم بنظر در آمدہ غایتاً یکے خوشبو است دیگر گلے است صندلی رنگ و بولیش در غایت لطافت و زینت
از عالم گل سرخ و تنہ اش تیر بہ گل سرخ متشابہ و گل سوسن دو قسم مے باشد انچہ در باغات است بسیار بالیدہ و سبز
رنگ و قسم دیگر صحرائی است اگرچہ کم رنگ است غایتاً خوشبو است گل جعفری کاوان و خوشبوی شود تنہ اش از قاصت
آدمی میگزد و لیکن در بعضی سالہا وقتے کہ کلان شد و گل رسید و گل کرد کرمی پیدامی شود و برگلش پر دہ از عالم عنکبوت
می تند و ضایع می سازد و تنہ اش را خشک میکند و امسال چنین شد و گلہا مے کہ در ایالات کشمیر بنظر در آمدہ از حساب شمار بیرون
است انچہ ناوار العصری اوستا و منصور نقاش شبیہ کشیدہ از یکصد گل متجاوز است پیش از عہد دولت حضرت عرش آشیانی
شاہ آلو مطلقاً نبود محمد قلی افشار از کابل آور دہ پیوند نمودہ تا حال دہ پانزدہ درختے بار آمدہ زرد آو پیوندی نیست
درخت چند معدود بود و مشارالیم پیوند را درین ملک شایع ساخت و الحال فراوان است الحق زرد آلو کے کشمیر خوب می شود
در باغ شہر آراے کابل درختے بود میرزائی نام کہ بہتر ازان خوردہ نشدہ بود و در کشمیر چندین درخت شل آن در باغہا
است ناشیاتی فرداے علیے شود از کابل و بدخشان بہتر نزدیک ناشیاتی سمرقند سیب کشمیر بخوبی مشہور است و امرود
وسطے مے شود انگورش فراوان است اکثرش ترش و زبون انارش آفتدہا نیست تر بز فرداے علیے ہم میرسد خبر بڑہ بغایت
شیرین و شکنندہ مے شود لیکن اکثر آنست کہ چون بہختگی رسد کرمی در میانش ہم میرسد و ضایع می سازد اگر اچاناً از
آسیب محفوظ ماند بغایت لطیف مے شود شاہ توت نمے باشد و توت سائر صحرا صحر است و از پایے ہر درخت توت تاک
انگوری بالا رفتہ غایتاً توتش قابل خوردن نیست مگر درختے چند کہ در باغ با پیوند کردہ باشند برگ توت بہت کرم پیلہ بکار
مے رود و تخم پیلہ از گل کنت و تیت مے آرد شراب و سیر کہ فراوان است اما شرابش ترش و زبون و بزبان کشمیر مے گویند
بعد ازان کہ کاسہ ہا ازان در کشند بقدر مے سرگرمی ازان ہم می رسد از سرکہ اقسام آچاری سازند چون سیرد کشمیر خوب مے شود
بہترین آچار ش اچا سیر است انواع فلہ بغیر از نخود کثری دارد اگر نخود بکارند سال اول می شود سال دوم زبون می شود
سال سوم بشتک متشبہ مے شود بیخ از ہمہ بیشترین کہ سہ حصہ برنج و یک حصہ سائر حبوبات بودہ باشد در نورش اہل کشمیر

برنج است اما زبون می شود و خشک تر می پزند و می گذارند که سرد شود بعد از آن می خورند و آنرا بجته می گویند طعام گرم خوردن رسم نیست بلکه مردم کم بضاعت حصه ازان بجته شب بنگاه میدارند و روز دیگری خورند نمک از هندوستان می آورند و بجته نمک انداختن قاعده نیست سبزی در آب می جوشانند و اندک نمک بجبت تغیر ذایقه در آن می اندازند و با بجته می خورند و جمیع که خواهند تنعم کنند در آن سبزی اندک روغن چار مغز می اندازند و روغن چهار مغز زرد تلخ و بے مزه می شود بلکه روغن گاو نیز مگر انگاه که تازه بتازه از مسکه روغن گرفته و طعام بیندازند و آنرا سدا پاک ناسند بزبان کشمیر و چون هوا سرد و نمناک است بجز آنکه سه چهار روز بماند تغییر می گردد و گاو میش نمی باشد گاو نیز خرد و زبون می باشد گندش ریزه کم مغز است نان خوردن رسم نیست گوشت بے دنبه می باشد از عالم کوسه هندوستانیان آن را هندوی گویند گوشتش خلط از نزاکت و راست مزگی نیست مرغ و قاز و مرغابی و سویه و غیره فراوان می باشد ماهی همه قسم پولک دار و بی پولک می باشد اما زبون بلوسات از پشمینه متعارف مردوزن کرت پشمین می پوشند و آنرا پٹو گویند و فرضاً اگر پٹو پوشند باعتبار دشان اینکه هوا تصریح می کند بلکه مضطرب طعام بے این ممکن نیست شال کشمیر را که حضرت عرش آشیانی پرم نرم نام فرموده اند از قراط اشتها را حاجت به تعریف نیست قسم دیگر نمره است از شال جسیم نر و ملایم می باشد و دیگر در سه است از عالم جل خرو سگ بر روی فرش می افکنند غیر شال دیگر اقسام پشمینه در تبت بهتری شود با آنکه پشم شال را از تبت می آورند و در اینجا بجل نمی توانند آورد پشم شال از بزرگ بهم میرسد که مخصوص تبت است و در کشمیر از پشم شال پٹو هم می بافند و دو شال را با هم رفو کرده از عالم سقر لاطمی مالند بجبت لباس بارانی بد نیست مردم کشمیر سری تراشند و دستار گرد می بندند و عورات عوام را لباس پاکیزه و شسته پوشیدن رسم نیست یک کرت پٹو سه سال و چهار سال بکار میبرند تا شسته از خانه بافنده آورد و کرت میدورند و تا پاره شدن بآب نمی رسد از آن پوشیدن عیب است کرت و دوازده فراخ تا سرو پا افتاده می پوشند و کمری بندند با آنکه اکثر خانه برب آب دارند یک قطره آب بپدن آنها نمی رسد مجملاً ظاهر آنها همچو باطن آنها چرگین است بے صفا و بآب صنایع در زمان مرزائی حیدر بسیار بیش آمدند و سیتی را رونق افزود و کمانچه و جترو قان و چنگ و دف و نعل شایع شده در زمان سابق سازه از عالم کمانچه میداشتند و نفسها بزبان کشمیری در مقامات هندی می خواندند و آنهم منحصر بر دوسه مقامی بود بلکه اکثر بیک آهنگ می سر میزدند الحق مرزا حیدر را در رونق کشمیر حقوق بسیار است پیش از عهد دولت حسنیه عرش آشیانی مدایسوازی مردم اینجا بر گونث بود اسپ کلان نمی داشتند مگر از خارج اسپ عراقی و ترکی برسم تحفه جبت کتام

آوردندے گونٹ عبارت از یا بے ست چار شانہ زمین نزدیک در سایہ کوہستان ہند نیز قراطان می باشد اکثر جگرہ
 شرح جلوی شود بعد از آنکہ این گلشن خدا آفرین بتایید دولت ولین تربیت خاقان سکندر آئین رونق جاوید یافت بسیارے
 از ایامات را درین صوبہ جاگیر محنت فرمودہ گلہ ہائے اسپ عراقی و ترکی حوالہ شد کہ گرہ بگیرند و سپاہیان از خود نیز بلخی
 سامان نمودند و در اندک فرصت اسپان بہم رسیدہ چنانچہ اسپ کشمیر بادولیت و سیصد روپیہ بسیار خرید و فروخت مشدہ
 و احیاناً ہزار روپیہ بہم رسیدہ مردم این ملک آنچہ سوداگر و اہل حرفہ اند اکثر سنی اند و سپاہیان شیعہ امامیہ و گروہی نور بخشی
 و طایفہ فقرامی باشند کہ آنہا را ریشی گویند اگرچہ علمی و معرفتی ندارند لیکن بہ بے ساختگی و ظاہر آرائی میزنند و بیچکس را بدنی
 گویند زبان خواہش و پائے طلب کوتاہ دارند گوشت نمی خورند وزن نمی کنند و پیوستہ درخت میوہ دارد و صحای نشانند
 باین نیست کہ مردم از ان بہرہ دشوند و خود انان تمتع بر نمی گیرند قریب دو ہزار کس ازین گروہ بودہ باشند جمع از برہمنان اند
 کہ از قدیم درین ملک می باشند و مانده اند و بزبان سایر کشمیریان منکلم ظاہر شان از مسلمانان تمیز نتوان کرد لیکن کتابا بزبان
 شنسکرت دارند و میخوانند و آنچہ شرائط بت پرستی است بفعل می آرند و شنسکرت زبانے است کہ دانشوران ہند کتابہا
 بدان تصنیف کنند و بغایت معتبر دارند اما بتخانہاے عالی کہ پیش از ظہور اسلام آساس یافتہ بر جاست و علماء آتش بہمہ از سنگ
 و از بنیاد تا سقف سنگہاے کلان سی منی چیل منی تراشیدہ و بر روی یک دیگر بناوہ متصل بشہر کوہچہ ایست کہ آن را کوہ باران
 گویند و بہری پرست نیز نامند و بر سمت شرقی آن کوہ ڈل واقع است و مسافت دورش شش و نیم کروہ دسری پیوہ شدہ
 حضرت عرش آشیانی انار اعد بر بانہ حکم فرمودہ بودند کہ درین مقام قلعہ از سنگ و آہک در غایت استحکام آساس ننند و
 عمد دولت این نیاز مند قریب الاختتام شدہ چنانچہ کوہچہ مذکور در میان حصار اقتادہ و دیوار قلعہ بر دور آن گشتہ و کل
 مذکور بحصار پیوستہ و عمارات دولتیانہ مشرف بر آن آب است و در دولتیانہ باغچہ واقع است و مختصر عمارتی در وسط آن کہ والد
 بزرگوارم اکثر اوقات در آنجامی نشستند درین مرتبہ سخت بيطاوت و افسردہ بنظر درآمدہ چون نشیمن گاہ آن قبلہ حقیقی و خدای
 مجازی در حقیقت سجدہ گاہ این نیاز مند است بر خاطر حق شناس ناپسندیدہ افتادہ بعتد خان کہ از بندہاے مزاج دانست
 حکم فرمودم کہ در ترتیب باغچہ و تعمیر منازل غایت جد و جہد بتقدیم رساند و در اندک فرصت بحسن اہتمام رونق دیگر یافت و در
 باغچہ صفہ عالی سے دو درہہ مربع شتلمبرہہ قطعہ آراستہ شد و عمارات را از سر نو تعمیر فرمودہ بہ تصویر اوستادان تاورہ کار
 رشک نگار خانہ چین ساخت و درین باغچہ را نور افرا نام کردم و در جمعہ پانزدہم فروردی ماہ الہی دو گاہ و قطاسل ریشکشا

نہج

زمیندار بہت نظر درآمد و صورت و ترکیب بگاومیش بیشتر شایست و مناسبت دارد اعضائش پریشم است و این لازم
 حیوانات سرد سیر است چنانچہ بزنگ از ولایت بکرو کوستان گرم سیر آورده بودند بغایت خوب صورت و کم ہشتم بود و انچہ
 درین کوستان بہمی رسد بہت شدت سرما و برف پر موی و بدہیئات است و کشمیریان رنگ را کپل گویند و ہم درینولا
 آہوے شکیلین پیشکش آورده بودند چون گوشتش خوردہ نشدہ بود فرمودم کہ طعام با پختند سخت بے مزہ بد طعام ظاہر شد از
 حیوانات چارپائی صحرائی گوشت ہیچ یک بزبونی و بدطعمی این نیست نافہ در تازگی بوسے نداشتہ بعد از ان کہ چند روزے
 ماند و خشک شد خوشبوے شود و مادہ نافہ ندارد و درین دوسہ روز اکثر اوقات بر کشتی نشستہ از سیرہ تماشائے شگوفہ
 بھاک و شالماہ محفوظ گشتیم بھاک نام برگنہ ایست کہ بر اطراف کوہ ڈل واقع است و ہمچنین شالماہ نیز متصل آن دھوے
 آب خوشی دارد کہ از کوہ آمدہ بکول ڈل میریزد بہ فرزند خرم فرمودم کہ پیش آن را بستند آبشاری بہم رسیدہ کہ از سیر
 آن محفوظ توان شد و این مقام از سیر گاہے مقرر کشمیر است روز یکشنبہ ہفتدہم غریب واقعہ روے نمود شاہ شجاع
 در عمارات دو تختانہ بازے می کرد اتفاقاً در یکچہ بود بجانب دریا پردہ پر روے آن انگندہ دروازہ نہ بستہ بودند
 شاہزادہ بازے کنان در جانب در یکچہ میرود کہ تماشاکند بجز رسیدن سرنگون بزیر اقامت قضا را پلاسے نہ کردہ در
 دیوار نہادہ بودند و فراش متصل آن نشستہ بود سردابین پلاس میرسد پا با بر پشت و دوش فراش خوردہ بر زمین می افتد
 با آن کہ ارتعاش ہفت درعہ است چون حمایت ایند جل سجانہ حافظ و ناصر بود و جو و فراش و پلاس واسطہ حیات
 آدمی شود عیاذا باللہ اگر چنین بودی کار بر شواری کشیدے در آنوقت راسے مان کہ سردار پیادہ ہاسے خد متقیہ بود
 در پاسے چہرہ کہ ایستادہ فی الفور دویدہ اورا برمی دارد و در آغوش گرفتہ متوجہ بالامی شود در آنجا در ان حالت ہمین قہقہہ
 می پرسد کہ مرا کجائی بری او میگویی کہ بلا زمت حضرت دیگر ضعف بروستو لے می شود و از حرف زدن با زمی ماند من
 در استراحت بودم کہ این خبر خوش بگو شتم رسید سر اسیمہ بیرون دویدم چون اورا بدین حال دیدم ہوشم از سر رفت و زمان
 ممتد در آغوش شفقت گرفتہ محو این سوہبت آئی بودم در واقع طفل چہا رسالہ از جائے کہ دہ گز شرعی ارتفاع داشتہ
 باشد سرنگون بیفتد و اصلاً عبا را سیبے بر اعضائش نہ نشیند جاسے حیرت است سجدات شکر این سوہبت تازہ بتقدیم
 رسانیدہ تصدقات دادہ شد و فرمودم کہ ارباب استحقاق و فقراے کہ درین شہر توطن دارند بنظر در آردند تا درخور آنہا وجہ
 معیشت مقرر شود از غریب آنکہ سہ چارہا پیش ازین واقعہ جو تک راے بنجم کہ در مہارت فن نجوم از پیش قدمان

این طائفہ است سبب واسطہ بین عرض کردہ بود کہ از زائچہ طالع شاہزادہ چنین استخراج شدہ کہ این سہ چارہ راہ برایشان
 گران است لیکن کہ از جاے مرتفع بزیافتہ و غبار آسبہ برداشن حیات نہ نشیند چون مکرر احکام او بصحت پیوست
 ہموارہ این توہم پیرامون خاطمی گشت و درین راہماے خطرناک و کردہاے دشوار گذار یک چشم از آن نوبہال چمن
 اقبال غافل نہودم ہمیشہ اوراد و نظر می داشتیم و نہایت محافظت و غایت احتیاط بجای آمد تا بکشمیر رسیدہ شد چون
 این سانچہ ناگزیر بود انکما و دایماے او چنین غافل می شوند بعد الحکم کہ بخیر گذشت در باغ عیش آباد و درختہ نظر
 درآمد کہ شگوفہ صد برگ داشت بغایت بالیدہ و خوشنما غایتاً سید او ترش نشان میدادند چون از دلاور خان کا کمر خدمت
 شنایتہ بطور آردہ بود بمنصب چار ہزاری ذات و سہ ہزار سوار سرفراز فرمودم و پسران او را نیز بمنصب اختیار بخشیدم
 شیخ فرید ولد قطب الدین خان بمنصب ہزاری ذات و چار صد سوار نوازش یافت منصب سربراہ خان بقصدی
 ذات و دو صد و پنجاہ سوار حکم شد نور آمد گر گیسو اراق را بمنصب شش صدی ذات و یک صد سوار سرفراز ساختم
 و عباس تشریف خانی عنایت فرمودم پیشکش روز مبارک شنبہ بیست و یکم در وجہ انعام قیام خان قراول باشی مرحمت شد
 چون الہ داد خان سپہ باریکی بر کردار زشت خویش نہامت گزیدہ بدرگاہ آمد حسب التماس اعتماد الدولہ گناہ او بختون
 گشت آثار خجالت و شرمساری از ناصیہ احوالش ظاہر بود بدستور سابق منصب دو ہزار و پانصدی و یک ہزار و دویست
 سوار عنایت نمودم میرک جلا پر از گلکیان صوبہ بنگالہ بمنصب ہزاری ذات و چار صد سوار سرفرازی یافت چون بعرض
 رسید کہ لالہ چوغاشی در پشت بام مسجد جامع خوب شگفتہ روز شنبہ بیست و سوم بسیر و تماشاے آن رفتہ شد الحی یک
 ضلع آن گلزار خوشی شدہ بود پرگنہ بود ہری کہ پیش ازین بر اجہ باسو عنایت بود بعد از و سپہا و سوار حمل مقہور داشت و در نیلا
 بجگت سنگہ برادر او کہ ٹیکہ نیافتہ بود بطلعت نمودم و پرگنہ جوہر اجہ سنگرام مرحمت شد روز و شنبہ غزہ آمدی بہشت بمنزل
 خرم رفتہ بجام از در آمد بعد بر آمدن پیشکش کشیدہ قلیے بخت خاطر او پذیرفتم روز مبارک شنبہ چارم میر حبلہ بمنصب
 دو ہزار ذات و سیصد سوار سرفراز شد روز یکشنبہ ہفتم بقصد شکار کبک بموضع چار دورہ کہ وطن حیدر ملک است سواہی
 شد الحی سز دین خوشی پیر گاہ و گشتی است آہماے روان و درختای پناہ عالی دار حسب التماس او نور پور نام ہنام و سربراہ درختہ است
 بل تھل نام کہ چون کی از شاخماے آن را گرفتہ جنبانند مجموع درخت و حرکت می آید عوام باین اعتقاد کہ این حرکت مخصوص بہان خرت
 استہ اتنا قادر و بہ مذکور از ان قسم درخت دیگر بنظر درآمد کہ بہان از طریق متحرک بود معلوم شد کہ باین حرکت لازم نوع و درخت

است نہ مخصوص یک درخت و در موضع را و پورا از شهر و نیم کرده بر سمت ہندوستان درخت چناری واقع است میان سوختہ
پیش ازین بیست سال کہ من خود براسے سوار با تیغ اسپ زین دار و دو خواجہ سرا بدرون آن در آمدہ بودم و مسرگاہ
بتقریب این حرف مذکور میشد مردم استبعاد می نمودند درین مرتبہ باز فرمودم کہ چندی بدرون آن در آیند بہمان دستور کہ در خاطر
داشتم ظاہر شد در اکبر نامہ مسطور است کہ حضرت عرش آشیانی سے و چار کس را بدرون آن در آورده متصل یکدیگر نشاندہ
بودند درین تاریخ بعرض رسید کہ پرتھی چند پسر را سے منوہر کہ از گلیان لشکر کا نگڑہ بود با مخالفان جنگ بے صرفہ کردہ
جان نثار گشت روز مبارک شبنبہ یازدہم برین موجب بندہ اسے در گاہ باضافہ منصب سرفراز گشتند تا تار حسان
و ہزاری ذات و پانصد سوار عبدالعزیز خان دو ہزاری ذات و ہزار سوار و دیبی چند گوالیاری ہزار و پانصدی ذات
و پانصد سوار میر خان پسر ابوالقاسم خان یکے ہزاری ذات و ششصد سوار مرزا محمد ہفت صدی ذات و سے صد
سوار لطف اللہ سیصد ذات پانصد سوار نصر اللہ عرب پانصدی ذات و دو سیت و پنجاہ سوار تہور خان بغوجداری سرکار
میوات تعیین شد روز مبارک شبنبہ بست پنجم سید بایزید بخاری فوجدار سرکار بھکر بصاحب صوبگی ولایت ٹھٹھہ فرق عزت
برافراخت و منصب او اصل و اضافہ دو ہزاری ذات و ہزار و پانصد سوار حکم شد و علم نیز مرحمت فرمودم شجاعت خان عرب
بنصب دو ہزار و پانصدی ذات و دو ہزار سوار عزرائقار یافت وانی را سے سنگدن حسب التماس مہابت خان بعد بہ
بگش تعیین شد جانپار خان بنصب دو ہزاری ذات و ہزار و پانصد سوار سرفراز گشت و رینولا از اعراض سپہسالار خان
خانان و سایر دولتموالان ظاہر شد کہ عنبر سیاہ نخت باز قدم از حد ادب بیرون نہادہ فتنہ و فساد کہ لازمہ سرشت زشت
آن بہ ذات است نبیا ذکر دہ و ازان کہ موکب منصور بولایت و در دست نہضت فرمودہ فرصت مقتضی شمر دہ عہد و پیمانی
کہ با بندہ ہا سے در گاہ بستہ بود شکستہ دست تصرف بملک بادشاہی دراز ساختہ اسید کہ عنقریب بشامت اعمال خویش
کر قمار گرد و چون التماس خزانہ نمودہ بود حکم شد کہ مبلغ بیست لک روپیہ مقصدیان دار الخلافہ اگرہ نزد سپہسالار روانہ سازند
و مقارن این خبر رسید کہ امرا تہا نجات را گذاشتہ نزد داراب خان فراہم آمدہ اند و ترکیان بہر دور لشکر صفت بستہ می گردند و خیر ظن
در احمد مگر متحصن شدہ تا حال دوسہ دفعہ بندہ ہا سے در گاہ را با مقہوران مبارزت اتفاق افتاد و ہر مرتبہ مخالفان شکست
خور دہ جمعی را بکشتن دادند و در مرتبہ آخر داراب خان جوانان خوش اسپہ را ہمراہ گرفتہ بر بگاہ مقہوران تاخت و جنگ
سخت در پوست و مخالفان شکست خوردہ رو سے ادبار و اود سے فرار نہادند و بگاہ آنہا بتاراج رفت و لشکر ظفر اثر

سالماً و غنائماً بار دو سه خود مراجعت نمود چون عسرت و گرانی عظیم در لشکر منصور پدید آمد و لشکر او با آن کنگاش در آن دیدند که از
 کربوه رود هنگر که فرود آمده در پایان گھاٹ توقف باید نمود تا رسد غلغله بهلولیت میر سیده باشد و مردم محنت و تاب نکشند
 ناگزیر در بالا پور معسکر اقبال آراستند و مقهوران سیاه بخت شوخی و شامی بختی نموده در طرف بالا پور نمایان شدند و راجه نرسنگد یو
 با چند سی از بنده با سه جان نثار بهدافه غنیمت گماشته بسیارے را بقتل آورد و منصور نام جیشی که در سپاه مقهوران بود
 زنده بدست افتاد هر چند خواستند که بنیر فیصل اندازند را منعی نشد پاسبان جبالست افشر و راجه نرسنگد یو فرمود که سرش از تن جدا
 سازند امید که فلک دوار سزای کردار ناهنجار و در دامن روزگار سایه حق ناشناسان نهد و رسیدم اردی بهشت به تماشای
 سکه ناک سواری شد بقایت تیلای خوشی است و این آبشار در میان دره واقع است و از جا به مرتفع میریزد و هنوز بر
 اطراف آن برت بود جشن سبازک سبغه در آن گلزمین آراسته پیاله با سه مقلد را بر لب آب خورده محفوظ گشتم درین جدول
 آب جانورے بنظر در آمد از عالم ساج سلج سیاه رنگ است و خالها سفید دارد و این هم رنگ بلبل است با
 خالها سفید و غوطه در آب می خورد و در زمان ممتد در زیر آب می باشد و از جا به دیگر سر بر می آورد و فرمودم که دو
 سه جانور از آن گرفته آرند تا معلوم شود که از بابت مرغابی است پوست در میان پا دارد و با هم پیوسته با از عالم جانوران
 صحرایی کشاده است دو قطعه از آن گرفته آوردند یکی فی الفور مرد و دیگری یک روز ماند پنجه اش مثل مرغابی پیوسته بنود بنادر الهی
 استاد منصور نقاش فرمودم که شیه آن را بکشند کشمیر یان گلگرمی نامند یعنی ساج آبی در نیولا قاضی و میر عدل معروض
 داشتند که عبدالوهاب پیر حکیم علی جمعه از سادات متوطن لاہور ہشتاد ہزار روپیہ دعوی می نماید خطی بمیر قاضی نور احمد
 ظاہر ساخته کہ پدرین زر مذکور را برسم امانت بسید ولی پدر اینها سپرده و سادات منکر اند اگر حکم شود حکیم زادہ بحجت احتیاط
 سوگند صحیف خوردہ حق خود را از آنها بگیرد فرمودم آنچه مطابق احکام شریعت است عمل آورند روز دیگر معتمد خان بعرض رسانید
 کہ سادات خضوع و خشوع بسیار ظاہر می سازند و معاملہ کلی است ہر چند در تحقیق تفحص این قضیہ بیشتر تامل بکار رود بہتر خواہد
 بود بنا بر آن فرمودم کہ آصف خان تحقیق این قضیہ نہایت وقت و دور اندیشی بکار برودہ نوعی نماید کہ اصلاً منظمہ و شبہ و شک
 قانند با وجود این اگر خوب و اشکاف نشود در حضور خود باز پرس نمودہ خواہد شد بجز و شنیدن این حرف حکیم زادہ رادل
 دوست از کار رفته و جمعی از آشنایان شفیع ساخته حرف آشتی بہ بیان آورد و عرض آنکہ اگر سادات باز پرس این قضیہ
 را با آصف خان بہ اندازند خط ابرامی سپارم کہ مرا با ایشان من بعد حتمی و دعوی نہ باشد ہر گاہ آصف خان کس طلب

اوی فرستاد از آن جا کہ خائن خالیت می باشد بہ بہانہ وقت می گذرانید و حاضر نمی شد تا آنکہ خط ابراہہ یکے از دوستان خود سپرد و حقیقت باصف خان رسید جہرا اورا حاضر ساختند در مقام پیش در آمد ناگزیر اعتراف نمود کہ این خط را یکے از ملازمان من ساختہ و خود گواہ شدہ مرا از راہ برودہ بود ہمین مضمون نوشتہ داد چون آصف خان حقیقت را بعین رسائیہ منصب و جاگیر اورا تغییر ساختہ از نظر انداختم و سادات را بہزت و آب و رخصت لاہور از زانی داشتہ روز مبارک شنبہ ہفتم خرداد و اعتقاد خان بمنصب چارہزاری ذات و ہزارہ پانصد سوار سرفرازے یافت و صادق خان بمنصب دوہزاری و پانصدی ذات و ہزار و چار صد سوار ممتاز گشت زین العابدین پسر آصف خان مرحوم بخدمت بخشگیری احدیان سرفراز گشت راجہ نرسنگد یو بندیلہ بالا پایہ پنج ہزاری ذات و سوار فرق عزت برافراخت و کشمیر پیشرس ترین میوہ ہاشکن بہت می خوش می باشد از آلو بالو خورد ترغایتا در چاشنی و نرکت بہار بہتر و در کیفیت شراب سہ چار آلو بالو پیشتر نمی توان خورد و ازین در شبان روزے تا صد ہم مجزہ می توان گرک کرد و خصوصاً از قسم پیوندیش حکم فرمودم کہ بعد ازین اشکن را بخون سے گفتہ باشند ظاہراً و کہ ہستان بدخشان و خراسان می شود مردم آنجا بجز می گویند آنچه از ہمہ کلان تراست نیم مثال بوزن در آمد شاہ آلو و چارم اردے بہشت مقدار نخودے نمایان شد و در بیت و ہفتم رنگ گردانید در پانزدہم خرداد و کبکال رسید و نو بر کردہ شد شاہ آلو بدلیقہ من از اکثر میوہ ہا خوشترے آمد چار درخت در باغ نور افرامہ آوردہ بود یکے را شیرین بار نام کردم و دوم را خوشگوار و سوم را کہ از ہمہ بیشتر بار آوردہ بود پر بار و چارم کہ کتر بار داشت کم بار و یک درخت در باغچہ حسوم بار آوردہ بود آن را شاہ وار نام نهادم نوہالی در باغچہ عشرت افرا بود آن را آلو بار خواندم ہر روز بہان قدر کہ بخت مزہ پیالہ کفایت کند بدست خودے چیدم اگرچہ از کابل ہم بڈاک چوکی سے رسانیدند لیکن از باغچہ خانہ تازہ تازہ چیدن بدست خود لطف دگر دار شاہ آلوے کشمیر از کابل کتر نمی شود بلکہ بالیدہ تراست آنچه از ہمہ کلان تر بود یک ٹانک و پنج شرخ بوزن در آمد روز شنبہ بہت یکم بادشاہ بانو بیگم محلہ نشین ملک بقاشد و الم این واقعہ و لحراش بارگران برخاطرم نہاد امید کہ اللہ تعالیٰ اورا در جوار مغفرت خویش جاے دہاد از غریب آنکہ چو تکرے بنجم پیش ازین بدو ماہ بعضے از بندہ ہاے نزدیک را آگاہ ساختہ بود کہ یکے از صدر نشینان حرم سراے عفت بہنا ٹخانء عدم خواہد شتافت و این را از زانچہ طالع من دریافتہ بود مطابق افتاد و از سوانح شہادت یافتن سید غر خان و جلال خان گکر در لشکر بنگش و تفصیل این اجمال آنکہ چون ہنگام رفع محمول شد مہابت خان لشکر تعین نمود کہ بہ کوہستان

درآمدہ زراعت افغان را بخوراند و از تاخت و تاراج و کشتن و بستن و قتل نگذارند قضا را چون بندہ با سب و درگاه
 با سب کول می رسند افغانان برگشته روزگار از اطراف هجوم آورده سرکوتل را می گیرند و استحکام میدهند جلال خان که
 مرد کار و دیده و پیر محنت کشیده بود صلاح وقت در آن می بیند که دوسه روز سے توقف کرده شود تا مقهوران آذ و تہ
 چند روزہ کہ بر پشت بار کرده آورده اند صرف نموده لاچار خود بخود ویران شوند انگاہ بسہولیت مردم ما زین کر یوہ
 و شوار خواہند گذشت چون ازین کول بگذریم دیگر کار سے نمی توانست ساخت و مالش بسزا خواہند یافت عزت خان
 کہ شعلہ بود و رزم افروز و برق دشمن سوز لب و ابدید جلال خان پیر داختم بہنہ با چندے از سادات بارہہ توس بہت بگنجست
 و افغانان مانند مور و کبک از اطراف هجوم آورده او را در میان گرفتہ با آنکہ زمین معرکہ اسپ تازہ بود بہر طرف کہ حسین
 غضب سے افروخت خرمین ہستی بسیار سے باتش تیغ می سوخت در اثنائے زد و خورد و اسپش را سپے کہ دند پیادہ
 تار سے داشت تقصیر نکرد عاقبت بار فطائے خویش مروانہ فرو شد و در ہنگامیکہ عزت خان می تازہ و جلال خان گلہرو
 مسعود پیر احمد بیگ خان و بیزن پیر ناد علی میدانے و دیگر بندہ با عثمان شتاب از دست دادہ بے اختیار از ہر
 طرف کول می جنبند و مقہوران سر کو ہا گرفتہ بسنگ و تیر کار زاری نمایند جوانان جانیہا رچہ از بندہ ہا سے
 در گاہ چہ از تا بینان مہابت خان وادجرات و جلالت دادہ بسیار سے از افغانان را بقتل سے رسانند درین داگیر
 جلال خان و مسعود با بسیار سے از جوانان جان نثار سے گردن بیگ تند خوئی و تیز جلولی عزت خان چنین چشم زخمی بشکر
 منصور رسید و مہابت خان از شنیدن این خبر وحشت اثر فوجی از مردم تازہ زور بکمر فرستادہ تھانجات را از سر نو
 استحکام می دہد و ہر جا اثر سے ازان سیاہ بختان می یابند در کشتن و بستن تقصیر نمی نمایند چون این واقعہ بعرض رسید اکبر قلی
 پیر جلال خان را کہ بخدمت فتح قلعه کا نگڑہ مقرر بود و بجنور طلب داشتہ منصب ہزاری ذات و ہزار سوار لطف فرمودم و ملک
 سوروشی او را بدستور قدیم در وجہ جاگیر او مقرر داشتہ اسپ خلعت دادہ بملک لشکر نگیش فرستادم با آنکہ از عزت خان فرزند
 ماندہ بود بنایت خرد سال جانشانی او را در پیش نظر حقیقت بین داشتہ منصب و جاگیر عنایت شد تا باز ماند ہا سے او
 از ہم نپاشند و دیگران را امید داری افزاید درین تاریخ شیخ احمد سہرندی را کہ بجت دکان آرائی و خود فروشی و بی صرفہ گوئی
 روز سے چند روز زندان ادب محبوس بود و بجنور طلب داشتہ خلاص ساختم خلعت و ہزار روپیہ خرچے عنایت نمودہ در رفتن
 و بدون مختار گردانیدم و از روئے انصاف معروض داشت کہ این تنبیہ و تادیب در حقیقت ہدایتی و کفایت بود و نقش مراد

در ملازمت خواهد بود دست و هفتم خورداوزرد آوازید خانه تصویر که در باغ واقع است و حکم به تمیز آن شده بود و در خوا
تصویر استادان نادره کلا را استگی یافت در مرتبه بالا شبیه جنت آشیانی و عرش آشیانی و در مقابل شبیه مرا و بها و درم شاه عباس
را کشیده اند بعد از آن شبیه میرزا کامران و میرزا محمد حکیم و شاه مراد و سلطان دانیال و در مرتبه دوم شبیه امرا و بنده پادشاه
خاص را تصویر کرده اند و در اطراف بیرون خانه سواد منازل راه کشیده به ترتیبی که آمده شده و محاسنه اندکی از شعرا
این مصرع را تاریخ یافته - ع

مجلس شایان سلیمان چشم

روز مبارک شنبه چهارم تیر ماه آبی جشن بویا کوبی شده درین روز شاه آلو به کشمیر با خبر رسید از چهار درخت بلخ
نوز افزایک هزار و پانصد عدد و از سایر درختها پانصد عدد دیگر چیده شد بمقتضای آن کشمیر تا کید فرمودم که درخت شاه آلو
در اکثر باغات پیوند کنند و فرزوان سازند و در تیولا بهیم پسر را تا امر سنگه خطاب راجی سرفرازی یافت و و لیرخان بلخ و رشید
عسکرت خان بمنصب هزاری ذات و هشتصد سوار ممت از گشت و محمد سید پسر احمد بیگ خان بمنصب شش صدی ذات
و چهار صد سوار و مخلص احمد برادر او پانصدی ذات و دو دست و پنجاه سوار نوازش یافتند سید احمد صدر منصب هزاری غلبه
شد بهیز را حسین پسر میرزا رستم صدی منصب هزاری ذات و پانصد سوار محبت فرموده بخدست دکن رخصت کردم روز
یک شنبه چهارم تیر ماه آبی حسن علی خان ترکمان بصاحب صوبگی او دیسه فرق عزت برافراخت و منصب ذات و سوار
سه هزاری حکم شد درین تاریخ بها در خان حاکم قندهار نه راس اسب عراقی و چند تغور اقمشه زر لفت و نخل زر لفت و دانه های
کیش و غیره برسم پیشکش ارسال داشته بود به نظر که گشت روز دوشنبه پانزدهم بسیرایاق قوسی مرک سوار می شد به کوه و بک
کوئل رسیده روز کم شنبه هفتم هم بفرز کویوه برآمده و کوه مسافت در غایت ارتفاع بصوبت تمام قطع شد از فراز کوئل
تا ایلاق یک کرده دیگر زمین پست و بلند بود اگر چه قطعه قطعه گلهای الوان شکفته بود لیکن آن قدر که تعریف می کردند و در خاطر
نقش بسته بود به نظر در نیامد شنیده شد که درین نزدیکی دره ایست که بنایت خوب شکفته روز مبارک شنبه هیز و هم تباشیر
آن رفتم به تکلف هر گونه اعزاق که در تعریف آن گل زمین کرده شود و گنجایش دارد و چند آنکه نظر کار می کرد گلهای الوان
شکفته بود و پنجاه قسم گل در حضور خود چیده شد لیکن که چند قسم دیگر هم بوده باشد که بنظر در نیامده آخر پادشاه روز همان مراجعت
معطوف داشتیم شب در حضور به تقریری حرف محاصره احمد نگر نگر کرده شد خان جهان غریب نقطه گذرانید پیش ازین

ہم مکرر گوش رسیدہ بود بنا بر غایت مرقوم میگردد و در ہنگامی کہ برادر م شاہزادہ و انیال قلعہ احمد نگر را محاصره کرده بود روزی اہل قلعہ توپ ملک میدان را بجانب اردو شاہزادہ مچراگرتہ آتش دادند گولہ قریب دایرہ شاہزادہ رسید از آنجا باز گنبد بستہ در خانہ قاضی بایزید کہ از مصاحبان شاہزادہ بود رفتہ افتاد اسب قاضی بقاصد سہ چارگز بستہ بودند بمجرور رسیدن گولہ بر زمین ران اسب از پنج برکنندہ بر زمین افتاد و غلولہ از سنگ بود و وزن دہ سن شمارت ہند کہ ہشتاد سن خراسان باشد توپ مذکور بشاہ کلان است کہ آدم در میان درست سے تواند نشست بین تاریخ خواجہ ابوالحسن میر بخشی را بمنصب پنج ہزاری ذات و دو ہزار سوار سرفراز ساختم مبارک خان بمنصب دو ہزاری ذات و ہزار و ہفتصد سوار سر بلندی یافت بیزن پسر تادعلی بمنصب ہزاری ذات و پانصد سوار ممتاز گشت آمانت خان بمنصب دو ہزار ذات و چارصد سوار سرفراز شد روز مبارک شنبہ بست و پنجم نوازش خان پسر سعید خان را بمنصب سہ ہزاری ذات و دو ہزار سوار و بہت خان را بمنصب دو ہزاری ذات و ہزار و پانصد سوار و سید یعوب خان پسر سید کمال بخاری را بہ منصب ہشت صدی ذات و پانصد سوار امتیاز بخشیدم میر علی عسکر پسر میر علی اکبر موسوی بخطاب موسوی خانی نوازش یافت چون تعریف ایلاق کوری مرک مکرر شنیدہ شدہ بود درینو لا خاطر بہ تماشا کے آن بسیار رغبت افرو در روز شنبہ ہشتم امر داد بران صوب سوار شد از تعریف آن چہ نویسند چند آنکہ نظر کار می گرد گماہے الوان شگفتہ و در میان سبزہ دگل جدول باے آب روان در غایت لطافت و صفا گوئی صفحہ ایست از تصویر کہ نقاش قضا بقلم صنع نگاشتہ غنیہ دلہا از تماشا ی آن نے شگفت بے تکلف آن ایلاق را نسبت بدیگر ایلاقات نیست و بہترین سیرگاہ ہا کے کشمیری توان گفت در ہندوستان پہا نام جانور سے است خوش آواز کہ در موسم برسات نالہ ہاے جان سوز می کشد چنانچہ کوئل بیضہ خود را و آشیان زانمی نند و زاغ بچہ اورامی کشد می پردرد و کشمیر دیدہ شد کہ بیضہ خود را در آشیان غوغائی نہادہ بود غوغائی بچہ آن را پرورش میداد روز مبارک شنبہ ہفتم ہم فدایتان بمنصب ہزار و پانصدی ذات و ہفتصد سوار سرفراز گشت درین تاریخ محمد زاہد نام لپچی عزت خان حاکم اورنگ بد رگاہ رسید عریضہ با محقر تحفہ ارسال دانستہ سلسلہ جناب نسبت ہای سورتی شدہ بود بنظر غافلت مخصوص دانستہ عجلتہ الوقت وہ ہزار و رب بانام الپچی مقرر شد و تصدیق بیوتات حکم فرمودم کہ از اقسام اجناس انچہ او التماس نماید بچیت فرستادن ترتیب دہند و درینو لا فرزند خان جان را غریب توقیفی نصیب شدہ از شفقتی بادہ نہایت ناز و نوازش گشتہ بود از استیلا بر این نشانہ مردان کن نزدیک بان رسید کہ جاگرمی در

سر این کار کنند ناگاه بخود پرداخت و حق سبحانہ اور امونی ساخت و حمد کرد کہ بعد ازین دامن لب بشراب نیالاید و آلودہ نشازد ہر چند نصیحت کردم کہ بیک باز ترک کردن خوب نیست از روی حکمت و تدبیر مبرور باید گذشت راضی نشد و مردانہ گذشت بتایخ بیست و پنجم امرداد بہادر خان صاحب صوبہ قندھار بمصب پنج ہزار زیات و چار ہزار سوار سرفراز گشت و در دہم شہر یو راہ آہی بان سنگہ سپہ راوت شکر بمصب ہزار و پانصدی و ہشت صد سوار و میرحام الدین ہزار و پانصدی پانصد سوار و کرم اسد سپہ علی مرد بخان بہادر بشش صدی و سیصد سوار نوازش یافتند چون درینو لا توجہ خاطر بدندان ابلق جو ہر وار بسیار است امرای عظام و در نقص و تحس غایت سعی و اہتمام تقدیم رسانیدند از ان جملہ عبدالعزیز خان نقشبندی عبدالصنام ملازم خود را نیز خواجہ حسن و خواجہ عبدالرحیم پسران خواجہ کلان جوہی باری کہ امروز مقتدا سے ولایت ما و را را انہرا ند فرستادہ مکتوبی مشتمل بر اظہار این خواہش ارسال داشتہ بود اتفاقاً خواجہ حسن دندانی درست در کمال لطافت داشتہ فی الفور مصحوب مومی الیہ روانہ و رگاہ ساخت و درین تاریخ بحضور رشید موجب نیلاد خاطر گشت فرمودم کہ موزی سے ہزار روپیہ را از نفایس استعہ بحبت خواجہ ہاروانہ سازند و میرترکہ بخاری بدین خدمت مامور گشت روز مبارک شنبہ دواز دہم شہر یو میر میران بفرج داری سہ کار میوات و ستوری یافت و منصب او از اصل و اضافہ دو ہزاری و یک ہزار و پانصد سوار حکم شد و اسب خاصہ با خلعت و شمشیر عنایت فرمودم و درینو لا از عرض داشتہ شد بوضوح پیوست کہ جوہر مل متھور جان بالکاکان جہنم سپرد و نیز بمرض رسید کہ فوجی بر سر یکے از زمینداران فرستادہ طریق احتیاط از دست دادہ است بے آنکہ راہ درآمد را استحکام دہند و سر کو بہارا بگیرند و در تنگانی کویہ در آہو جنگ بے صرفہ کردہ اند چون روز باختر رسیدہ بود کارنا ساختہ و عطف عنان نمودہ اند و در برگشتن جلور یزان شدہ کس بسیار بکشتن دادہ اند خصوصاً جمعہ کہ عار گر یختن بخود نہ پسندیدہ اند شہادت را بجان خریدہ اند از جملہ شہباز خان دولامانی کہ طایفہ است از گروہ افغانان لودی با جمعہ از نوکران و اقوام جان نثار گشت الحق خوب بندہ بود شجاعت بان خود و آزر م جمع داشت دیگر جمال خان افغان و رستم برادر او و سید نصیب بارہہ و چند سے دیگر زخمی بر آسند و نیز نوشتہ رسید کہ محاصرہ تنگ شدہ و کار بر متحصنان بدشواری کشیدہ و مردم را در میان انداختہ زنہار خواستہ اند امید کہ درین زودی یہ بین اقبال روز افزون قلعہ مفتوح گردد و روز کم شنبہ ہیژد مہ ماہ مذکور دلا در خان کا کو با جمل طبع و ولایت حیات سپرد از امر سہ صاحب الوش شجاعت با سرداری و کاروانی داشت اند زمان شاہزادگی بخدست من پیوستہ و بحسن اخلاص و جوہر رشہ از ہنگنان گو سے سبقت ر بودہ بوالا پایہ المیوت رسیدہ بود و در آخر عمر حق تعالی توفیق حق گذاری نصیب کرد و فتح کشتوار

کہ خدستے بود نمایان بخت او میسر شد امید که از اہل آمرزش باد فرزندان و باز ماندہ ہاے اور ابا نواع مراحم و نوازش
 سرفراز ساختم و از مرموم او چندے کہ لایق منصب بودند در سلک بندہ ہاے درگاہ انتظام بخشیدہ دیگران را حکم فرمودم
 کہ بدستور سابق با فرزندان او بودہ باشند تا جمیعت او از ہم نپاشد درین تاریخ قورسیا دل با قطعہ الماس کہ ابراہیم خان
 فتح جنگ از حاصل کان بنگالہ فرستادہ بود آمدہ ملازمت نمود وزیر خان دیوان بنگالہ کہ از قدیان این درگاہ بود با جمل طبعے
 در گذشت شب مبارک مشنبہ ~~مفد~~ و ہم کشمیریان کنار دریاے بہت را دورویہ چراغان کردہ بودند و این رسمی است
 پاستانی کہ ہر سال درین تاریخ از غنی و فقیر ہر کس کہ خانہ و در کنار دریا و دار و شل شب برات چراغان روشن می کند از بہیمان
 سبب آن را پریدہ شد گفتند کہ درین تاریخ ہر چشمہ دریاے بہت ظاہر شدہ و از قدیم این رسم آمدہ کہ دران روز جشن
 دہتہ ترواہ است و ہتہ بمعنی بہت است و ترواہ سیزدہ رانی گویند چون درین تاریخ سیزدہم شوال چراغان مے کنند
 باین اعتبار دہتہ ترواہا امید اند بے تکلف خوب چراغانی شدہ بود بر کشتی نشستہ سیر و تماشا کردہ شد درین تاریخ جشن
 وزن شسی آراشگی یافت و بضابطہ معمولہ و بظلا و اجناس دیگر وزن کردہ در وجہ ارباب استحقاق مقرر فرمودم سال پنجاہ
 و یکم از عمر این نیازمندہ درگاہ الہی بانجام رسید و سیر آغاز سال پنجاہ و دویم چہرہ مراد افروخت امید کہ مدت حیات در
 رضیات ایزدی مصروف باد جشن روز مبارک مشنبہ بست و ششم در منزل آصف خان ترتیب یافت و آن
 عہدہ السلطنت بخوازم نیاز و پیشکش پرداختہ سعادت جاوید اند وخت و در غرہ شہر یوم مرغابی در تال الہہ نمایان شد
 و در بیت و چارم ماہ مذکور در کول دل نمودار گشت جانوران پرندہ کہ در کشمیر مے باشند بدین تفصیل است کلنگ سادس
 طاوس جز کلنگ تغیری تنداغ کردانگ زر و طلک نقرہ باجرم لیلورہ حاصل مکشہ قلعہ قاز کوکلوہ و راج شارک و نسج
 و سیچ ہر بل و ہیک کویل شکر خوارہ ہو کہ مہرات ہنس کلچری ٹیٹری کہ من اور ابد آواز نام کردہ ام چون اسامی بعضی از نیالغاری
 معلوم نبود بلکہ در ولایت نمی باشد ہندی نوشتہ شد و اسامی جانوران کہ در کشمیر نمی باشند از درندہ و چرندہ بدین تفصیل شیر زرد
 یوز گرگ گاوش صحرائی آہوے سیاہ چکارہ کوتہ پاچہ نیلہ گاؤر خرخروش سیاہ گوش گرہ صحرائی موشک کہ بلائی سوسار خاواشت
 درین تاریخ شتالو از کابل بڈاکچوکی رسید انچہ از ہمہ کلان تر بود بیت و شش تولہ بوزن در آمد کہ شصت و پنج شتال بود
 باشد تا موسم شتالو بود و آنقدر می رسید کہ با کثر امر او بندہ ہاے خاص الوش عنایت می شد و وزجہ بیت و ہفتم بقصد سیر و
 تماشا و دیرناک کہ ہر چشمہ دریاے بہت است سواری شد و پنج کردہ ہااے آب بکشتی رفتہ در ظاہر موضع پانیور نزل

فرمود درین روز خیرناخوش از کشتوار رسید تفصیل این اجمال آنکہ چون دلاور خان فتح کردہ متوجہ درگاہ شد نصر اللہ عرب را با چندی از منصب داران بجا قفلت آنجا گذاشت اورا در اسے دو خطا اقتادیکے آنکہ زمینداران و مردم آنجا را تنگ گرفت و سلوک نامالایم در پیش داشت دوم آنکہ جمعے کہ بلک مقرر بودند بہ طمع اضافہ منصب از درخصت خواستند کہ بدرگاہ رفتہ ہمسازی خود کنند و آن تجویز این معنی نمودہ اکثرے را بمرورخصت داد چون پیش او جمعیت کم ماند زمینداران آنجا کہ زخمہا از دور دل داشتند و درکین شورش بودند فرصت یافتہ از اطراف ہجوم آوردند بل را کہ عبور لشکر و ملک منحصر دران بود سوختہ آتش فتنہ و فساد افروختند و نصر اللہ متحصن گشتہ دوسہ روزے خود را بہرہا جان کندن نگاہ داشت چون آذوقہ نمود و راہ را نیز بستہ بودند ناگزیر شہادت قرار داد و ہ مردانہ با چندی کہ ہمراہ بودند داد شجاعت و جلالت داد تا آنکہ اکثرے از ان مردم شہادت رسیدند و بعضے خود را اسیر سرنبیہ تقدیر کردند چون این خبر بمساع جلال رسید جلال پسر دلاور خان کہ آثار رشد و کار طلبی از ناہیہ احوال او ظاہر بود و در فتح کشتوار ترددات پسندیدہ از او بطور آمدہ بود بمنصب ہزاری ذات و ششصد سوار سرفراز ساختہ و ملازمان پیرادر کہ در سلک بندہاے درگاہ انتظام یافتہ بودند و فوجی از سپاہ صوبہ کشمیر باسیارے از زمینداران و پیادہ ہاے بر قنداز بلک او مقرر داشتہ باستیصال ان گروہ عاقبت مخدول تعین فرمود و تیر حکم شد کہ راجہ سنگرام زمیندار جمو با مردم خود از راہ کوہ جمو در آید امید کہ درین زدوے بسزائے کردار خویش گرفتار آیند در شبنبہ بست ہشتم چار نیم کردہ کوچ شد از موضع کا کا پور یک کردہ گذشتہ برب آب فرود آمد بنگ کا کا پور مشہور است بر کنار دریا صحرا صحرا خود در واقعاہ روز یکشنبہ بیست و نہم موضع پنج ہزارہ منزل شد این موضع بفرزند اقبال سند شاہ پرویز عنایت شدہ است و کلاے او مشرف بر آب باغچہ و مختصر عمارتی ترتیب دادہ بودند در حوالی پنج ہزارہ چلکہ واقع است در عنایت صفا و نہ بہت دہشت درخت چنار عالی در وسط چلکہ و جوی بے برد و گشتہ کشمیر یان ستہا یولی مے گویند یکے از سیرگاہاے مقرر کشمیر است درین تاریخ خبر فوت خاندوران رسید کہ در لاہور باجل طبعی در گذشت عمرش قریب بہ ہفتاد رسیدہ بود از بہادران مقرر روزگار و دلیران عرصہ کار زار بود شجاعت را با سرداری جمع داشت درین دولت حقوق بسیار دار د امید کہ از اہل آمرزش باد چہار پسر از و ماند لیکن ہیچ کدام لیاقت فرزندی او ندارد قریب چہار لک دہیم نقد و جنس از ترکہ او برآمد بفرزندانش عنایت شد روز دوشنبہ سے ام نخست تماشاے سرچشمہ انچ نمودہ شد این موضع را حضرت عرش آشیانی بہرامد اس کچواہہ محبت نمودہ بودند و او در داسن کوہ و فراز چشمہ عمارات و حوضہا ساختہ بے تکلف سرمترنی است در عنایت لطافت و نفاست آتش دیکمال صفا و عذوبت ماہی بسیار در دشنا و در شاعر

در تہ آبش ز صفا ریگ حصد بد کور تواند بدل شب شمر و

چون این موضع بفرزند خانجہان عنایت فرمودم مشارالیه ترتیب ضیافت نمودہ پیشکش کشیدہ بجهت خاطر او گرفتہ شد ازین چشمہ نیم کردہ چھٹی بھون نام سرچشمہ ایست کہ راے بہاری چند از بند ہاے عرش آشیانی بت خانہ بفرز آن ساختہ آب این چشمہ از ان بیشتر است کہ توان گفت و درختاے کمان کہن سال از چنار و سفیدار و سیاه بید و دروآن رستہ شب درین مقام گذرانیدہ روز سہ شنبہ سی و یکم بسرچشمہ اچول منزل شد و آب این چشمہ از ان فزون تر است بشار خوشی دارد بر اطراف و درختاے چنار عالی و سفیدار ہاے متوزون سرہم آوردہ نشیمن ہاے دلکش بموقع ترتیب دادہ بودند در مد نظر باغچہ با صفا گلہاے جعفری شکفتہ کوئی قطعہ ایست از بہشت روزگم شنبہ غرہ ہمراہ از اچول کوچ فرمودہ قریب بہ چشمہ ویرناک منزل شد روز مبارک شنبہ دوم برچشمہ مذکور بزم پیالہ ترتیب یافت بند ہاے خواص را حکم شستن نمود پیالہ سرشار پیمودہ از شفق تا لوعے کابل الوش گزک عنایت فرمودم و ہنگام شام مستان بخانہ خود ہا بازگشتند این چشمہ منبع دریاعے بہت است و در دامن کوہے واقع است کہ از تراکم اشجار و ابنوبہی سبزہ و گیاہ بوش محسوس نمی شود و در زمان شاہزادگی حکم فرمودہ بودم کہ بر سر این چشمہ عمارتی کہ موافق آن مقام باشد اساس نهند و در نیو لا با انجام رسید حوض شمن چہل و دو درع و چارہ گز عمق و آبش از عکس سبزہ دریا چین کہ بر کوہ رستہ زنگاری رنگ و ماہی بسیار شناور و پرور حوض الوانہاے طاق زردہ و باغی در پیش این عمارت و از لب حوض تا در باغ جوئی چار گز در عرض و یک صد و ہشتاد گز در طول و دو گز در عمق و بر اطراف جوئی خیابان سنگ بست و آب حوض بہت بہ صاف و لطیف کہ با وجود چار گز در عمق اگر نخوردے در زیر آب افتادہ باشند بنظر درے آید و از صفائی جوے و سبزہ و گیاہ کہ در زیر آن چشمہ رستہ چہ نویسند اقسام سبزہ و دریا چین در ہم رستہ از جملہ تہ نظری آمد بعینہ مانند دم طاووس نقاشانہ و از موج آب متحرک و یکہ گل جا بجا شکفتہ و نفس الامر آنکہ در تمام کشمیر این خوبی و دلفریبی سیرگاہے نیست معلوم شد کہ بالاے آب کشمیر را ہیچ نسبت بیابان آب نیست و بائیتے روزے چند درین حدود سیر مستوفی کردہ و ادعیش و کامرانی میدادم چون ساعت کوچ نزدیک رسیدہ بود و در سرتل رفت شروع در باریدن کردہ و فرصت توقف بر سخی تافت تا گریز عنان عبادت بجانب شہر معطوف داشتیم و حکم شد کہ بر کنار جوے مذکور و دروہیہ درخت بنشانند روز شنبہ چارم برچشمہ لکابھون منزل شد این سرچشمہ ہم قابل جابے بہت اگر چہ الحال در برابر آئنا نیست لیکن اگر مرمت کنند جابے خوب خواهد شد فرمودم کہ مناسب این مقام عمارتے بسازند و حوض بیش چشمہ را مرمت نمایند در اثنا راہ برچشمہ عبور واقع شد کہ اندہ ناک نامند مشہور است کہ

ماہی این چشمہ نابیائی باشد لحظہ بر چشمہ مذکور توقف نموده دام انداختم و دوازده ماہی بدام افتاد از انجمله سه ماہی نابینا بودند و نہ ماہی چشم داشت ظاہر آب این چشمہ را تاثیر است کہ ماہی را کور می سازد بہر حال خالی از غرابت نیست روز یک شنبہ پنجم باز چشمہ چمنی بہون و اینچ عبور نموده متوجہ شہر شدم روز یکم شنبہ ہشتم خبر فوت ہاشم پسر قاسم خان رسید روز مبارک شنبہ نہم ارادت خان بساحب صوبگی کشمیر سرفراز شد میرجلہ از تئیرا و بخدست خانسانی امتیاز یافت و معتمد خان بخدمت عرض مکرر فرق عزت برافراخت و منصب میرجلہ دویہزاری ذات و پانصد سوار حکم شد شب شنبہ یازدہم بشہر نزول اجلال اتفاق افتاد اصفت خان بخدمت دیوانی صوبہ گجرات ممتاز شد سنگرام راجہ جوہنصب ہزار و پانصد نیات و ہزار سوار سر بلندی یافت درین روز غیر مکرر شکار سے از ماہیگیران کشمیر شاہ قہاد در جائیکہ آب تا سینہ آدمی باشد کشتی پہلو سے یک دیگر می برزند بدستور یکے کیسہ را ہم پیوستہ باشند و دیگر از ہم دور بفاصلہ چارودہ پانزدہ دورہ و دو ملاح بر کنار طرقت بیرون کشتی بہ خوب دراز در دست گرفتہ می نشینند تا فاصلہ زیادہ و کم نشود و در برابر سر فتنہ باشند و دوازده ملاح در تہ آب در کنار سر را سے کشتی را با ہم پیوستہ بدست گرفتہ یا با ہرین کوفتہ می روند ماہی کہ در میان ہر دو کشتی در آمدہ خواہد کہ از تنگی بگذرد بیاسے ملاحان میرسد و ملاح فی الفور غوطہ خورودہ خود را بقعر آب میرساند و ملاح دیگر بہ پشت او حمل انداختہ بدو دست پشت او را زیر می کند تا آب او را ببالا نیارود و ماہی را بدست گرفتہ می آرد و بعضی کہ درین فن ہمارت تمام دارند و ماہی بدو دست گرفتہ برے آزد از جملہ پیر ملاحے بود کہ در ہر غوطہ زدن اکثر دو ماہی میگیرفت و این شکار در پنج ہزارہ می شود و مخصوص دریای بہت است در گولابا و دیگر رودخانہ نمی شود و منحصر در موسم بہار است کہ آب سرد و گزندہ نباشد روز دہم شنبہ سیزدہم جشن دسہہ ترتیب یافت بدستور ہر سال اسپان را از طویل خاصہ و انچہ حوالہ امراشدہ آراستہ بنظر در آوردند و در نیولا اکثر کوتاہی دم و تنگی نفس در خود احساس کردم امید کہ عاقبت بخیر مقدون باد انشاء اللہ تعالیٰ روز یکم شنبہ پانزدہم بقصد میر خزان بجانب صفا پور و در کہ لا کہ پایان آب کشمیر واقع است متوجہ گشتم در صفا پور تالابے خوش است و بر سمت شمالی آن کوہے افتادہ پر درخت با آنکہ آغاز خزان بود عجب نمودی داشت عکس در قہارے الوان از چنار و زرد آلود غیر آن میان تالابے خوش می نمود بے تکلف خوبہاے خزان افہبار بہج کی ندارد۔

دوق فن یافتہ در نہ در نظر
رنگین تر از بہار بود جلوه خزان

چون وقت تنگ بود و ساعت کوچ قریب شد سیرا جہالی کردہ مراجعت نموده شد درین چند روز پیوستہ شکار مرغابی خوش وقت بودم روزے در اثناے شکار ملاحے بچہ قرقرہ گرفتہ آورد در غایت لاغرے و زبونی بود یک شب بیشتر زندہ

نماند قرقرہ در کشمیری باشد ظاہر اور ہنگام گذشتن و رفتن ہندوستان الالغری و بیاری افتادہ باشد در نیولا روز جمعہ خبر فوت سیزد ارجمند داد
 پسر حسن خانان رسید کہ در بالا پور باجل طبعی در گذشت ظاہر روزی چند تپ کردہ بود در ایام نقابت روزی دکنیان فوج بستہ
 نمایان مے شوند برادر کلانش و ارباب خان بقصد جنگ سواری بھی نماید چون خبر برچمن داد میر سدا غایت جرأت و جلاوت با وجود
 ضعف و کمسر سوار شدہ خود را بہ برادری رساند بعد ازان کہ غنیم را زیر کردہ مراجعت مے نماید در بر آوردن جبہ شرطہ قیاط بکائی آورد
 فی الفور ہوا تصرف می کند و تشنج مے شود و زبان از گویائی می ماند دو سہ روزے باین حال گذرانیدہ و دلچست حیات مے سپارد خوب
 خوانے رشید بود ذوق شمشیر زدن و کار طلبی بسیار داشت و ہمہ جا قصدش این بود کہ جوہر خود را در شمشیر نماید اگرچہ آتش تر و خشک
 را یکسان مے سوزد لیکن برین گران و سخت مے نماید تا بر پدر پیر دل شکستہ او چہ رسیدہ باشد ہنوز زخم مصیبت شاہ نواز خان
 القیام نیافتہ بود کہ این جراحت تازہ نصیب او شد امید کہ اللہ تعالیٰ در خور آن صبر مے و حوصلہ کراست کند و روز مبارک شبہ
 شانزدہم خیر خان بمنصب سہ ہزاری ذات و سوار سرفراز شد قاسم خان بمنصب دو ہزاری ذات و ہزار سوار متناز گشت محمد حسین
 برادر خواجہ جہان را کہ بخدمت بخشگیری لشکر کانگرہ مقرر است منصب ہشت صدی ذات و سوار عنایت فرمود شب دو شبہ
 بست و ہنرم نہراہ آئی بعد گذشتن یک پیر و ہفت گھڑی بمبارکی و فرخی رایات اقبال بصوب ہندوستان ارتفاع یافت چون
 زعفران گل کردہ بود از سواد شہر کوچ فرمودہ بموضع بنیر شافت در تمام ملک کشمیر زعفران بغیر ازین وہ جاتی دیگر نمی شود روز
 مبارک شبہ سہ ام در زعفران زار بزم پیالہ ترتیب یافت چمن چمن و صحرا صحرا چند انکہ نظر کار کند شگفتہ بود ہمیش در انجا دماغھا
 را معطر ساخت تنہ اش بزین پیوستہ مے باشد گلش چہا رنگ دارد و منفشہ رنگ است بگلانے گل چنیہ و از میانش سہ
 شاخ زعفران رستہ پیازش را مے نشانند و در سالی کہ خوب مے شود چہا صدین بوزن حال مے آید کہ سہ ہزار و دویست
 بوزن خراسان بودہ باشد نصف حصہ خالصہ و نصف حصہ رعایا مسمول است و سیری بدہ رو پیہ خرید و فروخت مے شود
 احیاناً نرخ کم و زیادہ ہم می شود و رسم مقرر است کہ گل زعفران را چیدہ مے آرند و موافق رے مے کہ از قدیم بستہ اند نیم وزن
 نمک در وجہ اجورہ مے گیرند و نمک در کشمیر مے باشد از ہندوستان مے برند دیگر از تحفہ ہائے کشمیر بر کلکی است و جانور
 شکاری در سالے تا وہ ہزار و ہفتصد پر ہم میرسد و باز جبرہ تا دویست و شصت بدام مے افتد و آشیان باشد ہسم دارد
 و باشد آشیانی بد نمی شود و در جمعہ غرہ آبان ماہ آئی از پیر کوچ فرمودہ در مقام خان پور منزل شد چون بعرض رسید کہ
 زنبل بیگ ایچی برادر م شاہ عباس بجوالے لاہور رسیدہ مصحوب میر حسام الدین پسر عہد الدولہ انجو خلعت و سے

هزار روپیہ خرچے عنایت شد حکم کردم که انچه اوبشارالیه کلیف نماید وجہ قیمت آنرا تا پنج هزار روپیہ دیگر از خود بطریق ضیافت
بفرستد پیش ازین فرموده بودم که اگر کشمیر تا انتها کس که درستان در ہر منزل عمارتی بجست نشین خاصہ و اہل محل اساس نهند کہ در
سرا و برف درخیمہ نباید گذرانید اگرچہ عمارات این منزل باتمام پیوستہ بود چون هنوز غم داشت و بے آہک می آمد درخیمہ
استراحت نموده شد روز شنبہ دوم در کلپور منزل شد چون مکر بعض رسیده بود کہ در حوالے ہیراپور آبشارے واقع است
بغایت عالی و نادر با آنکہ سہ چار کر وہ از راہ بجانب دست چپ بود جریہ بقصد تماشا شای آن شتا فتم از تعریف و توصیف
آن چہ نوشتہ آید سہ چار مرتبہ آب بر روی ہم میریزد و تا حال باین خوبی و لطافت آبشارے بنظر ورنیادہ بے تکلف
نظر گاہے است بغایت عجیب و غریب تا سہ پیر روز آنجا بعیش و کامرانی گذرانیدہ چشم و دل را از تماشا شای آن سیراب
ساختم لیکن در وقت ابر و باران خالی از وحشتی نیست بعد از سہ پیر روز سوار شدہ ہنگام شام ہیراپور رسیده شب و منزل
مذکور گذرانیدہ شد روز دوشنبہ چارم از کوتل باڑی بر آری عبور نموده بر فراز کوتل پیر پنجبال منزل گزیدیم از صعوبت
این گریوہ و دشواری این راہ چہ نویسکہ اندیشہ را بجال گذار نیست درین چند روز مکرر برف باریدہ بود و کوہ ہما سفید شدہ
در میان جادہ نیز بعضے جا با بچ بستہ بود چنانچہ سم اسپ گیرائی نداشت و سوار بستی می گذشت اللہ تعالیٰ کرم خویش از زانی
داشت کہ درین روز بارید طرفہ آنکہ بیشتر گذشتہ بودند و آنہا کہ متعاقب آمدند ہمہ باریدن برف را در یافتند روز سہ شنبہ
پنجم از گریوہ پیر پنجبال گذشتہ در پوشانہ منزل شد با آنکہ ازین طرف نیز نشیب است لیکن از بسکہ بلند است اکثر مردم پیادہ
گذشتند روز کم شنبہ مشتم بر کم محل نزول اجلال گشت قریب موضع مذکور آبشارے واقع است و چشمہ بغایت نفیس است
حسب الحکم صفہ را بجست نشین ترتیب دادہ بودند و الحق نظر گاہ خوشے است فرمودم کہ تا بچ عبور مرا بر لوح سنگ کندہ بر فراز صفہ
نصب کنند و بے بدل خان بیتے چند گفتہ و بر سبیل نظم این نقش دولت بر لوح روز گایا گاراست دوز میستد اردین راہ
میباشد کہ آمد و رفت و بند و بست بقضہ اختیار آہناست و در حقیقت کلید ملک کشمیر اندیکے را ہمدی نایک نام و دیگری حسین
نایک گویند از ہیراپور تا بر کم ضبط راہ بعدہ انہماست پدر ہمدی نایک بہرام نایک در آیام حکومت کشمیر باین عمدہ بود
چون نوبت حکومت بہ بندھاے در گاہ رسید میرزا یوسف خان در آیام حکومت خویش بہرام نایک را مسافر ملک نیستی گردانید
الحال در تصرف و دخل ہر دو برابر ہم اند اگرچہ بظاہر با ہم مدارائے دارند لیکن باطن در نہایت عداوت اند درین روز
شیخ ابن یمن کہ از خدمتگاران قدیم اعتمادی عمدہ بود بچار رحمت از دی پوست چون نیک ذات بے بدل بود از غایت

اعضا و ایفون خاصہ و آب حیات حوالہ او بود شبے کہ بر بالاسے کوتل پیر نیچال منزل شد چون نیمه و اسباب ز سیدہ بود بقدر وضع منہم
داشت سیر با تصرف نمود و تشیخ کرد و زبان از گویائی ماند و روز تا بحال زنده بود و در گذشت ایفون خاصہ بنحو اصخان سپردم و
خدمت آبدار خانہ بموسو نیخان حوالہ شد و در مبارک شنبہ ہفتم موضع ٹھٹھہ مسکرا اقبال شد اکثر در سیرم کلمہ میمون بسیار بنظر درآمدہ
بود اما ازین منزل در ہوا و زبان و لباس و حیوانات و انچہ مخصوص ولایت گرم سیر است تفادات فاحش ظاہر شد مردم این جا
بزبان فارسی و ہندی ہر دو متکلم اند ظاہر از زبان اصل اینہا ہندی است زبان کشمیری بوجہت قرب و جوار یاد گرفته اند بجز از نیچا
داخل ہند است عورات لباس پشمینہ نمے پوشند و بدستور زنان ہند حلقہ و ریشی می کنند روز جمعہ ہفتم راجو محل نزول رایات
عالیات گردید مردم آنجا در زمان قدیم ہند و بودہ اند و زمینداران اینجا راجہ مے گفتند سلطان فیروز مسلمان کردہ و مع ذالک
خود را راجہ مے گویانند و ہنوز بدعتہا مے ایام جہالت در میان آنہا مستمر است از جملہ چنانچہ بعضی از زنان ہند و باشوہر خود
مے سوزند اینہا را زندہ باشوہر در گور مے آوند شیندہ شد کہ در پیمین ایام دختر مے دہ و از دہ سالہ باشوہر خود کہ ہمسال با و بود زندہ
بقبر در آورند و دیگر آنکہ بعضی از مردم بے بضاعت را کہ دختر بوجہ دی آید خفہ کردہ می کشند با ہنوو پیوند خویشی می کنند ہم دختر میدہند
دی گیرند کہ فتن خود خوب اما دادن نوزد بالقدفرمان شد کہ بعد ازین پیرامون این امور نگرند و ہر کس کہ متکب این بدعتہا شود
اورا سیاست کنند در راجو ر و د خانہ ایست آتش در برسات بغایت مسموم می شود اکثر مردمش را در زیر گلو بونغمہ بر مے آید
وزر و وضعیف می باشند برنج راجو بہتر از برنج کشمیر است بنفشہ خود و دو خوشبودرین دامن کوہ می باشند روز یک شنبہ دہم
در نوشہر منزل اتفاق افتاد و درین مقام بچکم حضرت عرش آشیانی قلعہ از سنگ ساختہ اند و پیوستہ جمعی از حاکم کشمیر درین جا
بطریق تخانہ می باشند روز دو شنبہ چوکی ہتی محل نزول موکب اقبال گشت عمارات این منزل را مراد نام چلیہ اہتمام نمودہ
حسن انجام بخشیدہ بود در میان دولت خانہ صفہ بصفاء راستہ نسبت بدیگر منازل اقیار داشت منصب اورا افزودم روز
سہ شنبہ دو از دہم در مقام تھتھر منزل واقع شد امر وز از کوتل و کوہ گذشتہ بسعت آباد ہند وستان در آیدیم پشتی قراد لان
بہمت قمر خہ دستوری یافتہ بودند کہ در تھتھر و کرچاک دکنہا لجر کہ ترتیب دہند روز کم شنبہ و مبارک شنبہ شکار مے رازندہ آوردند
روز جمعہ بہ نشاٹ شکار خوش وقت شدیم قحطا و کوہے وغیرہ بچاہ و شمش راس شکار شد درین تانچ راجہ سازنگ دیو کہ از
خدا شکاران نزدیک است بمنصب ہشت صدی ذات و چار صد سوار سرفراز مے یافت روز شنبہ شانزدہم بجای کرچاک
متوجہ شدم و بچ کوچ کنار دریا مے بہت مسکرا اقبال گردید روز مبارک شنبہ سب و یکم در جگر کہ کرچاک شکار کردم نسبت بدیگر

بارہا شکار گستر آمدہ چنانچہ دل می خواست مخطوطا نشدم روز دوشنبہ بہشت و پنجم در جگر نکتہالہ بہ نشاط شکار کردم و از آنجا بہ منزل شکار گاہ جہانگیر آباد مخیم بارگاہ دولت گردید و در زمان شاہزادگی این سر منزل زمین شکار گاہ من بود و بنام خود ہی آباد ساختہ و مختصر عمارتی بنا نمادہ بسکندر بسین کہ از قراولان نزدیک بود حوالہ نمودم و بعد از جلوس پرگنہ ساختہ بجای گیر مومی الیہ لطف فرمودم و حکم کردم کہ عمارتی بحجت دولت خانہ و تالابی و منارہ اساس نهند و بعد از فوت او این پرگنہ بجای گیر ارادت خان مقرر شدہ و سربراہی عمارت بمشار الیہ بازگشت و در نیو لاسن انجام پذیرفتہ بے تکلف تالابی شدہ بغایت وسیع و در میان تال عمارت و نشین بہمہ جت یک لک و پنجاہ ہزار روپیہ صرف عمارات این جاشدہ باشد الحق بادشاہانہ شکار گاہ ہیست روز مبارک شنبہ و جمعہ مقام کردہ از انواع شکار مخطوطا نشدم قاسم خان کہ بچراست لاہور سر فرازست دولت زمین بوس دریافتہ پنجاہ ہزار گز را نیند و ازین جایک منزل در میان باغ مومن عشق باز کرد و کنار دریا س لاہور بہت نزول اقبال اتفاق افتاد و درختماہ چنار عالی و سرو ہا س خوش قد دار و بے تکلف نفزک باغچہ ایست روز دوشنبہ نیم آذر ماہ الی مطابق پنجم محرم سنہ یکہزار و سہ و یک از باغ مومن بر فیل اندر نام سوار شدہ شاکر کنان متوجہ شہر گردیدم و بعد از گذشتن سہ پیر و دو گھڑی از روز در ساعت مسعود و مختار بد دولت خانہ درآمدہ در عماراتی کہ مجدداً بہ تمام معمر خان حسن انجام پذیرفتہ مبارکی و فرسخے نزول فرمودم بے تکلف منازل دلکش و نشین ہا س روح افزا و رغایت لطافت و زراعت ہمہ نقش و مصور عمل اوستادان ناوہ کا آراستگی بافتہ باغماہ سبز خرم با انواع واقسام گل و ریاحین نظر فریب گشتہ۔

از فرق تالعت دم ہر کجاکہ مے نگرم | اگر شمشاد من دل می کشد کہ جا این جاست

بالجملہ مبلغ ہفت لک روپیہ کہ ہیست و سہ ہزار تومان رایج ایران باشد صرف این عمارت شدہ و درین روز بحجت افروز مژدہ فتح قلعہ کا نگڑہ مسرت بخش خاطر اولیا س دولت گشت و بشکر این موسبت عظمی و فتح بزرگ کہ از عطایات مجبورہ و اسب العطیات است سرنیا ز بدرگاہ کریم کار ساز فرود آوردہ کوس نشاط و شادمانی بلند آوازہ گردید کا نگڑہ قلعہ ایست قدیم شمال رویہ لاہور در میان کوہستان واقع شدہ باستحکام و دشوار کشتائی و متانت و محکمی معروف و مشہور از تاریخ اساس این قلعہ جز خدا س جہان آگاہ نیست اعتقاد و زمینداران ولایت پنجاب آنست کہ درین مدت قلعہ مذکور بقومی دیگر انتقال ننمودہ و دیگر میگاہ برو دست تسلط نیافتہ العلم عند اللہ بالجملہ از ان ہنگام کہ حصیت اسلام و آوازہ وین مستقیم محمدی بہندوستان رسید ہیچ یک از سلاطین والا شکوہ رافتح میسر نشدہ است سلطان فیروز شاہ با این ہمہ شوکت و استعداد خود رفتہ بہ تسخیر قلعہ پرداخت و

مدتها محاصره داشت چون دانست که استحکام و متانت قلعه بحدیست که تا سامان قلعداری و آذوقه با متحصنان بوده باشد ظفر بشیران
 نتوان یافت کام و ناکام آمدن راجه و ملازمت نمودن خرسندی نموده دست ازان باز داشت گویند راجه تریب بشکیش و ضیافت
 نموده سلطان را با التماس اندرون قلعه برد سلطان بعد از سیر و تماشا شایسته قلعه بر راجه گفت که مثل من بادشاهی را بدرود
 قلعه آوردن از شرایط خرم و احتیاط دور بود و جمعی که در ملازمت اند اگر قصد تو کنند قلعه را به تصرف در آورند چه می توانی
 کرد راجه بجانب مردم خود اشارت نمود در لحظه فوجی از دلاوران مسلح و مکمل از نهانخانه برآمدند و سلطان را کور نشاندند
 سلطان از دیدن هجوم آن مردم متوهم و متفکر گشته از غدر اندیشید راجه پیش آمده زمین خدمت را بوسه داد و گفت ما راجه
 اطاعت و بندگی در سر نیست لیکن چنانچه بر زبان مبارک گذشته احتیاط و ورع بینی را پاس میدارم که همه وقت یکسان نیست
 سلطان آفرین گفت راجه منزلی چند در رکاب بوده رخصت معاودت یافت بعد ازان هر که بر تخت دلی نشست شکر
 به تسخیر کانگودا فرستاد و کارهای از پیش زلفت پدر بزرگوار من هم یک مرتبه لشکری عظیم بسرداری حسین قلیخان که بعد از خدمات
 پسندیده بخطاب خانجانی شرف اختصاص پذیرفته بوده تعیین فرمودند در اثنا محاصره شورش ابراهیم حسین میرزا شد
 و آن حق ناشناس از گجرات گریخته بصوب پنجاب علم فتنه و آشوب برافراشت و خانجانی ناگزیر از گرد قلعه برخاسته متوجه
 اطفا نایره فتنه و فساد او گشت و تسخیر قلعه در عقد توقف افتاد پیوسته این اندیشه ملازم خاطر اشرف بود شایسته مقصود
 از نهانخانه تقدیر چهره کشانی شد چون بکرم ایزد جل جلال حق سبحانه تخت دولت بوجود این نیازمند آراستگی یافت از جمله
 غزاهای که بر دست همت لازم شمرده میگردید این بود تخت مرقد خان راکه ایالت صوبه پنجاب داشت با فوجی از بهادران
 بیروست به تسخیر قلعه مذکور رخصت فرمود و هنوز آن هم بالنصرام نرسیده بود که مرتضی خان بر حمت ایزدی پوست بعد ازان بهرل
 پسر راجه با سوتعهد این خدمت نمود و او را سردار لشکر ساخته فرستاد آن بدست در مقام بدی و بغی و کافر نعتی درآمده عصیان
 ورزیده و تفرقه عظیم در آن لشکر راه یافت و تسخیر قلعه در عقد تعویق و توقف افتاد بجهت بر نیامد که آن ناحق شناس بسزای عمل
 خویش گرفتار گشته بجهنم رفت چنانچه تفصیل آن در مقام خویش گذارش یافته بالحمد درینو لا خرم تعهد خدمت مذکور نموده سندر ملازم
 خود را باستعداد تمام فرستاده بسیار از امرای بادشاهی بکام اردو ستوری یافتند و بتایخ شانزدهم شهر شوال سنه یک
 هزار و بیست و نهم هجری شکرهای در قلعه پیوسته موزیل با قیمت شد داخل و مخارج قلعه را بنظر احتیاط ملاحظه نموده راه آمد و شد
 آذوقه را مسدود ساختند و رفته رفته کار بشواری کشید و بعد از آنکه از قسم غله آنچه غذا تواند شد در قلعه مانده چهار ماه دیگر غله باقی

خشک را نمک جوشانیده خوردند چون کار به ملک رسید و از همراه اسید نجات نماند ناگزیر امان خواسته قلعه را سپردند و در مبارک
 شنبه غره شهر محرم سنه یک هزار و سیصد و یکم (یکم) هجری فتحی که هیچیک از سلاطین و الاشکوه را میسر نشده بود و در نظر کوهت بینان
 ظاهر ازین دور می نمود الله تعالی بحضرت لطف و کرم خود باین نیازمند گرامست فرمود و جمعی که درین خدمت ترددات
 پسندیده نموده بودند در خور استعداد و شایستگی خویش باضافه منصب و مراتب سرفرازی یافتند روز مبارک شنبه یازدهم
 حسب التماس خرم بمنزل او که نوساخته بود رفته شد از پیشکشهای او آنچه خوش آمد برداشتم سه زنجیر فلز داخل حلقه خاصه شد و درین
 روز عبدالعزیز خان نقشبندی را بنفوذ جداری نواحی قلعه کالنگره مقرر فرمودم و منصب او دو هزار و سیصد و پنجاه سوار حکم
 شد فیصل خاصه باعقاد خان عنایت نمودم الفتن خان قیام خان بجر است قلعه کالنگره دستور یافت و منصب او از اصل و اضافه
 هزار و پانصد و سی و دو و هزار و سیصد و پنجاه سوار حکم شد شیخ فیض الله خویش مرقد خان نیز بموافقت او مقرر شد که بالای قلعه بوده باشد شب
 شنبه سیزدهم ماه مذکور حضور شد شرائط نیازمندی بدرگاه اینر دستعال و قادر بر کمال ظاهر ساخته مناسب وقت از نقد خویش
 بریم خیرات و تصدقات بقرا و مساکین و از باب استحقاق قسمت شد و درینو از نبل بیگ ایچی دارا اے ایران سعادت آستان بوس
 دریافت پس از او اے کورنش و زمین بوس رقیه کریمه آن برادر و الا قدر که مشتمل بر اظہار مراتب کجتهی و کمال محبت بود گذرانید و
 دوازده عباسی نذر و چهار راس اسب بایراق و سه دست باز تو ابون و پنج سوار و پنج نفر شتر و نه قبضه کمان و نه قبضه
 شمشیر پیشکش گذرانید و از ابر فاقه خان عالم رخصت فرموده بودند جهت بعضی ضروریات همراهی نتوانست کرد و درین
 تاریخ بدرگاه رسید خلعت فاخره با جیفه و طره مرصع کاری و خنجر مرصع با و مژمت شد وصال بیگ و حاجی نعمت که همراه او
 آمده بودند ملازمت نموده سرفرازی یافتند امان الله سپر مهابت خان بمنصب دو هزار و سیصد سوار مرصع اصل
 و اضافه سر بلند گردید حسب التماس مهابت خان سیصد سوار بمنصب مبارز خان افغان افزوده اصل و اضافه دو هزار و سیصد
 ذات و هزار و هفتصد سوار مقرر گشت حد سوار دیگر بمنصب کبک نیز اضافه فرموده شد خلعت زمستانی عبید الله خان
 و لشکر خان مژمت نموده فرستادم بالتاس قاسم بیاض او رفته شد که در سودا و شروائع است در سر سواری ده هزار چمن نثار
 کردم از پیشکشهای او یک قطعه لعل و یک قطعه الماس و برخی از اقمشه آنچه خوش آمد برداشتم شنبه یکم شنبه بست و یکم
 اعتباری و غیره و می پیش خانه بصوب دار الخلافه اگر برآمد بر قند از خان بدار و غلی توپ خانه لشکر دکن مقرر گردید شیخ اسحق بخدست
 کالنگره سرفراز شد برادر الله او افغان را از حبس بر آورده ده هزار روپیه الغام شد و یک دست باز تو ابون بخرم التفات فرمودم

روز مبارک شنبہ بست و ششم بظاہر جشن ترتیب یافت سوفا تہاے دار لے ایران کہ مہجوب رنیل بیگ ارسال داشتہ
بودند از نظر گذشت سلطان حسین نیل عنایت نمودم بلا محمد کشمیری ہزار روپیہ انعام شد منصب سردار افغان بالتماس دما بختان
ہزاری ذات و چار صد سوار مقرر گشت چون راجہ روچند گو الیری در خدمت کا نگڑہ ترو دوات پسندیدہ نموده بود بدیوانیان
عظام حکم شد کہ نیمہ وطن اور اور وجہ انعام اعتبار نمایند ذمیمہ دیگر بہ جاگیر او تنخواہ دہند بتاریخ سیوم نواسہ مدارا الملکے اعتماد الدلہ
راجہ بت پسند شہر یار خواستگاری نموده یک لک روپیہ از نقد و جنس ہرسم ساحق فرستادہ شد امرائے عظام و بندہ ہائے
عمدہ اکثرے ہمراہ ساحق بمنزل مشارالیہ رفتہ بودند ایشان مجلس عالی آراستہ درین جشن تکلفات فراوان ظاہر ساخت امید
کہ مبارک باشد چون آن عمدۃ السلطنت عمارات عالی و نشیمن ہائے بس تکلف در منزل خود اساس نہادہ بود التماس
ضیافت نمود با اہل محل بمنزل اور رفتہ شد بغایت جشن عالی ترتیب دادہ پیشکش ہائے لائق از ہر قسم بنظر در آوردر رعایت
ظاہر او نمودہ انچہ پسند افتاد بر گرفتہ درین روز پنجاہ ہزار روپیہ رنیل بیگ ایچی مرحمت شد منصب زبردست خان اصل
و اضافہ ہزاری ذات و پانصد سوار مقرر گشت مقصود بر اور قاسم خان بمنصب پانصدی و سیصد سوار و مرزا دکنی پسر
میرزا ستم پانصدی و دو بیست سوار سرفرازے یافت درین ایام سعادت فرجام کہ رایات فتح و فیروززی در ولایت ہیشہ بہار
کشمیر بدولت و بہر دزی بسیر و شکار خوش وقت بود و عراقض متصدیان مالک جنوبی بتواتر رسید شکر آنکہ چون رایات
ظفر آیات از مرکز خلافت و در ترشتافتہ دنیا داران دکن از بے دلتی و کم فرصتہ نقض عہد نمودہ سر بقتنہ و فساد برداشتہ
و پائی از حد خویش برتر نہادہ بسیارے از مضائق احمد نگر و برابر را متصرف گشتہ اند چنانچہ مکرر عراقض رسیدہ کہ سداکار
آن شہر بختان بر تاخت و تاراج و آتش زدن و ضایع ساختن کشتہا و علت زار ہا است چون در مرتبہ اول کہ رایات جہانکشا
بہ سیمہ مالک جنوبی و استیصال آن گردہ مخدول العاقبت حضرت فرمود و دوم بہراولے لشکر منصور سرفراز گشتہ بہ برہان پور
رسید از کرپت و حیلہ سازی کہ لازمہ ذات قندہ سرشت آنہا است اورا شفیع ساختہ ولایت بادشاہی را واکذا شد و ملطہا ہرسم
پیشکش از نقد و جنس بہر گاہ ارسال داشتہ قہد نمودند کہ بعد ازین سررشتہ بندگی از دست نہ ہند و پائی از حد ادب بیرون
نہند چنانچہ در اوراق گذشتہ نگاشتہ کلک سوانح نگار گشتہ بالتماس خرم و قلعہ شادی آباد ماند و روزے چہند
توقف اتفاق افتاد باستشفاع او بر تضرع و زاری آنہا بخشودہ آمد الحال کہ از بد ذاتی و شورہ ہشتی نقض عہد نمودہ از شہوہ
طاعت و بندگی انحراف در زیدہ اند باز عسا کہ اقبال بسیر کردگی او تین نمودم کہ تا سراسے ناسپاسے و بد کرداری خود

در یافته موجب عبرت سایر تیره بختان خیره سر شود لیکن چون همگان به طره بجهت آمدند اکثر مردم کار آمدنی خود را بآن خدمت فرستاده
بود روزی چند در انصرام این اندیشه کوشش زلفت با آنکه درینو لا عراض پے در پے رسید که غنیمت توت گرفته قریب شصت هزار
سوار و باش گرد آورده اکثر ملک بادشاہی را متصرف شده اند و هر جا که تها نه بود برداشته در قصبه مکر پیوستند مدت سه ماه
در آن جا با مخالفان سیہ روزگار و در رزم و پیکار بودند و درین مدت جنگ حسابی شد و هر بار بندگان جان شمار
بر مقهوران تیره روزگار آثار غلبه و تسلط ظاهر ساختند چون از کبچ راه غله و آذوقه بار دو نمیرسید و آنها بر اطراف معسکر اقبال
بتاخت و تاراج مشغول بودند عسرت غله به نهایت انجامید و چار و یا زبون شد ناگزیر از بالا گھاٹ فرو آمده در بالا پور
گزیدند آن مقهوران به تعاقب دلیر شده در حوالے بالا پور آمدند بقزاقی و ترمکے گری پرداختند بندگان در گاه شش ہفت
ہزار سوار از مردم گزیدہ و خوش اسبہ انتخاب نموده بر سر بنگاہ مخالفان تاختند آنها قریب شصت ہزار سوار بودند بمجملہ جنگ عظیم
شد و بنگاہ آنها تاراج رفت و بسیارے راکشہ و بستہ سالما و غانما مراجعت نمودند در وقت برگشتن باز آن بید و لٹان از اطراف
ہجوم آورده جنگ کنان تا آورد آمدند از جانبین قریب ہزار کس کشتہ شدہ باشند برین حملہ مدت چار ماہ در بالا پور توقف نمودند
چون عسرت غله به نهایت انجامید بسیارے از قلعچیان از بندہ گرختہ بمخالفان پیوستند و پیوستہ جمعے راہ بے حقیقتی سپردہ و در
نزد مقهوران منتظمے گشتند بنا برین صلاح در توقف ندیدہ بہرہا پور آمدند باز آن سیہ بختان از پے در آمدہ بر ہا پور را محاصرہ
نمودند مدت شش ماہ در گروہر بان پور بودند اکثر پرگنات ولایت برابر و خاندیس متصرف گشتند و دست تطاول و تعدی
بر رعایا و زبردستان در از ساختہ تحصیل پرداختند چون لشکر محنت و تاب بسیار کشیدہ بود و چار و یا زبون گشتہ نمی توانستند
از شہر بر آمدہ تنبیہ بر اسل نمایند و این سبب افزونی غرور و نخوت و زیادتی پندار و جرأت کوتاہ اندیشان کم فرصت گشت بمقارن
این حال نصرت رایات اقبال مستقر سریر خلافت اتفاق افتاد و نیز بغایت ایزد سبحانہ کا نگڑہ مفتوح گشت بنا برین روز جمعہ
چہارم دیہاہ حسد رم را بدان صوب رخصت نمودم و خلعت و شمشیر مع وفیل مرحمت شد و ز جہان بیگم نیز فیلے مرحمت نمودند حکم
فرمودم کہ دو کروہ دام بعد از تسخیر ملک دکن از ولایت مفتوحہ در وجہ انعام خود متصرف گردوششصد و پنجاہ منصب دار و یک
ہزار احدی و یک ہزار برق انداز رومی و یک ہزار توپچی پیادہ سواے سے و یک ہزار سوار کہ در انصوب بودہ و ہست
باتوپ خانہ عظیم وفیل بسیارے ہمراہی او مقرر گشت و یک کروہ رویہ بجیت مد و خرچ لشکر منصور لطف فرمودم بندگان
کہ بخدایت مذکور مقرر شدہ اند و در خور پایہ خویش ہر کدام بانعام اسپ وفیل و سرو پا سرفرازے یافتند و درین ساعت مسعود

زمان محمود ریایات عزیمت بصوبه اراک و آنرا که افطاف یافت و در نوشهر نزول اقبال اتفاق افتاد محمد رضا که جابری بدیوانی صوبه بنگال و خواجه ملکی به بخشگیری صوبه مذکور ممتاز گشته باضافه منصب سرفراز شد و جنگست سنگه ولد رانا کرن از وطن آمده سعادت آستان بوس دریافت در ششم ماه مذکور رضا که کنارتال راجه تو در مل محل نزول بارگاه دولت گردید چهار روز درین منزل مقام شد و در نیولا چند از منصب داران که بخدمت فتح دکن دستور یافته بودند برین موجب باضافه منصب سرفراز شدند زاهد خان هزاری و چهار صد سوار بود هزاره و پانصد سوار شد هر دو نراین ها و ده را از اهل و اضافه نه صدی و ششصد سوار سرفراز ساقم یعقوب پسر خاندوران هشت صدی و چهار صد سوار شد و همچنین جمعی کثیر از بندها در غور شالیستی خوش باضافه منصب سرفراز یافتند معتمد خان بخدمت بخشگیری و واقعه نویسی لشکر فیروزه از سر بلند گشته بعنایت توغ ممتاز گردید پیشکش پنجمی چند راجه کماون از بازو جره و دیگر جا نوران شکاری بنظر گذشت جنگست سنگه ولد رانا کرن بکمال لشکر دکن رخصت یافت اسپ خاصه معزین با و مرخص شد راجه روپ چند بعنایت فیل و اسپ سرفراز گشته بجایگزین خود رخصت یافت بتایخ دوازدهم فرزند خانجهان رایه صاحب صوبگی ملتان سرفراز گردانیده رخصت فرمودم سرویا با نادری و خنجر صرع و فیل خاصه با یراق و یک ماوه فیل و اسپ خاصه خدنگ نام و دو دست باز عنایت شد سید هزاره و چهار صد سوار منصب داشت پانصدی و دو یست سوار افزوده همراه خانجهان رخصت فرمودم محمد شفیع بخدمت بخشگیری و واقعه نویسی صوبه ملتان سرفراز گشت بهوال که از بندها که قدیم بود با شرافت و پو خان و خطاب راستی اقبال یافت در سیزدهم کنار دریا که گو بنده وال معسکر اقبال گشت چهار روز درین منزل مقام شد فیل خاصه سب سنگه نام با ماده بهما بیت خان عنایت شده مصحوب صفیا ملازم او فرستادم و با برای صوبه بنگش غلظتها مصحوب عیسای بیگ فرستاده شد و در بهشت هم جشن و زن قمری آراستگی یافت چون معتمد خان بخدمت بخشگیری لشکر دکن دستوری یافت خدمت عرض کرد راجه قاسم فرمودم میر شرف بخشگیری احدیان و فاضل بیگ بخشگیری صوبه پنجاب سرفراز گشتند چون بهادر خان حاکم قندهار از بیاری و در چشم خود عرض داشت کرده التماس آستان بوسه کرده بود و در نیولا حکومت و حراست قندهار بعد العزیز خان مفوض داشته به بهادر خان فرمان صادر شد که چون مشارالیه برسد قلعه را با و سپرده خود روانه درگاه شود بیست و یکم ماه مذکور نوزد سرا محل در و سعادت گشت درین سرزمین و کلاک نور جهان بیگم سراسر عالی و باغی بادشاهانه اساس نهاده بودند و در نیولا با تمام رسید بنابرین بیگم التماس ضیافت نموده مجلس عالی ترتیب داده و در تکلفات افزوده از انواع اقبام نفایس و نوادر بسم پیشکش گذرانید بحجت و بگوئی ایچ پسند افتاد گرفته شد و در روز درین منزل مقام شد و مقرر گردید

که مقصدیان صوبه پنجاب و ولایت روپیه دیگر سواست شصت هزار روپیه که سابق حکم شده بود بجهت آذوقه قلعه قندهار روانه سازند
 میر قوام الدین دیوان صوبه پنجاب رخصت لاہور شد و خلعت یافت و قاسم خان را بجهت تنبیه و تادیب سرکشان حوالے
 کاغذ و ضبط آنچہ در رخصت فرمودم نادری خاصہ داسپ و خجستہ و فیل مرحمت نمودم منصب ادا از اصل و اضافہ دو ہزاری ذات و ہزار
 و پانصد سوار مقرر گشت راجہ سنگرام را با التماس مشارالیه رخصت آنچہ و نموده سر دیا داسپ و فیل عنایت شد ورنیولا با فرخان از
 ملتان آمدہ سعادت آستان بوس دریافت غره بہمن ماہ الہی روز مبارک شنبہ ظاہر بلبلہ سہرزد منزل اقبال گشت یک روز
 مقام کردہ بسیر باغ خوش وقت شدم روز یک شنبہ چارم خواجہ ابوالحسن بخدمت فتح دکن رخصت یافت خلعت با نادری
 و شال خاصہ و صبحدم نام فیل و توغ و نقارہ بمشارالیه عنایت نموده بجمہد خان خلعت داسپ خاصہ صبیح صادق نام مرحمت
 فرمودہ رخصت کردیم ہفتم ماہ مذکور کنارہ آب سرتی نواحی قصبہ مصطفیٰ بادن منزل دولت گردید روز دیگر باکبر پور نزل فرمودم
 از انجا در آب چون کشتی نشسته متوجہ بمقصد گشتم درین روز عزت خان چاچے با فوجدار آنچہ و دولت آستان بوس دریافت
 محمد شفیع را بہ ملتان رخصت فرمودہ داسپ و خلعت و مہر نذر شاہی عنایت فرمودم و چیرہ خاصہ مصحوب او بفرزند خانجہان فرستادہ
 شد ازینجا بہ پنج کوچ حوالے برگنہ کرانہ کہ وطن مقرب خان است محل نزول بارگاہ دولت گشت و کلاہ او نود و یک قطعہ با قوت
 و الماس چار قطعہ برسم پیشکش و ہزار گز نمل بصیفہ پا انداز با عرض داشت او گذرانیدہ و صد نفر شتر برسم تصدق معروض داشتند حکم
 فرمودم کہ بہ مستحقان تقسیم فرمائید ازینجا بہ پنج کوچ دارالملک دہلی مورد رایات اقبال گشت اعتماد راے را نزد فرزند اقبال
 شاہ پرویز فرستادہ فرجے خاصہ بجهت آنفرزند ارسال داشت و مقرر شد کہ در عرض یکماہ برگشتہ خود را بہلازمست رساند و روز در
 سلیم گڑھ مقام فرمودہ روز مبارک شنبہ بہست و سیوم بغرم شکار برگنہ پالم از میانہ معمورہ و ضلی گذشتہ برکنار حوض شمسی محل نزول
 دولت گشت در اثنا راہ چار ہزار چن بدست خود شاکر کردم بہست و دو زنجیر فیل از نروادہ پیشکش الہ یار ولد افتخار خان
 از بنگالہ رسیدہ بود و بتظر درآمد ذوالقرنین بفوجدار سی سانہر دستوری یافت او پسر اسکندر ارمنی است پدرش در خدمت
 عرش آشیانی سعادت پذیر بود آنحضرت صبیہ عبدالحی ارمنی را کہ در بستان اقبال خدمت مے نمود با و نسبت فرمودند از و
 دو پسر بوجود آمدہ یکے ذوالقرنین کہ بقدر نشانہ آگاہی و خدمت طلبی داشت و در عہد دولت سن دیوانیان عظام خدمت
 خالصہ نمکسار ابجدہ از مقرر نمودند و آنخدمت را لفرک سر و سامان می کرد ورنیولا بفوجدار سی آن حدود و سر فراز گشت بہ نغمہ
 ہندی سرے وارد سلیقہ اش درین فن درست رفتہ و تصنیفات او مکرر بعرض رسیدہ و پسند افتاد و لعل بیگ بخدمت

داروغه‌ی دفتر از تغییر نورالدین قلی ممتاز گشت چار روز بنواحی پالم بشکار خوش وقت گشته به سلیم گطه مراجعت نمودم در بستان و بنه
نوروز به بنخیر نیل دو نفر خواجه سرا و یک نفر غلام و چهل و یک قطعه خروش جنگی و دوازده راس گاو و هفت شاخ گاو میش و بیشک
ابراهیم خان فتح جنگ بنظر گذشت روز مبارک شبانه سی ام مطابق بستان و پنجم ربیع الاول مجلس وزن قمری منعقد
گشت که خان رانزد خانان فرستاده بعضی پیغام بقریاء و حواله فرموده بودم درین دلا عرض داشت او رسیده ملازمت
نمود میر میرزا که بفرج‌الداری صوبه میوات فرستاده بودم درین تاریخ آمده ملازمت کرد از تغییر سید بود و حکومت دارالملک دلی
سرفراز گشت درین تاریخ آقا بیگ و محب علی فرستاده‌ای ایران آستان بوس دریافت نمود و مکتوب
محبت سلوب آن بلاد عالی قدر گذرانیدند و کلی التفت فرستاده بودند بنظر درآمد جوهریان پنجاه هزار روپیه قیمت کردند علی بوزن
دوازده طانک از جوهر خانه میرزا آغ بیگ خلعت میرزا شاهرخ بمرور روزگار و گردش ادوار بسلسله صفویه منتقل
شده بود و در آن لعل بنخل شمع ثبت شده آغ بیگ بن میرزا شاهرخ بهادر بن میر تیمور گورکان و برادر امیر شاه عباس
فرمودند که در گوشه دیگر بنخل استعلیق -

بند شاه ولایت عباس

کنند داین لعل را بر جینه نشاند بطریق یاد بود من فرستاده بودند چون نام اجداد من در آن ثبت بود و تیمنا و تبرکات
بر خود مبارک گرفته بسعیدای داروغه زرگر خانه فرموده که در گوشه دیگر جهانگیر شاه بن اکبر شاه و تاریخ حال رقم گردد و بعد از
روز چند که خبر فتح دکن رسید آن لعل را بنجرم عنایت نمودم و فرستادم روز شنبه غره اسفند از نواز سلیم گطه که کج شده
نخست بروضه منوره حضرت جنت آستانی انا را الله بر بانه رسیده آداب نیاز مندی بقدیم رسانیده دو هزار چهره
بزا و نشینان آن روضه مقدسه لطف فرمودم دو منزل بر کنار آب چون در سواد شهر اتفاق افتاد سید هزار خان که بگماختنجهان
مقرر گشته بود بنخلت و اسب و شمشیر و خنجر و عنایت علم سرفرازی یافته نصرت شد سید عالم و سید عبدالهادی برادران او نیز با اسب
و خلعت سرفراز گشتند میرزا بخاری بهادر و اوالله نصرت شده هزار روپیه با و حواله فرمودم که پنج هزار روپیه بخواجه صالح
ده بندی که اباعن جد از دعاگویان این دولت ابد پیونداست رسانیده پنج هزار روپیه دیگر منصوبان و مجاوران روضه
مقدسه حضرت صاحب قرانی انا را الله بر بانه تقسیم نماید چهره خاصه مصحوب او به بابت خان عنایت نموده فرستادم و فرمودم
که در بهر ساینده دندان ماهی ابلق نهایت سعی و اهتمام بقدیم رساند و از هر جا که میسر شود بدست آورد از کتاف شهر دلی

در کشتی نشسته بشش کوچ فضا سے بند را بن سو د آرومی گیہان پوے گردید میر میران فیل عنایت فرمودہ رخصت و پہلے
 نمودم زبردست خان بخدمت میر توذکی از تغیر فدایت خان ممتاز گشت پرم نرم خاصہ باو لطف نمودم روز دیگر حوالی گوگل
 محل نزول را ایات عالمیات گردید درین منزل لشکر خان حاکم دارالخلافہ آگرہ و میر عبدالوہاب دیوان و راجہ تہل و خضر خان
 فاروقی حاکم اسپر در جہان پور و احمد خان برادر او و قلعه و مفتی و دیگر اعیان شہر سعادت ملازمت در یافتند و تبارخ یا زہم
 ماہ مذکور در باغ نور افشان کہ آن روزے آب جوئے واقع است بہبار کے نزول فرمودم چون ساعت درآمدن شہر چارہم
 ماہم مذکور شدہ بود سہ روز درین منزل مقام نمودہ در ساعت مسعود و فتح را متوجہ قطعہ شدہ بہ فرسخے و فیروز سے بدولت خانہ
 درآمدم این سفر مبارک اثر از دار السلطنت لاہور تا دارالخلافہ آگرہ در مدت دو ماہ دو روز تکیل و نہ کوچ و بہت و یکسہ شام
 بانجام رسید ہیچ روز سے در کوچ و مقام در خشک و تری بے شک و نگذشت یک صد و چارہ راس آہو پنجاہ و یک سہ قلاب
 مرغابی چار قطعہ کاروانک وہ دراج و ویست قطعہ بود نہ دویں راہ شکار شد چون لشکر خان خدمت آگرہ را حسب الامر سے
 سامان نمودہ بود ہزاری ذات و پانصد سوار بنصب او فرزدہ از اصل و اضافہ ہزار ہزاری و دو ہزار و پانصد سوار سرفراز
 ساختہ بخدمت ملک لشکر و کن تعین فرمودم سعید اسے داروغہ زرگر خانہ ب خطاب بے بدل خانی سرفراز گشت چارہ راس
 اسپ دیارہ از فقرہ آلات و اقمشہ کہ داراے ایران مصحوب آقا بیگ و محمد محب سے فرستادہ بود در نیولا از نظر اشرف
 گذشت جشن روز مبارک شنبہ بستم در باغ نور منزل منعقد گشت یک لک روپیہ بفرزند شہر یار انعام شد مظفر خان
 بموجب حکم از ٹھٹھ رسیدہ سعادت ملازمت دریافت یک صد ہر و صد روپیہ نذر گذرانید لشکر خان یک قطعہ نعل پیشکش آورد
 چار ہزار روپیہ قیمت شد اسپ خاصہ صاحب نام عبداللہ خان عنایت نمودم عبدالسلام ولد معظم خان از اودیہ آمدہ
 دولت ملازمت دریافت یک صد ہر و صد روپیہ نذر او نظر گذشت منصب دوست بیگ ولد تو لکمان از اصل و اضافہ
 نصدی ذات و چار ہزار سوار مقرر شد جشن روز مبارک شنبہ بست و بستم در باغ نور افشان ترتیب یافت خلعت خاصہ
 میرزا رستم واسپ بہ پسر او دکنی نام واسپ خاصہ و یک زنجیر فیل بلشکر خان مرحمت شد و ہر جمعہ بست و ہشتم بغیریت
 شکار بطرف موضع سمونگر توجہ نمودہ شب مراجعت نمودم ہفت راس اسپ عراقی بایراق پیشکش آقا بیگ و محب علی
 بنظر درآمد یک صد و ہر نور جہانی بوزن صد تولہ برنیل بیگ ایلچی عنایت کردم قلم دان مرصع بصادق خان میر بخشی لطف
 نمودم یک موضع از دارالخلافہ آگرہ در وجہ انعام خضر خان فاروقی مرحمت فرمودم درین سال ہشتاد و پنج ہزار بگیہ زمین

دسہ ہزار سے صد و بیست و پنج خردار و چار دیہہ و دو قلیہ و یک قطعہ باغ و دو ہزار و سہ صد و بیست و ہفت عدد روپیہ و یک ہزار و دویست و رب و ہفت ہزار و ہشت صد و ہشتاد و چہرین و یک ہزار و پانصد و دوازدہ تولہ طلا و نقرہ و دہ ہزار و ام از خزانہ وزن تصدق در حضور اشرف بقرا دار باب استحقاق عنایت شدہ سے و ہشت زنجیر فیل کہ دو لک و چہل و یک ہزار روپیہ قیمت آنها شدہ اند وجہ پیشکش داخل فیل خانہ خاصہ شریف گشتہ پنجاہ و یک زنجیر فیل بامراے عظام و بندہ ہاے درگاہ بخشیدم۔

جشن شانزدہمین نوروز از جلوس ہمایون *

روز و شب نہ بیست و ہفتم ربیع الآخر سنہ ہزار و سی و چہری نیز اعظم عطیہ بخش عالم دولت سرای جمیل را بنور جہان فرزند خوش منور ساختہ عالم و عالمیان را شاد و کام و بہرہ و در گردانید سال شانزدہم از جلوس این نیازمند درگاہ الہی لغرضی و فیروزے آغاز شدہ در ساعت مسعود و زمان مجہود در دار الخلافہ اگرہ بر تخت مراد جلوس فرمودم درین روز بخت انہ روز فرزند سعادت مند شہر یار منصب ہشت ہزاری و چہار ہزار سوار فرق عزت برا فراخت پیر و بزرگوارم نیز مرتبہ اول بہین منصب بہ برادران سن لطف فرمودہ بودند امید کہ در سائے تربیت و رضا جوئی سن بہ منتہاے عمر و دولت بر ساد درین تاریخ باقر خان جمیعت خود را آراستہ توڑک از نظر گذرانید ہزار سوار و دو ہزار پیادہ بخشیان عظام بقلم در آورده معروض داشتند منصب دو ہزاری ذات و ہزار سوار سرفراز ساختہ خدمت فوجدارئی اگرہ بعدہ او فرمودم روز چہار شنبہ با اہل محل کشتی نشستہ بلخ نور انشان رفتہ شد و شب در انجا استراحت کردم چون باغ مذکور بسیر کار نور جہان بیگم متعلق است روز مبارک شنبہ چہام جشن بادشاہانہ آراستہ پیشکش عالی کشید از جواہر و مرصع آلات و اقسام آلات و امتعہ نفیس انچہ پسند افتاد انتخاب کردم و نازی یک لک روپیہ قیمت آنها شد درین ایام ہر روز بعد از دوپہر کشتی نشستہ بہت شکار و شہر تازہ کردہ از شہر تا آنجا چار کردہ مسافت داشت رفتہ شب بدو تختانہ می ایم را چہ سازندگیور از فرزند اتہال مند شاہ پرویز فرستادہ خلعت خاصہ بکر مرصع شملہ بیک قطعہ یا قوت کہ بود و چند قطعہ یا قوت سنج نفیس ارسال داشتہم چون صوبہ بہار از تغیر مقرر جان بآن فرزند مرحمت شدہ سزا دی نمودہ از صوبہ الہ آباد بہ بہار را ہی سارڈ میسر را بخوش مظفر خان از ٹٹٹہ آمدہ ملازمت نمود میر عرضہ اللہ چون بسیار سیر و سخی شدہ از عمدہ سامان لشکر و جاگیر نمی تواند برآمد و از ان

تکلیف خدمت و تردد معاف داشته حکم فرمودم که هر که بهر ماه چهار هزار روپیه نقد از خزانه عامه می گرفته باشد و در آن روز و در آن
 بهر جا مرضی او بوده باشد اقامت گزیده آسوده و مرفه الحال بسر برده بدو علی از دیار و عمر و دولت اشتغال نماید و در نیم
 فروردین ماه پیشکش اعتبار خان بنظر درآمد از قسم جواهر و اقمشه و غیره موازی بنقد چهار هزار روپیه بمرض قبول اقتادتمه را با و
 بخشیدم محب علی و آقا بیگ فرستاد های دارای ایران بیست و چهار راس اسب و دو استروسه قطار شتر و هفت
 قلاده سگ تاز و بیست و هفت طاق زربفت و یک شامه عنبر اشوب و دو زوج قالی و دو نمد تکیه برسم پیشکش گذرانیدند
 و دو راس مادیان مع کره که برادر من مصحوب آنها فرستاده بود نیز بنظر درآمد روز مبارک شبته التماس مصحوب خان با اهل محل
 بمنزل او رفته شد جشن عالی ترتیب داده بسیار از نفایس جواهر و نواذر اقمشه و غریب تحت بنظر درآمد موازی یک
 لک و سی هزار روپیه از هر قسم برگزیده تتمه را با و بخشیدم و دو زنجیر نعل از نواده مکرم خان حاکم اودیسه برسم پیشکش
 فرستاده بود پایه قبول یافت و در نیولا گورخری بنظر درآمد بنایت غریب و عجیب لعینه مانند بهر سیاه و زر و است این سیاه
 و سفید از سر بینی تا انتهای دم و از نوک گوش تا سر سم خطای سیاه مناسب جا و مقام کلان و خود بقبرینه افتاده و بر گرد چشم خطی
 سیاه در غایت لطافت کشیده گوی نقاش تقدیر بقلم بدایع نگار کار نامه در صحیفه روزگار گذاشته از بسکه محب بود بعضی را گمان
 بود که شاید رنگ کرده باشند بعد از تحقیقات به یقین پیوست که از خداوند جهان آفرین است چون نادر بود داخل سوغات
 های برادر من شاه عباس نموده شد بهادر خان اوزبک از اسپان نچاق و اقمشه عراق برسم پیشکش فرستاده بود بنظر درآمد
 زمستانی بجهت ابراهیم خان فتح جنگ و امرای بنگاله مصحوب مومن شیرازی فرستاده شد در پانزدهم پیشکش صادق حسان
 گذشت از هر قسم موازی پانزده هزار روپیه گرفته تتمه با و بخشیدم فاضل خان نیردین روز پیشکشه فراخور حالت خویش گذرانید
 قلیله گرفته شد روز مبارک شبته که این جشن شرف آراستگی یافت و دو پیردیک گطری از روز گذشته بر تخت مراد جلوس نمود
 حسب التماس مدارالسلک اعتماد الدوله جشن شرف در منزل او منعقد گشت پیشکش نمایان از نواد و نفایس هر دیار ترتیب
 داده در تکلفات افزوده بود بهمه جهت موازی یک لک و سی و هشت هزار روپیه برداشته شد درین روز یک عدد مهر
 بوزن دو سیت توله برنیل بیگ ایلمچی عنایت نمودم در نیولا ابراهیم خان خواجه سراسی چند از بنگاله برسم پیشکش فرستاده بود یک
 از آنها خفته ظاهر شد هم آلت مردی و هم محل مخصوص زنان دارد اما خصیصه طاهر بیست از جمله پیشکش مشارالیه در منزل کشتی است
 ساخت بنگاله بنایت لطیف اندام موازی ده هزار روپیه صرف زینت آنها نموده بود بجهت تکلیف بادشاهانه

کشتی ہاست خج قاسم را صاحب صوبہ آلاہاس ساختہ بخطاب محتشم خانے و منصب پنج ہزارے امتیاز بخشیدم و حکم کردم کہ دیوانیان جاگیر اضافہ اور از محال غیر علی تخواہ نمایند را چہ شام سنگہ زمیندار سرے نگر بعنایت اسب و فیل سرفرازی یافت و ریوالا بعض رسید کہ یوسف خان ولد حسین خان در لشکر ظفر اثر دکن بمرگ مفاجات و دلالت حیات سپرد چنین شنیدہ شد کہ درین مدت کہ در جاگیر بود چنان فرہ شدہ بود کہ باندک حرکتی و ترددی نفسش کو تاہے نے کہ در روزے کہ خرم را ملازمت می نمود و درآمد و رفت نفسش می سوز و چنانچہ در وقتے کہ سرد پادادہ بود در پوشیدن و تسلیم کردن عاجز شدہ بود و در تمام اعضایش رعشہ افتادہ بعد محنت و جان کندن تسلیم کردہ خود را بیرون انداخت و در پناہ سرا پر دہ افتادہ از ہوش رفتہ کو کرائش بر بالکی انرا منتہی نماہ را بہرند و در سیدین پیک اجل در رسید و فرمان یافت و این خاک تودہ گران بار را بخاکدان فانی گذشت در غرہ اردن بہشت باد بہشت ایچی خج خاصہ عنایت نمودم تا ریخ چہارم ماہ مذکور جشن کار خیر فرزند شہر یار نشاط افزاے خاطر گردید بلبس خانہ بدی در دولت خانہ مریم الزمانی آراستگی یافت جشن نکاح در منزل اعتماد والدہ منعقد گشت و من خود با اہل محل بد بخا رفتہ بزم نشاط آراستم بعد از گذشتن ہفت گھڑی از شب جمعہ بہار کے نکاح شد امید کہ برین دولت روز افزون فرخندہ و میمون باد و روزہ شنبہ نو زد ہم در باغ نور افشان بفرزند شہر یار چار قب مرصع باد ستار و دگر بند و و در اسب سپیکے عراقی با زین طلا و دیگر سے ترکی با زین نشتاشی عنایت شد و درین ایام شاہ شجاع آبلہ بر آور دہ و بجدی شدت کردہ کہ آب از گدولیش فرو نمے رفتہ و امید از حیاتش منقطع گشت چون در زانچہ طالع پدرش ثبت افتادہ بود کہ درین سال پسر او فوت شود ہمہ بجمان اتفاق داشتند برینکہ او بخاہد ماند و جو تکرارے بخلاف مے گفت کہ غبار آسیبے بر دامن حیاتش نخواہد نشست پرسیدم کہ بچہ دلیل گفت کہ در زانچہ طالع حضرت نوشتہ شدہ کہ درین سال از ہیچ رہگذر کلفتہ و گرانی بخاطر مبارک راہ نیابد و توجہ خاطر اشرف بسیار است و درین صورت مے باید کہ آسیبے با و نرسد و فرزندے دیگر از وفات شود و قصار را چنانچہ گفتہ بود بظہور آمد و این از چنان مملکہ جان برو و پسرے کہ از صبیہ شہنواز خان داشت در برہان پور فوت شد غیر ازین بسیارے از احکام او مطابق افتادہ کہ خالے از عزابت نیست و درین واقعات بتقریبات ثبت شدہ - بنا برین فرہوم کہ او را بزر کشیدند شش ہزار و پانصد روپیہ بر آمد بانعام او مقرر گشت محمد حسین جابر ہی بخدمت بخشیدگی و واقع نویسی صوبہ او ڈیوے سرفرازے یافت منصب لاجپن بجم قاتشال بالتاس مہابت خان از اصل و اضافہ ہزاری ذات و پانصد سوار مقرر شد محمد حسین برادر خواہ از کا نگڑہ آمدہ ملازمت نمود بہ بہادر خان او زبک فیل عنایت نمودہ مصوب وکیل او فرستادم

بر فرزند هوشنگ بنایر غفران پناه مرزا محمد حکیم بنا بر حرم و احتیاط که از لوازم پاسبان سلطنت و جهانگیری است و قلعه که الیا محبوس بودند در نیولا هر دو را بحضور طلبیداشته حکم فرمود که در دار الخلافه اگر مے بوده باشند روز نیمه که با خراجا است ضروری کفایت کند مقرر گشت درین ایام رود در بختاچار ج نام برهنی که از دانشوران این گروه است در سنارس با فاداه استفاده اشتغال داشت دولت ملازمت دریافت الحق مطالب عقلی و نقلی را خوب و زیر دیده دو فن خود تمام است از غرائب اسرار که در نیولا بطهور پیوست آنکه در سه ام فروردی ماه سنه حال در یکی از موضع پرگنه جالنده شکام صبح از جانب مشرق غوغائے عظیم مهبب برخاست چنانچه نزدیک بود که ساکنان آن از هول آن صدای وحشت افزا قالمسانی کنند در آشنای این شور و شغب روشن شدن از بالا بر زمین افتاده و مردم را منظم آن شد که مگر از آسمان آتش میبارد و بعد از لحظه که آن شورش تسکین یافت و دلهای آشفته از سر سبک و هول باز آمد قاصد تیز رو نزد محمد سعید عامل پرگنه مذکور فرستاده این ساخته اعلام نمودند از دلخیز شده خود را بمقصد میرسانند و بر سر آن قطعه زمین رفته بنظر ورے آر مقدار ده دوازده گز زمین در عرض و طول بنوعی سوخته بود که اثری از سبزه و گیاه نماند هنوز اثر حرارت و تفسیدگی داشت فرمود که آن قدر زمین را بکنند هر چند بیشتر می کنند و در حرارت و پیش بیشتر ظاهری گشت تا بجای رسید که پارچه آهن تفته نمودار شد بمرتب گرم بود که گویا از کوره آتش بر آورده اند بعد از زمانه سرد شد و آن را بر گرفته بمنزل خود آورده و در خراطه نهاده و بر کوره بدرگاه فرستاد فرمود که در حضور وزن کنند یک صد و شصت توله برآمد با ستاد و او حکم کرد که شمشیر و خنجر و کار و تریب داده بنظر در آور و عرض کرد که در زیر تپک نمی ایستد و از هم میریزد فرمود که درین صورت با آهن دیگر و معوج ساخته نعل آور و چنانچه فرموده بودم سه حصه آهن برق و یک حصه دیگر آیینخته و دو قبضه شمشیر و یک قبضه کار و یک قبضه خنجر ساخته بنظر آور و از آیینش آهن دیگر جوهر بر آورده بود بدستور شمشیر بیانی و جنوبی میل ختم می شد و اثر خمی نماند فرمود که در حضور آر مودند بقایت خوب برید برابر شمشیر های میل اول یک را شمشیر قاطع دیگر را برق سرشت نام کردم بے بدل خان رباعی که افاده این مضمون نماید گفته معروض داشت -

از شاه جهانگیر جهان یافت نظام	افتاده بعد از برق آهن خام
زان آهن شد بحکم عالمگیر شمشیر	یک خنجر و کار و باد و شمشیر تمام

و شعله برق باد شاهی تاریخ یافته در نیولا راجه سارنگد یو که نزد فرزند اقبال منده شاه پرویز رفته بود آمده ملازمت نمود

عرض داشت کردہ بود کہ این مرید حسب الحکم از آلہ اباس متوجہ صوبہ بہار گردید امید کہ از عمر خود برخوردار باشد تقاسم خان بنیاد
نقارہ سر بلند ی یافت درین تاریخ عظیم الدین نام ملازم خرم عرض داشت اورا شتمبر نوید فتح با شصت مرصع کہ بطریق نذر
فرستادہ بود آدرودہ گذرانید خلعت بخت اوار سال داشتہ رخصت فرمودم امیر بیگ برادر فاضل بیگ خان بدلو اتنی
سرکار فرزند شہر یار و محمد حسین برادر خواجہ جهان بخشگیری و معصوم بخدمت میر سامانی او مقرر گشتند سید حاجی بکبک لشکر
ظفر اثر دکن دستوری یافت واسپ باو عنایت کردم و مظفر خان بخدمت بخشگیری سرفرازے یافت + چون در نیولا
والدہ امام قلی خان دلی اوران مکتوبے شمل بر اہل نسبت اخلاص و مراسم آشنائی بہ نور جان بیگم فرستادہ و از تحفہ ہائے
آن دیار برسم سوغات ارسال داشتہ بود بنا برین خواجہ نصیر را کہ از بندہ ہائے قدیم و خدمتگاران زمان شاد زادگی من است
از جانب نور جان بیگم برسم رسالہ و مکتوبے بانفائس این ملک مصحوب اوار سال داشتہ شد درین ایام کہ باغ نور نشان
محل نزول بارگاہ اقبال بود بچہ رنگ بہشت روزہ از بالائے بام و دولت خانہ کہ بہشت گزار تفاع داشت جستی
زودہ خود را بر زمین گرفت و بخت و خیر و آمد و اصلا اثر آسیب و رنج در ویدید نیامد + در چارم خرداد ماہ الہی فضلخان
دیوان خرم عرض داشت اورا شتمبر نوید فتح و فیروزے آدرودہ آستان بوس نمود تفصیل این اجمال آنکہ چون لشکر منصور
بحوالے او حین رسید جمعی از بندہ ہائے درگاہ کہ در قلعہ ماند و بودند نوشتہ فرستادند کہ فوجے از متہوران قدم جسرأت و
میا کے پیش نہادہ از آب زردہ گذشتند دوے چند کہ در زیر قلعہ واقع است سوختہ بتاخت و تاراج آن مشغول اند ما را المہامی
خواجہ ابوالحسن با پنج ہزار سوار برسم منتقلے تعین شد کہ گرم و چپان شتافہ سزائے آن کردہ باطل نیز بدہر خواجہ شبگیر زودہ
ہنگام طلوع صبح بلب آب زردہ رسیدہ بود کہ آنہا آگہی یافتند لحظہ پیشتر آب در زودہ خود را بساحل سلامت رسانیدہ
بودند کہ بہادران تیر جلو بہ تعاقب شتافہ قریب چار کردہ دیگر آنہا را را ندند و بسیاری را بہ شمشیر انتقام مسافراہ عدم
گردانیدند متہوران برگشتہ روزگار تا بہ برہان پور عیان مساعت باز نکشیدند نوشتہ خرم بخواجہ ابوالحسن رسید کہ تا آمدن دوران
طرف آب توقف نہاید و متہوران با عساکر اقبال بغوج منتقل پوسست و کوچ بہ کوچ تا بہرہان پور شتافت و ہنوز آن
مخدولان بے عاقبت ہائے او بار بر فرار داشتہ ہر دور شہر شستہ بودند چون مدت دو سال بندہ ہائے درگاہ بآن
متہوران در زودہ خورد بودند با انواع و اقسام رنج و تعب از بیجا گیری و عسرت غلہ کشیدہ بودند از سواری دایمی اسپان
زبون شدہ بنا بران نہ روز و در سر انجام لشکر توقف افتاد درین نہ روزے لک روپیہ و چہہ بسیار بہ سپاہ منصور قسمت

نموده و سزا دلان گماشته مردم را از شهر بر آورده اند و هنوز بهادران زرم دوست دست بجار نبرده بودند که آن سیه بختان تاب
مقاومت نیاورده مانند نبات انقش از غم پاشیدند و جوانان نیز جلوار عقب در آمده بسیاری را به تیغ انتقام بر خاک هلاک
انداختند و همین دستور فرصت نداده زده و کشته تا کمری که جلای قاست نظام الملک و غیره مقهوران بود بر وندیک روز پیشتر آن بر اختر ازین
افواج قاهره گماهی یافته نظام الملک را بابل و عیال و احوال و اقبال بقلعه دولت آباد برده بود جان که در پیش چله و نیم داشت پشت قلعه
داده نشست و بیشتر از مردم او بر اطراف ملک پراکنده شدند سران لشکر ظفر اثر باسیاه کینه خواه سه روز در طبله کمری توقف نموده شهری را
که در مدت بیست سال تعمیر یافته بود بنوع خراب ساختند که در بیست سال دیگر معلوم نیست که برواق اصلی باز آید مجمل بعد از آنندام آن
بنهارا سها بران قرار یافت که چون هنوز فوجی از مقهوران قلعه احمد نگر را محاصره دارند یک مرتبه تا آنجا رفته ارباب
فتنه را تنبیه بر اصل نموده از سر نو سامان آذوقه کرده کمک گذاشته باید برگشت و باین عزیمت روانه شده تا قصبه شین فتنه
و غیر مقهور مزدور حیل ساز و کلا و امر فرستاده شروع در عجز و زاری نمود که بعد ازین سرشته بندگی و دولت خواهی از دست
ندم و از حکم قدم بیرون نه نم و آنچه فرمان شود از پیشکش و جریمه منت داشته بسرکاری رسانم اتفاقاً درین چند روز عسرت
تمام از گرانای غله در آرد و راه یافته بود و تیر خیز رسید که جمعی از مقهوران که قلعه احمد نگر را محاصره داشتند از طعنه نصبت
لشکر ظفر اثر ترک محاصره نمودند و از دور قلعه برخاستند بنا برین فوجی کمک خنجر خان فرستاده سبغ برسم مدد خرج ارسال
داشتند و خاطر از همه جهت پرداخته دولت خواهان منظر و منصور باز مراجعت نمودند و بعد از عجز و زاری بسیار مقرر گشت که
سوا سکه که اندر قدیم در تصرف بند هاس درگاه بود موازی چهار ده کرده دیگر از محال که متصل بسرحد های بادشاهی
است و اگر اندر پنجاه لک روپیه برسم پیشکش بخزان عاصره رسانند فضل خان را نصبت نموده کله کله که دارا س
ایران فرستاده بود و تعریف آن در جای خود نوشته شده بجهت خرم عنایت نموده فرستادم بمشار الیه خلعت و فیصل و
دوات و قلم مرصع مرحمت شد خنجر خان که در محارست قلعه احمد نگر مصد ر خدمات پسندیده و ترددات شایسته شده بود
بمنصب چهار هزاره ذات و هزار سوار سرفراز س یافت مکرّم خان حسب الحکم از صوبه اودیسه آمد و با برادران بدولت
ملازمت مستعد گشت عقد مرواریدی برسم پیشکش گذرانید منظر الملک ولد بهادر الملک ب خطاب نصرت خانی سرفراز
گردید با و دی رام و کسنی علم عنایت شد و عزیز الله ولد یوسف خان بمنصب هزاره ذات و پانصد سوار ممتاز گشت و روز
مبارک شنبه سبت و یکم مقرب خان از صوبه بهار رسیده دولت ملازمت دریافت درینو لا آقا علی و محب علی بیگ جانی بیجا

وفاضل بیگ فرستادہاے داراے ایران را کہ بدفعات آمدہ بود نزد حضرت فرمودم باقابیک سرود پا و خنجر و جیفہ مرصع و چیل
ہزار روپیہ نقد انعام شد و محب علی بیگ بخلعت دسے ہزار روپیہ سرفراز گشت و بہین دستور بدیگران نیز درخور شایستگی
خود انعام ہا شد و یادبودے مناسب وقت بخت برادر والا قدر مصحوب نام برودہا فرستادہ شد درین تاریخ مکرّم خان
بصاحب صوبگی دارالخلافہ دہلی و خدمت فوجدار میوات سرفراز شد شجاعت خان عرب بمنصب سہ ہزاری ذات
دو ہزار و پانصد سوار اصل و اضافہ عزافتخار یافت شہزہ خان بمنصب دو ہزاری و ہزار سوار و گردہر ولد رای سال
چو اہم ہزار و دو صدی و ہصد سوار ممتاز گشتند در بیست و نہم قاسم بیگ نام فرستادہ داراے ایران آمدہ ملازمت
نمود و مکتوب آن برادر عالی قدر متکبر مراتب محبت و یک جہتے گذرانیدہ انچہ برسم سوغات فرستادہ بود بنظر در آورده
غزہ تیرماہ الٰہی فیل خاصہ گج رتن نام بخت فرزند خان جہان فرستادم نظر بیگ ملازم حرم عرض داشت او آورده
گذرانیدہ التماس اسپ بخشی نمودہ بود بر اجہ کشن داس مشرف فرمودم کہ ہزار را اس اسپ از طوایل سرکار
در پانزدہ روز سامان نمودہ ہمراہ روانہ سازد و اسپ روپ رتن نام کہ داراے ایران از غنائیم لشکر روم ارسال داشتہ
بود بخرم عنایت نمودہ فرستادم درین روز غیاث الدین نام ملازم ارادت خان عرض داشت اورا متکبر نوید فتح آورده بود
گذرانیدہ در او ہاق گذشتہ از شورش و فتنہ انگیزی زمینداران کشتیاد و فرستادن جلال پسر دلاور خان بگاشتہ کلک بیان
گشتہ بود چون این ہم از و سر و سامان پسندیدہ نیافت بارادت خان حکم شدہ بود کہ خود بآن خدمت شایستہ شافستہ
مفسدان بد سر انجام را تنبیہ و تاویب بر اصل دہر و نبوغ ضبط آن کوہستان نماید کہ غبار تفرقہ و آشوب بر حواشی آن
ملک نہ نشیند مومی الیہ بموجب فرمودہ شافستہ خبرست شایستہ ظاہر ساخت و اہل فتنہ و ضناد بصحرای آوارگی سر نہادہ
نیم جانی بدر رفتند و مجدداً خارشورش و آشوب از ان ملک برکنندہ شد و بمردم کاری استحکام دادہ و ضبط تہا نجات نمودہ
بکشیر مراجعت کرد بجلد دی این خدمت پانصد سوار بمنصب ارادت خان افزودم چون خواجہ ابوالحسن برہم دکن مصدر
تردات شایستہ و خدمات پسندیدہ شدہ بود ہزار سوار بمنصب مشارالیہ اضافہ فرمودم بہ اہم بیگ برادر زادہ ابراہیم خان
فتح جنگ بصاحب صوبگی او ڈیسہ سرفراز گشتہ بقطاب خانی و علم و نقارہ بلند مرتبہ شد و منصب او از اصل و اضافہ دو
ہزار سوار پانصد سوار حکم فرمودم چون مکرر از فضایل و کمالات قاضی نصیر بہانپوری استماع اقتادہ بود خاطر حقیقت جوے
را بصحبت مشارالیہ رغبت افزود و در نیو لاحب الطلب بدرگاہ آمد عزت دانش اورا پاس داشتہ باکرام و احترام دریا فتم

فماضی در علوم عقلی و نقلی از یکتایان عصر است و کم کتابی باشد که بطالعہ او نرسیدہ لیکن ظاہرش را بباطن آشنائی کمتر است و از صحبت او مخطوطاتی توان شد چون بدویشے و زاویہ گزینی بغایت راغب و مائل یا فتم پیردی خاطر او نمودہ و تکلیف ملازمت نکردم و پنج ہزار روپیہ عنایت فرمودہ رخصت دادم کہ بوطن خود شافقہ آسودہ خاطر و در گار بسر برد و در غرہ امروا دو ماہ آہی با قرقخان بمنصب دو ہزاری ذات و ہزار و دو سیت سوار سرفراز گشت و از امرا و بندہ ہا کے بادشاہی کہ در قیام دکن ترددات شایستہ بتقدیم رسانیدہ بودند سے دو نفر باضافہ ہا کے لایق عز اختصاص یا نقند عبد العزیز خان نقشبندی کہ بحکومت قندھار تعین شدہ حسب الاتماس فرزند خانجہان بمنصب سہ ہزاری ذات و دو ہزار سوار سرفراز شدہ و در غرہ شہر پور شمشیر مرصع برنیل بیگ ایلچی عنایت نمودم و یک دہیہ از اعمال دارالخلافہ کہ مبلغ شانزدہ ہزار روپیہ جمع داشت تیرہ باو لطف شدہ و در نیو لا حکیم رکن را بحجت شورش مزاج و بد خوئی و عدم وقوف لایق خدمت ندانستہ رخصت فرمودم کہ بہر جا خواہد برود چون بعض رسید کہ ہوشنگ برادر زادہ خان عالم خون ناحق کردہ و بحضور طلب داشتہ باز پرس کردم و بعد از ثبوت حکم بقصاص او شدہ حاشاکہ درین امور رعایت خاطر شاہزادہ نکردہ تا با مرا و سایہ بند ہا چہ رسد امید کہ توفیق رفیق باد غرہ شہر پور ماہ حسب الاتماس آصف خان بمنزل اور رفتہ و در حمائے کہ بتازگی ساختہ بود غسل کردہ شدہ بتکلف بسیار نفیس و مکلف حمائے است بعد از فراغ غسل پیشکش لایق بنظر در آور دو انچہ پسند افتاد برگزیدہ تمہ با و بخشیدم و خلیفہ خضر خان خاندسی از اصل و اضافہ ہزار روپیہ مقرر شدہ و درین ایام بعض رسید کہ کلیان نام آہنگری بر زلف ہم از صنف خود عاشق زار است و پیوستہ سردر پے او دارد و اظہار شیفگی می نماید آن ضعیفہ با وجودیکہ بیوہ است اصلاً با شنائی او تن نمی دہد و محبت این بیچارہ دل دادہ و در باطنش سرایت نمی کند بہر دورا بحضور طلب داشتہ باز پرس نمودم و ہر چند آن عورت را بہ پیوند او ترغیب و تکلیف دادہ شد اختیار نکرد درین وقت آہنگر مذکور گفت کہ اگر یقین دانم کہ او را بمن عنایت فرمایند خود را از بالائے شاہ برج قلعہ اندازم من از روئے مطایبہ گفتم کہ شاہ برج موقوف اگر دعوی محبت تو از صدق فرمے دار و خود را از بام این خانہ اندازی من اورا حکمی بتومی و ہم ہنوز سخن تمام نشدہ بود کہ برق آسا دویدہ خود را بزیارت بہر و افتاد و از چشم و دھانش خون جاری شد من ازان ہزل و مطایبہ ندامت بسیار کشیدم و آرزوہ خاطر گردیدم با صفت خان فرمودم کہ او را بخانہ بردہ تمیاد واری نہاید چون پیمانہ حیاتش بہرگز شدہ بود بہسان آسیب در گذشت ۔

عاشق که جان شارب را آستانه ساخت | از شوق جان سپرد و اجل را بهانه ساخت

حسب الاتماس مهابت خان منصب لایچین قاتشال از اصل و اصنافه هزاری ذات و پانصد سوار مقرر شد و رسوا گشته ایمانی بران رفته که روز جشن دسهره در کشمیر اثر گشت نفس و کوتاهی دم در خود احساس نمودم مجله آنکه کثرت باریدگی و طوبت هوا در مجرای نفس بجانب چپ نزدیک بدل گرانی و گرفتگی ظاهر شد رفته رفته با متداد داشتند و انجا میداد اطباء که در ملازمت بودند نخست حکیم روح الله متصدی علاج گشت و یک چندی بدو دواهای گرم ملایم تدبیرات بکار برد و بطاها اندک تخفیفی شد چون ازان گریه بر آدم باز شدت ظاهر ساخت درین مرتبه روزی چند بشیر نزد باز بشیر شتر پرداخت از هیچ کدام فائده بر محل نیافتم مقارن این حال حکیم رکن که از سفر کشمیر معاف داشته در آن گه گذاشته بودم خدمت پیوست و از روی دلیری دواها را قدرت ترکیب معالجه شد و مدار برادویه گرم و خشک نهاد و از تدبیرات او نیز فائده مرتب نگشت بلکه سبب افزونی حرارت و خشکی دماغ و مزاج شد و بغایت ضعیف گشتم و مرض رو باشتاد نهاد و محنت با متداد انجا میداد درین قسم دقت و چنین حالتی که دل سنگ بر من می سوخت صدر را پسر حکیم مرزا محمد که از اطباء عمده عراق بود در عهد دولت پدر بزرگوارم از ولایت آمده بود بعد از آنکه تخت سلطنت بوجود این نیازمند آراستگی یافت چون بچوهر استعداد و تصرف طبیعت از بهنگنان امتیاز داشت در مقام تربیت او شده بن خطاب مسیح الزمانی امتیاز بخشیدم و پایمه اعتبار را از دیگر اطباء که در ملازمت بودند برافزودم بنگان آنکه شاید دقتی از اوقات مصدر خدستنی تواند شد آن حق ناشناس با وجود چندین حقوق و منت در رعایت مرا باین روز و دیده و بچنین حال پسندیده اصلا بدو و علاج خود را آشنا نمی ساخت با آنکه از جمیع اطباء که در ملازمت حاضر بودند تقدیر امتیازی داشت متصدی علاج نمی شد هر چند عنایت و التفات ظاهر ساخته مدار او مواسات تکلیف می نمودم بیشتر صلب شده در جواب می گفت که برداش و عذاقت خود این قدر اعتماد ندارم که متصدی علاج توانم گشت و همچنین حکیم ابوالقاسم پسر حکیم الملک با وجود نسبت خانه زادگی و حقوق تربیت متوهم و متوحش خود در اطاهری ساخت که از رویت خاطر مستفرد متنازی می شد تا بحال چه رسد ناگزیر دست از همه باز داشته از تدبیرات ظاهری دل برکنده خود را بحکیم علی الاطلاق سپردم چون در نشاء پیاله تخفیفی می شد روز هم بخلاف غنا الله و مستاد ارتکاب می نمودم رفته رفته با فراط کشید و مقارن گرم شدن هوا ضرر آن محسوس گشت ضعف و محنت رو بفرزونی نهاد و نوز جان بیگم که تدبیر و تجربه ادا زین اطباء بیشتر است خصوص که از روی بهر بانی و دولسوزی باشد در

مقام کم کردن پیاله و تند بیراتی که مناسب وقت و ملایم حال باشد شد اگر چه پیش ازین هم علاجی که اطبا میکردند بصلاحت و
صواب دیدار بود لیکن درین وقت مدار بر مهربانی او نهادم و شراب را بتدریج کم کرد و از چیزهای نامناسب و غذاها
نا موافق محظوظ نمود امید که حکیم حقیقی از شفاخانه غیب صحت کامل نصیب کند در روز دوشنبه دوازدهم ماه مذکور مطابق بیست
و نهم شهر شوال سنه یک هزار و سی و هجری جشن وزن شمس بمبارک کے دفتر خه آراستگی یافت چون در سال گذشته بیماری
صعب کشیده پیوسته در محنت و آزار گذرانیده بودم بشکر آنکه چنین سلسله بخیریت و سلامت بانجام رسید در سر آغاز سال حال
اثر صحت بر چهره مراد پدید آمد نور جهان بگیم التماس نمود که و کلاسه او متصدی این جشن عالی باشند الحق مجلس ترتیب نداده
که حیرت افزای نظارگیان گشت از تاریکی که نور جهان بگیم در عقد از دواج این نیازمند در آمده اگر چه در همه جشن های
وزن شمس و قمری لوازم آن را چنانچه لائق این دولت بوده باشد ترتیب نموده سرایه اسباب سعادت و نیک بختی دانسته
است لیکن درین جشن بیش از پیش در تکلفات افزوده در آراستن مجلس و ترتیب بزم نهایت توجه بکار برود و سعی از
بند های پسندیده خدمت و خواصان مزاجدان که درین ضعف از رومی اخلاص و جانفشانی پیوسته حاضر بوده پروانه
صفت برگرد سرمی گشتند بنواز شات لائق از خلعت و کمر کشید و صاع و خمر صاع و اسب و فیل و خوانها پرواز زر هر
کدام در خور پای خویش سرفراز سب یا فتنه بآنکه از اطبا خدمت شایسته بنظر نیامده بود باندک خفته که دوسه روز
دست میداد تقریبات بر آئینه انواع و اقسام مراسم نظیر آمده درین جشن بایون نیز بانعامات لائق از نقد و خمس
کام دل برگرفتند بعد از فراغ جشن مبارک خوانهای جوهر در زر بطریق نثار در دامن امید اهل نشاط و ارباب استحقاق ریخته
شد و چون تکراره سخنم که نو بخش صحت و تندرستی بود بمهرور و پیه وزن نموده مبلغ پانصد هفت هزار روپیه باین صیغه در
وجه انعام او مقرر شد در آخر مجلس پیشکشهای که بجهت من ترتیب داده بودند بنظر در آورند از جوهر مرصع آلات و
آتش و اقسام نفایس آنچه خاطر پسند افتاد برگزیدم بالجمله موازی دولک روپیه صرف این جشن عالی بابت انعاماتی که
نور جهان بگیم کرده بقلم درآمد سوائے آنچه برسم پیشکش گذرانید در سنوات گذشته که من صحت داشتم سه من و یک درسیه
بیشتر یا کمتر بوزن در سه آرم اسال بنا بر ضعف و لاغرے دو من و بیست و هفت سیر شدم روز مبارک شنبه غره ماه الهی
اعتقاد خان حاکم کشمیر بمنصب چهار هزار و پانصد سوار سرفراز سیافنت راجه گجنگ بمنصب چهار هزار و سه
هزار سوار ممتاز گشت چون خبر بیماری من بفرزند شاه پرویز میرسد فرمان طلب مقید نشده بے تابانه متوجه ملازمت میگردد

بتاریخ چار و ہجرت مسعود و زمان محمود آن فرزند سعادت مند بدولت آستان بوس مستعد گشتہ سہ بار بر دور
تخت گردید ہر چند مبالغہ نموده سو گنہ سے و ادم و منع میفرمودم او در ناز سے و تصرع افزوده بیشتر اغراق بکار سے برو
دست او را گرفتہ جانب خود کشیدم و از روستے شفقت و عاطفت در آغوش عزت تنگ در آورده التفات و توجہ بسیار ظاہر
ساقم امید کہ از عمر و دولت برخوردار باشد درینو لا بیست لک روپیہ خزانہ مصحوب الہد او خان بجیت صرف ضروریات لشکر دکن نزد
خوم فرستاد شدہ مشارالیه بعنایت فیل و علم سرخراز سے یا نیت در بیست و ہشتم قیام خان قراول سیکے بمرض طبعی و دیعت
حیات سپرد از خدمتکاران مزاجدان بود و قطع نظر از فنون شکار و مہارت او درین فن از اکثر جزویات خبردار بود و پیرو سے
مزاج من بسیار کردہ بود با کجلا ازین سانحہ خاطر سخت گرامی پذیرفت امید کہ ایزد تھالے او را بسیار مزاد و بتاریخ نسبت
و ہم والدہ نور جان بگیم بخوار رحمت آہی پیوست از صفات حمیدہ این کہ بانو سے خاندان عفت چہ نویسم بے اغراق
و بر پاکی طینت و دانائی بسیار خوبیا سے کہ زیور عورات است مادر و ہر ہمتا سے او نژادہ و مادر او را از مادر حقیقی خود کمتر نے
دانستم نسبت تعلق و رابطہ محبت کہ اعتماد الدولہ را با و بود یقین کہ بیچ شوہر سے را با ہمسر خود بنودہ ازین جا باید قیاس کرد
کہ بران پیر غم زدہ چہ گذشتہ باشد و همچنین از نسبت تعلق نور جان بگیم با چنین والدہ چہ توان نوشت فرزند سے مثل صفخان
با نہایت خرد مندی و دانائی جامہ شکیبائی چاک کردہ از لباس اہل تعلق برآمدہ پدر مجرد و خاطر را از مشاہدہ حال گرامی
فرزند غم بر غم دور و دور و فرزند ہر چند بے نصیحت پرداخت سودمند نیامد روز سے کہ من بہ پیش رفتن چون ابتداء سے
شورش مزاج و آزر دگی خاطر او بودہ از روستے شفقت و مرحمت حرفے چند نصیحت آمیز فرمودہ بجز نگہم و واگذاشتم تا
آن آشوب فرو نشیند بعد از روز سے چند جراحت درونی او را بمرہم التفات علاج کردہ باز بلباس اہل تعلق می آورم
اگر چہ اعتماد الدولہ بحبت رضا جوئی و پیروی خاطر من بظاہر خود را مضطرب می کرد و اظہار حوصلہ می نمود لیکن باین نسبت الفتی کہ
او با و حوصلہ چہ ہمراہی تواند کرد غرہ آبان ماہ الہی سر بلند خان و جانسپار خان و پاتے خان بعنایت نقارہ سر بلند می یافتند
عبداللہ خان بے رخصت صاحب صوبہ دکن بجال جاگیر خود آمدہ بدیوانیان عظام فرمودم کہ جاگیر او را تفسیر نمایند و اعتماد
را سے حکم شد کہ سزاوارے نمودہ او را بصوبہ مذکور رساندہ پیش ازین مجملے از احوال مسیح الزمان نسبت افتاد کہ با و جو چنین
حقوق تربیت و نوازش درین قسم بیاری توفیق خدمتگاری نیافت غریب تر آنکہ بیکبار پردہ آزدیم از پیش برگرفتہ التماس
سفر حجاز و زیارت خانہ مبارک نمود از اسباب کہ در ہمہ وقت در ہمہ کار با توکل این نیاز مند بذات خداوند بے نیاز و کما کما

است کشاوره پیشانی رخصت فرمودم با آنکه از همه قسم سامان داشت بست هزار رد پیم کجیت مدو مخرج انعام شد امید که
حکیم علی الاطلاق بے وسیله اطبا و سبب و دوا این نیازمند را از شفا خانه کرم خود صحت عاجل و شفا کامل کرامت کناد
چون جوایه آگره از مرشدت حرارت و افراط گری بازاج من سازگار نبود بتایخ میرد هم روز دوشنبه آبان ماه الهی سنه
شانزده ریات عظمت بر سمت کوهستان شمالی برافراشته شد که اگر جوایه تاحیت با اعتدال قریب باشد برکنار آب گنگ
سرزمین خوشی اختیار نموده شهر بے بناماده شود که در بوسه تابستان محل اقامت باشد والا بجانب کشمیر عنان عزیمت معطوف
گردد و منظر خان را بحفظ و حراست دارالخلافه آگره گذاشته به تقارن واسپ ذیل سرفراز فرمودم میرزا محمد برادرزاده
او را بفرجاری نواحی شهر مقرر داشته بخطاب اسد خانی و اضافت منصب ممتاز گردانیدم و باقر خان را بنجد سمت صوبه واری
صوبه اوده سرفراز ساخته رخصت فرمودم و بست دوششم ماه مذکور از ذوالحجه شهر افروزند اقبال مند شاه پرویز بصوبه
بهار و محال جاگیر خودش دستور یافت سرد پای خاصه بانادری و خجمر مع واسپ ذیل لطف فرموده رخصت
نمودم امید که از عمر بخور و دار باشد مکرم خان حاکم دلی بدولت زمین بس سرفراز شد و دوششم ماه بدر الملک دلی نزول
اتفاق افتاد و در روز در سلیم گد به مقام فرموده به نشاء شکار مشغول گشتم درینوال بعض رسید که جادور ای که کما تله که در شان
عهد دکن است بر بهمنی سعادت و بدرقه توفیق دولت خواهی اختیار نموده در سلک دولت خواهان و بند با منتظم گردید
فرمان مرحمت عنوان با خلعت و خجمر مع مصوب نراین داس را تھور عنایت نموده بجهت او فرستادم غره دیماه الهی
مطابق بهتم شهر حفر سلطنته بجوی مقصود برادر قاسم خان خطاب باشم خانی و باشم بیگ خوشی خطاب جان شاخانی
سرفراز گشتند هفتم ماه مذکور در مقام هر دو ار که برکنار گنگ واقع است نزول سعادت اتفاق افتاد هر دو از مستند
معا بد مقرر منو و است و بسیار از برهمنان و بھر و گزنیان و رین مقام گوشه اند و اختیار نموده بآیین دین خویش
یزدان پرتی نمایند بهر کدام در خور استحقاق از نقد و جنس تصدق لطف فرمودم چون آب و هوا سے این دهن گوه پسند خاطر
نیفتاد و سرفزینے که اقامت و ران توان کرد و منظر درینا بد بر سمت واسن گوه جمود کانگرا رخصت فرمودم درینوال
بعض رسید که راجه بهاؤ سنگ در صوبه دکن مسافر ملک عدم گشت از افراط شراب بنایت ضعیف و زبون شده بود ناگهان
بر دستو لے مے گرد و هر چند اطبا تدبیرات بکار برده داغما بر فرق سری سوزند بهوش نمی آید یک شبان روز بے شعور
افتاده روز دیگری گذرد و درین و هشت کینز خود را با آتش و فاسے او سوختند جگت سنگ برادر کلانش و بها سنگ برادرزاده

او هر دو نقد حیات در کار شراب کرده بودند مشارالیه از آنها عبرت نگرفته جان شیرین بآب تلخ فروخت بعنایت و جسد
 نیکوالت و بخیه بود از ایام شاهزادگی بجدست من پیوسته بهیا من تربیت من بوالا پایه پنج هزار ری رسیده بود چون از وفزندی
 نماده نیره برادر کلانش را با وجود صغر سن خطاب راجلی سرفراز ساخته منصب دو هزار ری ذات و هزار سوار عنایت فرمود
 برگشته انبر که وطن آنهاست بدستور سابق بجاگیر او مقرر شد تا جمیع او متفرق نشود اصالتان پسر خانبان بمنصب هزار ری ذات و پانصد سوار
 سرفراز ششم ماه مذکور در سراسر آلتوه منزل شد چون پیوسته به نشاط شکار مشغول و طبیعت بخوردن گوشت جانورانی که بدست خود شکار
 میکنم بیشتر راغب است بنا بر وسواس و احتیاط که درین امور است و حضور میفرمایم که پاک سازند و خود مقید شده چینه دانه آنها را خط
 میکنم که چه خورده و خوراک این جانور چیست اگر ایا ناپیزد که کراست داشته باشد بنظر درمی آید ترک خوردن آن نمی کنم
 پیش ازین اقسام مرغابی بغیر از سونه میل نمی فرمودم در هنگامیکه دارالبرکت اجمیر محل نزول رایات اقبال بود سونه
 مرغابی خانگی را دیدم که کوههای کرده می خورد از مشاهده آن طبیعت را نفرت بهم می رسد از خوردن سونه مرغابی
 خانگی ترک دادم تا آنکه درین تاریخ مرغابی شکار شد فرمودم که در حضور پاک که دند از چینه دان اول پاهنگ خورد
 برآمد بعد از آن بقیه کلان ظاهر شد بمرتب کلان بود که تا پیشم خود دیده نشود قبول نتوان کرد که باین کلانی تواند فرو برد و مجلاً
 از امروز بخود قرار دادم که در اکل مرکب مرغابی نشوم خان عالم معروف داشت که گوشت عقاب سفید بغایت لذیذ
 و نازک می باشد بنا بر آن عقاب سفید را طلب داشته فرمودم که در حضور پاک ساختند اتفاقاً از چینه دان آن ده بقیه برآید
 بنوعی کرده طبیعت افتاده که از یاد آن خاطر متنازی و متنفر می گرد و در بیت و یکم باغ سهند مسرت افزای
 خاطر گشت و در روز مقام نموده از سیر و تماشا به آن مخطوط گشتم درینو لا خواجه ابو الحسن از صوبه دکن آمده سعادت
 ملازمت دریافت و مورد عنایات روز افزون گردید غره بهمن ماه الهی در نور سرامنزل اتفاق افتاد منصب معتمد خان
 از اصل و اخلافه دو هزار ری ذات و شش صد سوار حکم شد خان عالم بصاحب صوبگی آله اباس سرفراز به یافت
 اسپ و سوار و پادشیر مرصع عنایت نموده رخصت فرموده مقرب خان بمنصب پنج هزار ری ذات و سوار ممتاز گشت
 روز مبارک شب که کنار آب بیاه منزل شد قاسم خان از لاهور آمده دولت ملازمت دریافت با شتم خان برادر او با
 زمینداران دامن کوه سعادت آستان بوس سرفراز شد با سوس زمیندار بلواره جانور به بنظر در آورده که مردم کوستان
 آن را جان بهن خوانند مانند قر قاول است که تدر و نیز گویند رنگش بعینه برنگ ماده قر قاول است لیکن در جنبه قر قاول

سفید با سوسه مذکور معروض داشت که این جانور بر کوه برف می باشد و خوراکش علف و سبزه است و در درختان نگاه داشته
 بچه از درخت شده و گوشت آن را از جوانه و کلان مکرر خورده شد توان گفت که گوشت تدور را با گوشت جانور مذکور نسبتی
 نیست گوشت این جانور بر آب لذیذ ترست از جانورانی که درین کوهستان بنظر آید کیچک پچول پکار است کشمیر بایان بول
 می گویند از طاؤس ماده نیم سوازی خرده ترمی باشد پشت و دم و هر دو باز و بسیار بی مائل از عالم بالماه چیز و خالماه
 سفید دانه دارد شکم تاپیش سینه سیاه با خالماه سفید و بعضی خالماه سرخ نیز دارد و پرهای باز و سرخ آتشین
 در نهایت بر است و خوبی و از سر نزل تا پس گردن نیز سیاه براق و بالاه سر و شاخ و گوشش فیروزه رنگ و بر دور
 چشم و دهنه پوست سرخ و در زیر حلقوم پوستی گریه مقدار دو کف دست و در میان آن پوست مقدار یک دست
 بنفشه رنگ است و در میان آن خالماه فیروزه رنگ اقتاده بر دور آن هر خط فیروزه رنگ کشیده شش پر پشت کنگره و بر دور
 آن خط فیروزه بعضی دو انگشت سرخ گل شفا لود باز برگردن آن خط فیروزه رنگ و پایانش نیز سرخ رنگ زنده را
 که وزن فرموده شد یک صد و پنجاه و دو توله بر آمد بعد از کشتن و پاک ساختن یک صد و سه و نه توله شد و دیگر مرغ زرین
 است که ساکنان لاهورشن گویند کشمیر بایان پوطا مانند رنگش از عالم سینه طاؤس و بالاه سر کاکل و دمش مقدار چهار
 پنج انگشت زرد مانند شمیر طاؤس و جبهه برابر تا غایت گردن قاز و راز بلی اذام است و ازین کوتاه و با اندام برادر م شاه
 عباس مرغ زرین خواسته بود چند قطعه مصحوب ایچی او فرستاده شد روز دوشنبه جشن وزن قری آراشکی یافت و درین
 جشن نور جهان بیگم بچل و پنج کس از امرای عظام و بنده های نزدیک خلعت داد چهار دهم ماه مذکور موضع بهلون از
 مضافات سیتا محل نزول اردو و گیهان پوی گردید چون هوا سیرکانگزه و کوهستان مذکور پیوسته مرکز خاطر بود
 اردو و کلان را درین مقام گذاشته با جمعی از بنده های مخصوص و اهل خدمت متوجه تاشاقلعه مذکور شدم چون
 اعتمادالدوله بیار بود در اردو گذار شتم و صادق خان میر بخشی را بجهت محافظت احوال مشارالیه و محارست اردو نگاه
 داشتم روز دیگر خبر رسید که حال اعتمادالدوله تنبیر گشته و علامت یاس از چهره احوالش ظاهر است از اضطراب نور جهان بیگم
 و نسبت التماسی که مرا بآباد بود تاب نیاورده بار و مراجعت نمودم آخر بای روز بدیدن او رفتم وقت
 سکرات بود نگاه از هوش می رفت نگاه هوش می آمد نور جهان بیگم بجانب سن اشارت کرد و گفت می شناسید در چنان
 وقتی این بیت انور را خواند -

آنکہ نابیناے مادر زاد اگر حاضر شود	در چنین آرائش عالم به بسند مہتری
دو ساعت بر بالین او بودم ہر گاہ ہوش می آمد ہر چہ می گفت از روئے آگاہی و نمیدگی بود القصہ شب ہفتم ماہ مذکور بعد انقضائے سہ گھڑی رحمت جاوید پیوست چہ گویم کہ ازین واقعہ وحشت افزا برین چہ گذشتہ ہم وزیر عاقل کامل بود و ہم مصاحب دانائے مہربان -	
از شمار دو چشم یک تن کم	در حساب خرد ہزاران بیش
<p>با آنکہ بارجین سلطنتی بردوش اختیار او بود و این ممکن و مقدور بشر نیست کہ در دخل و تصرف ہمہ را از خود راضی توان داشت بچکس بجهت عرض مطلب و ہم سازی خود نزد عتاد الدولہ رفت کہ از پیش او آرزوہ برگشتہ باشد ہم دولت خواہی و کفایت صاحب امر افاضت سے نمود ہم ارباب حاجت را خرد سند و امید داری داشت الحق این شیوہ مخصوص او بود از روزیکہ مصاحب او بجوار رحمت ایزدی پیوست دیگر بخود نہ پرداخت روز بروز می گذاخت اگرچہ در ظاہر بجهت سرانجام ہمہ سلطنت و تمشیت امور دیوانی محنت و خجور قرار دادہ دست از کار نمی داشت لیکن در باطن آتش جدائی اومی سوخت تا آنکہ بعد از سہ ماہ دست روز در گذشت روز دیگر بہ پرسش فرزندان و خویشان او رفتہ چیل و یک تن از فرزندان و اقوام و دوازده نفر از مستبان او را سر و پا عنایت نمودہ از لباس ماتم بر آوردم روز دیگر بہان غنیمت کوچ نمودہ متوجہ تماشاے قلعه کا نگڑہ شدیم بچار منزل دریاے مان گنگا مورد آورد و سہلے گشت الف خان و شیخ فیض اللہ محارسان قلعه مذکور سعادت زمین بوس دریافتند درین منزل پیشکش راچہ چیتا بہ نظر درآمد ملک و بست و بیچ کردہ از کا نگڑہ دور تر دست درین کوہستان از وعدہ تر زمیندارے نیست گریز گاہ ہمہ زمینداران ملک ملک دست و عقبہاے دشوار گذار دار و تاحال اطاعت ہیچ بادشاہے نکرودہ پیشکش نفرستادہ بود برادر او نیز سہلازمت سرفراز گشتہ از جانب او مراسم بندگی و دولت خواہی ظاہر ساخت خیلک شہری و معقول بنظر درآمد بانواع مراحم و نوازش سرفرازے یافت بہ تاریخ بست و چارم ماہ مذکور متوجہ سیر قلعه کا نگڑہ شدم و حکم کردم کہ قاضی و میر عدل و دیگر علما را اسلام در رکاب بودہ انچہ شعار اسلام و شرائط دین محمدی است در قلعه مذکور جعل آوردند با جملہ قریب یک کردہ طے نمودہ بر فراز قلعه برآمدہ شد بتوفیق ایزد سبحان بانگ نماز و خواندن خلیہ و کشتن گاؤ و غیرہ کہ از ابتداے بنا بر این قلعه تاحال نشدہ بود ہمہ را در حضور خود جعل آوردم سجدات شکر این موہبت عظمی کہ ہیچ بادشاہے توفیق بران</p>	

نیافته بود بتقدیم رسانیده حکم فرمودم که مسجد عالی درون قلعه بنامند قلعه کانگڑه برکوه بلند واقع است و دو استحکام و متانت
 بجای است که اگر آذوقه و لوازم قلعه از بیجا باشد دست زور بدامن آن نمی رسد و کند تدبیر از تسخیر آن کوتاه است
 اگر چه بعضی جاسر کو بهادر و توپ و تفنگ می رسد اما حصاریان را از میان ندارد و می تواند که بجای دیگر نقل مکان نموده
 از آسیب آن محفوظ ماند قلعه مذکور بیت و سه برج و هفت دروازه دارد و درون آن یک کوه و پانزده طناب است
 طول پاو کوه و دو طناب و عرض از لبست دو طناب زیاد و نه و از پانزده کم نه و ارتفاع یک صد و چارده درجه و عرض
 درون قلعه دارد یک و دو طناب و در عرض یک و نیم طناب و دویم نیز برابر آن بعد از فراغ سیر قلعه تنها شایسته
 بت خانه درگاه که به بیون مشهور است توجه فرمودم عالی سرگشته بادیه ضلالت شده قطع نظر از کفار که بت پرستی آئین آنها
 ست گروه کرده از اهل اسلام مسافت بعید طے نموده نذورات می آید و پرستش این سنگ سیاه می نمایند نزد یک بخانه
 مذکور در دامن کوه ظاهرا کان کوگرد است و از اثر حرارت و تابش پیوسته آتش شعله می کشد آنرا احوالاموکی نام نهاده اند
 و یکی از کرامات بت قرار داده و فی الواقع هندو اعتقاد درست و راست داشته عوام الناس را فریفته اند هندو می گویند
 که چون زن هماد یو را عمر سیر آمد و شربت مرگ چشید هماد یو از غایت محبت و تعلق که باو داشت مرده او را بدوش کرده سرور
 جهان نهاد و لاشه او را با خود می گردانید چون مدتی برین گذشت ترکیب او متلاطم گشت و از هم فرو ریخت هر عضو
 در جائی افتاد و در خورشید شرافت و کرامت هر عضو آنجا را عزت و حرمت داشتند چون سینه که نسبت با اعضا دیگر شریف
 تر است درین مقام افتاد این جا را نسبت بجای دیگر گرامی تر داشتند و بعضی برانند که این سنگ که الحال موجود و
 منصوب کفار شقاوت آثار است آن سنگ نیست که در قدیم بوده بلکه سنگی که در قدیم بود لشکر از اهل اسلام آمده
 سنگ مذکور را برداشته در قعر دریا انداختند بدستور که به چکس پے بدان نیارست برود و تمام این غوغا که کفر و
 شرک از عالم بر افتاده بود تا آنکه برهنه مزور بخت کان آرائی خویش سنگ را در جائی نهان ساخته نزد راجه وقت آمده
 گفت که من در گارا بنجاب دیدم که بمن می گفت که در فلان مقام مرا انداخته اند زود مرا دریا بید راجه از سادو لوسه و
 طبع زر که در نذورات خواهد آمد سخن برهنه را معتبر داشته جمعی را همراهی فرستاد و آن سنگ را آورده درین مقام بخت تمام
 بگذاشته اند و از سر نو کان ضلالت و گمراهی فرو چیده اند و العلم عند الله از بت خانه مذکور سیر بره که کوه مدرا شربت یافته
 هنوز اتفاق افتاد جانی نفیس است از روی آب و هوا طراوت سبز و لطافت مقام نظرگاه خوشی است و آثار

در ان مقام واقع شدہ کہ از فراز کوہ آب فردی ریزد حکم فرمودم کہ عمارات موزونے در خور این مقام اساس نهند در بیست و پنج
 ماہ مذکور ریایات مراجعت محکومت داشتہ الف خان و شیخ فیض امداد را بنایت اسپ و قیل سرفراز ساختہ بمجاہزت قلعتہ صحت
 فرمودم روز و دویم قطعہ نور پور محل نزول اردو سے ملے گردید بعرض رسید کہ درین نواحے مرغ جنگلی بسیار است چون تا حال
 شکار مرغ مذکور نکرده بودم روز دیگر مقام فرمودہ بہ نشاء شکار خوش وقت گشتم چار قطعہ شکار شد در جثہ و رنگ و صورت
 از مرغ خانگی تیز نمی توان کرد و از خصوصیات مرغ مذکور ان است کہ از پا گرفتہ سرنگون سازند تا ہر جا کہ برند آواز برنی آرد
 و خاموش می باشد بخلاف مرغ خانگی کہ فریادی کند مرغ خانگی را تا در آب گرم غوطہ نہ ہند پر ہائے آن بسہولت گسندہ
 نمی شود جنگلی از عالم دراج و پودنہ خشک کندہ می شود از اقسام آن فرمودم کہ طعام بچند و کباب کردند بد طعام ظاہر شد ہر چہ
 کھان است گوشتش در نہایت بے مزگی و تشکی است جو انہ اش فی الجملہ رطوبتی دارد اما بد طعام است زیادہ از یک تیر انداز
 پرواز نمی تواند کرد و خودش اکثر سرخ مے باشد و مایگان سیاہ و زرد درین جنگل نور پور بسیار است نام قدیم نور پور و حریت
 بعد از آنکہ راجہ با سو قطعہ از سنگ و منازل و بساتین طرح افگند مبناسبت نام من نور پور گویند چھینا سے ہزار روپیہ صرفت
 این عمارت شدہ باشد فانی عمارتے کہ ہندوان بسلیقہ خود بسازند ہر چند تکلفات بکار برند و نشین نیست چون چاہے
 قابل و سر منزل و لکشا بود حکم فرمودم کہ یک لک روپیہ از خزانہ عامرہ بجت عمارات آنجا تنخواہ نہایند و منازل عالی
 در خور آن سرزمین اساس نهند و ریولا بعرض رسید کہ سنا سے موتی درین نواحے مے باشد کہ مطلق اختیار از خود دور
 کردہ حکم فرمودم کہ بجنور بسیار زند کہ بحقیقت اودا رسیدہ شود عابدان و مترضان جنود را سرب با سے مے گویند و مسنی
 سرب ہی حکم تاک ہمہ چیز و بکثرت استعمال سنا سے شد تفصیل مراتب اینہا بسیار است و در طایفہ سرب با سے چند گروہ اند
 و از انجملہ یکے موتی است کہ از خود سلب اختیار می کنند و خود را تسلیم می سازند چنانچہ مطلق زبان را بگویائی آشنائی سازند
 اگر دہ شبان روز یک جا بیتادہ باشند قدم پیش و پس نمی نهند مجملہ حرکت با اختیار آنہا سرنمی زند و حکم جہاد دارند چون بجنور
 آورند تفحص احوالش نمودہ شد استقامت عجیہ در حالش مشاہدہ افتاد بخاطر رسید کہ در حالت مستے و بے خبر مے و
 بے خودی اداسے خارجی از دوسر زند بنا بران چند پیالہ عرق دو آتشہ با و خورانیدہ شد بنوعے ملکہ این کار ہم رسانیدہ بود
 کہ سرنموتی تغیر نیافت و بہان استقامت بود تا از جوش رفت شل مرده با و اورا برداشتہ سرد حق تعالی رحمی کرد کہ
 منہ جانے با و ز سید قصہ در مرتبہ خود غریب استقامت داشتہ در نیوالا بے بدل خان تایخ فتح کا نگریہ و تایخ بنا مسجد کہ در قلعہ مذکور

فرمودہ شدہ معروض داشت چون خوب یافته بود نوشته شد -

شہنشاہ زمان شاہ جاگیر ابن شاہ اکبر	کہ شد برہفت کشور بادشاہ از حکم تقدیری
جاگیر و جهان بخش و جهان دار و جهان دارا	کہ از نخت جوان او جهان امین شد از پیری
بشمیر غزا این قلعہ را بکشود تا رنجش +	خرد گفتا کشود این قلعہ اقبال جاگیر

تاریخ بنائے مسجد را چنین گفتہ

نور دین شاہ جاگیر بن شاہ اکبر	بادشاہے است کہ در دہر نادر تانی	قلعہ کا نگرا بگرفت بتائید آلہ
ابرنیش کہ کند قطرہ او طوفانی	شد چو از حکم دے این مسجد پر نور بنا	کہ نور شود از سجده او پیشانی +

اہاتف از غیب بگفت از پے تاریخ بنائش مسجد شاہ جاگیر بود نورانی +

در عہد اسفندارند ماہ الکی جاگیر و حشم و اسباب ریاست و امارت اعتماد الدولہ نور جان بیگم ارزانی داشتیم و حکم فرمودم کہ نقارہ و نوبت اورا بعد از نوبت بادشاہے می خوانند باشند چارم ماہ مذکور حوالے پر گنہ کشوند محل نزول موکب والا گشت + درین روز خواجہ ابوالحسن بجالی منصب دیوانی کل سرفراز گردید بے و دو نفر از امرار دکن خلعت عنایت شد ابو سعید نمیرہ اعتماد الدولہ بمنصب ہزاری ذات و پانصد سوار سر ملندی یافت + درینولا عرض شد خرم رسید مشتمل بر آنکہ خسرو در ہشتم ماہ بعارضہ درد تونج و دلعت حیات سپردہ بجوار رحمت رب العالمین پیوست نوزدہم ماہ مذکور در کنار بہت نزول دولت اتفاق افتاد قاسم خان بمنصب سہ ہزاری ذات و دو ہزار سوار سرفراز شد راجہ کشناس بخدمت فوجداری دہلی ممتاز گشت و منصب او اصل و اضافہ دو ہزار ذات و پانصد سوار مقرر شد پیش ازین قراولان و سیاہلان تعیین شدہ بودند کہ در شکار گاہ کہ چاک جہرگہ ترتیب نمایند چون بعرض رسید کہ شکارے بشا خبندہ در آمدہ بیست و چارم ماہ مذکور باچندے از بندہاے خاص لغزم شکار توجہ فرمودم و از قہقار کوہے و چکارہ یک عدد و بیست و چار راس شکار شد درین روز بعض رسید کہ ظفر خان پسر زین خان بر حمت حق پیوست سعادت امید پسر اورا بمنصب ہشت صدی ذات و چار صد سوار سرفراز ساختم -

جشن هفتمین نوروز از جلوس همایون

شب دوشنبه شهر جمادی الاول سنه هزار و سی و یک هجری بعد از گذشتن یک پیر و پنج گطری و کسری نیز عظم
 فروغ بخش عالم دولت سراسر محل را بنور جهان افروز خویش منور گردانید و سال هفتم از جلوس این نیازمند بفرخی
 و فیروزه آغاز شد وین روز بخت افروز آصف خان بمنصب شش هزار و سی و یک و سوار سرفراز گردید و قاسم خان را بکومت
 صوبه پنجاب رخصت فرموده اسپ و فیل و سرو پا عنایت نمود و هشتاد و هزار و سی و یک الچی دارای ایران انعام شد
 و هشتم ماه مذکور مقام راول پنڈی مورد عساکر منصور گردید و فاضل خان بخدمت بخشگیری سرفراز یافت و برنیل بیگ
 حکم شد که تا هنگام مراجعت موکب منصور از سیر کشمیر در دار السلطنت لاهور آسوده بسربرد و با کبرلی خان لنگر فیل عنایت شد
 چون در نیولا مکر استماع یافت که دارای ایران از خراسان بغرم تحفه قندهار رشتافته اگر چه این حرف نظر بر نسبت های سابق
 و حال بغایت بعید می نمود و از حساب دور بود که این قسم بادشاه بزرگ خیالات سبکی و بے حوصلگی بکار برد و بر سر ادنی بنده
 از بند های سن که با سه صد چهار صد نوکر در قندهار باشد خود بیاید اما از آنجا که حرم احتیاط از شرائط جهان داری و لوازم
 سلطنت است زمین العابدین بخشی احدیان را با فرمان مرحمت عنوان نزد حرم فرستاده ام که با عساکر فیروزی اثر و فیضان
 کوه شکوه و توپ خانه عظیم که در آن صوبه بلک او مقرر بود بساعت هر چه تمام تر خود را بملازمت رساند که اگر اخیرت مقرر تصدیق
 شد او را با لشکری از حساب و شمار بیرون و خزانه از حد و اندازه افزون فرستاده شود تا نتیجه عهد شکنی و حق ناشناسی را
 دریابد هشتم ماه مذکور در سر شپه حسن ابدال منزل شد فدائی خان بمنصب دو هزار و سی و یک و سوار سرفراز گردید و بعلی الزمان
 بخدمت بخشگیری احدیان مقرر گشت و در دوازدهم ماه مذکور روز جمعه مهابت خان از کابل آمده ملازمت نموده سعادت
 زمین بوس دریافت و مورد الطاف روز افزون گردید و صد مهر بصیغه نذر و ده هزار روپیه برسم تصدق گذرانید و اهل کونین
 تا میان خود را آراسته به نظر گذرانید و دو هزار و پنجاه سوار خوش اسپه بقلم در آمد که ازان جمله چهار صد سوار برقی انداز
 بودند در منزل مذکور شکار قمره طرح افکنده و سه راس از قنچار کوهی و غیره به تیر و تفنگ انداختم و در نیولا حکیم موسی
 بوسیله رکن السلطنت مهابت خان دولت ملازمت دریافت از روی قدرت و ولیری متصدی علاج شد امید که قدم

او مبارک باشد منصب امان الله سپهر مهابت خان دو هزار و دویست صد سوار مقرر شد نوروز دهم ظاهر بکلی مکه مورد
 بارگاه اقبال گردید و جشن شرف در آنجا آراستگی یافت مهابت خان را رخصت کابل فرموده اسب و خیل و خلعت مرحمت
 فرمود منصب اعتبار خان پنج هزار و دویست صد سوار حکم شد چون بنده قدیم الخدمت و بسیار بیاضیت شده بود بصاحب صوبگی
 اگر سه هزار ساختیم و حراست قلعه و خزاین بعهده او مقرر داشتیم بعبادت خیل و اسب و خلعت ممتاز ساخته رخصت
 فرمودیم میست و دهم در کمالی کنوار ارادت خان از کشمیر آمده سعادت آستان بوس دریافت دویم اردو بهشت ماه آملی
 در خطه و لکشا کشمیر نزول اجلال اتفاق افتاد و میر میران بمنصب دو هزار و پانصدی ذات و چهار صد سوار سرفراز
 گردید و درینو لا محبت رفاهیت احوال رعایا و سپاهی مرسوم فوجداری را بر طرف ساخته فرمان شد که در کل مالک محروسه
 بعلت فوجداری مزاحمت نرسانند زبردست خان میر توکلی بمنصب دو هزار و دویست صد سوار ممتاز گشت و در تاریخ
 سیزدهم بصواب دید اطبا بخصوص حکیم مومنا از بازو چپ قصد نموده سبک شدم بمقرب خان سرد پانچکیم مومنا ده
 هزار در ب انعام شد حسب التماس خرم منصب عبداللہ خان شش هزار و دویست صد سوار ممتاز گشت سرفراز خان بنایت نقاره سرفراز
 گردید و بادر خان اوزبک از قندهار آمده دولت زمین بوس دریافت صد مهر بصیغه نذر و چهار هزار روپیہ برسم تصدق
 گذرانید مصطفی احاکم طه شاه نامه و خمسة شیخ نظامی مصور لعل استادان بادگیر تحفه ها برسم پیشکش فرستاده بود و بنظر درآمده
 خرد و ماه آملی لشکر خان بمنصب چهار هزار و دویست صد سوار سربندی یافت بمیر جلد منصب دو هزار و پانصدی ذات
 و هزار سوار عنایت شد از امرار صوبه دکن برین موجب باضافه منصب سرفراز گردید و سوار خان سه هزار و
 دو هزار و پانصد سوار سربند خان دو هزار و پانصدی ذات و دو هزار و دویست سوار باقی خان دو هزار و پانصدی و
 دو هزار سوار شریزه خان دو هزار و پانصدی و هزار و دویست سوار جان سپار خان دو هزار و دویست سوار مرزا
 والی دو هزار و پانصدی و هزار سوار مرزا بدیع الزمان پسر میرزا شاه هر خ هزار و پانصدی ذات و سوار ازاد خان هزار و پانصدی
 و هفت صد سوار عقیدت خان هزار و دویست صد سوار ابراهیم حسین کاشغری هزار و دویست صد سوار
 ذوالفقار خان هزار و دویست صد سوار راجه گنج سنگه و هفت خان بنایت نقاره ممتاز گردیدند و دویم تیر ماه آملی سید بایزید
 بخطاب مصطفی خانی سرفراز گردید و نقاره نیز مرحمت شد و درینو لا تھو خان که از خدمتگاران نزدیک است با فرمان مرحمت
 عنوان بطلب فرزند اقبال منده شاه پرویز رخصت شد پیش ازین بچند روز عریض متصدیان صوبه قندهار شملبر غزیت دارا

ایران بہ تسخیر قندھار رسیدہ بود و خاطر صداقت آئین نظر بہ نسبت ہائے گذشتہ و حال تصدیق این معنی نمی نمود تا آنکہ عرض داشت
فرزند خان جہان بیگ کہ شاہ عباس بالشکر ہائے عراق و خراسان آمدہ قلعہ قندھار را محاصرہ نمود حکم فرمود کہ ساعت بوقت
بر آمدن از کشمیر مقرر نمایند خواجہ ابوالحسن دیوان و صداوق خان بخشی پیشتر از موکب منصور بلا ہور شتافتہ تا رسیدن شاہ زاد ہائے
عالی مقدار بالشکر و کن و گجرات و بنگالہ و بہار و جمیع از امرائے کور در رکاب ظفر قرین حاضر اند و انچہ پے در پے از محال جاگیر
خود ہر سند نزد فرزند خان جہان بہلستان روانہ سازند بچنین توپ خانہ و حلقہ ہائے مست فیلان خزانہ و سلاح خانہ سامان نوہ
فرستد چون مابین ملتان و قندھار آبادانی کمتر است بے تہیہ آذوقہ فرستادن لشکر گران صورت پذیر نہ بنا برین مقرر شد کہ
غلہ فروشان را کہ باصطلاح ہند بخارہ گویند دلاسا نوہ زردادہ مقرر فرمائید کہ ہمراہ لشکر ظفر اثر باشند تا از مراد و قہ تنگی نکشند
انجا بخارہ طایفہ ایست مقرر بعضی ہزار گاو و بعضی بیشتر یا کمتر بہ تفادیت می دارند غلہ از بلوکات بشہر ہا آوردہ می فرستند و در
لشکر ہا ہمراہ می باشند و در چنین لشکرے اقلًا صد ہزار گاو و بلکہ بیشتر ہمراہ خواہد بود امید کہ توفیق کریم کار ساز لشکرعبادت و آلات
سامان شود کہ تا اصفہان کہ پائے تخت اوست ہیج جا تامل و توقف رومہد بخان جہان فرمان شد کہ ز ہمارا رسیدن عساکر
منصور از ملتان قصد آن جانب نماید و اضطراب نکند و گوش بر حکم دارد بہادر خان اوزبک بنفایت اسپ و سہر و پامہر فراز
گشتہ بک لشکر قندھار مقرر شد فاضل خان بمنصب دو ہزاری ذات و ہفت صد و پنجاہ سوار ممتاز گردید چون بعضی رسید کہ
فقرا کشمیر در زمستان از شدت سرما محنت می کشند و سختی و دشواری می گذرانند حکم فرمود کہ قریہ از اعمال کشمیر کہ سہ چار
ہزار روپیہ حاصل آن بودہ باشند حوالہ ملاطالب اصفہانی نمایند کہ در وجہ لباس فقرا و گرم کردن آب بخت و خصوصاً ختن در
مساجد باید کہ صرف نماید چون بعضی رسید کہ زمینداران کشتوار باز سرگرد و عصیان برداشتہ بہ قلعہ و فساد پرداختہ اند بہ
ارادت خان حکم شد کہ گرم و چسبان شتافتہ پیش از آنکہ خود را قائم سازند تنبیہ بر اصل نمودہ پنج فساد آنہا بر کندہ و درین پنج
زین العابدین کہ بطلب خرم رفته بود آمدہ ملازمست نمود و معروض داشت کہ قرار داد او این است کہ ایام بر تنگال را و قطعہ
ماند و گذرانیدہ متوجہ درگاہ شود عرض داشت او خواندہ شد از خواستے مضمون و ملتہسانی کہ کردہ بود و بے خیر نمی آید بلکہ
آثار بید و لے ظاہری شد لاجرم فرمان شد کہ چون او را رادہ آن دارد کہ بعد از برسات متوجہ درگاہ شود باید کہ امرے
عظام و بندہ ہائے درگاہ کہ بکک او مقرر اند خصوص از سادات بارہہ و بخاری و شیخ زادہ و افغان و راجپوتان تمام را بدین
روانہ سازد و بمیزار تتم و اعتقاد خان حکم شد کہ پیشتر بہ لاہور رفته استعداد لشکر قندھار نمایند بمشار الیہ یک ملک روپیہ

برسم مساعدت عنایت شد و به عنایت خان و اعتقاد خان تقاره مرحمت فرمودم و چهار اداخت خان که به تنبیه و تادیب بستان
کشتوار شتافته بود بسیاری را بقتل رسانیده از سر نو ضبط نموده و استحکام داده بخدمت پرداخت معتمد خان که بخدمت بخشگی
لشکر و کن اقتصاد داشت چون آن هم بانجام رسید حسب التماس مشارالیه طلب شده بود درین تاریخ آمد و آستانپوس
نموده از غرائب آنکه چون در حرم سراسر عصمت دانه مردارید که چهارده پانزده هزار و پیه قیمت داشت کم
شده چون تکرار بخت بفرض رسانید که درین دوسه روز پیدایم شود و صادق خان رمال معروض داشت که در هین دو
سه روز از جلای هم می رسد که بصفای پاکیزگی متصف باشد مثل عبادت خانه و جای که مخصوص نماز و تسبیح و اشغال
باشد عورت رمالی عرض کرد که درین زود می پید خواهد شد و عورت سفید پوست از روی شفق آوروه بدست حضرت
خواجہ داد قنار اردز سویم یکے از کینران ترک در عبادت خان یافته بخوشحالی تمام بسم کنان بدست من داد چون سخن
هر سه یکی نشست هر کدام بانعام خاطر خواه سرفراز گردید چون خالی از غایت نبود نوشته شد و ریولا گوکب و خدمتکار خان
و غیره دوازده نفر از بند هاس نزدیک را بسزا ولی امراء صوبه دکن تعیین فرمودم که ایتام شایسته نموده بسرعت هر چه
تماستر بدرگاہ حاضر سازند که بشکر فیروزی اثر قدما فرستاده شود چون درین ایام مکرر بعضی رسید که خرم به بعضی از مجالس
نور جهان بیگم و شهریار بے حکم دست تصرف در از ساخته از جمله برگنه و طو لپور که در جاگیر فرزند شهریار از دیوان اعلی
تتخواه شده بود در میان نام افغان را از نوکران خود با جمعی فرستاده و او با شریف الملک ملازم شهریار که بقو جداری آن حدود مقرر بود
جنگ کرده و کس بسیاری از طرفین بقتل رسیده اند اگر چه از توقف او در قلعه ماند و متمسکات دور از حساب و نامعقول که در
عرض داشت خود با طهاران جرأت نموده بود و ظاهری شد که عقل او برگشته است لیکن از اجتماع این اخبار بتیقن گشت که
وصله او را گنجائش این همه عنایت و تربیت که در حق او شده نیست و دماغش خلل پذیرفته بنا بران راجه روز افزون را که
از خدمتکاران قدیم است و نزدیک بود نزد او فرستاده ازین جرأت و بے باکی باز پرس فرمودم و فرمای شد که بعد ازین ضبط جوان
خود نموده قدم از جاده مقبول و شاهراه ادب بیرون نهند و بحال جاگیر خود که از دیوان اعلی تتخواه یافته خرسند باشند و زنده
اراده اعلان بلازمت نماید و جمعی از بند با که بجهت یورش قندهار طلب شده زود روانه درگاه والا سازد اگر خلاف حکم مظهر
رسید نداشت خواهد کشید و ریولا میر ظمیر الدین بنیره میر میران پسر شاه نعمت الله مشهور از ایران آمده ملازمت نمود خلعت و شست
هزار در پانعام شد و آجاله دکنی با فرمان عنایت عنوان نزد راجه نرسنگد یو رخصت یافت که سزا ولی نموده حاضر ساز و قبل

ازین بنا بر رعایت بسیار و محنت سرشار که به خرم و فرزندان او داشتیم در هنگامی که پسرش را بیماری صعب دست داده بود
 بخود قرار داده بودم که مگر خداست تعالی او را به بخشید دیگر شکار بندوق نه کنم و هیچ جان داری را بدست خود آزرده نسام با
 این میل و هوس که مرا با شکار است خصوص به شکار بندوق مدت پنج سال پیرامون آن گشتم درینو لاکه خاطر از کردار نا ملائم او
 گرانی پذیرفت باز شکار بندوق توجه فرمودم حکم کردم که هیچ کس را بے بندوق دولت خانه نگذارند و راندک مدت اکثری از بندها
 را ذوق بندوق اندازد و شد و ترکش بندان بجهت مجرای خود بر پشت اسب و رزش رسانند در سبست و پنجم ماه مذکور
 مطابق هفتم شوال در ساعت مسعود و مختار از کشمیر متوجه لاهور شدم بهاری داس بهمن را با فرمان مرحمت عنوان نزد لاکران
 فرستادم که پسر او را با جمعیت سلازمت بیاورد و میر ظهیر الدین بمنصب بهزاری ذات و چهار صد سوار سرافراز شد چون بعرض رسید
 که قرض دار است ده هزار روپیه انعام فرمودم غره شهر لور ماه آبی سر چشمه اچھول منزل نشا ط گردید روز مبارک شنبه در سترناک
 بزم پیاله ترتیب یافت درین روز میمون فرزند سعادت مند شهر یا تسلیم خدمت قندهار و تسخیر آن دیار نمود بمنصب و از ده بهزاری
 و هشت هزار سوار سرافراز یافت خلعت خاصه بانادری تکیه مرورید عنایت شد درینو لاسوداگری و دودان مرورید کلان
 از آنکه روم آورده بود یکے ازان یک شقال و ربع و دیم یک سرخ از و کمتر بهر دو به شصت هزار روپیه نور جهان میگم
 عنیده درین روز پیشکش کرد و در جمعه دهم بصلاح دید حکیم مومنا از دست فصد نموده سبک شدم مقرب خان که
 درین فن ید طو لے دارد همیشه ا و قصد سن کرده یکین که هرگز خطا نکرده باشد و بار خطا کرد بعد ازان قاسم برادر زاده
 او فصد کرد خلعت و دو هزار روپیه بمشارالیه داده هزار در رب حکیم مومنا انعام شد میر خان حسب التماس خان جهان
 بمنصب هزار و پانصدی و هصد سوار سرافراز گشت و در بیست و یکم ماه مذکور جشن وزن شمسی آراستگی یافت سال پنجاه و
 چهارم از عمر این یارمند درگاه آبی مبارکی و فرخی آغاز شد امید که مدت عمر در رضیات ایزدی مصروف باد و در بیست و
 هشتم بمیر آبشار او هر رفته شد چون چشمه مذکور بخوبی و گوارائی مشهور بود آب گنگ و آب دره لار در حضور وزن فرمودم
 اب او هر از آب گنگ سه ماشه گران آمده آب گنگ از آب دره لار نیم ماشه سبک تر شد در سیوم مقام هیبه پور نزول
 بارگاه اقبال گشت با آنکه ارادت خان خدمت کشتوار را خوب کرده چون رعایا و سکنه کشمیر از طرز سلوک او شکوه
 نمودند اعتقاد خان را اصحاب صوبگی کشمیر سرافراز ساخته اسب و خلعت و شمشیر خاصه دشمن گذار باد عنایت فرمودم و از آنجا
 راجه دست لشکر قندهار تعین نمودم کنور سنگ راجه کشتوار را که در قلعه گوالیار تعین بود از حبس بر آورده کشتوار باد عنایت کردم

واسپ خلعت و خطاب راجہ باو عنایت شد حیدر ملک را کشتی فرستادم کہ از درہ لار جوے آب بباغ نورافزا بیاردی
 ہزار روپیہ بکبت مصالح و اجورہ آن حوالہ شد و از دہم ماہ مذکور از کوہستان جوہر آمدہ در بہتر نزول افتادہ روز دیگر
 شکار قمر فہ کردم و اورنجش سپہر خسر در منصب پنج ہزاری ذات و دو ہزار سوار عنایت شد در بیست و چہارم از آب چناب
 عبور فرمودم میرزا رستم از لاہور آمدہ ملازمت نمود ہمہ رین تارنج فضل خان دیوان خرم عرض داشت اورا آوردہ
 ملازمت نمود بے اعتدال ہماے خود را لباس معذرت پوشانیدہ اورا فرستادہ کہ شاید بہ تیتال و چرب زبانیہ کاری از
 پیش تواند برد و اصلاح نامہواری او تواند نمودن خود صلا توجہ فرمودم و روز دادم خواجہ ابوالحسن دیوان و صادق خان
 بخشی کہ بکبت سامان لشکر قندھار پیشتر بلاہور رشتافتہ بود سعادت آستان بوس دریافتند غرہ آبان ماہ الہی امان اللہ سپہر
 مہابت خان بمنصب سہ ہزاری ذات و ہزار و ہفتصد سوار سرفراز گردید فرمان مرحمت عنوان بطلب مہابت خان فرستادہ
 شد درینولا عبداللہ خان را کہ بکبت خدمت قندھار طلب فرمودہ بودم از محال جاگیر خود آمدہ زمین بوس نمود چہارم ماہ
 مذکور بمبارکے و فرخے داخل شہر لاہور شدم الف خان بمنصب دو ہزاری و ہزار و پانصد سوار سربلندی یافت و بدیوانیان
 عظام حکم فرمودم کہ جاگیر ہماے خرم را کہ در سرکار حصار و میان دو آب و این حدود تنخواہ دارند در طلب جمعہ از بندہ ہاک
 بخدمت قندھار مقرر شدہ اند تنخواہ نمایند و از عیوض این محال از صوبہ مالوہ و دکن و گجرات ہر جا کہ خواستہ باشند تصرف کرد
 و الف خان را خلعت دادہ و رخصت نمودم و فرمان شد کہ صوبہ گجرات و مالوہ و دکن و خاندیس باو عنایت شدہ از پنج ہر ہا
 خواہد محل اقامت قرار دادہ بضبط آنحد و پر فاد جمعہ از بندہ ہاک بکنور بکبت پوش قندھار طلب شدہ سزا دلان بہ آوردن
 آنہا تعیین شدہ رفتہ اند زود بد رگاہ فرستد و بعد ازین ضبط احوال خود نمودہ از فرمودہ در گذرد و دلانداست خواہر کشید درین
 روز اسپ پنچاق اول کہ در طویل خاصہ امتیاز داشت بعد اللہ خان عنایت شدہ در سبت و ششم ماہ مذکور حیدر بیگ
 دولی بیگ فرستاد ہماے دارای ایران دولت باریا قندھار بعد از ادائے مراسم کورنش و تسلیم نوشتہ شاہ را بنظر در آوردن
 فرزند خانجہان حسب الحکم جریدہ از ملتان رسیدہ ملازمت نمود ہزار و ہزار روپیہ و سہ ہزدہ اسپ پیشکش گذرانید
 مہابت خان بمنصب شش ہزاری ذات و پنج ہزار سوار سرفراز شد بمیرزا رستم فیل عنایت نمودم راجہ سازنگ یو
 بسزادلی راجہ ز سنگد یو تعیین فرمودم کہ اورا بسرعت ہر چہ تمام تر بد رگاہ حاضر سازد و ہفتم آذر ماہ الہی الیمچان شاہ عباس
 را کہ بدفعات آمدہ بود بدخلعت و فرچی دادہ و رخصت فرمودم کتابتی کہ در معذرت قندھار صاحب حیدر بیگ ارسال داشتہ بود

با جوابی که نوشته شده درین اقبال نامه ثبت افتاد -

نقل نامه دارای ایران *

نمایم دعوائی که از نجات اجابت آن غنچه مراد شگفته نکست افزای مشام یگانگی باشد و لوازم مدحاته کازلمات خلوصش انجمن اتحاد منور گشته ظلمت زوای غایبه بیگانگی گردد و عطر بزم خلعت و ولای علی حضرت ظل الکی و شمع جمع صدق و صفائی آن نور پرورد آبی گردانیده مشهور در اسرار نور و مکشوف ضمیر منیر ضیا گستری گرداند که بر دل دانش پسند و خاطر آسمان پیوند آن برادر بجان برابر که آئینه چهره دانش و بنیشر و مرآت جمال حقایق آفرینش است عکس پذیر خواهد بود که بعد سنوح قضیه ناگزیر نواب شاه جنت مکان علیین آشیانی انار الله بر هانه چه قسم قضایا در ایران رود داده بعضی مالک از تصرف مسوبان این دو دمان ولایت مکان بیرون رفته چون این نیازمند درگاه بے نیاز مقلد امور سلطنت شد بزم توفیقات ربانی و حسن توجه دوستان انتزاع جمیع مالک موردی که در تصرف مخالفان بود نمود چون قندهار در تصرف گماشتگان و بلاد دومان بود ایشان را از خود دانسته متعرض آن نشده از عالم اتحاد و برادری مترصد بودیم که ایشان نیز بطریق آباد اجداد عظام جنت مقام خود در توفیقات آن توجه مبذول فرمایند چون بغافل گذرانیدند مکرر بنامه و پیام و کنایات و صریح تبصیح طلب آن نمودم شاید که در نظر هست ایشان این محقر ملک قلیل مضایقه نمود مقرر فرمایند که در تصرف اولیای این خاندان داده رفیع ظن دشمنان و بدگویان قطع زبان درازی حاسدان عیب جویان گردد و جمیع پیشتر این امر را در عقده تعویق انداختند چون حقیقت این مقدمه در میان دوست و دشمن اشتها یافت و از انجا نب جوابی مشعر بر رد قبول نرسیده بنحاطر عطر رسید که طرح سیر و شکار قندهار را اندازیم که شاید بدین وسیله گماشتگان آن برادر نامدار کامکار از روی روابط الفت و خصوصیت که در میان سلوک است موب اقبال را استقبال نموده بخدمت اشرف قایم گردند و مجدداً بر عالمیان رسوخ قواعد یگانگی طرفین ظاهر گردیده باعث زبان کوشی حاسدان و بدگویان شود بدین عسره میت سبایراق تعلقه گیری متوجه شده چون بالوکا فراموشیدیم مشور عاقلست مبنی بر اظهار سیر و شکار قندهار بجا کم آنجا فرستادیم که همان پذیر باشد عزت آثار خواهد باقی کر اراق را طلب فرموده بجا کم و امرا که در قلعه بورند بیعت نام دادیم که میان عالی حضرت بادشاه ظل الله و نواب بهایون ماحداتی نیست و آگاهای که هست از عهد گیری و انیم و ما بطریق سیر متوجه آن صدایم

نوعے نکلند کہ کلفت خاطر ہم رسد ایشان مضمون حکم و پیغام مصلحت انجام را بگوش حقیقت نبوش نشیندہ مراسم الفت و اتحاد جانین را منظور نہ داشتہ اظہار تمرد و عنیان نمودند تا بجوالی قلعہ رسیدہ باز غرت آثار مشارالیه را طلب فرمودم و انچہ لوازمہ نصیحت بود با و گفتہ فرستادیم تادہ روز دیگر عسا کہ منظور را قدغن فرمودیم کہ پیرامون حصار نگردد و نصایح سودمند نیامد و در مخالفت اصرار نمودند چون بیش ازین مصلح گنجایش نہ داشت لشکر قزلباش با وجود عدم اسباب قلعہ گیری بہ تسخیر قلعہ مشغول شد و لاندک مدت برج و بارہ را با زمین یکسان ساختہ کار بر اہل قلعہ تنگ شد اما ان خواستند ماینیرراطہ محبت کہ از قدیم الایام فی مابین این دو سلسلہ رفیعہ مسلوک بودہ طریقہ برادری کہ مجددًا از زمان میرزائی آن اورنگ نشین بارگاہ جاہ و جلال میان ایشان و ذاب ہمایون مانوعی استقرار یافتہ کہ رشک افزای سلاطین روسے زمین شدہ است منظور داشتہ بمقتضای مروت جبلی تقصیرات و زلات ایشان را بہ عفو مقرون فرمودہ و مشمول عنایت ساختہ سالماً و غانماً باتفاق حیدریگ کور باشی کہ از صوفیان صادق این خاندان است روانہ درگاہ معلی گردانیدم حقا کہ بنیاد و داد و اتحاد موروئی و مکتبی از جانب این ولاجوی نہ بمرتبہ مشید و مستحکم است کہ بہت صد و بعضی امور کہ بحسب تقدیر از ممکن کل بمبصرہ طور آمدہ باشد خلل پذیر گردد و

میان ما و تورسم جفا نخواہد بود
بجز طریقہ موروفا نخواہد بود

مرجو آنکہ از ان جانب نیز ہمین شیوہ مرضیہ مسلوک بودہ بعضی امور غریبہ را منظور آنظار خجستہ آثار فرمودہ اگر خدشہ بر عارض الفت ظاہر شدہ باشد بحسن عطف ذاتی و محبت ازلی و رازالہ آن کوشیدہ گل ہمیشہ بہار یکدلی و یگانگی را سبز و خرم داشتہ بگی ہمت گردون اساس بتاکید سبانی وفاق و تصفیہ مناہل اتفاق کہ نظام بخش النفس و آفاق است مصروف نمایند و کل ممالک محروسہ ما را بنحو متعلق دانستہ بہر کس خواہند شفقت فرمودہ اعلام بخشند کہ بلا مضائقہ با وسپر وہے بشود این جزئیات را خود چہ اعتبار باشد امرا و حکامیکہ در قلعہ بودند اگر چہ مرتکب امرے چند کہ منافی مراسم دوستی باشد شدند اما انچہ واقع شدہ از جانب ماست و ایشان انچہ لازمہ بکری و شرط جان سپاری بود بہ تقدیم رسانیدند یقین کہ آن حضرت نیز شفقت شایانہ و مرحمت بادشاہانہ شامل حال آنها فرمودہ ما را از ایشان شرمندہ نخواہند ساخت زیادہ چہ اطنا ب نمایہ ہوارہ لواے فرق دان ساء ہم آغوش تابیدات غیبی باد +



جواب نامہ شاہ عباس

سپاس معرا از ملابس حد و قیاس و ستایش مبرا از آلائش تشبیہ و التباس یگانہ معبودی را در خور و سزا است کہ استحکام
عمود و موثیق بادشاہان عظیم الشان را موجب انتظام سلسلہ آفرینس و التیام و فرمان روایان جہان را باعث رفاهیت
و آسائش و سبب امنیت و آرامش خلایق و عباد کہ در ادایع ہر اربع حضرت آفرینندہ اند گردانیدہ مصداق این بیان دمیہ
این برہان موافقت و اتحاد و مرابطت و وداد است کہ فیما بین این والد و دامن ربیع الشان تحقیق پذیرفتہ و در زمان دولت
روز افزون ما تجسد ید بشارت بہ مہر کہ و مشید گشتہ کہ محمود سلاطین زمان و خواتین دوران است آن شاہ جم جاہ ستارہ سپاہ
فلک بارگاہ دارا گر وہ گردون شکوہ زمینہ افسر کیانی شایستہ تخت خسروانی شجرہ بر و مندریا من سلطنت و اہبت نسل
بوستان نبوت و ولایت نقادہ و دودمان علوی خلاصہ خاندان صفوی بے سبب و باعثہ در صدد افسردگی گلزار محبت و دوستی و
اخوت و یکتا دلی کہ تا الفتراض زمان و اختلاف اودار و دوران امکان نشستن غبار خلل بر ساحت بیاض آن نبودہ
شدن ظاہر اسرار سم اتحاد و یگانگی فرمان روایان این جہان بودہ باشد کہ در عین استحکام و اخوت و دوستیکہ قسم بسریک دیگر
میخوردہ باشند و با کمال موافقت روحانی و مصداقت جسمانی کہ فیما بین بجان مضائقہ نباید تا بلکہ مال چہ رسد باین ش
بسیر و شکار آیند۔

سجیف بر محبت بیش از قیاس ما

از در و مکتوب محبت طراز کہ در معذرت سیر و شکار قندہاں محبوب سعادت نصا بان حیدر بیگ و ولی بیگ رسل
داشتہ بودند شمر بر محبت ذات ملائک صفات بود کلمہ انشا ہر روزے روزگار محبتہ آثار شکفتہ بر راے گیتی آرای آن
برادر کا مکار عالی مقدار مخفی و محتجب نہ اند کہ تا رسیدن رسول فرخندہ پیام ربیل بیگ بدرگاہ آسمان جاہ اطہاری ہر سلم
و پیغام در باب خواہش قندہاں نشدہ بود و در حینیکہ ما بسیر و شکار خطہ دلکشائے کشمیر مشغول بودیم دنیا داران و کن از کو تہ اندیشی
قدم از جاہ اطاعت و بندگی بیرون نہادہ طریق عصیان پیو دندہاں! بر ذمت ہمت بادشاہانہ تنبیہ و تاویب کوتاہ اندیشان
لازم شد و آیات نصرت آیات بدار السلطنت لاہور نزول اجلال فرمودہ فرزند بر خوردار شاہجہان را با لشکر ظفر اثر بر سران
بے سعادتان تعیین فرمودیم و خود متوجہ دارالخلافہ اگرہ بودیم کہ ربیل بیگ رسید و مراسلہ محبت افزائے زینت بخش از نگشتی

رسانید آن توید دوستی را بر نمود شگون گرفته بقصد دفع شر دشمنان و مفیدان متوجه دار الخلافه اگر گشتم در قیامه بار
 در زشار اظهار خواهش قندهار نشاء بود رنل بیگ زبانی ظاهر نموده در جواب او فرمودیم که ما را بآن برادر کا مگار هیچ چیز
 مضایقه نیست انشاء الله تعالی بعد از سرانجام مهم دکن بنوعی که مناسب دولت باشد شمارا رخصت خواهیم ساخت فرمودیم
 که چون طے مسافت و در دراز کرده آمد و چند روز در دار السلطنت لاہور از کوفت راه آسوده شود که ترا طلب خواهیم فرمود
 بعد از رسیدن به آگره که مستقر الخلافت است مشارالیه را طلبیدیم که رخصت فرمایم چون عنایت ایزدی قرین حال این نیازمند
 درگاه الهی است خاطر انفع واپس رداخته متوجه پنجاب گشتم و در صدد آن شدیم که مشارالیه را روانه گردانیم بعد از سرانجام بعضی مهلت
 ضروری بجهت گرمی هوا متوجه خطه کشمیر جنبت نظیر که در لطافت و تراست آب و هوا مسلم الثبوت سیاحان بچ مسکون است
 شدیم بعد از رسیدن بآن خطه و لکشار نل بیگ را بواسطه رخصت طلبیدیم که خود سعادت متوجه شده سیرگاه بائے زہمت بخش
 فرح افزای انجا را یک یک با و نمایم درین اثنا خبر رسیدن آن برادر کا مگار بغرم تسخیر قندهار که بہرگز در خاطر خطور نکرده
 بود رسید حیرت تمام دست و او کہ کورہ دہی چه خواهد بود کہ خود سعادت تسخیر آن متوجه شوند و چشم از چنان دوستی و برادری و
 اتحاد پوشیدہ دارند با وجود آنکہ مستحضران راست قول درست گفتار خبر می رسانیدند باور نمی کردیم بعد از آنکہ این خبر محقق شد در
 ساعت بعبد العزیز خان حکم فرمودیم کہ از رضاے آن برادر کا مگار تجاوزه نماید تا حال سر رشته برادری مستحکم است مرتبہ
 و درجہ این الفت و یک جہتی را برابر بعالم نمی کردیم و بیچ عطیہ را بآن نمی سنجیدیم تا مالم لائق و مناسب برادری آن بود کہ
 تا آمدن ایچی صبری فرمودند شاید بمطلب و مدعاے کہ آمدہ بود کامیاب بخدمت می رسید قبل از رسیدن ایچی مرکب چنین
 خدشہ شدن آیا اہل روزگار تقصیر پیرایہ عمد و صداقت و سرمایہ مروت و قوت را کہ اہم طرف راجع خواہن ساخت انشاء تعالی
 در جمیع آردان حافظ و ناصر و معین باد بعد از رخصت فرمودن ایچیان ہنگلی بہت بہ تنبیہ لشکر قندھار مصروف داشتہ مندرجہ
 خانہ بان را کہ بہت بعضی مصلحتا طلب شدہ بود فیل و اسب خاصہ با شمشیر و خنجر مرصع و خلعت عنایت نمود و بطریق منتقلے
 رخصت فرمودم کہ تا رسیدن شاہزادہ شہریار با عساکر ظفر آثار و در ملتان توقف نمودہ منتظر حکم باشد و باقر خان را کہ فوجدار
 ملتان بود بدرگاہ والا طلب نمودہ شد علی قلی بیگ درین را بہ منصب ہزار و پانصدی سرفراز ساختہ بکماک مشارالیه مقرر
 داشتیم و همچنین میرزا رستم را بمنصب پنج ہزاری بلند مرتبہ گردانیدہ در خدمت آن فرزند بشکر مذکور تعین فرمودم لشکر خان از
 صوبہ دکن آمدہ ملازمت نمود از تعینات لشکر مذکور گشت الہداد خان افغان و میرزا عیسیٰ ترخان و مکرم خان و اکرام خان و دیگر

امر کہ از صوبہ دکن و محال جاگیر خود آمدہ بودند اسب و جلعت لطف نمودہ ہمراہی خان جہان رخصت فرمودم عمدۃ السلطنت
اصف خان را بدار الخلافہ اگرہ فرستادم کہ کل خزانہ مرور و پیہ را کہ از آغاز سلطنت حضرت عرش آشیانی انار اللہ بر پانہ تاحال
فراہم آمدہ بدرگاہ بہار و اصالت خان پسر خان جہان بہ منصب دوہزاری و ہزار سوار سرفرازے یافت محمد شفیع بخشی صوبہ بلقان
بخطاب خانی سرفراز گشت بد شریف وکیل فرزند اقبال مند شاہ پرویز را رخصت فرمودم کہ بسرعت ہرچہ تمام تر رفتہ آن فرزند
را بالشکر صوبہ بہار بلانست بیاورد و فرمان مرحمت عنوان بہ خط خاص نوشتہ تاکید بسیار در آمدن او نمودہ شد درین تاریخ
میر میران بنیرہ شاہ نعمت اللہ بزرگ مفاجات و دیعت حیات سپرد امید کہ از اہل آمرزش باد مرزا بیگ قراول را فیل مست
زیر کرد و کشت خدمت او را با نام وردی فرمودم چون از موضعینی کہ دو سال پیش ازین عارض شدہ بود و ہنوز ہست دل
و دملغ ہمراہی نمود کہ بمسودات سولخ و وقایع تو انم پرداخت در نیو لا کہ معتمد خان از خدمت دکن آمدہ سعادت آستانوس
در یافت چون از نیدہاے مزاجدان و شاگردان سخن فہم بود و سابق نیز سر رشتہ این خدمت و ضبط وقایع بعدہ او بود
حکم فرمودم کہ از تاریخ کہ نوشتہ ام آیندہ مشار الیہ بخط خود نویسد و در ذیل مسودات من داخل سازد و انچہ بعد ازین سولخ شود
بطریق روزنامچہ مسودہ نمودہ بہ تصحیح من رسانیدہ بہ بیاض می سپردہ باشد

از نیجا مسودات نوشتہ معتمد خان است

درین ایام کہ بگی ہمت جہانکشایے بہ تہیہ لشکر قندھار و تدارک آن کار مصروف بود خبر ہاے ناخوش از تفرحال و
بے اعتدالیہاے خرم بعض می رسید موجب توحش و توزع خاطر می گشت بد بنا برین موسوخیان را کہ از بندہاے اخلص
مزاجدان بود بہ گزاردن پیغامہاے تہدید و ترغیب و بیان فصلیج ہوش افزانہ آن بے دولت فرستادم کہ بر ہنونی
سعادت او را از گران خواب غفلت و غرور بیدار سازد و نیز بر ارادہ ہاے باطل و مقاصد فاسد او وقوف حاصل نمودہ
بخدمت شتابد تا بہرچہ مقتضایے وقت باشد لعل آید غرہ بہمن ماہ الہی جشن ورن قمری آراستہ گردید درین جشن ہمایون
ہما بت خان از صوبہ کابل رسیدہ سعادت ملازت دریافت و مورد عنایات خاص گشت یعقوب خان بخشی را
بہ عنایت تقارہ بلند پایگی بخشیدہ بصوبہ کابل تعیین فرمودم بد مقارن این حال عرض داشت اعتبار خان از اگرہ رسید
کہ خرم بالشکر نکبت اثر از ماند و روانہ این صوب شدہ ظاہر اخبار طلب خزانہ را شنیدہ آتش در نہادش افتاد و عنان قہقار

از دست داده بیتا بانه روانہ شدہ کہ شاید در اثنا سے راہ خود را بجزانہ رساندہ دست اندازے تواند کرد بنا برین
 کے صواب ناچنین اقتضا فرمود کہ برسم سیر و شکار تا کنار آب سلطان پور نہشت اتفاق افتد اگر کن بے سعادت برہمنی
 بدو ضلالت قدم بہاد کیہ جلالت نہادہ باشد بیشتر شافتہ سزا کے کردار ناہنجار در دامن روزگار او نہادہ شود و اگر طور دیگر صورت
 بند در نور آن قبل آید بہ باین عزیت بقتد ہم ماہ مذکور ساعت مسعود و زمان محمود کوچ واقع شد مہابت خان لہنایت خلعت
 خاص سرفراز کے یافت یک لک روپیہ بمرزا ستم و دو لک روپیہ بہ عبداللہ خان بصیفہ مساعدت حکم شد مہرزا خان سپہ
 زین خان را با فرمان مرحمت عنوان نزد فرزند اقبال مند شاہ پرویز فرستادہ تاکید بیش از بیش در طلب او نمودہ شد راجہ
 سارنگدیو جہت طلب راجہ نرسنگدیو رفته بود آمدہ ملازمت نمود و معروض داشت کہ راجہ با جمعیست شایستہ و فوج آراستہ
 در بلدہ تہا نیسر سعادت رکاب متفر خواہد گشت و درین چند روز مکرر علیض اعتبار بخان و دیگر بندہ ہا از دارالخلافہ آگرہ رسید
 کہ خرم از برگشتگی و بید و لقی حقوق تربیت را بعقوق مبدل ساختہ پاسے ادبار در دادی جہالت و ضلالت نہادہ روانہ
 این حدود است و ازین جہت بر آوردن خزانہ را صلح دولت ندانستہ باستحکام برج و بارہ و لوازم قلعداری پرداختہ و بچنین
 عرض داشت اصحت خان رسید کہ آن بید و لقت پردہ آزر م دریدہ روے بوادی ادبار نہادہ از روش آمدن او بجے
 خیر نمی آید چون صلح دولت در آوردن خزانہ نبود بچراست ایزدی سپردہ خود متوجہ ملازمت است بنا برین از آب
 سلطان پور عبور فرمودہ بہ کوچ متواتر متوجہ تنبیہ و تادیب آن سیاہ نجت گردیم و حکم فرمودم کہ بعد ازین اورا بید و لقت
 می گفتہ باشند درین اقبال نامہ ہر جا بے دولت مذکور شود کنایہ از و خواہد بود از تربیت با و مرحمت ہا کہ در حق او بطور
 آمدہ می توانم گفت کہ حال ہیج بادشاہی بفرزند خود این قدر عنایت نکرده باشد انچہ پدر بزرگوارم بہ برادران ملطفت
 نمودہ بودند من بنوکران او مرحمت فرمودم و صاحب خطاب و علم و تقارہ ساختم چون در اوراق گذشتہ بتقریبات ثبت
 افتادہ و بر مطالعہ کنندگان این اقبال نامہ پوشیدہ نخواہد بود کہ چہ پایہ توجہ و تربیت در حق او مبذول گشتہ زبان قلم را از شرح
 آن کوتاہ داشتہ ام از کلام الم خود نویسم از کوفت و ضعف در چین ہوا سے گرم کہ مزاج من نہایت ناسازگاری دارد سواری
 و ترو باید کرد و باین حال بر سر چین ناخلفی باید رفت بسیار سے از بندہ ہا را کہ سالہا سے در از تربیت کردہ بہ مرتبہ
 امارت رسانیدہ کہ امروز باستی بنگ اذ یک یا قزلباش بخار آیند بہ شومی او سیاست فرمودہ بدست خود منابع ساخت
 مثلاً الحمد کہ ایزد جل سبحانہ آن قدر حوصلہ و بردباری کر است فرمود کہ این ہمہ را تاب می توان آورد و یک طوری می توان گذراند

و بر خود آسان گردانا آنچه بر دل گرانی می کند و مزاج غیرت را در آشوب دارد این است که در چنین وقتی بایستی که فرزندان سعادت گزین و امرای اخلاص آئین به تعصیب یک دیگر تلاش خدمت قندهار و خراسان که ناموس سلطنت است نمایند این بے سعادت تیشہ بر پای دولت خود زودہ سنگ راہ این عزیمت شد و ہم قندهار و عقدہ تعویق و توقف افتاد امید کہ حق تعالی این نگرانی ہارا از پیش خاطر بردارد و درین وقت بعرض رسید کہ محترم خان خواجہ سرا و خلیل بیگ ذوالقدر و فدائی خان میر توک بآن بے دولت رابطہ اخلاص درست ساختہ ابواب مراسلات مفتوح دارند چون وقت مقتضی ہارا و اغماض بنود ہر سہ را مقید فرمودم و بعد از تحقیق تفحص احوال چون در حرام نکی بداندیشی و بدسگالی خلیل و محترم شک و شبہہ نماد مثل میرزا رستم امرا بے اخلاصی و بدسگالی خلیل سوگند خورده ناگزیر آہن را بسیاست رسانیدم و فدائی خان ا کہ غبار اخلاص او از آلائش تہمت و نقصان پاک بود از قید برآوردہ سرفراز ساختم راجہ روزافزون را برسم واکچو کی نزد فرزند اقبال مند شاہ پرویز فرستادم کہ سزا دی نمودہ آن فرزند را بالشرک ظفر اثر بسرعت ہرچہ تمام تر ہلاکت رساند تا آن بے دولت چنانچہ باید بسزائے کردار ناپسندیدہ خود برسد جو ہر خان خواجہ سرا بخد مت اہتمام در بار محل سرفراز شد غرہ اسفندارند ماہ الہی نور سراسے مورد عساکر منصور گشت و درین روز عرض داشت اعتبار خان رسید کہ بید دولت بسرعت ہرچہ تمام تر خود را بنواحی دار الخلافہ اگرہ رسانیدہ بود کہ شاید پیشتر از استحکام قلعہ ابواب فتنہ و فساد مفتوح گردانیدہ کاری توان ساخت چون بہ فتح پوری رسید در دولت را بر روی خود مسدودی یا بدخلالت زدہ او بارگشتہ توقف می نماید خانخانان و سپہا و بیارے از امرای بادشاہی کہ در تعینات صوبہ دکن و گجرات بودند ہمراہ او آمدہ و رستنی راہ بغی و کافر نعمتے شدہ اند موسویخان اوراد فتح پور دیدہ تبلیغ احکام بادشاہی نمود و مقرر شد کہ قاضی عبدالغزنی ملازم خود را برفاقت او بدرگاہ والا فرستد کہ مطالب اورا بعرض رساند سند نام نوکر خود را کہ سر حلقہ ارباب ضلالت و سرگروہ اہل فساد است باگرہ فرستادہ کہ خزان و دہانین بندہ ہا را کہ در اگرہ دارند متصرف گردد از جملہ بخانہ لشکر خان در آمدہ نہ لک روپیہ را متصرف گشت ہمچنین بمثل دیگر بندہ ہا ہر جا بگمان سامانے داشت دست تپاول دراز ساختہ آنچه یافت تصرف در آورد ہر گاہ مثل خان خانان امرای کہ منصب عالی اتالیقی اختصاص داشت در ہفتاد سالگی روے خود را بہ بے و کافر نعمتے سیاہ زد از دیگران خود چہ گملہ گو یا سرشت او بہ بغی و کافر نعمتے مجبول بود پدرش در آخر عمر بایر بزرگوار ہمین شیوہ ناپسندیدہ سلوک داشت او پیروی پدر نمودہ درین سن خود را مطعون و مردود ازل و ابد ساخت پند

عاقبت گرگ زاده گرگ شود | گرچه با آدمی بزرگ شود *

درین تاریخ موسوخیان با عبدالعزیز فرستاده بے دولت رسید چون مناسبات او معقولیت نداشت راه سخن نداده حواله
 مهابت خان نمودم که مقید دارد پنجم ماه مذکور کنار آب بود حیانہ مقرر و معسکراقبال گردید خان عظم منصب هفت هزار و پنج
 هزار سوار سر بلندی یافت راجه بهارت بوند یله از دکن و دیانت خان از آگره رسیده ملازمت نموده گناه دیانت خان را
 بخشیده بهمان منصب که سابق داشت سرفراز ساختم راجه بهارت بمنصب هزار و پانصدی هزار سوار و موسوی خان
 هزار و سی صد سوار ممتاز گشتند روز مبارک شنبه دوازدهم در ظاهر برگشته تنها نرسید راجه نرسنگه یو ملازمت نموده فوج
 آراسته بتوزک عرض داده مورد تحسین و آفرین گردید راجه سارنگه یو بمنصب هزار و پانصدی و شش سوار سرفراز شد
 در حوالے کر نال آصف خان از آگره آمده سعادت رکاب بوس فرق عزت برافراخت درین وقت آمدن او عنوان فتوحات
 بود و از شش خان پسر سعید خان از صوبه گجرات رسیده زمین بوس نمود در هنگامیکه بے دولت در برهان پور بود حسب التماس
 او باقی خان را بصوبه چونا گله تعین فرموده بودم بمشار الیه فرمان شده بود که بدرگاہ آید درینو لا خود را رسانید و شریک خدمت
 گشت چون از دار السلطنت لاہور بے سابقه خبر کوچ اتفاق افتاد و فرصت مقتضی توقف و تامل نبود با معذور دے از
 اہرام کہ در رکاب منصور بودند و خدمت حضور اختصاص داشتند برآمدہ شد تا رسیدن بسہرند ملک مایہ مردم سعادت ہمراہی
 سرفراز بودند بعد از گذشتن از سہرند فوج فوج و تشون تشون لشکر از اطراف وجواب آمدند تا دہلی آن قد جمعیت فراہم آمد
 کہ بہر جانب کہ نظری انداختم تمام روے صحرا را لشکر فرا گرفته بود چون بعرض رسید کہ بے دولت از پنج پور برآمدہ روانہ
 اینصوب گشتہ بکویچ متواتر متوجہ دہلی شد بعد از نظر از حکم چلتہ پوشیدن فرمودم درین یووش مدارند بہر امور و ترتیب
 افواج منصور بصواب دید مهابت خان مفوض بود سرداری فوج ہراول بعبد اللہ خان مقرر داشتہ از جوانان چیدہ و گزیدہ و
 سپاہیان کار دیدہ ہر کس را کہ مشار الیہ التماس نمود در فوج او نوشته حکم فرمودم کہ یک گروہ پیشتر از دیگر افواج می رفتہ باشند
 خدمت رسانیدن اخبار و ضبط را ہمارا نیز او متہدد شد و ما غافل ازین کہ او بابے دولت ہمدستان است غرض صلی
 آن بد حاصل آنست کہ اخبار لشکر مارا با دوسان پیش ازین ہم خبر راست دد و روغ بر طومار ہاسے طولانی نوشتہ
 می آورد کہ جاسوسان من از اینجا فرستادہ اند بعضی از بندہاے فدوی را ہتم می داشت کہ بابے دولت اتفاق دارند و اخبار
 در بار باد می نویسند اگر بقتنہ سازی و در اندازی او از جارفتہ اضطراب و یقینی می نمودم درین طور شورشی کہ تند باقتنہ یوان

بلادر آشوب و تلاطم بود بسیارے از بندہای فدوی را بہ تمت اوضاع بالیست ساخت با آنکہ بعضی از دولت خواهان
 و رخلد ملا بکنایہ و صریح اثر بداندیشی و ناراستی او حرفہا راست بعرض می رسانیدند و تمت مقتضے آن نبود کہ دانشگاہ پرده
 از روی کار او برگرفتہ آید چشم و زبان را از اداسے کہ وحشت خاطر شوم او باشد نگاہ داشتہ بیشتر از بیشتر در عنایت و التفات
 اغراق و افراط بکار می رفت کہ شاید مجلس زدہ از کردار ناہنجار خود گشتہ از بد ذاتی و قنہ پردازی باز آید آن مرد و وازل
 واد کہ سرشت زشت او بخت و اتفاق مجبول بود بخود بس نیامدہ کرد انچہ در خورا بود چنانچہ در جابے خود
 گزارش خواہد یافت۔

در از جوے خلش بہ ہنگام آب	گرش در نشانی بسلعہ ہشت	در حقیقہ تلخ است او را سرشت
ہمان میوہ تلخ بار آورد	سراجم گوہر بہ کار آورد	بہ بیخ انگبین ریزی و شہد ناب

بالجملہ در حوالے دہلی میدہوہ بخاری و صدر خان و راجہ کشناس از شہر آمدہ بسعادت رکاب بوس سرفراز
 شدند با قرخان فوجدار سرکار او و دہتیر درین تاریخ خود را بار دوے ظفر قرین رسانید بست و پنجہم ماہ مذکور
 پیمورہ دہلی گذشتہ در کنار آب جنبہ معسکہ اقبال آراستم گردہر ولد راے سال در بازی از صوبہ دکن آمدہ بدولت
 زمین بوس تمناز گردید بہ منصب دو ہزاری و ہزار دپانصد سوار سرفراز گشتہ بخطاب راجہ خلعت امتیاز پوشید زبردتخان
 میر توک بعنایت علم فرق عزت برافراخت۔

جشن ہیر و مہین نوروز از جلوس ہایون

شب سہ شنبہ بستم ماہ جمادی الاول سنہ ہزار و سے و دو ہجری نیز اعظم فروغ بخش عالم بہ بیت الشرف حمل سعادت
 تحویل ارزانی فرمود و سال ہیز دم از مبداء جلوس مبارکی دفرخے آغاز شدہ درین روز استماع افتاد کہ بے دولت
 بجوالے تہلر میدہ در پرگنہ شاہ پور لشکر ادبار اثر او فرو آمدہ بست و ہفت ہزار سوار دید امید کہ عنقریب مقہور و
 منکوب گردد راجہ جیسنگہ نیرہ راجہ مانسنگہ از وطن خود آمدہ سعادت رکاب بوس دریافت راجہ نرسنگہ دیوراکہ در طائفہ باجپوت
 از عمدہ ترانہاں نے نیست بخطاب ہمارا راجہ بلند مرتبہ گردانیدہ راجہ جوگراج پسر او را بہ منصب دو ہزاری و ہزار سوار سرفراز

ساختم سید بهو به بنایت فیل ممتاز شد چون بعرض رسید که بیدولت کنار آب جمعه را گرفته می آید نهضت سوکب منصور بنیسه
بهان سمت مقرر گشت ترتیب افواج بحر سواج از بهر اول و چرخار بر بنار آتش و طرح و چند اول و غیره بآیین که این حال و
مناسب مقام بود قرار یافت مقارن این خبر رسید که بے دولت با خانخانان بے سعادت از راه راست عنان تافته
بر پرگنه کولکه که بیست کرده جانب چپ است شافقه و سندر برهن را که رهنمائی بادیه ضلالت دگر ای است با داراب
پسر خانخانان و بسیار از امرای که افغانی و حرام ملی شده اند مثل بهتخان و سر بلند خان و شتره خان و عابد خان و جاده خان
و ادیرام و آتش خان و منصور خان و دیگر بندگان که تعینات صوبه کن و گجرات و مالوه بودند تفصیل آن طوے در تمام نوکران خود را مثل راجه بجم پسر
رانا و رستم خان و سیرم بیگ و دریا بے افغان و قلی و غیره در برابر لشکر منصور گذاشته پنج فوج قرار داده اگر چه لطافت بهت سوار بے بهار
برگشته روزگار است لیکن در حقیقت معنی سرداری و مدار کار بر بند زشت کردار است و تیره نجات بے عاقبت و در
نوا بے بلوچ پور نرول ادا بر نموده اند ششم ماه مذکور قبول پور معسکر ظفر گردید درین تاریخ نوبت چند اول بے باقر خان بود مثالی
را از همه عقب تر گذاشته بودیم محب از متهوران در اثنا بے راه خود را با عراق لشکر منصور رسانیده دست تطاول و راز
ساختند باقر خان پاسبان بهت بر جا داشته بعد از آنکه پراخت و خواجه ابوالحسن خبر یافت و بکمک عنان تافت تا رسیدن
خواجه مردودان تاب نیاد و راه گریز سپرده بودند و روز چهارشنبه نهم ماه مذکور بیست و پنج هزار سوار بسرداری اصلخان
و خواجه ابوالحسن و عبداللہ خان جدا ساخته بر سر متهوران بے عاقبت تعین فرمودم قاسم خان و لشکر خان و ارادت خان
و فدائی خان و دیگر بندها موازی هشت هزار سوار در فوج آصف خان مقرر گشت باقر خان و نورالدین قلی و ابراهیم حسین
کا شغری و غیره مقدار هشت هزار سوار بکمک خواجه ابوالحسن قرار یافت نوازش خان و عبدالعزیز خان و عزیز اللہ و بسیاری
از سادات بار به و امر و به به همراهی عبداللہ نوشته شد درین فوج ده هزار سوار بقلم آمد و متعین بر متهور لشکر ادا بار اثر
ترتیب داده قدم بی آزر می پیشنها و درین وقت من ترکش خاصه خود را مصحوب زبرد دست خان سیر توزک بهت
عبداللہ خان فرستادم که موجب دلگرمی او شود چون تلاقی قرعین اتفاق افتاد آن روسیاه اولی و ابد که سرشت
زشتش بے بغی و کفران نعمت مجبول بود راه گریز سپرده به متهوران پیوست عبدالعزیز خان پسر حامد و ران و اللہ
اعلم دانسته یا ندانسته به همراهی او شافت نوازش خان و زبرد دستخان و شیر حله که در فوج آن بے حیثیت بودند بای
بهت افشرد از رفتن او دیران نشد ندانجا که تا یزداد جل و اعلی همه جا و همه وقت قرین حال این نیازمند

است در چنین هنگامیکه مثل عبداللہ خان سرداری فوج ده ہزار سوار را بر ہم زود و ویران ساختہ بلیغ پیوستہ و نزدیک بود کہ چشم زخم عظیم بشکرت منصور رسید تیر تفنگ از شصت غیب بمقابل ہند رسید از افتادن او ارکان بہت متہوران تزلزل پذیرفت خواجہ ابوالحسن نیز فوج مقابل خود را از پیش برداشتہ در ہم شکست دامنہاں بوقت رسیدن ہاتھان تردد نمایان کردہ کار را تمام ساخت و فتحی کہ طفلہ فوجات روزگار توانید شد از کین غیب چہرہ پرداز مرگشت زبردست خان و شیر حلہ و شیرچی سپرد و سپر اسد خان معموری و محمد حسین برادر خواجہ جہان جمعی از سادات بابرہ کہ در فوج عبداللہ و سپاہ ہونہ شریعت خوشگوار شہادت چشیدہ حیات جاوید یافتند عزیز اللہ نسیرہ حسین خان زخم بندوق برداشتہ بسلامت ماند اگر چہ درین وقت رفتن آن منافق مزدوم از تائیدات غیبی بود لیکن اگر در عین جنگ این حرکت شنیع از دہطور رسیدی ظن غالب آنکہ اکثر سرداران لشکر عاصی گشتندے یا گرفتار شدی بحسب اتفاق در السنہ عوام باہفت اللہ اشتہار یافت چون نامی از غیب نامزد او شد ہود من ہم او را بہین نام خواندم بعد ازین ہر جالعت اللہ مذکور شود کنایہ از خواہد بود بالجملہ متہوران بہ انجام کہ از عرصہ کارزار راہ گیر سپردہ بودند روے بوادی ادبار نہادند و دیگر خود را جمع نیارستند ساخت و لغت اللہ با سایر متہوران تائیش بیدلت کہ میت کردہ مسافت بود عثمان باز نہ کشید چون خبر فتح ادلیاہ دولت باین نیازمند بنیاز رسید سبب اتشکران موہبت کار عنایات مجدودہ الہی بود تقدیم رسانیدہ و لتخو اہان شایستہ خدمت را بجنور طلب فرمودم روز دیگر سرسند را بجنور آوردند جنان ظاہر شد کہ چون بندوق باورسید جان ببالکان جہنم سپرد لاشہ اورا بہت سوختن بھی کہ دران حوالے بودہ برودہ اند و تھے کہ خواستہ اند کہ آتش برافروزند فوجی از دور نمایان شد از بیم آنکہ مبادا گرفتار شوند ہر کرام بطرف گریختہ اند تقدیم آن موضع سرش را بریدہ براسے مجرای خود نزد خان اعظم کہ در جاگیر او مقرر بود برودہ مشارالہ بلازمست آورد و چہرہ شومش درست نمایان بود ہنوز تغیر نشدہ گوشہائیش را بہت مروریدہاے کہ داشتہ بریدہ برودہ بودند اما ہیچ معلوم نشد کہ از دست کہ بندوق خوردہ از معدوم شدن او بے دولت دیگر کمر نہ بست گو یا دولت دہست و عقل را و آن سگ ہند برودہ ہر گاہ مثل سن پدری کہ در حقیقت آفریدگار مجازی اویم و در حیات خود اورا والا پایہ سلطنت رسانیدہ بہ ہیچ چیز از دور یغ نہاشتہ باشم چنین کند جاسا از عدالت الہی کہ دیگر روے بہبود نہ بنید جمعے از ہندھا کہ درین یورش مقصد رخدات شایستہ شدہ در خور پایہ خویش بر اہم پیش سر فرار یافتند خواجہ ابوالحسن بمنصب پنج ہزاری از اصل داضافہ ممتاز شد و از اش خان بمنصب چار ہزاری و سہ ہزار سوار از باقر خان سہ ہزاری و پانصد سوار

و نقاره ممتاز گردید ابراهیم حسین کاشغری و دوی هزار و دوی هزار سوار غزیرا شد و دوی هزار و دوی هزار سوار علی و دوی هزار و دوی هزار سوار راجه رام داس و دوی هزار و دوی هزار سوار لطف الله هزار و پانصد و پانصد سوار پرورش خان هزار و پانصد سوار و اگر جمیع بندها مفصلاً نوشته آید بطول می انجامد بالجمله یک روز در منزل مذکور مقام فرموده روز دیگر کوچ کردیم دولت خان عالم از آله آباد کوچ کرده دولت آستان بوس دریافت و دوازدهم ماه مذکور در حوالی موضع جهانسه منزل شد درین روز سر بلند را سکه از دکن آمده ملازمت نمود و عنایت خجمر مرغ خاصه یا پھول کثاره سرفراز گردید عبدالغفر نیز خان و چند سکه که همراه لعنت الله رفتند بود و خود را از جنگ بے دولت خلاص کرده بملازمت پیوستند و چنان نمودند که در وقتیکه لعنت الله تاخت مارگان آن شد که بقصد مبارزت اسب برانگیخته چون میان مقهوران درآمدیم بجز رضا و سلیم ندیم الحال قابو یافته خود را بسعادت آستان بوس رسانیدیم با آنکه دوی هزار و دوی هزار سوار مدد خرج از بے دولت گرفته بودند چون وقت تقاضای باز پرس نمی نمودند آنرا را بر استی خریداری شد و دوی هزار و دوی هزار سوار شرف آراستگی یافت و بسیاری از بندها با صاف منصب و عنایات لایق سرفراز گردیدند و میر معتمد الدوله از آگره آمده ملازمت نمود و فرستاد که در وقت تقبیل داده بنظر آورده و الحق محنت بسیار کشیده و خوب پیروی ساخته و جمیع لغات را از اشعار علماء قدما مستشهد آورده و درین فن کتابی مثل این نمی باشد راجه عینکه بمنصب سه هزار و دوی هزار و چهارصد سوار سرفراز شده بفرزند شهریار فیض خاصه عنایت نمودم خدمت عرض مکرر بموسو بخان مقرر گشت امان الله سپر مهابت خان بخطاب خانه زاد خانی و منصب چهار هزار و دوی هزار سوار لوازش یافته عنایت علم و نقاره بلند مرتبه گردید و غره اردوی بهشت ماه آبی برکنار کول فتح پور نزول اقبال اتفاق افتاد و اعتبار خان از آگره آمده ملازمت نمود و بنظر عاطفت مخصوص گشت ظفر خان و کرم خان و برادر مکرر محال نیز از آگره آمده سعادت ملازمت دریافتند چون اعتبار خان بمحافظت و محاربت قلعه آگره چنانچه از حلال کلی مصدر مساعی جمیل و ترددات پسندیده گردیده بود و خطاب ممتاز خانی سر بلند گردانیده منصب شش هزار و دوی هزار سوار عنایت نمودم خلعت باشمیر مرغ داس و فیض خاصه مرحمت فرموده بخد متصف الطاف ازرانی دایم سید هو به منصب دوی هزار و دوی هزار و پانصد سوار سرفراز شد کرم خان بمنصب هزار و دوی هزار سوار و خواجه قاسم هزار و چهارصد سوار لوازش یافتند چهارم ماه مذکور منصور خان فرنگی که در اوراق گذشته احوال او بشرح مرقوم گشته با برادرش و نوبت خان و کنی برهنوی دولت از بے دولت جدا شده بخد متصف پیوستند و خواص خان را نزد فرزند اقبال

شاہ پرویز فرستادم میرزا عیسیٰ ترخان از ملتان رسیده سعادت آستان بوس دریافت بہابت خان شمشیر خاصہ عنایت شد دہم ماہ مذکور نواسہ پرگنہ ہندون مسکراقبال گردید منصور خان بمنصب چہار ہزاری ذات دسہ ہزار سوار و نوبت خان بمنصب دو ہزاری و ہزار سوار اتیان یافتند یا زوہم مقام شد چون درین روز سعادت ملازمت فرزند اقبال منہ شاہ پرویز مقرر گشتہ بود حکم فرمودم کہ شاہزادہ بای کامکار و امراے نامدار و سایر بندہاے جان سپار جوق جوق و قشون قشون باستقبال شتافتہ آن فرزند اقبال منہ را آیین لایق بملازمت آورند و بعد از گذشتن نیم روز کہ ساعت مسعود و مختار بود سعادت زمین بوس حسین اخلاص نورانی ساخت و بعد از تقدیم لوازم کورنش و تسلیم داداے مراتب تورہ و ترتیب فرزند اقبال منہ را بشوق و شفقت تمام در آغوش عزت گرفتہ نوازش و مہربانی بیش از پیش ظاہر ساختم و در نیولاجہ رسید کہ بے دولت و در وقت عبور از جوالی پرگنہ انبیر کہ وطن مالوفہ راجہ مانسنگہ است جمعہ ازاد باش را فرستادہ آن معمورہ را تاخت و تاراج نمودہ و دواز دہم ماہ مذکور ظاہر موضع ساروالی مسکراقبال گشت حبش خان را جہت تعمیر منازل اجمیر پیشترخصت فرمودم فرزند سعادت منہ شاہ پرویز را بمنصب والاے چہل ہزاری و سترہ ہزار سوار بلند مرتبہ گردانیدم چون بعضی رسید کہ بید دولت جگت سنگہ پسر راجہ با سورا تعین فرمودہ کہ بوطن خویش رفتہ در کوہستان صوبہ پنجاب ابواب فتنہ و فساد مفتوح گردانند صادق خان میرنجشی را بجو مت صوبہ پنجاب سرفراز ساختہ بہ تنبیہ و تادیب او زخصت فرمودم خلعت با شمشیر و فیل عنایت کردم و منصب اوزار حمل و اضافہ چہار ہزاری ذات دسہ ہزار سوار مقرر داشتہ بغنایت توغ و تقارہ سرفراز گردانیدم در نیولاجہ بعضی رسید کہ میرزا بدیع الزمان پسر میرزا شاہر رخ را کہ بہ فتح پوری اشتہار دار و برادران خود او بخیر بر سر اورنجختہ اورا بقتل میرسانند متعارن این حال برادرانش بدرگاہ آمدہ زمین بوس نمودند و مادر حقیقی او تیز بخیمت پیوست لیکن چنانچہ باید مدعی خون فرزند نشد و بہ ثبوت شرعی نتوانست رسانید اگرچہ زشت خوئی او بمرتبہ بود کہ کشتہ شدن آن بے سعادت افسوس داشت بلکہ صلاح وقت و مناسب دولت باشد لیکن جو ازین بے دولتان نسبت بہ برادر کاان کہ بمنزلہ پدر است چنین بے باکے بطور رسیدہ و عدالت مقتضی اغماض نگشت حکم فرمودم کہ بالفعل و در زندان محبوس باشند بعد ازین انچہ سزاوار باشد عمل آید میت دیکم ماہ مذکور راجہ گجسنگہ و راے سورجسنگہ از محال جاگیر خود رسیدہ دولت رکاب بوس دریافتند مگر الملک کہ بطلب فرزند خان جہان بملتان فرستادہ بودم درین تاریخ آمدہ ملازمت نمود و دواز دہم ماہ مذکور ضعیف و بیماری او معروض داشت اصالت خان پسر خود را با ہزار سوار بخد مت فرستادہ اظہار تاسف و آرزوی

بسیار از حرمان ملازمت نموده بود چون عذر بفرغ صدق آراستگی داشت مقبول افتاد بخت و پنجم ماه مذکور فرزند اقبال مند
شاهزاده پرویز با عساکر منصور بقا قبه و استیصال بے دولت و محذور العاقبت تعیین شد عثمان اختیار شاهزاده کاظم
و مدار انتظام عساکر منصور ظفر آثار بید موتمن الدوله القاهره و مهابت خان حواله شد از امر اے نامدار و بهادران جان نشان
که در خدمت شاهزاده بلند اقبال مقرر گشتند باین تفصیل است خاندان عالم مهاراجه گجنگه فاضل خان رشید خان راجه
گرد بر راجه رام داس کچوا به نواجه میر عزیز الله اسد خان پرورش خان اکرام خان سید بنیر خان لطف الله راسے
نران داس و غیر هم موازی چیل هزار سوار موجود و توپ خانه عالی بامیت لک روپیه خزانہ همراه نموده شد بساعت
سعادت قرین آن فرزند اخلاص گزین را بهمنان فتح و فیروزی رخصت نموده شد فاضل خان بخدمت بخشیدگی و
بقیہ بی شکرت منصور مقرر گشت خلعت خاصه بانادری زر لفت و در گریبان و دامان مروارید کشیده که مبلغ چیل و یک هزار
روپیه در سرکار ترتیب یافته بود و فیل خاصه رتن گچ نام با دود ماده فیل و اسب خاصه و شمشیر مرصع که قیمت جلد بهشتا و دو هفت
هزار روپیه باشد بشاهزاده مرحمت فرمود و همچنین زر جهان بیگم خلعت و اسب و فیل چنانچه رسم است به آن فرزند لطف
نمود و مهابت خان و دیگر امار در خود شاکستی اسب و فیل و سرو پا عنایت شد از ملازمان و شناس آن فرزند تیر بنایات
لائق سرفرازے یافتند درین تاریخ مظفر خان بخدمت میر بخشی خلعت اعیان یافت غره خور و دامه الی شاهزاده
و او بخش سپهر سردار البصاحب صوبگی ملک گجرات سر بلند ساخته خان اعظم را ابوالانصیب اتالیقی او امتیاز بخشیدم به شاهزاده
اسب فیل و خلعت و خنجر خاصه مرصع و توغ و نقاره مرحمت شد خان اعظم و نوازش خان و دیگر بندها بنوازشات در خود
خود سرفرازے یافتند ارادت خان از تغیر فاضل خان بخدمت بخشیدگی ممتاز شده رکن السلطنت آصف خان بصاحب صوبگی
ولایت بنگاله و او لیسہ فرق عزت برافراخت خلعت خاصه با شمشیر مرصع بشارت عنایت شد ابوالطالب سپهرا و به پهلوی پدر
مقرر گشت و منصب دوپڑی و هزار سوار سرفرازی یافت به روز شنبه نهم ماه مذکور مطابق نوزدهم شهر حبيب سنه هزار و سیست
و دو پیرمی در ظاہر اجمیر بکنار تال آنا ساگر نزول سعادت اتفاق افتاد شاهزاده و او بخش منصب بشتت هزاری و سہ هزار
سوار سرفراز گردیده دو لک روپیه خزانہ بحبت مدد خرج لشکر بهلاهی او مقرر گشت و یک لک روپیه مساعده بجان اعظم
حکم فرمود الی ایا سپهرا و بیک که در خدمت فرزند اقبال مند شاه پرویزی باشد حسب التماس آن فرزند عنایت مسلم
سرفراز گردید تا تارخان بحر است قلعه گو الیاد دستوری یافت راجه گجنگه به منصب پنج هزار و چهار هزار سوار سر بلند گشت

درین احوال از گره خبر رسید که حضرت مریم الزمانی بقضای ایزد سبحانه مجلوت سراسر جاودانی شاققتند امید که الله تعالی ایشان را خلیق
بهر رحمت خویش گردانا و جگت سنگی پسر رانا کرن از وطن آمده دولت زمین بوس دریافت ابراهیم خان فتح جنگ حاکم گنگاه
سے و چهار روز بنجیل برسم پیشکش فرستاده بود بنظر در آمد باقر خان بقو جدارى سرکار او و ده وسادات خان بقو جدارى میان دو آب
مقرر گردیدند میر مشرف بخدایت دیوانی بیوتات سرفراز شده و دوازدهم تیر ماه الهی عرض داشت مقصد یان صوبه گجرات فوین بخش
فتح و فیروزی گردید تفصیل این اجمال آنکه صوبه گجرات را که جاے یکے از سلاطین والا شکوه است در جلد وی فتح رانا به سید دولت
عنایت فرموده بودم چنانچه در سوانح گذشته مشروح ثابت افتاد و سندر برهن بوکالت او حکومت و حراست آن ملک می نمود
در هنگامیکه این اراده فاسد در خاطر حق ناشناس او رسید آن سگ هند و را که پیوسته محرک سلسله نفاق و عناد و
مرتب اسباب قتل و فساد بود با همت خان و شمره خان و سرفراز خان و بسیارے از بندہاے بادشاهے که جاگیر دار
آن صوبه بودند بجنور خود طلب نموده کمتر برادر او را بجای او مقرر داشت بعد از آن که سند تقبل رسید و بے دولت بهر نیت
یا فتنه عنان او بار بصوب ماند و تاقه ملک گجرات را به تیول لعنت الله مقرر نموده کمتر مذکور را به آصف خان دیوان انصوبه
و خزانه تحت مرجع که پنج لک روپی صرف آن شده و پروده که بدولت روپیہ برآمده و اینهار البیغه پیش من ترتیب داده بود طلب نمود صیفی خان
برادر جعفر سیک است که در خدمت پدر من ب خطاب آصفخانی اختصاص داشت یک حبیبیه برادر نور جهان بیگم که به من تربیت من خطاب
آصفخانی سرفراز است در خانه دوست و حبیبیه دیگر از ده سال کلان تر بخانه سید دولت است و هر دو از یک والده اند به این نسبت سید دولت
از تو تخ بهر اسی و موافقت داشت لیکن چون در ازل قلم تقدیر بسعادت مندی او جاری شده بود مقرر گشته که بدولت و امارت برسد
حق سبحان تعالی او را موافق گردانید و بعد از خدمات نمایان شده چنانچه نوشته می آید بالکل لعنت الله بر فادار نام خواجہ سهرای
خود را ب حکومت آن ملک فرستاده او با معدودی بے سرو یا با حمد آباد در آمده شهر گجرات را متصرف گشت چون صنفی خان
اراده دو اتخا اسی پیش نهاد خاطر اخلاص ماثر داشت و زنگنه داشتند نوکر و فراهم آوردن جمعیت و صید و لہا همت گماشت روی
چند پیشتر از کمتر از شهر برآمده در کنار تال کا کر یہ منزل گزید و از آنجا به محمود آباد شتافت و بطا هر چنان نمود که نزد سید دولت
میر و م و در باطن بانها هر خان و سید ولیر خان و نانو خان افغان و دیگر بندہاے جان سپار و قدویان ثابت قدم با
اخلاص که در محال جاگیر خود توقف داشتند مراسلات و مراعات ترتیب مقدمات دولت خواهی نموده در انتظار فرصت
نشست صلح نام ملازم بے دولت که نو جدار سرکار پهلاد بود و جمعیت نیک همراه داشت از فحوا اسی کار و دریافت که

صفی خان را اندیشه دیگر پیش نهاد خاطر است بلکه کتر هم این معنی را دریافته بود لیکن چون صفی خان جمعی را دلا سا نموده شرائط حرم و احتیاط مرعی و مسلوک می داشت نتوانستند دست و پا زد و وصلح از توهم آنکه مبادا صفی خان ترک محابا و مدارا نموده دست بخزانہ دراز سازد پیش بینی بکار برده با خزانہ پیشتر شافت قریب ده لک روپیہ باندوبہ بے دولت رسانید و کتر نیز پوله مرصع را گرفته از پے در روانه شد اما تخت را بجبت گرانی نتوانست همراه برو صفی خان قابو دانسته از محمود آباد برگنه کریم که از راه متعارف بر سمت چپ واقع است و نالو خان در انجا بود و نقل مکان نموده بانا بهر خان و دیگر دولت خواہان بکابنت و پیغام قرار داد کہ ہر کدام از محال جاگیر خود با جمعی کہ دارند سوار شدہ ہنگام طلوع خیر عظم کہ صبح اقبال اہل سعادت است و شام او بار بار باب شقاوت از دروازہ کہ بر سمت آنها است بشہر در آیند و نساہے خود را در برگنه مذکور گذاشتہ خود بانا نالو خان وقت سحر بسوا د شہر رسیدہ در باغ شعبان لعلہ توقف می نماید تا خوب روشن شود و دوست و دشمن تمیز تان کرد و بعد از جان افروزی صبح سعادت چون در دولت را کشادہ یافت با آنکہ اثری از ناہر خان و دیگر دولت خواہان ظاہر نہ نمودہ توہم آنکہ مبادا مخالفان آگاہی یافتہ در ہائے قلعہ را ہم متحکم سازند توکل بتایید این حضرت بخش نموده از دروازہ سازنگ پور شہر در آمدہ و متعارفان این حال ناہر خان نیز رسیدہ از دروازہ آمدہ داخل شہر شد خواجہ سراے لعنت اللہ از نیرنگی اقبال نیز وال توقف یافتہ بخانہ شیخ حیدر بنیرہ میان وجیہ الدین پناہ برد بند ہائے شایستہ خدمت شاد دیا نہ فتح و نصرت بلند آوازہ ساختہ با شکام ہرج و بارہ پرداختند و چندے را بر سر خانہ محمد تقی دیوان بے دولت و حسن بیگ بخشی او فرستادہ آنها را بدست آوردند و شیخ حیدر خود آمدہ صفی خان را آگاہ ساخت کہ خواجہ سراے لعنت اللہ در خانہ من است اورا ہم دست بگردن بستہ آوردند و جمیع ملازمان و منتسبان بے دولت را محبوس و مقید ساختہ خاطر از ضبط و نسق شہر پر داخند و تخت مرصع بادولک روپیہ نقد و اسباب داشیا یککہ از بید دولت و مردم او در شہر و تبصرت دولت خواہان در آمد چون این خبر بہ بے دولت رسید لعنت اللہ را باہمت خان و شہزہ خان و سر فزان خان و قابل بیگ در ستم ساد و صلاح بخشی و دیگر عاصیان تبعاقب چہ از بند ہائے بادشاہے و چہ از مردم خود قریب پنج و شش ہزار سوار موجود بر سر احمد آبادین نمود صفی خان و ناہر خان از آگاہی این پائے بہت افشردہ بدلا ساہے نیابتی و فراہم آوردن جمعیت پرداختند و از نقد و جنس ہر چہ بدست آمدہ بود حتی تخت را شکستہ بجلوفہ مردم قدیم و جدید قسمت نمودند از اجہ کلیان زمیندار اند و در پیر لال گوپی و سایر زمینداران اطراف را بشہر طلبید جمعیت نیک فراہم آوردند لعنت اللہ بیگ مقید نشدہ در عرض ہشت

روز خود را از ماندن بر روده رسانید دولت خواهان برهنه می بست و بد رقه توفیق از شهر برآمده در کنار تال کانگری میسر اقبال
آراستند لعنت الله بر انظار میرسد که شاید از تیز جلوی سرشته انتظام دولت خواهان از هم تواند گسخت چون از بر آمدن بند حلقه
خدمت گذار آگاهی یافت و بر روده عنان او بار بار کشیده تا رسیدن کمک توقف گزید بعد از آن که عاصیان بد سر انجام بآن
سرقتنه ایام محنت گشتند قدم ضلالت و گمراهی پیش نهاد و بند حلقه دولت خواه از کانگری کوچ کرده در ظاهر موضع نیوه
نزدیک بمرزا قطب عالم فرود آمدند لعنت الله بر روزه راه را بدور و ز پیوده اند بر روده به محمود آباد پیوست چون رسید
دلیر خان نسائی شتر زه خان را از بر روده گرفته بشهر آورده بود و نسائی سرفراز خان تیر در شهر بود صفی خان بهر دو محنتی کنسرتاده
پیغام داد که اگر برهنه بی سعادت داغ عاصیان از لوطه پیشانی عبودیت خود ز روده خود ما حد سلک سایر بندها که دولتخواه
مقطم سازید عاقبت شما در دنیا و در عقبی مقرون بصلاح و سدا و خواهد بود و الا عیال و اطفال شما را متعرض ساخته انواع
خواری سیاست خواهیم کرد و لعنت الله ازین معنی آگاهی یافته سرفراز خان را به بهانه از خانه طلب داشته مقید گردانید و
چون شتر زه خان و بهتخان و صلح بخشی با هم اتفاق داشتند و یکجا فرو می آمدند شتر زه خان را نتوانست بدست آورد و بالجمله
بیست و یکم ماه شعبان ۱۳۳۱ لعنت الله بر جای که بود سوار شد عساکر کتبت مآثر را ترتیب داده دولت خواهان نیز افواج
اقبال آراستند و مستعد جدال و قتال گردیدند لعنت الله بر انظار میرسد که از در آمدن من پاسبان است آنها از جا خواهد رفت
و کار جنگ نارسیده پریشان و متفرق خواهند گشت چون ثبات قدم دولت خواهان را مشاهده کرد تاب نیاورده بحسب جانب
دست چپ عنان او با تافت و بطاهر چنان نمود که درین میدان فاروسه تنگ زیر خاک نهان ساخته اند مردم ماضی خواهند
شد بهتر است که در عرصه سرکج رفته جنگ اندازیم و این اندیشه فاسد و تدبیرات باطل از تالیفات اقبال بود چه از انحراف عنان او
آوازه هنریت بر زبانها افتاد و بهادران عرصه فیروزی گرم و گیر از پهلوی در آمدند و آن بے سعادت بسرکج نتوانست رسید
دور موضع باز بچه دانه کرد دولت خواهان و روده مالوده که قریب سه کروه فاصله بود و عسکر اقبال آراستند صبح روز دیگر
افواج ترتیب داده بآئین پسندیده متوجه کارزار گشتند و ترتیب افواج بدین نطق قرار یافت در هر اول نامه هر خان و راجه کلان مینداد
اند و دیگر بهادران جلالت آثار کار طلب گردیدند و در چرخار سید دلیر خان سید دو جمعه از بند حلقه اخلاص شعار
مقرر شدند و در بر خوار ناو خان و سید یعقوب و سید غلام محمد و دیگر فدائیان جان شارق قرار گرفتند و در قول صفی خان و کفایت
خان بخشی بعضی از بندها که شایسته خدمت پاسبان است افشردند از اتفاقات حسنه جانی که لعنت الله فروه آمده بود زمین

پست و بلند بود ز قوم زار ابو و کو چله تنگ داشت بنا برین سلسله افواج ادا تمام شایسته نیافت اکثر مردم کاری خود را
 بهمرله رستم بهادر پیش کرده بود و بهجت خان و صالح بیگ نیز از پیش قدان ضلالت بودند سپاه نکبت آثار او را نخست جنگ با
 ناخران پنهان افتاد و چپقتش نمایان شد قضا را بهجت خان بزخم تفنگ بر خاک پلاک افتاد و صالح بیگ را با ناخران دیدن
 و سید غلام محمد دیگر بندها مبارزت دست داد و درین زد و خورد فیصل سید غلام محمد رسیده او را از اسب جدا ساخت و بزخمهای
 کاری بر خاک افتاد و قریب صد کس او جان نثار گردیدند و درین وقت فیصل که در پیش فوج عاصیان بود از آواز بان و صاعقه
 تفنگ رو گردان شده بکوچه تنگ که از دو طرف زقوم زار داشت در آمده بسیارے از مقهوران را با مال نیستی ساخت باز
 برگشتن فیصل سر رشته آتظام مخالفان از هم گسخت درین اثنا سید دلیر خان از دست راست در آمده کارزار کرد و لعنت الله
 از کشته شدن بهجت خان و صالح آگاهے نداشت بقصد کمک آنها جلو نیز گرفته بارگی او بار برانگیخت چون بهادران فوج
 بهراول ترددات کرده اکثر زخمی شده بودند از رسیدن لعنت الله تاب نیاورده انحراف عیان نمودند و نزدیک بود که چشم زخم
 عظیمی رسد درین حال تا نید از دی مجلوه در آمد و صفی خان از قول بلک فوج بهراول فتافت مقارن این خبر کشته شدن
 بهجت خان و صالح به لعنت الله رسید و از نمایان شدن فوج قول و آمدن صفی خان پلے بهجت انشوده او از جاسے
 رفته آواره دشت بهریمیت و ناکامی شد سید دلیر خان تا یک کرده تعاقب نموده بسیاری از بهریمیتان را لعنت تیغ انتقام
 ساخت قابل بیگ حرام نمک با جمعی از مقهوران به فرجام اسیر سرخیه مکافات گردید چون لعنت الله از سرفراز خان جمیعت ظاهر
 نداشت در روز جنگ او را سلسل بر فیصل نشاند و یکی از غلامان خود را موکل ساخته بود که اگر شکست افتد او را قتل رساند
 همچنین بهادر سپر سلطان احمد را نیز با زنجیر بر یکی از فیلیان سوار کرده اجازت قتل داده بود و در وقت گزینش موکل سپر سلطان احمد
 او را مجبور می کشد و سرفراز خان خود را از بالاے فیصل بر میری اندازد و موکل او در آن سراسیمگی از روسے اضطراب زخمی بادی زخم
 اما کار گزنی افتد صفی خان او را به کارزار دریاخته بفرمی فرستد و لعنت الله تا برده عیان او بار باز نکشید و چون نساے
 شمره خان در قید دولت خوابان بود ناچار آمده صفی خان را دید با بکل لعنت الله از بروده به خروخ شتافت فرزندان بهجت خان
 در قلعه مذکور بودند اگر چه او را در قلعه راه ندادند اما پنج هزار محمودی برسم اقامت فرستادند و او سه روز در بیرون قلعه بترنج بحال تباه
 گذراند روز چهارم از راه دریا به بند رسورت رخت او با کشید قریب دو ماه در بند مذکور بسر برده مردم پریشان خود را پس
 ساخت چون رسورت در جا گیر مید و قریب چهار لک محمودی از قصد یان او گرفته آنچه بظلم و بیداد از هر جهت بدست آمد

مصرف شد و باز بخت برگشته با سه ستاره سوخته فراهم آورده در برهان پور خود را به بید دولت رسانید القصد چون از صفی خان و دیگر بندها سه حق شناس که در صوبه گجرات بودند چنین خدمت شایسته بظهور پیوست هر کدام با انواع نوازش و مراسم سر بلند می یافت چ صفی خان هفت صدی ذات و سه صد سوار منصب داشت سه هزار می و دو هزار سوار ساخته بختاب سیف حسن جهانگیر شاه بی و علم و تقاریر سرفراز می بخشیدم ناهیر خان هزار می و دو بیست سوار داشت بمنصب سه هزار می و دو هزار سوار عزت اختیار یافته بختاب شیر خان و عنایت اسپ و فیل و شمشیر و صق و عزت برافراخت و او نیزه نرسنگد یو برادر پورن تل لولو است که حاکم راسمین و چندیری بود چون شیر خان افغان قلعه راسمین را محاصره نمود مشهور است که او را قول داده بقتل رسانید و اهل حرم او با صطلاح بنود و جوهر کرده خود را در آتش غیرت و ناموس سوختند تل دست نامحرم بدامن عصمت آنرا سرافرازند و اقوام او هر کدام بطرفی افتادند پدر ناهیر خان که خان جهان نام داشت نزد محمد خان فاروقی حاکم اسیر و برهان پور رفته مسلمان شد و چون محمد خان و رعیت حیات سپرد حسن پسر او و صغیر بن بجایه پرورشست راجه علیخان برادر محمد خان آن خرد سال را در قید کرده خود مقلد امور حکومت گشت بعد از چندگاه راجه علی خان خبر رسید که خان جهان و جمعی از نوکران محمد خان اتفاق نموده اند و قرار داده که قصد تو کنند حسن خان را از قلعه بر آورده بکومت پروازند راجه علی خان پیش دستی نموده حیات خان حبشی را با بسیاری از ابطال رجال بر سر خانه خان جهان فرستاد که یا او را زنده بدست رسانند مشارالیه بر ناموس خود قدم غیرت افشرد بجنک استاد و چون کار بر و تنگ شد جوهر کرده از حیات مستعار در گذشت در آن وقت ناهیر خان بنایت خرد سال بود حیات خان حبشی از راجه علی خان التماس نموده او را بفرزند می برداشت و مسلمان ساخت بعد از فوت او راجه علی خان در مقام تربیت ناهیر خان در آمده رعایت احوال او بواسطه نموند چون پدر بزرگوارم انار احمد مریدانه قلعه اسیر افتاد و فرستاد مشارالیه بخدمت آنحضرت پیوست آثار رشد از ناصیه احوال او دریافتند بمنصب لائق سرفراز فرمودند و برگزیده محمد پور را از صوبه مالوه بجاگیره عنایت نمودند و در خدمت من بیشتر از بیشتر ترقی کرد بحال که توفیق حق گذاری نصیب او شد نتیجه آن چنانچه لائق بود دریافت سید ولیر خان از سادات بارهه است سابق تاش سید عبدالوهاب بود بمنصب هزار می و بیست صد سوار داشت بدو هزار می و دو بیست سوار و علم سرفراز گشت بارهه بزبان هندی دوازه را گویند چون در میان دو آب دوازه دین نزدیک هم واقع است که وطن این سادات است بنا برین سادات بارهه اشتها یافته اند بعضی مردم در صحت نسب اینها سخن ها دارند لیکن شجاع ایشان برهانی است قاطع بر سیادت چنانچه درین دولت هیچ معرکه نبوده که اینها خود را نمایان ساختند

باشند و چند سوار بکار نیامده باشند مرزا عزیز کو که همیشه می گفت که سادات بارهه بلاگردان این دولت اند الحق چنین است از آن
افغان هشتصدی ذات و سوار منصب داشت هزار و پانصدی ذات و هزار و دویست سوار حکم شد همچنین دیگر بنده ای که درخواه
در خور خدمت و جانفشانی بمراتب بلند و مناصب ارجمند کام دل برگزیدند در نیولا اصالت خان پسر خان جهان را که یک فرزند
داود بخش بصوبه گجرات تعین فرمودیم و نور الدین قلی را بصوبه مذکور فرستادیم که شرزه خان و سرفراز خان و دیگر اعیان لشکر مادی که
اسیر سرخچمکافات شده اند بجز سلسل بدگاه بیارود و درین تاریخ بعضی رسید که سوز چهره شاه نوازین برهنونی سعادت از بید دولت جدا شده
بخدمت فرزند اقبالند شاه پرویز پیوست اعتقاد خان حاکم کشمیر منصب چهار هزاری ذات و سه هزار سوار سرفراز سز یافت چون قزاقان
خبر آوردند که درین تروکی شیر نمایان شده خاطر را بشکار آن غبت شد بعد از آمدن به بیشه شیر و لیر نمایان گردیدند هر چه را را
شکار کرده بدولت خانه مراجعت نمودم همچنان طبعیت بشکار شیر مایل است که تا شکار آن میسر باشد به شکار دیگر دستوری
نمی دهد سلطان مسعود پسر سلطان محمود انا را شد بر بانه نیز بشکار شیر رغبت مفرط داشته و از شیر کشتن او تا ناخریبه در تواریخ مذکور
مسطور است خصوص در تاریخ بهیمنی که مصنف او آنچه بر اسای العین مشاهده نموده بطریق روزنامه ثبت نموده از جمله آن می نویسم
که روزی در حدود هندوستان بشکار شیر رفت و فیل سوار بود شیر سخت بزرگ از بیشه برآمد و در فیل نهادن شسته بینداخت
و بر سینه شیر زد شیر از در و چشم خیز زده بقفای فیل برآمده امیر بر زانو استاده چنان شمشیر زد که هر دو دست شیر قلم کرد
و شیر باز پس افتاد و جان داد و مراهم و ایام شاهزادگی چنین اتفاق افتاده بود که در حدود پنجاب بشکار شیر رفتم شیر قوی
جسته از بیشه برآمده نمایان شد از بالای فیل بند دتی بران زدم شیر از شدت غضب از جابر خاسته بقفای فیل برآمد و فرصت
تقصی آن نشد که بدوق را گذاشته شمشیر را که فرمایم سر بندوق را اگر دینده بزنم و دادم و بدو دست سر بندوق را چنان بر سر و روسی او زدم که از
آسیب آن بر زمین افتاد و جان داد و از غرائب آنکه در کوه کول من روزی بشکار بزرگ رفته بودم فیل سوار بودم گرگ از پیش برآمد تیری نزدیک
به بنا گوش زدم که قریب به یک جب فرشت و بهان تیر افتاد و جان داد و بسیار بود که پیش من جوان سخت کمان بیست تیر دس تیر زده
اند و زده چون از خود نوشتن خوشنایست زبان قلم را از عرض این وقایع کوتاوی دارم در میت دهم ماه مذکور عقد در آن یکجای شکر
پسر انا کزن حمایت شد در نیولا بعضی رسید که سلطان حسین زمیندار بکلی و دیعت حیات سپرده منصب و جاگیر او را به شادمان پسر
کلان ادا لطف نمودم هفتم ماه امروا ابراهیم حسین ملازم فرزند اقبال مند شاه پرویز از لشکر ظفر اثر رسیده بنوید فتح ساحه
افروزا و لیا س دولت ابدی اتصال گردید عرض داشت آن فرزند مستحکم کیفیت جنگ و ترویات بهادران با نام و رنگ

گذرا ایند شکر این موهبت که از عنایات الهی بود و تقدیم رسیده و شرح آن مجمل آنکه چون عساکر منصور در موکب شاهزاده والا قدر
از گریه چاه و صحرانوده به ولایت مالوه درآمد بے دولت بامیت هزار سوار و سب صدیل جنگی و توپخانه عظیم از ماند و بعزم رزم
در آمد و محبے از ترکیان و ابا جاد و راس و داودی رام و الش خان و دیگر مقهوران سیاه بخت پیش از خود گسیل نمود که بارودی
تلف ترین بفراتی بر آیند مهابت خان ترتیب تبرک شایسته نموده شاهزاده والا قدر را در قول حاکم داده خود و همسفران
و ارسیده و سوار شدن و فرود آمدن شرائط حزم و احتیاط بکار برد ترکیان از دور خود را نموداری گردانند و قدم جرأت و جلدات
پیش نمی نهادند روزی نوبت چند اولی منصور خان فرنگی بود و در وقت فرود آمدن اردو مهابت خان بکبت احتیاط
بیردن لشکر فوج بسته ایستادند تا مردم بفرار خاطر دانه کنند چون منصور خان در اثنای راه پیاله خورده سرست باده خور به
منزل می رسید بحسب اتفاق فوجی از دور نموداری شود و خیال شراب او را برین می دارد که باید تا بخت بے آنکه برادران و مردم
خود را خبر کنند سوار شده می تا نزد دو سه ترکی را پیش انداخته تا جلای که جاد و راس و داودی رام با دو سه هزار سوار صف بسته ایستاده
نزد زده زده می برد چنانچه ضابطه اینهاست از اطراف هجوم آورده او را در میان می گیرند تا وقتی داشته دست و پا زده در راه اغراض
جلان سپاری می گرد و درین ایام مهابت خان پوسته برسل و رسا کل صید و لپاسه رسیده جمعی که از روی احتیاط و اضطراب همراه
بیدولت بودند می نمود چون مردم آمیت یاس از صف احوال اومی خواندند از آن جانب نیز نوشته فرستاده قول خواسته بودند بعد
از آن که بے دولت از قلعه ماند و بر آنختن جماعتی ترکیان را پیش فرستاد و از پس آنها رستم خان و تقی و بر قنداز خان را با گروه کوچکی
روانه ساختند انگاه داراب خان و بهیم و سیرم یک و دیگر مردم کاری خود را روانه گردانید و چون بخود فرار جنگ صف نئے
توانست واد همیشه نظر بر تعداد داشت فیلان مسدود جنگی را با ارباب با توپخانه از آب زبرده گذرانید و جریده از پله داراب
و بهیم خود هم رویه ادبار بر صده کارزار نهاده روزی که حواله کالیاده محسکرتال گردید بیدولت تمام لشکر کسب اثر خود را به
تقابل فوج منصور فرستاده خود با خان خانان و سعد و دے یک کرده عقب ایستاده برق انداز خان که از بهاتخان قول گرفته کشتن
بود وقتی که لشکر با در برابر هم صف کشید و اندک احوال یافته با جماعتی برق انداز تاخته و لشکر منصور رسیده و جاگیر بادشاه سلامت گفته می آید تا بهاتخان
رسید مشارالیه بلا زمت فرزند قباله و پروریز برده بمهرام بادشاهی متعال و امیدوار گردانید و سابق بیام الدین نام داشت و نوکرین خان
بود بعد از فوت او در سلک توپچیان رومی منتظم گردید چون خدمت خود را گرم و چپان می کرد و جمعی با خود همراه داشت لائق
ترتیب داشت بختاب بر قنداز خانی سرفراز ساختم در وقتی که بیدولت را بدکن می فرستاد مشارالیه را میر آتش لشکر ساخته همراه او زمین

ساختم اگر چه در ابتدا سے داغ لغت بر ناصیه جو دیت نہاد لیکن عاقبت بخیر ظاہر شد و بوقت آمد بہان روز رستم کہ از نوکران عمدہ او
 بود و اعتماد تمام بروداشت چون یافت کہ دولت از و برگشتہ است از مہابت خان قول گرفتہ بر مہنوی سعادت و بدرقہ توسنیت
 با محمد مراد بخشی و دیگر منصبداران کہ ہمراہ او بودند از لشکر نکبت اثر او بیرون تاختہ ہو کب اقبال شاہزادہ والا تہر پیوست
 بیدولت را از شنیدن این اخبار دست و دل باز کار رفت و ہر تمام نوکران خود چہ جاے بندہ ہاے بادشاہی کہ ہمراہ او بودند
 بے اعتقاد و بے اعتماد شدہ از غایت توہم شباشب کس فرستادہ مردم پیش را نزد خود طلبیدہ فرار برقرار اختیار نمودہ سر اسید از آب
 زردہ عبور کرد و درین وقت باز چندی از ملازمان او قابو یافتہ جدا شدند و بخدمت فرزند سعادت مند پیوستہ در خور حالت خویش
 نوازش یافتند و ہر درین روز کہ از آب زردہ می گذشت نوشتہ بدست مردم ادا افتاد کہ مہابت خان در جواب کتابت زاہد خان
 نوشتہ ہو اطاعت و مراحم بادشاہی مستمال و امیدوار گردانیدہ در آمدن ترغیب و تحریص بسیار نمودہ بود آن را بجنس نزد بیدولت
 بردند و از زاہد خان بدگمان و بے اعتماد شدہ اورا بہ سہ سپہر محبوس گردانید زاہد خان سپہر شجاعت خان است کہ از امر او
 بندہ ہاے معتمد پدر بزرگوارم بود و من ہاے سعادت را نظر بر حقوق خدمت و نسبت خانہ زادگی تربیت فرمودہ ب خطاب خانی
 و منصب ہزار و پانصدی سر فراز ساختہ ہمراہ بیدولت بخدمت فتح دکن رخصت فرمودم ورنہ لاکہ امر اسے آن صوبہ را بحسب
 مصلحت قندھار طلب فرمودم بآنکہ فرمان از روی تاکید خصوص باوصاد و رشد این بے سعادت بد رگاہ نہادہ خود را از
 خدیوان و ہوا خواہان بیدولت ظاہر ساخت و بعد از آنکہ از حویلی دہلی شکست خوردہ گشت بآنکہ عیال مندی مذمت توفیق نیافت
 کہ خود را ہلازمست رساند و غبار خجالت و داغ عصیان از لوح پیشانی پاک ساختہ مذرتقصیر گذشتہ در خواہد تا آنکہ مستحق
 اورا باین روز مبتلا ساخت و مبلغ یک لک و سی ہزار روپیہ نقد از اموال او بیدولت متصرف گشت۔

چو بد کردی سببش این ز آفات | کہ واجب شد طبیعت را مکافات

بالجملہ بے دولت بسرعت از آب زردہ گذشتہ تمام کشتیہار را با نظر کشید و گذر بار را با اعتقاد خود استحکام داد و ہر میگ
 بخشی خود را با فوجی از مردم معتمد خود و جمعی از ترکیان دکن و رکنار آب گذاشتہ ارابہ ہاے توپخانہ در برابر نہادہ خود
 بجانب قلعہ اسیر و برہانپور عثمان ادبار سطوت داشتہ درین وقت ملازم او قاصدی کہ خان خانان نزد مہابت خان فرستادہ
 بود گرفتہ پیش بیدولت برد و در عنوان مکتوب این بیت مرقوم بود۔

و کس نظر نگاہ سے وارندم | ورنہ پیریمی ز سببے آراسے

بیدولت او را با ولاد از خانه طلبداشته نوشته را با و نمود و اگر چه عذر با گفت لیکن جوانی که سموع اخستد نتوانست
 سامان نمود و الله قصه او را با و داراب و دیگر فرزندان متصل منزل خود نظر بند نگاه داشت و آنچه خود قال زده بود که صد کس بنظر
 نگاه می دارند پیش او آمد و درینو لا ابراهیم حسین ملازم فرزند اقبال مندر را که عرض داشت فتح آورده بود بختاب خوش خبر خانی
 سرفراز ساخته خلعت و قیل عنایت شد و فرمان مرحمت عنوان بشا هزاره و هجدها بت خان مصحوب خواص خان فرستاده پیونگی
 گران بها بجهت فرزند اقبال مند و شمشیر مرصع به هجدها بت خان عنایت شد و چون از هجدها بت خان خدمات شناکسته بظهور پیوسته
 بود بمنصب هفت هزاری ذات و سوار سرفرازی بخشیدیم سید صلابت خان از دکن آمده دولت از زمین بوس دریافت مورد
 عنایات خاص گردید و مشارالیه از تعینات صوبه دکن بود چون بیدولت از حوالی دلی شکست خورده بماند و رفت او فرزندان
 خود را در حد و متعلقه غیر نصیانت ایزدی سپرده از راه نامتعارف خود را بملازم است رسانید میرزا حسن پسر میرزا رستم
 صفوی بخدایت فوجداری سرکار بهراج دستوری یانته بمنصب هزار و پانصدی ذات و پانصد سوار از اصل و اصنافه سرفراز
 گشت لعل بیگ دار و ده دختر خانه را نزد فرزند اقبال مند شاه پرویز فرستاده خلعت خاصه بانادری به آن فرزند و دستار
 بهجدها بت خان مصحوب او عنایت شد خواص خان که سابق نزد آن فرزند رفته آمده بود ملازم است نمود و شتلمه اخبار خوش آمد خانه زاده
 خان پسر هجدها بت خان را بمنصب پنج هزاری ذات و سوار سرفراز ساختیم درینو لا روزی بشکار نیکو کا و خوش وقت شدم در شکاری
 شکار ماری بنظر درآمد که طولش دو نیم دره و جسته او مقدار سه دست بود و نصف خرگوشی را فرو برده و نصف دیگر را در فرو
 بردن بود چون قزاولان برداشته نزدیک آوردند خرگوش از دانهش اقتاد فرمودم که باز بد هانش در آوردند هر چند زور کردند
 نیارستند و آورد و چنانچه از زور بسیار کج دهانش پاره شد بعد از آن فرمودم که شکمش را چاک کردند اتفاقا خرگوش دیگر درست
 از شکمش برآمد این قسم مار را در هندوستان چپیل می گویند و بمرتبگی کلان می شود که کوته پاچه را درست فرو می برد لیکن زهر و
 گزیدگی ندارد و روزی در همین شکار یک ماده نیله گا و را به بندوق نزد من از شکمش دو بچه رسیده برآمد چون خمیده شده بود که
 گوشه بره نیله گا و لذت و لطیف می باشد به با و در بیان سرکار فرمودم که دو پیازه ترتیب داده آورده بکلف خالی از لذت و
 نزاکت نبود و پانزدهم شهریور ماه الهی رستم خان و محمد مراد و چندی دیگر از نوکران بیدولت که بیهیونی سعادت از وجودا شده
 خود را بملازم است فرزند اقبال مند شاه پرویز رسانیده و بیدولت حکم بدگاه آمده دولت آستان بوس دریافتند رستم خان را
 بمنصب پنج هزاری ذات و چهار هزار سوار و محمد مراد را بمنصب هزار و پانصد سوار سرفراز ساخته بخلعت و قیل و قیل

ایستاد و از ساحتهم و بستم خان بخشی الاصل است نامش یوسف بیگ بود نسبت قرابت بمحمد قلی صفایانی دارد که وکیل و مدار
علیه مرزا سلیمان بوده است اول در سلک بندهاے دستگاه انتظام داشت و اکثر در صوبه بالسر برده داخل منصبداران خود بود
به تقریبی جاگیر او تغییر شده نزد بیدولت آمده ملازم گشت از شیرکاری و قوف تمام دارد و در پیش او هم تردوات کرده مخصوص
در هم رانما و بیدولت او را از سائر نوکران خود برگزیده و بمرتبه امارت رسانیده بود چون من عنایات بسیار با و کردم حسب التماس
او خطاب خانی و علم و تقاره بمشار الیه مرحمت فرمودم و یک چند بکالت او حکومت گجرات داشت و بدینم نکرده بود محمد مراد و مقصود
میر آب است که از قدیمان و بابر یان مرزا سلیمان و مرزا شاه رخ بود درین تاریخ سید بهوه از صوبه گجرات آمده ملازمت نمود
نورالدین قلی چیل و یک نفر از مخدولان بے عاقبت را که در احمد آباد گرفتار شده بودند مقید و مسلسل بدرگاه آورده شهنشاه خان
و قابل بیگ را که سر کرده ارباب فساد بودند در پائے فیل بست انداخته بپاداش رسانیدم بستم ماه مذکور مطابق پیشروم
شهر ذیقدره فرزند شهریار را از نواسه اعتماد الدوله حق سبحانه صبیحه کرامت فرمود امید که قدش برین دولت فرخنده و بهایون
با دمیست دوم ماه مذکور جشن وزن شمش آراستگی یافت سال پنجاه و پنجم از عمر این نیازمند به مبارکی و فرخندگی آغاز شد بدستور
هر سال خود را بطلا و اجناس وزن فرموده و روجه مستحقان مقرر فرمودم از انجمله شیخ احمد بهزندی دو هزار روپیہ عنایت شد
غره همراه الہی میر حبلہ بمنصب سه هزاری ذات و سیصد سوار ممتاز گشت مقیم بخشی گجرات خطاب کفایت خانی سر بلندی
یافت چون بے گناهی سرفراز خان خاطر نشین گردید او را از بند برآورده مرتبه کورنش دادم حسب التماس فرزند شهریار به
منزل او رفت شد جشن عالی آراسته پیشکشهاے لائق کشیده و با کثرت از بندها سربا داده در نیولا عرض داشت نمود
اجمال بند شاه پرویز رسید که بیدولت از آب برهان پور گذشته باو یہ ضلالت گشته تفصیل این اجمال آنکه چون از
آب زریده عبور نمود تمام کشتیها را یہ الطرف برده کنار دریا و گذرها را به توپ و تفنگ استحکام داد و بزم بیگ را با بسیارے از
نخست برگشته باے ستاره سوخته بر کنار آب گذاشته بجانب اسیر و برهان پور رخت ادبار کشید و خان خانان و داراب را نظر بند
با خود همراه برد اکنون محل حقیقت قلعه اسیر محبت شادابی سخن ناگزیر است به قلعه مذکور و راز قناع و استحکام و ستانیت از
غایت اشتها و محتاج تبصره و توصیف نیست پیش از رفتن بیدولت بدکن حواله خواجہ نصر الدین ولد خواجہ فتح اللہ بود که از نظامان
و خانه زادان قدیم الخدمت است ثانی الحال به التماس بیدولت حواله میر حسام الدین پسر میر جمال الدین حسین شد چون ختم
تفائی نور جهان بیگم در خانه اوست و قتی که بیدولت از حوالی دہلی شکست خورده بجانب مالوہ و ماند و عطف عنان نمود

نور جهان بیگم میرند کورنشاں فرستاده تاکید فرمودند کہ زنہار الف زنہار بیدولت و مروت اور اسپر امون قلعه نگذارند برنج و بارہ را استحکام داده اداسے حقوق لازم شناسدہ نوے نکند کہ دغ لعنت و کفران نعمت برناصیہ سیادت و عزت او نشیند الحق خوب استحکام داده و سامان قلعه مذکور نہ بمرتبہ ایست کہ مرغ اندیشہ بیدولت بر جواشی آن تواند پروا نہ کرد و تخیل آن بزدلی ممکن و میسر باشد بالکل چون بیدولت شریفانام ملازم خود را نزد مشارالیه کہ فرستاده بہ ترتیب مقدمات بیم و امید از راہ برودہ مقرر نمود کہ چون بگرفتن نشان و خلعت فرستاده بودہ است از قلعه بزییر آید و دیگر اورا بالاسے قلعه نگذارند آن بے سعادت بچہ رسیدن شریفان حقوق تربیت و رعایت را بر طاق نسیان نہادہ بمحضائقہ و مبالغہ قلعه را بشرفا سپردہ خود با فرزند ان بر آمدہ نزو بیدولت رفت بیدولت اورا بمنصب چارہزاری ذات و علم و تقارہ و خطاب مرتضیٰ خانی بد نام ازل و ابد مطعونین و دنیا ساخت القہ چون آن نخت برگشتہ بپایہ قلع اسیر رسیدہ خان خانان و داراب و ساکنان و لا بد نہاد اورا با خود بالاسے قلعه بدوہ چارہ روز در انجا بسر بردہ از آذوقہ و سایر مصالح قلعه داری خاطر واپرداخت قلعه را بگوپال داس نام را بچوت کہ سابق نوکر سر بلند راے بودہ و در ہنگام رفتن دکن ملازم او شدہ بود و سپردہ عورات و اسباب زیادتی را کہ با خود گردانیدن متعذر بود در انجا گذاشت و ہر سہ منکوہ خود را با اطفال و کنیز چند ضروری ہمراہ گرفت اول قصدش این بود کہ خان خانان و داراب را در بالاسے قلعه مجوس دارد و آخر راے او برگشت و با خود فرد آورده بہ برہان پور شتافت بہ درینول لعنت اللہ گمراہ با جان جان ادبار و تخواست از سورت آمدہ با و پیوست از غایت اضطراب سر بلند راے سپر راے ہوج ہلچہ را کہ از بندہا و راجوتان مردانہ صاحب الوش است در میان داده برسل و رسائل حرف صلح مذکور ساخت مہابت خان گفت کہ تا خان خانان نیاید صلح صورت پذیر نیست ہنگی مقصدش آنکہ باین وسیلہ آن سرگردہ محال را کہ سر حلقہ ارباب فساد و عناد است از وجہ سازد بیدولت ناچار اورا از قید بر آورده بگوگند مصحف الطمینان خاطر خود نمودہ بخت دلجوئی و استحکام و عہد سوگند برون محل بردہ غرم ساخت و زن و فرزند خود را پیش او آورده انواع و اقسام الحاج و زاری بکار برد خلاصہ مقصودش آنکہ وقت ماتنگ شدہ و کار پر شواری کشیدہ خود را بشما سپردم خطا عت و ناموس ما بر شماست کاری باید کرد کہ زیادہ برین خواری و سرگردانی کشم خان خانان بفرست صلح از بیدولت جدا شدہ متوجہ لشکر ظفر افگر گردید مقرر یافت کہ مشارالیه در ان طرف آب بودہ بر اسلالت حریف متعذر صلح نماید قضا را پیش از رسیدن خان خانان بکنار آب چندی از بہادران جلادت قرین و جوانان نصرت آئین شے قابو یافتہ از جایکہ مقہوران فاضل بودند عبور نمودند از شنیدن این خبر ارکان نہت ترزل پذیر و زمت و بیرم بیگ نتوانست پاسے خلافت

و جهالت بر جا داشته بد افقه و مقابله پرداخت تا بر خود بچند کس از آب بسیار گذشته و در همان شب مفسدان سیاه نجت مانند
بنات الفش از هم پاشیده راه گریز سپردند خان خانان از نیرنگی اقبال بے زوال در ششدر حیرت افتاد و نه روئے فتن
نه راه آمدن بدورین وقت مکر نوشته های فرزند اقبال مندبنی بر تنبیه و رهنمونی سعادت مشکله و لاسا و همتالت پے دور پے
رسید خان خانان از صفحہ احوال بید دولت صورت یاس و نقش او بار در یافتہ توسط مہابت خان نخدمت فرزند اقبال مند
شتافت و بید دولت از رفتن خان خانان و عبور لشکر منصور از آب زبده و گر بخشن بیرم بیگ و قوت یافتہ دل پائے داو
با وجود طغیان آب و شدت باران بحال بتاہ از راه بہت گذشته بجانب دکن روانہ شد درین ہرج مرج اکثر سے از
بندہا سے بادشاہے و ملازمان او کام ناکام جدائی اختیار نموده از ہمراہی او باز ماندند چون وطن جادو را سے وارد سے
رام و آتش خان در سر راہ بود بہت مصحلت خویش چند منزل رفاقت نمودند اما جادو را سے بار دو سے ادنیاء و بافصل یک
منزل سے از پے میرفت و اسبابیکہ مردم درین اضطراب و ہول جان می گذاشتند او خاندی می کرد و روز سے کہ از ان طرف آب
روان می شد ذوالفقار خان نام ترکمان را کہ از خدمتگاران نزدیک او بود بطلب سر بلند خان افغان فرستادہ پیغام گذارد
کہ از نیک مرد سے و راست عہدی تو دور می نماید کہ تا حال از آب نگذشتہ آبرو سے مردان و فاسست مرا از بے وفائے
ہیچ کس چنان گران نمی آید کہ از تو مشارالیه در کنار آب سوار ستادہ بود کہ ذوالفقار خان رسیدہ تبلیغ رسالت می نماید سر بلند خان
جواب مشخص نداد و در رفتن و بودن متروک و متفکر بود در ان وقت از رو سے اعراض می گوید کہ جلوی اسب مرا بگذار ذوالفقار کشیر
کشیدہ بر کرد و حوالہ میکند در خیال کی از افغانان نیزہ کوتاہ دستہ را کہ اہل ہند بر چہ سگونید در میان حائل میسازد و ضرب تیج بر چوب بر چہ خوردہ لوکشیر
بر کمر بلند خان گذارہ نیزہ رسد و بعد از بر نہ شدن کشیر افغانان هجوم آوردہ ذوالفقار را پارہ پارہ میسازند پس سلطان محمد قزاقی کہ خواص بید دولت و بنابر
آشنائی و دوستی بے اجازت بید دولت ہمراہ او آمدہ نیزہ بقتل می رسد بالجلہ چون خبر آمدن او از بہ جان پور و درآمدن عساکر منصور بشہر
مذکور استماع افتاد خواص خان را بر جملہ استحال نزد فرزند اخلاص کش فرستادہ تاکید بیش از بیش فرمود کہ زمینہا بچہ کشائی
این مرادات تسلی نگشتہ ہمت بران مصروف دارد کہ یا در از زندہ بدست آرد یا از قلمرو بادشاہے آوارہ سازد چون
مذکور می شد کہ اگر ازین طرف کار بر و تنگ شدہ غالب ظن آنست کہ از راہ الکہ قطب الملک خود را بولایت او ڈیوہ و بنگالہ
اندازد و بحساب سپاہ گری نیزہ معقول می نمود بنا بر حزم و احتیاط کہ از شر الظاجاندار می است میرزا رستم را بصاحب صوبگی الکا آباد
اختصاص بخشیدہ خصصت آنصوب فرمود کہ اگر بحسب اتفاق نقش چنین نشیند از مصالح ہمکار باشد ورنہ الا فرزند خان جہان

التمنان آمدہ دولت زمین بوس دریافت ہزار مرصیفہ نذر ایک تحفہ بعلی کہ یک لک روپیہ قیمت داشت یا یک عدد مروارید
 و دیگر اجناس بر سر پیشکش گذرمانید بہیم خان قیل مرحمت نمودم تہم آبان ماہ الکی خواص خان عرض داشت شاہزادہ و مہاتجان
 را آورده عرض داشت کہ چون آن فرزند بہ برہان پور رسید با آنکہ بسیاری از مردم بنا بر شدت باران و بر آمدن ادغیب اندہ
 بودند بوجہ حکم بے تامل و توقف از آب گذشتہ بہ تعاقب بید دولت علم اقبال بر فراخت و بید دولت از شنیدن این خبر جاکہا
 سر اسیمیلے مسافت می نمود و از شدت باران و افراط لای و گل و کوچ پے در پے چاروائی بار بردار از کار رفته بود و از ہر کس
 ہر چہ در راہ می نامد باز پرس نمی گردید و او با فرزندمان و متعلقان نقد جان غنیمت شمرده یا اجناس نمی برداشتند عساکر اقبال از
 گریوہ جنگا ر گذشتہ تا پرگنہ رنگوٹ کہ از برہان پور قریب چل کر وہ مسافت است بہ تعاقب او شتافتند و باین حال تا قلعہ پور
 رفت و چون دانست کہ جادو راے و او دے رام و ساگرہ کنیان پیش ازین با و رفاقت نخواہند کرد پر وہ آزر مہنگا بداشتہ
 آنہا را رخصت نمود و فیضان گمان بار باد گیر اجمال و انتقال و قلعہ مذکور با او دے رام سپردہ بجانب ولایت قطب الملک
 روانہ شد چون بر آمدن او از قلعہ بادشاہے تحقیق پیوست فرزند سعادت مند بصوابید مہابت خان و سائر دولت خواہان
 از پرگنہ مذکور عثمان مراجعت معطوف داشتہ در غرہ آبان ماہ الکی داخل برہان پور گشت راجہ سارنگد پو با فرمان مرحمت عنوان
 نزد آنفرزند رخصت شد قاسم خان بمنصب چار ہزاری ذات و دو ہزار سوار سرفرازے یافت میسر کہ معین بخشی کابل را
 حسب المائتاس مہابت خان خطاب خانی سرفرازی بخشیدم الف خان و قیام خان از صوبہ پٹنہ آمدہ ملازمت نمودہ بخواست
 قلعہ کانگرہ مقرر فرمودہ علم عنایت فرمودم غرہ گورہ الکی باقی خان از چونانگڑہ آمدہ ملازمت نمود چون خاطر از ہم بید دولت
 و اپرداخت دگر مای ہندوستان بمنزاج من سازگار بنود و دویم ماہ مذکور موافق غرہ شہر صفر مقرر و خیر و ظفر از دارالبرکت
 اجیر بجزم سیر و شکار خطہ دل پذیر کشمیر حضرت موکب اقبال اتفاق افتاد قبل ازین عمدۃ السلطنت آصف خان را بصاحب صوبگی
 بنگالہ اختصاص بخشیدہ بدانصوب رخصت فرمودہ بودم چون خاطر بصحبت او الفت و موافقت گرفتہ و او در قابلیت و تعداد
 و مزاجدانی از دیگر بندہ ہا امتیاز تمام دارد بلکہ در اقسام شائستگی بہت است و جدائی او برین گرانی نمی کرد لاچار فرسخ آن غریب
 نمودہ بملازمت طلبیدہ بودم و برین تاریخ بدرگاہ رسیدہ سعادت آستان بوس دریافت جگت سنگم ولد رانا کرن رخصت
 وطن شدہ بعبایت خلعت و خیمہ صغیر و سرفرازی گشت راجہ سارنگد پو عرض داشت فرزند سعادت مند شاہ پرویز و دارالسلطنت
 مہابت خان آورده آستان بوس نمودم و رقم بود کہ خاطر از ہم بے دولت جمع شدہ و دنیا داران دکن کام و نا کام شرط اطاعت

و فرمان برداری بتقدیم می رسانند آنحضرت قطع نگرانی خاطر ازین جانب فرموده بسیر و تشکار خوش وقت باشند از مالک محروم هر جا
پسند افتد و بمزاج اشرف سازگار باشد تشریف برده به نشاط دل و کام بخشی روزگار مسعود و لب بر بند بستم ماه مذکور میرزا والی از سر و
آمده ملازمت نمود حکیم مومنا بمنصب هزاری سر فراز گردید اصالمت خان سپه خان جهان حسب الحکم از کجوات آمده دوست
زمین بوس دریافت در نیولا عرض داشت عقیدت خان بخشی صوبه دکن مشتمل گشته شدن راجه گرد و هر رسید و شرح این سانحه
آنکه یکی از برادران سید کبیر بارهه که ملازم فرزند اقبال مند شاه پرویز بود و شمشیر خود را بجبهت روشن ساختن و چرخ زدن
به صیقلگیری که متصل بخانه راجه گرد و هر دکان داشته می دهد روز دیگر که به طلب شمشیری آید بر سر اجوره گفتگومی شود و نفران سید
چند چوب به صیقلگیری زنند مردم راجه بجاییت او آن نفر را شلاق می زنند تا اتفاقاً دوسه جوانی از سادات بارهه در آن جوی
منزل داشته اند ازین غوغا و قوت یافتند و بیک سید مذکور می رسند آتش فتنه در می گیرند و در میان سادات و راجه پوتان جنگ
می شود و کار به تیر و شمشیری کشد سید کبیر آگاه می یافته باسی چهل سوار خود را بیک می رساند و درین وقت راجه گرد و هر باهمی
از راجه پوتان و اقوام خود چنانچه رسم هندو است برهنه نشسته طعام می خورند از آمدن سید کبیر و شدت سادات و قوت یافته
مردم خود را بدرون جوی در آورده در را مضبوط می سازند و سادات در دوازه جوی را آتش زده خود را بدرون می اندازند
و جنگ بجائی می رسد که راجه گرد و هر با بیست و شش نفر از ملازمان خود کشته می شود و چهل کس دیگر زخم بر میدارند و چهار کس از
سادات نیز قتل می رسند و بعد از کشته شدن راجه گرد و هر سید کبیر اسپان طویل او را گرفته بخانه خود مراجعت می نماید امرای
راجوت بر قتل راجه گرد و هر و قوت یافته فوج فوج از منازل خود سوار می شوند و تمام سادات بارهه بیک سید کبیر شتافته
در میدان پیش ارک مجتمع می گردند و آتش فتنه و فساد و آشوب ترقی می کند و نزدیک بآن می رسد که شورش عظیم شود و مهابت خان
ازین آگهی یافته فی الفور سوار گشته خود را می رساند و سادات را بدرون ارک آورده راجه پوتان را بروشی که مناسب وقت
بود و لاسانوده چندی از عده حار را همراه گرفته بمنزل خان عالم که در آن نزدیکی بوده می برد چنانچه باید و لاسامی نماید متعدد و تکفل
تدارک این می گردد چون این خبر بشاهنشاه می رسد آن فرزند نیز بمنزل خان عالم رفته بزبانی که لائق حال بوده تسلی می نماید
و راجه پوتان را بمنزل می فرستد و روز دیگر مهابت خان بخانه راجه گرد و هر رفته فرزندان او را پیش و دلجویی می کند و از روی
تدبیر و خجندی سید کبیر را بدست آورده بتقدیم می سازد چون راجه پوتان بغیر از کشتن او تسلی نمی شدند بعد از روزی چند او را
بپاداش می رساند و بیست و سوم محمد را در انجاست فوجیابی سرکار راجه پوتان مقرر داشته رخصت فرمودم درین راه پیوسته

بہ نشاٹشکار خوش وقت بودم رونے در اثنائے شکار دراج تو بفون کہ تاحال بنظر در نیامده بود باز گیر ایندم اتفاقاً بازی کہ او
 را گرفت نیز تو بفون بود تجربه معلوم شد کہ گوشت دراج سیاه از سفید لذیذ تر است و گوشت پود نہ کلان کہ اہل ہند گہا گہا گویند
 از قسم پود نہ خرد کہ جنگلی باشد بہتر چہین گوشت حلوان فربہ را با گوشت برہ سنجیدم گوشت حلوان فربہ لذیذ تر است و محض
 بچمت استخوان مکرر فرمودہ بودم کہ ہر دو یک قسم طعام بختہ آید کہ از قرار واقع تیز و تخفیف کردہ شود بنا برین مرقوم می گردودہم
 دی ماہ در حوالے پرگنہ رحیم آباد قراولان خبر شیریں آوردند بارادت خان و فدائی خان حکم شد کہ اہل میش را کہ در رکاب
 حاضر اند ہمراہ برودہ بیشہ را محاصرہ نمایند و از پے آنها سوار شدہ متوجہ شکار گشتم از انہو ہی درخت و بسیاری جنگل خوب
 نمایان بنو فیل را پیشتر راندہ پہلوے آن را بنظر در آوردم و بیک زخم بندوق افتاد و جان داد از ایام شاہزادگی تا
 حال این ہمہ شیر کہ شکار کردم در بزرگی و شکوہ و تناسب اعضا مثل این شیرے بنظر در نیامدہ بمصوران فرمودم کہ شبیہ
 آن را موافق ترکیب وجہ بکشند بیست و نیم من جہانگیری وزن شد طولش از فرق تا سر دم سہ و نیم درعہ و دو و طسو برآمد
 و در شانزدہم بعض رسید کہ حاکم اگرہ بچار رحمت ایزدی پوست اول در میش بہادر خان برادر خان زمان بودہ بعد از
 کشتہ شدن آنها بخد مت والد بزرگوارم پوست چون من قدم بعالم وجود نہادم آن حضرت بن لطف نمودہ ناظر سرکار
 من ساختند مدت پنجاہ و شش سال پیوستہ از روے اخلاص و دلسوزی و رضا جوئی خدمت من کردی و ہرگز از و
 غباری بر حواشی خاطر من نہ نشستہ حقوق خدمت و سبقت بندگی او زیادہ برانست کہ تصدی نوشتن آن توان شد
 ایزد تعالیٰ اورا غریق بحر مغفرت خویش گرداناد و مقرب خان را کہ از قدیمان و بابر بیان این دولت است بکومت و حرمت
 اگرہ بلند پایگی بخشیدہ رخصت فرمودم در حوالے فتح پور مکرّم خان و عبدالسلام برادر او سعادت زمین بوس دریافتند میت
 دوم در قصبہ متھرا حسن وزن فمی آراشگی یافت و سال پنجاہ و ہفتم از عمر این نیازمند در گاہ سبے نیاز بہار کے و فرخے
 آغاز شد در حوالے متھرا کشتی از راہ دریاسیرکنان و شکار افغانان متوجہ گشتم در اثنائے راہ قراولان بعض رسانیدند
 کہ ماہہ شیریں با سہ بچہ نمایان شد از کشتی برآمدہ بہ نشاٹشکار پر و اختم چون بچہ ہاش خرد بود فرمودم کہ بدست گرفتند و ماہر
 آہن را بہ بندوق زدوم در نیولا بعض رسید کہ گنواران و مزارعان آن روے آب جمنہ از و دی و راہزنی دست بر نمی دارند و
 در پناہ جنگلہاے انہو و محکمہاے و شوار گذار و تیمرد و بیباکے روزگار بہر برودہ مال و اسبے بجا گیر داران بخی و حسد
 بخان جہان حکم فرمودم کہ جبے از منصبداران پیش را ہمراہ گرفتہ تنبیہ و تادیب بلیغ نماید و قتل و بند و تاراج نمودہ محکمہ حصار

آنها بجایک برابر سازد و خارجین فتنه و فساد آنها از پنج برکنند و زد و گیر فوج از آب گذشته گرم و چسبان تا خنند چون فرصت اگر بختن
 نشد پاسبان به حالت افشرد و جنگ در برابر کردند و کس بسیاری بقتل رسید زن و فرزند آنها با سیری رفت و غنیمت فراوان تصرف
 سیاه منصور افتاد و غره بهمن ماه رستم خان را بفرجباری سرکار فوج سرفراز ساخته بد الفوب فرستاد و دویم ماه مذکور عبداله پسر
 حکیم نورالدین طهرانی را در حضور فرمودم که سیاست کرد و شرح این اجمال آنکه چون دارا ساسانی ایران پدرش را بکمان زرد
 سامان و رشک و تعذیب کشید مشارالیه از ایران گریخته بعد فلانک و پریشانی خود را به هندوستان انداخت و بوسیله اعتماد الدوله در
 سلاک بند حاسه و نگاه منتظم گردید و از مساعدت بخت بانک زمانی روشناس گشته داخل خدمتگاران نزدیک شد و منصب
 پانصدی و جاگیر معموره یافت لیکن از اینجا که حوصله اش تنگ بود تا باین دولت نداشت کفران نعمت و ناسپاسی پیشه
 خود ساخت و پیوسته زبان را به شکوه و شکوه خداوند خویش آلوده می داشت و بیولا مکرر بعضی رسید که هر چند عنایت
 و رعایت در حق او بیشتر شود آن نافع شناس و رشکایت و آرزوگی می افزاید و معذرت الیک نظر مرحمت باین که در حق او بخل
 آمده بود و با او رنجی افتاد تا آنکه از مردم بے غرض که در محافل و مجالس حرفه می بے ادبانه از نسبت بهمن شنیده بود و غماستماع
 می افتاد به ثبوت پیوست بنا بران بجنود طلب داشت سیاست فرمودم +

زبان سخن سرسبز سید بهر باد

چون قزاقان بعضی رسانیدند که درین نواحی ماده شیر می باشد که موطنان این حدود از آسیب او در محنت و آزار اند به
 فدائی خان حکم شد که حلقه های قیل همراه برده آن شیر را محاصره نماید از پهلوی او خود سوار شده به پیشه درآمد بغایت جلد و
 چسبان به نظر درآمد بیک زخم بندوق کاوش تمام شد و در سه به نشاط شکار خوش وقت بود و در اوج سیاه به بازگیرانیم
 فرمودم که در حضور حوصله اش را چاک نماید از چینه دان او موش برآمد که درست فرو برده بود و هنوز تجلیس زلفه حیرت
 افزای خاطر گشت که ناگه گله ای او باین بار یک موش در سبزه راجه طریق فرو برده بے افراق اگر دیگری قتل می کرد
 تصدیق آن ممکن نبود چون خود دیده شد بنابر غرض متروک گشت ششم ماه مذکور دارالک و دلی معسکر اقبال گشت چون
 جلالت سنگ پسر راجه با سوبا شارت بے دولت به کوستان شمالی پنجاب که وطن اوست رفته شد و در اذاعت خان
 صادق خان را به تنبیه و تادیب تعیین فرمودم چنانچه در اوراق گذشته ثبت افتاد و در بیولا ماد و سنگ برادر خرد او را بخطاب
 راجه سرفراز ساخته اسب و خلعت مرحمت فرمودم حکم شد که نزد صادق خان رفته برهم زن هنگامه مفسدان بے عاقبت

گر دوروز دیگر از سوادش کو چ فرمودہ بسلیم گدہ نزول اقبال اتفاق افتاد چون خانہ راجہ کشند اس بر سر راہ واقع بود و
مبالغہ و الحاح بسیار نمود حسب الاتماس او سایہ دولت بر منازل او انداختہ آن قدیم الخدمت را کامیاب این آرزو
گردانیدم از پیشکشہاے او قلیلی بجت سرفراز سے او پایہ قبول یافت بیستم از سلیم گدہ کو چ شدہ سید بہوہ بخاری را
بحکومت دہلی کہ وطن مانوفہ است و الحق این خدمت را پیش ازین ہم خوب سر کردہ بلند پایکی بخشیدم درین وقت علی محمد علی
حاکم تبت بفرمودہ پدر بدرنگ آمدہ دولت زمین بوس دریافت و ظاہر شد کہ علی راے باین پسر خود نسبت محبت و تعلق و مفوا داشت
و از دیگر اولاد گرامی تر سیدی می خواست کہ اورا جانشین خود گرداند بنا بر آن محسود برادران گشت و آزر دگہا در میان آمد ابدال السیر علی راے
کہ رشید ترین اولاد است از غیرت و آزر و گی بجان کاشغر توسل شدہ آنرا راجا می خود ساخت کہ چون علی راے بغایت پیر و منحنی شدہ
ہر گاہ زمین موعود در رسد بجایت والی کاشغر حاکم ملک تبت شود علی راے ازین توہم کہ مبادا برادران قصد او کنند و در ملک او خوش افتد
شارالیمہ ماروانہ در گاہ نمود و ہنگی مقصدش آنکہ از منصوبان این در گاہ شود کہ بجایت و رعایت اولیای دولت کارش رونق
و نظام پذیرد و غرض اسفندارند ماہ الکی در نواحی پر گنہ ابدال منزل شد لشکری پسر امام وردی کہ از بید دولت گرنختہ خود را
بخدمت فرزند سعادت مند شاہ پرور رسانیدہ بود درین تاریخ بدر گاہ آمدہ آستان بوس نمود عرض داشت آن منہ زہد
مہابت خان شملہ سفارش و مجرائی خدمت عادل خان بانو شد کہ مشارالیمہ نزد مہابت خان فرستادہ بود اظہار بندگی و دلخواہی
نمودہ بہ نظر در آورد و باز لشکری را نزد آن فرزند فرستادہ خلعت بانا در پی تگہ مر و اید بجست شاہزادہ خلعت بجست خان عالم
و مہابت خان فرستادہ بالتماس آن فرزند فرمان استالت مبنی بر عنایت بینایت باسم عادل خان قلمی فرمودہ خلعت بانا در پی
خاصہ مرحمت شد و حکم فرمود کہ اگر صلاح دانند مشارالیمہ را نزد عادل خان فرستند پنج ماہ مذکور باغ سہرند محل نزول بارگاہ
اجلال گشت در کنار آب بیاہ صادق خان و مختار خان و اسفندار و راجہ روچند گو الیاری دو گیرام کہ ہلک او مقرر بود مذ خاطر ضبط
و ربطا کوہستان شمالی و اپرداختہ سعادت آستان بوس دریافتند بالجملہ حکمت سنگہ بادشاہ بید دولت خود را کوہستان مذکور
رسانیدہ بہ ترتیب اسباب فتنہ و فساد پرداخت و چون عرصہ خالی بود روزے چند در شہاب جبال و کرویہ ہاے دشوار
بسر بردہ بتاخت و تاراج رعایا و زیرستان و بال انداخت تا آنکہ صادق خان بآن حدود پیوست و بمقامات بیم و
امید جمیع زمینداران را بقید ضبط در آورده استیصال آن بے سعادت را وجہ بہت خود ساخت و مشارالیمہ قلعہ مور را استحکام
دادہ متحصن شد ہر گاہ قابو یافتے از ان محکمہ برآمدہ با فوج از بندہاے بادشاہ جنگ در گریز کردی تا آنکہ آذوقہ کمی کرد

و از کمک و مدد دیگر زمینداران بایوس گشت و سرفراز ساختن برادر خود و موجب اضطراب و تلنگی او شد تا گزیر و سائل برانگیخته
 بخد مت نور جهان میگیم التجا آورد و اظهار ندامت و خجالت نموده به اشتقاق ایشان توسل جست و بحجت و لجوئی و خاطر داری
 ایشان رقم غفور بر جراید عصیان او کشیده آمد و درین تاریخ مرالین متصدیان دکن رسید که بے دولت بالعت الله و دارا ب و
 دیگر پروبال شکسته چند بحال تباہ و روسیاه و خرابی از سر حد قطب الملک بجانب او دلیسه و بنگالہ رفت و درین سفر خرابی بسیار
 بحال او و همراهیان او راه یافت و کس بسیار بهنگام فرصت سرو یا برهنه از جان و دست شسته راه فرار پیش گرفتند از
 جمله روزی میرزا محمد سپهر فضل خان دیوان او با والده و عیال خود بوقت کوچ گریخت و چون خبر به بید دولت رسید جعفر و
 خالقی اوزبک و چندی دیگر از مردم اعتمادی خود را بقایب او فرستاد که اگر زنده توانند بدست آورد و فها و الاسرا در بریده
 بجنوب بسیار ندانم و صاحب سرت هر چه تمام تر طے مسافت نموده در اثنای راه باورسیدند و ازین حادثه آگاه بے یافته
 والده و عیال خود را بجانب جنگل برده پنهان کرد و خود با معبودی از جوانان که اعتماد و همراهی با آنها داشت مردان پاسبان
 هست افشوده بکمان داری ایستاد و ظاهرا جوبے آبے و چیلہ ہم در میان او بود و سید جعفر خان خواست که نزدیک آمده
 بتیخال و فریب او را همراه برده هر چند بتربیب مقدمات بیم و امید سخن پروازی کرد و دروازه نکر و جوابش به تیر جان ستان
 حواله ساخت و بغایت جنگ مردانه کرد و خان قلی و چند سے دیگر از مردم بید دولت را بجنم داخل ساخت و سید جعفر نیز زخمی
 شد و خود بر زخمهای کاری لقد هستی در باخت لیکن تاریخی داشت بسیارے راس بے رفق ساخت بعد از کشته شدن
 سرا و بریده پیش بید دولت بردند چون بید دولت از حوالے دلی شکست خورده بماند و رفت فضل خان را بحجت طلب
 و ملک و مدد نزد عادل خان و غیره فرستاده باز و بند بحجت عادل خان واسپ و فیل و شمشیر مرصع براسے عنبر مصحوب او ارسال
 داشته بود اول نزد عنبری رسید بعد از تبلیغ رسالت آنچه بید دولت بحجت او فرستاده بود پیش می آورد و عنبر قبول نمی کند و
 میگویی که ما تاج عادل خان نیم و امر و زمره و نیا داران دکن اوست شمار اول پیش او باید رفت و اظهار مطلب خود نمود
 اگر او قبول این معنی نمود بنده موافقت و متابعت می کند و در انصورت هر چه فرستاده آیدی گیر و الا نه افضل خان نزد
 عادل خان می رود و او بتایبت پیش می آید و در تمام و بیرون شهر نگاه میدارد و بحال او نمی پردازد و النوع خواری می فرماید
 و آنچه بید دولت بحجت او و عنبر فرستاده بود همه را غایبانه از و طلب نموده متصرف می شود و مشا را لیه در نیجا بود که خبر کشته شدن
 پسر و خرابی خانه را شنیده بر روسیاه می نشیند و قصه بید دولت با این سالن دولت و اتفاقات طالع و نشسته منسوب بے

درست راه دور و دراز می نموده خود را به بند بچلی پان که به قطب الملک متعلق است رسانند و پیش از رسیدن خود بآن جوالی
 کس خود را نزد قطب الملک فرستاده با نواغ و اقسام امداد و همراهی تکلیف نمود و قطب الملک جزوے از نقد و جنس برسم
 اقامت فرستاده بپیر سرحد خود نوشت که بدرقه شده از سرحد خویش سلاست بگذرانند و جمله غله و فروشان و زمینداران را دلاسا
 نموده مقرر دارد که بار دوسه او غله و سایر ضروریات بے رسانیده باشند بیست و هفتم ماه مذکور غریب سانچر دوسه
 نمود شب از شکارگاه مراجعت نموده بار دوسه بے آمد اتفاقاً از جوی که سنگ لالچ بسیار داشت و آبش تمیزی گذشت
 عبور واقع شد یکے از سبز بختان سرکارگزک خوان طلانی که شتلمبر خوانچه و پنج پیاله با سرپوش در خرطیه کرباسه بناده و سر
 آن را بسته در دست داشت و در وقت گذشتن پایش تشکی می خورد و از دستش می افتد چون آب عمیق بود و بخت تند
 بهشت هر چه نفحص کردند و دست و پا زدند اثری از آن ظاهر نشد روز دیگر حقیقت بعرض رسانیدند جمعی از ملاحان و قولان
 را فرمودم که بهمانجا رفته باز از روستا احتیاط نفحص نمایند شاید پیدا شود اتفاقاً در جائیکه افتاده بود بدست آمد و غریب تر آنکه
 اصلاً زیرو بالا نشده و یک قطره آب در پیالها بے او در نیامده بود این مقدمه نزدیک است آن که چون باد می برمسند
 خلافت نشست انگشتی یا قوی از میراث پدر بدست بآردن افتاده بود خادمی را نزد بآردن فرستاده و آن انگشتی را
 طلب داشت قصار در آن وقت بآرون بر لب و جلد نشست بود چون خادم ادا بے رسالت نمود بآرون بخشیم رفته گفت
 که من خلافت را بتو روا داشتم تو یک انگشتی را بمن رواندشتی از شدت غضب انگشتی را در دجله انداخت بعد از چند ماه
 که بحسب تقدیر بادی در گذشت و نوبت خلافت به آرون رسید بغواصان فرموده که در دجله در آمده انگشتی را در جائیکه
 انداخته ام نفحص نمایند از اتفاقات طالع و دستگیری اقبال در غوطه اول انگشتی را یافته آورده بدست بآرون داده
 و رینولار و زس و در شکارگاه امام در دی قراول باشی در اسب بے بنظر آورده که یکپایه او خاگرداشت و پای دیگر خاگرداشت
 چون در ماده مابه امتیاز بهین خاگرداشت بطریق امتحان از من پرسید که این نر است یا ماده بلاه گفتیم که ماده است بعد از آن شکمش
 را پاره کردند بینه پیشینه از شکمش برآمد جمعی که در ملازمت حاضر بودند از روستا استبعاد پرسیدند که بجه علامت دریافتند
 گفتیم که سر نر ماده نسبت به نر خرومی باشد به تبع و دیدن آن بسیار ملکه بهم رسیده از غریب آنکه ناسه گلو بے جمیع حیوانات
 که در کان آن را حق گویند از سرگردن تا چینه و آن یکے می باشد و از جزیر بخلات همه از سر گلو تا چهار انگشت یک جنس است
 باز دوشلخ شده بچینه و آن پیوسته و از جانبیکه ده شاخ می شود سر بلند است گره طوری بدست محسوس می گردد و از هتنگ محسوس

تواست حتی او بطریق مار پنج از میان استخوان سینه گذشته تا دم غازه رفته و از آنجا باز برگشته بگلو پیوسته است چو زرد و قسم می باشد
 سیکه سیاه ابلق دویم بوز و درین ایام معلوم شد که دو قسم نیست آنچه سیاه ابلق است فراست و هر چه بوز است ماده و دلیل
 برین اینکه از ابلق خصیه ظاهر شد از بوز بیضه و مکر امتحان نموده شد چون طبیعت من رغبت تمام دارد و اقسام ماهی خوب
 بجهت من می آرند بهترین ماهی ها سبزی و ستان رود است و از پس آن برین و هر دو پولک داری باشند و در شکل شامل
 نزدیک به یک دیگر و همه کس زود تفریق نمی توانند کرد و همچنین در گوشت آنها نیز تفاوت بغایت کم است مگر صاحب ذائقه عالی در
 باید که لذت گوشت رود و اندک بهتر است ۴۴

جشن نور و زمین نوروز از جلوس همایون

روز چهارشنبه بیست و نهم جمادی الاول سنه هزار و سی و سه هجری بعد از گذشتن یک پیرو و گهری از روز مذکور
 غیر عظم علیه بخش عالم به بیت الشرف حمل سعادت تحویل ارزانی داشت و بند های شایسته با جفا منصوب و از دیاد مراتب
 سر بلند می یافتند حسن الحدیث خواجه ابوالحسن از اصل و اصنافه بمنصب هزاری و سید سوار ممتاز گشت مهر سعید پسر احمد بیگ
 خان کابلی به هزاری و سید سوار سرفراز شد میر شرف دیوان بیوات و خواص خان هر یک بمنصب هزاری سر بلند
 گردیدند سوار خان از کاکمره آمده دولت زمین بوس دریافت در نیولا به سیاه و لان و اهل یساق حکم فرمودم که بعد ازین در
 وقت سواری و بر آمدن از دولت خانه آدم معیوب را از قسم کور و گوش و بینی بریده و پس و مجذوم و انواع بیمار نگذارند که
 بنظر در آید نور و زمین جشن شرف آراستگی یافت اله وردی برادر امام وردی از پیش بید دولت گر بخت بزرگوار آمد و بغایت
 بغایت سرفراز می یافت چون خبر آمدن بید دولت بسره حداد و دایه تواتر رسید فرمان باسم شاهنشا به دست خان و امرای
 که به کمک آن فرزند مقرر اند تا کید صا در شد که خاطر از ضبط و نسق انصوبه پرداخته بزودی متوجه صوبه اله آباد و بهار گردند و
 اگر بحسب اتفاق صوبه دار بنگاله پیش راه او را نتواند گرفت و قدم جرات و جلالت پیش نهد بعد از آن افواج قاهره که در
 ظل رایت آن فرزند مقرر اند اداره دشت ناکامی گردد و بنا بر احتیاط در دوم اردی بهشت ماه فرزند خان جهان به صوبه
 دار الخلافه گره رخصت فرمودم که در آن نواحی بوده منتظر اشارت باشد اگر بختی حاجت افتد حکم فرمایند مقتضای وقت عمل شود

بشار الیه خلعت خاصه بانادری تکه مروارید و شمشیر خاصه مرصع و باصالت خان پسر واسپ و خلعت عنایت شد و درین تاریخ
عرض داشت عقیدت خان بخشی صوبه دکن رسید نوشته بود که حسب احکم فرزند اقبال مند شاه پرنیزه شمشیر و راجه گجنگم را در عقد
از دلج خود در آورده امید که قدش باین دولت مبارک و فرخنده باد و نیز مرقوم بود که ترکمان خان را از چمن طلبید عزیز الله را
بجای او مقرر فرمودند و جانبپار خان نیز حسب احکم آمده ملازمت نمود و قیتمکه بید دولت از برهانپور راه ادبار پیش گرفت میر
حسام الدین نظر بر کردار زشت خود انداخته در برهان پور نیارست بود فرزند هارا همراه گرفته بجانب دکن رخت ادبار کشید که
در پناه عادل خان روزگار بسر بر و قضا را از حوالی پیشتر عبور واقع می شود که جانبپار خان و قوت یافته جمع را بر سر راه
سے فرستاد و او را با متعلقان گرفته پیش مهابت خان می آورد و مهابت خان متعبد و مجبوس داشته یک لک روپیہ از نفعت و
جنس از گرفته و تحصیل نموده و جادو را سے و او دی رام قیلان بید دولت را که در قلعه برهان پور گذاشته بود همراه گرفته آورده
شاهزاده را ملازمت نمودند قاضی عبدالغفر نیز که در حوالی دلی از نزد بید دولت بجهت عرض مقاصد آورده بود او را را سخن
نداده و حال مهابت خان نموده بودم و بعد از شکست و خرابی او مهابت خان ملازم خود ساخته بود چون رابطه آشنائی قدیم
بعادل خان داشت و چند سال بوکالت خان جهان در بیجا پور بود و درین دلا مهابت خان باز او را نزد عادل خان برسم حیات
فرستاد و دینا داران دکن تقاضا سے وقت و برآمد کار منظور و ملحوظ داشته اظهار بندگی و دولت خواهی نمودند و غیر متعهد علی شیر
نامی از مردم معتبر خود فرستاده نهایت عجز و فروتنی ظاهر ساخت چنانچه مهابت خان از عالم نوکری عرض داشت نوشته
قرار داده بود که در دیو گام آمده مهابت خان را به بنید و سپر کلان خود را ملازم سرکار ساخته در خدمت فرزند اقبال مند باز
داد و مقارن این حال نوشته قاضی عبدالغفر رسید که عادل خان از حیمم قلب اختیار بندگی و دولت خواهی نموده قرار
فاده که ملا محمد لاری را که وکیل مطلق و نفس ناطقه اوست و در محاورات و مراسلات او را ملان بابا گویند و می نویسند با پنج هزار
سوار بفرستد که پیوسته در خدمت بسر بر و متعاقب رسیده و مانند چون مکرر فرامین بتاکید صا در شده بود که آن فرزند بجز نرم
استیصال بید و لیس متوجه ال آباد و بهار گردد و درینو لا خبر رسید که با وجود ایام برسات و شدت باران بتایخ ششم مهر دی ماه
آن فرزند بجا که اقبال از برهان پور کوچ فرموده در لال باغ منزل گزید و مهابت خان تا آمدن ملا محمد لاری در برهان پور
توقف نمود که چون بشار الیه برسد خاطر از نسق و ضبط آن حد و پرداخته با اتفاق او بخدمت فرزند اقبال مند شاه لشکر خان و
جادو را سے و او سے رام و دیگر بند هارا مقرر نموده که بیالاکھاٹ رخت و در نظر نگر باشند جان سپار خان را بدستور سالیان بخت

فرموده اسدخان محمودی را بایلیج پور باز داشت منوچهر پسر شاهنواز خان را بجان پور تعیین نمود و عوی خان را به تها نیر فرستاد که صوبه خاندیس را حیات نماید درین تاریخ خبر رسید که لشکری فرمان را بجادل خان رسانید و او شهر را آئین بست چهار کرده استقبال نموده جهت فرمان خلعت برآمده کسلیات و بجات بجا آورده در نیست و یکم سرو پا بجهت فرستاد و او پیش و خان عظم و صفی خان مرحمت نموده فرستادم صا دق خان را بجای مست و حراست لاهور سر فرستاده خلعت و فیل عنایت نموده خدمت نمود و منصب او چهار همدی ذات و چهار صد سوار حکم شد ملتفت خان پسر مرزا رستم خان منصب هزار و پانصدی و سیصد سوار فرق عزت برافراخت روزی در شکار بعضی رسید که مار سیاه کفچه مار دیگر را فر برده بسورخ در آمد فرمودم که آنجا را کنده مار را بر آورند بے اعراق باری مابین کلانے تا حال بنظر در نیامده چون شکمش را چاک کردند کفچه ماری که فرو برده بود درست برآمد اگر چه این قسم دیگر بوده اما در ضخامت و درازی اندک تفاوتی محسوس شد در نیولا از حیدر و او خلع نویسی صوبه و کن معروض گردید که مهابت خان عارف پسر زاهد را سیاست فرموده او را باد و پسر دیگر مجوس و مقید دار و ظاهر آن بے سعادت خون گرفته عرض داشتی بخا خود بجنس بے بے دولت نوشته از جانب پدر خود اظهار خلاص و دولت خواهی و ذلالت و خجالت نموده بود قضا را آن نوشته بدست مهابت خان می افتد عارف را بحضور طلب داشته نوشته را با دمی نماید چون خود سبیل بخون خود نوشته بود عدری که مقبول و سموع اقتد سامان نیارست کرد لاجرم او را سیاست فرموده پدر و برادرانش را مجوس گردانید غره خور داد و بعضی رسید که شجاع خان عرب در صوبه و کن باجل طبعی در گذشت در نیولا عرض داشت ابراهیم خان فتح جنگ رسید نوشته بود که بید دولت داخل او و یسه گردید تفصیل این اجمال آن که مابین سرحد او و یسه و کن در بند واقع است که از یک طرف کوه بلند دارد و از جانب دیگر چله و دریا است و حاکم گوکنده در بند و حصاری ساخته توپ و تفنگ استحکام داده و عبور مردم بے اجازت و اشارت قطب الملک ازان در بند تصور و میسر نیست بید دولت برهنونی و بدرقه قطب الملک از آنجا گذشته بولایت او و یسه در آمد قضا را در نیوقت احمد بیگ خان برادر زاده ابراهیم خان بر سر زمینداران گذر رفته بود از سولخ این حادثه مندی که بے سامت و خبر و آگاهی اتفاق افتاده مترو و متحیر گشت و ناگزیر دست ازان هم باز داشته به موضع بلبل که حاکم نشین آن صوبه است آمده نسائی خود را همراه گرفته بمقام کتک که از بلبله دوازده کوه بجانب بنگال است شتافت و چون وقت تنگ بود فرصت فراهم آوردن و انتظام احوال نشد استعداد جنگ بے دولت در خود نیافت و از همراهان چنانچه باید

بنو از کنگک گذشتہ ببردوان کہ صلح برادرزادہ آصف خان مرحوم جاگیر دار آنجا بود رفت و در ابتدا صلح استعدا و نمودن و تقویت
آمدن بید دولت نمی کنند تا آنکہ کتابت لعنت اللہ بر استمالت اومی رسید صلح ببردوان را مستحکم ساختہ بنشست و ابراہیم خان
از استماع این خبر وحشت اثر حیرت زدہ گشت ناچار با وجود آنکہ اکثرے از ملکبان و سپاہ او در اطراف بلاد متفرق و متلاشی
بودند در اکبر نگر پایہ ہمت استوار نمودہ با استحکام حصار و جمع آوردن سپاہ و دلاساے رؤساے خیل و چشم پرداخت و ہباب
و آلات طعن و ضرب و حرب و نہر و ہیا ساخت در نیو لانشانی از بید دولت باور رسید مضمون آنکہ بحسب تقدیر ربانی و سر نوشت
آسمانی انجیر لائق بحال این بے دولت بنود از کتم عدم بعالم ظہور جلوہ گر شد از گردش روزگار کج رفتار و اختلاف لیل و نہار
گذار برین سمت اتفاق افتاد و اگرچہ در نظر ہمت مردانہ فسحت و وسعت این ملک جولانگاہ بے بل پر کاہے بیش نیست
مذہا ازین رفیع تر و مطلب ازین عالی تر است لیکن چون برین زمین گذار افتادہ سرسری نمی توان گذشت اگر او را
عزم رفتن در گاہ بادشاہ باشد دست تعرض از دامن ناموس و خانمان او کوتاہ است بفرار غ خاطر روانہ در گاہ گرد و اگر
توقف را مصلحت خود میدانند ہر گوشہ کہ ازین ملک التماس نماید عطا فرمایم۔

تکمیلہ نوشتہ میرزا محمد ہادی مؤلف دیباچہ

ابراہیم خان در جواب نوشت کہ حضرت شاہنشاہی این دیار را بہ بندہ سپردہ اندامانت بسر جان ہمراہ است
چون شاہجہان در برونان رسید صلح حصار را استحکام دادہ مستعد جنگ و جدال گردید عبداللہ خان بیایہ حصار رسیدہ
محاصرہ نمود چون کار بصورت و دشواری کشید و بیچ طرف توقع مدد و طریق نجات ندید تا گزیر از قلعہ برآمدہ عبداللہ خان
را وید مشارالہ خاطر از قلعہ جمع ساختہ او را در نظر شاہجہان آورد بعد از تسخیر برونان متوجہ اکبر نگر شدند ابراہیم خان اول را
نمود کہ قلعہ اکبر نگر را استحکام دادہ بشرایط تخصن و قلعداری پردازد چون حصار اکبر نگر وسیع بود بہن تدرجیت کہ حافظت
آن توان نمود نہ داشت در مقبرہ پسر خود کہ حصارش بنایت استوار بود تخصن گشت درین وقت جمعے از امراکہ در اطراف
بودند با و پیوستند سپاہ شاہجہان محاصرہ مقبرہ پرداختند و خود در قلعہ اکبر نگر فرو آمدند از برونان نایرہ حرب شتمیل
گردید در نیوقت احمد بیگ خان رسیدہ ملائی گشت و دلاہار قوتی و استقامتی پدید آمد چون اہل و عیال اکثر آن روے

آب بود عبد الله خان دریاخان را از آب گذرانیده بدان سمت فرستاد ابراهیم خان با شماع این خبر احمد بیگ خان را همراه گرفته آن طرف شتافت و مردم معتبر را بجا رست و محافظت قلعه بازداشت و سفائن جنگی را که باصطلاح اهل هند نواژه می گویند پیش از خود بدان سمت فرستاد تا سر راه آنفوج گرفته بگذرانند که از آب عبور نمایند اتفاقاً پیش از رسیدن نواژه دریاخان از دریا گذشته بود و ابراهیم خان احمد بیگ خان را بجنگ اوروانه نمود و کنار دریا بین العسکین اتفاق جنگ افتاد و جمعی کثیر از طرفین قتل رسیدند احمد بیگ خان عطف عنان نموده با ابراهیم خان پیوست و از تسلط و غلبه غنیم آگاه ساخت ابراهیم خان کس را بطلب یعنی مردم کار آمدنی بقلعه فرستاد که وقت ملک است گروهی از جوانان خود را با ابراهیم خان رسانیدند و دریاخان آگهی و اطلاع یافته چند گروه پس تر و عقب تر حرکت کرد و چون نواژه در تصرف ابراهیم خان بود عبور لشکر شاهجهان از دریای گنگ بکشتی میسر نمی گشت درین اثنا بلیه راجه نام زمینداری آمده اظهار کرد که اگر فوجی همراه من تعین کنید در طرف بالائے آب قریب بجد و متعلقه خود چند منزل کشتی را بدست آورده افواج را از آب بگذرانم شاهجهان عبد الله خان را با هزار و پانصد سوار نامزد کرد تا از گزرے که آورده نمائی کند عبور نموده بر سر اردو ابراهیم خان تاخت برد و آن افواج بر بهری بلیه راجه بسرعت باو از آب گذشته بدریاخان پیوست چون این خبر با ابراهیم خان رسید سر اسیمه بجزم زرم شتافت نور الله نام سید زاده را که از منصبداران تجویزی او بود با هزار سوار بهراول قرار داد و احمد بیگ خان را با هزار سوار طرح کرد و خود با هزار سوار در قول ایستاد و بعد از تلافی طرفین جنگ عظیم در پیوست عبد الله خان بر فوج بهراول تاخته نور الله را منہم ساخت و جنگ به احمد بیگ خان پیوست او مردان ایستاده زخمیهای سنگین برداشت ابراهیم خان از مشاهده این حال طاقت نیاورده جلوانداخت و عبد الله خان نیز بر فوج ابراهیم خان حمله آورد و بمقتضای ادعایان شبت از دست داده طریقه بهریت سپردند و سر رشته انتظام افواج از هم گسخت و ابراهیم خان با معدود دسے پاسے عسکران را با داشت بهرین مردم او را جلو گرفته خواستند که از آن معرکه بے مملکه برآید را حسی نشده که مقتضای بهشت و مردانگی این کار نیست چه دولت بهتر از نیکه در خدمت بادشاهی جان نثار کنم هنوز سخن تمام نگشته بود که از اطراف هجوم آورده بزخمیهای کاری کارش تمام ساختند و نظر بیگ نامی از نوکران عبد الله خان سبا شتر قتل او گردید بالجملة سر او را بریده پیش شاهجهان فرستاد و جمعی که در حصار مقبره شحص بودند از مردن ابراهیم خان فتح جنگ و قوت یافته دلها از دست دادند و درین وقت رومی خاں نقبی را که بیایے حصار رسانیده بود آتش داده چهل دره از دیوار حصار منهدم گشت و حصار منجر گردید و گر بخجکان خود را در دریا

می افکندند و اگر کشتی بدست می آمد هجوم آورده غرق می گشتند و گروهی که گرفتاری عیال سلسله پائے آنها بود رفته ملاقات می شدند و میرک جلایر که از عهده پائے آن صوبه بود دست گیر شد و از همراهان شاه جهان عابد خان دیوان و شریف خان بخشی و سید عبدالسلام بارهه حسن بیگ بخشی و چندی دیگر جان نثار گشتند و چون احمد بیگ خان با جمعی از منصبداران آن صوبه از میدان بنزد پیر آمده بصوبه دحا که که دارالملک بنگاله است و اهل و عیال داند و ختمائے میرزا ابراهیم خان نیز در آن جا بود رو نهاده بود لشکر شاه جهان نیز بدان صوب حرکت نمود چون دحا که رسید احمد بیگ خان کام و ناکام با دیگر مردم بملازمت می رسند و مبلغ چهل لک روپیه از اموال ابراهیم خان و پنج لک روپیه از اموال میرک جلایر و غیره متصرف گشتند و پانصد زنجیر فیل و چهار صد راس اسب گوط که در آن ولایت بهم می رسد از ضمائم غنائم گشت و آتش و امتعه اکثر وافر بقید ضبط آورده نواره و توپ خانه چندان که در خور بادشاهان ذی شوکت بود بدست افتاد و سه لک روپیه بعبدالله خان و دو لک روپیه براجیه بیگ و یک لک روپیه بداراب خان و یک لک روپیه بدربار خان و پنجاه هزار روپیه بوزیر خان و پنجاه هزار روپیه بشیاعت خان و پنجاه هزار روپیه بمحمد تقی و پنجاه هزار روپیه بدیرم بیگ بخشیدند و همچنین بمرم دیگر در خور پایه و مراتب کم و بیش رسید و چون از ضبط آن ملک و ابرو اخذت داراب خان پسر خان خانان را که تا حال مقید بود از قید بر آورده و سوگند داده حکومت ملک بنگاله را با و تفویض فرمودند و زن او را بایک دختر و یک پسر شاهنواز خان همراه گرفتند و بغرم خنجر ملک بهار متوجه شدند و راجه بهیم پسر رانا را که درین هرج و مرج از خدمت او شان جدائی اختیار نکرده بود برسم منتظا با فوجی پیشتر از خود بصوب پٹنه روانه گردانید خود با عبداللہ خان و دیگر بندها از پی او شتافت صوبه پٹنه که در جاگیر شاهنوازده پرویز مقرر بود و ایشان نخلص خان دیوان خود را بحکومت و حراست آن ملک مقرر داشته آله یار پسر افتخار خان و بیرم خان افغان را البو جدار می گذاشته بودند پیش از رسیدن راجه بهیم پائے همت آنها از جارت و توفیق یاوری نکرده که حصار پٹنه استحکام داده روزی چند تا رسیدن لشکر تفضل دار نذال آباد عنان مسارعت باز نکشیدند و بهم بشهر پٹنه در آمده آن ملک را متصرف گشت و بعد از چند روز شاه جهان با بسیارے از لکیمیان به بنگاله رسید و جمعی کثیر از متعینان بهار و جاگیر داران آنجا اقرار همراهی دادند و از اطراف و نواحے نیز پنج شش هزار سوار آمده نوکر شدند و سید مبارک که حارس قلعه بهتاس بود با وجود استحکام قلعه و استعداد قلعه داری حصار را محاصره نمود زمینداران و جنبه دیگر زمینداران آن حدود که باراده رفاقت پیوستند و عبداللہ خان و راجه بهیم را بطریق منتظا بصوب

آله آباد و دریاخان را با فوج بجانب مانگ پور فرستاده خود نیز شتاب حرکت نمود چون عبداللہ خان بگذر جو سیہ پیوست
 جب انگیر تلی حسان پسر خان اعظم کہ حکومت جون پور داشت نزد میرزا رستم با آله آباد رفتہ و عبداللہ خان از عقب شتافتہ
 در قصبہ جھوسی کہ بر لب آب گنگ در مقابل آله آباد واقع است فرود آمد بھیم بقاصلہ پنج کردہ از آله آباد اقامت نمود و شایان
 بجون پور رسیدہ توقف در زید عبداللہ خان بجزب توپ و تفنگ و نوارہ عظیم کہ ہمراہ داشت از آب عبور نمودہ در ظاہر آله آباد
 فرود آمدہ بکار محاصرہ پرداخت و میرزا رستم در قلعہ متحصن گشتہ رایات جنگ و جدال افراخت و از درون و برون سفیر تیر و
 تفنگ پیام مرگ و شور اجل و رگوش دلیران می انداخت فتنہ و آشوب عظیم در ان سرزمین پدید آمد اکنون عنان اسب
 خوشترام خامہ را بجانب تحریر احوال دکن منعطف می گرداند سابقا تحریر یافته کہ عنبر حبشی علی شیر نامی وکیل خود را نزد
 ہماہب خان فرستادہ نہایت عجز و فروتنی ظاہر ساخت باید آنکہ مدار ہماہب صوبہ دکن بہ عمدہ او مفوض باشد و چون
 او را ببادل خان ابواب منازعت و خصمت مفتوح گشتہ بود امید آن داشت کہ با مدار بندہاے درگاہ سلاطین سجدہ گاہ
 آثار تسلط بر ظاہر سازد و بھمین عادل خان نیز بحجت دفع شراد تلاش می کرد کہ مدار اختیار آلتوبہ بقبضہ اعتبار ادا
 شود آخر فزون عادل خان کار گرفتار افتاد و ہماہب خان جانب عنبر را از دست دادہ بکار وائی عادل خان پرداخت و
 چون عنبر بر سر راہ بود ملاحظہ لاری وکیل عادل خان از جانب او مگرانی خاطر داشت ہماہب خان فوج از لشکر
 منصور بہا لگھاٹ تعیین فرمود کہ بدرقہ شدہ ملاحظہ را بہ برہان پور رساند عنبر از شنیدن این خبر متروکہ و متوہم گشتہ با
 نظام الملک از شہر کٹکی برآمدہ بقندھار کہ بر سر ولایت گوگندھ واقع است شتافت و فرزند ان را با جمال و انتقال
 بر فراز قلعہ دولت آباد گذاشتہ کٹکی را خالی ساخت و شہر را انداخت کہ بسرحد قطب الملک میروم کہ زر مقرر خود
 را از و بازیافت نمایم بالجملہ چون ملاحظہ لاری بہ برہان پور پیوست ہماہب خان تاشاہ پور استقبال نمودہ نہایت
 گرمی و دلجوئی ظاہر ساخت و از انجا باتفاق متوجہ ملازمت شاہزادہ پردیگر دیدند و سر بلند را سہ را بحکومت و حراست
 شہر برہان پور گذاشت و جادو را سہ داد و سہ رام را بملک تھر داشت و سپر اولین و برادر دینی را بحجت احتیاط ہمراہ گرفت و
 چون ملاحظہ بخد مت شاہزادہ پیوست مقرر گشت کہ ابانچ ہزار سوار در برہان پور بودہ باتفاق سر بلند را سہ تمشیت احکام و انتظام ہمام نماید
 و امین الدین سپر او با ہزار سوار در خدمت شتابد باین قرار وادشا را لیلہ را نصرت فرمودہ خلعت با شمشیر صغ و سپ و فیل لطف نمودند و
 بھماہمین و ملا و نیز خلعت و سپ و فیل با نچاہ ہزار روپیہ و خراج عنایت گردید و محمد امین را ہمراہ خود گرفتند و ہماہب خان از جانب خود یک صمد

دند با سجانپارو بهادران عرصه کارزار از همه کیدل و کیر و جنگ قرار دادند بالجمعه چون بهادران عرصه شهاست به وضع شیر گله که در ده کرده غزنین واقع است معسکر آراستند و از آنجا افواج را ترتیب داده و چپلته پوشیده متوجه پیش شدند و خانزاد خان با جمعی از منصبداران پدر خود در قول پایست ثبات افشرد و مبارز خان افغان و انیرا سنگدل و سید حاجی و دیگر بهادران را در فوج هراول مقرر داشت و همچنین فوج چرانغ و برانغار با تبین شایسته ترتیب داده از انیر و جل سجان توالی نصرت و فیروزی درخواست نمود و چون مذکور می شد که سپاه اوزبک در سه کرده غزنین لشکرگاه ساخت دولت خواهان را بخاطر می رسد که شاید روز دیگر ملاقی فریقین اتفاق افتد نصرا همین که سه کرده از موضع شیر گله گذشته قراولان اوزبک نمایان شدند قراولان منصور قدم جلالت پیش گذاشته جنگ انداختند و عساکر اقبال با توپ خانه و فیلان کوه شکوه آهسته و آهسته بآن انداخته اتفاقاً پلنگپوس در پس پشت به توپخانه شده ایستاده بود و قصدش آنکه چون لشکر منصور کوفته و مانده از راه می رسد از کمین گاه برآمده کارزار نمایند مبارز خان که سرداران فوج هراول بود غنیمت را دیده جمعی را بملک قراولان می فرستد و آنهم نیز کس نزد پلنگپوس فرستاده از رسیدن افواج قاهره آگاه می سازند یک گروه ببلشکر مانده سپاه غنیمت نمایان می شود آن مقهور مردم خود را افواج ساخته بود یک فوج او با لشکر هراول منصور مقابل می گرد و دو خود با فوج دیگر با فاصله یک تفنگ ایستاده عنان او باری کشد چون فوج مخالفت بحسب کیست از بهادران فوج هراول افزونی داشت بهادران قول گرم و گیراشافته خود را بملک هراول رسانیده نخست بآن وز بنورک و توپ و تفنگ بسیاری زنند و از پس فیلان جنگی را دو انبیه کارزاری نمایند و جنگ بامتداد داشته ادمی کشد در چنین وقت پلنگپوس خود را بملک می رساند و معذاکاری نمی سازد و پاسبان همت از جای لغزد و بهادران عرصه شهاست و در برداشتن و بستن و تاختن و انداختن کارنامه جلالت و جانپاری به تقدیم رسانیدند مخالفان تاب نیاورده جلوریز بر می گردانند و هزاران بیشه شهاست آن بخت برگشته را تا قلعه حما که شش کرده از میدان جنگ دور بود زده و کشته تعاقب نمودند و قریب سیصد اوزبک علف تیغ بید برنج ساختند و موازی هزار راس اسب و اسلحه بسیار که مخالفان در راه از گرازی انداخته بودند بدست سپاه منصور افتاد و فتحی عظیم که عنوان فتوحات تواند بود بتأیید از جل سجان چهره کشای مراد گشت چون این خبر بجهت اثر بسامع جلال رسید بند با سجان شایسته خدمت که درین جنگ مصدر خدمات و ترودات پسندید گردیده بودند هر کدام در خور استعداد و حالت خویش باضافه منصب و اقسام مراحم خسروانی و لوازش خاقانی سر بلندی یافتند پلنگپوس اوزبک است نامش

چنین بوده پلنگ برهنه را گویند و پس سینه را گویند و چنگی سینه دار تاخته بود و ازان روز پلنگپوس اشتهار یافته اکثر اوقات در میان قند بار و غزنین بسری برد و چون مکرر بخراسان شتافته دست بر دسپا هیانه نموده توان گفت که شاه عباس از دور حساب بود مقارن این حال از عرض داشت فاضل خان واقعه بخار و کن بمسابع جلال رسید که چون ملا محمد لاری به برهانپور رفت و خاطر اولیای دولت از ضبط و نسق صوبه و کن اهلینان پذیرفت و شاهزاده پرویز بهما بخت خان و دیگر امرا بصوب ملک بهار و بنگاله نهضت فرمودند چون خاطر از فتنه سازی و نیزنگ پردازی خان خانان لهرانی داشت و دارا پسر او در خدمت شاه جهان بود بصلاح و صواب دید دولت خواهان او را نظر بند نگاه می داشتند و مقرر شد که متصل بدولتخانه شاهزاده خیمه محبت او برپا کنند و جانا بیگم صبیبه او که در عقد از دواج شاهزاده و انیال و شاگرد رشید پدر خود است با پدر یکجا با بسری برد و جمعی از مردم معتبر بر در خانه او پاس دارند بعد از آنکه جمعی را بجهت ضبط اموال بردایره او فرستادند و خواستند که فیم نام غلام او را که از عهد های دولت او بود و شجاعت را با کاروانی جمع داشت متعید سازند او را ایچان خود را بدست دیگری نداد و پایست افشوده با پسر و چندی از نوکران داد مروی داده جان فدای آبرو نمود و در خلال این احوال فضل خان دیوان شاه جهان که در بجای پورمازه بود بدرگاه والا شتافته دولت زمین بوس دریافت و مشمول عواطف خسروانه گردید و متعارن این خبر بدآرایی شاهزادگان با همدگر رسید شرح این داستان آنکه چون سلطان پرویز و هما بخت خان بجواله آباد رسیدند عبداللہ خان دست از محاصره قلعه باز داشته بکجوسی مراجعت نمود چون دریا خان با فوجی کسار آب را استحکام داده بود و کشتیها را بجانب خود کشیده ردزی چند عبور لشکر بادشاهی در توقف افتاد و شاهزاده پرویز و هما بختان در کنار آب مذکور معسکر آراستند و دریا خان ضبط گذرهای بنیاد آنکه زمینداران میس که در آن حدود اعتباری دارند سی منزل کشتی از اطراف بدست آورده چند گروه بالاس آب گذاری بهمرسانیده را بهسری کردند تا دریا خان آگاه بی یافته بمداغه و مقابله پرواز و لشکر بادشاهی از آب گذشت لا علاج دریا خان صلاح در توقف ندیده بجانب جنوب رشتافت و عبداللہ خان و راجه بهیم نیز با شاهزاده بطرف جوپور روان شدند و التماس نهضت بصوب بنارس کردند شاه جهان پروگیان حرم را بقلعه خلک اساس رهناس فرستاده خود بطرف بنارس حرکت نمود و عبداللہ خان و راجه بهیم و دریا خان بلشکر پیوستند شاه جهان به بنارس رسیده از آب گنگ گذشت و برکنار آب لونس اقامت نمود شاهزاده پرویز و هما بخت خان به مدینه رسیدند و آقا محمد زمان لهرانی را با طایفه آنجا گذاشته از آب گنگ گذشتند و خواستند که از آب لونس عبور نمایند بیرم بیگ مخاطب بنج.

بخان دوران فرموده شاه جان از آب گنگ بگذشت و در سه آقا محمد زمان آورد و محمد زمان بجهی شتافت بعد از چهار روز
 خاندوران با غرور و سرفروزی رسید آقا محمد زمان باستقبال شتافت دوران بحر که متبردی عظیم و کاری شگرت کرد و خاندوران بعد از
 هزیمت سپاه خود در رزمگاه توقف نموده تنها بهر طرف می تاخت می کوشید تا بقتل رسید سر او را بدرگاه شاهزاده پرویز فرستادند
 و از آنجا بر نیزه کردند رستم خان که سابقاً نوکر شاه جهان بود و گر خیمه بشا هزاره پرویز پیوسته بود گفت خوب شد که حرام خور بقتل
 رسید جهانگیر قلیخان پسر عظیم خان حاضر بود گفت او را حرام خور و باغی نمی توان گفت از جلال نک تیرد نباشد که در راه صاحب خود
 حسان داده و ازین بیشتر چه توان کرد و بنگرید که اکنون نیز سرش از همه سرها بلندتر است بالجمله بعد از واقعه خاندوران شاهزاده
 پرویز عظیم شادمان شد و آقا محمد زمان را نوازش فرمود بعد ازین واقعه شاه جهان با سرداران سپاه کنگاش نمود اکثر و تنواریان
 خصوصاً راجه بهیم صلاح در جنگ صفت دیدند مگر عبداللہ خان که اصلاً راضی باین نمی شد و بعضی می رسانید که چون لشکر
 بادشاهی بحسب کمیت بر سپاه مافرونی دارد و چنانچه لشکر بادشاهی قریب چهل هزار سوار موجود است و لشکر شاهی از نوکران
 قدیم و جدید تا هفت هزار سوار نمی کشد مناسب حال آن و صلاح دوران است که لشکر جهانگیری در همین سرزمین گذاشته خود
 را از راه آوده و لکنو بنواحی دہلی رسانیم چون این گروه انبوه بدالضوب شتافته نزدیک رسند بطرف دکن متوجه شویم ناگزیر لشکر
 بادشاهی از بسیاری گرانی و حرکت اسباب خست عافز شده آشتی خواهند کرد و اگر صلح صورت نماند دوران زمان بتقصای
 وقت عمل باید فرمود شاه حجه از کمال غیرت و جلالت این سخن را بسع قبول اصفا نه نموده قرار بر جنگ صفت داده باین
 عزیمت پا در رکاب آورده ترتیب افواج فرمود و در قول خود ایستاده در بر نثار عبداللہ خان و چرنار نصرت خان و در
 هراول راجه بهیم و بر دست راست راجه دریا خان با طایفه افغانان و بر دست چپ بهار سنگه و غیره پسران زر سنگه یو
 و در التمش شجاعت خان و شیر بهادر مخاطب بشیر خواجه و رومی خان میر آتش توپ خانه را روانه ساخت مقارن این
 حال شاهزاده پرویز و دهاست خان صفوف نبرد آراسته بعرصه کارزار شتافتند و کثرت سپاه بادشاهی بشاید بود که سه
 طرف لشکر شاه جهان را فرد گرفته حلقه سان در میان داشت و رومی خان میر آتش توپ خانه را پیش برد و یکن که برابر گوله
 توپ انداخته باشد از غرایب اتفاقات آنکه یک گوله بر کسی نخورد و توپهای گرم شده از کار بازماند و چون فاصله میان توپخانه
 و هراول فوج شاه جهان بسیار شد هراول لشکر بادشاهی بجانب توپ خانه مطمئناً خاطر شتافت مردم توپ خانه تاب
 نیاورده را هزیمت سپردند و توپ خانه بتصرف مردم بادشاهی درآمد از مشاہدہ این حال دریا خان افغان که در دست

راست هراول بود بے جنگ راه فرار سپرد و از برگشتن او فوج دست چپ هراول نیزه بران گردید ناگزیر راجه بهیم کثرت مخالف خود را بنظر اعتبار در نیا در ده با معدودے از راجپوتان قدیمی خویش توسن همست برانگخته بر قلب لشکر بادشاہ رسیدہ بہ شمشیر آبدار کارزار نمود و جتاجوت نامی فیلی کہ در پیش بود بزخم تیر و تفنگ از پا افتاد و آن شیر بیشہ جرات و جلاوت بار راجپوتان جان نثار پائے مردانگی قایم کردہ آثار شجاعت او تھو رطاہر ساخت جو انان چیدہ و سپاہیان جنگیدہ کہ بر گرد پیش سلطان پرویز و مہابت خان ایستادہ بودند از اطراف و جوانب ہجوم آوردہ آن یکہ تاز را بہ تیغ سید رنج بختک ہلاک می انداختند اما رقی داشت کارزار کرد و جان نثار شد و بھنیم راستھور و پرتھی راج واکھراج را تھور با چندے از تھوران روم دوست و در عرصہ کارزار زخمی افتادند و از کشتہ شدن راجہ بهیم و برہم خوردن فوج ہراول شجاعت خان کہ رفیق فوج التمش بود نیز منہزم شد و شیر خواجہ کہ سردار این فوج بود قدم بر جا داشتہ مقتول گردید چون ہراول التمش از پیش برخاست و جنگ بقول رسید فوج جر نغار کہ سرکردہ آن نصرت خان بود تاب نیا در دہ طرح داد و شاہ بہمان بعبد اللہ خان کہ در بر نغار بود و جمعے از سپاہ کہ مجموع بہ پانصد سپاہ می کشد پائے تحمل استوار کردہ دلاوران را ترغیب و تحریض می نمود تا آنکہ اکثرے کشتہ و زخمی شدند غیر از فیلان علم و تیغ و قورخانہ خاصہ و عبد اللہ خان کہ بجانب دست رست باندک فاصلہ ایستادہ بود چیزے بنظر در نمی آمد درین وقت تیرے بچلتہ خاصہ رسید و ایزد جل اسمہ ذات مقدس را بکشت مصلحتی محافظت نمود و شیخ تاج الدین را کہ از خلفائے خواجہ باقی است قدس سرہ کہ در ان سمرکہ ہمعنان شاہ بہمان بود تیرے بر رخسارہ خوردہ از بنا گوش سر بر آوردہ درین وقت شاہ بہمان یوسف خان را نزد عبد اللہ خان فرستاد و پیغام کرد کہ کار بجائے نازک رسیدہ مناسب حال و ملائم شان ما این ست کہ با معدودے کہ ہمراہ ماندہ اند توکل بکرم الہی نمودہ بر قلب لشکر بادشاہی بتا زیم تا آنجہ رقمزدہ کلاک تقدیر است بظہور سد عبد اللہ خان خود نزدیک رفتہ گفت کار از ان گذشتہ کہ بر تاخت و تردد اثرے مترتب گرد و این دست و پا زدن محض بیہودہ و بیفائدہ است سلاطین سلف چون امیر تیمور صاحب قران و حضرت بابر بادشاہ و ہمچنین اکثر صاحبان داعیہ را در مبادی سعی و تلاش مکرر حسین و قالیع اتفاق افتادہ و در ان حالت صعب ضبط احوال فرمودہ عنان از عرصہ کارزار منعطف ساختہ اند و بدین کامی قرار دادہ لہذا بدولتی رسیدہ اند و جمعی از فدویان کہ در رکاب سعادت حاضر بودند گستاخانہ دست بر جلو انداختہ سام آسبے از عرصہ کارزار بر آوردند و لشکر بادشاہے بہ اردوے شاہی درآمدہ بخارت و ضبط اموال و اسباب پرداختند و این قدر را غنیمت شمرده بتعاقب

نشانیستند و شاه جهان بچار کوچ بر فراز قلعه ربهاس نزول نمود و سه روز در قلعه توقف نموده از لوازم قلعه داری خاطر جمع ساخت
و سلطان مراد بخش را که در بهمان ایام قدم بعالم وجود نهاده بود بادایه با و انکهار انجا گذاشته با دیگر شاهزاده با و اهل حرم بجانب
پلینه و بهار منضبت فرمود چون این اخبار بمساع قدسیه رسید بمابیت خان در انجذاب خان خاتمان سپه سالار را مورد ساخت
بمنصب هفت هزاره ذات و هفت هزار سوار از قرار دو سپه و سه اسپه شرف اقبیا از بخشیدند و تومن و توغ علاوه عواطف
گشت اکنون مجلی از سواخ دکن رقمزده کلک دقالت نگاری گردید چون ملک غیر سیر حدود لایت قطب الملک شتافته بمبلغ
مقرر که هر سال بمیت خرج سپاه از وی گرفت و درین دو سال بموقوف مانده بود باز خواست نموده مجدداً عهد و
سوگند خاطر از ان جانب پرداخت و بجد و ولایت بند رسید و مردم عادل خان را که بکراست آن ملک مقرر بودند بزبون
و بے استعداد یافته غافل بر سر آنها تاخت و بندرتا راج نموده از انجا با حیثیت و استعداد افراد ان شتافت و چون حال ان
اکثر از مردم کار دیده و سرداران پسندید خود را همراه لاری بر برهان پور فرستاده بود و جمعی که بفتح شراد کفایت کنند حاضر
نداشت صلاح وقت در پاس عزت و محاربت خود دانسته در قلعه بیجا پور متحصن گشت و با حکام برج و باره و لوازم قلعه داری
پرداخته کس بطلب ملا محمد لاری و لشکر که همراه او به برهان پور بود فرستاد و بمتصدیان صوبه مذکور بتاکید و مبالغه نوشت که حقیقت
اخلاص دولت خواهی من بر بیه دولخواهان ظاهر و هویدا است و خود را از متعلقان آن در گاه می دانم درین وقت که غیر ناخوش
با من چنین گستاخی نموده چشم آن دارم که جمیع دولت خواهان بادشاهی که در صوبه موجود اند بکلیک من متوجه گردند تا این غلام
فضول را از میان برداشته سزای کردار و در دامن روزگار را گذاشته آید در هنگامی که مابیت خان با بادشاهزاده پرویز متوجه
آل آباد شد سر بلند را بے حکومت و حراست برهان پور باز داشته مقرر نموده بود که در عیال کلی و جزوی بصواب دید ملا محمد لاری
کار کند و در اتمام همای دکن از صلاح او اعتراف نور زد چون ملا محمد بسیار بید شد و بمبلغ سه لک هون که قریب دوازده لک
روپیة باشد بصیغه مدد خرج لشکر بمتصدیان آنجا داد و نوشته بے عادل خان در باب لک بمابیت خان رسید و انیز بخواه
این معنی نموده بمتصدیان دکن نوشت که بے تامل و توقف همراه ملا محمد لاری بکلیک عادل خان شتابند تا گزیر سر بلند را بے
با معبودی و بر برهان پور توقف گزیر و لشکر خان و میرزا منوچهر و خیر خان حاکم احمد نگر و جان سپار خان حاکم پرویز و خدی خان
و ترکمان خان و حمید خان بخشی و اسد خان و عزیز الله خان و جواد و راسه و او داجی رام و سایر امر او بمقتضای این که ان
تعیینات صوبه دکن بودند با ملا محمد لاری بکلیک عادل خان بقصد استیصال غیر شتافتند و چون غیر ازین معنی و توقف یافتند و نیز

نوشته به بندهای درگاه فرستاد که از غلامان درگاه ام نسبت بنگان انتخاب دارم و بے ادبی از من بطور نیامده بجهت تقصیر و کدام
گفته در مقام خرابی و استیصال من در آمده اند و به کلیت عادل خان و به تحریک ملا محمد بر سر من می آیند میان من و عادل خان
بر سر منی که در زمان سابق به نظام الملک متعلق بود و الحال او متصرف گشته نزاع است اگر او از بنده باست من نیز از غلامانم
مرا با او و او را با من و گذارند تا هر چه در مشیت حق است بطور آید آنها باین حرف و التفات نفرموده کوچ بر کوچ متوجه
آفتاب گردیدند هر چه عنبر بالبحال و زاری افزود و ایشان بشیر شدت ظاهر ساختند ناگزیر از ظاهر بجای پور برخاسته بحدود
ملک خود پیوست و بعد از نزدیک رسیدن افواج عنبر دفع الوقت و مدارا نموده روزی گذرانده سعی و ران داشتند که کار
بجنگ رسد و ملا محمد با مرایه بادشاهی سر در دنبال داده فرصت نمی داد هر چند سرانداخته و مدارای نمود و حمل بر عجز و
زبونی او کرده در شدت می افزودند و چون کار بر دستنگ آمد و اضطراب دامن گیر گشت ناگزیر در روزی که مردم بادشاهی
غافل بودند و سستی داشتند که جنگ نمی کنند ترکما از دور نمایان ایشان گردیدند که ترک جنگ نموده بر آمده اند و می خواهند
که گریخته بروند درین وقت بر مردم عادل خان ریختند و میان مردم او و عنبر جنگ سخت و در پیوست و بحسب تقدیر ملا محمد که
سوار لشکر بود کشته شد ازین جهت سپاه عادل خان و اسر رشته انتظام گسیخته گشت و جاد و مرایه و او داجی رام دست
بکار نبردند و راه فرار پیوند عنبر ناگاہی کار خود کرد و شکست عظیم بر لشکر عادل خان واقع شد و اخلاص خان و غیره
بیست و پنج نفر از سران سپاه عادل خان که مدار دولت او بر آنها بود گرفتار شدند و از آن گروه فرهاد خان را که تشنه خون بود
از سر چشمه تنج سیراب ساخت و دیگران را محبوس گردانید و از امرای بادشاهی لشکر خان و میرزا منوچهر و عقیدت خان گرفتار
شدند و خنجر خان گرم و گیر خود را با محمد نگر رسانیده با تسکین قلعہ پرداخت و جان سپار خان نیز برگشته به بیر که در جاگیر او بود رفته
حصار بر او مضبوط ساخت و جمعی دیگر که از آن در طه هلاک برآمدند بعضی خود را با محمد نگر رسانیدند و اگر و سب به برهان پور
شتافتند و چون عنبر بمرا و خویش کامیاب گردید و آنچه در غیله او نگذاشته بود بر عرصه ظهور جلوه گری نمود و اسیران سرخچه تقدیر را
مسلسل و محبوس بدولت آباد فرستاد و خود با محمد نگر رفته بحاصره پرداخت لیکن هر چند سعی نمود کار از پیش زلفت
ناکام جمعی را بر دور قلعہ گذاشته بجانب بیجا پور عنان عزیمت معطوف داشت عادل خان باز تحصن شد و عنبر تمام ملک
او را تا حدود متعلقه بادشاهی که در بالا گھاٹ بود متصرف گشته جمعیت نیک فراهم آورده قلعہ شولا پور را که پیوسته میان
نظام الملک و عادل خان بر سر آن نزاع می بود محاصره کرد و یا قوت خان را با فوسج عظیم بر سر برهان پور فرستاد و قلعہ

میدان را از دولت آباد آورده قلعه شوالپور را بضر دست و زور بازو سه قدرت مفتوح گردانید از استماع این اخبار
دشت آثار خاطر اقدس شاهنشاهی آشوب گرایید در خلال این احوال مکتوب نذر محمد خان دالی بلخ بنظر مقدس در آمد
مضمون آنکه این نیازمند آنحضرت را بپناه پدر و والی نعمت خود میداند بلیکپوس بے رخصت این خیر اندیش مصدر جهان
گستاخی شد و الحمد لله که تادیب شایسته یافت چون نیز غبار نقار در میان لشکر کابل و سپاه بلخ حادث شده امیدوار
است که خانزاد خان را از حکومت کابل تغییر فرموده بجای او دیگرے را تعیین فرماید از آنجا که کام غشی شیده پسندیده
است آنصوبه بهدار المہام خواجه ابوالحسن تفضیل یافت احسن البدر سپر خواجه بوکالت پدر بگیمت و حراست کابل تعیین
گشت و فرمان شد که پنج هزار سوار خواجه را بصناطه دو اسپه و سه اسپه تنخواه نمایند و احسن البدر منصب هزار و پانصدی و مقصد
سوار و خطاب ظفر خانی و عنایت علم فرق عزت برافراخت و خلعت باشمیر و خنجر مرصع و قیل ضمیمه مراحم بیدان گردید و فرمان
شد که خانزاد خان روانه درگاه شود چون زمستان در آمد و خوبیا کے کشمیر آخر شد بنا بر آن تبارک بیست و پنجم شهر
ریات اقبال بصوب دارالسلطنت لاهور ارتقاء یافت و در ساعت سید در آن شهر سمینت بهر زود دست داد متعارف
آن صوبه داری پنجاب از تغییر صادق خان برکن السلطنت آصف خان مقرر شد و در خلال این احوال بطرف ہرن منلو
که از لشکر گاہ ہاسے خاص بود توجہ فرمودند درین تاریخ خانزاد خان از کابل آمدہ شرف آستان بوس دریافت و چون خاطر
اقدس مظاہر از نشاط لشکر و ابر داخت عنان معاودت بدار السلطنت العطا یافت درین وقت عرض داشت
ہما بت خان رسید مرقوم بود کہ شاہجہان از شپہ و بہار گذشتہ بولایت بنگالہ در آمد و شاہ پرور نیز باہما کہ منصورہ ملک بہار
چو بست در ادراک گذشتہ بگام گشتہ کلک سولخ بنگالہ گشتہ کہ شاہجہان و داراب خان پسر خان خانانہ را سو گند وادہ بکومت و
خواست ملک بنگالہ باز داشتہ بخت احتیاط زن اورا با یک پسر و یک برادر زاوہ ادہمراہ گرفتہ بود و بعد از جنگ بونس و
العطا عنان اورا در قلعہ رہتاس گذاشتند بداراب خان نوشتند کہ در گڑھی خود را بجا زمست رساند و بداراب خان
از ناراستی و زشت خوئی صورت حال را طور دیگر در خاطر نقش بستہ عرض داشت نمود کہ زمین اران باہم اتفاق کردہ ملوہ بخاصہ
می دارند ازین جہت توانم خود را بخدمت رسانید چون شاہجہان از آمدن داراب بایوس شد ہمراہ جمعے کہ مصدر کاری و
ترودے تواند شد نمازہ بود ناگزیر از آشوب علت خاطر سپر داراب را بعبد اللہ خان حوالہ فرمودند و کار خانجات و بیوات
ہمراہ گرفتہ بہان راہ کہ از دکن آمدہ بودند را بیت عزیمت برافراشتند و چون داراب چنین اداسے ناپسندیدہ بظہور آورده خود

مطرو دانل و ابد ساخته عهد الله خان پسر جوان او را بقتل رسانید و شاهزاده پریز صوبه بنگاله را بجای گیر مهابت خان و پسرش تنخواه
فرموده عنان معاودت محطوف داشت و حکم بزیند اران بنگاله شد که دارا ب را که در قبل داشتند دست تعرض از دو کوه ماه و آت
روانه ملازمت سازند و او آمده مهابت خان را دید و چون خبر آمدن دارا ب بعرض اشرف اقدس رسید مهابت خان فرمان شد
که در زنده داشتن آن بلسعادت چه مصلحت باید که برسیدن فرمان گیتی مطلع سران سرگشته بادی عدالت و گمراهی را بدرگاه
عدالت پناه روانه سازد با بجلد مهابت خان بوجوب حکم مل نموده سرش را از تن جدا ساخته بدرگاه فرستاد و درین هنگام
خانزاد خان را خلعت خاصه و خمر مرغ با بچول کتاره و اسب خاصه محبت فرموده بصاحب صوبگی بنگاله فرستاد و دندو مقارن
آن فرمان جهان مطلع بطلب عبدالرحیم که پیش ازین خطاب خان خانانی داشت صادر گشت و چون در صوبه دکن مشورت عظیم
دست داد و جمعی اندامیان لشکر و سیر سر خیمه تقدیر گشته و قلعہ دولت آباد و جوس مانند و شاه جهان از ملک بنگاله بصوب ملک دکن
جهان انعطاف تانفت ناگزیر بخلص تنخان بر جنگ استعجال نزد شاهزاده پریز دستوری یافت که سزاوی نموده ایشان را
بامر عظام روانه دکن سازد و درین اقامت خان را از تغییر مقرب خان بکومت و حراست اگر خلعت اختیار بخشیدند و
درین تاریخ عرض داشت اسد خان بخشی فکن از برهان پور رسید نوشته بود که یاقوت خان حبشی با ده هزار سوار موجود به ملک پور
که از شهر بیست کرده سمانت است رسید و مصر بلند رای از شهر تیر آمد و صد آن دارد که جنگ اندازد و فرمان بتاکید تمام صادر
شد که زنهات رسیدن ملک و مدد و قلعہ کار برده و تیر جلوی کنند و با استحکام برجا پیداخته و در شهر محسن گزینند و راوا اسطافند و
سند هزار دسی بجری ارتفاع رایح اقبل آیت دست و وجود بجانب کشمیر اتفاق افتاد و از دقاسی که در ابتدا ساری این حال
بظهور آمد آنگاه شاه جهان بولایت دکن رسیده و عنبر شروع در خدمتگاری نموده بجهت جدا خواهی ایشان فوجی بسره کردگی
یاقوت خان بجواسی برهان پور فرستاده که با خبیت و تاراج پردازند و بشاه جهان نوشت که بزود ساری بانصوب حرکت
نمائید شاه جهان بدان سمت توجه نموده دیول گانور را محکم ساخت و عهد الله خان و محمد قلی مخاطب شاه قلی خان را بقوی تعین
نمود که باتفاق یاقوت خان برهان پور را محاصره نموده بلوازم قلعہ گیری پردازند و متعاقب آنها خود نیز متوجه شد و مالبلاغ
که در سواد شهر واقع است فرود آمد و او رتن و دیگر بندهای بادشاهی که در قلعہ بودند در استحکام شهر و حصار شرط تمام
و لوازم کار آگهی بتقدیم رسانیده محسن گشتند و شاه جهان فرمود که از یک طرف عهد الله خان و از جانب دیگر شاه قلی خان
بقلعہ بمپیند قنار او در طرفی که عهد الله خان بود غنیمت هجوم آورد و در جنگ صعب پیوست و شاه قلی خان با فدائی خان جان باخت

دیوار قلعه را شکسته نفیم مقابل خود ابرداشته بجهاد در آمد و سر بلند را به جمع از مردم کار کرده خود را برابر عبدالشاه خان گذاشته خود بر سر شاه قلی خان تاخت و چون اکثری از نوکران زربنده در کوچ و بازار شرفی شده بودند شاه قلی خان با معده وی در میدان پیش ارک پاسی همت افشوده بدامنه و مقابله پرداخت تا آنکه چندی از بند های بادشاهی که با او بود مقتیل شدند ناگزیر به ارک در آمده در قلعه را بست و سر بلند را به محاصره نموده کار بر روشک ساخت شاه قلی خان از روی اضطرار قول گرفته او را دید چون این خبر به شاه بهمان رسید مرتبه دیگر فواج ترتیب داده حکم یورش فرمودند و هر چند مبارز خان و جان سپار و دلیران عرصه کارزار شراکطی و کوشش بجای آوردند اثری بران مترتب نگشت و از مردم روشناس شاه بیگ خان و سواران خان و سید شاه محمد نقد حیات در با خند و بارسیم خود سوار شد حکم یورش نمود و از اطراف بهادران زرم آرا و دلیران قلعه کشا قدم حرات و جلالت پیش نهاده کارنامه های شجاعت ظاهر ساختند و از اعیان اهل قلعه بودند خان بلجمی از برادران و بابا میک و داماد کهنان و بسیاری از راجپوتان و راورتن علف تیغ انتقام شدند درین وقت که کار بر متحصنان به شواری کشیده بود و قضا را تیر تفنگی بگردن سید جعفر رسیده پوست مال گذشت و او اضطراب کرده برگشت و از همان تافتن او تمام دکنیان سر اسیمه راه فرار سپرد بسیار سے از بیدلان را با خود بردند و مقارن این حال خبر آمد که شاهزاده پوز و صاحب خان خان خاتان سپه سالار و پیشکس و شاهسی از بنگاله معاودت نموده بدریا سے نزدیک رسیدند اند ناگزیر شاه بهمان بوسعت آباد بالا گھاٹ مراجعت نمود و درین وقت عبداللہ خان از شاه بهمان جدائی اختیار نموده و در موضع اندونشست و مقارن آن نصرت خان جدائی گزیده و نظام الملک شتافته نوکرانش از سوانخ سپری شدن روزگار خان اعظم میرزا کوکلتاش است پدر او از آدمی زراوگان غزنین است و مادرش حضرت عرش آشیانی را شیر داده بود و آنحضرت پاس نسبت ایشان داشته میرزا عزیز را بزرگترین امر ساخته بودند و از دو فرزندانش بارها سے محبت می کشیدند و در علم سیر و فن تاریخ آتھنا تمام داشت و در تحریر و تقریر بے نظیر بود نستعلیق خوب می نوشت شاگرد میرزا باقر سپه سالار علیست با اتفاق ارباب استعداد ریخته علم او از دست استادان مشهور هیچ کمی ندارد و در مدعا نویسی بدلولی داشت لیکن از حریت ساده بود و در لطیفه گوئی بے مثل و شعر همواری می گفت این رباعی از واردات او است -

رباعی

عشق آمد و از جنون برو مندم کرد	و ارسته ز صحبت خرد مندم کرد
آزاد ز بند دین و دانش گشتم	تا سلسله زلفت کسی بندم کرد

وفات خان اعظم در شهر احمد آباد گجرات اتفاق افتاد و لاش او را در دہلی برده بجوار روضہ سلطان امشلخ نظام الدین قدس سرہ نزدیک بقبر پدرش بن خاک سپردند چون خان اعظم مسافر دارالملک بعت انگشت وادار بخش را بمختار طلب داشتہ خان جهان را بصاحب صوبگی گجرات سرفرازی بخشیدہ حکم شد کہ از اگرہ احمد آباد شتافتنہ محافظت آن ملک نماید

جشن بیستمین نوروز از جلوس ہمایون

مطابق سلسلہ ہجری روز مبارک شنبہ دہم جمادی الثانیہ سنہ ہزار و سی و چہار آفتاب جان تاب برج حمل را نور آگین ساخت و سال بیستم از جلوس اشرف آغاز شد و در اس کوہ بہتر بنشا طشکار پر داختہ یک صد و پنجاہ و یک راس قوچ کوہی بہ تفنگ و تیر شکار کردند و در منزل جنگہ تخی جشن شرف آراشگی یافت از بہتر تا این منزل ارغوان ابرا سیر فرمودند و چون درین موسم کوتل پیر نچال از برف مالا مال می باشد و عبور سوار از فراز آن بغایت دشوار بلکہ محال لاجرم حضرت موکب گہمان شکوہ از راہ کرپوہ پونچ اتفاق افتاد و درین کوہستان نایخ ہم می رسد و دو سال و سہ سال بردخت می ماند و از زمینداران آنجا شنیدہ شد کہ قریب ہزار نایخ در یک درخت می باشد و درین اثنا ابوطالب پسر آصف خان بحکومت لاہور بنیابت پدر مرخص گردید و درینو لاسید عاشق پسر سردار خان بکوہستان شمالی پنجاب کہ ضبط و ربط آن بپردہ پدرش بود دستوری یافت و او را بجا نگار نامور گردانیدہ منصب چہار صدی و صد و پنجاہ سوار عنایت فرمودند و زجمعہ بیست و نہم در منزل نور آباد کہ برب دریاے بہت واقع است نزول اتفاق افتاد از گھاٹ بہت تا کشمیر بدستور یکہ تا پیر نچال در راہ منزل بہنزل خانہا و نشینہا ساختہ اند و درین راہ نیز اساس یافتہ و اصلاً بنجیمہ و سائر نرخت فراشناہ چنیاج نیست و درین چند منزل اردوے گہمان پوی بہت برف و باران و شدت سرما از گریوہاے دشوار گذار بصوبت گذشت و در اثناے راہ آبشاری خوش بنظر درآمد کہ از اکثر آبشار ہاے کشمیر بہتر توان گفت از تفاضش پنجاہ و درع باشد و عرض آبریز چہار و درع متصدیان منازل صفہ عالی حمادی آن بستہ بودند ساحتی نشستہ پیالہ چند نوش فرمودہ چشم و دل را از تماشاے آن بہرہ وادند حکم شد کہ نایخ عبور شکر منصور بر لوح سنگی ثبت نمایند تا این نقش دولت بر صفحہ روزگار یادگار ماند

درین منزل لاله و سوسن و از غوان و یاسمن کبود از کشمیر آورند و در یک شبانه فره اردی بهشت قصبه باره موله که انقضایات کلان کشمیر است بورد و مرکب اقبال آراستگی یافت و مردم شهر از اهل فضل و ارباب سعادت و سوداگر و سایر اصناف گروه گروه به سیل استقبال دولت زمین بوس دریا فتند و درین دو منزل شکوفه زارها بے خوب سیر کرده شد و دیدگان حضرت و جمیع امارت کشمیر مستحق توجه شهر شدند و در سه شبانه هفتم در ساعت سعادت قرن بهارت و دلنشین کشمیر حجت تقیر نزول مرکب اقبال اتفاق افتاد اگرچه در باغ نور منزل که میان دولت خانه واقع است آخرها بے شکوفه بود لیکن یاسمن کبود و داغ را معطر و منور داشت و تماشا بے بیرون شهر اقسام شکوفه جمال افروزی می نمود و چون بتواتر پیوسته در کتب طب خصوص ذخیره خوارزم شاه بی ثبت یافته بود که خوردن زعفران خنده می آورد و اگر بیشتر خورده شود آن قدر خنده کند که بیم هلاکت باشد حضرت شاهنشاهی بجهت امتحان کشتنی واجب القتل را از زندان طلب فرموده و حضور خود ربع سیر زعفران که چل شقال باشد خوراند و بعد از آن اصلاح تفسیری در احوالش راه نیافت روز دیگر ضعف آن که هشتاد شقال باشد خوراندند و پیش به تبسم نشاندند تا بخوریدن چه رسد و مردن خود چه صورت دارد و درینو لا حفظ و حراست کا نگهانه به انیزای سنگدن مغوض گشت و داد و بخش از کجرات آمده ملازمت نمود و درین ایام مزاج سردار خان از اعتدال انحراف و وزیده بیماری سور القینه با دعارض شد و در نته رفته منجر با سهال دمی گشت و بتایخ یا زدهم محرم سنه هزار و سی و پنج در قصبه ملتان و دیعت حیات سپرد و او را آورده و نحصا که نزد گاه او بود مدفون ساختند و در سال پنجاهم از ولادتش سپری شد و چون این خبر بمسابع علیا رسیده فوج داری کوهستان شمالی پنجاب بالعت خان که از کوهکیان او بود و تفویض یافت و فرمان شد که کامکار سپرش بلازبت شتاید و درین روزها مصطفی خان حاکم ٹھٹھ رحلت نمود و به مذکور شهر یار عنایت شد و درینو لا از عرض داشت اسد خان بخشی دکن بسابع جلال رسید که شاهجهان بدلول گانن رسید و یاقوت خان حبشی بالشکر عنبر برهان پور را محاصره دارد و در سر بلند را بے پاس غیرت جمعیت برجا داشته بلوازم قلعه داری همت گماشته و پیوسته از بیرون جنگ می اندازد و هر چند دست و پا بے میفزند کاری نمی سازند و بعد از چند روز خبر رسید که مردم عنبر نیز برخاسته رفتند چون این معنی بعرض همایون رسید سر بلند را بے راجه منون عواطف و مراحم سرفراز فرموده منصب پنج هزار و پنج هزار سوار و خطاب را بے راج که در ملک دکن بالاتر ازین خطاب نمی باشد عنایت نمودند و از سواخ آنکه چون شاهجهان دست از محاصره برهان پور باز داشته بصوب دکن برگشت در اثنای راه ضعف قوی بر مزاج استیلا یافت و در ایام تکرر بخاطر رسانید که غرض تصحیرات گذشته اند و الا قدر باید خواست و باین اراده حق پسند

عرض داشت مشتمل بر دست و انفعال از جرائم ماضی و حال نوشته ارسال داشتند و حضرت شاهنشاهی نیرانی بخط مبارک خویش
 قلمی فرموده روانه ساختند مضمون آنکه اگر داراشکوه و اورنگ زیب را بهلازمست بفرستد و قلعه رهناس و اسیر را که در تصرف کسان
 دوست به بند هاس بادشاهی بسیار در قلم غفور جبرائیل تقصیرات او کشیده شود و ملک بالاگھاٹ با و مرحت گردد و بعد از و رو و شور
 ماطفت شاه جهان آداب استقبال و تعظیم بجا آورده با وجود کمال تمایق و ولایتی که بشا هزاره با داشت رضا جوئی و الدماجد را
 مقدم شمرده آن جگر گوشه را با بانگ شیکش از جواهر و مرغع آلات و فیضان کوه پیکر که موزی و ده لک روپیه قیمت داشت
 روانه درگاه والا ساخت و بسید مظفر خان و رضا بهادر که بجا است قلعه رهناس مقرر بودند حکم نمود که به کس که فرمان بادشاهی ظاهر
 سازد قلعه را با و سپرده همراه سلطان مراد بخش بلازمست آیند و همچنین بیات خان نوشت که قلعه اسیر را به بند هاس بادشاهی
 حواله نموده روانه حضور او گردد و خود بعد از آن بصوب ناسک حرکت نموده درین ایام عرب دست غیب که بخت آوردن
 سلطان پوشنگ پسر شاهزاده دانیال و عبدالرحیم خان خانان نزد شاهزاده پرویز رفته بود آید و دولت زمین بوس
 دریافت پوشنگ را به احوال روز افزون اختصاص بخشیده بمظفر خان بخشی فرمودند که از احوال او خبردار بوده آنچه بخت
 ضروریات او در کار باشد از سرکار بادشاه سرانجام نماید و بنوع سامان سرکار او کند که از هیچ طرف نگرانی خاطر
 نداشته باشد و در خلال این حال عبدالرحیم خان خانان بصادات آستان بوس جبین خدمت نورانی ساخت و زمانه متذلل
 خجالت از زمین برنگرفت و آنحضرت بخت و لنوازی و تسلی او فرمودند که درین مدت آنچه بطور رسید از آثار قضا و قدر است
 نه مختار بادشاه این رهگذر خجالت و ملالت راه ندهند و بعد از تقدیم مراسم زمین بوس اشارت رفت که بنشینان او را آورده در جای
 مناسب باز دار و قبل ازین حضرت شاهنشاهی با خواص نور جهان بیگم آصف خان و فدائی خان را نزد شاهزاده پرویز فرستاده
 بودند که مهابت خان را از خدمت ایشان جدا ساخته بجانب بنگال روانه سازد و خان جهان از گجرات آمد و بخدمت و کالت
 شاهزاده پرواز و در نیولا عرض داشت فدائی خان رسید مرقوم بود که در ساز و نگار بخدمت شاهزاده پیوسته ابلاغ احکام
 شاهنشاهی نمودم شاهزاده بجدائی مهابت خان و همراهی خان جهان راضی نیستند و هر چند درین باب بمبالغه و تاکی معروض
 داشتم نتیجه بران مترتب نگشت چون بودن من در لشکر سود نداشت در ساز و نگار توقف گزیده قاصدان تیز رو و طلب خان جهان
 فرستاده ام که بسرعت بهر چه تمام تر تو جبر این حد و گردد و بالکل چون حقیقت حل از عرض داشت فدائی خان بعرض مقدس رسید
 باز فرمان بتاکید تمام بشاهزاده صادر گشت که ز غماز خلافت آنچه حکم شده بخاطر راه ندهد و اگر مهابت خان بر فتن بنگال راضی نشود

جریده متوجه حضور والا گردد و شما با سائر احرار و برهان پور توقف نمایند چون خاطر فیض مظاہر از سیر و سکار عرصہ دلپذیر کشمیر و دست
بنابران بتاریخ نوز و دهم محرم الحرام سنہ ہزار و سی و پنج ہجری ریات عالیات بصوب لاہور ارتقا یافت پیش ازین مکرر
بعض رسیدہ بود کہ در کوہ پیر پچال جانور سے می باشد مشہور ہماے و مردم آن سر زمین می گویند کہ طعمہ اش استخوان ریزہ
است و پیوستہ بروے ہوا پرواز کنندگان مشاہدہ می افتد و نشستہ کم و بیش می باشد چون خاطر اشرف اقدس بتحقیق آمدن
مقدمات توجہ مفراطہ دار و حکم شد کہ از افراد لان ہر کس بتفنگ زدہ بحضور بیار و ہزار روپیہ انعام بیا بدقتضای اجمال حسان
قراول بہ بندوق زدہ بحضور اشرف آوردہ چون زخم بپایش رسیدہ بود زندہ و تندرست بنظر اشرف درآمد فرمودند چنیہ دان
آن را ملاحظہ نمایند تا خویش او معلوم شود چنیہ دان را شگافند از حوصلہ اش استخوان ریزہ برآمد و مردم کوہستان معروض
داشتند کہ مدار خوراک این بر استخوان ریزہ ہاست و ہمیشہ بروے ہوا پرواز کنندگان چشم بر زمین دارد ہر جا کہ استخوانی بنظرش
در آید بہ نول خود گرفتہ بلندی شود و از انجا بر زمین بہ سنگ می اندازد تا بشکند و ریزہ شود آنگاہ یچیند و میخورد درین صورت
غالب ظن آنکہ ہماے مشہور ہمین است ۴

ہمای برہمہ مرغان از ان شرف دارد	اگر استخوان خورد و و طائری نیاز دارد
<p>سر و نش بکل می ماند لیکن سر کل مرغ پر ندارد و این پر ہماے سیاه دارد و در حضور وزن فرمودند چار صد و پانزد قلوہ کہ یک ہزاری و ہفت و نیم مثقال می باشد بوزن برآمد و حاجی لاہور ابو طالب پسر آصف خان بدولت زمین بوس افتخار اندوخت و شب مبارک شنبہ سلخ ماہ مذکور در ساعت سعود بہ لاہور نزول اقبال اتفاق افتاد و یک لک روپیہ بعبد الرحیم خان خانان انعام مرحمت شد و درین تاریخ آقا محمد ایچی شاہ عباس شرف سجدہ حاصل نمودہ مکتوب محبت اسلوب شاہ را با تحف و ہدایا کہ یکدست شاہین سفید از انجملہ بود بنظر مقدس گذاریند و از غرائب آنکہ شاہزادہ داود بخش شیرز پیشکش کرد کہ باز الفت گرفتہ در یک قفس می باشد و بہ آن بز نہایت محبت و الفت ظاہری سازد بدستور سے کہ حیوانات جفت می شوند بز را در آغوش گرفتہ حرکت می کند حکم کرد کہ آن بز را تخفی داشتند فریاد و اضطراب بسیار ظاہر ساخت آنگاہ فرمودند کہ بز دیگر بہان رنگ و ترکیب در ان قفس در آوردند اول آن را بوی کرد و بعد از ان کمرش بدہان گرفتہ شکست فرمودند کہ میشی در آوردند فی الفور از ہم دریدہ خورد و باز بہان بز را نزد یک آوردند الفت و مہربانی بدستور سابق ظاہر ساختہ بر پشت افتاد و بز را بر روی سینہ خود گرفتہ و هانش را می لیسید از پیچ جو اسنے اہلی و وحشی تا حال</p>	

مشاهده شده که دهان جفت خود را بوسه در نیولا فاضل خان را بخدمت دیوانی صوبه دکن سرفراز ساخته منصب هزار و پانصدی و هزار و پانصد سوار عنایت نموده خلعت واسپ و فیل مرحمت فرمودند و بهر سه و دو نفر از امرایان آن صوبه خلعت مصحوب او فرستادند و چون مهابت خان فیلانیکه در صوبه بنگاله و غیره بدست آورده بود تا حال بدرگاه والا فرستاده بود مبلغی ملی از مطالبه سرکار بر زمین او بود و نیز از محال جاگیر بند با سه درگاه در وقت تغیر و تبدل مبلغها متعریف گشته بود بنا بر آن حکم شد که عرب دست غیب نژاد شارالیه رفته فیلانی که پیش او فراهم آمده بدرگاه بیار و مطالبات حساب را از دبازیافت نموده بخدمت شتابد و اگر او را جوائج و حسابی خرد پسند باشد بدرگاه آمده بدیوانیان عظام مفروغ سپارد و مقارن این حال مرض داشت فدائی خان رسید که مهابت خان از خدمت شاهزاده پرویز دستوری یافته بصوب بنگاله شتافت و خانبهان از گجرات آمده شاهزاده پرویز را ملازمت نمود و هم در نیولا عرض داشت خان جهان رسیده نوشته بود که عبدالله خان از خدمت شاه جهان جدا شده این فدوی را شفیع جراحم خویش ساخته کتابی مبنی بر اظهار ندامت و خجالت ارسال داشته با عتقاد که مریختنیش آنحضرت نوشته اورا بجنس بدرگاه فرستاده ام امید از مراحم بیکران چنانست که رقم عفو بر جرائد جراحم او کشیده باین موهبت عظمی در امثال و اقربان سرفراز و ممتاز گردانند و در جواب او فرمان شد که

این درگه مادر که نویسی نیست

طمس او بجز اجابت مقرون گشت درین تاریخ ظهورت پسر کلان شاهزاده دانیال از خدمت شاه جهان جدا شده بلازمت شتافت قبل ازین هوشنگ برادر خسرو او بزین بوس سعادت پذیر گشته بود در نیولا ادنیس بر بنوئی بخت خود و بقصدی آستان رسانید و با نولع مراحم و لوازش مخصوص گردید و بجهت سرفراز سه آنها تسایم نسبت خویش که با صطلح سلطان ختاسه گورکان گویند فرموده بهار بانو بیگم صبیح خود را به ظهورت و بوشمند بانو بیگم صبیح سلطان خسرو را به هوشنگ نسبت کرده درین وقت معتمد خان بخدمت بخشگیری غرض خاص یافت چون از مدتها میدید هواسه کابل در خاطر قدسی مظاہر میر می کرد و تباریخ به مقدم اسفند از مدتها سی و پنج بزم پسر و شکار منضت مولب اقبال بدان صوب اتفاق افتاد چند روز در ظاهر لاهور مقام فرموده روز جمعه بیست و سوم ماه مذکور که پنج فرمودند افتخار خان پسر احمد بیگ خان کابلی سرحد او را پیشکش آورده جبین اخلاص بر زمین سوده و حضرت غلامشاهی سر نیاز میدی بدرگاه بی نیافرود آورده و بخدمت شکر این موهبت عظمی که از مواهب مجده آئی بود تقدیم رسانیده حکم نواختن شادمانه فرمودند فرمان شد که سران آشفته و باغ

مشاه اندیش را به لاهور برده از دروازه قلعه بیاویدند تفصیل این اجمال آنکه چون ظفرخان پسر خواجه ابوالحسن بکابل رسید
 شنید که پلنگوس از یک بقصد شورش افزائی وقتنه انگیزی بنواسه غزنین آمده مشارالیه باتفاق دیگر بندها تعینات صوبه
 مذکور آمده لشکر با فراهم آورده بود و درین اثنا احداد بدنها و قاپو یافته باشارت آن بتاه اندیش به تیراه آمده راه زنی و
 دست اندازی کاشیده شنیده آن مفسد سیاه بخت است پیش می گیرد و پلنگوس از ان اراده باطل ندانست گزیده
 یک از خوشان خود را نزد ظفرخان فرستاده اظهار ملائمت و چا پلوسی نموده اولیاے دولت قاهره خاطر از ان جانب
 پروا خسته دفع فساد احداد بدنها و در پیش نهاد همت ساختند و به همان استعداد و جمعیت از راه گردیده بر سر آن
 مقهور روان شدند چون خبر گشتن پلنگوس و آمدن لشکر ظفرخان بد فرجام می رسد تاب مقاومت نیاورده خود را بکوه
 اداخر که محکمه او بود می کشیدند آن بیجا قبت آن کوه را پناه روز بد اندیشیده دیواری در پیش دره بر آورده و استحکام تمام نموده
 ذخیره و سائر اسباب قلعداری آماده و مهیا داشت اولیاے دولت ابد قرین اتصال و در پیش نهاد همت ساخته بقدم سنی فراز و
 تشیب بسیار طے نموده بدره مذکور پیوستند و همه یکدل و یک جهت از اطراف هجوم آورده همت به تسخیر آن گماشتند هفتسم
 جمادی الاولی نقاره فتح بلند آوازه ساخته و او شجاعت و جلا دات دادند از هنگام صبح تا سه پراش قتال و جدال اشتغال
 داشت بعد از سه پربا انواع عواطف و مراحم الی الجواب فتح و فیروزی بر چهره مراد دولت خواهان مفتوح گردید و آن محکم تصرفت
 بهادران لشکر منصور در آمد و درین وقت یک از احدیان شمشیر و کار و انگشتی که یافته بودند و ظفرخان بزده می نماید و
 یقین می شود که اینها از ان عاصی است و ظفرخان خود با چندے بر سر آن بد گهر میرود و ظاهری گردد که بند و قے باور سیده
 و بجهنم واصل شد هر چند منادی کرد و بدست شخص نگشت که این تفنگ از دست کدام کس باور سید یا بجله سر آن مفسد مصحوب سر دازان
 روانه درگاه آسمان جاہ گردید و ظفرخان و دیگر بندهاے شایسته خدمت که مصدر تر و دوات پسندیده گردیده بودند هر کدام
 در خور استعداد خویش باضافه منصب و اقسام مراحم اختصاص یافتند و درین تاریخ خبر رسید که رقیه سلطان بیگم حبسیه
 مرزا هندال منکوحه حضرت عرش آشیانی و در دار الخلافه اکبر آباد بجوار رحمت این دی پیوستند زن کلان آنحضرت ایشان بودند
 و چون فرزند داشتند در زمانے که شاهجهان بعالم وجود آمدند حضرت عرش آشیانی آن گوهر مکیاے خلانت را بشکستی
 سپردند و این سر بر آراے خلانت سر اے قدس متکفل تربیت شاهزاده والا گرشد القصه در هشتاد و چهار سالگی بهنها خانه
 عدم شتافتند در خلال این احوال عبدالرحیم ولد بیمر خان مشمول انواع مراحم و اقسام نوازش گردیده تازگی بخطاب مستطاب

خان خاتمان فرق عزت برافراخت و خلعت و اسب محمت نموده بایالت سرکار قنوج رخصت فرمودند و مقارن این حال تمامی فیلمان مہابت خان کہ قبل ازین فرمان طلب شدہ بود بدرگاہ رسیدہ داخل فیلمانہ بادشاہی شدند درین روز ہامروض گردید کہ مہابت خان صبیہ خود را بنواہ بر خور و از نام بزرگزاہ نقشبندی نسبت کردہ و چون این وصلت بے اذن و رخصت آن حضرت شدہ بود بر خاطر اشرف گران آمد اورا بجنور اقدس طلبیدہ فرمودند کہ چہا بے دست و رستہ ماہ خمر چنین عمدہ دولت را گرفتہ جواب پسندیدہ سامان نتوانست نمود و بکلم اشرف شلاق بپست و رسا خوردہ مجوس گردید و درین روز ہامیرزا دکنی پسر میرزا رستم صفوی بخطاب شاہنواز خان اختصاص یافت بست و نهم اسفندارند ساعل دریای چناب پور و دو کب سو و آراستگی یافت *

جشن بست ویمین نوروز از جلوس ہمایون

روز سہ شنبہ بست و دوم جمادی الثانی سنہ ہزار و سی و پنج ہجری نیرہان افروز سیرج حمل تحویل نمود و سال بست یکم از جلوس مبارک آغاز شد بر ساعل و پیاسے چناب یک روز بلوازم جشن نوروزیے پرداختہ روز دیگر از ان مثل کوچ فرمودند در نیولا آقا محمد المچی شاہ فلک بارگاہ شاہ عباس رارخصت انعطاف ارزانی داشتہ خلعت باختر مرصع و سی ہزار روپیہ با و مرحمت فرمودند و مکتوبے کہ در جواب محبت نامہ شاہی بکاش یافتہ بود با گریز مرصع تمام الماس کہ یک لک روپیہ قیمت داشت و کمر خنجر مرصع نفیس نا در برسم ارمنان حوالہ او شد و راوراق سابق فرستادن عرب دست خیب نزد ہماجتان بہمت آوردن فیلمان ر قمر وہ کلک سوانخ بکا رگشتہ و اشائے بطلب او نیز رفتہ در نیولا بجوالی اردو پیوست بالجملہ طلب او بہ تحریک و کار پردازی آصف خان شدہ بود و پیشینہا د خاطر ایشان آنکہ اورا خوار و بے عزت ساختہ دست تعرض بہ ناموس و جان و مال او در زنند و امین مطلب گران را بغایت سبکدست پیش گرفتند و او برخلاف ایشان با چہار پنج ہزار راجپوت خوخواہ یک رنگ بہت آمدہ و اعیان اکثرے را ہمراہ آورد کہ ہر گاہ کار بجان و کار و باستخوان رسد و از ہمہ راہ و از ہمہ بہت مایوس گرد و بر لے پاس عزت و ناموس خود بقدر امکان دست و پا زدہ باہل و عیال جان نثار شوند *

وقت ضرورت چونان گریز	دست بگیرد شمشیر تیز
<p> بانگ از روش آمدن او در مردم حرفه های ناملاک می شد آصف خان در نهایت غفلت و بے پروائی بسیر و چون خبر آمدن او بعرض اقدس رسید نخست پیغام شد که تا مطالبات سرکار بادشاهی را بدیوان اعلیٰ مفروغ نسا زد و در میان بمقتضای عدالت تسلی نماید راه کورنش و ملازمت مسدود است و در باب خواه بر خور دار سپهر خواه عمرق شبندی که مهابت خان دختر خود را با و نسبت نموده و سابقاً مذکور شد که او را نیز جنگ زده بزند ان سپردند حکم شد که انچه مهابت خان با و داده فدائی خان تحصیل نموده بخزانة عامه رسانند و چون منزل بکنا ر بهت واقع بود لواب آصف خان با وجود چنین دشمن قوی باز وے از سر و جان گذشته در نهایت غفلت و عدم احتیاط صاحب و قبله خود یعنی حضرت شاهنشاهی در آن طرف دریاکذاشته خود با خیال و احمال و اقبال و خدم و خشم از راه پل عبور نموده درین روے آب منزل گزید و هم چنین کار خانجات از خزانه و قورخانه و غیره حتی که خدمتگاران و بنده های نزدیک در کل از دریا عبور نمودند معتمد خان بخشی و میر تو زک از آب گذشته شب در پیش خانه بود علی الصبح چون مهابت خان دریافت که کار بناموس و جان او رسیده لاعلاج درین وقت که هیچ کس در گرد و پیش حضرت نمانده بود با چهار پنج هزار سوار را راجوت که بانها قول و عهد نموده بود از منزل خود بر آمده نخست بر سر پل رسیده قریب دو هزار سوار پل می گذارد که پل را آتش زده اگر کسی اراده آمدن داشته باشد بمراقبه و مقابله قدم بر جادارند و خود متوجه دولتهانی می گردند و از در حرم گذشته به پیشخانه معتمد خان رسیده باز پرس احوال نمود معتمد خان شمشیر بسته از خیمه برآمد و چون چشمش بر او افتاد از احوال شاهنشاهی استفسار نمود و قریب بصدر راجوت پیاده برچه و شمشیر در دست همراه داشت و از گرد و غبار چهره آدم خوب محسوس نمی شد بر سمت دروازه کلان شتافت و در آن وقت در قضاے دولت خانه معبود وے از اهل یتاق و غیره و سه چهار خواجه سوارے پیش دروازه ایستاده بودند مهابت خان سواره تا دولت خانه رفته از اسب فرو داد و در آن وقت که پیاده شده بجانب غسل خانه شتافت قریب دو صد راجوت همراه داشت معتمد خان پیش رفته گفت که این همه گستاخی و بیباکی از احب و و راست نفسی توقف نماید تا من رفته عرض کورنش و زمین بوس بنایم اصلاً بجواب نه پرداخت و چون بر در غسل خانه رسید ملازمان او متهمای دروازه را که در بانان بحمت احتیاط بسته بودند در هم شکسته بفضای دولتهان در آمدند محبه از خواصان که برگرد و پیش آنحضرت بسعادت حضور و اخصاص داشتند از گستاخی او بعرض پادشاهی </p>	

آنحضرت از درون خرگاه برآمدہ بر پالکی نشستند درین وقت مہابت خان مراسم کورنش بتقدیم رسانیدہ آنگاہ بر دور
پالکی گردیدہ معروض داشت کہ چون یقین کردم کہ از آسیب عداوت و دشمنی آصف خان خلاصی درہائی ممکن نیست و
بأنواع و اقسام خواری و رسوائی کشتہ خواہم شد از روئے اضطراب جرات و دلیری نمودہ خود را در پناہ حضرت انداختم اکنون اگر
مستوجب قتل و سیاست ام در حضور اشرف سیاست فرمایند درین وقت را چوتان او فوج فوج مسلح آمدہ در سراپردہ
بادشاہی را فرار کنند و در خدمت آنحضرت بجز عرب دست غیب کہ دستیار او بود و میر منصور بخشی و جواہر خان خواجہ سرا
و بلند خان و خدمت پرست خان و فیروز خان و خدمت خان خواجہ سرا و فصیح خان مجلسی و سہ چار نفری از خواصان دیگری حاضر بود چون آن
بے ادب خاطر اقدس را شہزادینہ بود مزاج عمد الہرشت را غیرت در شور داشت و مرتبہ دست بر قبضہ شمشیر رسانیدہ خواستند کہ چنان
از لوث وجود آن بیباک پاک سازند ہر بار میر منصور بخشی بہ ترکی عرض میکرد کہ وقت مقتضی آن نیست صلاح حال منظور باید داشت و
سزای کردار ما بخیر این تیرہ نجات بد کردار را بایزد داد اگر حوالہ فرمایند تا وقت استیصال او در رسد چون حرف او بفساد و غ
دولت خواہی آراستگی داشت ضبط خود فرمودند و در اندک فرصت را چوتان او درون برون و دولخانہ فرو گرفتند چنانچہ
بغیر او دو کران او کسے دیگر بنظر درنی آمد درین وقت آن بے عاقبت عرض کرد کہ ہنگام سواری ست ہذا بطعمہ و ہوا کی
فرمایند تا این غلام فدوی در خدمت باشد و بر مردم ظاہر شود کہ این جرأت و گستاخی حسب احکام از من بوقوع آمدہ و
اسپ خود را پیش آوردہ مبالغہ و الحاح بسیار نمود کہ بہین اسپ سوار شود غیرت سلطنت رخصت مذاکہ بر اسپ
سواری فرمایند حکم شد کہ اسپ سواری خاصہ را حاضر سازند و بحجت لباس پوشیدن و استعداد سواری خواستند کہ
بدرون محل تشریف برند آن ستیزہ کار را رضی نشد القصہ آن قدر توقف سے داد کہ اسپ خاصہ را حاضر ساختند و
آنحضرت سوار شدہ دو تیر انداز بیرون دولخانہ تشریف بردند بعد از آن فیل خود را آوردہ التماس نمود کہ چون وقت شوش
و اثر دھام است صلاح دولت درین میدان کہ بر فیل نشستہ متوجہ شکار گاہ شوند و آنحضرت بے مبالغہ و مصالکہ بر همان
فیل سوار شدند کیے از را چوتان معتد خود را در پیش فیل و دورا چوت دیگر را در پس حوضہ نشانیدہ بود و درین اثنا
مقرب خان خود را رسانیدہ با ستر صناعے او درون حوضہ نزدیک آنحضرت رفتہ نشست ظاہر ادرین آشوب گاہ
بے تمیزی زخمی بر پیشانی مقرب خان رسید و خدمت پرست خان خواص کہ معقود شراب و پیالہ خاصہ در دست داشت خود را
بفیل رسانید و ہر چند را چوتان بسنان برچہ و زور دست و بازو مانع آمدند و خواستند کہ او را جابجہ نہ ہند و کنارہ حوضہ

محکم گرفته خود را نگاه می داشت چون در بیرون جاسی نشستن نبود خود را میان حوضه گنجایند چون قریب نیم کرده مسافت طی شد کجاست خان داروغه فیلیخانه ماده فیلی سوارسی خاصه را حاضر آورد و خود در پیش نیل و پسرش در عقب نشسته بود مهابت خان اشاره کرد تا آن بے گناه را با پسرش شهید کردند بالجمله در لباس سیر و شکار بر بست منزل خویش را بهیروی نمود و آنحضرت بدرون خانه او در آمده زمانی توقف فرمودند فرزندان خود را برد و آنحضرت گردانید و چون از نور جهان بیگم غافل افتاده بود درین وقت بخاطرش رسید که باز حضرت شاهنشاهی را بدو لثانه برده از آنجا همسایه نور جهان بیگم باز بخانه خود آورد و باین قصد بار دیگر آنحضرت را بدو لثانه آورد و قضا را در هنگامی که حضرت شاهنشاهی بقصد سیر و شکار شدند نور جهان بیگم فرصت غیبت شمرده با جواهر خان خواجه سرکه ناظر محلات بادشاهی بود از آب گذشته بمنزل برادر خود آصف خان رفته بود آن کم فرصت تیز رفتن بیگم یافته از سهوی که در محاربت بیگم کرده نداشت کشیده مترد و خاطر گشت آنگاه در فکر شهر یار شد و دانست که جدا داشتن او از خدمت حضرت خطائی است عظیم لاجرم رای فاسد او بر این معنی قرار گرفت و آنحضرت را باز سوار ساخته بمنزل شهر یار برد و آنحضرت از وسعت حوصله و گرانباری بهیروی او می گفت می کردند درین وقت چو بنیره شجاعت خان همراه شد و چون بخانه شهر یار طرمی آید بر اچوتان اشاره کرد تا او را بقتل رسانیدند بالجمله چون نور جهان بیگم از آب گذشته بمنزل برادر خود رفت عده های دولت را طلب داشتند مخاطب معاتب ساخت که از غفلت و خامکاری شما کارتابانجا کشید و آنچه در خلیه بیچکس نگذشته بود بظهور آمد و در پیش خدا خلق خجلت زده کرد و در خویش گشتید اکنون تدارک آن باید کرد و در آنچه صلاح دولت و برآمد کار باشد با اتفاق معروض باید داشت همه یکدل و یک زبان بعرض رسانیدند که تدبیر درست در اے صائب آنست که فردا فوجا ترتیب داده در رکاب سعادت از آب گذشته آن مفسدان را مقهور و منکوب ساخته بدولت زمین بوس بندگان حضرت سرفراز شویم چون کنکاش ناصواب بسامع جلال رسید از ضابطه معقول دور نود بهمان شب مقرب خان و صادق خان بخشی و میر منصور و خدمت خان را پے در پے نزد آصف خان و عده های دولت فرستادند که از آب گذشته جنگ انداختن محض خطا است زیرا که این تدبیر نادرست را نتیجه خامکاری و ناسازگاری دانسته پیرامون خاطر راه ندهند که بجز ندامت و پشیمانی اثر بران مرتب نخواهد شد هرگاه درین طرف با شتم بکدام دلگرمی و بچه امید جنگ می کنند و بجهت اعتماد و احتیاط انگشتی مبارک خود را مصوب میر منصور فرستادند اما آفتخاں گمان آنکه این حرفها زاده طبیعت مهابت خان بے عاقبت باشد حضرت بیکیلی

مکرم فرموده مهر افروخته اند جهان قرار داد پاسبان غنیمت افشوده وین وقت فدائی خان چون از فتنه پردازی زمانه توقف یافت سوار شده بکنار آب آمده و از آنکه پل را آتش داده بودند و امکان عبور متصور نبود بیتاب شده در تیر باران بلا و ملامت فتنه با چندین نوکران خویش رو بروی دولتخانه اسپ بدریازوه خواست که بشاوری عبور نماید شش کس از همراهان او بوج فتنه رفتند و چندی از تندی آب پایان رویه افتادند و نیم جانی بساحل سلامت رسانیدند و خود با اسپ سوار بر آمده حقیقتش نمایان کرد و دست اکثری از رفقای او بکار رسید و چهار کس از همراهان او جان نثار شدند و چون دید که کاری از پیش نمی رود و فتنه زده را دور است و بهلازست اشرف نمی تواند رسید عطف عنان نموده از آب گذشت و حضرت شاهنشاهی آنروز و آن شب در منزل شهر یار بسر بردند و در پنجمین ششم فروردین مطابق بیست و نهم جمادی الثانی آصفخان با اتفاق خواجه ابوالحسن و دیگر محمد پاسبان دولت قرار جنگ داده در خدمت محمد علیا نور جهان بیگم از گزیری که غازی بیگ مشرف نواره پایاب دیده بود قرار گذشتن و اتفاقاً قاصدترین گذر با همان بود سه چهار جا از آب عمیق عرض گذشتند و در وقت گذشتن انتظام افواج بر جانانده هر فوجی بطرفی افتاد آصفخان و خواجه ابوالحسن و ارادت خان با عمار بیگم رو بروی فوج کلان غنیم که میدان کاری خود را پیش داده کنار آب را مضبوط ساخته بودند در آمدند و فدائی خان بقاصد یک تیر انداز پایان تر مقابل فوج دیگر از آب گذشت و ابوطالب پسر آصف خان و شیر خواجه و آله یار و بسیاری مردم پایان بر فدائی خان عبور نمودند و هنوز جمعی بکنار پیوسته و بعضی میان آب بودند که افواج غنیمت فیلیان را پیش رانده حمله آوردند و هنوز آصفخان و خواجه ابوالحسن در میان آب بودند و متهمان از آب تنگی گذشته بلب آب دویم ایستاده تماشا می نمودند که سوار و پیاده و سپه و شتر در میان دریا در آمده پهلوی یکدیگر بر زده سعی در گذشتن دارند و بیوقت غنیمت خواجه سر اسبی بیگم آمده مخاطب ساخت که محمد علیا می فرمایند که آنچه جا به توقف و تامل است پاسبان است پیش نهد که بجز دور آمدن شما غنیمت منظم گشته راه آوارگی پیش خواهد گرفت از استماع این خطاب و عقاب خواجه ابوالحسن و مستمندان اسبلان خود را در آب زدند و فوج غنیمت و راجوتان مردم این جانب را پیش انداخته بدریا در آمدند و در عمار بیگم دختر شهر یار و عصبیه شاهنواز خان بودند تیر به تیر بازو و دختر شهر یار رسید و بیگم بدست خود بر آورده بیرون انداخت و لها سها بخون رنگین شد و جواهر خان خواجه سرانای محل و ندیم خواجه سرای بیگم و خواجه سر اسبی دیگر در پیش فیل جان نثار گردیدند و دوزخ شمشیر بر خرطوم فیل بیگم رسید و بعد از آنکه رو به فیل برگشتند و سه زخم بر چاه عقب فیل زدند تا آنکه شمشیر با از پهلوی هم می رسید فیلیان سعی در راندن فیل داشت تا جا به رسید که آب عمیق آمد و سپان

به شناوری افتادند و بیم غرق شدن بودند تا زیر عطف عنان نمودند و فیصل بیگم بشناوری از آب گذشت و بدو تختانه بادشاهی
رفته فرود آمدند و چون راجپوتان قصد تمام باین جانب کردند درین وقت آصف خان پیدا شد و از نیرنگی زمانه و پیراد
رفتن رفیقان و شستن نقش بدجله آغاز کرده روانه شد و هر چند حاضران از ایشان نشان خواستند اثری ظاهر نشد
که بکدام جانب شتافت و خواجه ابوالحسن گرم را ندانند و از هول اضطراب اسب برپا زد و چون آب عمیق بود و تند می رفت
در وقت شناوری از اسب جدا شد تا قاش زین را بدو دست محکم گرفته بود تا آنکه غوطه خورد و نفس گیر شد قاش زین
نگذاشت درین حالت فحشه ملای کشمیر خود را رسانیده خواجه را بر آورد و فدائی خان با جمعی از نوکران خود و خجندی
از بند هله بادشاهی که دوستی و آشنائی با وی داشتند از آب گذشته با فوجی که در مقابل او بود چپقلش کردند و غلیم خود را
برداشته تا خانه شهریار که حضرت شاهنشاهی در آنجا تشریف داشتند خود را رسانید و چون درون سرای پرده از سوار و
پیاده مالامال بود بر سر در ایستاده به تیر اندازی پرداخت چنانچه تیر ها که او اکثر در محن و دلتخا نزدیک بآن حضرت می رسید
و مخلص خان در پیش تخت ایستاده بود بالجله فدائی خان زمانه ممتد ایستاده تلاش می کرد و از همراهان او سید مظفر که از
جوانان کار طلب کار دیده فدوی بود و عطار الله نام خویش فدائی خان بدریانت سعادت شهادت حیات جاوید یافتند
و سید عبدالغفور بخاری که از جوانان شجاع است زخم کاری برداشت و چهار زخم با اسب سواری فدائی خان رسید و چون
در یافت که کاری از پیش نمی رود و بخدمت نمی تواند رسید عطف عنان نموده از آرد و برآمد و بطرف بالای آب شتافت و روز دیگر
از آب گذشته برهتاس نزد فرزندان خود رفت و از آنجا عیال را برداشته بگرچاک منڈیه رخت سلامت کشید بد بخش نام
زمیندار پرگنه مذکور را و رابطه قدیم داشت فرزندان را و از آنجا گذاشته و خاطر از آنجا بجنب واپس رفته جریده بجانب هندوستان
شتافت و شیر خواجه دآله در وی خان قراول باشی دآله یا سپهر اتخا رخا هر کدام بطرفی رفتند و آصف خان چون نهست
که از دست مهابت خان خلاصی ممکن نیست با سپهر خود و ابوطالب و دو صد و سه صد سوار مفلوک از بارگیر و اهل خدمت بجانب
قلعه اٹک که در تیول او بود رفت و چون به ربهتاس رسید از ارادت خان خبر یافت که در گوشه فرود آمده کسان خود را
فرستاده ببالعه بسیار نزد خود طلبید لیکن هر چند سعی کرد او بهر ایمی آصف خان راضی نشد و آصف خان بقلعه اٹک رفته متحصن
گشت و ارادت خان برگشته بار و آمد و بجای از آن خواجه ابوالحسن بجهت سوگند لطیفان خاطر بخشیده مهابت خان را دید و نوشته
بنام ارادت خان و معتمد خان مشتمل بر سوگند غلیظ شدیدی بخط او گرفت که گزند جانی و نقصانی بعزت و ناموس ز سزا نگاه ایشان

را همراه برده ملاقات داد درین روز عبدالصمد بنو اسمعیل چاند پنجم را که با صفت خان رابطه قوی داشت و الحق جوان مستعد و بلند است
 آشنائی او در حضور خود قتل رسانید مقارن این حال شاه خواجه ایلچی نذر محمد خان والی بلخ بدرگاه والارسیده ملازمت نمود و بعد
 از ادای کورنش تسلیم و آداب که درین دولت معمول است کتابت نذر محمد خان که مستطیر اظهار اخلاص و نیاز مندی بود
 با تحف و هدایای آن ملک گذرانیده آنگاه پیشکش خود را بنظر در آورند و سوغاتهای نذر محمد خان از اسب و غلام ترکی
 و غیره موافق پنجاه هزار روپیہ قیمت شد و عجله الوقت سی هزار روپیہ انعام یافت پیش ازین بگذاشته ککاک و قانع بگذاشته
 که چون آصف خان پیچ وجه از مهابت خان امین نبود به قلعه انگ که در جایگزین بود و رفته تحصن جست و بمکی دو عهد و پنجاه کس از سوار
 و پیاده با او همراه بودند مهابت خان چندی از اعدیان با دشاری و ملازمان خود و زمینداران آن نواحی را بسر کردی پیر
 نام پسر خود و شاه قلی فرستاد که گرم و گیر اشته به محاصره قلعه بردانند نامبرده علما و راجا رسیده قلعه را بدست آوردند و
 آصف خان غلامان به قضا سپرد و فرستاده های مهابت خان به عهد و سوگند آرام بخش خاطر متوحش او گشته حقیقت
 مهابت خان نوشتمند و چون موکب گیهان شکوه از دریای انگ عبور نمود مهابت خان از حضرت رخصت حاصل
 نموده قلعه انگ رفت و آصف خان را با ابوطالب پسرش و خلیل الله ولد میر میران مقید و مجوس ساخت و قلعه را
 بملازمان خود سپرد و در بین اثنای عبدالخالق برادر زاده خواجه شمس الدین محمد خوانی را که از مصاحبان و مخصوصان
 آصف خان بود با محمد تقی بخشی شاه جهان که در محاصره بر پا پور بدست افتاده بود به تیغ بیابکی آواره صحرا را عدم
 نکرد و امیر محمد قنودیرا که بسبب اغوایی نزد آصف خان بود و قتی که او را زنجیر کردند بحسب اتفاق زنجیر حلقه دارد
 پای او کرد و زنجیر باید استحکام ندادند باندک حرکت از پای او برآمد این مقدمه محل برافسوسگرایی و سحرری او کرد
 او حافظ قرآن مجید بود و پیوسته تلاوت اشتغال داشت و لباس او بتلاوت متحرک بود ازین حرکت لب یقین کرد
 که مراد علای بدی کند و از غلبه و سواس و فرط توهم آن مظلوم را به تیغ ستم شهید ساخت ملا محمد بانضائل صوری و کتب
 و کمالات بزور صلح و پرهیزکاری آراستگی داشت افسوس که انفاق بیابک قدحین مردی شناخته و پیروده ضائع ساخت
 و چون بنواسه جلال آباد نزول آورد وی گیهان پوی اتفاق افتاد جمعی از کافران آمده ملازمت نمودند اکنون بجهت از
 معتقدات و رسوم که میان ایشان شائع است بجهت غایت مرقوم می گردد طریق آنها به آیین کافران تبت نزدیک
 است بته صورت آدمی از طلا یا آه سنگ ساخته پرستش می نمایند و بیش از یک زن نمی کنند مگر زن اول نماز اداگاه باشد

یا با شوهر ناسازگار و اگر خواهند که بخانه دوستی یا خویشی بروند از بالاس بام یک دیگر تردمی کنند و حصار شهر را جز یک در نمی باشد و غیر از خوک و ماهی و مرغ دیگر همه گوشت می خورند و حلال دارند می گویند که از قوم ما هر کس که ماهی خورد البته کور شده و گوشت را نمی خورد می خورند و لباس سرخ را دوست می دارند و مرده خود را با لباس پوشانیده و مسلح ساخته با صراحی و پیاله و شراب در گوری گذارند و سوگند ایشان این است که کله آهو را یا بزرادر آتش می نهند و باز آنرا از انجا برداشته بروخت می گذارند و می گویند که هر کس از ما این سوگند را بدروغ خورده البته بهلا می تبلا شده و اگر پدر زن پسر خود را خوشش کند گیرد و پسر در آن باب مصافقه نمی نماید حضرت شاهنشاهی فرمودند که هر چه دل شما از چیز های هندوستان خواهش داشته باشد درخواست نمایند اسپ و شمشیر و نقد و سر و پای سرخ التماس کردند و کامیاب مراد گشتند و درین اثنا جلالت سنگ پسر راجه با سواران دو کیهان شکوه فرار نموده بکوستان شمالی لاهور که وطن اوست شتافت و مقارن این حال صادق خان بایالت صوبه پنجاب رخصت یافت و حکم شد که تنبیه و تادیب جلالت نماید و حضرت شاهنشاهی منزل بنزل به نشا طشکار پرداخته روز یکشنبه بستم اردی بهشت در ساعت مسعود داخل شهر کابل شدند و درین روز بر فیل نشسته ثار کنان از میان بازار گذشته بباغ شهر آرا که نزدیک قلعہ کابل واقع است نزول اجلال فرمودند و در جمعه غره خور داد و بر وعنه منوره حضرت فردوس مکانی تشریف برده و لازم نیاز مندی تقدیم رسانیده از باطن قدسی موطن آن حضرت استمداد هست نمودند و همچنین به زیارت میرزا هندال و غم بنده گوار خود میرزا محمد حکیم تبرک حبه از حضرت حق سبحانه تعالی التماس آمرزش ایشان فرمودند از غرائب اتفاقات که از هنا نماند تقدیر بر بنصه ظهور پر تو افکند پاداش کردار زشت هایت خان است تفصیل این اجمال آنکه چون آن جرأت و گستاخی در کلام آب بهت از و ظهور آمد و امرای بچو صله با سپاه از غفلت خویش خجلت زده خاوند خویش گشتند و امری که در خلیه بچکس خور نموده بود و چهره پر داز ظهور گشت راجپوتان او بنا بر تسلط و اقتدار می که بحسب اتفاق روی نموده بود خود و سر و مغر و گشته دست تقدیر و تطاول بر رعایا و زیر دستان دراز کرده بچکس را موجودی شمرند تا آنکه روزگار برگشت و دست فتنه آتش بخرمن هستی آن خود سیران زد با جمله جمعی از راجپوتان در جلایه که از شکارگاه های مقرری کابل است رفته اسپان خود بچرا گذاشته بودند چون چکله را بجهت شکار بادشاهی قرق ساخته بجمعی از اعدیان حواله نموده بودند سیکه از آنها مانع آمده کار بد رشتی گذاید و راجپوتان بجا با آن بچاره را بخرم تیغ پاره پاره کردند چند س از خویشان و برادران او و اعدیان دیگر

بدرگاه رفته استغاثه داد و خواهی نمودند حکم شد که اگر او را شناخته می باشند نام و نشان او معروض دارند تا بحضور اشرف طلبه
 باز پرس فرماییم و بعد از اثبات خون بسزارد اعدیان را باین حکم تسلی نگشته برگشتند راجپوتان نیز قریب با آنها فرد
 آمده بودند روز دیگر اعدیان مستعد رزم و پیکار شده همه یک جهت و یک رو بر سر دایره راجپوتان آمدند و چون اعدیان
 تیر انداز و توپچی بودند باندک زد و خوروی راجپوت بسیار کشته شد و چندی را که مهابت خان از فرزندانش حقیقی گرامی
 می دید علف شیخ انتقام گردیدند تخمیناً هشتصد و نهصد راجپوت بقتل رسیده باشند و احتشام کابل و هزارجات هر جا
 راجپوتی را در اطراف و لواحق یافتند از کوه کتل هند و کش گذراندند و باین طریق قریب به هشتصد راجپوت
 که بیشتر از آنها سردار قوم بودند و بشجاعت و مردانگی اشتهار داشتند بفرخت رفتند و مهابت خان از شنیدن این
 خبر سراسیمه و مضطرب سوار شده بملک نوکران خود شافت و در اشنای راه نقش را طور دیگر دیده از بیم و هراس که مبادا
 درین آشوب کشته شود برگشته خود را در پناه دولت خانه انداخت و بالتاس اوجیشیان دکتوال خان و جمال خان خواهر
 حکم شد تا این فتنه را فرو نشاندند و دیگر بعض رسید که باعث جنگ و ماده فساد بدیع الزمان خویش خواجه ابوالحسن و
 خواجه قاسم برادر اوست هر دو را بحضور طلبیده باز پرس فرمودند جوابی که تسلی او شود سامان نیارستند کرد چون
 کس بسیار از تیر و تفنگ بقتل رسیده بودند ناگزیر مراعات خاطر او از لوازم شمرده نامبرده بار اوسه حواله کردند و
 او در نهایت خواری و رسوائی سر و پا برهنه بخانه خود برده مقید ساخت و آنچه در بساط آنها بود تمام متصرف شد و در نیولا
 بعض رسید که عزیز حبشی در سن هشتاد سالگی با جل طبعی در گذشت و خبر در فن سپاهگری و سرداری و ضوابط تدبیر عدل
 و نظیر داشت او باش آن ملک را چنانچه باید ضبط کرده بود تا آخر عمر روزگار بعزت بسر برد و در هیچ تاریخی بنظر در نیامده
 که غلام حبشی بر بته او رسیده باشند و درین ایام سید بهوه حاکم دہلی بوجوب نوشته مهابت خان عبدالرحیم خانخانا را که
 متوجه جاگیر خود بود برگردانیده بلا هو و فرستاد و در نیولا خبر رسید که شاهزاده پسر والای نژاد سلطان دارا شکوه و سلطان
 اورنگ زیب پسران شاهجهان بجواله اکبر آباد رسیدند خاطر قدسی مظاہر از مرده وصول بنائیکامگا و گلگل شکفت
 لیکن مهابت خان بمظفر خان حارس دارالخلافه نوشت که نظر بند نگذار و بدرگاه بیار چون توجه خاطر اشرف پیشکار
 بسیار بود و شیفتگی آنحضرت درین شکل مجدی رسیده بود که در حضر و سفر بیکر و نسب شکاک نیست که بسر آید لاجرم در نیولا
 اگر در و بجان فزاد یکی بخت شکار قمر غنور کلانی که اهل هند آنرا ناور گویند از ریمان تا بیده ترتیب داده پیشکش نمود

مبلغ بیست و پنج هزار روپیه بران صرف شده بنا بران در موضع از غنده که از شکارگاه است مقرر این ملک است بمقتضایان
 سربازان علم شد که نوروز کو را راجکار برده استاد نمودند و شکاری را از هر جانب بنور در آورند و حضرت با پرتاران حرم سراسر
 غرت بنشاط شکار توجه فرمودند شاه اسمعیل هزاره که جماعه هزاره ها و را بزرگی و مرشدی قبول می داشتند و با توابع و لواحق
 خویش در نظا هر دیه میرانوس فرود آمده بود حضرت شاهنشاهی با نور جهان بیگم و اهل حرم بمنزل شاه اسمعیل تشریف فرمودند
 و بیگم بفرزندان شاه از اقسام و جواهر و داری مرصع آلات تملط فرمودند و از آنجا بنشاط شکار پرداخته قریب سیصد راس
 از رنگ و قوچ کوهی و خرس و کفتار که درین نوروز آمده بود شکار شد و یکی از همه کلان تر بود وزن فرمودند سه من و سه سیر
 بوزن جهانگیری برآمد و از سواخ آنکه چون خبر گستانی هاست خان بسج شاهجهان رسید مزاج به شورش گرایند و با وجود
 قلت جمعیت و عدم سامان داعیه مصمم شد که بخدمت پدر و الا قدر شتافته سراسر کردار نا بهنجار و در دامن روزگار او بند
 باین عزیمت شتافته بتایخ بیت و سویم رمضان سال هزار و سی و پنج با هزار سوار از مقام ناسک بترنگ
 رایات برافراشتند بگمان آنکه شاید درین مسافت بقدر جمعیتی فراهم آید چون اجیر خیم گشت راجه کشن سنگه سپهر را به هم که با پانصد
 سوار در موکب منصور بود با جمل طبعی در گذشت و جمعیت او متفرق گشت و یکی پانصد سوار در غایت پریشانی و تنگدستی همراه
 ماند و اراده سابق سامان پذیر نشد ناگزیر را عهده کشای چنین تقاضا فرمود که بولایت شطط شتافته روزی چند دران
 تنگنا خمول باید گذرانید باین داعیه از اجیر بناگور و از ناگور بجد و وجود و پور و از ان راه بحسب مسافت اتفاق افتاد
 و حضرت جنت آشیانی در ایام هرج و مرج از همین راه بولایت سند و ملک شطط تشریف برده بودند و این موافقت
 باجد بزرگوار از بدایخ روزگار است چون خاطر فیض منظر از سپهر و شکار گلزار همیشه بهار کابل و اپردخت روز و شب
 غره شهر لور از کابل بصوب مستقر الخلافت کوس مراجعت بلند آذاره گشت درین تایخ خبر بیماری شاهزاده پرویز بعرض
 رسید که در قلع قوی هم رسیده ایشان را زمانی ممتد بشیور داشت و بعد از تدبیرات بقدر خفگی حاصل شد و مقارن این حال
 عرض داشت خانجهان رسید نوشته بود که شاهزاده باز از جوش رفته و درین مرتبه پنج گرامی که دو ساعت بخوبی باشد بشیور
 بودند ناگزیر اطبا بدایخ قرار دادند و پنج دلغ در سرد پیشانی و شقیقه ایشان سوختند مع هذا بهوش نیامدند و بعد از ساعت
 دیگر افاقه یافت هم رسید سخن کردند و باز از بهوش رفتند اطبا بیماری ایشان را صریح تشخیص نموده اند و این فربه افراط شراب است
 چنانچه هر دو هم ایشان شاهزاده و اینا ل بهمین بیماری مبتلا گشته کاسه سرد کاسه شراب کردند و درینو شاهزاده را گمان

والا که سلطان داراشکوه و شاهزاده اوزنگش یب از خدمت پدر بلامست جد بزرگوار آمده بدولت زمین بوس فرق نیاز نوزانی
 ساختند از فیلان و جواهر مرصع آلات قریب ده لک روپیه شیکش ایشان بنظر در آمد در نیولا از نوشته چهلخان بعرض رسید که باستغفر
 پسر سلطان دانیال مرحوم در امر کوٹ از شاه جهان جدائی گزیده بملک راجه کجنگ خود را رسانیده حقیق قریب بشاهزاده
 پرویز خواهد رسید و از سوانج بخت افزا که هین راه بطور آمد آوارگی مهابت خان از درگاه است تفصیل این داستان
 برسم اجمال آنکه از تاریخیکه آن بداندیش مصدر چنین گستاخی گردید مزاجش بشورش گرانید و ظرف حوصله اش تنگی کرد و
 با حیان دولت سکونت ملائم پیش گرفته و لها را از خود آرزو و خاطر را تشنگر گردانید حضرت شاهنشاهی با وجود چنین گستاخی و
 سوادب از کمال حوصله و بردباری التفات و عنایت ظاهری ساختند و هر چه نور جهان بیگم در خلوت می گفت بے کم
 و کاست نزد او بیان می فرمودند چنانچه مکرر بر زبان آوردند که بیگم قصد تو دار و خبر دار باش و صبیحه شاهنواز خان بنیره
 عبدالرحیم خان خانان که در عقد از دواج شایسته خان پسر آصف خان است می گوید که هرگاه قابو یابم مهابت خان را
 به بندوق خواهیم زد و باظهار این مقدمات خاطر او را مطمئن می ساختند تا آنکه رفته رفته توهمی که در ابتدا داشت و از آن
 رهگذر هوشیار و بیداری بود و جماعتی کثیر از راجپوتان با خود بدرگاه می آورد و برگرد و پیش دو تنه باز می داشت کم شد
 و آن ضبط و انتظام بر جانماند و معذانو کران خوب او در جنگ احدیان کابل قبیل رسیدند و نور جهان بیگم بخلاف او پیوسته
 در آتما از فرصت بود و سپاه نگاه می داشت و مردم دلیر جنگ آزار را دلاسامی کرد و مستمال و امید داری ساخت تا آنکه
 هوشیار خان خواجه سراسر بیگم بوجوب نوشته ایشان قریب بد و هزار سوار از لاهور نوکر کرده بخدمت شتافت و در رکاب
 سعادت هم جمعیت نیک فراهم آمده بود یک منزل پیش از رها س دیدن محله سواران را تقرب ساخته فرمودند که
 تمام سپاه قدیم و جدید جبه پوشیده در راه بایستد آنگاه بلند خان خواص را حکم شد که از جانب حضرت نزد مهابت خان
 رفته پیغام گذار که امروز مردم بیگم خود را انتظار شرف می گذارند بهتر آنست که مجرای اول را موقوف و ارید سباده
 با هم گفتگو شده جنگ و نزاع کشد و در عقب بلند خان خواجه انور را فرستادند که این سخن پسندیده معقول او سازد و او
 حسب الحکم عمل نموده درین وقت بکورش نیامد روز دیگر بسیاری از پند هله با و شاه در درگاه فراهم آمدند و حضرت
 مهابت خان حکم فرمودند که یک منزل اذ آرد و پیش می رفته باشد اگر چه او از حقیقت کار آگاه گشت لیکن چون شمش از جنگ
 احدیان ترسیده بود کام و نا کام روانه پیش شد و آنحضرت بحافضت او سوار شده گرم و گیر شتافتند و مهابت خان دیگر خود را

جمع نتوانست ساخت و از منزل پیش نیز کوچ کرده از دریا بهت گذشته فرود آمد و حضرت شاهنشاهی حورین طرف بمسک
آراستند و فضل خان را نزد آن آشفته و ماغ فرستاده چهار حکم بتقریر او حواله فرمودند نخست آنکه چون شاه جهان بصوب پنجاب
رفته او نیز از سپه رفته آنهم را با انجام رساند و ویم آصف خان را بلازمست حضور فرستد و سوم طلهرت و هوشنگ پسران
شاهزاده و انبال را روانه حضور نماید چهارم لشکری بپنجاه هزار نفر خان را که ضامن اوست و تا حال بلازمست نیامده حاضر سازد
و اگر در فرستادن آصف خان استادگی کند نقین شناسد که فوج بر سر او تعین خواهد شد فضل خان پسران شاهزاده و انبال را
همراه آورده معروض داشت که در باب آصف خان عرض می کند که چون از جانب بیگم اینم نیستیم بیم آن داریم که اگر
آصف خان را از دست بدهیم مبادا لشکر بر سرین تعین فرمایند و درین صورت بنده را بهر خدمتی که تعین فرمایند بدان
سرفراز شده چون از لاهور بگذریم سنت بر چشم و دل گذاشته آصف خان را روانه درگاه خواهیم ساخت چون فضل خان عذر
فرستادن آصف خان معروض داشت بیگم از هر خواهی لغو او بشویش در آمد فضل خان باز رفته آنچه دیده و شنیده بود
پوست کنده ظاهر ساخت و گفت در فرستادن آصف خان توقف مصلحت نیست زنها بطور دیگر بخاطر نرساند که ندامت خواهد
کشید چون مهابت خان از حقیقت کار آگاه گشت فی الفور آصف خان را خود آورده معذرت خواست و بعد دو سوگند
خاطر او پرداخته و ملایمت فرادان ظاهر ساخته روانه درگاه نمود لیکن ابوطالب پسر او را بجهت مصلحتی که رقم پذیر گردیده رفت
بگما داشت بظاهر عزیمت پشته و انوده کوچ کوچ روانه شد و بست و سوم ماه مذکور عبور موکب منصور از آب بهت واقع شد
از خراب آنکه پورش مهابت خان و هرج و مرج او بر ساحل بهین آب اتفاق افتاد و باز انخطا و آخر بخت و زمان
او بار او بر کناره جهان دریا روی نمود و پس از روزی چندی ابوطالب پسر آصف خان و بدیع الزمان داماد و خواجه ابوالحسن و
خواجه قاسم برادر او را نیز عذر خواسته به درگاه فرستاد چون در جابگیر آباد نزول سعادت اتفاق افتاد و او و بخش پسر خسرو
خان خانان و مقرب خان و میر حله و اعیان شهر لاهور بدولت زمین بوس جبین اخلاص را نورانی ساختند هفتم ماه آبان سلطنت
مسعود نزول موکب اقبال بدار السلطنت لاهور چهره افروز مراد گردید و درین روز مسعود آصف خان بصاحب صوبگی
پنجاب اختصاص یافت و منصب و کالت ضمیمه مراحم گردید و حکم شد که سردیوان نشسته از روس استقلال بتبشیرت هات
مالی و ملکی پردازد و خدمت دیوانی بخواجه ابوالحسن ارزانی شد و فضل خان از تنییر میر حله بخدمت میر سامانی سرفراز
یافت و میر مذکور بخدمت بخشگیری سر بلند گردید و سید جلال ولد سید محمد میره شاه عالم بخاری را که در گجرات آسوده اند و احوال

ایشان بتقریبات درین اقبال نامه ثبت افتاده رخصت وطن فرموده فیصل بکیت سواری ایشان لطف نمودند درینوالا حضرت سید
 که مابست خان از سمت راه پلنه همان تافته بجانب هندوستان روانه شد و نیز بمساجع جلال رسید که بیست و دو ملک رویه
 نقد و کلاهی او از بنگاله فرستاده اند بچوپی و طلی رسیده بنا بر آن صفدر خان و سپه دار خان و علی قلی درین و نورالدین تله
 و انیراے سنگین با هزار احدی تعیین شدند که بر جناح استعجال شافته زر با بدست آرند نامبرده با متوجه خدمت شده
 در حواله شاه آباد بمردم او که خزانه می آوردند رسیدند و آنجا زر را در سرابرده متحصن شده تا ممکن و متصور بود و بعد از آن
 و مقابل پاسه ضلالت افشروند و بندهاے درگاه بعد از زود و خورد بسیار سرار آتش زده بدرون درآمده مبلغ بار
 متصرف شدند و مردم او قرار بر فرار داده راه او بار سپردند و فرمان شد که زر با بدرگاه فرستاده خود بتعاقب مابست خان
 شتابند و مقارن این حال خان خانان را بمنصب هفت هزاری ذات و سوار از قرار و واسه و سه اسپه سرفراز نمود و خلعت
 و شمشیر و اسپ پنجاق با زین مرصع و فیصل خاصه مرحمت نموده با جمعه از بندهاے درگاه باستیصال مابست خان دستوری
 فرمودند و صوبه اجمیر به تیول او مقرر شد و چون هم جگت سنگه از صادق خان سرانجام نشده بود و او را از دوشان مابتجان
 می دانستند حکم شد که از سعادت کورنش محروم باشد و درین روز مخلص خان و جگت سنگه از دوشان کانگرا رسیده ملازمت
 نمودند و درین روز با بکرم خان که خدمت ملک کوچ داشت فرمان صادر شد که او را صاحب صوبه بنگاله ساختم و بالنصوبه
 شافته بضبط و نسق التوالیت پردازد و خانزاد خان را روانه حضور نماید شاهزاده پرویز از فرط باوه پیمانی برض صرع مبتلا
 شده رفته رفته از غذا نفرت بهم رسانید و قوی تحلیل رفت و هر چند اطباء بمعالجات و تدبیرات پرداختند چون زمان ناگزیر
 رسیده بود اثره بران مترتب نگشت و شب چهارشنبه بتایخ بهقم شهر صفر سنه هزار سی و شش هجری سپایه حیاتش لبریز
 گردید و کالبد آن مرحوم را نخست دران شهر امانت فرمودند و آخر با کبریا و نقل کردند و در باغی که سبز کرده آن سر و جوئیبار
 سلطنت بود دفن کردند و چون اینخبر بمسامعه علیه رسید رضا بقضای ایزد تعالی داده زخم درونی بر هم صبر و شکیبائی
 چاره فرمودند و درین سی و هشت سالگی وفات یافت تا یخ فوت او بعضی از فضلا چنین یافته اند وفات شاهزاده پرویز
 بعد از استماع این خبر بخان جهان حکم شد که فرزندان و بازماندهای ایشان را روانه درگاه والا سازد و در خلال این احوال
 شاه خواجه ایلچی نذر محمد خان رخصت سعادت یافت و سواے آنچه بدفیات با و عنایت شده بود چهل هزار رویه دیگر
 مرحمت گردید و انوومی از نهائس هندوستان بخان فرستادند درینوالا ابوطالب خلعت اعتضاد الخلافت آصف خان بخواب

شاکسته خان نامور شد و درین ایام موسوی خان از دکن مراجعت نموده سعادت زمین بوس دریافت و در نیولامیر زارستم صفوی بصوبه داری بهار فرق عزت برافراخت و درین هنگام از عرض داشت مقصدیان صوبه دکن بعضی رسید که یاقوت خان حبشی که در آن ملک بعد از عنبر سرداری عمده ترازو بنود و در حیات عنبر نیز سپه سالاری لشکر و انتظام افواج بهمه او مقرر بود اختیار بندی و دولت خواهی را سرمایه سعادت خود دانسته با پانصد سوار بجواله جالنا پور آمده بسر بلند را به نوشته که من با فتح خان سپه ملک عنبر و دیگر سرداران نظام الملک قرار و دولت خواهی داده از پیش قدمان این سعادت شده ام نامبرده با بر یکدیگر سبقت کرده پیله در پیله خواهند آمد چون خان جهان از نوشته سر بلند را به بر حقیقت کار اطلاع یافت کتابتیه مستحضر استمالته و دولت خواهی بسیار بیا قوت خان نوشته سرگرم عزیمت گردانید و بسر بلند را به نیز مکتوبه قلمی نمود که در لوازم ضیافت و مراسم هماننداری کوشیده بزود سر روانه برهان پور سازد و در اوراق سابق مرقوم گردیده که شاه جهان با سعد و دے از بنده با بجانب پشته نصرت فرمود چون در ایام شاهزادگی بابا و شاه والا جا به شاه عباس طریقه دوستی و مصداقت مسلوک و ابواب مراسلات مفتوح داشتند و درین هرج و مرج شاه نیز شخص احوال ایشان بود و بنحاطر صواب اندیش رسید که بدان سمت شتافته بایشان نزدیک بایشان که با بیاری مهربانی و اشتقاق ایشان غبار شورش و فساد وی که مرتفع شده فرو نشیند بالجملة چون بجواله پشته پیوستند شریف الملک که حارس آن ملک بود نه هزار سوار و دوازده هزار پیاده فراهم آورده حصار شهر را استحکام داده قدم جرأت پیش گذاشت و بالجملة هگی سیصد چهار صد سوار از بنده های وفادار همراه بودند تا بصدقه آنها نیاورده بحصار شهر در آمده شخص گشت و چون از پیشتر مرست قلعه نموده توپ و تفنگ بسیار و برج و باره آماده ساخته بود و در نیولا بدر و در حصار در آمده بهرافه و مقابل پائے ضلالت افشرد و شاه جهان مردم خود را منع فرمود که بر قلعه نمانند و رعیت خود را به توپ و تفنگ ضائع نسازند با وجود این معنی جمعی از جوانان کار طلب بر حصار بند شهر یورش نمودند و از استحکام برج و باره و کثرت توپ خانه کاری نساختند و ناگزیر عطف عنان نموده دایره کردند و پس از روزی چند باز بهادران شیردل زنجیر گسل مانند برق لامع بقلعه تاختند و چون بر دور قلعه همه جا میدان مسطح بود و اصلالیتی بلندی و دیوار و درخت نداشت سپر را بر رو کشیده و دیدند قضا را و دران ضلع خندق عمیق و عرض ملو از آب بود پیش رفتن محال و پس گشتن از آن محال تر شد و در میان میدان نشسته توکل را حصار خود ساختند و درین وقت شاه جهان تکریم بهم رسانید و بنا بر بعضی موانع که نوشتن آن طولی دارد و سفر عراق در عقد توقف افتاد و نیز خبر بیاری شاهزاده پرویز پست و قین شد

کہ ازین مرض جان بر نیست و ہم درین ضمن مکتوب نور جهان بیکم رسید مرقوم بود کہ مہابت خان از صیت نہضت ہو کب بادشاہی سر اسیمہ گشتہ مبا و از غایت شورش مزاج در راہ غبار آسیمی بد اسن پسران شمار ساز صلاح دولت در انست کہ باز بصوب دکن عطف عنان نمودہ روزے چند بار روزگار باید ساخت۔

تا خود فلک از پردہ چہ آرد بیرون

بنابر آن با وجود ضعف قوی و بیماری صعب پاکی سوارہ از راہ گجرات و ملک بہار متوجہ دکن شدند درین ضمن خبر فوت شاہزادہ پرویز رسید بر جناح استعجال نہضت ہو کب منصور افتاد و این را ہیست کہ سلطان محمود از ہمین راہ آمدہ فتح تہجنا نہ سمنات کردہ چنانچہ مشہور است و شاہ جہان ہلک گجرات در آمدہ از ہیست کہ وہے احمد آباد بگذر جائی غیر دریائے زبدار اجبور فرمودند و از کرپوہ چھپرائی کہ براجمہ بکلا تعلق دارد بر آمدہ ہناسک ترنگاب از مضافات دکن کہ مردم خود را در انجا گذاشتہ بودند نزول نمودند و چون درین ملک عمارتے بنود و رہبان نزدیکی بچمبر شتافتہ در آن سرزمین رحل اقامت انداختند و رنیولا آصف خان بمنصب ہفت ہزاری ذات و سوار دو اسپہ و سہ اسپہ فرق عزت برافراخت تا از قید مہابت خان و آسیب جان نجات یافتہ بود منصب و جاگیر نہداشت احوالش نامنتظم بود و رنیولا از عرض داشت متعبدیان دکن بہ عرض رسید کہ نظام الملک از کوتاہ اندیشی و قتلہ انگیزی فتح خان پسر عنبر و دیگر تربیت یافتہاے نو دولت را بحد و ملک بادشاہی فرستادہ غبار شورش و فساد برانگیختہ لاجرم عمدہ الملک خان بہمان بخت محافظت و محارست لشکر خان را کہ از بندہ ہلکے کن سال است و کاروان بحر است برہان پور مقرر داشتہ خود با عساکر ظفر لو متوجہ بالا گھاٹ شد و ناگہانی کہ محل اقامت او بود عنان مناعت باز نہ کشید و نظام الملک از قلعہ دولت آباد و سر بیرون کشید از سواخ این ایام کشتہ شدن محمد یمن است داد از سادات سیننی بودہ بسلسلہ نقیب خان قرابت قریب داشت چون از عراق آمد حضرت عرش شانی صبیہ سادات خان نیرہ عم نقیب خان را بوی نسبت فرمودند و در ہنگامیکہ عبور شاہ جہان در مالک شرقیہ افتاد و اشارہ الیہ دران حد و جاگیر داشت بخدمت ایشان پوست و یک چندے درین ہرج مرج ہم راہی گزید سادات خان کہ در خدمت شاہزادہ پرویز بود نوشتا بہ مبالغہ و تاکید فرستادہ نزد خود طلب داشت و آن خون گرفتہ از خدمت شاہ جہان جدا شدہ نزد سلطان پرویز آمد چون خبر آمدن او بہ حضرت شاہنشاہے رسید بجنو طلب فرمودند ہر چند شاہ پرویز التماس عفو گناہ او نمود و رہبان نشدند و آن سید زادہ را در پاسے فیل مست انداختہ بقوت تمام سیاست فرمودند

درین وقت نظام الملک در قلعه دولت آباد حمید خان نام غلام حبشی را پیشواے خود ساخته مدار و اعتبار ملک و مال بہ قبضه اقتدار او سپرد از بیرون او و از اندرون زنش نظام الملک را مثل مرغی در قفس داشتند و خبر آمدن خانہنجان یقین شد حمید خان با سہ لکۂ ہون کہ دو از دہ لک روپیہ باشد نزد او رفتہ با فسوں و افسانہ او را از راہ برودہ قرار داد کہ مبلغ مذکور را بگیرد و تمام ملک بالاگھاٹ را با قلعه احمد نگر بہ تصرف نظام الملک باز گذارد و فغان ازین افغان ناحق شناس کہ حقوق تربیت حضرت شاہنشاہی را فراموش کردہ چنان ملکی را بہ لک ہون از دست داد و بنام امرائے بادشاہی کہ در تہنجات بودند نوشتہ فرستاد کہ آن محال را خوالہ و کلاے نظام الملک نمودہ خود را بحضور رسانند و ہمچنین نوشتہ بنام سپہ سالار حاکم احمد نگر ارسال داشت چون مردم نظام الملک بہت اخذ قلعہ شافند شارب الیہ گفت کہ ملک تعلق بہ شما دارد و تصرف با شید اما قلعہ ممکن نیست کہ من از دست بدہم ہر گاہ کہ فرمان بنہاید قلعہ را خواہم داد و مجملہ ہر چند و کلائی نظام الملک دست دہانہ شری بران مرتب نگشت و سپہ سالار خان وقتہ خود را فراوان بدرون برودہ با استحکام برج و بارہ پرداخت و مردانہ قدم بہت بر جا داشت و دیگر نامردان نوشتہ خانہنجان ملک بالاگھاٹ را در کل بکلاے نظام الملک سپردند و بہ برہان پور آمدند الحال حقیقت احوال حمید خان حبشی بدینکہ او بنا بر عزابت مرقوم می گرد کہ این غلام رازنے بود از غریب زادہاے این ملک و در ابتداے کہ نظام الملک مفتون شراب و شیفقہ زنان شد این عورت بدرون حرم راہ یافتہ شراب مخفی کہ مردم بیرون را از ان آگاہی نہ بود می رسانید دزن و دختر مردم را بہ فریب و فسوں بد راہ ساختہ نزد او می برد و بہ لباساے مناسب و زینتہاے فاخر آراستہ بنظر او جلوہ می داد و او را بہیاشت و معاطفت پر سی پیکران سیم بر مبتلا ساختہ محفوظ و مسرور می داشت رفتہ رفتہ مدار و اختیار بیرون بہ قبضہ اختیار شوہر ش قرار یافت و از درون مدار زندگانی نظام الملک بہت آن عورت اقتاد ہر گاہ آن زن سوار میشد سپاہ و عمدہاے دولت پیادہ در رکاب او می رفتند و عرض مطالب خود می نمودند تا آنکہ عادلخان نوبے بر سر نظام الملک فرستاد و ازین جانب نیز خواستند کہ لشکر تعیین نمایند و این عورت بطبع و رغبت خود و خواہش تمام استدعا سپاہ از نظام الملک کردہ و لتشین ساخت کہ اگر فوج عادل خان را شکست دادم زنی مصدر چنین کارے شکر گرفت شدہ باشد و اگر نقش بر عکس نشست شکست زنی چہ اعتبار و افتخار خواہد افزود القصہ این مادہ گرگ محتاج مرکب این امر خلیہ گشتہ پیوستہ در ساق این یساق نقاب بر قامت رعنا افگندہ بر اسب سواری شد و خمر و شمشیر مرصع بر کمری بست و حلقہاے طلا و مرصع کہ با اصطلاح ہندوستان کوڑہ گویند در دست می انداخت و با دیگر اسباب سپاہیانہ و متاع مردانہ

با خود همراه می داشت و داد و دهش دالعام بخشش و اسپ می جست و بهانه می خواست بیچ روزی نمی گذشت که با سترای رعایت نمی کرد و مبلغی ببرد و نمی داد و بعد از آنکه تلاقی صفین و محاذات فتنین اتفاق افتاد از علوم هست و علوم جرات و سیریه بشکر عادل خان مصافت داد و سپاه و سروران را بقتل و حرب و طعن و ضرب ترغیب و تحریض نموده قدم مردانگی را دران بحر و غادر لجه سیم چون کوه استوار پا برجا داشت و آن غنیم و دشمن عظیم را شکست فاحش داده جمیع فیلمان و توپ خانه را بدست آورده سالما و غنائم را بیت مراجعت برافراخت و درینو لا بعرض رسید که چون امام قلی خان فرمانروا سه توران چند سال می رسید بهک ایلمی حضرت شاهنشاهی را در ماوراءالنهر نگار داشته آدمی سانه سلوک نمود چون خبر بے عنایتی به شاه جهان و مخالفت بزرگان ایشان بوالد والا قدر شائع شد لاجرم قدوه مملک اسلام عبدالرحیم خواجه و ارکان خواجه را با شرافت تحف و نفائس هدایا همراه میسرند کو رخصت فرمود و مکتوب بے نیز نوشته مصحوب خواجه ارسال داشت خواجه از اغاظم سادات و از اجله مشایخ ماوراءالنهر است نسبت شریفش با امام جعفر صادق علیه السلام منتهی می شود و بادشاه توران عبدالعزیز خان خواجه جو بنابر جد بزرگوار آن جناب دست امانت داده بود و ارادت صادق داشت حضرت شاهنشاهی آمدن خواجه را اگر امانی داشته در تعظیم افزودند و امراد و عیان دولت را با استقبال فرستادند و چون بکابل رسید ظفر خان استقبال نموده بشهر آورد و مجلس عالی آراسته لوازم همان داری تقدیم رسانید و حضرت شاهنشاهی در سه منزلی لاهور موسوی خان را با خلعت خاصه و خنجر مرصع پیشوا فرستاده سرتن بخش خاطر آن سید عزیز شدند و بعد از آن بها در خان اوزبک که در زمان عبدالعزیز خان حاکم شده بود درین درگاه منصب بیخ هزاری داشت با استقبال شتافت و چون خواجه بجای شهر پیوست بحکم اشرف خواجه ابوالحسن دیوان و ارادت خان بخشی با استقبال او رفته ملاقات نمودند و همان روز بشرف دست بوس آنحضرت مشرف گردید و کورنش و تسلیم رامت فرموده شرائط بزرگی بجا آوردند و قریب باورنگ خلافت حکم نشستن فرمودند و پنجاه هزار روپیہ بسم الدعای تکلیف فرمودند و روز دیگر چهارده قاب طعام الوش خاصه با ظروف طلا و نقره بجهت خواجه فرستادند و تمام ظروف و بلوازم آن بایشان ارزانی داشتند درین ایام صوبه داری بنگاله از تغیر خاندان بکرم خان ولد معظم خان مقرر گشت چون کرم خان بکومت آنولایت کامیاب مراد گردید بحسب اتفاق فرمانی بنام او غرضداریافت و او بر کشتی نشسته با استقبال فرمان شتافت قضا را غیر ازین دریای مقرر مشهور که در بنگاله است نال آبی بود که کشتی را از آن می بایست گذشت چون کشتی کرم خان بانجامی رسید بلاخان اشاره می کند کشتی را از مانع در کنار آب باز دارند تا نماز عصر گذارد

متوجه مقصد گردد و در وقتیکه ملاحان می خواهند کشتی را بکنار آب رسانند باد بزم رسیده کشتی را بر گردانید و از شورش تلاطم بحر کتبه موقع کشتی در آب فرومی رود و کمرخان با چند کس که در آن کشتی بودند غریق بحر فنا می گردند و یک متفنن سرازان گرداب بلا بر نمی آرد و در خلال این حال خان خانان ولد سیرم خان در سن هفتاد و دو سالگی با جل طبعی و رگدشت تفصیل این اجمال آنکه چون بطلی رسید ضعیفی قوی بر مزاجش استیلا یافت تا گزیر در آن مصر سعادت توقف نمود و در اواسط سال هزار و سی و شش هجری و ولایت حیات سپرده در مقبره که براس منکوحه خود ساخته بود مدفون گردید از اعظم امرا و این دولت بود و در عهد سلطنت حضرت عرش آشیانی مصدر خدمات شایسته و فتوحات عظیمه گردید از جمله کار نمایان که کرده نخست فتح گجرات و شکست منظر که بهان فتح گجرات از دست رفته بار تبصره اولیا و دولت قاهره درآمد و دوم فتح جنگ سیل کشک دکن را با فیلان ست جنگی و توپ خانه عظیم همراه داشت و مشهور است که هفتاد هزار سوار فراهم آورده بود و خان خانان با بیست هزار بمقابل او شتافت و در روز یک شب جنگ عظیم کرده و او را فتح و فیروز برافراشت و در آن محله که مرد آرمایش را جی علی خان سرداری بقتل رسید سوم فتح طحله و ملک سند و در زمان دولت حضرت جنت مکانی پسر کلانش شاهنواز خان با آنکه مایه مردم عنبر را شکست داد چنانچه بموقع خود ثبت افتاد بلی اغراق خانزاد رشید بود که اگر اجل امان داد و آنارنیک از و بر صفر روزگار یا و گارماند و خان خانان در قابلیت و استعداد و یکتا و روزگار بود و زبان عربی و ترکی و فارسی و هندی می دانست و از اقسام دانش عقلی و نقلی حتی علوم هندی بهره داشت و در شجاعت و شجاعت و سرداری بر آیت بل آیت بود و زبان فارسی و هندی شعر نیکو گفتی و واقعات پایداری را حکم حضرت عرش آشیانی بفارسی ترجمه کرده و گاهی بی بی و احیاناً رباعی و غزلی می گفت این چند بیت از دست -

شمار شوق ندانسته ام که تا چند است بکیش صدق و صفا حرف عهد بیکار است بندام و انم و نه دانه این قدر دانه مرا فرودخت محبت و سلفی و انم ادای حق محبت مناسبت است از دوست از ان خوشم بهمناسبت دلکش تو رسم	جز این قدر که دلم سخت آرزو مند است مخگاه اهل محبت تمام سوگند است که پاس تا بسرم هر چه هست در بند است که مشتری چه کس است و بهای بن چند است و گرنه خاطر عاشق بهیج غور سند است که اندکی پادشاه عشق تا چند است
---	---

رباعی

زینہار حیم از پے دل نزوے
گفتم سخن و باز ہم سے گویم
بیہودہ بہ آرزوے دل در گروے
خواہشکاری ہمیشہ کا ہش و روے

چون راجہ امر سنگھ زمیندار ملک ماند و بندگی و دولت خواہی اختیار نمودہ عرض داشت کردہ کہ پدران من بسعادت
آستان بوس ستعد گشتند من نیز امید وارم کہ باین شرف فرق عزت ہر افزام بنا بران تہور خان کہ از خدمتگار ان
زبان فہم بود دستوری یافت کہ رہنونی سعادت نمودہ اورا بقدرسی آستان بیارد و بخت سرفرازے او فرمان استمالت
با خلعت واسپ مرحمت شد چون بسامع رسید کہ مہابت خان بخدمت شاہ بہمان رفت علی الرغم او خان جان را بخطاب
سپہ سالارے امتیاز بخشید نہ اکنون محلی از ماجراے احوال مہابت خان نگاشتہ سلک بیان می گردود کہ چون اورا از نگاہ
بر آوردند از راہ ٹٹھ عطف عنان نمود لشکر بادشاہے تبعاقب او تعین شد و اورا از ہیچ طرف راہ اخلاص با امید مناص
نیامد ناگزیر بخرجات خود را منحصر در توسل شاہ بہمان دانستہ عرفیہ مصحوب کیے از مہتمدان خود بخدمت آن حضرت فرستاد
مضمون آنکہ اگر رقم غنور جواہر ائمہ این بندگنا ہنگار کشد روے امید بان آستان آرد شاہ بہمان بمقتضائے وقت التخصیص
او گذشتہ فرمان مرحمت عنوان بانچہ مبارک بخت استمالت و تسلی او فرستادند و آن سرگشتہ بادیدہ ناکامی با قریب دودہزار سوار
از راہ راج بلیلہ و ملک بہرے متوجہ شدہ در خمیر پیوست و ہزار اشرفی نذر و یک الماس کلان کہ ہفت ہزار روپیہ
قیمت داشت بادگیر نفائس پیشکش گذرانید و بانعام خیر مرصع و شمشیر مرصع واسپ خاصہ و فیل خاصہ سرفرازے یافت
درین ایام خان جان نوشتہائے پے و پے فرستادہ عبداللہ خان را کہ دران دور بود بآدن برہان پور ترغیب و
تحریر نمود و خان بھمد و پیمان بدانجا شتافتہ اورا دید چون روزے چند در برہان پور گذراند خان جان با عوائے اہل
فساد از خان فیروز جنگ بدگمان شدہ در روزیکہ با یک خدمتگار رنجانہ او آمدہ بود گرفتہ مقید ساخت و تحقیق حال را
بر گاہ عرض نمود فرمان شد کہ بقلعہ اسیر بردہ نگاہدارند و چون عہد شکنی در جمیع ادیان ممنوع است خان جان در اندک
مدتے نتیجہ آن یافت و شرح این داستان بر سبیل ایجاز آنکہ چون دماغ او از عنایات سرشار حضرت شاہنشاہے
آشفقہ بود بعد از ان کہ اورنگ خلافت بجلوس جانان افروز حضرت جہانبانی ارتقاخ آسمانی یافت پیوستہ خود را با بنیامی
ناصواب بخیالات فاسد آزرده می داشت تا آنکہ واسمہ بر مزاج او استیلا یافتہ قرار برقرار داد و شب یک شبہ بہشت بہشت

ماه صفر سنه هزار و سی و نه با فرزندان و جمعی از افغانان از دار الخلافه اکبر آباد برآمده راه او بار پیش گرفت و آنحضرت بهمان
شب خواجه ابوالحسن و سید منظر خان و آل و درویشان و رضا بهادر و پرتی راج را مقهور را با قوچه از بند حاکم درگاه
تبعاقب اوتین فرمودند و نامبره گان در حواله دخول پور با و رسیده جنگ سخت در پیوست و در اثنای کار و دیگر
رضا بهادر شربت نوشگوار شهادت چشید و پرتی راج زخمی شده در میدان افتاد خان جهان دو پسر خود را بکشتن داده خونیم جانی
از آن مملکت برآورده بجانب دکن شتافت و بنظام الملک پیوسته محرک سلسله شورش و فساد شد و مقارن این حال حضرت
سوکب جهانگشا بجانب دکن اتفاق افتاد و در ساعت مسعود دولت خان بهرمان پور بذات جهان آرا رونق و بهای پذیرست
اعظم خان که در دولت جهانگیری خطاب ارادت خان داشت با عساکر خطر اثر بکبت استیصال او ببالا گھاٹ تعین شد
و افواج قاهره بادشاهی را مکرر با خان جهان اتفاق مبارزت افتاد و هر بار آثار تسلط و غلبه از بند حاکم درگاه بطور
رسید لیکن دفع آن مقهور میسر نگشت تا آنکه عنان او بار بجانب ممالک شرقی که مسکن افغانه است معطوف ساخت
خاقان گیتی شان عبد الله خان بهادر فیروز جنگ را سوار کرده و سید منظر و معتمد خان کو که در شید خان و چند دیگر
از امرای همراه نموده به تعاقب آن مقهور فرستادند و لشکر فیروزی اثر در حواله پرگنه سنه که بست کرده بی آل آباد واقع است
به آن بے سعادت رسید و از حیات و نجات نا امید گشته با جمعی از سپران و خویشان و نوکران قدیم پائے جهالت
افشوده بجنگ پرداخت و با دو پسر و چند از مستبان قتل رسید و خان بهادر فیروز جنگ سر بے مغرور را
بدرگاه والا فرستاد تا بیخ بست و یکم اسفند از نزد ساعت مسعود حضرت رایات اقبال بعزم سیر و مسکا ر خطه و پذیر
کشیر اتفاق افتاد و این سفر اضطراری است نه باختیاری چون بواسطه گرم در مزاج اقدس در عنایت
نا سازگار بے بود لاجرم هر سال در آغاز موسم بهار صعوبت راه بر خاطر اشرف و مزاج مقدس آسان
شمرده خود را بگلزار همیشه بهار کشیر فرودس نظیر می رسانیدند و خوبیا که کشیر را در یافته و استیفای
لذات آن رشک بهشت نموده باز عنان غربیت به صوب هندوستان معطوف می دارند پیش ازین بچند
روز به عبد الرحیم خواجه سبزه هزار روپیه انعام فرموده بودند درین وقت ماده فیل با حوضه نعتیه شفقت
فرمودند *

جشن بست و دویمین نوروز از جلوس همایون

روز یکشنبه سویم رجب سنه هزار و سی و شش هجری آفتاب جهانتاب به برج حمل شرف تحویل فرمود و سال بست و دویم از جلوس والا آغاز شد و بر لب آب چناب جشن نوروز جهان افروز آراستگی یافت و یک روز بلوازم آن پرداخته کوچ فرمودند و منزل بهنزل سیرکنان و شکار افکنان طی راه فرموده در ساعت فیض اشاعت به نزهت سرک کشمیر نزول اقبال اتفاق افتاد و چون بعرض رسیده بود که مکرم خان حاکم بنگاله عزیزی بجز فنا گشته چنانچه در اوراق سابق بدان المیارفته در غیولافذائی خان راجکو مت صوبه بنگاله شرف امتیاز بخشیده و منصب پنج هزاره زیات و سوار و خلعت فاخره و اسب عراقی الملق فرستاده فرمانروای ایران حمایت فرموده بدان صوبه رخصت نمودند و مقرر گشت که هر سال پنج لک روپیه برسم پیشکش شاهنشاهی و پنج لک روپیه بصیغه پیشکش بیگم که مجموع ده لک روپیه باشد بخزانة عامه داخل سازد و درین هنگام ابوسعید نیرۃ اعتماد الدوله بحکومت پٹنه فرق عزت برافراخت و بهادر خان اوزبک بحکومت الہ آباد از تغیر جانگیری قلی خان خلعت خاص پوشیده بدان صوبه شتافت و سرکار کالپی بجایگزین شد و مقرر شد ذکر این واقعه و لذوز و شرح این حادثه جگرسوز رازبان سخن آفرین و گوش دانش گزین برتباد آن رک و دیده جان بین بر حسن صورت و قبول سیرت آن خاقان والا شوکت اقتاده و اندک سپهر شعبده باز چه باخته و روزگار جهان گذار چه پرداخته -

گرفته جان منظر طلی اللہی

کریم و رحیم و جوان تخت لود

نشستی چو برگاہ شاهنشاهی

فروزنده افسر و تخت لود

بالجمله درین مدت که آن حضرت در کشمیر تشریف داشتند مرض استیلا پذیرفت و از غایت ضعف و زبونی پیوسته بر ناکی نشسته بسیر و سواری خود را مشغول می داشتند روزی در دو وجع شدت کشید و آثار ریاس و احتمال برد جنات احوال پر تو افکند و حرفهای که بے ناامیدی از ان می آمد بے اختیار بر زبان جاری شد و شوشی عظیم در مردم اقتاده پرستاران بساط قرب را بغایت مضطرب ساخت لیکن چون روزی چند از حیات مستعاری باقی بود

دران مرتبہ بخیر گذشت و بعد از چند روز اشتها منقود گشت و طبیعت از اینون که مصاحب چهل سالہ بود نفرت گزید یعنی از چند
 پیالہ شراب انگوری بخیرے دیگر ہرگز توجہ خاطر نمی شد درین وقت شہر یار باشتاد و مرض دار الشلب ابروے خود
 ریخت و موی بروٹ و ابرو و قرہ تمام افتاد و ہر چند اطبا بہدا و اولیاء علاج پرداختند اثری بران مترتب نگشت ہنایران
 خجست زدہ التماس نمود کہ پیشتر بلا ہو ر رفتہ روزی چند بعالجہ و مداوہ پردازد و حکم اشرف روانہ لاہور شد و دوا و بخش پسر خسرو
 کہ نظر بند داشت و نور جان بکیم بحبت نظام کار آن برگشتہ روزگار و شرائط حزم و احتیاط با و حوالہ نمودہ بود کہ مقید دارد
 التماس نمود کہ بدیگرے حوالہ شود و از و گرفتہ حوالہ ارادہ خان نمودند و مقارن آن حضرت شاہنشاہی تیماشاہ
 چمچی بھون و اجول و ویرناک منصب فرمودند و در اثنائے سیر خان ازاد خان پسر ہما بختان از بنگالہ آمدہ دولت بساط بوس
 دریافت و یک زنجیر نعل خوش نسب پیشکش کرد و سید جعفر کہ از خدمت شاہ بھمان تخلص نمودہ بود بکمال از منت اشرف
 پیوست و مقارن این حال رایات عزیمت بصوب دار السلطنت لاہور ارتقا یافت و در مقام بیرم کلہ بنشاہ شکار
 پرداختند کیفیت این شکار مکرر و در اوراق گذشتہ نگاشتہ کلک بدائع رقم گشتہ کو ہیست بنایت بلند و ورتہ کوہ نشین گاد
 بحبت بندوق اندازی ترتیب یافتہ چون زمینداران آہو آزار اندہ بر تیغہ کوہ برمی آوردند و بنظر اشرف درمی آید
 بندوق را سر راست ساختہ اندازند و ہمینکہ آہو رسید از فراز کوہ جدا شدہ معلق زبان آمدہ بردی زمین می افتد
 و بے تکلف عجیب نمودی می کند و غریب شکاری است درین وقت یکے از پیادہاے آفرز بوم آہو را را ندہ آورد
 و آہو بر پرچہ سنگی جا گرفت و چنانچہ باید خوب محسوس نمی شد پیادہ خواست کہ پیشتر آمدہ آہو را ازان مکان براند بجز قدم
 پیش گذاشتن پاسے خود را نتوانست مضبوط ساخت و در پیش پوتہ بود دست بران انداخت کہ خود را تواند نگاہداشت
 قضا بدو تہ کندہ شد و از انجا معلق زبان بحال تباہ بر زمین افتاد و ہمان و جان و آدن ہمان از مشاہدہ این
 حال مزاج اشرف متعجب و آشوب گرا فید و خاطر قدسی مظاہر بنایت مکرر گشت و ترک شکار کردہ بدو نجات تشریف
 آوردند و در آن پیادہ آمدہ جزع و فزع بسیار ظاہر ساخت اگرچہ اورا بہت تسلی فرمودند لیکن خاطر اشرف تسلی نمی یافت
 گو یا ملک الموت باین صورت تجلی شدہ بنظر آنحضرت در آمدہ پو ازان ساعت آرام و قرار ازل پرداخت و حال بتغیر
 گشت و از بیرم کلہ تھنہ و از تھنہ بر اجور تشریف آوردند و بدستور مہود یک پیرانہ روزماندہ کوچ فرمودند و در اثنائے راہ
 پیالہ خواستند و ہمینکہ بر لب ہنارند گوارا نشد و طبیعت برگشت و تا رسیدن بدولت خانہ حال بر ہمین متوال بود و آخر ہای

شب کہ در حقیقت آخر روز حیات بود کار بد شکاری کشید و هنگام صبح که زمان واپسین بود ایستاده پاس بساط قرب را روزامید
سیاه شد نفسی چند بستی برآمد و هنگام چاشت روز یکشنبه بیست و هشتم شهر صفر سنہ ہزار و سی و ہفت ہجری مطابق یازدہم
آبان ماہ الکی سال بسٹ و دوم از جلوس اشرف ہمای روح آنحضرت از آشیانہ خاک پر واز نمودہ سایہ برفوق ساکنان خطہ فلک
افکندہ درین شصت سالگی جان بجان آفرین سپردند از سنوح این واقعہ و لحزاش و وقوع این حادثہ جگر تراش جان بشورش
و آشوب گرایند جہانیان سر رشته تدبیر از دست دادہ سرسیمہ شدند۔

جلوس داو و بخش بر اورنگ سلطنت

درین وقت آصف خان کہ از فدائیان و داعیان دولت شاہجہان بود بارادت خان ہمدستان شدہ داو بخش
پسر خسرو را از قید و حبس بر آورده بنوید سلطنت مہم شیرین کام ساخت لیکن او این حرف را باور نمی داشت تا آنکہ
بسوگند مغلط تسلی بخش خاطر آشفتنہ او شدند انگاہ آصف خان و ارادت خان سوار ساختہ و چتر بر سرش گرفتہ روانہ منزل
پیش شدند و نور جہان بیگم ہر چند کسان بطلب بر اور فرستادہ عز را گرفتہ نزد ایشان ز رفت ناگزیر نفس جنت مکانے را
پیش انداختہ با شاہزادہ علی عالی مقدار بر بیل نشستہ از پے شتافت و آصف خان بنارسی نام ہندو سے را بجا کچوکی
بخدمت شاہزادہ بلند اقبال شاہجہان فرستادہ خبر واقعہ آنحضرت را بتقدیر او حوالہ نمود و چون وقت مقتضی عرض داشت
نوشتن بنود انگشتی مر خود را با و سپرد تا دلیل باشد براعتقاد القصد آنشب در نوشہ توقف گزیدہ روز دیگر از کوہ برآمدہ
در بہنر نزل فرمودند و از انجا بہ تجبیز و تکفین پرداختہ نعش آنحضرت را مصحوب مقصود خان و دیگر بندہا روانہ لاہور
ساختند ہر وز جمعہ در ان طرف آب لاہور در باغیکہ نور جہان بیگم اساس نہادہ بود بجوار رحمت الہی سپردند با جملہ
امراے عظام و سایر بندہا کہ در موکب مسعود بادشاہ مرحوم مغفور بودند چون می دانستند کہ آصف خان بجهت انتقامت
و استقامت دولت شاہجہان این توطیہ برانگیختہ داو بخش را بسلطنت برداشتہ و در حقیقت اورا گو سفند قربانی کردہ ہمہ
بآصف خان موافقت و متابعت نمودہ آنچہ می گفت می کردند و تا بلع رضاجوئی او بودند و در حوالے بہنر خطبہ بنام
داو بخش خواندہ روانہ لاہور شدند و چون پیوستہ از صادق خان بآصف خان اثر بے اخلاص و اتفاق بسبت بخت
شاہجہان ظاہر می شدہ درین وقت خوف و ہراس عظیم بخاطر حق شناس اوراہ یافت بخدمت آصف خان نتیجہ گشتہ

در اصلاح اینکار استعانت جست و شفیع جست تقصیر خود در خواست نمود آن مدار السلطنت شاهزاده های عالی مقدار را که از نوزاد محل گرفته بود با و حواله نمود که بخدست ایشان سعادت اندوخته ادلاک این دولت را شفیع جراتم خویش سازد و همیشه آصف خان که در عقد از دواج صادق خان بود پرستاری شاهزاده ها را سعادت جاوید دانسته پروانه صفت برگرد فرقی مبارک ایشان می گشت و آصف خان چون از همیشه خود نوزاد جهان بیگم مطمئن خاطر نبود نظر بند داشته احتیاط می نمود که هیچکس نزد ایشان آمد رفت نه نماید بیگم و رین اندیشه و تدبیر که شهریار سر بر آراس سلطنت گرد و آن برگشته روزگار در لاهور خبر واقعه حضرت حجت آشیانی را شنیده تخریک زن و فتنه پردازان آن کوه اندیش خود با سم سیاسی سلطنت نامور ساخته دست تصرف بخزان و سایر کارخانجات بادشاهی دراز کرده هر کس را هر چه خواست داده بفرست آوردن لشکر و جمعیت پرداخت و جمیع کارخانجات بیوتات را از خزانه و فیل خانه و قورخانه و غیره که در لاهور بود متصرف گشته در عرض یک هفته هفتاد و سه لاک روپیه نقد بمنصبداران قدیم و جدید داده بخمال محال همت مصروف داشت و مرزا بابیسقر پسر شاهزاده و انیال را که بعد از واقعه آنحضرت فرار نموده بلاهور نزد شهریار آمده بود بجای خود سوار داشت ساخته لشکر را از آب گذرانید غافل از آنکه کارفرمایان قضا و قدر در سینه دولت صاحب دولت خدمت گذارند که سلاطین و الاشکوه غاشیه اطاعت و فرمان برداری اورا پیرایه دوش مغاخرت و مباحات خواهند ساخت و فلک شاهی بر سر دست دارد که با وجود او صعو و کفشک را چه حد و یار اے که در هواے همت بال هوس تواند کشود قطره را بدریا نسبت و ادن آب خود بردن است و ازان طرف آصف خان داد بخش را بر فیل سوار کرده و خود بر فیل دیگر نشسته و در بر صحرای کارزار آورده در قول قرار گرفت و خواجه ابوالحسن و مخلص خان و آله و درویشان و سادات بارهه و برادران کار طلب گشتند و شیر خواجه بابسران و انیال در التماس مقرر شد و ارادت خان بابیاسی از افراد برقرار پای همت افشوده صادق خان و شاه نواز خان و معتمد خان و در چنار مقرر گشتند و در سه کوهی شهر تاقی فخرین اتفاق افتاد و در حمله اول انتظام افواج او از هم گسخت و نوکرانے که بتازگی فراهم آورده در برابر امرای قدیمی اندولت پیروز مشریتاده بود هر کدام برای شتافتند درین وقت شهریار برگشته روزگار با دوسه هزار سوار قدیم در نظر هر شهر لاهور ایستاده انتظار نیرنگی نقد برداشت -

ناگاه غلام ترکی از جنگ گاه تافته می رسد و این خبر دلوکوب بومی می رساند و آن برگشته روزگار برآمد کار خود را تسخیر و
 و برآمد کار خویش نهضیده بر بنمونی او بار عطف عنان نموده قلععه در آمد روز دیگر امر آمده متصل بکسار شهر بر سمت باغ
 مهندی قاسم خان لشکرگاه ساختند و اکثری از نوکران او قول گرفته آصف خان را دیدند و شب ارادت خان قلععه
 در آمد و در محفل دولت خانه بادشاهی توقف گزید و صبح آن امرای عظام بدرون ارک رفته و او بخش را سیر آرائی
 او بار ساختند و شهر یار و دوسرای حضرت جنت مکانی رفته در کج خمول خزیده بود و فیروز خان خواجه سرکه از محرومان
 و معتقدان حرم سراسر اقبال بود او را بیرون آورده بآله و ردینجان سپرد و فوطه از کمرش کشوده هر دو دستش بآن
 بسته پیش و او بخش حاضر ساخت و پس از تقدیم مراسم کورنش و تسلیم در جاها یکبار یافته بود و مجوس داشتند و بعد از دو روز
 کجول ساخته در زوایه او بار بجال تباه و روز سیاه نشانیدند و پس از روزی طهورت و هوشنگ پسران شاهزاده و اینال
 نیز گرفته مقید ساختند و آصف خان عرض داشت مشتعل بر نوید فتح و فیروزه بدرگاه شاه جهان ارسال نموده التماس
 نمود که موکب گیهان شکوه بر جناح استعجال شتافته جهان را از آشوب و اختلال خلاص سازند اکنون مجبلی از رسیدن
 بناری بدرگاه شاه جهان و نهضت رایات جهان کتایه مستقر سریر خلافت رقمزده کلک بیان می گرد و با بجهل بناری در
 عرض بست روز از مقام چاکرستی که منزلیست در وسط کشمیر و در یکشنبه نوزدهم شهر ربیع الاول سه هزار و سی و هفت
 بجمعی بنحیر که در اتماسه سرحد نظام الملک واقع شده رسانیده از راه بتزل مهاجرت خان که در همان چند روز بشرت
 تقبیل بساط بوس اقبال سر باندی یافته بود و رفته صورت حال معروض داشت و او چون برق و باد خود را بکمرسرای
 اقبال رسانیده نهر بدرون فرستاد آنحضرت از محل برآمدند بناری زمین بوس نموده قلععه را معروض داشت و امس
 آصف خان را بنظر هایلون در آورده و حد و ثلث این حادثه و گزارش بر خاطر حق شناس گرانی ظاهرا ساخت و آثار مزین و
 ملال از جنبه هایلون دیدار گشت چون وقت مقتضی اقامت مراسم تعزیت و تزیین لوازم آن بود و فرصت و توقف را
 مجال دادن و در آن کار بود ناگزیر بالتماس مهاجرت خان و دیگر دولت خواهان که در آن وقت در رکاب سعادت بودند
 روز یکشنبه بیست و سوم ربیع الاول سه هزار و سی و هفت بجمعی که مختار انجم شناسان رصد بند بود و نهضت موکب اقبال
 بر جناح استعجال از راه بجات مستقر سریر خلافت اتفاق افتاد و فرمان مرحمت عنان شتکبر رسیدن بناری و رسانیدن
 اخبار و نهضت موکب سعادت بصوب دارالخلافت اکبر آباد مصحوب امان الله و بانیزید که از گرمزان شاهراه اخلاص بودند

بر آصف خان ارسال داشتند و جان نثار خان را که از بنده های مزاجدان بود با فرمان عالیشان محتوی بر انواع مراحم و لوازش نژاد خان جهان افغان که در آن وقت صاحب صوبه دکن بود فرستادند تا او را بنوید و عواطف گوناگون مستمال ساخته بر ذمت حاضر ضار او و قوت حاصل نماید چون هنگام زوال و ایام نکال او نزد یک رسیده بود راه صواب از دست داده باندیشهای باطل خود را سرگشته بادی ضلالت ساخت بانظام الملک موافق مطلب خویش عود و اشیق در میان آورده بسوگند مغلفا موکد گردانید و مقرر کرد چنانچه سبق رقم پذیر گشته که ملک بالاگھاٹ را با قلعه احمد نگر به تصرف او باز گذارد و درین کار سعی بلیغ نمود چنانچه تمام ملک بالاگھاٹ سواے قلعه احمد نگر بتصرف نظام الملک رفت بالجملة چون بنحان قصد فساد داشت و اراده باطل با خود مخمر ساخته بود نخست چنین ملکی را مفت رایگان بقیمت واگذاشت که شاید در وقت بد بفریاد برسد متعارن این حال دریای رویل که پیش از واقعه حضرت جنت مکانی از خدمت حضرت شاهجهانی حرمان سعادت اختیار نموده بچاندور که داخل ولایت نظام الملک است رفته بنا کام رود کار بسر می برد آمده بنحان جهان ملحق گشت و محرک سلسله فتنه و فساد شد و آقا فضل دیوان صوبه دکن که برادرش دیوان شریار بود او نیز بشاهجهان اخلاص درست نداشت حرفهای پوچ بآن افغان برگشته بخت خاطر نشان نمود بالجملة جان نثار خان که فرمان گیتی مطاع بکبت استمالت خانجهان آورده بے آنکه عرض داشت در جواب فرمان قلمی نمایند بے نیل مقصود رخصت معاودت ارزانی فرمود القصة خان جهان فرزندمان خود را با سکندر دولتانی و جمعی از افغانان که از مصیم قلب با او موافقت داشتند در برهان پور گذاشته خود با جمعی از بنده های بادشاهی که بظاهر دم از موافقت او می زدند و خود را از شر او محافظت می نمودند مثل راجه گجنگ و راجه جیسنگ و غیره باند آورده اکثر محال ولایت مالوار را متصرف شد و منسوبات باطنی و فتنه پروازی خود را بر عالمیان ظاهر ساخت و هم بزودی برگشته به برهان پور رفت چون موکب گیهان شکوه بسرحد ملک کجرات ریات اقبال برافراشت عرض داشت تا هر خان که بخطاب شیرخانی سرفراز می داشت مبنی بر اظہار اخلاص و دولت خواهی خویش و اولاده های باطل سیف خان که در آن وقت صوبه دار احمد آباد بود رسید و چون سیف خان در ایام حیات حضرت جنت مکانی نسبت به بندهای شاهجهان مصدر گستاخیها شده بود از کردارهای خویش خوت و هراسی عظیم داشت رسیدن عرض داشت شیرخان مصداق این معنی گشت لهذا شیرخان را بمرحم خسروانه مستمال و امیدوار ساخته به صاحب صوبگی کجرات سرگرم خدمت گردانیده فرمان شد که شهر احمد آباد را متصرف شده و اقامت خود

نمایند و سیف خان را نظر بند بدرگاه والا حاضر سازد و درین وقت سیف خان بیماری صعب داشت و چون به شیره
کلان نواب قدسی القاب فلک احتجاب ممتاز الزمانی در خالده نکاح سیف خان بود و آن ملکه جهان به بشیره خویش نهایت
محبت و دل نگرانی ظاهری ساخت مراعات خاطر ایشان بر ذمت همت و مروت شاه جهان لازم و محتم بود و لا جسم
خدمت پرستان و ستوری یافت که با احمد آباو شافته سیف خان را نظر بند بجنور بیار و دو نگاه دارد که آسیب جاسنه به
سیف خان نرسد و موکب منصور از گذر دریای نرسد به آب پیاری عبور فرموده در ظاهر قصبه سنپور که بر کنار آب
مذکور واقع است نزول سعادت ارزانی داشتند و در آن مقام دلگشایش و زن قمری از عمر ابد پیوند آراستگی یافت
و سید دلیر خان باره که از یکتایان و جوانان چیده رزم آزا بود و با دراک سعادت زمین بوس فرق عزت برافراخت و
منصب او چهار هزار و دس هزار سوار مقرر گشت و درین جشن از عرض داشت شیر خان معروض گردید که از نوشته
سایه کاران کجرات و بعضی اذانها در لاهور اند معلوم شد که آصف خان و دیگر دولت خواهان که داد بخش را دست
نشان ساخته به مقابله شهریار شافته بودند و در حوالی لاهور با فوج او در جنگ راسخ نصرت برافراختند و شهریار و رقله
لاهور متحصن گشته در معنی بزدان درآمد خدمت پرست خان که بهجت محافظت سیف خان شافته بود چون بحوالی
احمد آباد پیوست شیر خان با استقبال فرمان مرحمت عنوان و خلعت خاصه برآمده جبین اخلاص را به سعادت نوبت
نورانی ساخت و سیف خان لا علاج همراه خدمت پرست خان روانه درگاه گشت و حضرت شاه جهان بشفاعت نواب
فلک احتجاب جراتم او را بخدمت مقرون داشت از قید آزاد ساختند و شیر خان از ضبط نسق شهر خاطر پر داخته با دیگر امر اشل
میرزا عیسی ترخان و میرزا والی و غیرهم در محمود آباد بسعادت زمین بوس کام رو اسسے مراد گردیدند و چون تالاب
کاکریه که در ظاهر شهر احمد آباد واقع است محل نزول رایات اقبال گشت بهفت روز در آن مقام دلکش بهجت تنظیم و
تقسیم ملک اقامت فرموده شیر خان را به منصب پنج هزار و دس هزار سوار و صوبه داری ملک کجرات بلند پای بخشیدند
و میرزا عیسی ترخان را به منصب چهار هزار و دس هزار سوار و ایالت ملک نشین سرفراز ساختند و بهجت نظام کار جهان
سلطنت و انتظام مصالح دولت خدمت پرست خان را که از مستعدان محرابان جهان ممتاز بود و نزد آصف خان به لاهور
فرستادند و فرمان عالی شان بخواص صدور یافت که درین بهت کام که آسان آشوب طلب و زمین فتنه جوست اگر
داد بخش پسر خسرو و برادر او و شهریار پسرین شاهزاده و انبال را آواره و مهملی عدم ساخته دولت خواهان را از نوبت

خاطر و شورش دل فارغ سازند بصلاح و صواب بدین قرین تر خواهد بود و در یکشنبه بست دومین شهر جادی الاولی سال سنه هزار
سی و هفت هجری با اتفاق دولت خواهان و رایوان دولت خانه خاص و عام لاهور خطبه بنام نامی و القاب گرامی بادشاه
بلند اقبال مسند آراست تخت سلطنت و اجلال رونق و بهای پذیرفت و داور بخشش را که دولت خواهان روزی چند بکثرت
مصلحت وقت تسکین شورش به سلطنت برداشته بودند و شکیب ساخته و رگوشه او بار محبوس گردانیدند و شب چهارشنبه
بست و پنجم ماه مذکور را با گرشاسب برادرش و شهریار و ولیمورث و دهوشنگ پسران شاهزاده و انیال آواره صحرای فنا
ساختند و گلشن هستی را از خض و خاشاک وجودشان جدا کردند و درین وقت سونب اقبال بجد و ملک رانا پیوست
و رانا کرن در مقام گوگلنده که سابق در ایام شاهزادگی بادرش رانا امر سنگه باوراک سعادت آستان بوس مفتخر و مهابی
گشته بود بتبارک اخلاص شتافته دولت زمین بوس دریافت و پیشکش و رخور خویش گذرانیده سعادت جاویدانه وخت و
شهنشاه در یاد دل آن برگزیده خویش را با انواع و اقسام مرام و نوازش سرفراز به بخشیده خلعت با و حکم کی نعل قطبی که
سنه هزار و پیمت داشت و شمشیر مرغ و خنجر مرغ و فیض خاصه بار خوت نقره و اسب خاصه با زین طلا عنایت فرمودند
و محال جاگیر او را بدستور سابق مقرر داشتند و برگنار کول ماندل جشن وزن مبارک شمس سال سی و هفتم از محراب جود
آراستگی یافت و بتاریخ هفتم جمادی الاولی ساعت دار البکرت امیر افشار کب منصور محسود بهشت برین گردید
و بآیین جد بزرگوار خویش پیاده بزیارت روضه منوره متبرکه شتافته آداب زیارت تعقدیم رسانیدند و باقسام خیرات
مبرات پرداختند و مسجد عالی از سنگ مرمر طرح افکنده به بنایان چاکدست مقرر فرمودند که در اندک ایام حسن انجام
بخشد و پنجاهش سیه سالار جمایت خان خان خاتان صوبه امیر و پرگنات آن نواحی بجاگیر او مرحمت فرموده
عازم دار الخلافه گردیدند و در اثنای راه خان عالم و مظفر خان محموری و بهادر خان اوزبک و راجه بے سنگه
و انے راسه سنگدن و راجه بهارت بندیه و سید بهوده کاری و بسیاری از بندگان حاسه بقدم شوق و اخلاص شتافته
سعادت زمین بوس دریافتند و شب پنجشنبه بست و ششم جمادی الاولی موکب فلک شکوه در ظاهر دار الخلافه
اکبر آباد به باغ نور جهان منزل اقبال از زانی فرمود و قاسم خان حاکم شهر سعادت زمین بوس جبین اخلاص نورانی
ساخته صبلح آن که پنجشنبه بود بهمنان نخت و دولت فیل سوار داخل شده خرمن خرمن زر برین و سیار ریخته دامان
اہل بیت را مال مال مراد ساختند

جلوس شاه جهان براورنگ سلطنت

چون ساعت جلوس میمنت مانوس براورنگ خلافت و جهانبانی روز و شبانه بست و بهنم جہاد می الآخرے بود در دولت خانہ ایام شہزادگی نزول سعادت فرمودند مدت وہ روز و ران سر منزل کامرانی مقام فرمودند و بتاریخ مذکور سوار سمند دولت و اقبال داخل قلعہ مبارک شدہ در دولت خانہ خاص و عام سر یہ سلطنت بجلوس اشرف آسمان پایہ گردانیدند و خطبہ و سکہ را بنام نامی و لقب گرامی خویش زیب و زینت بخشیدند و طغرائے غرائے ابوالمظفر شہاب الدین محمد صاحب قران ثانی شاہ جهان بادشاہ غازی بر مناشیر دولت ثبت شد و جهان پیر از سر نو جوان گردید و جہانیان را سرمایہ امن و امان بدست افتاد

بالحجۃ

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
	قصص الانبیاء - کامل کتاب ستطاب حاوی جملہ حالات انبیاء سلف سے تا حضرت سید المرسلین صلعم حبیبین	۴۱ روپے	عجائب القصص - حالات انبیاء اولیاء از آدم تا خاتم الانبیاء صلعم مرتبہ مولوی فخر الدین
	منجانب مطبع علمائے مطبع ہذا سے اس مرتبہ دیگر کتب	۴۶ روپے	تاریخ حبیب آلہ - مدینہ منورہ از مفتی خلیفۃ المسیح
	تواریخ مستندہ سے حالات اضافہ کرائے گئے ہیں سابقہ		ترجمہ فوائد سعیدیہ حالات اولیاء از مولانا ابوالحسن غفوری
۴۱ روپے	کتب مطبوعہ مطبع ہذا دیگر مطالع مختصر حقیناب یہ مکمل ہو گئی	۱۲ روپے	(۱) کاغذ سفید و گندہ -
	صمصام الاسلام - یعنی منظوم فتوح الشام مولفہ منشی	۱۰ روپے	(۲) کاغذ سفید رسمی -
۴۱ روپے	حافظ سید محمد عبد الرزاق صاحب بریلوی -	۷ روپے	مرآة الکونین مصنفہ مولوی غلام نبی -
۲ روپے	مقام الاسلام مولفہ سید محمد عبد الرزاق صاحب بریلوی -		تفہیم الاذکیائی احوال الانبیاء - جدید تاریخ مقبول
۵ روپے	حدیقہ الاولیاء - از مفتی غلام سرور لاہوری -		عام از ابتداء آدم علیہ السلام تا ائمہ شہداء علیہم السلام
۸ روپے	تاریخ مدینہ منورہ - اردو ترجمہ جذب القلوب -		بصحت احادیث و آثار مولفہ مولانا ابوالحسن حسین
	ترجمہ مجموعہ فتوحات واقدی - ہر جہاں حصہ منشی فتوح	۱۲ روپے	کا کوروی کامل در دو جلد -
۱۱ روپے	و شام و مصر و عجم اور حصص متفرق بھی حسب بل فروخت ہو رہی ہیں		البدرد - مشاہیر شہداء سے ہر کی پاک زندگی کا ہجرا
۱۱ روپے	ایضاً - کاغذ گندہ -		نوٹ تاریخ عرب و جغرافیہ ملک عرب کا سچا حال سوانح عمری
۱۱ روپے	(۱) فتوح العرب یعنی مغازی الرسول -	۱۱ روپے	حضرات خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم مرتبہ مولوی ظہیر احمد شاہ -
۱۱ روپے	(۲) فتوح الشام مع فتوح مصر -		سیر الممدار - معروف بہ ظہیر الاموار حسین بلاد عرب و عجم
۱۱ روپے	(۳) فتوح العجم -		ہندوستان کے سفرون کا بیان و مراتب قطبیت و
۱۱ روپے	منہاج النبوة - اردو ترجمہ بلاج النبوة از خواجہ عبد المجید خان		ولایت کی تشبیح و مدار کے معنی وغیرہ کا تذکرہ ہر مرتبہ مولانا
۱۱ روپے	ترجمہ سیر الاقطاب - از سید محمد علی مراد آبادی -	۱۱ روپے	شاہ ظہیر احمد صاحب مصنف البدرد و ظہیر الاسلام -
	کتب تواریخ اسلامی اردو		عین الولايت - حالات اولیاء اللہ خاندان چشتیہ
	تذکرۃ الکرام مع نقشہ - تاریخ خلفائے عرب و	۶ روپے	مصنفہ خوزیہ اللہ شاہ صاحب المعروف بہ منشی ولایت علی -

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
	ترجمہ فارسی تاریخ روس - از اصل انگریزی مصنفہ اکٹر میکٹری و ایلس بیادرت ترجمہ مولانا ابوالحسن سابق تحصیلدار او وہ پیش یافتہ مرحوم حبیبہ نفیس و حبیب حالات سلطنت روس بیان ہوسے و سیاہی سلیس دلاویر ترجمہ ہوئی کیفیت سے تعلق رکھتا ہو - کاغذ سفید حسب تفصیل ذیل -		اسلام مولفہ مولوی سید شاہ محمد کبیر صاحب و انابوری تاریخ خلفائے عرب و اسلام جو حسین مفضل احوال صلح کا اور ان کے خلفائے راشدین اور خلفائے اور خلفائے عباسیہ وغیرہ کا بیوج و اور عبارت باجا و اور انگریزی و فارسی و عربی کتابوں سے منتخب کتاب کر کیا ہو کاغذ سفید و سنائی -
پیکر پ	(۱) مجلد -	پیکر پ	امام شافعی رحمہ اللہ جناب نشی رحمان علی صاحب عرف
پیکر پ	(۲) غیر مجلد -	پیکر پ	نشی عبد الشکور صاحب تصانیفات کثیرہ جدیدہ و کثیفہ
	روضۃ الصفا - از قاضی شاہ شہر مند اول	پیکر پ	و عبد الرحمن معروف و مشہور -
پیکر پ	تاریخ کامل سات جلد میں -	پیکر پ	کتب تواریخ شایان و درجگان فارسی
	خصائص السعادت مولفہ نشی سعادت خان	پیکر پ	اکبر نامہ - کامل بن دفتر تاریخ ابو الفضل و وزیر شاہ اکبر
۶	صاحب تحقیق نسب افغان میں -	پیکر پ	صحیح خوشنہ - کاغذ کھائی -
۵	وقائع نعمت خاں خانی فتوحات سلطان عالمگیر	پیکر پ	تاریخ فرشتہ - معروف تاریخ نادرانہ شہنشاہ اکبر
	آئین اکبری - ہر سہ دفتر آئینی یا تصویرات و تہذیبات	پیکر پ	طبقات اکبری - از ملا نظام الدین -
	تغافل رنگ کے حسب موقع منج و منبر و سیاہ مصنفہ شیخ	پیکر پ	مفتاح التواریخ - مولفہ مشیر ثامن و لیمہ ابتداء سے
پیکر پ	ابو الفضل و وزیر شاہ اکبر کاغذ سفید گندہ -	پیکر پ	اسلام سے فتح پنجاب تک -
	ہفت تماشا - قسطل - اسین اہل ہند کی مذہبی	پیکر پ	ترجمہ تاریخ طبری - بد عالم سے خلفائے عباسیہ تک -
	تواریخ اور بعض عقائد اہل ہند کا بیان ہو مولفہ	پیکر پ	شہا ہنامہ فرودوسی - کامل در دو جلد جو مصرعہ بالمشاورہ -
۵	مردا محمد حسن قسطل -	پیکر پ	شہا ہنامہ - قاسم گنابادی تاریخ ہندوستان -
		پیکر پ	سیر المستشرقین - در حصہ گجانی از نشی غلام حسن صاحب

